واجب المحبت

تحریر: ماہین ملک

اس خاموشی کے عالم میں چڑیوں کی چہچہاہٹ بہت بھلی لگ رہی تھی سورج کی پھوٹتی تیز کرنیں کھڑکی سے چھن کر کے آتی کمرے کو مزید روشن کر رہی تھیں کمرے میں موجود وہ اکلوتی ہستی ایک کونے میں جائے نماز بچھائے اپنے رب کے حضور اسکی دی تمام نعمتوں کی شکر گزاری میں اسکی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اس بابرکت ذات سے باتیں کرنے میں مشغول تھی۔

کیا کیا مانگا...؟ کمرے میں آتا اریان محبت پاش لہجے میں مستفر ہوا۔۔وہ جو دعا مانگ چکی تھی جائے نماز لپیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی ابھی تو اس کی دی ان تمام نعمتوں کا شکر ادا کر رہی ہوں جو اتنی زیادہ ہیں کہ مجھے میری یہ عمر بھی کم لگتی ہے۔۔بیشک... حیام کو اپنے حصار میں لیتے وہ مسکرا دیا۔۔آپ کہاں گئے تھے اتنی صبح...؟ میں مما سے ملنے گیا تھا۔۔اکیلے کیوں گئے مجھے بھی لے جاتے ناں۔اسنے خفگی سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کہا۔۔ہاں ضرور لے جاتا مگر تم سوئی ہوئی تھی اور میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا... اسکے کھلے آبشار جیسے بالوں کو ہاتھوں پر لپیٹتے وہ مسرور سا بولا۔ اسکی محبت بھری نظروں سے خائف ہوتے اسنے رخ موڑا تھا۔ ام... اوکے ٹھیک ہے آپ فریش ہو جائیں میں ناشتے کی تیاری دیکھ لیتی ہوں۔۔ تمہارے یہ بہانے کبھی ختم نہیں ہو گئے ناں... اسکے گال پر بوسہ دیتے اریان نے خفگی سے بھنوئیں اچکائی۔۔ میں بہانے نہیں کر رہی... گال پر ہاتھ رکھے وہ ممنائی۔ اوکے میں فریش ہونے جا رہا ہوں اور خبر دار اگر تم نے میرے بغیر کمرے سے باہر قدم بھی نکالا تو... سخت نظروں میں باور کرواتے وہ واشروم میں بند ہو گیا۔۔ حد ہوتی ہے حکم چلانے کی بھی کھڑوس نا ہو تو... منہ میں ہی بڑبڑاتے وہ کمرہ سمیٹنے لگی۔

ملک حویلی کے تمام افراد اس وقت ڈائینگ ہال میں موجود تھے سوائے فیصل اور انکی بیگم کے حیام سمیرا بیگم کے ہمراہ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی اریان ملک عون صاحب کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھا جبکہ حمزہ اپنی بیوی کی دلجوئی میں مصروف تھا زارا کی کنڈیشن کے باعث اسکے مزاج کافی اکھڑے اکھڑے رہنے لگے تھے ان بدلتے مزاج کو البتہ سب موڈ سونگز کہتے تھے مگر حمزہ میر اپنی بیوی کی نڈھال سی حالت دیکھ اپنے آنے والوں بچوں کی پھینٹی لگانے کی سوچتا رہ جاتا۔ جن کی وجہ سے اسکی جانِ عزیز بیوی کچھ خونخوار سی بن جاتی تو کبھی بلاوجہ رونے دھونے بیٹھ جاتی، ابھی بھی اسکی کچھ ایسی حالت تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آپ لوگ ناشتہ شروع کریں میں فیصل اور گڑیا کو دیکھ کر آتی ہوں مما آپ بیٹھیں میں بلا لاتی ہوں...
سمیرا بیگم کو اٹھتے دیکھ حیام خود سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ ابھی وہ پہلے زینے پر ہی تھی اسے سامنے فیصل آتا دیکھائی دیا مگر وہ اکیلا آرہا تھا اسکے چہرے کے تنے نقوش بتا رہے تھے وہ غصے میں ہے
۔۔فیصل گڑیا کہاں ہے وہ نہیں آئی تمہارے ساتھ...؟ مجھے نہیں معلوم بھابھی کمرے میں ہے وہ جا کر خود دیکھ لیں میرا تو دماغ خراب کر دیا اس نے جا رہا ہوں میں یہاں سے... ایک کے بعد ایک اتنے جملے کہتے فیصل غصے میں تن فن کرتا حویلی کی اینٹرنس پر جا پہنچا۔ اسنے تو کسی کو کچھ پوچھنے کو موقع بھی نہیں دیا مگر حویلی والوں کے لئے وہ منظر حیران کن تھا حیرت کا مقام تھا فیصل شاہ جیسا بندہ غصہ کر رہا تھا اور وہ بھی حد سے سوا اور موضوع بھی اسکی جان سے پیاری بیوی تھی تب تو ضرور کوئی بڑی وجہ معلوم ہوتی تھی حیام نے حیرت کے مارے مڑ کر دیکھا جہاں سب ہی ہونکوں جیسے منہ کھولے حویلی کی اینٹرنس تو کبھی سیڑھیوں پر کھڑی اسکی بھابھی کو دیکھ رہے تھے اس آفت نے صبح ہی صبح کونسی مرچی چبالی ہے کیوں اتنا غصہ کر رہا ہے... کمزوری کے باعث وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی۔ میں گڑیا کو دیکھ کر آتی ہوں. ہلکا سا دروازہ نوک کیے حیام کمرے میں آئی جہاں وہ چھوٹی سی گڑیا لمبے کھلے بال اپنے ارد گرد بکھیرے سر گھٹنوں میں گرائے رونے میں مصروف تھی حیام کا دل مٹھی میں آیا وہ تقریباً بھاگتی ہوئی بیڈ کے قریب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آئی اور گھٹنوں کے بل جھکتی اسکے قریب بیٹھ گئی طوبیٰ ادھر دیکھو گڑیا کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو...؟ اسکا سرخ چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ فکر مندی سے گویا ہوئی آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے رات ٹھیک سے نا سو پانے کی کہانی سنا رہے تھے آنسوؤں سے تر چہرا ہاتھوں میں چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ بے ساختہ حیام نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا اوکے اوکے تم رو لو ہم پھر بات کرتے ہیں... دھیرے دھیرے سے اسکی پیٹھ سہلاتے حیام نے اسے رونے دیا۔ کافی دیر رونے کے بعد اسنے بمشکل خود پر ضبط باندھا آنسو پونچھتے طوبیٰ نے سر اٹھائے اسے دیکھا۔ آپی فیصل کہاں ہیں..؟ سوال پوچھتے اسکی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی۔ پہلے مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے فیصل کیوں اتنے غصے میں ہے اور تم رو کیوں رہی ہو..؟ اسے جواب دینے کے بجائے سوال پوچھتے حیام نے ساتھ اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔ آ.. آپی و.. وہ مجھ سے بہت برے والے ناراض ہو گئے ہیں۔۔ لہجہ پھر سے بھیگ گیا۔۔۔ مگر ناراض ہونے کی کوئی وجہ بھی تو ہو گئی نا گڑیا... ان دونوں نے سرعت سے گردن موڑی جہاں زارا اپنے بھرے وجود کے ساتھ چہرے پر ڈھیروں شکنیں سجائے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔ تم کیوں آ گئی زارا... تمہیں پتہ ہے سیڑھیاں چڑھنا اس حالت میں کتنا خطرناک ہے۔ حیام نے اسے ڈپٹا تھا۔

مجھ سے رہا نہیں گیا بھابھی حمزہ جیسے ہی باہر نکلا میں بھی مما سے چھپتے اوپر آ گئی۔ڈھیٹائی سے ہنستے اسنے اپنا کارنامہ بتایا ویسے بھی میری گڑیا سے بڑھ کر میرے لئے کچھ نہیں ہے... اسکے قریب آتے زارا نے اسکے سرخ گال کھینچے طوبیٰ بھی پھیکا سا مسکرا دی۔۔تمہاری کلاس میں مما سے بعد میں لگواتی ہوں۔اسکو گھورتے حیام طوبیٰ کی طرف پلٹی۔۔مجھے سچ سچ بتاؤ طوبیٰ آخر ایسی کیا بات ہوئی ہے جس نے فیصل جیسے انسان کو غصے کی آخری حد پر لا کھڑا کیا ہے آپی دراصل وہ... یہ کیا بتائے گئی میں بتاتا ہوں آپ سب کو اسکے کارنامے... فیصل کی یکدم سی بارعب آواز پر ان تینوں نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ اریان اور حمزہ سمیت کھڑا تھا طوبیٰ خوف کے مارے اپنی جگہ سے اچھلی وہی دوسری طرف زارا نے اپنا آپ حیام کے پیچھے چھپانے کی ایک ناکامیاب سی کوشش کی۔تم نے پھر سے میری بات نہیں مانی ... حمزہ غصے سے لال پیلا ہوتا زارا کے سر پر آن کھڑا ہوا۔آپ کسی کو کچھ نہیں بتائیں گئیں فیصل... دوسری طرف طوبیٰ بھی ممنائی۔خبردار جو تم نے مجھ سے بات کرنے کی بھی کوشش کی۔فیصل چیخا۔میں طوبیٰ کیلئے آئی تھی وہ پریشان تھی۔زارا روہانسی ہوئی وہاں اب الگ ہی ماحول بن گیا تھا حیام اپنا سر پکڑ کر ایک سائیڈ ہو گئی اریان نے ماتھا سہلایا۔

یار تم سب ذرا دیر کیلیئے خاموش ہو گئے... اسکی بھاری بارعب غصیلی آواز پر حمزہ زارا، فیصل طوبیٰ سمیت چپ کھڑی حیام نے بھی پل کو سانسیں روک لیں۔ ہم یہاں کس مسئلے کے تحت کھڑے ہیں کسی کو یاد ہے یا اپنی اپنی لڑائی میں وہ بھی بھول گئے ہو اریان نے ان دونوں کو گھوری سے نوازا۔

جی بھائی... حمزہ اور فیصل اسکی غصیلی نگاہ خود پر رکے دیکھ سر جھکائے سائیڈ پر کھڑے ہو گئے۔۔ زارا نے قدرے سکھ کا سانس لیا مگر طوبیٰ یونہی اداس سی چہرا جھکائے کھڑی تھی۔ حیام اسکی بارعب آواز کے اثر سے نکلتی طوبیٰ کی طرف بڑھی۔ آج کے بعد میں تم دونوں کو کم از کم میرے سامنے ان دونوں سے اونچی آواز میں بات کرتے نا دیکھوں... حمزہ نے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا مگر فیصل یونہی بت بنا کھڑا رہا۔

میری بات لگتا تمہیں سمجھ میں نہیں آئی فیصل... اریان نے اسے مخاطب کیا وہاں سب اسکی طرف دیکھنے لگے۔ میرے سمجھ آنے یا آنے کی بات نہیں ہے مسئلہ سراسر آپکی بہن کا ہے اسے سمجھائیں مجھے نہیں... زندگی میں پہلی بار اسنے اریان کو یوں توڑ کر جواب دیا تھا آخر ایسا بھی کیا کہہ دیا گڑیا نے فیصل جو تم بھائی سے اس لہجے میں بات کر رہے ہو... حمزہ نے اسکا کندھا جھلایا۔ اریان نے سرسری سی نظر طوبیٰ پر ڈالی جو باقاعدہ خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی مجھے نہیں معلوم یار مجھے جانے دو یہاں سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں تنگ آگیا ہوں اسکی فضول کی بکواس سن سن کر، مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو اسکا ہاتھ جھٹکتے فیصل بولتا چلا گیا ابھی وہ کمرے سے نکلتا طوبیٰ کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی۔۔۔رکو فیصل۔اور اسکے قدم رک گئے مگر وہ پلٹا نہیں،

میں ہر حال میں وہ وجہ جاننا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے تم میری بہن سے اتنی سختی سے ہمکلام ہوئے ہو۔آپکی بہن چاہتی ہے میں دوسری شادی کرلوں...بنا پلٹے وہ سپاٹ انداز میں کہتا وہاں موجود تمام ہستیوں کے سر پر دھماکہ کر گیا"شادی...حمزہ کے لب ہلے۔"زارا اور حیام نے حیرت سے طوبیٰ کو دیکھا جو مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی روئے جارہی تھی

حیرت میں تو اریان بھی ڈوبا ہوا تھا مگر دوسری شادی کی وجہ کیا تھی طوبیٰ کے اس انتہائی فیصلے پر وہاں سب پور پور حیرت میں ڈوب گئے البتہ تب، جب وہ خود فیصل پر جان چھڑکتی تھی اسکے معاملے میں انتہا قسم کی پوزیسو تھی۔۔مگر وجہ کیا ہے اور طوبیٰ کیوں چاہتی ہے کہ آپ دوسری شادی کرو؟حیام نے نرمی سے استفار کیا کیونکہ اسے لگتا ہے کہ وہ مرنے والی ہے...اب کے وہ پلٹا مگر ان ادا ہوئے لفظوں نے فیصل شاہ کا دل چھلنی چھلنی کر دیا تھا انہیں ایک اور شوک لگا۔۔اریان کے قدم لڑکھڑائے تھے فیصل کی آنکھ سے موتی ٹوٹتا ڈارھی میں جذب ہو گیا پچھلے ایک ہفتے سے میں اس لڑکی کی یہی بکواس سن

رہا ہوں آفس سے واپس آؤ تو یہی موضوع ہے صبح جاگو یہی سننے کو ملتا رات سونے لگو تو تب بھی یہی سننا پڑتا آپ کو اپنی بہن کی تکلیف نظر آگئی میری تکلیف نظر نہیں آئی مجھے ڈانٹ دیا مگر پوچھنے کی زحمت کسی نے نہیں کی... کہ فیصل شاہ تم ایسے بات کیوں کر رہے ہو. غصے کی شدت تھی جو وہ اتنے دن کا اندر رکھا غبار ایک ہی بار میں نکالے جا رہا تھا اور اسے چپ کرانے کی بھی کوشش کسی نے نہیں کی تھی طوبیٰ کی سسکیوں کی رفتار میں تیزی آگئی۔ یہ... یہ لڑکی جو سامنے کھڑی ہے آپکے نجومی بن گئی ہے کچھ خوابوں کی بناء پر یہ اپنا فیوچر بتا سکتی ہے آپ کو... اسکا کاٹ دار لہجہ وہاں سب کو چبھا تھا اریان آپ ٹھیک ہیں... حیام نے اسکا کندھا سہلایا. اریان کی نظریں ہنوز غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھی اسنے ایک نظر حیام کو پھر سر جھکائے روتی طوبیٰ کو دیکھ کر فیصل کی طرف نگاہ پھیری جو آنکھوں میں نمی اور دھیڑوں شکوے لیے طوبیٰ کو گھور رہا تھا حمزہ فیصل کو باہر لے جاؤ۔ جی بھائی۔ فیصل کا ہاتھ تھامے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ اسنے گہری سانس بھری خود کو کمپوز کیا اور طوبیٰ کی طرف بڑھنا چاہا مگر طوبیٰ اس سے پہلے ہی تیزی سے اسکے حصار میں چھپ گئی "رونا بند کرو گڑیا ورنہ بیمار ہو جاؤ گئی۔"

اریان نے اسکے بال سہلائے۔۔ خواب اور حقیقت میں بہت فرق ہوتا ہے بچے ضروری نہیں ہے جو خواب ہم نے دیکھا ہے وہ سچ ہی ہو موت اور زندگی تو اس پاک زات کے ہاتھ میں ہے۔ لہجے کی نرمی

اور انتہا کی محبت تھی جس نے طوبیٰ کو سر اٹھانے پر مجبور کیا تھا جہاں انسان کو اچھے خواب آتے ہیں وہی برے خواب بھی آتے ہیں اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے۔ کہ ہم برے خواب دیکھ کر جینا چھوڑ دیں اور اپنی زندگی کے اتنے اہم فیصلے لینے لگ جائیں۔

آپ نے فیصل کو دوسری شادی کا کہہ کر بہت غلط کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو اپنے اللہ پر بلکل بھروسہ نہیں ہے آپ نے اپنے ڈر کو اس یقین پر فوقیت دی ہے۔ حالانکہ ایسا ہر گز نہیں ہونا چاہئیے تھا جیسے ہم کسی مشکل میں اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں بلکل ویسے ہی ہمیں ہر چھوٹی سے بڑی آزمائش میں اللہ سے ہی ہمکلام ہونا چاہئیے نا کہ یوں منصوبہ بندیاں کرنا شروع کر دیں۔

وہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتی رہی آنکھیں خشک ہو گئیں تھیں اریان اسے بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا اور وہ تھی بھی تو محض انیس سال کی بچوں جیسا ذہن رکھنے والی معصومیت کی مورت۔۔۔ مم... میں ڈر گئی تھی.. وہ... وہ خواب بہت برا تھا... میں انہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی... میں آپ میں سے کسی کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی بھائی... وہ زار و قطار رو دی۔۔ اریان سمیت وہ دونوں بھی پھیکا سا مسکرا دی۔۔ مم.. مجھے معاف کر دیں پلیز بھائی ایم سوری... اسکا بازو دبوچے وہ ہکلائی۔۔ ہم میں سے کوئی تم

سے ناراض نہیں ہے گڑیا... اریان نے اسکا گیلا چہرا صاف کیا۔۔ مم.. مگر.. وہ.. وہ فیصل... خشک ہوئی آنکھیں پھر سے بھرنے لگی اریان نے فوراً اسے اپنے حصار میں لے لیا۔ وہ بھی ناراض ...

فیصل تم سے واقع میں بہت خفا ہے گڑیا اور آپ اسے جھوٹی تسلیاں نہیں دی گئیں... اریان کو خطرناک تیوروں میں گھورتی حیام انکے روبرو آئی۔ ایم سوری آپی... وہ ممنائی۔۔ یہ سوری مجھے نہیں فیصل کو بولو گڑیا تم جانے انجانے میں اسے بہت ہرٹ کر چکی ہو۔۔۔ اور خبر دار اگر آپ نے فیصل کو ڈانٹا تو... لہجہ یکدم سے تحکمانہ ہوا حیام درانی اریان ملک پر حکم چلا رہی تھی۔

زارا سمیت طوبیٰ بھی مسکرائے بنا نہیں رہ سکی۔ اوکے اوکے نہیں ڈانٹ رہا میں اسے... اریان نے فوراً سفید جھنڈی دیکھائی۔ "مجھے یقین ہے تم اسے مناؤ گئی تو وہ مان جائے گا" اسکا گال تھپتھپاتے اریان مسکرایا۔ میری باتیں یاد رکھنا، زارا گڑیا کو ناشتہ کروا دینا۔

تم ذرا روم میں آؤ... انکے بعد حیام کو کھلی دھمکی سے نوازتے اریان کمرے کی طرف چل پڑا۔ اور یہاں حیام میڈم کی تمام تیزی ہوا ہوئی تھی زارا تم گڑیا کے پاس بیٹھو میں آتی ہوں ...

اللہ پاک آپ کو اپنے جلاد شوہر سے اپنی امان میں رکھے... زارا وہی سے ہانک لگاتی قہقہہ لگا کر ہنسی اسکے ساتھ ہی طوبیٰ کی بھی کھکھلاہٹ شامل ہوئی تھی۔ اسکے پیچھے پیچھے ہی حیام بھی کمرے میں آئی۔ ہاں تو کیا فرما رہی تھیں میری معصوم بیوی۔ اسکی آنکھوں میں اپنی محبت سے لبریز نیلی روشن دار آنکھیں گاڑھے پوچھا گیا۔ میں تو کہہ رہی تھی آپ کو آفس سے دیر ہو رہی ہو گئی آپکو جا... نا... اسکی تیز گھوری پر لفظوں نے بھی اسکا ساتھ چھوڑ دیا۔۔ تم مجھ پر حکم چلا رہی تھی؟... اسکا گال سہلاتے اریان نے سنجیدگی سے کہا۔۔ ہاں تو آپ میرے شوہر ہیں... حیام کے لہجے میں مان تھا، غرور تھا"۔ تو...؟ اسنے مسکراہٹ ضبط کیے انجان بنتے پوچھا" تو مطلب یہ کہ میں آپ پر حکم چلا سکتی ہوں۔۔ اریان دلکشی سے مسکرایا۔ کیا ایسا نہیں ہے۔؟ اسنے وضاحت مانگی۔" بلکل ایسا ہی ہے آریان ملک پر اسکی بیوی ہی حکم چلا سکتی ہے" وہ ناز سے کہتا اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا مسکرایا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

زارا بھی انکے ساتھ ہی وہاں لاونج میں آ بیٹھی تھی۔ زارا طبیعیت کیسی ہے...؟ ٹھیک ہوں بھابھی... صبح کی نسبت حیام کو اسکی طبیعیت کچھ بہتر لگ رہی تھی۔۔ بھابھی ایک سوال پوچھوں...؟ رازدانہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

انداز تھا جوس کا سپ لیتی حیام نے الجھتے اسکی طرف دیکھا۔۔پوچھو... حیام کی اجازت پر زارا مزید کھسکتی اسکے قریب ہوئی۔بھابھی آپ نے اور بھائی نے کچھ نہیں سوچا... ؟

کس بارے میں...؟ حیام مشتعل ہوئی۔۔بے بی کے بارے میں۔!زارا کا ہاتھ سر کو پہنچا۔جوس کا گھونٹ اسکے حلق میں ہی اٹک گیا حیام کا سرخ پڑتا چہرا آسیہ بیگم کی نظروں سے اوجھل نہیں رہا تھا پھر انہوں نے اپنی پوتی کی طرف دیکھا اسکی شریر مسکراہٹ بتا رہی تھی اسنے ہی کوئی شوشا چھوڑا ہے۔۔بتائیں نا بھابھی کیا آپ دونوں کا ابھی کوئی پلان نہیں ہے۔وہ جاننے پر بضد تھی حیام پہلو بدل کے رہ گئی۔ نہی.. نہیں ابھی نہیں سوچا... ایک ہی سانس میں فقرہ کہتے حیام نے گلاس لبوں سے لگا لیا۔۔تو پھر سوچیں نا بھئی مجھے میرے بیٹے کیلئے آپکی بیٹی کا ہاتھ مانگنا ہے... بچوں جیسی معصومیت لیے وہ حیام کو ہنسنے پر مجبور کر گئی۔تم بہت زیادہ سوچ رہی ہو زارا... حیام نے اسے سمجھانا چاہا۔نہیں بلکل نہیں ...زارا نے فوراً نفی میں سر ہلایا

میں تو حمزہ سے بھی اس بارے میں بات کر چکی ہوں... اسنے دھڑلے سے اپنی ایک اور کاروائی بتائی حیام بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔"اب وہ اسے کیسے سمجھاتی کہ زندگی ہماری سوچ سے بالاتر ہوتی ہے کبھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کبھی جو ہم سوچتے ہیں زندگی ہمارے ساتھ اسکا الٹ کرتی ہے "میں آپکی ساری کارستانیاں دیکھ رہی ہوں زارا...

لازمی سی بات ہے مما اب آپ سے کچھ ڈھکا چھپا تو نہیں ہے۔

وہ بڑی اماں کی طرح بولی۔ میری دادی مت بنیں اور یہ دودھ کا گلاس ختم کر کے ریسٹ کریں۔ حمزہ بیٹا کی دوبار کال آچکی ہے۔ انہوں نے حمزہ کا نام استعمال کیا جانتی تھی انکی بگڑی اولاد انکے ہتھے تو آنے سے رہی۔ افففف ہو مما آپکا یہ جو داماد ہے نا اسے سمجھالیں آپ، اتنی دور بیٹھ کر بھی مجھ پر حکم چلا رہا ہے۔ حمزہ کے ذکر پر وہ اچھی خاصی چڑ گئی آپ میرا کہا مان رہی ہو یاں میں خود آؤں زارا.... سمیرا بیگم کی کرخت آواز پر زارا نے کچن کی طرف رخ پھیرا تھا مما اب تو تھوڑا سا میرا لحاظ کر لیا کریں اب تو میں بھی مما بننے والی ہوں... اسنے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہانک لگائی دوسری طرف آسیہ بیگم اور حیام کا اسکی ڈھیٹائی پر ہنس ہنس کر برا حال تھا مطلب آپ شرافت سے نہیں مانوں گئی... ابھی انکے قدموں کی آواز دوری پر تھی زارا ناک دباتی دودھ کا گلاس ایک ہی سانس میں پی گئی۔ میں نے یہ ختم کر لیا ہے اب ریسٹ کرنے جا رہی ہوں۔ گلاس وہی چھوڑے زارا نے کمرے کا رخ کیا۔ سمیرا بیگم کی نظروں نے کمرے تک اسکا پیچھا کیا۔ یہ بہت تنگ کرتی ہے نا اپکو مما۔ بہت لفظ کافی نہیں ہے زارا کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شرارتوں کے آگے بیٹا وہ انتہا کی شرارتی ہے... سمیرا بیگم بولتی مسکرادی۔ مگر خیر آپ دیکھنا زارا کے بچے بھی اس جیسے ہی شرارتی ہوں گئیں اور پھر زارا کو میں یاد آؤں گئ۔

بلکل مما... حیام بھی مسکرائی تھی اچھا حیام بیٹا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا جی مما پوچھیں ناں۔ بیٹا دراصل مجھے فیصل اور طوبیٰ کے متعلق بات کرنی تھی۔۔ حیام نے انکی آنکھوں میں ہی نہیں لہجے میں بھی ڈھیروں فکر محسوس کی تھی

مما آپ بلکل بھی پریشان نہیں ہوں سب ٹھیک ہے آپ تو جانتی ہیں گڑیا کتنی چھوٹے دل کی لڑکی ہے جلدی رونے لگ جاتی ہے ویسے ہی تھوڑی سی جھلی بھی ہے بس اسنے فیصل بھائی سے الٹی سیدھی بات کی تو وہ ناراض ہو گئے اور کوئی بات نہیں تھی

حیام نے انہیں حقیقت بتانے پر اکتفا نہیں کیا تھا۔۔

آپ سے بات کر کے میں تھوڑی مطمئن ہوں بیٹا اچھا میں ملازمہ کو شام کی دعوت کا بتا کر آتی ہوں آپ جائیں ریسٹ کریں۔

وہ مسکراتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔حیام بھی گہری سوچوں میں ڈوبی کمرے کی طرف آئی سمیرا بیگم نے آج تک ان سب کیلئے ماں سے بڑھ کر کیا تھا اب وقت تھا حیام انکے لئے کچھ کرنا چاہتی تھی مگر ایسا کیا کرتی انہی سوچوں میں غرق وہ کمرے تک پہنچی تھی کمرے میں آئی تو درانی صاحب کی مسڈ کالز دیکھ اسنے فوراً سے انہیں کال ملائی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اب غصہ تھوک بھی دے میرے بھائی بچی ہے وہ... حمزہ نے کب سے خاموش بیٹھے فیصل سے پھر سے بات کرنا چاہی مگر وہ صبح کا آیا یونہی لاتعلق بنا بیٹھا تھا ملائکہ کب آئے گئی واپس...؟لیپ ٹاپ پر رینگتی اریان کی انگلیاں ذرا دیر کو رکی تھی "میں نے پوچھا نہیں اس سے." حمزہ اسکا جواب سنتے سر ہلا گیا پھر فیصل کی طرف دیکھا جو کسی فائل کو ریڈ کر رہا تھا۔

فیصل منصور صاحب کے ساتھ جو میٹنگ فکس ہوئی تھی اسکی کوئی نیو اپڈیٹ آئی ہے..؟اریان نے ہنوز مصروف سے انداز میں پوچھا جواباً فیصل نے ایک فائل حمزہ کی طرف بڑھا دی۔

مطلب صاف تھا وہ ناراض ہے اور اریان سے ہمکلام نہیں ہونا چاہتا

میں نے فائل نہیں مانگی جواب چاہئیے مجھے فیصل زبان سے بولو

اریان چڑ گیا۔فیصل کی خاموشی اب اسے بھی زچ کر رہی تھی

انہیں بتادو میں ناراض ہوں ان سے... گہرا سانس بھرے فیصل نے حمزہ کو مخاطب کیا۔جواباً حمزہ نے مسکراتے اریان کی طرف دیکھا جس نے تاسف سے سر ہلایا تھا۔۔۔ناراضگی کی وجہ کیا ہے...؟اریان نے کچھ سوچتے پوچھا۔۔انہوں نے صبح مجھے ڈانٹا تھا... اپنی بہن کی وجہ سے... آخری جملہ اسنے شدید بیزاری سے کہا۔۔وہ تمہاری بیوی ہے فیصل..."ایک منٹ حمزہ خاموش ہو جاؤ... ادھر دیکھو میری طرف... اسکی بارعب آواز پر فیصل نے جھٹ سے گردن اٹھائی۔اگر اب کے بعد تم نے ایکبار بھی گڑیا کے متعلق اپنی زبان سے میری بہن کا لقب استعمال کیا تو تم اسکی شکل دیکھنے کو ترس جاو گئے فیصل۔کٹھور پن سے کہتے اریان نے ٹیبل پر ہاتھ دھرا تھا۔۔۔آپ ناانصافی کر رہے ہیں بھائی... فیصل نے بچوں جیسے شکوہ کیا. تم مجھے مجبور کر رہے ہو ارے وہ بچی ہے ہو گئی اس سے غلطی معاف کر دو ختم کرو اس تماشے کو کیوں اسے اور خود کو ذہنی ٹارچر دے رہے ہو۔اب کے ذرا نرمی سے اریان نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔اور جو ذہنی ٹارچر وہ مجھے پچھلے ایک ہفتے سے کر رہی ہے بھائی اسکا کیا...؟اسکا لہجہ بھیگ گیا۔تو تم نے ہم میں سے کسی سے اس مسئلے پر بات کی؟ پر میں نے اسے کتنی بار سمجھایا وہ سمجھتی ہی نہیں

ہے. فیصل شکوہ کناں ہوا۔۔ تمہیں ہم میں سے کسی سے بات کرنی چاہئیے تھی... اریان نے تب بھی وہی بات کی۔ میں ڈرنے لگا ہوں بھائی... مجھے آنے والے وقت سے خوف آرہا ہے مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں... فیصل شاہ کی بے بسی کی آخری حد تھی اور اسے وہاں پہنچانے والی بھی اسکی بیوی تھی حمزہ کو اس پر ترس آیا کہاں وہ خوش باش سب کو ہنسنے ہنسانے والا فیصل شاہ اور کہاں وہ ہارے ہوئے جواری جیسے اپنا سر تھامے کھڑا تھا جس کی واحد کمزوری اسکی جانِ عزیز بیوی تھی۔۔۔ اللہ خیر کرے گا فیصل... وہ تو معصوم ہے اسے سمجھانا پڑتا تم تو میچور ہو اللہ پر یقین رکھو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ جواباً اسنے سر کو خم دیا۔

مگر آپ نے سوری نہیں بولا مجھے... بچوں جیسے منہ بنائے کہا۔ اریان نے فائل سے نظر ہٹا کر اسکی طرف دیکھا۔۔ اور کس خوشی میں سوری بولوں...؟۔۔ آپ نے صبح مجھے ڈانٹا تھا فیصل نے فٹ سے جواب دیا۔۔ وہ نہیں بدل سکتا تھا حمزہ مسکرا کر رہ گیا۔۔ پیار سے بات کر رہا ہوں فیصل سمجھو ازالہ ہو گیا ورنہ میرا ابھی تمہیں اور ڈانٹنے کا بھی ارادہ تھا۔ اسے اپنے ارادوں سے باور کرواتے اریان نے اسے گھورا۔ تو ڈانٹا کیوں نہیں... ؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تمہاری بھابھی نے منع کر دیا تھا... گہری سانس بھرے اریان نے آنکھیں بند کی اسکا دلکش سراپا اسکی نظروں میں آسمایا

چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔اووووو ہہہہووو... حمزہ اور فیصل نے بیک وقت اوہو کہا۔اریان خیالوں سے باہر آتا انہیں گھور کر رہ گیا۔۔ابھی وہ انہیں کچھ کہتا اسکے کیبن کا دروازہ کھلا تھا۔۔ملائکہ صدیقی سرخ اور سفید کلر کی جینز شرٹ میں ملبوس بالوں کو پونی میں قید کیے آنکھوں پر گوگلز چڑھائے سلام کرتی انکے بیچ آئی تھی

اسلام علیکم کیسے ہیں سب..؟؟وعلیکم اسلام... تم یہاں...؟حمزہ نے اسکی طرف دیکھا۔کیوں میرا یہاں آنا منع ہے... ملائکہ نے دبدو جواب دیا۔۔نہیں میرا مطلب تھا تمہاری شادی ہو...

تو کیا اب شادی ہو گئی تو میں آفس نہیں آسکتی کیا..؟اسکے تیز جواب پر حمزہ سمیت ان دونوں کو بھی اسکے خراب موڈ کی داستان سنا رہے تھے۔۔کیا یار تم تو کھانے کو ڈورتی ہو میں تو بس پوچھ رہا تھا۔حمزہ نے بیچارگی سے کہا۔۔اریان چہرا جھکائے لیپ ٹاپ میں مصروف تھا ظاہر تھا انکی لڑائیوں میں وہ اپنا آفس ورک نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔تمہیں کیا ہوا ہے یہ سڑی ہوئی شکل لے کر کیوں بیٹھے ہو..؟۔۔آج

شاید اس میں فیصل کی روح گھس گئی تھی جو ایک کے بعد ایک سے پنگے لینے میں لگی تھی۔۔میری سڑی ہوئی شکل تمہاری شکل سے پھر بھی بہت بھلی ہے جنگلی بلی۔فیصل نے مصروف سے انداز میں طنز کیا "۔۔اور کیا تمہیں اپنے میاں کے گھر سکون نہیں ہے جو صبح ہی صبح کسی آفت کی طرح ہمارے سر پر نازل ہو گئی ہو...!۔۔ملائکہ نے دانت کچکچائے۔میں تمہاری بکواس سننے یہاں نہیں آئی ہوں۔ "شروع کس نے کی تھی"فیصل ترکی بہ ترکی بولا۔۔۔میں تمہارا حولیہ بگاڑ دوں گئی فیصل دماغ خراب مت کرو میرا۔۔۔ملائکہ اسے پیر ویٹ اٹھا کر مارتی حمزہ اسکے ہاتھ پر جھپیٹا تھا۔۔کیا پاگل ہو گئی ہو کیوں جوان جہاں کی شکل بگاڑنے پر تلی ہو۔۔۔یہ آفس ہے تم دونوں کے مکالمہ بازی کا کوئی شو نہیں...!۔۔اس سنجیدہ سی بارعب آواز پر وہ تینوں بوکھلاتے اپنی اپنی جگہ سٹل ہوئے تھے۔یہاں بیٹھو ملائکہ...!۔۔تم دونوں اگلے آدھے گھنٹے میں فائل ریڈی ہونی چاہئیے

اریان نے انہیں خطرناک گھوری سے نوازا۔۔کیا مسئلہ ہے کیوں بلاوجہ اتنی ہائیپر ہو رہی ہو ...؟۔۔اسنے ملائکہ کو مخاطب کیا جس کے چہرے کے خدوخال بری حد تک بگڑے ہوئے تھے البتہ وہ مخاطب نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسکی بیوی کی بدولت اریان ملک اب اپنے پرانے خول سے باہر نکل آیا تھا وہ اب اپنے ارگرد کے ماحول کو بھی سمجھنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔اس وردی والے سے لڑ کر آئی ہو گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اور کیا ہونا بھائی۔۔وہ فیصل ہی نہیں جو چپ رہ جائے۔۔تم سے کسی نے پوچھا... ملائکہ اب کے چیخ پڑی۔

اریان اور حمزہ تاسف سے انہیں دیکھنے لگے۔۔اب تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی ادانا ہو فیصل ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

ایک لفظ کہنے میں بھلا کیا حرج ہے... وہ بڑبڑایا۔۔اسکی بڑبڑاہٹ اگنور کرتے اریان نے ملائکہ کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔اسکے پاس میرے لیے وقت ہی نہیں ہے ہر وقت کام کام کام... وہ ایکدم سے پھٹ پڑی۔۔اب وہ بیچارہ تمہاری طرح ویلا بھی تو نہیں ہے ناں. فیصل نے پھر سے فقرہ اچھالا۔مگر اب کی بار ملائکہ صدیقی خاموش تھی۔۔مگر اسکی خاموشی کا راز زیادہ دیر راز نہیں رہا۔

اسکی ذرا سی سسکیاں اس آفس میں گونجی تھی یہ پیار محبت اچھے اچھوں کی انا توڑ کر رکھ دیتا ہے پھر چاہے وہ آریان ملک تھا یا ملائکہ صدیقی ہوتی... اسکا یوں رونا اریان سمیت ان سب کو حیران کر گیا۔۔اوئے میں مذاق کر رہا تھا یار ملائکہ... فیصل جھٹکے سے اسکی چیئر کے قریب پہنچا مگر وہ زور و شور و سے رونے کا مشغلہ فرما رہی تھی حمزہ نے گہری سانس بھرتے اریان کو دیکھا جو گہری سوچ میں گم

تھا۔۔وقاص تمہارے ساتھ ٹرپ پلان کر رہا ہے ملائکہ۔ آخر اسنے بتانا مناسب سمجھا ملائکہ سمیت ان سب نے اسکی طرف دیکھا۔۔ہاں یہ سچ ہے وقاص نے مجھے بتانے سے منع کیا تھا مگر تمہارا رونا دیکھ کر مجھے بتانا پڑا۔اریان نے گہرا سانس بھرا۔۔جس کیلئے وہ تمام پینڈنگ کیس جلد از جلد نپٹا رہا ہے تاکہ تمہارے ساتھ بہتر وقت گزار سکے۔مطلب وہ اس لئے بزی ہے..ملائکہ کی بڑبڑاہٹ کو ان سب نے واضح طور پر سنا تھا۔۔ہاں بلکل...اب گھر جاؤ اور حولیہ درست کرو شام میں ملتے ہیں۔۔ہم بھی ابھی حویلی کیلئے نکل رہے ہیں۔۔ابھی...فیصل نے منہ بناتے کہا۔۔ہاں ابھی کیوں کوئی مسئلہ ہے ...؟ آریان نے اسے گھورا۔۔۔نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے بھائی آپ سب جائیں میں یہ فائل تیار کر کے آجاؤ گا۔۔حمزہ اسکی چالاکی سمجھ گیا تھا سمجھ تو آریان بھی گیا تھا پر سکون سا چیئر سے اٹھتے وہ اسکے مقابل آرکا۔۔اگر تم کام کو اتنا ہی سیریس لے رہے ہو فیصل شاہ تو پھر آج ہی منصور صاحب دانیال صاحب اور اسکے علاوہ جو تین بلڈرز کی فائل پینڈنگ میں پڑی ہیں انہیں بھی نپٹاتے آنا۔۔فیصل کا حیرت سے جبڑا کھل گیا اس سارے کام میں اسکی رات تو وہی آفس میں ہی گزر جاتی حمزہ اور ملائکہ ہنسی چھپانے کیلئے منہ پھیر گئے۔چلو حمزہ..!۔۔ارے نہیں رکیں بھائی میں بھی ساتھ آؤں گا اب اتنا بھی کوئی شوق

سوار نہیں ہوا میرے سر پر کام کا کہ میں ساری رات یہی بیٹھا رہوں۔ جلدی سے کہتے فیصل شاہ کی دوڑیں لگی تھی۔۔ ملائکہ کو اللہ حافظ بولتے وہ تینوں حویلی کا رخ کر چکے تھے

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میں نے تمہارا ڈریس نکال دیا ہے جلدی سے تیار ہو جاؤ آنٹی کی طرف جانا ہے... وقاص کو کمرے میں آتے دیکھ ملائکہ نے مصروف سے انداز میں اسے مخاطب کیا۔۔ اور اگر میں تمہاری بات نا مانوں تو..؟ گہری نظروں سے اسکا سر تا پیر جائزہ لیتے وہ اسکے قریب آیا۔۔ تو تم یہی رہنا میں اکیلی چلی جاؤ گئی اور تمہاری طرف سے معذرت بھی کر لوں گئی اسنے تڑخ کر جواب دیا۔۔ وقاص کو ایسے ہی جواب کی امید تھی وہ اسے محویت سے دیکھتا رہا جو مہرون کلر کے فراک میں بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ یہ ناراضگی کیسے ختم ہو گئی.؟۔۔۔ میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی ناراضگی گئی بھاڑ میں..!۔۔ اسکے سینے پر ہاتھ دھرے ملائکہ کا لہجہ تیز ہوا۔ جواباً اسکے دونوں ہاتھوں کو تیر کی تیزی کے ساتھ اسکی پشت پر باندھے وقاص نے ہتھکڑی میں قید کیا تھا۔۔ ہاتھ کھولو میرے بلڈی دو ٹکے کے وردی والے... غصّے کی زیادتی سے وہ چیخ پڑی۔ کتنی بار کہا ہے جان یوں چیخا مت کرو بلکل خونخوار جنگلی بلی جیسے لگتی ہو۔ نرمی اور محبت کی ملاوٹ تھی۔ کتنی بار کہا ہے جب میں گھر آوں تو

اچھی بیویوں کی طرح ری ایکٹ کیا کرو اب دیکھو اپنی من مانی کا نتیجہ... اسکے ہاتھوں کو آزاد کرتے وقاص نے اسکی سرخ کلائیوں کی طرف دھیان دلایا۔ ملائکہ لب بھینچ کر رہ گئی۔۔مجھے سکون چاہیئے میری جان اور دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد تمہارا صرف دیدار ہی میرے سکون کا باعث بنتا ہے۔۔اور میرے سکون کا کیا، جب تمہارا دل چاہے تم پاس آسکتے ہو جب مجھے تمہاری ضرورت ہوتی ہے تب تم میرے پاس نہیں ہوتے۔۔لاکھ خفگی کے باوجود بھی وہ شکوہ کر گئی۔۔وقاص نے اسے ساتھ لگایا۔ آج سے اگلے بیس دنوں تک وقاص رضا اپنا ہر ایک لمحہ، سیکنڈ تمہارے ساتھ گزارے گا اور کوشش کروں گا تمہاری ہر شکایت دور کر دوں۔ اریان نے تمہیں بتا دیا۔۔ہاں کچھ دیر پہلے ہی اسکی کال آئی تھی اسنے کہا وہ تمہیں بتا چکا ہے کیونکہ تم رو رہی تھی مجھے بہت برا لگا ملائکہ تمہیں یوں ان سے جا کر کچھ نہیں کہنا چاہیئے تھا۔۔وہ میرے دوست ہیں وقاص اور میں دلبرداشتہ ہو کے رو دی تھی۔۔تو تم میرے سامنے بھی رو سکتی تھی... ناچاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گیا۔۔ٹھیک ہے اگلی بار میں نہیں روؤ گئی بلکہ اگر میرے رونے کی وجہ تم ہوئے تو سیدھا تمہارے پاس آکر تمہارا منہ توڑوں گئی۔۔۔ایک ادا سے کہتی وہ اسکے گھیرے سے نکلی تھی۔ اب شرافت سے جا کر فریش ہو جاؤ ورنہ آج کی رات بھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کمرے سے باہر گزار و گئے۔۔۔ملائکہ کی دھمکی پر وقاص کے قدم رکے وہ اسے گھوری سے نوازنا نہیں بھولا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

شان سے چلتے وہ تینوں لاونج میں داخل ہوئے سامنے کوئی موجود نہیں تھا معمول کے مطابق زارا اور طوبیٰ اپنے کمرے میں ہوتی تھی اور حیام یاں تو کچن میں یا پھر کمرے میں پائی جاتی تھی۔۔ مماسب کہاں چلے گئے ہیں اور بابا بھی نظر نہیں آرہے...! مخاطب کرنے والا حمزہ تھا۔۔۔اللہ جانے بیٹا آپکے بابا سمیت میری تینوں بہوؤں کی کوئی اہم میٹنگ پچھلے آدھے گھنٹے سے چل رہی ہے جس میں مجھے نہیں بلایا گیا البتہ آپکے بابا شامل ہیں

وہ مصنوعی خفگی سے کہتے مسکرادی۔ان تینوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔اہم میٹنگ... فیصل شاہ بڑبڑایا۔

پھر ہم یہاں کیا کر رہے ہیں چلیں بھئی چھاپا مارتے ہیں...اس پل فیصل شاہ کا خرافاتی دماغ بہت تیز کام کر رہا تھا اریان اور حمزہ بھی اسکی پیروی کرتے عون صاحب کے کمرے کی طرف ہو لیے دھڑام سے دروازے کھلا فیصل ہاتھوں کو گن کی شکل میں اختیار کیے انتہائی پھونک پھونک کر قدم اندر رکھ رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکے پیچھے اسی آفس والے حولیے میں حمزہ اور اریان بھی کمرے میں داخل ہوئے تھے وہ تینوں جو عون صاحب کے ساتھ اہم ٹاپک ڈسکس کر رہی تھیں ایکدم سے دروازہ کھلنے پر عون صاحب سمیت وہ اسی طرف متوجہ ہوئی جہاں وہ چھ مشقوق نگاہیں انہیں ہی گھور رہی تھی۔۔۔ایسے کوئی کسی کے کمرے میں آتا ہے بھلا۔زاراخونخوار بنی فیصل کے سر پر پہنچی۔۔کیوں تم لوگوں کی اہم میٹنگ میں خلل پڑ گیا کیا..؟فیصل نے تنک کر کہا۔

وہ تو تمہاری بری شکل دیکھ کر ہی پڑ گیا تھا۔دوبدو جواب آیا۔

اگر وہ فیصل شاہ تھا الٹی کھوپڑی کا مالک،تو سامنے بھی زارامیر تھی جو اسکا دماغ درست کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی ان دونوں کو بچوں کی طرح لڑتے دیکھ حیام خوش ہونے کے ساتھ تھوڑی حیران بھی ہو رہی تھی۔۔فیصل سے نظر ہٹا کر اسنے اریان پر ڈالی ماتھے پر بکھرے بال فولڈ کف شرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے جس سے گریبان نظر آرہا تھا ماتھے پر ذرا سے بل تو معمول کے مطابق تھے مگر نظروں کی والہانہ تپش اور ان میں جھلکتی انتہا کی محبت حیام کو اچھا خاصا نروس کر گئی تھی اریان کی نظروں سے خائف ہوتی اسنے پہلو بدلا تھا اریان اسکی حالت سے محظوظ ہوتا دلفریب سا

مسکرا دیا۔ ارے بس کرو زارا کیوں اس خر دماغ کے ساتھ لڑ کر اپنا بی پی شوٹ کر رہی ہو... حمزہ نے اسے کندھے سے تھام کر بیڈ پر بٹھا دیا۔

ان سب میں کوئی خاموش تھا تو عون صاحب اور طوبیٰ، عون صاحب انکی لڑائی پر سر پکڑ کے بیٹھ گئے تھے جبکہ طوبیٰ فیصل کی موجودگی میں کچھ بولنے لائق ہی نہیں رہی تھی وہ الگ بات تھی جتنا خوش اور مطمئن وہ ان سب کے درمیان میں نظر آرہا تھا اندر سے اتنے ہی بے چینی اور تذبذب کا شکار تھا اسکی ناراضگی کا سوچتے ہی طوبیٰ کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے

اچھا اب ہمیں بھی بتا دیں چاچو آپ اپنی بہوؤں کے ساتھ کونسی اہم میٹنگ کر رہے تھے جس میں آپ نے میری مما کو بلانا ضروری نہیں سمجھا۔ آخر میں اسکے لہجے میں خفگی در آئی۔۔ہاں ہاں بتائیں... حمزہ اور فیصل بھی یک زبان بولے۔۔برخودار تمہاری مما کیلئے ہی سرپرائز پلان کر رہے تھے حیام بیٹا نے ہم سب کو یہاں بلایا تھا۔ ان تینوں نے حیرت سے باری باری انہیں دیکھا۔ مما کیلئے سرپرائز پلان کیا ہے.؟ جی بلکل بھابھی کا آئیڈیا تھا آپ سب آفس تھے اسلئے ہم بابا کے پاس آگئے بات کرنے کیلئے...!۔۔اور بابا تو ہمارے ساتھ ہیں اب آپ سب بتائیں اس سرپرائز میں ہمارا ساتھ دیں گئیں...؟زارا نے اپنی ہتھیلی آگے کی۔۔ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ میری معصوم بیوی کچھ پلان کرے اور آریان ملک اسکا ساتھ نا

دے اریان نے کہتے زارااور حمزہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھاوہاں سب خوشی سے چہک اٹھے۔۔۔کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں ہیں... حیام نے فیصل کو مخاطب کیاجو کسی گہری سوچ میں تھافوراًسے مسکراتے اسنے بھی ہاتھ آگے بڑھایا۔ایسا ہو سکتا بھلا... ابھی وہ کچھ بولتا طوبیٰ نے اسکے ہاتھ پر اپنا کانپتا ہاتھ رکھا۔فیصل نے خفا نظر اس پر ڈالی ابھی وہ ہاتھ ہٹاتا حیام نے فوراًسے طوبیٰ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔تو بس طے ہوا آج رات کھانے کے بعد ہم سب آگے کا پلان ڈیسائیڈ کریں گئیں ملائکہ اور وقاص بھائی بھی ہمارے ساتھ ہوں گئیں۔۔۔واؤ بہت مزہ آئے گا۔زارا بچوں جیسے خوش ہوتی حمزہ کے ساتھ لپٹی تھی طوبیٰ فیصل کو دیکھنے سے کترا رہی تھی۔۔۔اللہ پاک میرے سب بچوں کو ایسے ہی ہنستا مسکراتا رکھے۔حیام کا سر تھپتھپاتے عون صاحب ان سب کو دیکھتے خوشدلی سے بولے. انشاء اللہ... چلیں اب سب کھانا کھالیں ورنہ مما کو شک ہو جائے گا حیام اور اریان کے بعد باری باری سب کمروں کی طرف چلے گئے تھے

بال کنگھی کرنے کی نیت سے حیام آئینے کے سامنے آئی۔۔وہ اپنی سوچوں میں مگن کھڑی تھی جب آریان باتھ گاؤن میں واشروم سے باہر آیا اسکی پہلی نظر آئینے کے سامنے گم سم سی کھڑی اپنی معصوم بیوی پر پڑی۔۔اسکے پاس آتے آریان نے اسکے چہرے کے قریب اپنے گیلے بالوں کو جھٹکا دیا پانی کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بوندیں اسکے چہرے پر گری۔وہ سب اتنی جلدی ہوا حیام خیالوں سے باہر آتی سٹپٹائی۔۔۔میرے علاوہ اور کس کو اتنی محویت سے سوچا جارہا ہے..؟ہمارے بے بی کے بارے میں سوچ رہی ہوں... حیام شاید تب بھی خیالوں میں تھی۔۔اچھا...لفظ اچھا پر زور دیتے اریان محظوظ سا مسکرایا۔۔زارا کہتی ہے وہ اپنی بیٹے کیلئے ہماری بیٹی کا ہاتھ مانگنے آئے گئی۔۔۔مگر میں اپنی پرنسیس کسی کو نہیں دوں گئی اریان... آنکھوں میں ڈھیروں معصومیت لیے وہ اسکی جانب پلٹی۔اریان ملک اپنی معصوم سی بیوی کی معصومیت پر دلکشی سے مسکرا اٹھا۔ہم اپنی پرنسیس کسی کو نہیں دے گئے البتہ پرنس کسی کے حوالے کر دے گئیں۔۔مطلب...؟حیام اسکے ارادے پر متعجب ہوئی۔۔"مطلب ہم اپنے پرنس کی شادی کرے گئے ناحیام"اریان نے اسے کندھے سے تھاما۔مگر میری پرنسیس کسی کو نہیں دوں گئی...اسنے ایک بار پھر کہاناجانے کیوں آریان نے اسکی نظروں میں عجیب ساخوف محسوس کیا تھا۔۔ہاں نہیں دے گئیں...نرمی سے کہتے اریان نے اسے ساتھ لگالیاشاید وہ اسکے گریز کی وجہ جان گیا تھا جسکی وجہ سے اسکے چہرے پر پھیلی خوبصورت مسکراہٹ غائب ہوگئی تھی۔۔آپ ریڈی ہو جائیں پھر نیچے چلتے ہیں۔اسکے حصار سے نکلتی حیام نے اسے ہینگ کیاڈریس پکڑایا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کمرے میں آتے ہی وہ فریش ہونے چلا گیا فریش ہو کر فیصل آئینے کے سامنے کھڑا بال بنانے لگا پھر خود پر پرفیوم چھڑکا کف بند کیے اس مکمل تیاری میں پیچھے بیڈ پر بیٹھی طوبیٰ اسے دیکھتی رہی مگر فیصل نے اسے مخاطب کرنے کی کوشش نہیں کی نا ہی طوبیٰ میں اتنی ہمت تھی کہ اسے مخاطب کرتی۔وہ بھی دن تھے جب وہ آفس سے سیدھا کمرے میں اسکی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب سا بھاگا بھاگا آتا تھا اور آج وہ دن تھا جب فیصل شاہ کیلئے اسکی جانِ عزیز بیوی ہونے نا ہونے کے برابر رہ گئی تھی یا شاید وہ دکھاوا کرتا تھا ان سوچوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب طوبیٰ نے اسے کمرے سے نکلتے دیکھا ایکدم سے بیڈ سے اٹھتی وہ فیصل کے پیچھے لپکی۔۔مجھے آپ سے بات کرنی ہے. باہر جاتے فیصل کے قدم وہی رک گئے۔۔جلدی بولو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے موبائل پر نظریں گاڑھے وہ بنا پلٹے بولا۔اتنی بے اعتنائی پر طوبیٰ کا دل مٹھی میں آیا۔۔پلیز معاف کر دیں مجھے۔ہمت کر کے اسکے روبرو آتی طوبیٰ ممنائی۔۔۔ہو گیا یا اور کچھ بولنا... اسنے کرخت لہجے میں کہا۔۔۔فف.. فیصل پلیز معاف کر دیں ایک آخری بار پلیز آج کے بعد میں ایسی کوئی بات نہیں کروں گئ... اسکی بازو پکڑے وہ شدت سے رو دی۔وہ لب بھینچتا رخ موڑ گیا۔۔۔آپکی بے رخی مجھے اندر ہی اندر مار رہی ہے آپکی ناراضگی میں برداشت نہیں کر سکتی پلیز میں سوری بول رہی ہوں۔۔آ... آپ جتنی بار بولیں گئیں میں سوری

بولوں گئی ایک بار میری طرف دیکھ لیں مجھ سے بات کر لیں ناورنہ مجھے کچھ ہو جائے گا۔اسکے چہرے کو اپنی طرف موڑے وہ بے تحاشا روتی بولے جا رہی تھی منتیں کر رہی تھی مگر مقابل یونہی سرد و سپاٹ چہرا لیے خالی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اسکے رونے سے اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔جتنی تکلیف تم مجھے ایک ہفتے میں دے چکی ہو نا تمہاری معافی اسکا مداوا تو ہر گز نہیں کر سکتی۔اسکی سسکیاں سنتے فیصل نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔طوبیٰ نے جھٹ سے گردن اٹھائی روئی آنکھیں سرخ چہرا چھوٹی سی سرخ پڑتی ناک آنکھوں میں بھرا گرم سیال فیصل کے ہاتھوں کو جھلسا رہا تھا لب کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑا رہے تھے وہ معافی مانگنا چاہتی تھی مگر وہ اسکے دکھ اور اذیت کا مداوا کن لفظوں میں کرتی جس کی زمہ دار وہ خود تھی۔۔باہر سب ویٹ کر رہے ہوں گئے...ایک زخمی نظر آسکے چہرے پر ڈالے وہ آگے بڑھتا طوبیٰ اسکی پشت پر ہاتھ باندھتی مضبوطی سے اسے تھام چکی تھی۔۔نہی...نہیں میں نہیں جانے دوں گئی آپ کو...آ..آپ ایسے نہیں جا سکتے...پہل..پہلے مجھے معاف کریں پھر جائیں گئیں...سر اسکے سینے پر رکھے وہ ضدی انداز اپنائے بولی۔فیصل کو اپنی شرٹ اسکے آنسوؤں سے بھیگتی محسوس ہوئی اسنے بے ساختہ گہری سانس بھری۔

اگر تمہاری دی اذیتوں سے میں پاگل نا ہوا تو تمہارے ان آنسوؤں اور تکلیف کی وجہ سے میرا دل ضرور پھٹ جائے گا مجھے اتنا مت آزماؤ طوبیٰ... میں بہت کمزور ہو گیا ہوں تمہاری قسم... اسکی آواز بھاری ہونے لگی۔ "ان سات دنوں میں تم نے مجھے خود سے اپنے احساس سے محروم رکھا تھا اور ان سات دنوں میں، میں نے سات ہزار صدیاں گزاری ہیں "تمہاری بے جا ضد کے حصول کی خاطر تم نے مجھے خود سے دور کر دیا مجھے پل پل اذیت میں مبتلا کیا... تم نے مجھے بے بسی کی آخری حد پر لا کھڑا کیا تھا. اور اب تم چاہتی ہو تمہارے اس ایک چھوٹے سے لفظ پر میں وہ اپنے سارے دن اور راتیں بھلا دوں جو میں نے انگاروں پر لوٹتے گزارے ہیں تو یہ تمہاری بھول ہے مسز فیصل... تم نے ابھی تک میری محبت دیکھی ہے اب تم میری بے اعتنائی دیکھو اور مجھے دیکھو، جسے صبر آ گیا ہے۔ ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کرتے وہ آنکھیں صاف کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

لرزتے کانپتے وجود میں معمول سے تیز دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھے طوبیٰ نے سسکیوں کا گلا گھونٹنا چاہا تھا۔۔ جانے انجانے میں ہی سہی مگر وہ اسے اذیت کے آخری موڑ پر کھڑا کر چکی تھی جہاں فیصل شاہ کا دل تو ٹوٹا تھا اسکا وجود بھی چھلنی چھلنی ہو گیا تھا۔۔ ملک حویلی کے تمام افراد اسوقت لاونج میں بیٹھے کھانے کے بعد چائے اور کوفی سے لطف اندوز ہو رہے تھے ملائکہ سمیت وہ تینوں باہر لان میں چہل

قدمی کر رہی تھی اسی دوران حیام نے اسے سرپرائز کے متعلق بھی بتادیا تھا دکھاوے کے ذریعے ہی سہی مگر طوبیٰ اور فیصل چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہاں موجود تھے

ان دونوں کی نجی زندگی کے متعلق کسی تیسرے فریق کو معلوم ہونا فیصل کو اپنی توہین برابر لگتا تھا جسکی وجہ سے طوبیٰ خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے ان کے درمیان موجود تھی

واؤ حیام اٹس آؤٹ سٹینڈنگ... اسکا پلان سننے کے بعد ملائکہ خوشی سے گویا ہوئی۔۔۔ شکریہ آج میں مما کو دیکھ رہی تھی تو میں سوچا وہ ہمارے لیے اتنا سب کچھ کرتی ہیں اور انکے ماتھے پر آج تک میں نے ایک شکن تک نہیں دیکھی تو مجھے لگا کہ ہمیں بھی انکے لئے کچھ کرنا چاہیئے میں نے کبھی انہیں اپنے لیے شاپنگ کرتے نہیں دیکھا کبھی اپنی پسند کا کھانا بناتے نہیں دیکھا وہ جو کچھ بھی کرتی ہیں اس سب میں صرف ہماری خوشی اور پسند شامل ہوتی ہے میں چاہتی ہوں انکی پسند کا بھی خیال رکھا جائے وہ ماں ہیں تو کیا... کیا انکی پسند کا کھانا نہیں بن سکتا کیا انہیں ہم اتنا بھی فری ٹائم نہیں دے سکتے کہ وہ اپنے لیے شاپنگ ہی کر لیں۔۔۔ بات تو تم نے ٹھیک کہی ہے حیام اللہ پاک ہر ماں کو تمہارے جیسی اولاد اور ہر ساس کو تمہارے جیسی اتنی کیئرنگ بہو سے نوازیں۔ آمین ...

لاونج میں رکھے صوفے وہ پہلے سے ہی ہٹوا چکے تھے فرش پر بچھی قالین پر نرم گدے بچھائے درمیان میں چھوٹا سا ٹیبل رکھا تھا۔ جس کی بائیں سائیڈ پر اریان اور اسکے ساتھ حیام بیٹھی تھی دوسری طرف حمزہ اور زارا نے نشست سنبھالی تھی۔۔ دائیں سائیڈ وقاص اور ملائکہ کے دوسری طرف طوبیٰ اور فیصل بیٹھے تھے جبکہ عون صاحب میز کے دہانے پر بنائی گئی سربراہی جگہ پر براجمان تھے۔۔ ویسے یہ سرپرائز ہے کیا..؟ وقاص نے بات کا آغاز کیا۔ کل مدرز ڈے ہے بھائی... حیام جھٹ سے بولی۔ او واؤ یہ تو پھر کمال ہو گیا۔ اسنے داد دینے والے انداز میں کہا۔ حیام سر کو خم دیئے مسکرا دی۔۔ اچھا اب سرپرائز کیا ہے وہ تو معلوم ہو گیا مگر اسے سرپرائز رکھے گئے کیسے یہ کسی نے سوچا ہے... حمزہ کے سوال پر وہاں سب سوچ میں پڑ گئے۔۔ کچھ سوچا ہے کیا میری معصوم بیوی... اسکے کان کے قریب سرگوشی کرتے اریان مخمور سے لہجے میں بولا حیام ان سب کی موجودگی پر بوکھلائی تھی اریان کی حرکت وہاں کسی سے بھی مخفی نہیں رہی تھی سب کو ہی بیک وقت کھانسی کا دوڑا پڑ گیا۔ می.. میرے پاس ایک پلان ہے... ان سب کی خائف ہوتی نظروں سے بچنے کیلئے حیام بول پڑی۔۔ بتائیں بھابھی کیا پلان ہے آپکے پاس...؟۔۔ پلان یہ ہے کہ صبح ہم میں سے کوئی مما کو شاپنگ پر لے کے جائے گا۔ وہ نہیں جائیں گئی۔ زارا نے کہا۔ تو منانا پڑے گا۔ فیصل بھی بولا۔۔۔ انہیں صرف دو ہی لوگ اچھی طرح

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کنونس کر سکتے ہیں۔ ملائکہ نے بھی حصہ ڈالا۔ "وہ کون...؟ وقاص نے پوچھا" مسٹر میں مسز اریان ملک... ملائکہ کی پر جوش آواز پر وہاں سب نے مسکراتے اکتفا کیا۔ صبح ناشتے کے بعد ہم انہیں شاپنگ پر بھیج دیں گئیں اور حیام کی ضد پر لنچ بھی باہر ہو گا اور اس تمام وقت میں ہمیں اس سرپرائز کو تیار کرنا ہو گا۔۔ پر اگر مما نے لنچ سے منع کر دیا تو... حیام نے خدشہ بیان کیا۔۔ تو اریان ملک کب کام آئے گا بھابھی وہ بھی ساتھ جائیں گئیں آپکے اور ہمیں یقین ہے آپ دونوں انہیں منالو گئے۔

وقاص جھٹ سے بولا۔۔ میری بیوی ساتھ ہو گئی تو میں کچھ بھی کر لوں گا... سر کے پیچھے ہاتھ باندھتے اریان نے دیدہ دلیری سے کہا۔۔۔ آہمم... عون صاحب کے گلا گھنگھالنے پر ان سب کو انکی موجودگی کا احساس ہوا جیسے وہ سب بھلائے بیٹھے تھے۔۔۔ میں ابھی یہی بیٹھا ہوں برخودار... وہ شریر سا ہنسے۔

اریان ملک کی ہوائیاں اڑی تھی حیام بھی شرمندہ سی ہوئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میر اسب سے بڑا خدشہ اس سرپرائز کو سرپرائز رکھنے کا تھا اور وہ کیسے ہو گا یہ طے ہو چکا ہے تو آپ سب مجھے اجازت دو بچو صبح ملاقات ہوتی ہے ان سب کو شب بخیر کہتے وہ کمرے کی طرف چل دیئے۔ حیام نے اریان کو گھوری سے نوازا۔

اب کیا کچا کھاؤ گئی... اسکا گال کھینچتے اریان نے ہنستے کہا۔

سڑیل نا ہو تو... منہ میں ہی بڑبڑاتے حیام چہرا ہی پھیر گئی۔ ان سب کے بیچ میں بیٹھ کر اس شخص سے پنگا لینا ایسے تھا جیسے آ بیل مجھے مار... اب باقی کی تیاریاں دیکھ لیتے ہیں۔ حیام نے ان سب کو متوجہ کیا۔۔۔جی بھابھی میں ڈیکوریشن کروادوں گا۔ حمزہ نے حامی بھری۔۔۔میں دوپہر کے کھانے کا انتظام کر لوں گئی۔ ملائکہ فوراً سے بولی۔۔۔رات کا مینیو میں سنبھال لوں گا۔ فیصل نے کہا۔۔۔بیکری کا کام میں سنبھال لوں گا۔ وقاص بھی بولا۔۔۔ہم دونوں مما کے ساتھ جائیں گئیں دادو اپنے روم میں ہوتی ہیں اسکے علاوہ کسی گیسٹ کو انوائیٹ نہیں کیا جائے گا۔ حیام نے بتانا ضروری سمجھا۔۔میں نہیں چاہتی مما پھر سے گیسٹ میں بزی ہو جائیں۔ اسنے وجہ بیان کی۔۔ صحیح کہہ رہی ہیں آپ... فیصل نے ہاں میں سر ہلایا۔۔ آپ تو سب پہلے سے ہی سوچ کر بیٹھی تھیں بھابھی داد دینی پڑے گئی آپکی بھی... حمزہ نے تعریفی انداز میں کہا۔۔۔حیام کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔۔سب خوش

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھے سوائے دو ہستیوں کے حیام اپنی گڑیا کی اداس شکل دیکھ خود بھی اداس ہوئی اسکی یوں اچانک اداسی بھانپتے اریان مشتعل ہوا اسنے فوراً سے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور وجہ معلوم کرلی۔

اسکی معصوم بیوی اداس تھی اریان کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا پھر ایک ترکیب سوجھی گلا گھنگھالتے وہ آگے کو جھکا۔

میں کچھ سوچ رہا تھا۔۔وہ کیا بھائی... فیصل نے اسے مخاطب کیا۔۔۔یار فیصل میں سوچ رہا ہوں جب ہم مما کو سرپرائز دے رہے ہیں تو سب کچھ اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہیئے نا انکے لئے۔

آریان نے سب کی طرف دیکھا.جی صحیح کہہ رہے ہیں مگر آپ کا اشارہ کس طرف ہے۔حمزہ نے کہا۔۔یہی کے ڈیکوریشن کا کام تم چاروں خود سنبھالو۔۔اریان نے طوبیٰ فیصل اور حمزہ زارا کو دیکھتے کہا۔۔ساتھ میں بھی ہیلپ کروں گئی۔ملائکہ نے تجویز دی۔میں بھی تو ہوں۔وقاص بھی بولا۔۔تو بس ڈن ہو گیا ڈیکوریشن تم سب خود کرو گئے باقی رات کا جو مینیو ہو گا وہ مما کی پسند کا ہو گا۔ڈن ہو گیا ...سب نے بیک وقت سر ہلایا۔۔حیام نے مسکراتے اریان کی طرف دیکھا نا جانے کیسے وہ شخص بنا کہے اسکے دل کا حال جان جاتا تھا۔چلیں اب سونا چاہیئے صبح جلدی اٹھنا ہے۔زارا نے جمائی روکتے ہانک

لگائی۔فیصل نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں ایک بجنے کو تھا پھر طوبیٰ کی طرف دیکھا جو نیند میں جھول رہی تھی۔۔گڑیا کو کمرے میں لے جاؤ فیصل... آریان نے اسے مخاطب کیا۔۔فیصل سر ہلاتا اسے احتیاط سے تھامتا کمرے کی طرف لے گیا۔۔یہ تو ہو گیا مشن ون اب باری آتی ہے مشن ٹو کی... انکے جاتے ہی حمزہ نے فوراً سے کہا۔وہاں سب جانتے تھے مشن ٹو کیا ہے۔۔وہ گڑیا کے معاملے میں بہت پوزیسو ہے حمزہ اسے منانا آسان نہیں ہو گا۔مگر منانا پڑے گا اریان میں گڑیا کو اداس نہیں دیکھ سکتی۔ حیام بھرائے لہجے میں بولی۔۔اس سے پہلے وہ روتی اریان نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔"اگر تم روئی تو میں فیصل کو مرغا بنادوں گا حیام" اریان کے سنجیدگی سے کہنے پر حیام نے اسے آنکھیں دکھائی تھی مگر وہ سب ہنس دیئے تھے

کل کیسے بھی کر کے انکی لڑائی ختم کرواؤ یار حمزہ... اریان نے بیچارگی سے کہا کیونکہ وہ اپنی بیوی کی اداسی افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔جی ہو جائے گا بھائی ہم سب کوئی نا کوئی حل نکال لیں گئے۔حمزہ نے فوراً کہا۔اسکے بعد وہاں سب باری باری اپنے کمروں میں چلے گئے۔ملائکہ اور وقاص وہی گیسٹ روم میں ٹھہرے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رات کا آخری پہر تھا جب اسکی آنکھ مدھم سسکیوں کی آواز سے کھلی فیصل نے اپنی دوسری کروٹ دیکھا جہاں طوبیٰ موجود نہیں تھی اسکا دل کسی انہونی کے تحت بری طرح دھڑکا سرعت سے سائیڈ لیمپ آن کرتے وہ بیڈ پھلانگتا نیچے اترا اس کمرے میں پھیلی مدھم روشنی میں اسنے صوفے کی سائیڈ پر بکھری اجڑی حالت میں بیٹھی طوبیٰ کو دیکھا اسکا دل زور سے دھڑکا تھا ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے فیصل نے کپکپاتے ہاتھ کو اسکی طرف بڑھایا اسکے وجود میں کوئی ہل چل نہیں ہو رہی تھی فیصل کا دل ڈوب کے ابھرا تھا بنا کچھ کہے اسنے طوبیٰ کا کندھا ہلایا وہ شاید روتے روتے نیند میں چلی گئی تھی ابھی وہ کچی نیند میں تھی اچانک سے اس عمل پر وہ بوکھلاتی اپنی جگہ سمٹ گئی۔ سرخ متورم سوجھی آنکھوں میں نیند کا خمار لیے چہرے پر ڈھیروں معصومیت سجائے وہ فیصل شاہ کو دیکھتی اسکے دل میں طوفان مچا رہی تھی.. یہاں کیا کر رہی ہو...؟ اسنے کافی دیر بعد پوچھا اضطرابی کیفیت میں نظر گھڑی پر ڈالے طوبیٰ نے غور کرنا چاہا۔

صبح کے چار بج رہے ہیں فیصل نے اسکی مشکل آسان کی۔ وہاں نیند نہیں آ رہی تھی دل بھی گھبرا رہا تھا اسلئے ٹہلتے ٹہلتے یہاں بیٹھ گئی پھر معلوم نہیں کب آنکھ لگ گئی۔ سر گھٹنوں میں گرائے وہ ہارے ہوئے لہجے میں بتانے لگی۔ فیصل یک ٹک اسکی ہر حرکت بغور دیکھ رہا تھا۔۔ آپ مجھے معاف نہیں کریں

گئیں کیا..؟یونہی سر گھٹنوں میں رکھے اسنے سوال کیا۔۔کوشش کر رہا ہوں... آرزدگی سے کہا۔۔مگر ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ مجھے لگتا ہے جیسے میرے دل کے بند ہونے کے خدشے بھی بڑھتے جا رہے ہیں میں مر رہی ہوں فیصل آپ کی بے رخی اور خفگی مجھے مار رہی ہے۔۔کیا آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا ؟...

سرخ آنکھیں اسکی نظروں میں گاڑھے طوبیٰ نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔فیصل دونوازہو کر اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔تمہیں وہ رات یاد ہے طوبیٰ جس کو میں رات گئے تھکا ہارا آفس سے واپس آیا تھا۔وہ خاموشی سے اسے سننے لگی۔۔اس رات میں سیدھا کمرے میں آیا تھا سارے دن کے بعد تمہیں دیکھنے کی جو تڑپ تھی نا جانے اسکی شدت میں کتنا اضافہ ہو گیا تھا تمہیں محسوس کرنا چاہتا تھا تب بھی ہماری لڑائی چل رہی تھی مگر میں سب بھلا کر پھر بھی خوش رہنا چاہتا تھا مگر اس رات جو سلوک تم نے میرے ساتھ اور میری محبت کے ساتھ کیا تب میرا دل مر گیا... اسنے سر جھکا لیا آواز بھاری ہو گئی۔

تمہیں دیکھنے کی تڑپ، محسوس کرنے کی خواہش سب خاک ہو گئی جب تم نے کہا کہ میں شادی کر لوں اگر تمہاری بات نہیں مان سکتا تو تم سے دور چلا جاؤں اگر ایسا بھی نا کیا تو تم... ...

ہم... ہمارے... بب... بچے... کو ختم... کر دو گئی۔۔ اسکی زبان لڑکھڑائی تھی حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا تھا وہ متواتر روتی اسے سن رہی تھی۔۔ تم بتاؤ کیا اس رات تمہیں مجھ پر ترس نہیں آیا.. ؟

ایکدم سے وہ چیخ پڑا طوبیٰ خوف کے مارے اپنی جگہ جم گئی۔

بتاؤ جواب دو... اتنی سخت بات کہتے تمہارا دل نہیں کانپا...؟

میرے ساتھ ہمارے بچے کے ساتھ زیادتی کرتے تمہیں خوفِ خدا محسوس نہیں ہوا...؟۔۔ اتنے دن کی دل میں رکھی بھڑاس آج اسنے باہر نکال دی وہ اتنی شدت سے رویا تھا طوبیٰ اسکی تکلیف کا سوچتے پل پل مر رہی تھی مگر زبان سے ایک لفظ ادا نہیں ہوا تھا

وہ رو رو کر چپ ہو گیا زخمی نظر اسکے سسکتے کانپتے وجود پر ڈالے فیصل نے اسکی گود میں سر رکھ دیا۔ اور وہی لمحہ تھا جس میں طوبیٰ اپنی جگہ ساکت ہو گئی "میں نے وہ ساری رات سسک سسک کر گزاری تھی" "میں اپنی غلطی ڈھونڈ تا رہا، میں روتا رہا طوبیٰ مگر مجھے صبر نہیں آرہا تھا میری درد بھری سسکیاں اس تنہائی میں گونجتی رہی مگر انہیں سننے والی دوسرے کمرے میں خود کو بند کر کے بیٹھی تھی۔" مجھے خود پر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ترس آرہا تھا۔وہ شدت سے رو دیا" ان دونوں کی سسکیاں اس سناٹے میں گونجنے لگی۔ طوبیٰ اسے سینے سے لگاتی تڑپ اٹھی تھی

می... میں تمہارا انتظار کرتا رہا مگر تم نہیں آئی وہاں... تم نے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا بتاؤ... جواب دو مجھے... اسکے کندھے سے سر ہٹائے فیصل نے روتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا

کیا کمی رہ گئی تھی میری محبت میں, ایسی کونسی تکلیف دی تھی میں نے تمہیں جس کے بدلے میں تم نے مجھے اتنی اذیت دی... بولو... کیوں کیا میرے ساتھ ایسا... خو... خود سے پہلے تمہاری فکر کی... تم سے اتنی محبت کی پھر بھی تم نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا... صرف اپنی بے جا ضد کی خاطر۔ فیصل کا لہجہ عجیب سا ہوا تھا۔۔ طوبیٰ کے دل کو کچھ ہوا اسنے بولنے کی ہمت کی تھی۔۔۔اس رات کو اپنی اتنی توہین کے بعد میں کبھی تمہارے پاس نہیں آیا مجھے تم سے بیزاری محسوس ہونے لگی ہے تمہیں دیکھتا ہوں تو تمہارے کہے الفاظ ہتھوڑے جیسے میرے سر پر بجنے لگتے ہیں۔۔ آنکھ سے دو موتی ٹوٹتے ڈاڑھی میں جذب ہوئے طوبیٰ کا دل چاہا کچھ ایسا کر دے کہ وہ شخص اسکی دی ہر ازیت کو بھول جائے ہر تکلیف کو بھول جائے بس یاد رکھے تو اسے اور اسکی محبت کو۔ مگر ایسا ناممکن تھا تیر کمان سے نکل چکا تھا وہ الفاظ ان کوڑوں کے برابر تھے جو وہ فیصل شاہ سے ہمکلام ہوئی کہہ چکی تھی اسنے نا صرف فیصل شاہ بلکہ اپنے

ہونے والی اولاد کی بھی ناقدری کی تھی۔۔۔ تمہیں معلوم ہے میں ہر رات گیسٹ روم میں کیوں گزارتا ہوں۔؟ کک... کیوں..؟ وہ خیالوں سے باہر آئی۔ "تاکہ تم مجھے روتا نا دیکھ سکو" وہ جواب طوبیٰ کو جہاں کا تہاں کر گیا۔ میں ہر رات کو رو کر سوتا ہوں بنا کسی قصور کے اذیت کاٹ رہا ہوں" کسی نے صحیح کہا ہے جب محبوب کو معلوم ہو جائے کہ اسکا چاہنے والا اسکے بغیر جی نہیں سکتا تو پھر وہ اسے جینے نہیں دیتا۔ طوبیٰ کا دل کرچی کرچی ہوا تھا

فیصل میں آپ کو تکلیف نہیں دے سکتی میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتی... اسنے اسکی بازو دبوچی تھی۔۔ مگر تم ایسا کر چکی ہو اور اتنی مہارت سے تم نے یہ کام سرانجام دیا ہے کہ میرا دل پاش پاش ہو گیا۔ "مجھے تم سے محبت تو رہی ہے مگر اب تمہاری چاہت نہیں رہی" برفیلے لہجے میں کہتا وہ واشروم میں بند ہو گیا

طوبیٰ کو لگا تھا کسی نے اسکے کانوں میں قطرہ قطرہ پگھلا سیسہ انڈیل دیا ہو وہ خالی نظروں سے اسکی پشت کو دیکھتی رہ گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مما پلیز مان جائیں نا تھوڑی سی دیر کی تو بات ہے ہم یوں جائیں گئیں اور یوں واپس آجائیں گئیں۔ میں آپکے ساتھ ضرور چلتی بیٹا مگر مجھے بہت کام ہیں اور پھر گڑیا اور زارا بھی تو اکیلی ہو گئی نا انکا خیال کون

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رکھے گا۔ ملازمہ سے ناشتہ ٹیبل پر لگواتی سمیرا بیگم نے دلیل دی تھی۔۔ مما ملائکہ ہے نا وہ ان دونوں کا خیال رکھے گئی۔۔ حیام اپنی بات منوانے پر باضد تھی۔۔ سمیرا بیگم نے مشقوق نظروں سے اسکی طرف دیکھا کیونکہ آج سے پہلے حیام نے یوں ضد کبھی نہیں کی تھی۔۔ ڈائینگ ہال کے دروازے کی اوٹ میں چھپے کھڑے وہ سات لوگ سمیرا بیگم کی ہاں سننے کو بے تاب تھے

ملائکہ نے اسے اشارہ دیا تھا حیام پھر سے بولنا شروع ہو گئی

بس ٹھیک ہے نہیں جانا آپ کو نا جائیں، مجھے بھی نہیں جانا۔

منہ کے زاویے بگاڑتی وہ چیئر گھسیٹ کے بیٹھ گئی۔ آپ جائیں نا بچے میں ڈرائیور سے کہہ دوں گئی وہ آپکو لے جائے گا اسکی معصوم سی شکل دیکھ سمیرا بیگم نے مسکراتے کہا۔ نہیں مجھے نہیں جانا اور مجھے آج پتہ چل گیا آپ مجھ سے پیار بھی نہیں کرتی اسلئے آپ میرے ساتھ نہیں جا رہی... اپنی بات منوانے کے چکر میں وہ جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی تھی پیچھے چھپے کھڑے ان ساتوں نے داد دینے والے انداز میں اسکی ایکٹنگ کو سراہا تھا چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے سر ٹیبل پر رکھے وہ اداسی سے آنکھیں میچ گئی۔ سمیرا بیگم کو آج اسکے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے مگر پھر اسکی بچوں جیسی شکل بنے دیکھ وہ

بے ساختہ ہنس دی۔ آپ ضد کیوں کر رہی ہیں حیام بیٹا...؟۔۔انہوں نے مسکراتے اس بچی کے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ پھیرا۔۔دوسری طرف ملائکہ نے اریان کے کان میں گھسے اسے اپنی لائنز یاد کرواتے ڈائینگ روم کے اندر دھکا دیا تھا

وہ لاجواب ہنر رکھتا تھا وہ کچھ لفظوں کے کھیل سے ہی مقابل سے اپنی بات منوا سکتا تھا مگر آج یہاں اسے جھوٹ بولنا پڑ رہا تھا ابھی حیام کوئی جواب دیتی وہ گلا گھنگالتے ان کے پاس آیا

سمیرا بیگم اسے دیکھتی صدقے واری ہوئی تھی۔۔ارے بیٹا آج آپ اتنی جلدی آگئے جو گنگ کر کے ...!۔گیا ہی کب تھا...وہ بڑبڑایا۔

کچھ کہا آپ نے... سمیرا بیگم نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔جی مما میں کہہ رہا ہوں آج جلدی آگیا بھلا اسے چھوڑے مجھے یہ بتائیں میری معصوم بیوی ایسی شکل کیوں بنا کر بیٹھی ہے۔۔اسنے بھرپور ایکٹنگ کرتے پوچھا۔اب کیا بتاؤں اپکو آپکی بیگم چاہتی ہیں میں انکے ساتھ شاپنگ پر چلوں جبکہ...ہاں تو آپ مان جائیں نا مما اتنے پیار سے کہہ رہی ہے آپ کو...انکی بات بیچ میں ٹوکتے اریان نے متوازن لہجے میں کہا۔۔آپ بھی اپنی بیوی کی سائیڈ ہو گئے...وہ شکوہ کناں ہوئی۔۔۔نہیں مجھے کہیں نہیں جانا اب مما

کے ساتھ میں ناراض ہوں ان سے بہت بری والی... سوں سوں کرتی وہ اپنی بات کہہ کر پھر سے سر ٹیبل پر ٹکا گئی۔

آریان سمیت سمیرا بیگم کو اس پل اس چھوٹی سی بچی پر جی بھر کے پیار آیا تھا۔۔۔ مما دیکھ لیں آپ نے میری بیوی کو ناراض کر دیا آریان نے شکوہ کیا سمیرا بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔ اچھا اچھا ٹھیک ہے ہم شاپنگ پر جائیں گئیں، میں اپنی بیٹی کے ساتھ ضرور جاؤں گئی اریان آپ بھی ساتھ چلنا ہم ناشتے کے بعد ہی چلیں گئیں۔ سمیرا بیگم حیام کا ماتھا چومتی محبت سے بولی۔۔ یاہووووو... بہت شکریہ مما... خوشی سے نعرہ لگاتی حیام انکے گلے لگی تھی اریان اسے یوں خوش ہوتا دیکھ دلکشی سے مسکرا دیا انکے جواب پر ان سب کا ریلا بھی ڈائننگ ہال میں آ ٹپکا تھا اپنے پہلے مشن کی کامیابی پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے وہ ایسے خوش ہو رہے تھے جیسے کوئی مارکہ سر کر لیا ہو۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا حیام آنٹی کو منا لے گئی۔ ملائکہ اترائی۔

بلکل بلکل اب زیادہ خوش نا ہو ابھی آگے بہت کام پڑے ہیں۔

فیصل نے اسکی خوشی میں فوراً بھنگ ڈالا تھا۔۔۔اور بس پھر انکی تو تو میں میں شروع ہوئی تھی جو کے ناشتے کے دوران بھی چلتی رہی تھی عون صاحب پلان کے مطابق ناشتہ کر کے سمیرا بیگم کو دکھانے کیلئے حویلی سے باہر نکل گئے۔۔حمزہ زارا طوبیٰ فیصل و قاص کی زمہ داری ملائکہ کو سونپتی سمیرا بیگم نے حیام کے ساتھ جانے کی رضامندی دی تھی۔۔۔ہم کچھ دیر تک واپس آجائیں گئیں تب تک کوئی شرارت نہیں ہونی چاہیئے فیصل... سمیرا بیگم نے سب سے پہلے اسے نشانہ بنایا تھا کیونکہ ہر الٹے فساد کی جڑ فیصل شاہ ہی ہوتا تھا۔میں گرینٹی نہیں دیتا چھوٹی مما...باقی آپ انجوائے کریئے گا۔فیصل لاپروائی سے کہتا صوفے پر دھپ سے بیٹھا۔کچھ نہیں ہو گا مما میں ہوں نا یہاں سب سنبھال لوں گا آپ جائیں اور ڈھیر ساری شاپنگ کریئے گا

ادب سے کہتے حمزہ نے انکے ہاتھ کا بوسہ لیا۔جیتے رہو بیٹا۔حمزہ اور ملائکہ وہاں تھے تو انہیں زیادہ فکر نہیں تھی وہ بھی مطمئن سی ہوتی طوبیٰ اور زارا کو اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر حیام اور اریان کے ہمراہ حویلی سے نکل گئی۔حیام انہیں آنکھوں کے اشارے دیتی نکلی تھی۔۔۔چلو پہلا مشن تو مکمل طور پر کامیاب ہو گیا اب آتے ہیں ڈیکوریشن کی طرف...بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بناتی ملائکہ پھرتی سے بولی تھی۔۔میں

نے ڈائینگ ہال صاف کروادیا۔زارا بھی انکے بیچ آئی تھی۔۔۔گڈ... حمزہ ڈیکوریشن کا سامان کہاں ہے ... اسے جواب دیتی ملائکہ نے حمزہ کو مخاطب کیا۔

وہ میں بابا کو میسج کر رہا تھا کہ اب وہ حویلی واپس آسکتے ہیں بیچارے پچھلے آدھے گھنٹے سے بلاوجہ سڑک پر گاڑی گھمارہے تھے حمزہ کے بیچارگی سے کہنے پر وہاں سب کے قہقہے ابھرے

ویسے انکل ہماری سوئیٹ سے آنٹی سے اتناڈرتے کیوں ہیں یار... ؟

وقاص نے فقرہ اچھالا۔۔وہ صرف ہمارے لیے سوئیٹ ہیں انسپکٹر صاحب باقی "بیوی بیوی ہوتی ہے" ... ... حمزہ کے اشارے کو سمجھتے ان دونوں کے بے ہنگم قہقہے ہال کی زینت بنے۔اگر یوں پاگلوں کی طرح منہ پھاڑ کر ہنس لیا ہو تو چلو اب کوئی کام بھی کر لو... ملائکہ کی تیز آواز ان دونوں کو اپنی ہنسی پر ضبط کرنا پڑا۔۔۔یہ رہا ڈیکوریشن کا سامان... فیصل ملازم کے ہمراہ بڑے بڑے بوکسز لاونج میں لایا تھا۔۔سب اسکی طرف متوجہ ہوئے فیصل شاہ سنجیدگی سے اپنے سارے کام کر رہا تھا یہ بات البتہ وہاں کسی کو بھی ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔فیصل تم ٹھیک ہو آئی مین کوئی بخار وخار تو نہیں ہے... ملائکہ اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتی متفکر سی بولی۔۔لڑکا سدھر گیا ہے ملائکہ کیوں تنگ کر رہی ہو اسے۔زارا نے فوراً

سے کہاوہ دونوں بیک وقت ہنس دی تھی طوبیٰ گم سم سی اپنی جگہ بیٹھی اسکی ہر ایک کاروائی دیکھ رہی تھی۔ابھی وہ دونوں ہنسنے میں مصروف تھی جب اچانک ایک ایک کشن ہوا میں اڑتا سیدھا آکر ان دونوں کے منہ کی زینت بنا تھا۔۔ملائکہ اور زارا غصے سے بل کھاتی اس طرف مڑی جہاں فیصل ہاتھ میں کشن پکڑے معنی خیز سا ہنس رہا تھا

تم سب کا جینا حرام کرتا ہوں تو کھٹکتا ہوں، نہیں کرتا تو بھی کھٹکھتا ہوں۔۔م تو اگر ایسا ہی ہے تو، کیوں نا تم سب کی زندگی اجیرن بناؤں..!کہتے ساتھ ہی فیصل نے ان دونوں پر کشن کے حملے کیے تھے جواباً ملائکہ زارا کی ڈھال بنتی اسے سو سلوتیں سناتی اسکے نشانے خراب کر رہی تھی۔۔۔فیصل کے بچے... ملائکہ اس پر لپکی تھی۔۔فیصل اسے کشن مار کر آگے کو بھاگا تھا

ملائکہ اسکے پیچھے بھاگی تھی زارا وہی سے کشن اٹھاتی اسکے نشانے باندھ رہی تھی۔۔۔حمزہ اور وقاص سر پکڑ کر بیٹھے اس حویلی کو ایکبار پھر میدان جنگ بنا دیکھ رہے تھے۔۔۔کرلی انہوں نے ڈیکوریشن، دے چکے ہم مما کو سرپرائز... حمزہ تاسف سے کہتا صوفے پر بیٹھ گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مال میں اینٹر ہوتے ہی جانے کتنی نظریں تھیں جو اس تیکھے نقوش اور نیلی آنکھوں والے شہزادے کی طرف اٹھی تھی ان ستائش بھری نظروں کو اگنور کیے اریان سمیرا بیگم اور حیام کو ساتھ لیے بے بی کے شاپنگ ایریا کی طرف بڑھا۔۔جب میں نے کہا تھا وہ بے بی کے شوز لے لیتے ہیں تب تو تم نے میری اتنی کلاس لگادی تھی۔اریان نے اسے یاد دلایا۔۔ہاں تو میں نے منع تو نہیں کیا تھا ناں..؟حیام نے کندھے اچکائے۔مگر انہیں پہننے والا بھی تو کوئی ہو ناں...ہاں تو زارا اور گڑیا کے بے بی ہوں گئے نا پہننے کیلئے۔کپڑے دیکھتی حیام نے مصروف سے انداز میں کہا۔

میں اپنے بے بی کی بات کر رہا ہوں مسز آریان ملک... آریان نے اسکا ہاتھ نرمی سے تھاما۔حیام اسکی حرکت پر گربڑاتی سمیرا بیگم کو دیکھنے لگی جو اسے آگے شاپنگ کرتی نظر آئی۔۔تو کیا خیال ہے پھر... بال کان کے پیچھے اڑستے اسنے آنکھ ونک کی۔۔آپ بہت بے شرم ہیں آریان چھوڑیں مجھے ورنہ میں مما سے آپکی شکایت کروں گئی۔حیام نے اریان ملک کو دھمکی سے نوازا۔۔جانتی ہو نا کس کو دھمکی دے رہی ہو...اریان ملک ہوں دنیا مجھے تباہی کے نام سے جانتی ہے۔

تو میں آریان ملک کی بیوی ہوں دنیا کا پتہ نہیں میرا شوہر مجھے معصوم بیوی کہہ کر پکارتا ہے۔اسی کے انداز میں جواب دیتی حیام اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔"تم مجھ سے پنگے لیتی بہت کیوٹ لگتی ہو

میری معصوم بیوی" وہ ہنس دیا حیام اسکی پر کشش مسکراہٹ میں کھو سی گئی مگر پھر لوکیشن کا خیال کرتے حیام نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلا جہاں اسکی پہلی نظر کچھ چار سے پانچ لڑکیوں کے گروپ پر پڑی جن کی نظریں صاف بتا رہی تھیں وہ بری طرح آریان ملک پر فلیٹ ہو چکی ہیں

حیام کو ان سے جیلیسی ہوئی تھی ایکدم سے پاؤں کے بل اوپر اٹھتے پورے استحقاق کے ساتھ حیام نے اریان کے گال پر اپنے لب رکھے وہ اسکی کاروائی کا مطلب تو نہیں سمجھ سکا مگر حیام کے کونفیڈینس سے ضرور قائل ہوا تھا۔ وہ پیچھے ہٹتی اریان نے بھی اسکے دونوں گال پر لب رکھے۔ ایسے جیلس کرتے ہیں مسز آریان۔ اسکا گال نرمی سے سہلاتے اریان نے ان لڑکیوں کے گروپ کی طرف اشارہ کیا۔ جو منہ کھولے حسد بھری نظروں سے حیام کو دیکھ رہی تھی حیام تو کچھ کہنے لائق نہیں رہی تھی ابھی وہ آگے بڑھتی اریان نے اسکے حجاب کو آگے کو سرکاتے منہ چھپانے کی کوشش کی۔ حیام نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔ وہاں دوسری طرف لڑکیاں تمہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہی ہیں میں نہیں چاہتا میری بیوی کو کسی کی بھی نظر لگے. اپنے عمل کا مطلب سمجھاتے اریان مسکرایا۔" وہ دنیا کا پہلا مرد تھا جو اپنی بیوی کو مردوں کے بجائے عورتوں کی حسد بھری نظروں سے بچا رہا تھا" حیام سوچتے اپنی قسمت پر رشک کرتے مسکرا دی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اریان آپکے گال پر لپسٹک کا نشان ہے..واقعی... اریان نے فوراً سے موبائل نکالتے اپنا چہرا دیکھا۔اسے صاف کر دیں...اسنے ٹشو آگے کیا۔۔نہیں رہنے دو...اچھا ہے کوئی بھی لڑکی دیکھے گئی تو اسے پتہ چل جائے گا کہ یہ بندہ بک ہے پھر وہ اسے حسرت بھری نگاہوں سے نہیں دیکھے گئیں۔اریان نے دماغ لڑاتے کہا۔آریان پلیز اسے صاف کریں اچھا نہیں لگتا۔حیام نے اسے روک لیا۔اگر تم مجھے ہر لڑکی کے سامنے کس کر کے انہیں جتلا سکتی ہو کہ میں صرف تمہارا ہوں تو ٹھیک ہے میں صاف کر دیتا ہوں۔اسنے شرط عائد کی حیام کا حیرت سے منہ کھل گیا۔۔اوکے نہیں مٹائیں...

اریان جانتا تھا جواب یہی آنا ہے۔۔وہ ہنستا اپنی معصوم بیوی کے پیچھے چل پڑا۔۔اسوقت وہ جہاں موجود تھا وہاں کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اسکی شخصیت سے واقف نا ہو تا مگر اس شخص کو اب کسی کی پرواہ ہی نہیں رہی تھی۔۔وہ جو کبھی محبت سے دور بھاگا کرتا تھا آج اسی محبت کے شکنجے میں ایسا جکڑا گیا تھا کہ اپنی معصوم بیوی کے سوا اسے دنیا کا ہوش ہی نہیں رہا تھا

ممایہ ساڑھی دیکھیں آپ پر بہت سوٹ کرے گئی۔لائیٹ کلر کی کیوئل قسم کی ساڑھی اٹھائے حیام نے انکے ساتھ لگاتے کہا۔ صبح سے دوپہر ہو گئی تھی کھانا کھانے کے بعد وہ سمیرا بیگم کی ضد پر حویلی لوٹنے لگے تھے جب وہاں سے معلوم ہوا کہ ابھی تیاریاں مکمل نہیں ہوئی ہیں اس خبر پر حیام نے نیا شور

ڈال دیا تھا۔ساڑھی آپ نے لینی ہے بیٹا مجھے نہیں... سمیرا بیگم مسکرا دی۔تو کیا آپ بھی ساڑھی لے سکتی ہیں مما بلکہ آپ ابھی پہن کر کے بھی دکھائے گئی۔انہیں وہی ساڑھی تھمائے حیام ضدی انداز اپنائے بولی تھی۔۔۔آپ اجکل بہت ضدی ہوتی جارہی ہیں حیام مار کھائیں گئیں مجھ سے آپ... انہوں نے تنبیہہ کیا اور ساڑھی لے کر چینجنگ روم کی طرف چلی گئی۔حیام انہیں جاتے دیکھ پلٹی جہاں اسکا شوہر نامدار کچھ ساڑھیاں دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔یہ دیکھو حیام یہ تم پر بہت سوٹ کرے گئی۔

فل بلیک کلر کی ساڑھی اٹھائے آریان نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔حیام اس نفیس سی کام والی ساڑھی کو ستائش نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔یہ بہت خوبصورت ہے آریان مگر کافی ہیوی ہے اسنے اپنی رائے دی۔۔۔مجھے نہیں معلوم مگر تم آج یہی پہنو گئی۔وہ باضد تھا۔۔مگر آج کے فنکشن کے حساب سے...

یہ بلکل سوٹ کرے گئی میری معصوم بیوی چلو جلدی سے ٹرائے کر کے دیکھو...!اسے زبردستی وہ ساڑھی تھمائے آریان نے گہری مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی۔حیام وہ ساڑھی لے کر آگے بڑھتی ان دونوں کی نظر سامنے سے آتی سمیرا بیگم پر ٹھہر گئی اونچا دراز قد، دبلی جسامت میں اس پیچ کلر کی نفیس

سی ساڑھی میں وہ انتہائی جاذب اور حسین لگ رہی تھی وہ دونوں سوچ بھی نہیں سکتے تھے انکی مما اتنی خوبصورت بھی کبھی لگ سکتی ہیں انکو تو کسی میک اوور کی بھی ضرورت نہیں تھی تیکھے نقوش پر گوری رنگت میں وہ بغیر میک اپ کے بھی انتہا کی پیاری لگ رہی تھیں۔ماشاءاللہ... ان دونوں نے بیک وقت کہا۔ سمیرا بیگم جھنبپ گئی۔ آپ تو بہت زیادہ پیارہ لگ رہی ہیں مما... بس اب آپ چینج نہیں کرنا ایسے ہی رہنا... حیام نے نئی خواہش کر ڈالی۔واقعی آپکی بہو بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے مما آپ ایسے ہی حویلی واپس جایئے گا۔۔اچھا ٹھیک ہے... وہ ذرا سا مسکرائی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سب اس وقت اسی ہال میں موجود تھے۔وہ تقریباً دس منٹ تک آنے والے ہیں۔۔۔ہمارے پارٹی پوپرز ریڈی ہیں... زارا اور طوبیٰ نے فوراً سے کہا۔۔فریش گلاب بھی منگوا لیے ہیں۔لائیٹس کون اون آف کرے گا۔ملائکہ نے پوچھا۔وہ میں کرلوں گا۔وقاص بولا۔

اوکے توسب اپنی اپنی پوزیشن لے لو۔اور میوزک سسٹم اون ہے۔ہاں وہ توصبح سے اون ہے۔فیصل نے اسے اطلاع دی۔اوکے۔

پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی وقاص نے بھاگتے ہال کی لائیٹس آف کی سمیرا بیگم حیام اور آریان کے ہمراہ گاڑی سے نکلتی راہداری پر آئی۔ آج تو آپ نے تھکا دیا مجھے حیام بیٹا... آپکی ساری تھکان ابھی اتر جائے گئی مما... حیام دھیرے سے کہتی مسکرائی۔ شام ہو چکی ہے اور حویلی کی لائیٹس ابھی تک آف کیوں ہیں... انہوں نے پریشانی سے اریان اور حیام کو دیکھا

اندر چل کر دیکھتے ہیں مما... بناوٹی پریشانی چہرے پر سجائے وہ دونوں بھی حویلی کی اینٹرنس پر پہنچے۔ ابھی وہ مزید آگے بڑھتے ایکدم سے ہال سمیت پوری حویلی کی لائیٹس اون ہوئی۔

زارا اور طوبیٰ کے پاڑی پوپرز کی آواز کے ساتھ آنے والی ہستی پر پھولوں کی برسات کر دی گئی تھی

Happy Mother's Day ToYou...،Happy Mother's Day To u

Happy Mothers Day Dear World Best Mama ❤ □

ان سب کی میٹھی آواز کے ساتھ حیام اور آریان کی آواز بھی شامل ہوئی سمیرا بیگم حیرت کی انتہا پر کھڑی وہ سجاوٹ وہ انتہائی خوبصورت استقبال وہ پیاری خوبصورت سروں میں سنائی دینے والا پیغام سن

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رہی تھی۔ پورا ہال سرخ سفید اور گلابی پھولوں کے امتزاج سے سجایا تھا سیڑھیوں کی ریلنگ سے لے کر پلڑ سے ہوتے اینٹرنس تک کو انتہائی نفاست سے سجایا گیا تھا سامنے ہال کے وسط میں بڑا سا بینر تھا جس کی باؤنڈریز پر بھی پھولوں کی سجاوٹ کی گئی تھی جس پر خوبصورت لفظوں میں ہیپی مدرز ڈے کے ساتھ ایک خوبصورت سی دعا اور پھر آخری لائن میں Happy Mother's Day Misses Aoun Malik.... لکھا ہوا تھا۔ جہاں ایک طرف رکھے صوفے پر آسیہ بیگم اور عون صاحب محبت بھری نظروں سے انہیں دیکھتے مسکرا رہے تھے

دوسری طرف وہ سب ایک جگہ کھڑے انکی حیرت کو خوب انجوائے کر رہے تھے۔۔یہ... یہ.. آپ سب نے کیا ہے... سمیرا بیگم کی دھیمی سی آواز ابھری وہاں سب کے چہرے کھل اٹھے۔

یہ ہم سب کی طرف سے آپکے لئے چھوٹا سا سرپرائز تھا مما۔

فریش سرخ گلاب انہیں پکڑاتے حیام نے انکے ہاتھ کا بوسہ لیا تھا

"Happy Mothers Day Dear World Best Mama❤ □ ""

آریان نے بھی انہیں پھول دیتے محبت سے ماتھے کا بوسہ لیا۔یہ چھوٹا سا سرپرائز نہیں ہے بیٹا یہ آج تک میری زندگی کا بیسٹ سرپرائز ہے... خوشی کے مارے انکی آنکھیں بھر آئی۔اسکا زیادہ کریڈٹ حیام کو جاتا ہے آنٹی جس کا یہ پلان تھا۔انہیں پھول دیتے ملائکہ مسکرائی۔۔پر محنت سب کی تھی ملائکہ... حیام نے کہا

Happy Mothers Day My Cute Mama❤

انہیں پھول دیتی زارا انکے گلے سے لگی۔

Happy Mothers Day Mama❤

آپ دنیا کی سب سے اچھی مما ہیں اور صرف میری ہیں اور میں نے اپکو آج بہت مس کیا۔اسکی معصومیت پر وہاں سب مسکرا دیئے اپنی چھوٹی سی گڑیا کو باہوں میں بھرے سمیرا بیگم کا چہرا کھل اٹھا تھا میں نے بھی گڑیا کو بہت مس کیا... اسکا گال چومتے وہ محبت سے بھرپور لہجے میں بولی۔۔۔اب دور ہٹو مجھے بھی وش کرنے دو۔مصنوعی غصے سے کہتے فیصل آگے آیا۔۔آپ ادھر آجاؤ گڑیا۔آریان نے اس معصوم گڑیا کو اپنے گھیرے میں لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

Happy Mothers Day.., Faisal Ki Zindgi ... ❤ □

شکریہ میرے بچے... اسکا ماتھا چومتی سمیرا بیگم ہنس دی۔

Happy Mothers Day My Lifeline ❤ □

عقیدت سے انکے ہاتھ پر بوسہ دیتے حمزہ مسکرایا۔

Happy Mothers Day Auntie ❤ □

یقیناً آپ کا ساتھ ہم سب کیلئے قابلِ اعزاز ہے آپ کے بغیر ہماری زندگی ادھوری ہے آپ واقعی دنیا کی سب سے سوئیٹ مماہیں وقاص نے انکے ہاتھ پر بوسا دیا تھا۔۔ جن کو غصہ کرنا بھی نہیں آتا۔ زارا نے فقرہ اچھالا تھا۔ وہاں سب کے قہقہے چھوٹے۔

کوئی ہم سے پوچھے... عون صاحب آگے آتے بیچارگی سے بولے۔ سمیرا بیگم نے انہیں گھورا۔ وہاں سب پھر سے ہنس دیئے تھے۔ کیک ٹائم... ملائکہ کی آواز پر سب خوشگپوں مین مصروف ٹیبل کی طرف آئے۔ کیک کٹ کرنے کے بعد کھانے کے دور چلا تھا چلیں آئیں کھانا کھالیتے ہیں بیگم بچوں نے سب اپکی پسند کا بنوایا ہے عون صاحب کے مسکرانے پر سب مسکرا دیئے۔ کھانا خوشگوار ماحول اور

چھوٹی چھوٹی سی نوک جھوک میں کھانے کے بعد سب واپس سے لاونج میں آئے تھے۔ آریان نے فوٹو گرافر کو بلایا تھا تاکہ وہ ان حسین لمحات کو کیمرے میں کیپچر کر سکے۔ فیملی فوٹو کے بعد تمام کپلز کی باری باری فوٹوز اتاری گئی تھی۔ فوٹو گرافر کے جانے کے بعد فیصل نے میوزک سسٹم اون کیا تھا ملائکہ زارا کو اشارہ دیتی حمزہ کے ساتھ فیصل کی طرف آئی تھی۔۔۔ گڑیا... جی آپی... آج میں بہت تھک گئی ہوں... چہرے پر تھکن کے آثار نمایاں تھے زارا نقاہت زدہ آواز میں کہتی اسکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔ جی آپی آج کا دن واقع تھکا دینے والا دن تھا۔ طوبیٰ نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔ صوفے کے بیک سائیڈ پر فیصل میوزک سسٹم کے ساتھ مصوف سا کھڑا تھا جب ملائکہ اسکے پاس آئی۔

فیصل میں آج دوپہر کیلئے معذرت خواہ ہوں یار مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئیے تھا۔۔۔ وہ ایکدم سے وہاں آتی شروع ہو گئی۔ سب کام چھوڑے فیصل کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر پہنچا۔ کیوں مجھے بھری جوانی میں ہارٹ اٹیک دینے کا ارادہ رکھتی ہو تم وہ قدرے حیرت سے بولا۔۔ بکواس مت کرو فیصل تم تو میرے اتنے اچھے دوست ہو اللہ نا کرے تم کبھی کچھ ہو۔ ملائکہ نے اسے ڈپٹ دیا۔۔ فیصل نے تیزی سے نگاہیں ارگرد دوڑائی۔۔۔ کسے ڈھونڈ رہے ہو تم؟

تمہارے میاں کو ڈھونڈ رہا ہوں مجھے لگتا تم پاگل ہو گئی ہو اول فول کہے جا رہی ہو۔ فیصل نے بتیسی نکالی۔ ملائکہ نے دانت پیسے۔۔ یہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔ دل میں ہی کہتے اسنے ایک نظر پیچھے دیکھا جہاں زارا اور طوبیٰ نہیں تھی خیر میں تمہیں کچھ بتانے آئی تھی سننا ہے تو ٹھیک ورنہ میں جاتی ہوں.. ایکدم سے وہ اپنی ٹون میں آ گئی۔ فیصل تو بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔ جلدی بولو... اسنے گویا اجازت دی۔۔ گڑیا تمہیں کارنر والے لاسٹ روم میں بلا رہی ہے جا کر اسکی بات سن آؤ... احسان کرنے والے انداز میں کہتی وہ چل پڑی۔ وہ وہاں پر کیا کر رہی ہے وہ کمرہ تو بند پڑا تھا... فیصل کچھ پوچھتا ملائکہ اپنا کام ختم کرتے جا چکی تھی۔ اسکے وہاں سے ہٹتے ہی کسی کا دھیان اس طرف جاتا حمزہ نے فوراً سے میوزک اون کر دیا۔ مگر آپی فیصل نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے... مجھے کیا پتہ گڑیا اسنے کہا تمہیں یہاں بھیج دوں اوکے تم روم میں جاؤ میں چلتی ہوں۔

آپی آپ بھی چلیں اندر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ افففف۔ زارا نے اپنا سر پکڑ لیا۔ گڑیا اندر تمہارا شوہر ہے کوئی جن نہیں جو تمہیں ڈر لگ رہا یہاں تک آ گئی ہوں نا میں اب آگے نہیں آ سکتی... جاؤ تم فیصل انتظار کر رہا ہو گا۔ زارا نے اسکے کندھے پر دباؤ ڈالا تو مجبوراً طوبیٰ کو بھی ہچکچاتے کمرے میں جانا پڑا۔۔ فیصل لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف آیا۔۔ فیصل... دروازہ کھولے طوبیٰ نے کمرے میں قدم رکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔فیصل آپ یہاں ہیں جواب دیں پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ آہستہ قدم لیتی وہ مزید آگے آئی۔۔ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب اسے کمرے کی قریب کسی کے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔۔ہاں ہو گیا کام.... حمزہ نے زارا کو آتے دیکھ فوراً پوچھا۔ہاں سب پلان کے مطابق ہوا ...وہ چہکی۔اب بس اللہ کرے ان دونوں کی دوستی ہو جائے... حیام نے قدرے معصومیت سے دعا مانگی۔ آریان ملک نے اسکے خوبصورت چہرے کو اپنی نظروں میں بھرا تھا۔۔انشاءاللہ بھابھی... وقاص نے فوراً سے کہا۔ آپ میرے ساتھ ڈانس کرنا پسند کرے گئی... ؟

ہلکا سا سر جھکائے آریان نے اپنا بایاں ہاتھ حیام کے سامنے کیا۔ان سب نے ایکدم سے ہوٹنگ کی۔حیام کنفیوز سی نظر مسکراتے آریان پر ڈال کر ان سب کی تالیوں اور ہوٹنگ سے جز بز سی ہو گئی۔وہ ابھی تک اسکی ذرا سی قربت سے بھی گھبراتی تھی ملائکہ نے اسکا سرخ پڑتا چہرا دیکھ خود ہی اسکا ہاتھ آریان کے ہاتھ میں دے دیا۔ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنے حصار میں لیتے آریان نے اسکی کمر کے گرد بازو باندھا موسیقی کے ہلکے سروں پر ایک دوسرے کی سنگت میں دھیمے قدم اٹھاتے وہ انتہائی حسین لگ رہے تھے وقاص اور ملائکہ اور زارا اور حمزہ بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے تھے عون صاحب سمیرا بیگم اور آسیہ بیگم نے انکی تا قیامت خوشیوں کی دعائیں مانگی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

دروازہ کھلنے کی آواز پر طوبیٰ نے گھبراتے اس اندھیرے میں اپنے ارگرد دیکھنے کی کوشش کی وہ اس کمرے میں پہلے کبھی نہیں آئی تھی جسکی وجہ سے اسے سوئچ بورڈ کا بھی نہیں پتہ تھا

آدھ کھلے دروازے سے اندر آتی روشنی میں طوبیٰ کی نظر ان کالے چمک دار جوتوں پر گئی ابھی وہ آنے والے کو پکارتی سارا کمرہ اگلے ہی لمحے روشنیوں میں نہا گیا۔ اسنے ذرا سا ہاتھ آنکھوں کے آگے بڑھایا... پھر کچھ پل بعد ہٹا دیا۔ اسکی پہلی نظر سامنے کھڑے فیصل کے سرد و سپاٹ چہرے پر گئی اسکے یوں بدلتے تاثر نے طوبیٰ کو انجانے سے خوف میں مبتلا کیا۔ پھر اسنے نظر پھیری اور فیصل کے بدلے موڈ کی کہانی وہ سمجھ گئی۔ اس کمرے میں چاروں طرف سرخ رنگ کی ڈیکوریشن کی گئی تھی ہر جگہ سوری کے کارڈ لٹکائے تھے کمرے کے وسط میں رکھے ٹیبل پر رکھے چھوٹے سے کیک پر بھی سوری لکھا تھا طوبیٰ نے بمشکل تھوک نگلا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اگر یہ سب فیصل نے کیا تھا اور بلایا بھی اسنے تھا تو وہ اتنے غصے میں کیوں تھا البتہ فیصل شاہ اسکے چہرے پر رقم الجھنوں کو پڑھتے فوراً سے اس سب کاروائی کے پیچھے چھپے اصل ماسٹر کو پہچان گیا تھا فیصل نے نظر بھر کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جس کو وہ اپنی

کل دنیا کہا کرتا تھا اسکی دیوانگی کی اکلوتی وارث اسکی جانِ عزیز بیوی طوبیٰ فیصل شاہ.... اسنے بے ساختہ قدم طوبیٰ کی طرف اٹھائے اسکے چہرے پر پھیلی سختی دیکھ طوبیٰ نے پیچھے کی طرف قدم اٹھائے تھے

می.. میں اس.. سب کے بارے میں کک.. کچھ نہیں جانتی فیصل...

وہ خوف کے زیرِ اثر ہکلائی۔ جواباً کچھ بھی کہے بغیر فیصل نے اسکے قریب گھیرا تنگ کرتے سر اسکے کندھے سے ٹکا دیا۔ اس پیش رفت پر طوبیٰ ساکت ہو گئی۔ میں خوش رہنا چاہتا ہوں، مجھے تمہارے ساتھ خوش رہنا ہے۔ اس مدھم سرگوشی پر طوبیٰ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔ مگر مجھے تمہارا رویہ نہیں بھولتا... ٹوٹا بکھرا لہجہ۔ اسنے بے ساختہ فیصل کے گرد حصار باندھا جیسے ڈر ہو وہ اس سے دور ہو جائے گا۔۔ مم... مجھے معاف کر دیں فیصل... مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔ "مجھے تمہاری معافی نہیں چاہئیے طوبیٰ مجھے تمہاری محبت چاہئیے" مجھے وہی احساس چاہئیے جو تمہارے دل میں میرے لئے اول دن سے تھا۔ گہری سانس بھرے فیصل نے اسکے ماتھے سے سر جوڑا تھا آنسوؤں سے لبریز نظریں اٹھائے طوبیٰ نے اسے دیکھا۔۔ میں آپ سے آج بھی اتنی ہی محبت کرتی ہوں، میری چاہت کا آخری مرکز ہیں آپ اور صرف آپ ہی رہیں گئیں۔" اور میں اپنی ساری زندگی اس مرکز سے باہر جانے کی جرآت بھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نہیں کر سکتا، بس مجھے کبھی تکلیف مت دینا، مجھے آزماؤ گئی تو میں بکھر جاؤں گا۔" اس خوبصورت اقرار کے بعد بھلا کون ایسی کمال کی محبت سے بغاوت کر سکتا تھا وہ تو پھر فیصل شاہ تھا اپنی بیوی کا شیدائی۔

طوبیٰ اسکے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے لیٹی تھی۔

ایک بات پوچھوں...!جی پوچھیں...بے بی کا نام سوچا...؟اسکے سوال پر طوبیٰ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔میں نے بے بی کے ناموں کی ایک پوری لسٹ بنائی ہے۔اتنے سارے بچوں کو تم سنبھالو گئی کیسے جانِ فیصل...؟اسکے سنجیدگی سے بھرپور لہجے پر طوبیٰ ایکدم سے گڑبڑائی ابھی وہ کوئی جواب دیتی اسکی اڑی رنگت دیکھ فیصل کا جاندار قہقہہ اس کمرے کی فضا میں تحلیل ہوا۔مجھے تنگ نہیں کریں ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گئی...شرم بلائے تاک رکھے وہ خفگی سے بول پڑی۔ارے تم نے خود ہی تو کہا جان...فیصل نے اسکا گال کھینچا۔۔میں نے نام کی بات کی تھی آپ ہیں ہی برے ہمیشہ بری باتیں کرتے ہیں جائیں مجھے نہیں بتانا آپ کو کچھ بھی...!خفگی سے بھرپور لہجے میں کہتی طوبیٰ نے اپنے تکیہ پر سر رکھے اسکی جانب پیٹھ پھیر لی۔اپنی معصوم بیوی کی معصومیت بھری ناراضگی پر جی جان سے مسکراتے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔اگر بیٹی ہوئی تو ہم اسکا نام امیمہ شاہ رکھیں گئیں۔طوبیٰ مسکرادی وہ جانتی تھی امیمہ نام فیصل کیوں رکھنا چاہتا ہے۔اور اگر بیٹا ہوا تو...؟طوبیٰ نے سرعت سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پوچھا۔۔تو نام میری جان رکھے گئ... اسکا رخ اپنی طرف پھیرے فیصل نے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔طوبیٰ اسکی اتنی محبت پر اللہ کا شکر ادا کرتی رہی۔ان خوبصورت لمحوں کو یادگار بنائے ان سب کی زندگیوں میں ایک اور حسین یاد قید ہو چکی تھی۔بارہ بجے کے قریب وہ سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کیلئے جا چکے تھے ایک ملائکہ صدیقی تھی جس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی ہمیشہ کی طرح وقاص بھی اسکے ساتھ جاگ رہا تھا۔وقاص کے حصار میں بیٹھی وہ آج بھی اس خوبصورت چاند کو ہی دیکھ رہی تھی۔"زندگی بہت حسین ہے اگر ہم صحیح انسان کے ساتھ ہوں"ملائکہ کی سرگوشی پر وقاص مسکرا دیا۔

تو تمہاری زندگی بھی حسین ہوئی پھر تو...؟ملائکہ نے شرارت سے اسے دیکھا۔اگر تم نے جواب ہاں میں نا دیا تو میں...تو میں کیا...وقاص ابھی بول رہا تھا ملائکہ ہاتھ کا مکا دکھاتی اسکی جانب مڑی۔۔۔تو..تو..تو...تو کیا تم نا بول بھی دو... بیوی تو پھر بھی میری ہو۔لہجے میں مغروریت در آئی۔اتنا مان...؟ملائکہ ہنس دی۔۔اور کیوں نا ہو مان... آخر میری بیوی جیسی جنگلی بلی صرف ایک ہی ہے اس دنیا میں..اور اگلے ہی لمحے وقاص کا ہاتھ اپنی ناک پر تھا۔۔تمہیں تو تعریف کرنی بھی نہیں

آتی بلڈی دو ٹکے کے وردی والے۔غصے سے چنگھاڑتی ملائکہ اسکے پاس سے اٹھی۔اور وہ ڈی ایس پی بس اپنی بیوی کو دیکھ کر رہ گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اسکا سارا جسم مفلوج ہو چکا تھا سر اور منہ سے بے تحاشہ خون بہہ رہا تھا اسکا سفید لباس خون کے باعث سرخ ہو چکا تھا اسنے بمشکل آنکھیں کھولنے کی کوشش کی دور دور تک کوئی نہیں تھا صرف آوازیں تھیں گیڈروں کی دل دہلا دینے والی وہ خوفناک آوازیں اس رات کے سماں میں گھنے جنگل کو مزید خوفناک بنا رہی تھی تبھی اسکے کانوں میں کسی بچے کی رونے کی آواز پڑی مگر وہ سامنے کہیں نہیں تھا وہ اسے دیکھ نہیں پا رہی تھی صرف سن سکتی تھی اسنے اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ اٹھ نہیں پائی دل کی رفتار دھیمی پڑ رہی تھی ہاتھ پیر پھول رہے تھے کانوں میں آوازیں پڑنا بند ہو گئی تھی اسے لگا اسکا آخری وقت نزدیک آ چکا ہے تبھی جھاڑیوں سے ایک خوفناک شکل کا گیڈر منہ میں نومولود بچے کی گردن دبوچے اسکی طرف آنکلا وہ منظر روح فرسا تھا بچے کی رونے کی آوازیں نہیں آ رہی تھی

وہ مر چکا تھا اسے لگا وہ بھی مرنے والی ہے اسنے گہری سانس لی اسے اپنے وجود میں درد کی بھیانک ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئی۔وہ شاید کسی بھیانک خواب کے زیرِ اثر تھی فیصل اسکی سسکیاں سنتا اٹھ بیٹھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسنے طوبیٰ کے چہرے کی طرف دیکھا جو لٹھے کی مانند سفید تھا اسکا ایک ہاتھ اپنی گردن پر تھا شاید وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی اور دوسرا ہاتھ اسکے پیٹ پر رینگ رہا تھا چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ طوبیٰ آنکھیں کھولو... فیصل نے اسکا گال تھپتھپایا۔ اور اسی لمحے وہ خواب سے حقیقت میں تو آگئی مگر اسے اپنا جسم یونہی مفلوج محسوس ہوا جسم میں اٹھتی درد کی ٹیسوں سے طوبیٰ بے حال ہو رہی تھی وہ بول نہیں پا رہی تھی مگر اسکی تکلیف آنسو بن کر بہہ رہی تھی۔

کیا ہوا ہے طوبیٰ ادھر دیکھو تم ٹھیک ہو. فیصل نے اسکی پیٹھ سہلائی۔ مم... مما... اس سے زیادہ بولنے کی اس میں ہمت نہیں رہی اسکا سسکتا وجود فیصل کی باہوں میں جھول گیا فیصل کا دل مٹھی میں آیا اسے یونہی بیڈ پر لیٹائے وہ اندھا دھند کمرے سے باہر بھاگا۔ مم... مما... مما چھوٹی مما جلدی اٹھیں۔ انکے کمرے کا دروازا بجاتے فیصل نے آریان کے کمرے پر بھی دستک دے ڈالی۔ فیصل کیا ہوا ہے اتنے پریشان کیوں ہو...؟ ملائکہ جو کچن کی طرف جا رہی تھی بھاگتی اسکے پاس آئی۔ تب تک سمیرا بیگم اور عون صاحب بھی آچکے۔ وہ... وہ طوبیٰ کو کچھ ہو گیا... مما چلیں وہ اپکو بلا رہی ہے۔ وہ رویا نہیں تھا ورنہ جیسی وہ اسکی حالت دیکھ کر آیا تھا وہ دھاڑے مار کے رو دیتا۔

ہمیں اسی وقت ہوسپٹل جانا ہو گا.... ملائکہ بھاگتی باہر آئی فیصل کے ہاتھ پیر پھول رہے تھے۔اسی افراتفری میں وہ طوبیٰ کو لیے ہوسپٹل کی طرف گئے تھے۔

باہر موسلا دھار بارش برس رہی تھی ہر طرف ہو کا عالم تھا اندھیری رات میں چھائی وہ مسلسل خاموشی کسی بڑے طوفان کا خدشہ بیان کر رہی تھی ہاسپٹل کے کوریڈور میں رات کے دو بجے وہ تمام چہرے اپنی اپنی جگہ چہروں پر ڈھیروں فکریں اور الجھنیں سجائے گم سم سے بیٹھے تھے دماغ مفلوج ہو رہے تھے مگر زبانوں پر اس پاک زات کے قصیدے جاری تھے جیسے اس سے مدد طلب کی جا رہی ہو۔مگر ان میں کچھ چہرے وہ بھی تھے جن کو اس ذات پر یقین تو تھا مگر انکے قسمت کے راستے کب کہاں کس موڑ پر رخ موڑنے والے تھے کسے خبر تھی اندر آپریشن تھیٹر میں موجود ہستی میں ان سب کی جان بستی تھی دروازے کے ساتھ ٹک کے کھڑے فیصل شاہ کی حالت بدتر نظر آ رہی تھی

ڈاکٹرز نے کنڈیشن خطرناک بتاتے آپریشن کا لائحہ عمل بتایا تھا

عون صاحب درانی صاحب اور سمیرا بیگم کے علاوہ وہ سات ہستیاں تھیں جن کے رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ چکے تھے بظاہر وہ پر سکون تھے انہیں اپنے اللہ پر یقین تھا مگر طوبیٰ کے خوابوں کا جو سلسلہ رہا تھا

اسکے مطابق انکی سب کی جان الگ سولی پر لٹکی ہوئی تھی ملائکہ زارا اور حیام بمشکل خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے بیٹھی تھی اللہ سب بہتر کرے گا فیصل سنبھالو خود کو... آریان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ بھائی... کندھے پر مانوس سا لمس محسوس کرتے فیصل اس سے لپٹ گیا۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے بھائی اگر طوبیٰ کو کچھ ہو گیا تو... اگر اسکے خواب... نہی.. نہیں بھائی میں مر جاؤں گا اسکے بغیر...

خوف کی شدت تھی فیصل شاہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا ایسا کچھ نہیں ہو گا فیصل کنٹرول کرو خود پر... مما اور چاچو کو شک ہو جائے گا پلیز سنبھالو خود کو۔

آریان ٹھیک کہہ رہا ہے فیصل... اللہ سے اچھے کی امید رکھو۔

وقاص نے اسکا کندھا تھپتھپایا حمزہ کو ایک کونے میں گم سم سا بیٹھے دیکھ آریان کو تشویش سی ہوئی۔ حمزہ ... اسکے قریب جاتے آریان نے اسکے کندھے پر جیسے ہاتھ رکھا حمزہ جھٹکا کھا کر اٹھا۔ نہی... نہیں کوئی بری خبر مت سنایئے گا بھائی... آریان نے نوٹ کیا وہ خوف کے گہرے اثر میں تھا۔ حمزہ میرے بھائی .... اریان نے بے ساختہ اسے خود میں بھینچ لیا۔ بھائی... بھائی اب میں گڑیا کو نہیں کھو سکتا بھائی.... کیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کچھ نہیں تھا اسکے لہجے میں شدت، خوف، اذیت... پاس بیٹھی ملائکہ زارا اور حیام کو اس پر ترس آیا تھا۔ "میں دوسری امیمہ کو نہیں کھو سکتا"... ٹوٹا بکھرا سا لہجہ تھا ایسی حالت تو اسکی تب بھی نہیں تھی جب آریان زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا مگر آج پھر اس شخص کو قسمت نے وہاں لا کھڑا کیا جہاں پہلی بار زندگی نے اسے سات سالہ لڑکے کو توڑ کر رکھ دیا تھا آج طوبیٰ کی حالت پر وہ ایک بار پھر ٹوٹ گیا تھا۔ کچھ نہیں ہو گا گڑیا کو وہ بلکل ٹھیک ہو گئی دیکھو میری طرف دعا کرو حمزہ ہماری گڑیا اور اسکا بے بی دونوں صحیح سلامت ہو گئیں۔ آریان کے دلاسے پر وہ خود کو سنبھالتا ایک کونے میں سمٹ کے بیٹھ گیا مگر وہاں اس ملک خاندان کے علاوہ کوئی اور بھی تھا جس کی زندگی میں انکے سمیت آج اسی پل سے گھپ اندھیرا چھانے والا تھا آریان کو وہ لڑکا محض سات سے آٹھ سال کی عمر کا لگ رہا تھا میلے کچیلے کپڑے جن پر خون کے دھبے نمایاں تھے پیروں میں ٹوٹے جوتے ہاتھوں اور چہرے پر کالک لگی تھی شاید وہ مزدوری کرتا تھا مگر اس ابتر حالت میں بھی وہ سات سال کا لڑکا آریان ملک کو انتہائی پرکشش لگا تھا۔ آریان نے محسوس کیا، وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔ وہ مطمئن لگ رہا تھا نا اسکی آنکھوں میں خوف تھا آریان ملک کو پہلی بار کسی کی شخصیت پہچاننے میں اتنی دیر لگ رہی تھی وہ تو مقابل کو ایک نظر دیکھ کر ہی اس پر اسکے سارے راز عیاں کر دیا کرتا تھا مگر سامنے بیٹھا وہ چند

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سال کا لڑکا آج آریان ملک جیسے شخص کو بری طرح مات دے گیا تھا۔ اسکے ساتھ کوئی اور بھی موجود تھا مگر وہ بوڑھی ہستی شاید سننے کی سماعت کھو چکی تھی آریان نے انکے کان میں لگے آلے کو دیکھتے اخذ کیا۔ آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا۔ وہاں دو وارڈ تھے جن میں سے ایک میں شاید اس لڑکے کے جاننے والے ایڈمٹ تھے اسلئے وہ دروازہ کھلتے ہی وہاں سے باہر نکلتے ڈاکٹر کی طرف بھاگا۔ وہ ڈاکٹر بھی شاید اسے جانتا تھا اسلئے باہر آتے ہی گھٹنوں کے بل جھکتا اسکے قریب بیٹھتے اسکے کندھے تھام لیے۔ اللہ پاک نے تمہیں بھائی دیا ہے... چہرے پر پھیلی افسردگی چھپائے انہوں نے خوشی سے اسے بتایا۔

تمام ملک خاندان اس طرف متوجہ تھا۔ میری امی کہاں ہیں وہ ٹھیک ہیں... اسے شاید بھائی کی کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تھی ڈاکٹر کوئی جواب دیتا وارڈ بوائے سٹیچر پر پڑی لاش پر سفید چادر اوڑھتے اسے باہر لائے تھے۔ حیام نے وہ منظر دیکھتے بمشکل اپنی سسکی روکی تھی۔ اس بوڑھی عورت کے وعین اس کوریڈور میں پھیلے سکوت کو توڑنے کا باعث بنے تھے آریان یک ٹک اس لڑکے کے بدلتے تاثر دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں نمی نہیں اتری تھی حالانکہ اسکی ماں اس دنیا سے کوچ کر گئی تھی آریان حیران ہوا تھا وارڈ بوائے وہ سٹیچر وہی چھوڑے چلے گئے۔ فیصل کا دل اس ماحول میں عجیب سا ہو رہا تھا وہ سیدھا پرئیر روم کی طرف بھاگا سمیرا بیگم بھی اسکے پیچھے گئی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بوڑھی دادی روتے نڈھال ہوتی وہی ایک کونے میں گر پڑی ملائکہ نے فوراً سے اسے پانی تھمایا۔ بیچ کوریڈور میں پڑی وہ لاش اندر سے آتی نومولود بچے کی رونے کی آوازیں اس سات سال کے ذہن پر بوجھ بڑھا رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ملائکہ زارا اور حیام کو مما کے پاس لے جاؤ۔ آریان کے حکم پر ملائکہ پُھرتی دکھاتی انہیں وہاں سے لے گئی آریان کو شک تھا عنقریب وہ دونوں اپنا ضبط کھو دیتی اور طوبیٰ کے غم میں اس بچے کا درد بھی شامل ہو چکا ہوتا۔ کوریڈور میں صرف عون صاحب درانی صاحب اور حمزہ سمیت آریان موجود تھے۔ آپ کو ہیلپ چاہیئے...؟ اس سات سالہ بچے نے سرخ آنکھوں سے اس مہربان کو دیکھا۔ اس لمحے آریان نے اسکے بارے میں ایک بات جانی تھی وہ غریب سہی مگر اسے ہاتھ پھیلانا نہیں سیکھایا گیا تھا

اسی وقت دوسرے وارڈ کا بھی دروازہ ایک گھنٹے بعد کھلا۔

حمزہ میں اتنی ہمت نہیں تھی مگر وہ تینوں ڈاکٹر کی طرف لپکے اس ڈاکٹر سے آریان کے اچھے تعلقات تھے انکے مابین پہلے اس کیس پر ڈیٹیل سے بات بھی ہو چکی تھی جس کی وجہ سے ان کے اشارے کو سمجھتے آریان وہی ٹھہر گیا اور ڈاکٹر خود آگے آیا۔

ڈاکٹر میری بچی کیسی ہے... عون صاحب آگے آئے۔ابھی آپریشن چل رہا ہے آپ دعا کریں۔ڈاکٹر اپنے کیبین کی طرف بڑھ گیا مگر ارشارہ دینا نہیں بھولا تھا۔اس اشارے کو آریان سمیت وہاں کھڑے اس سات سالہ بچے نے بھی بغور نوٹ کیا۔ڈاکٹر کے جاتے ہی آریان بھی اسکے کیبین کی طرف بڑھ گیا۔میں آتا ہوں... حمزہ بھی انکے پیچھے گیا تھا۔۔کوئی بری خبر مت سنایئے گا پلیز... اسنے جیسے التجا کی۔۔ہونی کو کون ٹال سکتا ہے سر مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپکی پیشنٹ تو ٹھیک ہیں مگر انکے بچے کو ہم بچا نہیں سکے۔"وہ مرا ہوا پیدا ہوا ہے"ڈاکٹر کے الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ... آریان کے پیچھے حمزہ اور کیبین کے داخلی دروازے پر کھڑے فیصل کے قدم بھی لڑکھڑائے۔

"اور جب ہم اللہ کی دی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہیں تو وہ ہم سے اسے نعمت کو چھین لیتے ہیں"فیصل کی آواز حلق میں ہی کہی دب گئی اسکا دل چاہ رہا تھا وہ دھاڑے مار مار کر روئے اور اتنا روئے کہ اسکا دل بند ہو جائے۔ملک حویلی پر ایک اور قیامت ٹوٹنے والی تھی یا شاید اسے بدلنے کی کوشش کی جانے والی تھی۔

دھپ کی آواز آئی آریان پلٹا تو حمزہ بھی بے تاثر سا پلٹا۔

فیصل شاہ آدھ مویا سا فرش پر گر پڑا آنسو متواتر اسکی آنکھوں سے بہتے فرش کو گیلا کر رہے تھے آریان کا دماغ بھک سے اڑا تھا بھاگنے کے انداز میں کیبین کا دروازہ بند کرتے اسنے فیصل کی طرف دیکھا۔ نہیں فیصل تم ایسے ہمت نہیں ہار سکتے میرے بھائی... گڑیا کو کون سنبھالے گا... وہ تو جیتے جی مر جائے گئی۔

آریان کے جملے کے بعد حمزہ کی سرگوشی انکے کانوں میں پڑی تھی۔ میرا بچہ نہیں مر سکتا بھائی... ابھی تو میں نے اسے محسوس بھی نہیں کیا وہ ایسے کیسے مر سکتا یہ ڈاکٹر جھوٹ بول رہا ہے یہ اسکی کوئی سازش ہے یہ ملا ہوا ہے کسی سے...

ہذیانی انداز میں کہتے فیصل نے پے در پے فرش پر مکے رسید کیے۔ وہ جوان مرد بچوں کی طرح رو رہا تھا حمزہ اور آریان اسکی طرف لپکے۔ سنبھالو خود کو فیصل... باہر کسی کو خبر ہوئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گئی۔ آریان کے جملے پر جہاں حمزہ نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا وہی فیصل نے بھی گردن اٹھائی۔

آپ.. آپ کہنا کیا چاہتے ہیں بھائی... حمزہ کے سوال پر فیصل نے بھی اسے دیکھا جیسے اسے بھی جواب چاہئیے ہو۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اریان نے گہری سانس بھری جیسے کچھ کہنے کی ہمت مجتمع کر رہا ہو مما یہ صدمہ برداشت نہیں کر پائے گئی فیصل اور گڑیا وہ تو اس حالت میں ہی نہیں ہے جانتے ہو صرف ان خوابوں کی وجہ سے اسکی کیا حالت تھی اگر اسے معلوم ہوا تو وہ مر جائے گئی فیصل.... نہیں بھائی نہیں ایسا مت کہیں میں اپنی بہن نہیں کھو سکتا۔ حمزہ نے فوراً اسکے ہونٹوں پر ہاتھ دھر دیا۔

میرا بچہ تو مر گیا نا بھائی اب آپ ان سے یہ حقیقت کیسے چھپائیں گئیں...؟ سرخ آنکھوں کو ملتے فیصل نے دل پر پتھر رکھے وہ سوال پوچھا تھا آریان کے پاس اسکے سوال کا کوئی جواب نہیں تھا اسنے ڈاکٹر کی طرف دیکھا جو سر جھکائے کھڑا تھا آریان کی مایوس نظریں لوٹ آئیں... کچھ سیکنڈ گزرے کیبین کا دروازہ کھلا... ان تینوں نے آنے والی ہستی کو دیکھا وہاں اور کوئی نہیں وہ سات سالہ بچا کھڑا تھا۔ آپ کو میری ہیلپ چاہئیے...؟ اسنے قبل از آریان کا کہا جملہ دوہرایا اور اس پختہ لہجے سے کہا تھا آریان سمیت وہ دونوں بھی پل کو اس بچے کو دیکھ کر رہ گئے بھلا وہ ننھا سا بچہ اتنے بڑے معاملے میں انکی کیا مدد کر سکتا تھا۔ اریان نے الجھی نظروں سے اسے دیکھا کچھ منٹ گزر گئے کوئی جواب نا پا کر وہ پلٹ گیا۔ ان تینوں کی نظریں پھر سے غیر مرئی نقطے پر جم گئی۔ کچھ منٹ مزید گزر گئے ڈاکٹر بھی اب تک وہی موجود تھا۔ ایک بار پھر کیبین کا دروازہ کھلا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ان چاروں کی نظروں نے اس طرف دیکھا جہاں ایک بار پھر وہ سات سالہ بچہ اندر آیا مگر اب کی بار وہ اکیلا نہیں تھا

وہ سب اسے حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر وہ بچہ انکی سوچ سے زیادہ ہوشیار اور ذہین ثابت ہوا تھا۔ آریان کے قریب آتے اسنے اپنی پھٹی جیکٹ کو سرکایا ان تینوں سمیت ڈاکٹر وہ منظر دیکھ کر شاک میں چلے گئے۔ اپنے نومولود بھائی کو سینے سے لگائے اسے جیکٹ سے کور کیے وہ اس کیبین میں آیا تھا اپنے چھوٹے ہاتھوں میں اسکا مخملی وجود بھرے اسنے آریان کے آگے کر دیا... "اسے رکھ لو..." اور وہ الفاظ وہاں موجود ان چاروں پر پہاڑ کی طرح ٹوٹے تھے۔ یہ.. یہ آپ کیا کہہ رہے ہو بیٹا..؟ آریان نے بے یقینی سے اسے پکارا۔ میرے ابو آج صبح ہی گاڑی کے نیچے آ کے مر گئے تھے اور امی کی لاش باہر پڑی ہے میری دادی نابینا ہیں وہ دیکھ سکتی ہیں نا سن سکتی ہیں میں کمانے والا صرف ایک ہوں میں انکا پیٹ پالوں گا یا اس ننھی جان کو سنبھالوں گا.. مجھے معاف کریئے گا میں نے آپ سب کی باتیں سن لی تھیں اسلئے اسے میں آپ کو دینا چاہتا ہوں "آپ اپنی گڑیا کو اسے دے دینا۔" حیرت کی انتہا تھی اس چھوٹے سے بچے نے جانے کتنے دکھ ایک دن میں سہہ لیے تھے۔ آریان کو سمجھ میں آیا وہ رو کیوں نہیں رہا تھا۔

زندگی کی اس قدر سفاکیت نے اس سات سال کے بچے کو پڑھنے لکھنے کی عمر میں ہی اتنا بڑا بنا دیا تھا اسنے آج کی بجائے اپنے آنے والے کل کو دیکھا تھا۔ مگر ہم اسے کیسے رکھ سکتے ہیں یہ آپ کا بھائی ہے ...!اس بار حمزہ نے اسے مخاطب کیا۔ اب سے یہ آپکا ہو گیا... اسے اریان کی گود میں ڈالتے اسنے انتہائی سادگی سے کہتے بات ختم کر دی۔ آپ اسے رکھیں گئیں ناپاس...؟اسنے آریان کی طرف دیکھا۔ آریان نے فیصل کی طرف دیکھا جس نے نظریں جھکا دی۔ ہم اسے ضرور رکھیں گئیں... آریان کے جملے پر حمزہ کے چہرے پر خوشی کی لہر نظر آئی مگر فیصل یونہی گم سم بیٹھا رہا۔ شکریہ اب میں چلتا ہوں... بس ایک احسان کیجیئے گا

جاتے وہ فیصل کی طرف پلٹ آیا۔ اسکو کبھی سچ مت بتایئے گا... اس سے بہت پیار کریئے گا پلیز میرے بھائی کو رونے مت دینا کبھی... اسکے گال کو چھوتے اسنے التجائیہ انداز میں کہا۔

اس سات سال کے بچے نے اپنے کچھ گھنٹے پہلے پیدا ہوئے بھائی کو بنا کسی عوض کے نامعلوم خاندان کو سونپ دیا تھا۔ آریان نے اسکی آنکھوں میں نمی تیرتی دیکھی اور پھر وہ غائب ہو گیا ایسے جیسے کبھی آیا ہی نہیں تھا ڈاکٹر کو وہ بچہ پکڑاتے آریان نے اشارہ دیا اور خود چلتا فیصل کے پاس آ بیٹھا....

شاید یہ سب ایسا ہی لکھا تھا قسمت نے یہی طے کیا تھا فیصل ہمیں یہ دکھ ملنا تھا مگر کہتے ہیں نا اللہ کے ہر کام کے پیچھے کوئی نا کوئی مصلحت ہوتی ہے۔وہ بچوں جیسے روتا سر ہلانے لگا مگر اسکی حالت بتا رہی تھی وہ زیادہ دیر ضبط نہیں رکھ پائے گا۔ آریان کافی دیر اسے اپنے پاس بٹھائے سمجھاتا رہا حمزہ پہلے ہی وہاں سے نکلتا ڈاکٹر کو سب سمجھائے پرئیر روم کی طرف بڑھ گیا تھا اللہ نے ہماری دعائیں سن لیں عون ہماری بچی ٹھیک ہے میں نانی اور آپ نانا بن گئے ہیں۔مبارک ہو بہن جی... درانی صاحب بھی خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے حیام زارا اور ملائکہ تو اس گولو مولو سے شہزادے کو نہارتی نہیں تھک رہی تھیں۔ماشاءاللہ یہ بہت کیوٹ ہے... اسکے پھولے گال کو چھوتی حیام خوشی سے چہکی زارا اور ملائکہ اپنے اپنے تبصرے دے رہی تھیں۔وقاص اور حمزہ مٹھائی کا انتظام کرنے گئے تھے

طوبیٰ دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی سمیرا بیگم نے نوٹ کیا فیصل اور آریان وہاں موجود نہیں تھے حمزہ بیٹا فیصل اور آریان نظر نہیں آرہے... میں آدھے گھنٹے سے انکا انتظار کر رہی ہوں... سمیرا بیگم کی آواز پر وہاں یکدم سے سناٹا چھا گیا۔

وہاں سب اب حمزہ کی طرف دیکھ رہے تھے ان سب کی نظر خود پر دیکھ حمزہ اچھا خاصا نروس ہوا ابھی وہ کچھ بولتا وارڈ کا دروازہ کھلا اور آریان کے ہمراہ فیصل تھکے قدم اٹھاتا کمرے میں داخل ہوا۔ اسکے چہرے پر صدیوں کی تھکن رقم تھی۔

آنکھوں کے پپوٹے سوجھے ہوئے تھے فیصل بیٹا کیا ہوا آپکی طبعیت تو ٹھیک ہے... اسکا بجھا چہرا دیکھ سمیرا بیگم فوراً اسکے قریب آئی آریان نے اسے کونی ماری۔ جی جی مما ٹھیک ہوں بس وہ سویا نہیں نا تو اسلئے ایسی حالت ہو گئی ہے... اسنے لہجہ متوازن رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔ فیصل یہ دیکھو تمہارا بیٹا ماشاءاللہ سے کتنا پیارا ہے.. سوئے ہوئے کو گود میں اٹھائے ملائکہ اسکی طرف آئی۔ ابھی وہ اسے پکڑاتی فیصل نے یکدم قدم پیچھے ہٹا لیے۔ اسکے رد عمل پر وہاں سب ششدر رہ گئے۔

وو.. وہ میرے ہاتھ اور کپڑے گندے ہیں ملائکہ اسکو بھی جراثیم لگ جائے گئے میں بعد میں اسے اٹھاؤں گا تم ابھی اسے وہی سولا دو۔ فیصل کی بات پر وہاں سب خاص کر ان چھ نے سوائے حمزہ اور آریان کے گہرا سانس بھرا تھا کیونکہ وہ اسکے اس رد عمل کا مطلب طوبیٰ سے ناراضگی اخذ کر رہے تھے مگر شکر تھا ایسا کچھ نہیں ہے اب سب ٹھیک تھا ان دونوں کے درمیان بھی اب سب کچھ انشاءاللہ بہت

جلد ٹھیک ہو جائے گا۔حیام نے مسکراتے فیصل کو دیکھ کر سوچا تھا مگر انہیں کیا خبر تھی زندگی اب انہیں کس موڑ پر لا کھڑا کرنے والی ہے۔

منہ تو میٹھا کرو برخودار تم باپ بن گئے ہو... درانی صاحب نے اسکو مٹھائی کھلائی۔ جسے دل مار کر کھاتے فیصل زبردستی کا ہنسا۔ میں ڈاکٹر سے بات کر کے آتا ہوں کہ ہم طوبیٰ اور بے بی کو گھر کب لے جاسکتے ہیں... اسکو وہاں سے نکلنے کا اس سے بہتر آئیڈیا اور کوئی نہیں ملا تھا۔۔لو تم بھی منہ میٹھا کرو ماموں بن گئے ہو... درانی صاحب نے آریان کو مٹھائی کھلانے کے بعد اسکی باقی بچے حصے کو واپس رکھتے آریان کی بائیٹ لی جگہ پر اپنی شہادت کی انگلی پھیرے اسکا شیرہ پوروں پر چنا۔ کوئی اور نا سہی آریان انکی ہر حرکت بغور دیکھ رہا تھا۔ میں بھی دیکھوں شہزادہ کیسا ہے ہمارا... حیام کی گود سے اسے لے کر درانی صاحب نے اپنی شہادت کی انگلی اسکے ہونٹوں پر پھیری تھی جس پر فٹ سے زبان پھیرے اس شہزادے نے فوراً سے موندی موندی آنکھیں کھولیں تھی۔ اسے واپس سے پکڑاتے وہ آریان کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ "میں چاہتا ہوں یہ بھی بلکل تمہارے جیسا سچا اور کھرا انسان بنے میرے بچے.." درانی صاحب کے اس ایک جملے پر آریان انکے عمل کا مطلب سمجھ چکا تھا اور صرف مسکرا کر رہ گیا۔ رات کی صبح ہوئی تھی اور وہ سب فجر کی اذان کے بعد حویلی واپس لوٹے تھے جہاں جشن کا سماں تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

طوبیٰ کو بھی ہوش آچکا تھا اسکی خوشی کی تو کوئی انتہا نہیں رہی تھی وہ آج صحیح معنوں میں ماں بن گئی تھی یہی سوچ ہی اسکی خوشی کو نکھارنے کیلئے بہت تھی مگر فیصل کا عجیب بدلہ رویہ بھی اسے کھٹک رہا تھا آریان نے اسے کچھ دیر اکیلا رہنے دینے پر ہی اکتفا کیا تھا رات کے ڈھائی بج رہے تھے وہ اندھا دھند اس خالی سڑک پر گاڑی بھگا رہا تھا پھر اپنی منزل پر پہنچتے اسنے گاڑی ان لاک کی اور اس جگہ پر داخل ہو گیا۔

اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اپنی جان کے ٹوٹے سے ملنے کیلئے کبھی اسے اس جگہ پر بھی آنا پڑے گا مگر زندگی اس دوہرائے کا تو نام ہے جہاں پر کھڑا ہر شخص خود کو ہمیشہ بے بس ہی پاتا ہے بلکل فیصل شاہ کی طرح۔ بھاری شکستہ قدم لیے وہ اس چھوٹی سی قبر کی طرف آیا جس کی تعمیر بس کچھ گھنٹے پہلے ہی ہوئی تھی اسکی گیلی مٹی ہلکے ہاتھوں سے چھوتے وہ سسک پڑا۔ میری بیٹی.... یا اللہ... اس قبر کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے وہ چیخ اٹھا... وہ رو رہا تھا بلک رہا تھا یقیناً اسکی حالت قابلِ ترس تھی۔ فیصل میری جان... آریان جو پل پل اس پر نظر رکھے ہوئے تھا اسے اتنی رات کو حویلی سے نکلتے دیکھ اسکے پیچھے آیا تھا وہ ٹوٹا بکھرا سا وہ فیصل شاہ نہیں تھا جس کو آریان ملک جانتا تھا اسے حصار میں لیتے کچھ بھی کہے بغیر آریان نے اسے رونے دیا تھا وہ چاہتا تھا وہ ضبط کے پہرے ہٹا دے اور رو لے دل کی

بھڑاس نکال دے۔۔میری بیٹی مر گئی بھائی... اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا... اسکے گلے لگے وہ دھاڑے مار تارو دیا

فیصل سنبھالو خود کو تم ٹوٹ گئے تو گڑیا کا خیال کون رکھے گا۔

تم تو اس سے محبت کرتے ہو نا... تو تم چاہو گئے کہ وہ تکلیف سے گزرے۔ مگر میں اپنی تکلیف کا کیا کروں بھائی..." یہ اذیت ناک ہے" وہ شدت سے رو دیا۔ یہ صرف آزمائش ہے فیصل اللہ کبھی اپنے بندے کو اسکی برداشت سے زیادہ دکھ نہیں دیتا... اور اگر اسنے دکھ دیا ہے تو صبر بھی وہی دے گا، کچھ لیا ہے تو اسکے بدلے بہترین عطا بھی وہی کرے گا۔ مجھے میری بیٹی لا دیں بھائی مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے پلیز بھائی... فیصل نے اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔ اللہ کی دی نعمتوں کی تم ناقدری کر رہے ہو فیصل۔ آریان نے اسے جھنجھوڑ ڈالا۔ گڑیا کا سوچو وہ تمہاری بیوی ہے تمہاری محبت ہے اگر تم ہی خود کو نہیں سنبھالو گئے تو اسے سب پتہ چل جائے گا۔ کیا تم اسے بھی کھونا چاہتے ہو فیصل...؟ آریان کے اس سوال نے فیصل کی روح تک کو زخمی کیا تھا

خدا کا واسطہ بھائی ایسی باتیں مت کریں... میں طوبیٰ کے بغیر کچھ نہیں ہوں میں اسے تکلیف نہیں دے سکتا۔ مگر تمہاری ایسی حالت اسے تکلیف دے رہی ہے فیصل میں جانتا ہوں میرے بھائی یہ دکھ چھوٹا نہیں ہے مگر دیکھو اللہ نے تمہیں اتنی خوبصورت اولاد سے نوازا ہے اس کی قدر کرو طوبیٰ کے پاس رہو وہ آج بھی مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ تمہیں کیا ہوا ہے تمہاری ایسی حالت صرف اسنے نہیں مما اور چاچو نے بھی نوٹ کی ہے۔ اگر آج اور کل ایسا رہا تو بہت جلد سب کو ساری حقیقت معلوم ہو جائے گئی۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا بھائی... فیصل نے بجھے دل سے کہا۔ انشاء اللہ... بابا تم سے روز ملنے آئے گئے... قبر پر بوسا دیتے فیصل نے گہری سانس اندر لی اور آریان کے ساتھ زندگی کے نئے سفر پر چل پڑا۔ آریان ملک نے اسکی آنے والی زندگی کے لئے ڈھیروں دعائیں مانگی تھی وہ صرف مانگ سکتے تھے ہونا تو وہی تھا جو قسمت نے طے کر رکھا تھا وقت پر لگا کر اڑ گیا زندگی حسین سے حسین تر ہو گئی تھی فیصل نے مرسلین رمیز شاہ کو اپنا بیٹا مانتے اسے باپ جیسی محبت سے نوازا تھا اسکی پرورش میں کبھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور مرسلین شاہ کا راز ان تینوں کے دلوں میں ہی دفن ہو گیا تھا۔

مما... مما... تین سالہ مرسلین شاہ بھاگتا ہوا کچن کی طرف آیا۔ کیا ہوا مما کے شہزادے..." مما تاشہ... تاشہ رو رہی ہے "زارا آپی آپ یہ فیڈر بنا دیں پلیز میں نتاشہ کو لے کر آتی ہوں کمرے سے۔

طوبیٰ کچن سے نکلتی زارا کو دیکھے بنا کہہ کر کمرے کیطرف بھاگیمرسلین بھی اسکے پیچھے پیچھے تھا۔

افففف گڑیا پہلے میں ان دو آفتوں سے تو جان چھڑوالوں۔

زارا نے دانت پیستے اپنے پیروں میں دیکھا جہاں اسکی ایک ٹانگ کے ساتھ یحییٰ میر تو دوسری ٹانگ کے ساتھ طٰہٰ میر چپکا ہوا تھا

زارا کے ہاں دو جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی تھی اور دونوں بیٹے تھے جس میں سے ایک کا نام حمزہ نے طٰہٰ اور دوسرے کا نام زارا نے یحییٰ رکھا تھا۔ وہ دونوں جڑواں تھے مگر یحییٰ کی نسبت طٰہٰ انتہائی کالم اور خاموش طبیعیت کا کیوٹ سا بچہ تھا مگر یحییٰ میر اسکے برعکس تباہی تھا ملک حویلی میں اگر اسکے ہونے سے رونق تھی تو ملک حویلی والوں کو انگلیوں پر نچانے کا ہنر بھی یحییٰ میر کو بہت اچھی طرح آتا تھا وہ زیادہ روتا نہیں تھا زارا اسکی شرارتوں سے تنگ آتی اسے خوب ڈانٹتی تھی مگر وہ ہمیشہ مسکراتا رہتا تھا جیسے

اپنی ماں کو زچ کرنے کی قسم کھار کھی ہو۔ اسکی حرکتیں دیکھ زارا اکثر کہتی تھی کہ وہ حمزہ پر گیا ہے اور طٰہٰ اسکے جیسا ہے مگر سب جانتے تھے حقیقت اسکے برعکس تھی مگر اسکے عکاسی ان پر ایک حقیقت اور بھی کھلی تھی وہ یہ کے فیصل شاہ نے یحییٰ میر کو گھٹی دی تھی ان سب کو گھٹی کا مطلب تک پتہ نہیں ہوتا تھا مگر درانی صاحب کے زارا کے آپریشن کے وقت بتانے پر فیصل نے فوراً سے عظیم کارنامہ سرانجام دیا تھا جسکے بعد آریان کہتا تھا وہ زارا اور حمزہ کی نہیں بلکہ فیصل شاہ کی فوٹو کاپی ہے۔ اور سچ بھی تھا جیسے جیسے وہ بڑا ہو رہا تھا اسکی تمام حرکتیں فیصل شاہ کے جیسی ہی ہوتی جا رہی تھی۔۔ افففف کس پر چلے گئے ہو تم دونوں... اسنے اپنا سر پکڑے کہا۔ طٰہٰ کو صوفے پر بٹھائے اسنے یحییٰ کو گود میں اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر وہ رہا ضدی آخر کیوں اپنی ماں کی سنتا جب اسکی بات نہیں سنی گئی تو... یہ ساری نا تمہاری مہربانیاں ہیں یحییٰ میر جو تم نے میرے معصوم طٰہٰ کو بھی بگاڑ دیا اسے بھی اپنے جیسا کر دیا تم نے ایک تم تھوڑے تھے مجھے تنگ کرنے کیلئے جو اسے بھی اپنی راہ پر لگا رہے ہو۔ زبردستی اسے صوفے پر بٹھائے زارا ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔

مگر وہ اتنا ڈھیٹ تھا اپنی ماں کی ڈانٹ سنے بے شرموں کی طرح صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔ ہاں ہاں ہنس لو ابھی کال کرتی ہوں تمہارے باپ کو وہی آکر سنبھالے تم کو... اور خبردار اگر تم اپنے بابا کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آنے تک اس صوفے سے نیچے اترے تو... اسے دھمکی سے نوازے زارا کچن کی طرف لپکی۔ وہ دونوں محض دو سے ڈیڈھ سال کے تھے مگر وہ رہا یحییٰ میر انتہائی خود سر قسم کا انوکھا بچہ جو کوئی بات اپنی ماں کی مان لیتا، تو شاید اسکی توہین کہلائی جاتی۔ زارا کچن میں نتاشہ کا فیڈر تیار کر رہی تھی جب اسے کچھ گرنے کی آواز آئی۔ وہ بھاگتی باہر آئی پہلی نظر ہی اپنے سپوت پر گئی جس نے صوفے کے ساتھ رکھا واس دھکے مار مار کر نیچے گرائے چکنا چور کر دیا تھا۔ یحییٰ... زارا روہانسی ہوئی۔

اور یحییٰ میر اپنی ماں کو غصے میں دیکھ کر ولنگ کرتا ٹیبل کے نیچے گھس گیا وہ اپنی تمام تر شرارتوں کے بعد چھپنے کیلئے بیڈ اور ٹیبل کے نیچے گھس جایا کرتا تھا۔

کیا ہوا کیا گرا...؟ طوبیٰ نتاشہ کو اٹھائے وہاں آئی زارا کو اپنا سر تھامے دیکھ اسنے ٹیبل کے نیچے دیکھا جہاں یحییٰ تالیاں بجاتا ہنستا اپنے کارنامے پر خوشی ظاہر کر رہا تھا۔۔ مرسلین جاؤ بھائی کو ٹیبل کے نیچے سے باہر نکالو اسنے اپنے تعبید اربیٹے کے بال بکھیرتے انتہائی نرمی سے کہا۔ مرسلین سر ہلاتا ننھے قدم اٹھائے یحییٰ کے پاس گیا اور اسے گھسیٹ کر اپنے ساتھ لگائے اپنی مما کے پاس صوفے پر بٹھا دیا۔۔ آپکے بابا ابھی آجائیں گئے یحییٰ کیوں آپ تنگ کر رہے ہو مما کو؟ گود میں نتاشہ کو بٹھائے طوبیٰ

نے اس تیکھے نقوش والے خوبصورت سے بچے کا گال چومتے کہا تھا وہاں سب جانتے تھے یحیٰ میر اس قدر غصہ میں کیوں ہے

زارا ایک نظر طٰہٰ پر ڈال کر صوفے پر بیٹھ گئی وہ واکر میں بیٹھا کھیل رہا تھا اور مرسلین اسکے ساتھ کھڑا کھیلنے میں مصروف تھا اسکے ساتھ مرسلین تھا تو زارا کو کوئی فکر نہیں تھی۔

مرسلین رمیز شاہ ان تینوں میں سے انتہائی کم گو اور سیریس مزاج کا بچہ تھا مگر اسکی پرکشش پرسنلٹی دوسروں کو اسکی طرف متوجہ کرتی تھی اور دوسری طرف یحیٰ میر تھا جسکی روح کو سکون نہیں تھا نا کسی کو وہ سکون سے رہنے دیتا تھا اسکی حرکتوں سے تنگ آتے زارا رونے بیٹھ جایا کرتی تھی

حیام ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی۔ ملائکہ اپنی ایک سال کی بیٹی زارا اور طوبیٰ کے حوالے کیے سپیشل ہوسپٹل گئی تھی تاکہ وہ حیام کی بیٹی کو گھٹی دے سکے جبکہ فیصل اسکے کام میں روکاوٹ بننے کیلئے گیا تھا۔ درانی صاحب کا تو دماغ پھیر کر رکھ دیا تھا انہوں نے... وہ افسوس کرتے تھے اس وقت پر جب انہوں نے انہیں گھٹی کے متعلق بتایا تھا۔ میں اب بھی کہہ رہا ہوں ملائکہ اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹ جاؤ...! فیصل نے اسے وارن کرتے کہا۔

بکواس بند کرو فیصل۔ ملائکہ کے جواب پر پاس کھڑا حمزہ ہنس دیا جبکہ آریان تو وارڈ کے ہی چکر کاٹتا نہیں تھک رہا تھا۔

وہ آریان ملک کی بیٹی ہے ملائکہ اگر اسے پتہ چل گیا تمہارے ارادوں کے بارے میں تو وہ تمہیں معاف نہیں کرے گا۔۔ ملائکہ اپنی جگہ سے اٹھتی اسکے روبرو آ کھڑی ہوئی۔ میں کونسا آریان ملک کی بیٹی کو کڈنیپ کرنے لگی ہوں فیصل جو تم تب سے مجھے مشورے دیئے جا رہے ہو۔۔ میں جانتا ہوں تمہارے ساتھ بحث کرنا بھینس کے آگے بین بجانے جیسا ہے مگر پھر بھی میں کہوں گا کہ ایک تم کافی ہو یار کیوں اس پیاری سی شہزادی کو اپنا جیسا بنانا چاہتی ہو. اسنے دہائی دی۔ میں صرف اتنا چاہتی ہوں وہ پیاری سی شہزادی اپنی خالہ کی طرح بہادر اور قابل ہو!...

اسکے علاوہ تمہاری اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں اور میں بلکل نہیں چاہتا وہ اس شہزادی میں جائیں۔ فیصل نے دوٹوک لہجے میں کہا۔ کیسی خوبیاں..؟ ملائکہ بغیر موقع دیکھے غصے سے چیخی۔ یہی... یہی تمہاری خوبیاں.. دفعہ ہو جاؤ تم... ورنہ میں تمہاری کھوپڑی اڑا دوں گئی فیصل۔ اسکے سر پر گن رکھے ملائکہ چیخ پڑی۔۔ تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ ورنہ میں تم دونوں کا حشر کر دوں گا۔۔ اریان کی بارعب آواز پر ملائکہ اور فیصل کی زبان کو فوراً لگام لگا۔ وہ پہلے پریشان تھا اس پر سے ان دونوں کی چک چک نے اسکا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دماغ مزید خراب کیا تھا ابھی وہ کچھ کہتا وارڈ کا دروازہ کھلا۔ مبارک ہو سر آپ کے ہاں بیٹی ہوئی ہے۔ نرس نے باہر آتے خوشدلی سے کہا۔ کہہ تو ایسے رہی ہے جیسے ہمیں پتہ ہی نہیں تھا۔ ملائکہ نے ساری بھڑاس اس پر نکالی۔

اور میری وائف وہ کیسی ہے ڈاکٹر... لیڈی ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ آریان نے سوال کیا۔ وہ بھی اللہ کے کرم سے بلکل ٹھیک ہیں ہم انہیں روم میں شفٹ کر دے پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔

اوکے اوکے... آریان نے دل ہی دل میں کئی بار اس ذات کا شکر ادا کیا تھا۔۔ مبارک ہو بیٹا... درانی صاحب اسکے گلے لگے تھے

آپ کو بھی مبارک ہو بابا آپ نانا بن گئے ہیں... سمیرا بیگم اسے مبارکباد دیتی مسکرانے لگی۔ ملائکہ چھپتی چھپاتی حیام کے وارڈ میں گھسے اپنا کام مکمل کیے باہر آگئی تھی۔

سر آپ اپنی وائف سے مل سکتے ہیں... نرس کی اطلاع پر وہ سب وارڈ کی طرف لپکے فیصل نے ترچھی نظر سے دیکھا وہاں ملائکہ نہیں تھی۔ شکر ہے ہماری شہزادی بچ گئی۔ فیصل نے شکر کا کلمہ پڑھا اور اندر قدم رکھا۔ ملائکہ کی پہلی بیٹی نتاشہ رضا تھی ملک حویلی والوں کو وہ بھی جان سے پیاری تھی مگر جب

سے انہیں معلوم ہوا کہ حیام اور آریان کے ہاں رحمت آنے والی ہے خود ملائکہ سمیت وہاں سب خوشی سے دوہرے ہو رہے تھے اور آج جب وہ موقع آیا تو ملائکہ کی خواہش پر فیصل کا دل خود کا سر پیٹنے کو چاہ رہا تھا ماضی میں فیصل نے اپنی بیٹی کو تو کھو دیا تھا مگر وہ کبھی اسے بھول نہیں پایا تھا وہ اداس ہوتا تھا مگر جب اداسی حد سے سوا ہوتی تھی تو وہ خود کو سب سے الگ ایک کمرے میں بند کر لیتا مرسلین شاہ نے اسکی اس اداسی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا اسکے ننھے وجود اور اس سے جڑی انسیت اور محبت نے فیصل شاہ کے ٹوٹے بکھرے وجود کو سمیٹنے کا کام کیا تھا۔ان خیالوں سے باہر آتے فیصل نے ابھی نظر اٹھائی تھی جب اسکی نظروں نے دنیا کا حیران کن منظر دیکھا سامنے ملائکہ صدیقی کو بتیسی نکالے کھڑے دیکھ فیصل نے حیرت سے اسے پھر بے بی کاٹ میں لیٹی شہزادی کو دیکھا۔تم نے آخر اپنی من مانی کر ہی لی نا..؟۔۔ہاں تو اور ملائکہ صدیقی ہوں اپنے قول کی پکی. سینے پر ہاتھ رکھے اسنے ڈھیٹائی کے ریکارڈ توڑے تھے

آتمہ، چڑیل کہیں کی... بدروح، آفت... فیصل کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا گلا دبا دے۔ارے ارے کالم ڈاؤن کیا ہو گیا کیوں اتنا ہائیپر ہو رہے ہو۔ملائکہ خود کوئی جواب دیتی حمزہ فوراً سے اسکی طرف آیا۔اسنے میری شہزادی کو گھٹی دے دی حمزہ... اب وہ بھی اس جیسی ہو جائے گئی... اسکی شکل ایسی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھی جیسے ابھی رو دے گا۔باقی سب تو ہنس رہے تھے مگر آریان کا پارہ ضرور ہائی ہو رہا تھا کمرے میں آتے ہی اسکی پہلی نظر اپنی معصوم بیوی پر پڑی جو نیم وا آنکھیں کھولے آس پاس کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اسکے قریب آتے آریان نے اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی تھی۔یہ سب کیوں لڑ رہے ہیں آریان اور ہماری روز کہاں ہے..؟۔۔۔یہ سب پاگل ہیں میری معصوم بیوی اسلئے لڑ رہے ہیں... اور ہماری روز وہاں ہے..انتہائی محبت سے کہتے آریان نے اسکے کینولے گلے ہاتھ کو ہلکے ہاتھوں سے سہلایا۔آریان کے جواب پر مسکراتے حیام نے دوسری طرف دیکھا جہاں وہ سب بے بی کاٹ پر جھکے جانے کونسا معائنہ کر رہے تھے یہ سب ایسے کیوں کھڑے ہیں..؟اسکے نئے سوال پر پیچھے کھڑے عون صاحب سمیرا بیگم اور درانی صاحب نے بھی حیرت سے ان تینوں کو دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں... آریان اسے کہتے بے بی کاٹ کی طرف گیا۔

ایسے کیوں کھڑے ہو تم سب پیچھے ہو... اپنی روز کو دیکھنے کی شدت تھی جو آریان نے زبان کے ساتھ ہاتھوں کا استعمال بھی کیا تھا حمزہ اور فیصل کو کالر سے دبوچے اس نے پیچھے گھسیٹا اور ملائکہ تو ویسے ہی بے بی کاٹ کے دہانے پر کھڑی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ تینوں ابھی بھی عجیب سی کیفیت کا شکار تھے وہاں کسی کو بھی انکی حالت کا مطلب سمجھ نہیں آرہا تھا مگر جب آریان نے اپنی روز کو دیکھا تو اسکی آنکھیں ممکنہ حد تک کھل گئی۔

اسنے آج سے پہلے اتنی خوبصورتی کبھی نہیں دیکھی تھی وہ انتہا کی حد سے بھی زیادہ پیاری تھی۔ شہزادی لفظ اس حسن کے آگے کم تھا جو فیصل شاہ پچھلے چھ ماہ سے اسکے لئے استعمال کر رہا تھا۔ میری بیٹی بہت پیاری ہے وہ اتنی پیاری ہے مما اس سے نظریں ہٹانا مشکل ہے... فیصل نے اسے بیٹی کا خطاب دے ڈالا تھا

قدرے آہستگی سے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں بھرے آریان سمیرا بیگم کی طرف لایا۔ ماشاءاللہ وہ لفظ ان تینوں کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ مجھے بھی دکھائیں نا... حیام انہیں مبہوت سا دیکھتے دیکھ جھٹ سے بولی آریان نے مسکراتے روز کو اسکی گود میں دیا۔ اپنی نیلی بڑی بڑی آنکھوں کو کھولے وہ ٹکر ٹکر حیام کو دیکھ رہی تھی وہ واقع میں حسن اور خوبصورتی کے اس مقام پر تھی کے اسے دیکھنے والے مبہوت رہ جاتے آریان ملک اور حیام درانی اگر خوبصورت تھے تو انکی بیٹی اپسرا تھی مگر کسے خبر تھی اسکا یہی حسن آنے والے وقت میں ملک حویلی والوں کو کن مشکلوں میں ڈالنے والا ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ لوگ ہاسپٹل سے حویلی واپس آ چکے تھے ایک بار پھر آج ملک حویلی میں بڑے پیمانے پر جشن کا سماں تھا ایسا جشن لوگ اکثر بیٹوں کی پیدائش پر دیکھتے تھے مگر آج ملک حویلی میں وہ جشن بیٹی کی پیدائش پر منعقد کیا گیا تھا گویا یہ بتایا گیا ہو کہ بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں وہ رحمت ہوتی ہیں اور ایسی رحمتیں بھی اللہ صرف اپنے پیاروں کے گھروں میں اتارتا ہے۔وہ جشن تھا آریان ملک کی بیٹی کے نام کا...ہاں وہ جشن تھا عزہ آریان ملک کا، ملک حویلی میں جنم لینے کی خوشی کا، وہ خوشی جو وہاں کے مکینوں پر برستی انہیں پور پور بھیگو گئی تھی ایسی خوشی جو آج تک آریان اور حیام نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں محسوس نہیں کی تھی۔یحییٰ، طٰہٰ اور مرسلین اس چھوٹی سی روز کے روئی جیسے گالوں کو چھوتے خوش ہوتے تھے انکی خوشی دیکھ وہاں سب مسکرا رہے تھے فیصل شاہ کے وہاں ہوتے کوئی اور کم ہی اسے اٹھاپاتا تھا وہ مرسلین، طٰہٰ اور خاص کر یحییٰ کو اس سے دور ہی رکھتا تھا۔

مرسلین یہاں آؤ شہزادے...!جی آنی...وہ بھاگتا اسکے پاس آیا۔

ملک حویلی مرسلین اور طٰہٰ کو شہزادہ البتہ یحییٰ میر کو چھوٹا طوفان کہتی تھی نتاشہ کو اپنے پاس بیٹھاو میں آتی ہوں.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نتاشہ زیادہ تر مرسلین کے پاس ہی رہتی تھی۔اوکے آنی...اسنے مسکراتے صوفے پر بیٹھ کر نتاشہ کو اپنی گود میں اٹھالیا

ملائکہ ہاتھ جھاڑتی اٹھی جسکا مطلب تھا اب وہاں کا سکون ختم ہونے والا ہے۔چلو فیصل،روز کو مجھے دو اب..ملائکہ نے شرافت سے ہاتھ آگے کیے۔فیصل نے حیام کی طرف دیکھا جو مسکراتی کندھے آچکا گئی۔آریان کا موبائل بجا ان نون نمبر دیکھتے وہ موبائل اٹھائے لاونج سے نکلتا لان کی طرف آگیا۔اسنے کال پیس کی سرسراتی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔بیٹی کی بہت بہت مبارک ہو آریان ملک...آریان نے موبائل کان سے ہٹا کر ایک بار پھر نمبر دیکھا۔کون بات کر رہا ہے...؟اسکا لہجہ بناوٹی تھا۔

تمہارا خیر خواہ بات کر رہا ہوں آریان ملک...وہی سرسرا تا لہجہ۔

حیرت ہے..!آریان ملک کے دشمن اسکے خیر خواہ کب سے بن گئے.؟

مقابل نے بھی طنز گڑا۔مکروہ قہقہے کی گونج اسپیکر میں گونجی تمہارا دشمن بن کر تمہیں مارنے میں اتنا مزا نہیں آئے گا آریان ملک جتنا تمہارا خیر خواہ بن کر تمہیں جیتے جی مرتا دیکھ مجھے سکون ملے گا۔تمہارا چاچا بھی اسی چاہ میں مر گیا تھا بادشاہ!..

پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے آریان نے انتہائی اطمینان سے سامنے والی ہستی کو بے سکون کیا تھا۔۔تت۔۔تم۔۔تم۔۔۔میرا نام کیسے جانتے ہو۔پل میں اسکی ہوائیاں اڑی تھی۔تو تمہیں کیا لگا آریان ملک سکیریٹ ایجنٹ ایسے ہی بن گیا۔؟اسکے گہرے طنز پر مقابل لمحہ بھر گڑبڑا گیا۔افسوس سے بتانا پڑ رہا ہے تمہاری بہن باپ اور چاچا، تایا جو بھی تھا انکو میں جہنم وصل کر چکا ہوں، اب باقی بچا ہے تو۔۔۔ ۔۔۔سنبھل کے رہنا اگلی ٹکٹ تمہاری ہی کٹے گئی بادشاہ۔ایسے کیسے آریان ملک صاحب، اتنی بھی کیا جلدی ہے ٹکٹ کاٹنے کی ابھی تو بڑی منصوبہ بندیاں بنا کے بیٹھا ہوں میں اور جانتے ہو کس کے خلاف۔۔۔؟ آریان خاموش رہا۔

"تمہاری بیٹی کے خلاف" اسکی سرسراتی سرگوشی پر آریان کا دل چاہا تھا وہ سامنے ہو اور وہ اسکی گردن دھڑ سے الگ کر دے۔

مگر اسنے اطمینان کا مظاہرہ کیا۔چلو ایک کوشش یہ بھی کر کے دیکھ لو بادشاہ کہیں کوئی خواہش تمہاری مرنے سے پہلے ادھوری نا رہ جائے۔مگر ایک بات یاد رکھنا اگر کسی نے میری فیملی خاص کر میری بیٹی پر بری نظر بھی ڈالی، "تو اس شخص کیلئے آریان ملک کبھی نا ختم ہونے والی تباہی ثابت ہو گا"۔۔۔۔ ایسی

تباہی جو سب کچھ نسیت ونابود کر دے گئی۔ اسکے لہجے میں سب جلا کے راکھ کر دینے والا جنون برپا تھا۔ کال کٹ کیے وہ وہی چکر کاٹنے لگا گویا خود کو پر سکون کر رہا ہو۔

اب واپس دے بھی دو ملائکہ تم نے تھوڑی دیر کا کہا تھا۔ اسکے سر پر کھڑے فیصل نے قدرے معصومیت سے کہا۔ تھوڑی دیر میں ابھی کھیل رہی ہوں عزہ کے ساتھ۔ ملائکہ کے جواب پر فیصل کے چہرے پر حد درجہ اداسی چھا گئی۔ اپنی بیٹی کو کھونے کے بعد آریان کی بیٹی سے فیصل کی اٹیچمنٹ اس قدر تھی جیسے کسی باپ کی بیٹی کے ساتھ ہوتی ہے۔ حمزہ اسکے ایکسپریشن بغور نوٹ کر رہا تھا اگر ملائکہ کو اسکے ساتھ ہوئی ٹریجڈی کے بارے میں معلوم ہوتا تو وہ فیصل شاہ کے ساتھ کبھی بھی عزہ کو لے کر ضد نا لگاتی۔ حمزہ نے ان دونوں کو دیکھتے سوچا۔ اندر آتے آریان کی نظر حمزہ سے ہوتے فیصل کے بجھے چہرے پر پڑی اور اسکی نظریں ملائکہ کی گود میں مسکراتی عزہ پر تھی۔ آریان ماجرا سمجھتا چلتا واپس سے اپنی جگہ پر آ بیٹھا ملائکہ اسکے ساتھ والے صوفے پر براجمان تھی۔ ملائکہ میں نے جو تمہیں کام دیا تھا اسکا کیا بنا۔؟ آریان نے آواز دھیمی رکھی۔۔ میرے خبری نے مجھے دو گھنٹے کا وقت دیا تھا آریان.. ہمم جاؤ جا کر خبر لو ابھی... روز کو فیصل کو دے دو۔ اوکے... کوئی اور وقت ہوتا تو ملائکہ بحث کرتی مگر وہاں بات انکے مشن کے متعلق تھی اسلئے سر ہلاتی فیصل کو روز کو پکڑاتے لاونج سے باہر نکل گئی۔

ابھی آکر واپس لوں گئی عزہ کو... نہیں دوں گا... فیصل اطمینان سے کہتا مسکرا دیا اور اسکے ساتھ کھیلنے لگا۔ آریان اور حیام کے پاس انکی بیٹی کم ہی رہتی تھی کہنے کو وہ انکی بیٹی تھی مگر انکو اسے جی بھر کے دیکھنے کا بھی موقع نہیں ملتا تھا۔ حمزہ اور وقاص ان سے دور ٹیبل پر فائل رکھے کسی ٹاپک پر زیرِ بحث نظر آرہے تھے۔

آپ پریشان لگ رہے ہیں..؟ حیام نے آریان کو دیکھا جو کچھ گم سم سا بیٹھا تھا۔ جس کے پاس اتنی پیاری اور معصوم سی بیوی ہو وہ بھلا پریشان ہو سکتا ہے... اور اسکی ایک مسکراہٹ اور محبت بھرے جواب پر ہی حیام مطمئن ہوتی مسکرا دی۔ وہ اسے بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسے کب معلوم تھا وہ پریشانی جونک کی طرح انہیں چپکنے والی ہے مگر وہ مطمئن تھا کیونکہ اسے ہر حال میں اپنے اللہ پر بھروسہ تھا وہ سب ایک ساتھ خوش تھے اسکی بیوی اور بیٹی اسکے پاس تھی وہ خود کو دنیا کا امیر ترین اور طاقتور انسان مطلوب کرتا تھا باقی پریشانیاں اور ایسی ٹریجڈیز اب انکی زندگی کا معمول بن گئی تھی اور آریان ملک کو اپنی فیملی کو پروٹیکٹ کرنا اچھی طرح آتا تھا اپنے ارد گرد مسکراتے چہروں پر نظر ڈالے اسنے یونہی تا سلامت انکے مسکراتے رہنے کی دعا مانگی تھی۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے سوائے ان پانچوں کے... آج کافی عرصے بعد وہ سب ایکبار پھر اکٹھے بیٹھے کسی مشن پر نقطہ چینی کر رہے تھے اور آج انکے ساتھ وقاص بھی شامل تھا

ابھی تو اجمل پاشا کی پہلی جمعرات بھی نہیں آئی بھئی تو اسکا یہ بھتیجا کہاں سے ٹپک آیا۔ فیصل قدرے سیریس انداز میں مستقر ہوا۔۔ میں نے کتنی بار کہا ہے فیصل کام کے وقت ایسی چولیاں مت ماری کرو۔ آریان نے اسے گڑکا۔ فیصل منہ پر ہاتھ رکھے خاموش ہو گیا۔ نام کیا بتایا اسنے اپنا؟ حمزہ نے سوال کیا۔ بادشاہ خان نام ہے اسکا... آریان نے ماتھا مسلا۔ آریان میری انفارمیشن کے مطابق یہ بندہ ابھی تک ایکبار بھی پاکستان نہیں آیا ہے۔۔۔

اور ابھی بھی یہ آؤٹ آف پاکستان ہی ہے ملائکہ میں یہ سب جانتا ہوں مجھے وہ بتاؤ جو میں نہیں جانتا... اسکی بات بیچ میں ہی کاٹتے آریان نے تیز لہجے میں کہا۔ اسکی پریشان صورت تو پہلے ہی انہیں کسی سنگین صورتحال کی داستان سنا رہی تھی اس پر سے اسکا لہجہ انہیں مزید تشویش میں ڈال رہا تھا کمرے میں پل کو سکوت چھا گیا۔۔۔ بھائی کیا ہوا ہے ہمیں بتائیں مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے آپ ہم سب سے کچھ چھپا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رہے ہیں۔ حمزہ نے ہمت کرتے اسے مخاطب کیا۔ آنکھوں کے کناروں کو مسلتے آریان نے حد درجہ سرخ ہوتی نظروں سے حمزہ کے الجھن زدہ چہرے کو دیکھا۔

اور پھر اسنے شام میں آنے والی کال کے متعلق انہیں الف تا ہے سب بتا دیا جس کے بعد فیصل شاہ کا پارہ ہائی تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس بندے کا نام و نشان مٹا کے رکھ دے۔

مجھے اجازت دیں بھائی میں کہیں سے بھی اس کمینے کو ڈھونڈ کر اپکے سامنے لے آؤں گا پھر چاہے وہ پاتال میں بھی چھپ کے بیٹھا ہو۔ وہ ایکدم سے دھاڑا وہاں اسکی عزہ سے اٹیچمنٹ کسی کی بھی نظروں سے مخفی نہیں تھی اس خبر کے بعد انہیں فیصل شاہ سے اسی طرح کے رد عمل کی توقع تھی یہی وجہ تھی آریان خاص کر اسے اس متعلق نہیں بتانا چاہتا تھا۔

جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہو گا فیصل... آریان نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔ مجھ میں آپ جتنا صبر بلکل نہیں ہے بھائی... اسکی اتنی جرات اسنے میری شہزادی کا نام لیا بھی کیسے.؟

ریلیکس ہو جاؤ فیصل بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ اور تو اور اسے پکڑنا اتنا آسان نہیں ہے... وقاص کی آواز پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔ کیوں وہ کوئی خلائی مخلوق ہے جو ہم اسے پکڑ نہیں

سکتے.؟فیصل کی آواز اونچی ہوئی۔ آہستہ بات کرو فیصل ہمارے کان خراب نہیں ہیں... ملائکہ نے اسکا بازو ہلاتے کہا۔

فیصل نے بس گھورنے پر اکتفا کیا آریان ابھی تک کسی بھی ایجنسی کو بادشاہ خان کو گرفتار کرنے کے آرڈرز پاس نہیں ہوئے ہیں۔ اسکا تو کوئی ایک ٹھکانہ بھی نہیں ہے... ملائکہ نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا تھا وہ تینوں چپ چاپ سن رہے تھے

نا ہی اسکے پاس کوئی آرمی ہے وہ بچپن سے ہی باہر ہی پلا بڑا ہے اسکے علاوہ جو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اسنے دو شادیاں کی ہیں مگر منظر عام پر اسکی پہلی بیوی ہی نظر آتی ہے اور ایک چار سال کا بیٹا ہے۔ قانون کی نظر میں وہ ایک عام شخصیت کا مالک ہے۔ مگر وہ اتنا عام نہیں ہے ملائکہ آریان نے اسے ٹوکا۔

اگر اسکے پاس کوئی آرمی نہیں ہے تو وہ بنا کسی بڑی پاور کے مجھے دھمکی دینے کی غلطی کبھی نہیں کر سکتا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

یہی پوائنٹ ہے آریان جو میں کلئیر کرنا چاہتی ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ اسکے کسی بڑے گینگسٹر سے اچھے تعلقات ہیں اور وہ گینگسٹر بھی منظر عام پر خود کو ایک کامیاب بزنس مین ہی دکھاتا ہے البتہ اسکے خلاف ہمارے پاس اور ایجنسیوں کے پاس گرفتاری کے وارنٹ موجود ہیں وقاص نے فوراً سے اسے بتایا۔ تو پھر اسے گرفتار کیوں نہیں کیا گیا...؟ حمزہ کا لہجہ تشویشناک تھا ایک ہی مسئلہ ہے کرپشن، ہر ادارے میں کوئی نا کوئی ایک دو کرپٹ لوگ ہوتے ہی ہوتے ہیں وقاص کے لہجے میں طنز کے ساتھ اداسی کی آمیزش ہوئی تھی۔ ایک یہ وجہ ہے اور دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ اسکے اصل ٹھکانے کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے ایک دو بار ریڈ ماری گئی تھی مگر معلوم نہیں کیسے وہ ہر بار بچ کر نکل جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے وہ شخص پہلے ایک جانا مانا جاسوس تھا جس کی وجہ سے اسنے دشمنی مول لی تھی اور اپنی فیملی گواہ دی تھی۔ جب قانون نے کوئی مدد نہیں کی تو اسنے غلط راہ لی سفر انتقام سے شروع ہوتا آج اس دہانے پر ہے کہ یورپ میں اس سے بڑا گینگسٹر ابھی تک کوئی سامنے نہیں آیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو یہ اور بھی بڑا مسئلہ بن جائے گا وقاص اگر تو بادشاہ خان کو اسکی سپورٹ حاصل ہے تو پھر وہ واقع میں اپنے کہے پر عمل کرے گا۔ حمزہ کی بات پر وہ سب مزید پریشان ہوئے تھے مگر اسے پکڑنے کا کوئی تو راستہ ہو گا نا... فیصل نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

ابھی تک تو کوئی راستہ نہیں ہے فیصل... اسنے اداسی سے کہا۔ مگر اب راستہ مل جائے گا وقاص...

آریان کی بھاری آواز پر وہ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔ مگر وہ کیسے..؟ ملائکہ نے الجھتے ہوئے سوال کیا۔۔ سمپل ہے ملائکہ... اگر وہ شخص بادشاہ خان کی مدد کر رہا ہے تو ہمیں بادشاہ خان کی بجائے اس گینگسٹر کو پہلے دبوچنا ہو گا اور رہی بات بادشاہ خان کی تو تمہارے مطابق وقاص ابھی اسنے اپنی آرمی نہیں بنائی ہے۔ اور جب وہ اپنی آرمی بنالے گا تو سب سے پہلے پاکستان آئے گا۔ حمزہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔ بلکل... مگر بھائی ہمیں دھمکی بادشاہ خان نے دی ہے اس میں اسکی مدد وہ گینگسٹر کر رہا ہے اور ہمارا پہلا ٹارگٹ بھی گینگسٹر ہے تو ہم اس تک پہنچے گئے کیسے..؟ جیسے اجمل پاشا تک پہنچے تھے فیصل۔ جواب ملائکہ کی طرف سے آیا تھا۔ تو کیا ایک بار پھر ہم خطرہ مول لے گئے..؟ وقاص کے جملے پر آریان سمیت وہاں سب پل کو خاموش ہو گئے۔ سر کبھی بھی اجازت نہیں دے گئیں... ملائکہ کے لہجے میں اداسی تھی اور وہ اجازت کیوں نہیں دے گئے..؟ آریان کے جملے پر ان سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیونکہ ہم سیکریٹ ایجنٹ ہیں اور ہمیں بغیر کسی سٹرانگ ایویڈنس اور سپورٹ کے وہاں جانے کی پرمیشن کبھی نہیں ملے گئی اور حتیٰ کہ تب تو بلکل بھی نہیں جب اسنے پاکستان کی ساخت کو کوئی نقصان

ہی نا پہنچایا ہو۔ ملائکہ کی بات سے وہاں سب متفق ہوئے۔ اور اگر اسے پکڑنے کوئی سیکریٹ ایجنٹ نہیں بلکہ عام شہری جائے تب بھی نہیں۔ "عام شہری" مطلب... حمزہ نے آریان کی طرف دیکھا۔ ہاں عام شہری حمزہ... ہمیں وہاں جا کر اسکے خلاف ایکشن لینے کی اجازت نہیں ملے گئی مگر ہمیں یورپ جانے سے تو کسی نے منع نہیں کیا..؟۔۔۔ مگر یورپ جا کر ہم اسے ڈھونڈیں گئے کیسے اور یہاں ہماری غیر موجودگی پر کوئی ایکشن نہیں لیا جائے گا کیا..؟ ملائکہ کے سوال پر آریان نے گہرا سانس اندر لیا۔۔۔ ہم سب وہاں نہیں جائے گئے ملائکہ... ہم میں سے صرف کوئی دو وہاں جائے گئیں۔ مگر ہماری شناخت تو وہی ہو گئی نا بھائی اور اگر وہاں کسی کو معلوم ہو گیا تو..؟۔۔ تو کیا ہم شناخت چھپا کر جائے گئیں یا بدل کر..؟۔۔ اپنی شناخت ہمیشہ کیلئے ختم کر کے جانا پڑے گا حمزہ.. آریان نے ان چاروں کے سر پر دھماکہ کیا۔

مگر یہ کیسے ممکن ہے..؟ اور اگر ایسا ہوا تو ایجنسی والے ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گئے۔ اور کیا اتنی محنت سے بنائی شناخت کو ختم کرنا صحیح فیصلہ ہو گا.؟ اور کیا ہو گا اگر ہم اس گینگسٹر کو ختم نا کر پائے.؟ باری باری ان سب نے سوالوں کی بوچھاڑ کی تھی۔۔۔ یہ ممکن ہے... ... آریان نے پہلے سوال کا جواب دیا۔

اور ایجنسی والے ہمیں ہاتھ تک نہیں لگا پائے گئیں۔ اسنے دوسرے سوال کا جواب دیا۔ اور یہ صحیح فیصلہ ہے یا نہیں یہ اللہ بہتر جانتا ہے ہمیں بس پوزیٹو رہنا ہو گا۔ اس گینگسٹر کو ختم کرنا یقیناً آسان نہیں ہو گا اور مجھے یہ بھی علم ہے اس آپریشن میں ہمیں کچھ عرصہ نہیں بلکہ کئی سال بھی ہمیں لگ سکتے ہیں مگر مجھے ساتھ خود پر اور اپنی ٹیم پر بھی یقین ہے کہ وہ اس آپریشن میں بھی کامیابی سے ہم کنار ہو گئی۔

مجھے تم پر پورا یقین ہے آریان، میں تمہارے ساتھ ہوں.

وقاص نے فوراً حامی بھری تھی میں اپنی شہزادی کیلئے کچھ بھی کروں گا۔ اور میں تم سب کی خوشی کیلئے۔ حمزہ پر جوش لہجے میں بولا۔ پلان کیا ہے..؟ ملائکہ نے رازدانہ انداز میں سوال کیا۔

ان سب کی رضامندی پر آریان کھل کر مسکرایا تھا پھر رات کے دو بجے تک انکا پلان ڈسکس کرتے گزر گئی۔ وہاں سے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ آریان وہی رک کر آنے والے کل کے متعلق سوچ رہا تھا یقیناً وہ بہت بڑا قدم اٹھانے جا رہے تھے جس کے بعد زرا سی بھی غلطی پر ان سب کی زندگی داؤ پر لگ سکتی تھی مگر پھر وہ اپنے کامل یقین کے ساتھ خود کو یقین دلاتا ہر اگلی سیڑھی پر بے خوف قدم رکھنے کو تیار ہو جاتا تھا۔ سر میں درد محسوس کرتے وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا کمرے میں آتے ہی اسکی

پہلی نظر حیام پر ٹھہری۔جو آنکھوں میں نیند کا خمار لیے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیند میں جھول رہی تھی ایک ہاتھ میں الٹی بک پکڑی تھی جبکہ دوسرا ہاتھ ساتھ سوئی عزہ پر رکھا تھا

آریان دھیمے قدم اٹھاتا عزہ کے قریب آیا اسکے گال کو ہلکا سا چھوئے آریان نے قدرے محتاط سے اسے بے بی کاٹ میں لیٹا دیا اور خود بیڈ کی طرف آیا جہاں اب اسکی معصوم بیوی پوری آنکھیں کھولے خفگی سے اسے گھور رہی تھی۔سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا.جواباً حیام نے گھڑی کی طرف نظر اٹھائی جہاں ڈھائی بجنے والے تھے گویا اسے جتلایا جا رہا تھا۔آریان نے گھڑی کے بجائے نظریں حیام پر ہی مرکوز کیے رکھی جس پر حیام کشن سائیڈ میں رکھتی اپنی سائیڈ پر سیدھی ہو گئی۔اسکے پاس آتے آریان نے اپنی سائیڈ پر لیٹتے رخ اسکی جانب موڑا۔

حیام..؟اور حیام کو اپنا نام خوبصورت ترین لفظ محسوس ہوا وہ اسے نام سے کم ہی پکارتا تھا مگر اریان کے لہجے کی محبت اور مٹھاس ہمیشہ اسے متعبر ٹھہراتی تھی۔ناراض ہو..؟ہاں...سرعت سے جواب آیا۔اچھا...تم یہ ناراضگی پلیز کل کیلئے رکھ لو ابھی میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔سر درد کیوں ہو رہا ہے..؟حیام فوراً سے اسکی جانب پلٹی۔کیونکہ تم ناراض ہونا..انتہائی معصومیت سے بتایا گیا۔نہیں میں ابھی ناراض نہیں ہوں مگر کل آپ کو مجھے منانا پڑے گا۔اوکے ڈن...آریان نے فوراً سے کہتے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکے بازو پر سر رکھ دیا۔ انگلیوں کے پوروں سے اسکی گن پٹی دباتے حیام کی نظریں اسکے چہرے پر ہی مرکوز تھیں

کیا دیکھ رہی ہو معصوم بیوی...؟ دیکھ رہی ہوں آپ مجھ سے جھوٹ بھی بولنے لگے ہیں۔ آریان ملک اپنی بیوی سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا بس باتیں چھپا سکتا ہے... مطلب تو ایک ہی ہوا نا... حیام نے خفگی سے منہ پھلایا۔ آپ کیوں پریشان ہیں آریان...؟ اسکے چہرے کے نزدیک چہرا کرتے حیام نے فکرمندی سے استفار کیا۔ پتہ ہے میں نے ناراضگی کل پر کیوں رکھوائی؟ آریان نے اسکی آنکھوں پر باری باری اپنا پرحدت لمس چھوڑا۔

کیوں...؟ حیام کے حواس مختل ہوئے۔ کیونکہ مجھے سکون چاہیئے تھا... اسلئے نہیں کہ تم اتنے سوال کرو۔ اسنے منہ بگاڑا۔ حیام کو وہ خفا سا بہت کیوٹ لگا تھا۔ اور کل تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب مل جائے گا اسلئے ابھی خاموش رہو اور سو جاؤ۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ملک حویلی میں قیامت سا سماں تھا صبح اٹھتے ہی جو خبر انکی سماعتوں سے ٹکرائی تھی انکے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچنے کیلیے کافی تھی ان سب کا رو رو کر برا حال تھا آریان وقاص حمزہ اور فیصل لاپتہ تھے درانی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

صاحب صبح سات بجے کے قریب ہی ملک حویلی پہنچ گئے تھے حیام زارا اور طوبیٰ کو تو اپنا کوئی ہوش ہی نہیں رہا تھا سمیرا بیگم اور آسیہ بیگم نے بمشکل بچوں کو سنبھالا تھا دن کے بارہ بجنے کو تھے حویلی میں ماتم ہنوز قائم تھا صبح سورج کی کرنوں کے پھوٹنے کے ساتھ ہی نیوز چینل پر ایک ہی خبر دکھائی جا رہی تھی۔ ملائکہ رضا ڈی ایس پی وقاص رضا کی بیوی کار ایکسیڈنٹ میں جان بحق ہو گئی

اور اس خبر نے وہاں تہلکہ مچا دیا تھا۔ الجھے بکھرے سے حولیے میں وہ ملک حویلی جہاں کل تک خوشیاں رقص کرتی تھی آج وہاں اشکوں کے ریلے آنکلے تھے۔

نظر لگ گئی ہماری خوشیوں کو بابا... نظر کھا گئی، سب برباد ہو گیا... وہ ایسے کیسے جا سکتی ہے بابا اسے بولیں واپس آجائے۔

درانی صاحب نے بمشکل روتی بلکتی حیام کو اپنے آنچل میں چھپایا تھا اسکے دل چیرتے جملے، رونے آہیں وہاں سب پر گراں گزر رہے تھے زارا اور طوبیٰ عون صاحب کے پہلو میں چھپی کسی معجزے کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اللہ سب بہتر کرے گا میرے بچے رونا بند کرو سنبھالا خود کو.. درانی صاحب آبدیدہ

ہوئے تھے اسکی سسکیاں ہنوز اس در و دیوار میں گونج رہی تھی اچانک ان مدھم سسکیوں میں بھاری قدموں کی چاپ بھی شامل ہوئی تھی

وہاں موجود تمام افراد کی نظریں حویلی کی اینٹرنس کی طرف اٹھی۔وہ چاروں ایک ساتھ حویلی واپس آئے تھے۔ آریان کی سوچ کے مطابق وہاں کا ماحول ویسا ہی تھا جیسا وہ سوچ کر آیا تھا اسکی بے تاب نظروں نے اس دشمنِ جاں کو کھوجا صبح والے بکھرے حولیے میں وہ ابھی بھی بیٹھی رو رہی تھی اسکی تکلیف کی شدت اسکے چہرے پر پھیلے آثار اور آنکھوں کے سوجھے پپوٹے سے واضح ہو رہی تھی۔اسکی بکھری حالت پر آریان کا دل مٹھی میں آیا تھا اسکا دل چاہا ابھی جا کے حیام کو ساری حقیقت بتا دے۔ابھی وہ اگلا قدم اٹھاتے سمیرا بیگم عون صاحب اور درانی صاحب سمیت وہ سب بھاگتی ان تک پہنچی تھی

ملائکہ کہاں ہے...جواب دیں آریان...میں آپ سے پوچھ رہی ہوں۔

اسکا بازو پکڑے حیام کے رونے میں شدت در آئی۔فیصل نے روتی طوبیٰ کو اپنے حصار میں لیا تھا۔زارا وقاص کی طرف بڑھی تھی اور اسکے ہاتھوں سے روتی نتاشہ کو اپنی گود میں ڈالا تھا

چپ کیوں ہو بیٹا بتاؤ ملائکہ کہاں ہے وہ ٹھیک ہے نا... اسے کچھ ہوا تو نہیں... و.. وہ خبر جھوٹی تھی نا بولیں بھائی وہ خبر جھوٹی تھی سمیرا بیگم کے بعد طوبیٰ کی آواز بھی انکی آوازوں میں شامل ہوئی۔ حمزہ آریان کے اشارے سے ویسے ہی شکل لیے باہر نکل گیا اور پھر کچھ دیر یونہی واپس آتے آریان کو اشارہ دیا تھا

اسکا اشارہ ملتے ہی آریان حیام کا ہاتھ تھامے آگے بڑھا۔

میرے پیچھے آئیں سب... اسکے حکم کے مطابق ملک حویلی کے تمام افراد حمزہ کے کمرے میں پہنچے تھے۔ ان سب کے اندر آتے ہی آریان نے کمرے کا دروازا لاک کیا اور باری باری سب کی طرف دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے ملائکہ بلکل ٹھیک ہے اور وہ خبر جھوٹی تھی۔ آریان کے اس ایک جملے پر ملک حویلی کے تمام افراد کے بجھے چہرے ایکدم سے کھل اٹھے تھے سمیرا بیگم سمیت ان سب نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا قبل از جو انکھیں غم کی شدت سے بھیگی تھی اب وہ خوشی سے بھیگ چکی تھی۔ آ.. آپ سچ کہہ رہے ہیں ملائکہ بلکل ٹھیک ہے؟ بلکل گڑیا آپکی ملائکہ آپی بلکل ٹھیک ہے۔ مگر وہ نیوز، وہ کار ایکسیڈنٹ اور وہ لاش وہ سب کیا تھا آریان..؟ عون صاحب کے سوال پر آریان پیچھے ہوتے صوفے پر براجمان ہوا تھا۔ مجھے آپ سب کو کچھ بہت امپورٹنٹ بتانا ہے آپ سب پلیز بیٹھ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جائیں۔حیام کو اپنے پہلو میں بیٹھائے آریان نے تہمید باندھی تھی۔حمزہ تم باہر نظر رکھو۔وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔فیصل نے طوبیٰ کو اپنے ساتھ لگائے بیڈ پر بٹھایا۔مما چاچو اور آپ سب میں معافی چاہتا ہوں لیکن ہماری مجبوری تھی جو ہمیں یہ سب کرنا پڑا۔ایکچولی ہم نے ملائکہ کو ایک مشن پر بھیجا ہے مگر اسکی یہاں غیر موجودگی ہمارے لیے پریشانی کا باعث بن سکتی تھی اسلئے ہمیں یہ ڈرامہ کرنا پڑا۔

تو اب ملائکہ کہاں ہے؟وہ ایک سیف جگہ پر ہے بھابھی...اور اب شاید آپ سب کی ملاقات کبھی نہیں ہو پائے گئی۔وقاص کے جملے پر حیام نے فوراً سے اپنی اداسی سے بھری نظریں آریان پر مرکوز کی اریان نے وقاص کو گھوری سے نوازا تھا۔اچھا مجھے لگا یہ بات بھی بتانی ہے...وقاص اپنی کم عقلی پر ماتھا پیٹتا رہ گیا۔آریان نے گہری سانس بھرتے حیام کی طرف دیکھا۔کیا وقاص بھائی سچ کہہ رہے ہیں..؟۔۔ہاں یہ سچ بول رہا ہے ملائکہ اگلی فلائیٹ سے یورپ چلی جائے گئی اور کچھ دنوں بعد ہی وقاص بھی نتاشہ کو لے کر یہاں سے استیفیٰ دے کر یورپ چلا جائے گا۔۔تو کیا ہم اب ملائکہ آپی سے کبھی نہیں مل پائے گئے..؟۔طوبیٰ کی مترنم آواز پر حیام نے بھی اسکی طرف دیکھا۔۔انشاءاللہ وہ بہت جلد اپنا مشن کمپلیٹ کر کے واپس آجائے گئی گڑیا۔انشاءاللہ...وہاں سب نے بیک وقت کہا تھا۔مگر حیام کی الجھی نظریں آریان کو ابھی بھی فکر میں مبتلا کر رہی تھی اس ڈرامے تک وقاص اور نتاشہ یہی رہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گئیں اور آپ سب کو ہمارے ساتھ اس ڈرامے میں شرکت کرنی پڑے گئی تا کہ کسی کو بھی یہاں پر بھنک بھی نا پڑے۔

اور یہ راز جو میں نے آپ سب کو بتایا ہے یہ یہی کمرے تک ہی رہے گا۔ تم بے فکر ہو جاؤ بیٹا انشاء اللہ سب بہتر ہو گا۔ درانی صاحب کی آواز پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تھا

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

حیام انکے روم سے نکلتی کچھ بھی کہے بغیر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی آریان اسکی پریشانی بھانپتا عزہ سے ملنے کی بجائے اسکے پیچھے چلا آیا۔ حیام کیا ہو گیا... تم بات کیوں نہیں کر رہی مجھ سے..؟ کمرے میں آتے ہی اسکی بازو جکڑے آریان نے نرمی سے استفار کیا۔ حیام اسے دیکھتی رہی پھر اگلے ہی لمحے اسکے سینے میں منہ چھپائے وہ بلک بلک کر رو دی تھی آریان اسکے رد عمل پر خاصا پریشان ہوا تھا۔ ملائکہ ٹھیک ہے حیام تم کہو گئی تو میں تمہیں اس سے ملانے کے جاؤں گا مگر رو نہیں پلیز... حیام نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا جو اسکو صرف چپ کرانے کی خاطر اپنے اصول بھی توڑنے کو تیار کھڑا تھا۔ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا آریان مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ بہت غلط ہونے والا ہے۔

میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں حیام تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تم پر اور اپنی فیملی پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا۔۔اور ملائکہ مجھے اسکی بہت فکر ہو رہی ہے. وہ ایک قابل جنگجو ہے میری معصوم بیوی اور وہ اکیلی نہیں ہے وقاص بھی اسکے ساتھ ہو گا تم اسکی طرف سے بلکل بے فکر ہو جاؤ اللہ نے چاہا تو ہم اس آپریشن میں بھی انشاء اللہ کامیابی سے ہم کنار ہو گئے۔۔انشاء اللہ... اسکے کندھے پر سر رکھے حیام نے دھیرے سے کہا۔۔میں دیکھ رہا ہوں حیام تمہیں آجکل ہر کسی کی فکر رہنے لگی ہے سوائے میرے... اسکا سر تھپتھپاتے آریان نے شکوہ کیا۔ آپ کو کبھی کچھ نہیں ہو سکتا اریان آپکے گرد میری دعاؤں کا محفوظ گھیرا ہے... اسنے محبت پاش لہجے میں کہا۔

مطلب تم کہنا چاہتی ہو کہ تم میرے لیے دعا کرتی ہو اسلئے میری فکر نہیں کرتی..؟ہاں میں یہی کہنا چاہتی ہوں... وہ کھکھلائی۔

نہیں بلکل بھی نہیں مجھے پھر دعا نہیں چاہیئے مجھے تو میری معصوم بیوی کی اٹینشن، محبت اور فکر چاہیئے تم میرے ساتھ ایسے گیم نہیں کھیلی سکتی۔ اسے یوں بچوں جیسے لڑتے دیکھ حیام بے ساختہ ہنس دی آریان کئی پل اسے محویت سے تکتا رہا

بس ایسے ہی ہنستی رہا کرو بلکل آریان ملک کی معصوم بیوی لگتی ہو۔شریر لہجے میں کہتے آریان نے اسکے دونوں گالوں پر بوسہ دیا۔اور آپ ایسے ہی میری فکر کرتے رہا کریں بلکل سوئیٹ اینڈ کیوٹ سے آریان ملک لگتے ہیں۔۔انشاءاللہ... آریان نے مسکراتے اسے ساتھ لگایا۔انہیں یقین تھا اگر وہ ہر حال میں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں تو زندگی کی کوئی بھی سختی انہیں ہرا نہیں سکتی نا ہی جدا کر سکتی ہے۔اور حقیقت تھی ملک حویلی پر جب بھی کوئی چھوٹی سی پریشانی نے بھی قابض ہونے کی کوشش کی تھی ان سب کے ساتھ، مضبوط یقین اور ایکتا نے انہیں ہر مقام پر کامیابی ہی دیکھائی تھی..ویسی ہی کامیابی کی امید انہیں اپنی زندگی کے اس مراحل پر بھی تھی مگر وقت کب پلٹ جائے اور آزمائشیں کب انسان کا سایہ بن جائے کسے خبر رہی ہے ایسا ہی کچھ انکی آنے والے زندگی میں بھی ہونے والا تھا جس کے بعد یاں تو ملک حویلی کے رشتے پاش پاش ہو جانے والے تھے یاں کسی کی زندگی کا سفر تمام ہونے والا تھا آنے والے کل میں بھی وہ ایک دوسرے کے ساتھ یونہی قدم پر قدم رکھ کر چلے گئے یاں پھر ایک دوسرے سے رخ موڑتے نفرتوں کی دیواروں کو اپنے رشتوں کے بیچ حائل کر لیں گئیں۔زندگی نے انہیں نئے سفر پر گامزن کیا تھا جس کے نتیجے پر آریان ملک کو فتح تو نصیب ہونے والی تھی مگر اسکے ساتھ ہی وہ اپنی زندگی میں بہت کچھ گنوانے بھی والا تھا

)بیس سال بعد (

لمبی چوڑی روش پر معمول کے مطابق اکا دکا گاڑیاں بغیر کسی کی پرواہ کیے اپنی منزل پر رواں تھی جہاں تک نظر جاتی وہی تک وہ صاف ستھری چوڑی روش آنکھوں کا منظر بنے نظر آتی تھی وہی دوسری طرف اس سڑک کے ایک سائیڈ پر بلیک کلر کی برینڈ نیو کار پارک تھی اسکی ذرا سی دوری پر وہ پنجرہ نما بنی جگہ سے کسی لڑکی کی چیخیں سنائی دے رہی تھی

مگر بے حسی کا عالم تھا وہاں ہر شخص مطلبی تھا انسانیت تو جیسے کہیں دور جا سوئی تھی اور پھر اس جگہ جہاں شہنشاہ خان جیسے درندے کا راج ہو وہاں بھلا کون اپنی موت کو خود دعوت دے گا۔ وہاں کا منظر کچھ یوں تھا۔ چوڑی روش سے گاڑی کی دائیں سائیڈ پر بنی وہ جگہ کچرا پھینکنے کی جگہ معلوم ہوتی تھی جس کی تین سائیڈ پر جالی نما اونچی اونچی دیواریں بنائی گئی تھی اور اس کے داخلی دروازے پر منجمند کھڑے وہ تین دیو ہیکل جیسے گارڈز آنکھوں میں سفاکیت اور ہوس بھرے نیچے زمین پر گری لڑکی کو ہی دیکھ رہے تھے وہ شاید ان سے بچتی بچاتی بھاگتے وہاں آنکلی تھی مگر اسکی بد قسمتی آگے راستہ ختم تھا اور شاید

اسکی زندگی کا سفر بھی وہاں ختم ہونے والا تھا۔ سامنے کھڑے گارڈز کے تیور ایسے تھے جیسے اسے سالم ہی نگل جائے گئیں نیچے زمین پر گری لڑکی کو انکی نظروں سے کراہت محسوس ہو رہی تھی۔

میں کہہ رہی ہوں میرا کوئی واسطہ نہیں ہے اس مونسٹر سے، میں صرف اور صرف شہنشاہ کی مخبر ہوں میں اسکی وفادار ہوں میرا یقین کرو... پھٹے ہوئے ہونٹ سے رستے خون کو ہتھیلی کی پشت سے رگڑتی وہ انہیں یقین دہانی کروانے کی ہر تگ ودو کر رہی تھی آخر کو اپنی زندگی کسے پیاری نہیں ہوتی۔

جھوٹ مت بولو لڑکی ہم نے تمہیں خود دیکھا ہے ایچ_ایم (HM) کے بنگلے سے نکلتے ہوئے۔۔۔ تو پھر یقیناً تم سب لوگوں کے پیٹ کی طرح آنکھوں پر بھی چربی چڑھ گئی ہو گی... وہ میں نہیں تھی۔ اسکے لہجے میں غصے کی ملاوٹ پر گارڈز تھوڑا تشویش میں مبتلا ہوئے مگر چربی والی بات پر اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو گھورنا نہیں بھولے تھے وہ انکی ہی ٹیم کی ممبر تھی اب جس پر غداری کا دھبہ لگ چکا تھا اب وہ کتنا سچ اور کتنا جھوٹ تھا وہ صرف دو لوگ ہی بتا سکتے تھے یا تو وہ لڑکی خود یا شہنشاہ خان مگر شہنشاہ وہاں خود موجود ہو تا تب ناں۔

اسنے صرف آرڈر پاس کیا تھا کہ اسے ختم کر دیا جائے۔اور اسکے گارڈز اسکے حکم کی بجا آوری لاتے اسکی موت کا پروانہ جاری کیے اسکی تلاش میں نکلتے اس تک آ پہنچے تھے

اگر تم لوگوں کو ابھی بھی یقین نہیں ہے تو میرے پاس ثبوت ہے۔

اسنے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔کیسا ثبوت...ایک گارڈ نے اسے گھورتے پوچھا۔۔۔یہ...اس چِپ میں ہے وہ ثبوت...اسنے مائیکرو چِپ انکے سامنے کی میں یہی چِپ چرانے ایچ ایم میر امطلب ہے اس مونسٹر کے بنگلے پر گئی تھی اس چِپ میں اسکی تمام خفیہ انفارمیشن ہیں جو میں نے سوچا خود شہنشاہ کو دوں گئی مگر اس سے پہلے ہی تم تینوں کسی ناگہانی آفت کی طرح میرے سر پر مسلط ہو گئے۔زمین سے اٹھتے اپنی کونی رگڑتے اسنے کاٹ دار لہجے میں کہتے انہیں شرمندگی محسوس کروائی اور وہ تینوں شرمندہ ہو بھی گئے تھے مگر پھر ایک کے دماغ کی گھنٹی بجی۔اگر تم یہ چِپ بوس کو دینے جا رہی تھی تو پھر ہمیں دیکھ کر بھاگی کیوں...؟وہ انکا شک شاید ابھی پوری طرح یقین میں بدل نہیں پائی تھی اسلئے انکے سوالوں کا سلسلہ ابھی تک جاری تھا

وہ جب میں وہاں سے نکلی تو میری آنکھ میں کچھ چلا گیا ابھی میں اپنی گیلی آنکھوں کو رگڑ رہی تھی کہ تم لوگوں کی آوازیں کانوں میں پڑی۔ میں نے دھندلائی آنکھوں سے پیچھے دیکھا مجھے لگا میرے پیچھے کتے لگ گئے ہیں اسلئے میں بھاگنے لگ گئی۔

معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے وہ انکی بے عزتی پر بے عزتی کیے جا رہی تھی ان تینوں نے بھنا کر اس دبلی پتلی سی پٹاخہ کو دیکھا جو انکے سامنے چیونٹی برابر تھی مگر زبان گز بھر لمبی جس کا مقابلہ البتہ وہ لوگ نہیں کر سکتے تھے۔

یہی تمہاری جو لمبی زبان ہے نا اس وجہ سے میں نے بوس کو کہا تھا تمہیں جاسوسی کیلئے ہائیر نا کریں کوئی اور لڑکی دیکھ لیتے ہیں۔ شہنشاہ کے خاص گارڈ نے نپے تلے انداز میں دانت پیستے اس پٹاخہ کو گڑکا۔۔۔ مگر بدقسمتی تمہاری یہ خوبصورتی ہے جسکی وجہ سے بوس نے تمہیں نوکری پر رکھ لیا۔

ویسے نیت تو تم تینوں کی بھی پہلے دن سے مجھ پر خراب ہے، چِپ بالوں میں لگی کیچر میں چھپاتے اسنے ہاتھ جھاڑتے ایکبار پھر اپنی گز بھر لمبی زبان کا استعمال کیا تھا۔ گاڑی نکالو... ورنہ اسکے بکواس ایسے ہی جاری رہے گئیں۔ اپنی اتنی بے عزتی پر وہ تینوں چہرا گھمائے گاڑی کی طرف لپکے۔

اللہ پاک نے عورت کو حس سے نوازا ہے وہ پل میں پہچان لیتی ہے کہ سامنے کھڑا شخص اسے کس نگاہ سے دیکھ رہا ہے اور پھر انکے سامنے تو وہاں کی جانی مانی جاسوس کھڑی تھی جو جاسوس تو تھی مگر عورت بھی تھی جو انکی گندی غلاظت بھری نظروں کا ارتکاب باخوبی جان گئی تھی۔

بوس تو یہاں نہیں ہیں پھر تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو.. ؟

بوس یہی ہیں وہ بس کچھ دنوں کیلئے منظرِ عام سے ہٹے ہیں

مگر کیوں..؟ ہر سوال کا جواب تمہیں دینا ضروری نہیں ہے۔

اس خاص گارڈ نے انتہائی بے رُخی سے کہا۔۔۔اچھا تو پھر یہ بتا دو کہ تم مجھے لے کر کہاں جا رہے ہو ..؟ ڈرائیونگ سیٹ اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھے گارڈ نے افسردگی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھے اس خاص گارڈ کو دیکھا جیسے اسے ہمت کرنے اور بلند حوصلے کی تلقین کر رہے ہوں۔۔ہم اس وقت شہنشاہ خان کے پاس جا رہے ہیں میری ماں خاموش ہو جاؤ اب کچھ مت بولنا۔ اسنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے منت کی۔ وہ بھی کچھ سوچتی خاموش ہو گئی۔

تقریباً دس منٹ بعد گاڑی عالیشان عمارت کے باہر رکی وہ چاروں اترتے عمارت میں داخل ہوئے جس کے باہر شہنشاہ جہانگیر خان اور آگے کمپنی کے متعلق کسی اور زبان میں لکھا تھا۔اسے صرف اردو آتی تھی مگر اسنے ان سے جھوٹ بول رکھا تھا کہ اسے سات زبانیں آتی ہیں۔ تیر کی جیسی تیز نظروں سے اپنے ارگرد کا جائزہ لیتے وہ ان گارڈز کے ہمراہ اس شاندار آفس میں پہنچی جہاں اسکی پہلی نظر سامنے ہی سربراہی کرسی پر بیٹھے شخص پر ٹھہر گئی جو کوئی اور نہیں شہنشاہ خان تھا۔ تھری پیس میں ملبوس پچیس سالہ وہ نوجوان خوش شکل مرد تھا۔

ویلکم ویلکم مس ایناره کیسی ہیں آپ..؟اسکی مسکراہٹ میں چھپا راز آنکھوں میں ابھرتی چمک ایناره سے مخفی نہیں رہی تھی۔۔۔میں ٹھیک ہوں مگر آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا اگر آپ کو مجھ پر یقین نہیں تھا تو مجھے ہائیر ہی نا کرتے۔وہ چیئر پر بیٹھنے کے بجائے ایکدم سے بھڑک اٹھی۔۔میں کوئی اور کام ڈھونڈ لیتی مگر ایسی جگہ کام بلکل نا کرتی جہاں مجھ پر شک کیا جاتا ہو اور کبھی بھی حملہ کروادیا جائے۔اسنے طنزیہ نظر ساتھ کھڑے گارڈز پر ڈالی۔جو فوراً سر جھکا گئے

سوری ٹو سے مسٹر شہنشاہ خان مجھے پیسوں کی ضرورت ضرور ہے مگر مجھے میری عزت اپکے دیئے پیسوں سے بھی زیادہ عزیز ہے تو اسلئے آپ اپنی یہ جوب کسی اور کو دے دیں اور مجھے اجازت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دیں۔ ٹیبل پر ہاتھ مار کر کہتی وہ ابھی مڑتی پیچھے بیٹھے شخص کی بھاری آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ رکیں مس ایناره...!جو وہ چاہتی تھی وہی ہوا تھا۔ وہ رک گئی۔

Say sorry to her...! شہنشاہ خان نے اگلا حکم ساتھ کھڑے گارڈز کو سنایا۔ جنہوں نے فوراً یک زبان ہو کر سوری کہا تھا

Now get out...! وہ تینوں باہر نکل گئے

ایناره دل ہی دل میں خوشی سے چھلانگیں لگاتی چہرے پر مخصوص خفگی سجائے پلٹی۔۔۔ اصولاً معافی تو آپ کو مانگنی چاہیئے سر۔ اپنی معصومیت کا استعمال کرتے ایناره نے اس پر جال پھینکا۔ شہنشاہ خان کسی سے معافی نہیں مانگتا مس ایناره، مگر آج جو بہادری آپ نے دکھائی ہے اس پر میں آپ سے معافی مانگنے سے زیادہ کا روادار ہوں اسکے ارد گرد گھومتے وہ معنی خیزی سے بولا۔۔ سر یہ لیں چِپ میں نے ابھی تک اسے چیک نہیں کیا مگر میں چاہتی ہوں آپ اسے ابھی چیک کر لیں۔ ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ کی طرف بڑھتی بڑی ہوشیاری سے اسنے شہنشاہ خان کی آفر کو مسترد کر دیا تھا اسکی بناوٹی بوکھلاہٹ کو ایناره کی معصومیت سمجھتے شہنشاہ خان بھی مسکراتا ٹیبل کی طرف آیا اور چِپ چیک کرنے لگا۔۔ اس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں تو واقعی بہت خاص انفارمیشن ہیں مس ایناره... ویلڈن۔اسنے تعریفی انداز میں کہا۔۔۔بہت شکریہ سر... خوشی سے کہتے اگلے ہی لمحے اسنے لہجے میں جھجھک سمیٹی۔

سر میرا بونس... ایناره نے بات اُدھوری چھوڑی۔۔ضرور کیوں نہیں... شہنشاہ خان نے فوراً سائیڈ دراز سے نوٹوں کی دو گھٹیاں نکالتے اسکے سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔۔بہت شکریہ سر میں آگے بھی کوشش کروں گئ ایسے ہی آپکے لئے مفید رہوں اب میں چلتی ہوں۔پیسوں کو دونوں ہاتھوں میں جھپٹتی اس سے پہلے شہنشاہ خان مزید کوئی بکواس کرتا ایناره نے وہاں سے نکلنے والی کی تھی بائیک سڑک کنارے گھر کے باہر روکتے اسنے ہیلمٹ اتارا تھا پھر ارد گرد دیکھتے سر پر رکھا ہڈ مزید چہرے پر پھیلایا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی لمبی روش پار کیے وہ سامنے موجود بلند و بالا عمارت کے آگے آرکی وہ عمارت جو اپنے آپ میں خوبصورتی کی ایک مثال جیسی تھی جسکی تعمیر کے طریقہ کار سے اندازہ ہوتا تھا بنوانے والے نے پیسہ تو خرچ کیا ہی ہے مگر اسکی ڈیزائینگ اور خوبصورتی کو ہر طرح سے ابھارنے کی بھی کوشش کی ہے۔

اور وہی عمارت تھی جس میں رہنا ہمیشہ سے ایناره کی کچھ کبھی ناپوری ہونے والی خواہشوں میں سے رہی تھی وہ جتنی بھی گردن اٹھاتی اسکی نظر اس عمارت کی بلندی تک جاتے تھک جاتی گارڈ نے اسکو پہنچانتے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اس بڑے سے گیٹ کو وا کیا آج وہ دوسری بار وہاں آ رہی تھی لمبے چوڑے سرخ ٹائل لگے فرش کو پار کرتی چہرے سے ہڈ ہٹائے اسنے ہال نما کمرے میں قدم رکھا جو اس عالیشان مغل ایمپائر میں داخل ہونے کے بعد آتا تھا۔ کچن سے لے کر جم تک اور اسپیشل جیل سے آفس تک سب کچھ اس شخص نے اس مغل ایمپائر میں بنوا دیا تھا موبائل نکالے اسنے میسج سینڈ کیا اگلے ہی لمحے ایک خوبصورت نوجوان اسکے سامنے بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا اور اسکی حالت دیکھ وہ صدمے سے چیخ پڑا۔۔۔ تمہیں مشن پر بھیجا تھا مٹی میں کھیلنے کیلئے نہیں۔۔۔ دھول چٹا کر آ رہی ہوں سمجھے... ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈال کر اسنے تڑپ کر کہا۔۔ دھول ہی چٹا کر آ رہی ہو نا... مقابل نے آنکھیں گول کی۔۔ پتہ چلے بچپن والی عادت گئی نہیں، مٹی کھا کر آ گئی ہو، اپنے متعلق اس گوہر افشانی پر اینارہ کا دماغ بھک سے اڑا۔ حان کے بچے... آج تمہیں میں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔ سیدھی ٹانگ اسکے پیٹ میں مارتے وہ غصے سے بل کھاتی اس پر جھپٹی تھی۔ اچھا اچھا میں مذاق کر رہا تھا مجھے تمہاری بہادری پر پورا پورا یقین ہے... اسکے تمام وار ناکام کرتے اسنے ہاتھ اٹھاتے فوراً سرینڈر کر دیا۔ ورنہ اینارہ کا کیا بھروسہ اس جگہ کو بھی میدانِ جنگ بنا دیتی اور پھر اسکے ساتھ اسکی اپنی بھی شامت آئی ہوتی۔ اب مجھے کچھ بولا تو غائب ہو جاؤں گی پھر ڈھونڈتے رہنا۔ وہ غصے میں کہتی اسکے ساتھ چل رہی تھی حان کے رکنے پر رک گئی۔ حان

نے مڑتے تیکھی نظروں سے اس فتنہ کو گھورا۔میں کون ہوں.؟اسنے باور کروانے والے انداز میں پوچھا۔

یاحان عاظمی...ایناره نے رٹارٹایاجواب دوہرایا۔

کیالگتاہوں تمہارا...؟پانچ سیکنڈ بڑے بھائی۔۔کس کیلئے کام کرتاہوں میں...؟اس مونسٹر...میرا مطلب ہے ایچ ایم کیلئے...حان کی گھوری پر اسنے فوراًجملہ درست کیا۔۔آخری بار کیا کہا تھامیں نے تمہیں...؟اسکے قریب جھکتے حان نے سنجیدگی سے سوال کیا۔اگلی بار بھاگنے کی کوشش کی تو تم میری ٹانگیں توڑ دوگئے۔ایناره نے بتیسی نکالے اسکی دی دھمکی دوہرائی تھی۔تو پھر یاد رکھو میں ایسا کر بھی سکتاہوں لٹل ڈول...اسکا گال کھینچتے حان نے نرمی سے مگر سخت لہجے میں کہا۔پھر تم مجھے وہیل چیئر گفٹ کروگئے...ایناره نے قدرے چہکتے ہوئے سوال کیا۔جواباًحان کاہاتھ اپنے سر کو پہنچاتھاوہ کچھ بھی کہہ لیتا کتنی بار آنکھیں دکھادیتا مگر اس لڑکی نے قسم اٹھارکھی تھی کبھی سیریس نہیں ہوناہے۔

ابھی میرے ساتھ چلواچ ایم تمہارا انتظار کررہاہے اور خبردار اگر اسکے سامنے اوور بولی تو...وہی کھینچ کر لگاؤگا ایک کان کے نیچے۔اسکو سخت نظروں کے ساتھ کہتے حان آگے چلنے لگا۔

بس دھمکیاں دیتے رہنا ہمیشہ... ایناره نے منہ بسورا تھا جواباً وہ خاموشی سے ایناره کے ساتھ لفٹ میں داخل ہو گیا گویا وہ مزید اپنے دماغ کی دہی کروانے کا روادار نہیں تھا۔۔

پسینے کے باعث بال ماتھے پر چپک گئے تھے اس سرخ رنگ کی روشنی میں اسکی سیاہ وحشت زدہ آنکھیں مزید خوفناک لگ رہی تھی ماتھے اور گردن کی رگیں پھولی ہوئی تھیں سارا جسم پسینے میں شرابور تھا شرٹ لیس وہ ہانپتا ہوا اپنے درپے پنچنگ بیگ پر مکے رسید کر رہا تھا اس کمرے میں چاروں طرف ایکسر سائز مشینیں پھیلی ہوئی تھی وہ اتنی دیر جم نہیں کرتا تھا اور آج اس دیری کی وجہ کمرے میں موجود دوسری ہستی تھی کمرے میں سرخ روشنی ایسی تھی کہ انسانی آنکھ صاف صاف کچھ بھی دیکھنے سے عاری تھی مگر اس چیئر پر بندھے شخص نے آنکھیں گھمائی تھی پہلی نظر زمین پر پڑی سفید شرٹ پر پڑی پھر اسکی نظر اس شخص کے تعاقب میں گئی جو پورے جوش سے ایکسر سائز کر رہا تھا اسکا سانس پھولا ہوا تھا مقابل کی جسامت کا اندازہ لگاتے پل کو اسکے رونگھٹے کھڑے ہوئے مگر پھر اپنا مفلوج جسم ہلانے کی کوشش کرتے اسنے ہاتھ پیر مارے تھے ان آوازوں پر مقابل نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔۔کافی گہری نیند سوئے ہوئے تھے... اسکی سرسراتی آواز پر رسیوں سے بندھے شخص نے غور سے دیکھتے اسے پہچاننا چاہا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

Dark Owl ...! اسنے خود ہی اپنا تعارف دے دیا۔

ڈڈ...ڈارک آوَل... خوف کے باعث اسکی زبان کے ساتھ ساراوجود تھر تھر کانپنے لگا۔ڈارک آوَل کے محض نام سے ہی لوگوں کی روحیں تک کانپ جاتی تھی وہ تو پھر اسکے شکنجے میں قید پھڑ پھڑا رہا تھا۔

مم... میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا تو پھر تم نے مجھے کیوں قید کیا ہے. ؟زور زور سے چیئر ہلاتے وہ حواس باختہ سا اسے بتانے لگا۔ڈارک آوَل چلتا اسکی چیئر کے قریب آرکا۔

تم نے ابھی تک کوئی غلط کام نہیں کیا مگر جلد یا بدیر تم ایک گناہ سرزد کرنے والے تھے اور ڈارک آوَل اپنے دشمن کو اتنی بھی مہلت نہیں دیتا کہ وہ اس سے دشمنی مول لے۔

مگر میں تم سے دشمنی مول لینے کا سوچ بھی نہیں سکتا ڈارک آوَل تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے چھوڑ دو مجھے ...

وہ گڑ گڑانے لگا۔۔۔"تم میرے بدلے کے بیچ آرہے ہو مراد غضنفر اور اس سے بڑی دشمنی تم مجھ سے کیا مول لو گئے.."اسکے قریب جھکتے ڈارک آوَل نے اپنی وحشت زدہ نظریں اسکی خوف ٹپکاتی آنکھوں میں گاڑھی تھی پل کو ڈارک آوَل کو دیکھتے غضنفر کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئی۔

"تت... تم... ای..." وہ مزید کوئی لفظ کہتا ڈارک آؤل نے اسکی گردن اتنی شدت سے موڑی وہ اگلے ہی لمحے ایک جانب کو لڑھک گئی۔ لفٹ کے رکنے پر وہ دونوں چلتے اسکے جم کے باہر آ کھڑے ہوئے جم کا دروازہ بند تھا جس پر حان نے موبائل نکالتے اسے میسج کیا اور خود وہی انتظار کرنے لگا اسنے نظر گھمائی جہاں اینارہ سر دائیں بائیں ہلاتے بے یقینی سے اس سارے منظر کو آنکھوں میں قید کر رہی تھی اس ہال نما جگہ پر ہر دیوار کو مختلف ڈیزائین کے شیشوں سے مزین کیا گیا تھا چاروں طرف بڑے گلدان رکھے تھے جن میں کھلے تر و تازہ دکھنے والے پھول اس بات کے گواہ تھے کہ انکی باقاعدہ کیئر کی جاتی ہے۔۔ کیا دیکھ رہی ہو..؟ دیکھ رہی ہوں یہ مونسٹر کتنا امیر ہے..

ہاں وہ تو ہے... حان نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔۔ مگر یہ اتنا پیسہ اس مونسٹر کے پاس آیا کہاں سے... میرا مطلب ہے کوئی ڈاکہ ڈالا یا کسی کی جگہ پر قبضہ کیا۔ ادھر ادھر گھومتے اینارہ نے نیا شوشہ چھوڑا۔۔ فضول مت بولا کرو اپنی کتنی بار کہا ہے... حان نے اسکے پیچھے آتے اسے ڈپٹا۔ وہ اس سے بات کر رہا تھا جم سے باہر نکلتے ڈارک آؤل کے قدم کسی لڑکی کی آواز پر رکے تھے

اب ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے اور کونسا وہ مونسٹر ہماری باتیں سن رہا ہے۔ شیشے میں تفصیلی جائزہ لیتے کہا گیا۔ مقابل نے بے ساختہ لفظ مونسٹر پر ساتھ دیوار میں لگے شیشے میں اپنا آپ دیکھا۔ مجھے سمجھ میں

نہیں آتا اپنی ایچ ایم جیسے پرنس چارمنگ سے تمہاری کیا دشمنی ہے تم جانتی بھی ہو ترک لڑکیاں مرتی ہیں اس شہزادے پر... اسکی پیٹھ کو خفگی سے دیکھتے حان بولتا چلا گیا۔ اور ایک تم ہو جو ہر وقت اسے مونسٹر اور جانے کیا کیا بولتی رہ..تی..ہ..و... اور پیچھے پلٹتے ہی حان کا جملہ توڑ پھوڑ کا شکار ہوا۔ مگر اینارہ میڈم اپنی دنیا میں مست سی پھر بولی۔ مرتی ہوں گئی ترک لڑکیاں مگر میری نظر میں تو ابھی تک صرف ایک جن زادی ہی آئی ہے جو تمہارے اس پرنس چارمنگ پر مرتی ہے۔ اسکی نت نئی خبر پر ایچ ایم نے آئی برو اچکائی۔ جبکہ اسکے سرد تاثرات بھانپتے حان ہر ممکن کوشش سے کونی مارتا اپنی اکلوتی بہن کو چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے جبکہ اینارہ انکی طرف پیٹھ کیے کھڑی تھی اسکے اگلے جملے پر حان کے پسینے چھوٹے تھے

اور تم کہتے ہو اسے مونسٹر نا کہوں... پتہ ہے حان میں تو اسکے قصے سن کر سوچتی ہوں کہ وہ پیدا ہی مونسٹر ٹائپ ہوا ہو گا۔

"وہ جیسے درندے، وحشی نہیں ہوتے جو جنگلوں میں پیدا ہوتے ہیں بلکل ویسا ہی"...

°°°Monsters aren't born."They're created".

اسکی بھاری دہشت زدہ آواز پر ایناره کی جہاں بولتی زبان رکی تھی وہی حان کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔۔کہاں لوگوں کو اسکی موجودگی میں سانس لیتے بھی خوف محسوس ہوتا تھا اور کہاں وہ چھٹانک بھر کی گز بھر لمبی زبان رکھنے والی لڑکی اسکی شان میں قصیدے پر قصیدے پڑھی جارہی تھی مگر یہاں ایناره میڈم کے بھی چھکے چھوٹے تھے اپنی گز بھر لمبی زبان پر افسوس کرتے ایناره حان کے پیچھے ہوئی حان اپنی بہن کی کاروائی پر شرمندگی سے سر جھکا گیا۔

Come here, Right now.!وہ مٹھیاں بھینچے ہمت کرتی آگے آئی۔

Look up into my eyes ... Now.وہ ایکبار پھر دھاڑا۔

خوف وجہ تھی یا کچھ اور ایناره نے فوراً گردن اٹھائی اور اسکی نظر گلے اور سینے پر لگے کٹ کے نشانوں پر رک گئی۔

یہاں جس کام کیلئے آئی ہو وہی کرو...ورنہ میں دوسری سانس لینے کی مہلت نہیں بخشوں گا۔اس وحشت زدہ سی آواز پر کپکپاتی ایناره نے جھٹ سے ہاں ناں میں گردن ہلائی۔

اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی ہاں بولنا ہے یا نہیں جبکہ حان تو اس وقت کو کوس رہا تھا جب اسنے اسے وہاں بلانے کا سوچا تھا۔

Get out...! اپنا بیگ تھامے اسنے نیچے کی طرف دوڑ لگا دی۔

اور تم... اسکے جاتے ہی ایچ ایم خونخوار نظروں سے حان کو دیکھتا اسکی طرف بڑھا۔۔اسکے پاس دماغ کی کمی ہے ڈاکٹر اسکا علاج کر رہے ہیں ایچ ایم۔میں اسے سمجھا دوں گا وہ اب تمہیں کبھی مونس... میرا مطلب ہے... حان اسکی گھوری سے گڑبڑایا۔

اب وہ کبھی ایسا کچھ نہیں بولے گئی اسے معاف کر دو پلیز۔

الٹے قدم لیتے حان نے بمشکل تھوک نگلتے منت کی۔۔جاؤ دفعہ ہو جاؤ اندر پڑی لاش کو ٹھکانے لگاؤ اور میرے آفس میں آؤ فوراً... گن پٹی سہلاتے رعب دار اوز میں کہتے ایچ ایم وہاں سے واک آؤٹ کر گیا اسکے جاتے ہی حان نے سکھ کا سانس بھرا۔یہ فتنہ اپنے ساتھ مجھے بھی مروائے گئی... پتہ نہیں اب کہاں ٹہل رہی ہو گئی... افففف میرے خدایا... لاش کو وہی چھوڑے حان اپنا سر پیٹتا نیچے کو بھاگا۔۔بس ایک تصادم اور... ... اور اسے یقین تھا اس فتنہ نے ایچ ایم کے ہاتھوں ضائع ہو جانا ہے. وہ

چلتا اسی فلور پر اپنے کمرے میں آیا دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کیا اور گہرے سانس بھرتے خود کو پر سکون کیا تھا اگلے ہی لمحے اچانک ہی وہ لفظ مونسٹر پھر سے اسکے دماغ میں گردش ہوا ایچ ایم نے بے ساختہ نظر اٹھائی اپنے سینے پر ابھرے ہوئے بے دردی سے لگے چار سے پانچ بڑے اور گہرے کٹ کو دیکھتے اسنے آنکھیں میچی تھی

گردن پر ہاتھ لگایا جسکی دائیں سائیڈ پر سینے جیسا ہی ابھرا ہوا گہرا کٹ تھا.

عنقریب ماضی خود کو دوہرائے گا۔" بیگانگی سے کہتے اسنے شیشے میں ہاتھ دے مارا خون کے فوارے چھوٹتے فرش ڈریسنگ کو سرخ کرنے کا باعث بن رہے تھے جس کی پرواہ کیے بنا اسنے پے درپے اس ٹوٹے کانچ میں اپنا زخمی ہاتھ مارا تھا۔

اب یہاں کیا کر رہی ہو... اسے فاؤنٹین کے پاس بیٹھے دیکھ حان فوراً اسکے قریب آرکا۔۔۔اس میں چھلانگ لگا کر خودکشی کی تیاری کر رہی ہوں۔وہ غصے سے پھٹ پڑی۔حان کا قہقہہ چھوٹتا مگر موقع اور جگہ کا لحاظ کرتے وہ چہرا پھیر گیا۔جا رہی ہوں میں یہاں سے مبارک ہو تمہارے مونسٹر کو اسکا یہ محل اور ہاں یہ بھی رکھو اپنے پاس۔بیگ سے نوٹوں کی گھٹیاں نکالتے اسنے حان کے ہاتھ پر ٹھاہ ماری۔۔آج

تک اپنے باپ کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے اور یہاں ایسا کام کرنا پڑ رہا ہے کہ دو دو ٹکے کے لوگوں کے سامنے دکھاوا کرنا پڑ تا غریبی کا... اپنی ہی دھن میں ہاتھ نچا نچا کر کہتی وہ ہڈ چہرے پر ڈالے اپنی راہ لے چکی تھی۔۔۔ تو کس نے کہا تھا اتنی ماہر جاسوس بننے کو.. حان نے قہقہہ لگاتے ہانک لگائی اور واپس مڑتے جم روم کی طرف چلا گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

یار دن دہاڑے لڑکی اٹھا رہے ہیں ہم تجھے نہیں لگتا کوئی سیریس پنگا بن سکتا۔۔۔ اس جیپ میں سوار چار لڑکوں میں سے ایک نے خوفزدہ ہوتے کہا۔۔ یہ رہا جیپ کا دروازہ جانی تو جا سکتا ہے تم تو کیا تم میں سے کوئی بھی جانا چاہے تو جا سکتا ہے... مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا ہماری دوستی پر کوئی اثر پڑے گا۔

سر ڈرائیور سیٹ کی پشت سے ٹکائے سفید چمکتے جوگرز میں مقید پاؤں سٹیرنگ وہیل پر رکھے آنکھوں پر سن گلاسز لگائے اسنے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات مکمل کی۔

جس کو جانا جائے میں اپنے جگر کے ساتھ رہوں گا۔ ساتھ والی نشست پر بیٹھے ارسل نے اسے مکا جڑتے کہا۔۔۔ مجھے تو خطروں سے کھیلنے کا ویسے بڑا شوق ہے تو میں بھی نہیں جا رہا۔ بلال نے بھی حصہ ڈالا۔۔۔ تو پھر ٹھیک ہے جب تم سب یہاں ہو تو میں جا کر کیا کروں گا۔۔ مگر ابھی تو تیری پینٹ گیلی ہو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رہی تھی ناں؟ بلال نے اسکا مذاق بنایا۔ شیزی بہت شریف ہے بلال اسے تنگ مت کرو... اپنے بوس کی آواز پر آمین کہتے وہ خاموش ہو گیا۔

ویسے یحییٰ ایک بات کہوں... شاہزین کی آواز پر اسنے ہوو کہا۔

یار وہ ایم این اے کی بیٹی ہے۔۔ خوف میں مبتلا گویا اسنے ایک بار پھر انہیں روکنا چاہا۔۔ وہ ایم این اے کی بیٹی ہو یا پرائم منسٹر کی جانی ہمیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں۔ بس اتنا جان لو وہ ہم سب کی ہونے والی بھابھی ہے جسے آج ہر حال میں یہاں سے اٹھانا ہے۔ تمہارا مطلب ہے کڈنیپ کرنا ہے۔۔ ارسل نے تصحیح کی۔

بلکل وہی.. اور اگر تیرے ڈیڈ کو معلوم ہو گیا تو... ؟

انہیں تو معلوم ہونا ہی ہے جانی مگر تب.. جب ہم یہ کام کر چکے ہوں گئیں... بالفرض کوئی روکاوٹ بن گئی تو...؟ بلال نے پوچھا۔

تو کیا... گن بھی رکھتا ہوں اور لائسنس بھی۔۔وہی گن ناجس کے متعلق دور دور تک ملک ولا میں کسی کو کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔۔تو میرا دوست ہے یا دشمن کب سے میری ہی ٹانگ کھینچے جا رہا ہے... یحییٰ نے اٹھتے غضب ناک تیور میں اسے ڈپٹا۔۔

دوست ہوں میرے بھائی اسلئے کہہ رہا ہوں کیونکہ بعد میں تیرے ساتھ کسی کی پھینٹی لگے نا لگے میری ضرور لگے گئی۔

ارسل نے بیچارگی سے کہا جو کل سے انہیں کوئی اور پلان سوچنے کا بول رہا تھا مگر وہ یحییٰ میر ہی نہیں جو اسکی بات سن لیتا اس پر تو دوستی کا بھوت سوار تھا۔۔۔منہ مت کھولنا اب اپنا اور فوراً کال ملا اس نکمے کو ... باراتی یہاں پہنچے کھڑے ہیں اور وہ بغیرت پتہ نہیں کہاں مرا پڑا ہے۔۔ان بھوری پر کشش آنکھوں میں غصے کے باعث سرخ ڈورے ابھرنے لگے اسکو غصہ کم ہی آتا تھا مگر جب آتا تھا تو یحییٰ میر کی شکل میں طوفان اٹھتا تھا۔

ملا رہا ہوں... تو تو نگلنے کو آتا ہے یار۔ارسل بڑبڑایا۔

پیچھے کھڑے بلال اور شیزی نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔

یار ٹریفک میں پھنس گیا تھا قسم سے... گاڑی سائیڈ پر پارک کرتے وہ جیپ کی طرف آتے شرمندگی سے بولا۔۔ میرے بھائی آج ہم اتنا بڑا غیر قانونی کام کرنے جا رہے ہیں تو تُو کیا ایک سگنل نہیں توڑ سکتا تھا۔ یحییٰ نے اسکے کان کے نیچے بجائی تھی

اب تھوبڑا تو مت بگاڑ میرا یہ ناہو تیری بھابھی پہچاننے سے ہی انکار کر دے۔ اس کی لاچارگی پر وہاں سب کے قہقہے چھوٹے۔

چلو سب آ گئے ہیں تو پھر پلان کو سرانجام دینے کا وقت آ گیا۔

پہلے سب کلمہ پڑھ لو... شیزی کی آواز پر ان سب کے قدم رکے تھے۔۔ جانی ہم لڑکی اٹھانے جا رہے ہیں وضو کرنے نہیں۔۔ یحییٰ نے اسے لتاڑا۔۔ میرا دعویٰ ہے اگر شیزی جیسا کوئی کڈنیپر ہوا نا تو وہ پہلے لڑکی سے اجازت مانگے گا اور پھر اسے کڈنیپ کرے گئے۔

میں کبھی کڈنیپر نہیں بنوں گا۔ اسنے خفگی سے کہا۔۔ بلکل تو تو ایک مچھر نہیں مار سکتا، کڈنیپر خاک بنے گا... یہ تم سب آج گھر جا کر ڈیسائیڈ کرنا اگر اس قابل رہے تو... بلال کے بعد ارسل کی آواز ابھری۔۔ جب گھروں میں پتہ چلے گا ہمارے اس کارنامے کے بارے میں تو مجھے یقین ہے اگلے دن

سب کے چہرے سوجھے ہوئے ہوں گئیں۔۔ہو گیا تم سب کا تو اب کام کی بات پر آجاؤ... یحییٰ کی آواز پر وہاں سب سیریس ہو گئے جبکہ یوسف کال پر محو تھا۔

تو میں تم سب کو ایک بار پھر ایکسپلین کرنے لگا ہوں غور سے سننا۔میں اور یوسف... الیکٹریشن بن کر اندر گھسے گئیں، ارسل اور بلال تم دونوں گیٹ پر پہرہ دیتے گارڈز کا دھیان بٹاو گئے شیزی یہ دونوں جیسے اپنا کام کرے گئے تم ٹرول کو اس بنگلے کے اندر اس کھڑکی سے بھیجو گئے اور ساری صورتحال سے ہمیں آگاہ کرو گئے اندر کتنے گارڈز ہیں اور کہاں کہاں ہیں سب... از ڈیٹ کلئیر... یس... ان چاروں نے بیک وقت کہا۔گڈ سب کے پاس بلوٹوتھ اون ہونی چاہئیے... باقی کا پلان ہم سب جانتے ہیں پوزیشن سنبھالو اب اپنی اپنی... بلاشبہ پلانز بنانے میں یحییٰ میر نے اپنے باپ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا اللہ خیر کرے گا چلو... الیکٹریشن کا گیٹ اپ وہ پہلے سے لے چکے تھے اللہ پر سب چھوڑے یوسف اور یحییٰ اس عالیشان بنگلے کے سامنے آئے جنہیں دیکھتے چیکنگ کرنے کے بعد اندر بھیج دیا گیا انکے جاتے ہی ارسل اور بلال دس سے پندرہ منٹ بعد گیٹ کی طرف لپکے۔یار بلال یہ گینڈے نما گارڈز آخر کیا کھاتے ہیں.؟

جو تو کھاتا ہے جانی وہی یہ بھی کھاتے ہیں... بس انکے کھانے کی مقدار ہمارے کھانے سے زیادہ ہوتی ہے۔۔مجھے تو انہیں دیکھ کر ہی کچھ ہو رہا ہے بھائی اگر اسنے ہمیں پکڑ کر الٹا لٹکا دیا تو ۔۔۔

تو کیا بس دنیا الٹی نظر آئے گئی ہمیں اس سے زیادہ تو کچھ نہیں ہو گا۔بلال کے اتنی اہم انفارمیشن پر ارسل نے اسے گھورا۔

کون ہو تم لوگ اور یہاں کیا کر رہے ہو...؟وہ گیٹ کے پاس پہنچتے گارڈ خود انکے پاس آ گیا۔۔۔ بھئی ہم آ رہے تھے تم نے کیوں زحمت کی آنے کی... ارسل نے قدرے ادب سے استفار کیا۔گیٹ کے پاس آنا منع ہے... کیوں بھئی کیا گیٹ میں کرنٹ ہے جو پاس آنا منع ہے۔قدرے معصومیت سے کہتے بلال نے آنکھیں پٹپٹائی۔۔یہ مسخرہ پن کہیں اور جا کر دیکھاؤ نکلو یہاں سے،۔۔کیوں نکلیں ہم تو یہی کھڑے ہوں گئیں... ارسل نے سینے پر ہاتھ باندھ لیے۔جانتے بھی ہو یہ کس کی جگہ پر کھڑے ہو... گارڈ نے ان مسخروں کو غصے سے گھورتے کہا۔۔جی بلکل سرخ ٹائل لگی ہے اس جگہ پر... ایک نظر نیچے دیکھتے بلال نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑے تھے

اندر گئے یوسف اور یحییٰ انکی باتیں سنتے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کر رہے تھے ٹرول بنگلے میں داخل ہو چکا تھا، دوسرا گارڈ بھی وہاں آ چکا تھا۔۔ کیا مسئلہ ہے اور یہ دونوں کون ہیں...؟ معلوم نہیں کون ہیں بنا مطلب کے دماغ کی دہی کرنے آ گئے ہیں۔

تو اٹھا کر باہر پھینک دو... دوسرا گارڈ نپے تلے انداز میں غرایا۔ ابھی وہ آگے بڑھتے بلال چیخ پڑا۔۔ لاحول ولا قوۃ... یہ کیا کر رہے ہو تم دونوں، اکیلا جوان خوبصورت لڑکا دیکھا نہیں کہ اسے چھونے کے بہانے ڈھونڈنے لگے۔ بلال کے خالص زنانہ لہجے پر ان دونوں گارڈز کا دماغ بھک سے اڑا۔۔ خبردار اگر کسی نے میرے اکیلے خوبصورت جوان جہاں دوست کو چھونے کی کوشش کی تو... اسے اپنے حصار میں چھپاتے ارسل نے انہیں انگلی دیکھائی۔

تم دونوں اگر خوامخواہ شہید نہیں ہونا چاہتے تو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ورنہ اپنے پیروں پر چل کر جانے لائق نہیں رہو گئے۔

اتنی سخت گرمی میں ان دونوں کا مسخرہ پن دیکھ پہلے گارڈ کا دماغ گھوم چکا تھا۔ کیوں بھئی ہمارے پیر کیا تم رکھ لو گئے؟ ارسل نے انتہائی آرام سے ملاحظ کیا۔ تیری تو... گارڈ اسے مارنے کو لپکا... ارسل اور

بلال نے دوڑ لگا دی بنگلے کے سامنے بنے فاؤنٹین کے گرد گول گول بھاگتے ان دونوں نے ان دونوں گارڈز کی ہوا نکال کے رکھ دی تھی۔وہ انہیں پورے بنگلے کی ویڈیو پہلے ہی دیکھا چکی تھی جس کی وجہ سے وہ دونوں اس بنگلے کے کونے کونے سے واقفیت رکھتے تھے۔۔مین سوئچ کس جگہ پر ہے..؟یحییٰ نے سنجیدگی سے پوچھا۔یوسف کو ساتھ لیے وہ بیگ اٹھائے گارڈ کے پیچھے پیچھے چل دیئے تھے۔۔میں پانی پی کر آتا ہوں..یحییٰ کو اشارہ دیئے وہ نکلتا گارڈ نے اسے روک لیا۔رکو میں لے کر آتا ہوں۔جو وہ چاہتے تھے وہی ہوا تھا گارڈ کے وہاں سے ہٹتے ہی یوسف نے موبائل نکالے میسج سینڈ کیا اگلے ہی لمحے جواب موصول ہوتے اسنے یحییٰ کی طرف دیکھا۔۔اللہ کی امان جگر...یحییٰ کے جملے پر وہ سر ہلاتا اپنی گن نکالے آگے بڑھا گارڈ کو آتے دیکھ اسنے بلوٹوتھ پر ہاتھ رکھا۔۔ہاں گاڑی تیار کرو ...

اے وہ دوسرا لڑکا کہاں گیا جو تیرے ساتھ تھا۔۔وہ ضروری کام سے گیا ہے کہتے یحییٰ نے اسکی گردن کی حساس رگ کو دبایا ایک ہی وار پر اسے ڈھیر کرتے وہ واشروم سے کچن کی طرف آیا۔باہر کھڑے گارڈز اسکو اکیلا آتے دیکھ پیچھے آئے تھے اب اینٹرنس کی طرف جانے والے راستے پر صرف تین گارڈز تھے۔وہ دوسرا لڑکا کہاں ہے...؟ادھر آؤ...یحییٰ نے اسے پاس بلایا۔۔تم جاؤ کھڑکی کھولو بڑی گرمی ہو رہی ہے...اسنے دوسرے کو بھی اشارہ دیا۔

یہ تیرے باپ کا بنگلہ نہیں ہے جو حکم جھاڑ رہا ہے۔۔ تیری تو باپ پر کیوں جاتا ہے حرام زادے...

پاس کھڑے گارڈ کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے پہلے گارڈ کے جیسے بے ہوش کرتے وہ تیسرے گارڈ کی طرف لپکا تھا اسکے منہ پر پنچ مارتے یحییٰ نے اسکی موٹی پھیلی ہوئی ناک پر مکا مارا۔ گارڈ ناک پر ہاتھ رکھے درد سے بلبلایا ابھی وہ کوئی رد عمل دکھاتا پاس پڑا فرائی پین اٹھا کر اسکے سر میں مارتے اسے وہی ڈھیر کیے یحییٰ نے ہاتھ جھاڑے تھے آج کے بعد میرے باپ کا ذکر مت کرنا ورنہ اگلی بار زبان کاٹ دوں گا۔ اسے وارن کرتے وہ آگے بڑھتا کالے برقع میں ملبوس افراح کو آتے دیکھ یحییٰ کے چہرے پر اطمینان اترا آیا۔ ان دونوں کو کھڑکی سے باہر نکالتے وہ خود بھی باہر کود پڑا داخلی راستے پر کھڑے تین گارڈز وہی کھڑے تھے۔ ارسل ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا پیچھے شیزی تھا جبکہ یوسف کی گاڑی بلال ڈرائیو کرنے والا تھا باہر کھڑے دو گارڈز بھاگ بھاگ کر وہی گر پڑے تھے کھا کھا کر سانڈ بن گئے ہو روز اتنا بھاگا کرو اگر خود نہیں بھاگ سکتے تو مجھے بلا لینا میں مدد کر دیا کروں گا۔ ارسل نے انہیں مشورہ دیا۔۔ کون ہو تم دونوں اور کیوں ہمیں تنگ کر رہے ہو۔

انہیں بنگلے کے باہر کسی کو بھی شوٹ کرنے کی اجازت نہیں تھی ورنہ جتنا تنگ انہیں ارسل اور بلال کر چکے تھے ابھی تک گارڈز انہیں الٹا لٹکا کر شوٹ کر چکے ہوتے۔۔۔ اے مفت مشوروں کی دکان... نکل

یہاں سے۔ یحییٰ نے وہی سے ہانک لگائی۔ وہ گاڑی اور جیپ بنگلے کے باہر ہی لے آئے تھے۔۔ انکے ساتھ برقع میں کسی کو جاتے دیکھ گارڈز کے اندر پھرتی آئی۔ میم صاحب کو کہاں لے جا رہے ہو...

افراح کا برقع پہچانتے گارڈز نے انکا راستہ روکا۔ اندر موجود گارڈز بھی باہر کو بھاگے تھے۔۔۔ بھاگو... یوسف کی آواز پر وہ تینوں سٹارٹ کھڑی جیپ اور گاڑی کی طرف بھاگے گارڈز نے وہاں اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔۔ جلدی سے گاڑی نکالو... گارڈ موبائل کان سے لگائے چیخا۔۔ وہ سب گاڑیوں کی طرف لپکتے دیکھ کر حیران رہ گئے وہاں کھڑی چھ کی چھ گاڑیوں کے ٹائر پنچر تھے۔ آج تو ہم مارے گئے... ٹائر پر ٹھوکر رسید کرتے ایک گارڈ غصے سے بولا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ صبح کا یونی کا کہہ کر نکلا شام کے پانچ بجے عظیم کارنامہ سر انجام دیئے ملک ولا واپس پہنچا تھا مگر اپنے کمرے تک رسائی حاصل نہیں کر سکا کیونکہ ملک ولا میں اینٹر ہوتے ہی سامنے لاؤنج میں براجمان اریان ملک حمزہ میر اور فیصل شاہ کے ہمراہ مسٹر میں مسز آفندی کو دیکھ یحییٰ میر کے چھکے چھوٹے تھے

اسلام علیکم کیسے ہیں آپ سب... روانی میں کہتا وہ وہاں سے نکلتا حمزہ کی کرخت آواز پر اسکا خون سوکھا۔۔ رکو یحییٰ۔ جی ڈیڈ... کہاں سے آرہے ہو تم...؟ باہر سے آرہا ہوں ڈید!...

میں مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں یحییٰ۔۔میں بھی مزاق نہیں کر رہا ڈیڈ ابھی آپکے سامنے تو باہر سے آیا۔پشت پر ہاتھ باندھے اسنے ادب سے بتایا۔پیچھے بیٹھے آریان ملک نے گہری سانس اندر لی۔حمزہ نے اپنا سر تھام لیا۔فیصل اطمینان سے اسے دیکھ رہا تھا آخر کو اسکی فوٹو کاپی تھا وہ لڑکا مگر کبھی کبھی یحییٰ میر اسے خود سے دس ہاتھ آگے لگتا تھا۔میں تمہیں ملک ولا سے باہر نکال دوں گا یحییٰ مجھے غصہ مت دلاؤ۔ہونٹوں پر ابھری ہنسی چھپائے اسنے سر جھکا دیا...وہ تو دسویں جماعت سے وہ دھمکیاں سنتا آرہا تھا۔۔ڈیڈ میں نے کچھ غلط نہیں کیا آپ پلیز غصہ نہیں کریں۔۔کاش تمہیں ایک تھپڑ بچپن میں ہی لگا دیتا یحییٰ تو آج تمہارے ایسے کارناموں کے باعث مجھے شرمندہ نا ہونا پڑتا۔حمزہ نے کرخت لہجے میں کہتے اسکا بازو دبوچا۔یحییٰ نے جیسے قسم کھائی تھی کچھ نا بتانے کی...اسلئے اتنی بے عزتی پر بھی سر جھکا گیا۔۔ایک منٹ حمزہ...اریان نے اسے مزید سوال کرنے سے روک دیا اور خود یحییٰ کے سامنے آرکا۔وہ لڑکی کہاں ہے یحییٰ...؟اسکے مقابل آتے آریان ملک نے سنجیدگی سے استفار کیا۔

اور یہاں یحییٰ میر کی ساری تیز تراری ہوا ہوئی آریان ملک کے غصے سے تو ملک ولا کے تمام شہزادوں کی جان جاتی تھی

کک... کونسی... جھوٹ سے مجھے سخت نفرت ہے یحییٰ اسلئے سوچ سمجھ کر بولنا میں دوسرا موقع نہیں دیتا. اسکے سخت تیور دیکھ یحییٰ نے بمشکل تھوک نگلا تھا۔ مسٹر میں مسز آفندی اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے وہ اپنی صحیح جگہ پر ہے بڑے پاپا... تم کون ہوتے ہو میری بیٹی کے بارے میں صحیح غلط فیصلہ کرنے والے بولو... کہاں ہے میری بیٹی..؟ مسٹر آفندی ہتھے سے اکھڑے۔ مسٹر میں مسز آفندی سے ملک ولا کے بہت پرانے اور گہرے تعلقات تھے جن کو زمانہ دوستی کے نام سے جانتا تھا جب انہیں اطلاع ملی کہ کچھ لوگ انکی بیٹی کو وہاں سے لے گئے ہیں تو وہ دونوں فوراً آفس سے بنگلے پر آئے تھے سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھتے انہوں نے پہلی ہی نظر میں اس نوجوان جس کا نام یحییٰ میر تھا اسے پہچان لیا تھا۔۔ انکل آپکی بیٹی جہاں بھی ہے خوش ہے آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ زہر خند لہجے میں پھنکارا۔ یہ کونسا طریقہ ہے... یہ ہے آپکی تربیت آریان صاحب یہ سکھاتے ہیں آپ اپنی اولاد کو.. حمزہ کچھ بولتا مسز آفندی غصے سے چنگھاڑی تھی۔ یحییٰ نے حمزہ کے جھکے سر سے نظر ہٹائے آریان کی طرف دیکھا جس کا چہرا اہانت کے باعث سرخ پڑ چکا تھا۔ آپ زیادہ بول رہے ہیں آفندی صاحب... فیصل بمشکل خود پر ضبط رکھے دھیمی آواز میں گویا ہوا۔۔ ایک منٹ پارٹنر... انہیں جواب میں دیتا ہوں۔۔ یحییٰ نے فیصل کو چپ رہنے کا کہتے کال ملائی جو پہلی بیل پر اٹھالی گئی۔ ایک لفظ

اب منہ سے مت نکالیے گا۔۔ مسٹر اینڈ مسز آفندی کو وارن کرتے اسنے کال لاؤڈ اسپیکر پر ڈال دی۔ حمزہ آریان اور فیصل ہنوز خاموشی سے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہے تھے جبکہ مسٹر میں مسز آفندی کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکے کا حشر نشر کر دیں۔۔ ہیلو... یوسف کی بھاری آواز اسپیکر سے ابھری۔۔ ہاں یار ذرا بھابھی سے بات کروانا۔

اوکے۔ بنا کسی سوال کے اسنے موبائل ساتھ کھڑی افراح کو تھما دیا۔ بھابھی...؟ ہاں یحییٰ بولو... بھابھی میں کچھ سوال پوچھوں گا آپ نے پہلی فرصت میں بنا کسی بحث کے میرے ہر سوال کا اللہ کو حاضر ناضر کر کے جواب دینا ہے۔ انشاءاللہ پوچھو... اسنے جھٹ سے کہا۔۔

بھابھی آپ اپنے گھر سے اپنی مرضی سے گئی تھی؟۔ ہاں بلکل۔ یحییٰ نے تمسخر اڑاتی نظروں سے مسٹر اینڈ مسز آفندی کو دیکھا۔ وجہ کیا تھی... ؟

موم ڈیڈ بزنس ڈیل کی وجہ سے میری شادی ایک بوڑھے آدمی سے کروانا چاہتے تھے جس سے شادی کرنے کے بعد انہیں بزنس میں پروفٹ ملتا۔ میرے منع کرنے پر انہوں نے مجھے گھر میں قید کر دیا اور کہا کہ زبردستی میری شادی اس سے کروائیں گئیں۔

ان تینوں نے بیک وقت مسٹر اینڈ مسز آفندی کی طرف دیکھا جو اس حقیقت کے بعد سر اٹھانے لائق نہیں رہے تھے۔ اوکے اب آپ نے پریشان نہیں ہونا آپکا نکاح ہو گیا میری دعا ہے آپ ہمیشہ خوش رہیں۔ یحییٰ نے نکاح والی بات جان بوجھ کر دوہرائی تھی مسٹر اینڈ مسز آفندی کو ایک اور دھچکا لگا۔ جگر کو موبائل دیں...، ہاں ہیلو... ہاں بھابھی سے بات ہو گئی ہے میری، بس تم اب موبائل آف کر دو اور اپنا ہنی مون ٹرپ انجوائے کرو۔ بے باکی سے کہتے اسنے کال آف کر دی آریان اور حمزہ پر سکون ہوتے واپس سے صوفے پر جا بیٹھے۔۔ ہاں تو انکل آنٹی آپ دونوں میری تربیت پر کچھ کہہ رہے تھے۔ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے یحییٰ انکے روبرو آ کھڑا ہوا۔ مگر افسوس میری تربیت کے چکر میں آپ دونوں کی اوقات سامنے آ گئی... چچ... چچ.. تحقیر آمیز لہجے میں کہتے اسنے افسوس دکھایا۔۔ آج کے بعد یہاں قدم مت رکھیئے گا" ورنہ یحییٰ میر بخشتا نہیں ہے وہ بدلہ لے کر رہتا ہے" آج پہلی اور آخری بار ضبط کیا ہے اگلی بار بھول ہے آپکی... ایک ایک لفظ چبا کر کہتے وہ پیچھے ہو گیا۔ وہ ہماری بیٹی ہے تم کون ہوتے ہو اس معاملے میں پڑنے والے۔

مسٹر آفندی نے اپنا بھرم برقرار رکھنے کو کمزور سی دلیل دی

وہ آپکی بیٹی ہے مگر بالغ ہے اور اسکی باتوں سے آپ دونوں بھی اچھی طرح اخذ کر چکے ہیں کہ آپ اسکے ساتھ زبردستی کر رہے تھے اگر بھول گئے ہیں تو واپس سے سنا دیتا ہوں۔ یحییٰ نے موبائل نکالے کال ریکارڈنگ چلائی۔ مسٹر آفندی اس کم عمر لڑکے کی اتنی دیدہ دلیری پر دنگ کھڑے تھے انکا کھلا منہ دیکھ کر آریان نے یحییٰ میر کو مان بھری نظروں سے دیکھا۔ اس پل حمزہ کو اپنے بیٹے پر فخر محسوس ہوا۔۔ مجھے تو آپ جیسے والدین کی سمجھ نہیں آتی کیا آپ لوگوں کیلئے پیسہ، شہرت اپنی اولاد کی خوشیوں سے زیادہ معنی رکھتی ہے آپ جیسے ہی ماں باپ ہوتے ہیں جو پہلے اپنی اولاد کے ساتھ ناانصافی کرتے ہیں اور پھر جب اولاد اپنے لئے کوئی قدم اٹھانے لگے تو بات آپ لوگوں کی عزت پر پہنچ جاتی ہے۔۔ میرا سوال ہے انکل آپکی عزت میں کتنا اضافہ ہوا اپنی بیٹی کو بیچتے ہوئے..؟ بغیر لگی لپٹی رکھے یحییٰ نے سفاک لہجے میں سوال کیا۔ انکا سر مزید شرم سے جھک گیا۔

یا پھر اس پیسے سے کیا کچھ خرید لیا... آپکی عزت، شہرت میں کتنا اضافہ ہوا ہے..؟ بیٹیاں کھلونا نہیں ہوتی آفندی صاحب جنہیں آپ اپنی خواہشوں کی نظر کرتے اونے پونے داموں میں بیچ دیتے ہیں.. "یہ وہ بابرکت رحمت ہے جس کے ہونے سے گھروں میں خوشیاں اترتی ہیں اور جہاں انکو رلایا جائے اس گھر سے وہ پاک ذات سخت ناراض ہو جاتی ہے۔ "بیٹی کی قیمت کوئی فیصل شاہ سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پوچھتا"۔میں امید کرتا ہوں آپ آئندہ ایسا کوئی گناہ کرنے سے باز رہیں گئیں. فیصل نے گھڑی کی طرف دیکھتے بات ختم کی۔

ایک منٹ مسٹر آفندی... وہ اپنا خجالت سے سرخ پڑتا چہرا لیے باہر نکلتے آریان کی آواز پر رک گئے۔۔مجھے آپ دونوں سے ایسی امید نہیں تھی... میں یہ بلکل نہیں کہوں گا مگر یہ ضرور کہوں گا کہ اگر آپ نے اپنی بیٹی اور اس شوہر کو ڈھونڈنے کی یا انہیں کوئی بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو مجھ سے آپ کسی قسم کی شرافت کہ امید مت رکھیئے گا۔اب آپ جاسکتے ہیں۔

انکے اندر جو کوئی رہی سہی امید بچی تھی وہ بھی آریان ملک کی دھمکی نے ختم کردی تھی اس سے پنگا لینا اپنا آپ سرِبازار برہنہ کرنے جیسا تھا اسلئے وہ موقع کی مناسبت سے خاموش ہوتے ملک ولا سے باہر نکل گئے۔۔مجھے تم پر فخر ہے یحییٰ... انکے جاتے ہی حمزہ اسکے پاس آتے مان سے بولا۔۔فخر کو ذرا سائیڈ پر رکھئیں میرے پیارے ڈیڈ مجھے یہ بتائیں آپ کو مدر انڈیا کا وہ رول یاد ہے نا..؟صوفے پر براجمان ہوتے یحییٰ نے حمزہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑتی دیکھی تھیں۔پیچھے بیٹھے فیصل اور آریان سکون سے ان دونوں باپ بیٹے کی نوک جھونک انجوائے کرنے کے موڈ میں آچکے تھے۔اس وقت ملک ولا میں ان چاروں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔مجھے اصل حقیقت معلوم نہیں تھی یحییٰ!..

تو مجھ سے پوچھ لیتے ناڈیڈ میں آپ کو بتا دیتا... یحییٰ نے انتہائی فراغ دلی سے کہا۔۔ہاں صحیح کہہ رہا ہے پہلے تمہیں پوچھ لینا چاہئیے تھا۔۔ تم اپنا منہ بند رکھو فیصل... پہلے ہی اسکو بگاڑنے میں سب سے بڑا ہاتھ تمہارا ہے۔ حمزہ نے اسے کھری کھری سنا دی۔ فیصل بتیسی نکالے سنتا رہا۔ یحییٰ تم اپنی مما کو کچھ نہیں بتاؤ گئے۔ نہیں ڈیڈ میں یہ اتنا بڑا جرم سر انجام نہیں دے سکتا مجھے معاف کر دیجئے گا۔ اسکی ایکٹنگ پر فیصل کا قہقہہ چھوٹا تھا آریان مسکراتا جونئیر فیصل کی کاروائیاں دیکھ رہا تھا

مما کو تو میں بتاؤں گا کیونکہ رول کے مطابق طے ہوا تھا کہ آپ مجھے بغیر وجہ کے بلکل بھی نہیں ڈانٹے گئے اور گھر سے باہر نکالنے کی دھمکی تو بلکل بھی نہیں۔ مگر اب ایسا ہو گیا... آپ.. آپ نے مجھے آج بھی ڈانٹا ڈیڈ جبکہ میری کوئی غلطی بھی نہیں تھی۔۔ اسکے یوں اچانک رونے دھونے پر حمزہ سمیت وہ دونوں بھی خاصے مشتعل ہوئے آریان تو اسے تسلی دینے کیلئے بھی اٹھنے والا تھا جب اسکی نظر اینٹرنس سے اندر آتی خواتین پر پڑی۔

کیا ہوا یحییٰ تم اداس کیوں کھڑے ہو اور یہ.. یہ آنسو کیسے ہیں تم رو رہے ہو... زارا بیگ وہی چھوڑے بھاگتی اپنے سپوت کے پاس آئی حمزہ سر پکڑے وہی صوفے پر اپنی ہونے والی شامت کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ حیام، طوبیٰ اور سمیرا بیگم بھی مشتعل سی اندر آئی۔۔ کیا ہوا ہے میرے بچے کو اور یہ رو کیوں

رہا ہے؟اب کے سمیرا بیگم نے بھی سوال کیا۔نانو ڈیڈ نے آج پھر مجھے ڈانٹا وہ بھی بغیر وجہ کے...زارا نے جھٹ سے گردن اکڑاتے پیچھے بیٹھے حمزہ کو دیکھا جس نے فوراً سے چہرے کے سامنے کشن کر دیا۔۔حمزہ کیوں ڈانٹا تم نے یحییٰ کو...صرف ڈانٹا نہیں یہ بھی کہا کہ یہ مجھے گھر سے باہر نکال دے گئیں اور جب میں نے آپکا نام لیا تو کہا کہ آپ کو بھی میرے ساتھ ہی بھیج دیں گئیں۔یحییٰ میر نے تیلی لگانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔وہ تینوں حیرت سے حمزہ کو دیکھ رہی تھی حیران تو وہ خود بھی تھا۔۔بکواس کر رہا ہے یہ کمینا...زارا میں نے تمہارے بارے میں ایسا کچھ نہیں کہا تھا تمہاری قسم یار...زارا کی خونخوار نظروں کو خود پر جمے دیکھ وہ فر فر بولا۔پیچھے کھڑے یحییٰ نے زبان نکالے حمزہ کو مزید چڑایا۔فیصل اور آریان سمیت وہ تینوں بھی اسکی حرکتیں دیکھ ہنس رہی تھی۔۔میں تمہیں بتاتا ہوں جھوٹ کیسے بولتے ہیں... حمزہ غصے سے کہتے اس پر جھپٹا زارا نے اسے اپنی اوٹ میں لیا۔۔مما بچائیں آپ کے ظالم شوہر آپکے پیارے بیٹے کی ننھی سی جان کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔۔وہ بھاگا۔۔تمہاری ننھی سی جان کی ایسی کی تیسی طوفان کی اولاد...حمزہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔ارے ڈیڈ میں مزاق کر رہا تھا یار ...مما چپ کیوں کھڑی ہیں بچائیں اپنے ظالم شوہر سے...اب کے آریان کو ڈھال بناتے اسنے وہی سے زارا کو ہانک لگائی۔۔تم نے جھوٹ بولا یحییٰ میں کوئی ہیلپ نہیں کروں گئ،

زارا نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔لو بھلا انکی حرکتیں دیکھو کوئی کہے گا یہ دونوں باپ بیٹا ہیں... سمیرا بیگم ہنس کر کہتی کچن کی طرف چلی گئی۔ آپ پر بھی اپنے ظالم شوہر کا اثر ہو گیا ہے... بس ٹھیک ہے چا.. ابھی وہ اور کچھ کہتا حمزہ نے اسکا کان پکڑا۔

بڑے پاپا بچائیں... ایک ہاتھ کان پر اور دوسرے سے آریان کی بازو دبوچے وہ چلایا۔ سوری بولو حمزہ کو پھر بچاؤ گا. آریان نے شرط رکھی۔۔ سوری سوری سوری... اسنے جھٹ سے بول دیا۔

آریان نے اسکا کان چھڑواتے اسے اپنے پیچھے لے لیا۔۔ اچھا سوری بول دیا اب معاف کر دو بچے کو حمزہ۔۔ اسے بچہ مت کہیں بھائی اس کمینے کی وجہ سے زارا ہمیشہ مجھ سے ناراض ہو جاتی ہے۔ میں تو شغل لگا رہا تھا بس.. !وہ ممنایا۔۔ شغل لگانے کیلئے تمہیں میں اور میری بیوی ہی نظر آتے ہیں... حمزہ اس پر چڑھ دوڑا۔

فیصل کی تو ہنسی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی وہ ایک کم تھا جو زندگی نے ایک اور طوفان بھی ملک ولا کو تحفہ میں دے دیا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میری شہزادیاں نظر نہیں آرہی... کہاں ہیں وہ... کیا ابھی تک نہیں آئی...؟ کچن میں آتے فیصل نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔ آج انکی ایکسٹرا کلاسز تھی اسلئے وہ لیٹ آئے گئی فیصل۔

حیام نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔ سمیرا بیگم طوبیٰ اور حیام رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی۔ جبکہ حمزہ اپنی بیوی کو منانے کی کوششوں میں لگا تھا۔ عون صاحب شام کے اس پہر اکثر آسیہ بیگم کے کمرے میں پائے جاتے تھے میری ڈرائیور سے بات ہوئی ہے، پرنسیس اور سنورا راستے میں ہیں ... آنے والی ہیں کچھ دیر تک۔ آریان نے کچن کی طرف آتے انہیں بتایا۔ اچھا... حیام نے اسے دیکھتے سر ہلایا۔۔ بھائی ڈرائیور کو آپ نے ٹائمنگ بتادی تھی وہ تھوڑی دیر تک یہاں پہنچنے والے ہیں؟ حمزہ اسپیشل کچن میں انہیں یاد دلانے آیا تھا اسکے ساتھ زارا بھی آئی تھی۔

سب ہو گیا ہے حمزہ... ڈرائیور کو بھی میں نے روانہ کر دیا ہے۔

آریان نے اسے تسلی دی۔۔ بھائی مجھے لگتا ہمیں بچوں سے اتنی بڑی خبر چھپانی نہیں چاہیئے تھی۔ فیصل کی آواز پر سمیرا بیگم سمیت وہ تینوں بھی مسکرا دی۔۔ یوں کہو فیصل تمہیں اپنی شہزادیوں کی ناراضگی

کی فکر ہے... بلکل ورنہ سارا پلان تو آپکا ہی تھا... طوبیٰ بھی بول پڑی۔ کس پلان کی بات ہو رہی ہے مجھے بھی بتائیں... یحییٰ بھی انکے بیچ آ پہنچا وہ سب یحییٰ کی موجودگی پر پل کو خاموش ہو گئے۔

تمہاری آنی اور انکل پاکستان آ رہے ہیں۔ آریان نے اسکے سر پر دھماکہ کیا۔ اور آپ سب نے اتنی بڑی نیوز ہم سے چھپائی... یحییٰ حیرت انگیز سا بولا۔ حیرت کے ٹاپ فلور پر تو اور کوئی بھی کھڑا تھا جسے کوئی دیکھ سکا نا ہو پر یحییٰ نے ضرور دیکھ لیا تھا۔

آپکی آنی نے ہمیں یہ سرپرائز رکھنے کو کہا تھا یحییٰ... سمیرا بیگم نے اسے بتانا ضروری سمجھا۔۔ اچھا... صرف انکل اور آنی آ رہی ہیں...؟ اسنے جان بوجھ کر وہ سوال کیا تھا... نہیں وہ سب آ رہے ہیں اور اب پاکستان میں ہی رہے گئیں... ایک اور دھماکہ... ملک ولا کی اینٹرنس پر کھڑے شخص نے انتہائی ناگواریت سے گردن اکڑائی تھی جیسے اسکے لئے وہ سرپرائز کسی بری خوفناک خبر سے کم نہیں۔۔ ہائے کتنا مزہ آئے گا نا... اب وہ ہمیشہ کیلئے پاکستان آ رہے ہیں۔۔ یحییٰ اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتا پھر سے بولا۔

آریان اسکے جملوں میں چھپے معنی کو سمجھتا اسکی نظر اینٹرنس کی طرف اٹھی جہاں مرسلین حق دق سا کھڑا تھا

مرسلین وہاں کیوں کھڑے ہو بیٹا... آریان کے اسے مخاطب کرنے پر سب اسکی جانب دیکھنے لگے۔ مرسلین نے ایک نظر انہیں دیکھتے پھر گھڑی کو دیکھا۔۔۔بڑے پاپا میری ایک اہم میٹنگ ہے مجھے آج رات کو آنے میں لیٹ ہو جائے گا میرا کھانے پر انتظار مت کیجئیے گا. انکی سنے بغیر ہی وہ اپنی کہتا انہی قدموں پر واپس مڑ گیا۔

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اسنے سب سن لیا ہے..۔اور میں اسی بات پر شرط بھی لگا سکتا ہوں... اسی راہ کو دیکھتے یحییٰ نے ہنستے ہوئے کہا۔ جس پر حمزہ نے اسے گھوری سے نوازا۔ کبھی تو اپنا منہ بند رکھا کرو یحییٰ... اچھا بھئی میں چلا ہی جاتا ہوں... حمزہ کی ڈانٹ پر وہ منہ بسورتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

مجھے سمجھ نہیں آتا آخر اس لڑکے کے ساتھ مسئلہ کیا ہے..؟

فیصل کے لہجے میں غصے کی رمق تھی طوبیٰ اپنی جگہ اداس ہو گئی۔بچہ ہے وہ بیٹا ٹھیک ہو جائے گا.. اریان بھی تو ایسا ہی تھا۔

آپ مجھے کیوں بیچ میں گھسیٹ رہی ہیں مما... آریان کو تو مانو پتنگے لگے تھے اداسی کے باوجود بھی وہ سب آریان کی حالت پر ہنس دیے۔ پریشان نہیں ہوا کرو کچھ بچے ایسے ہوتے ہیں جنہیں غصے سے نہیں پیار سے ہر بات سمجھانی پڑتی ہے!...

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تمام بڑوں کو لاونج میں بیٹھے دیکھ وہ اسطرف آئی۔ آپ سب یہاں کیوں بیٹھے ہیں..؟ سر پر رکھا ڈوپٹہ درست کرتے اسنے اپنی مخصوص دھیمی سی آواز میں ان سب کو مخاطب کیا۔

میری شہزادی... فیصل نے بازو پھیلائی۔ ہم سب آپکے سرپرائز کا انتظار کر رہے ہیں سنو وائیٹ جو بس آنے ہی والا ہے۔ حیام نے اسکا گال سہلاتے قدرے محبت سے کہا۔۔ سچی بڑی مما۔۔ مچی میری جان ...زارا اسکی خوشی دیکھ ہنستے ہوئے بولی۔ میں کچن سے ہو کر آتی ہوں پھر آپ سب کا سرپرائز دیکھوں گئی۔ اوکے بچے... وہ سب اسے مسکراتے دیکھ مسکرائے تھے وہ خوبصورتی اور معصومیت میں اپنی ماں پر گئی تھی وہ شرارتی تھی مگر اسکی شرارتیں بھی اس جیسی معصوم ہی ہوتی تھی فیصل تو اپنی چھوٹی شہزادی کی سانس میں سانس لیتا تھا۔

جی آپ جاؤ اور پھر اپنی عزہ آپی کو بھی بلا لائیے گا۔ او کے بڑے پاپا میں بلا لاتی ہوں آپی کو... وہ مسکراتے وہاں سے کچن کی طرف گئی بھائی آپ نے مرسلین کو کال کی تھی.؟

اسکے جاتے ہی طوبیٰ نے آریان سے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

ہاں وہ آجائے گا تھوڑی دیر تک... ڈیڈ.... مم... مما.... ابھی آریان اپنی بات مکمل کرتا اوپر سے آتی چیخوں پر اسکا دل مٹھی میں آیا" یا اللہ خیر یہ تو روز کی آواز ہے... حیام کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی فیصل حمزہ اور آریان کے پیچھے وہ سب اوپر کی طرف بھاگی تھی کچن سے نکلتی سنو بھی اوپر کی طرف بھاگتی سامنے کمرے سے نکلتے یحییٰ سے اسکا زوردار تصادم برپا ہوا۔۔۔ افففف سنو وائیٹ آنکھیں کہاں دان کر آئی ہو... سر پھوڑ دیا میرا۔۔ ماتھے پر ہاتھ رکھے اسنے غصّے سے استفار کیا۔ "میری آنکھیں پاس ہیں یحییٰ تم ہی اندھا دھند بھاگ رہے تھے۔ امیمہ کی دھیمی آواز پر یحییٰ نے سر اٹھایا۔ "تمہاری اتنی معصومیت کا صدقہ میں بعد میں ضرور اتاروں گا ابھی میں بلیک روز کو دیکھ لوں سارا ملک ولا سر پر اٹھا رکھا۔ عزہ کی چیخ کانوں میں پڑتے ہی یحییٰ اوپر کو بھاگا. اللہ میں بھی تو وہی جا رہی تھی... امیمہ سر پر ہاتھ مارے اسکے پیچھے لپکی۔

کیا ہوا... کیا ہوا عزہ آپ ٹھیک ہو؟ ایکدم سے ان سب کا ریلا کمرے میں داخل ہوا آریان بھاگتا بیڈ کی طرف گیا جہاں وہ چہرا جھکائے اداس سی بیٹھی تھی عزہ نے گردن اٹھائی آریان کو دیکھتے اسنے پیچھے کی طرف دیکھا سب نے اسکی نظروں کے تعاقب میں نگاہیں دوڑائی ان سب کی نظریں خود پر ٹکے دیکھ فیصل ہوش کی دنیا میں ٹپکا۔ سوری بھائی وہ اتنی افراتفری میں... فیصل نے فوراً گن اپنے پیچھے چھپائی تھی. افففف.... حمزہ اور باقی سب اسکی حرکت پر سر تھام کے رہ گئے۔ ابھی وہاں کوئی اسے پکارتا یحییٰ اور اسکے پیچھے امیمہ بھی کمرے میں آن پہنچے۔۔۔ کیا ہوا... کیا ہوا... بلیک روز کیوں چیخ رہی تھی..؟ یحییٰ... جہاں فیصل نے اسے تنبیہہ کرتے لہجے میں پکارا وہی عزہ نے بھی خونخوار نظروں سے اس آفت پلس طوفان کی طرف دیکھا۔ مجال تھی جو فیصل شاہ عزہ اور امیمہ کے متعلق کوئی مذاق میں بھی غلط لفظ سن کر برداشت کرتا اور معجزہ ہوتا اگر یحییٰ میر ان دونوں کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیتا۔ "کیا ہوا ہے شہزادی... فیصل آگے آتا اسکے پاس بیٹھا. ڈیڈ... پوپس...؟ عزہ نے سوں سوں کرتے ان دونوں کو مخاطب کیا باقی گھر والوں کا رواں رواں کان بنا اسکی طرف متوجہ تھا

یس مائے پرنسیس...! آریان نے اسکے بال سہلائے۔۔ڈیڈ میں نے لاسٹ ویک ایک سیرم آرڈر کیا تھا... نیلز سیرم... اچھا پھر...؟ میرے نیلز اس سیرم سے کافی اچھے ہو گئے تھے مگر ابھی جب میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کپڑے ڈھونڈ رہی تھی میرا ناخن ٹوٹ گیا۔اور بتاتے ہی اسنے ساتھ غصے بھری چیخ بھی ماری جس پر بے ساختہ فیصل آریان اور پاس کھڑے یحییٰ نے کانوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے اور کن لفظوں میں تعزیت کرے اسکے ایک ناخن کے ٹوٹنے پر۔حیام کا ہاتھ سر کو پہنچا تھا"عزہ یہ کونسا طریقہ ہے اتنی سی بات پر تم نے پورا ملک ولا سر پر اٹھا رکھا ہے کتنی بار کہا ہے اتنی اتنی سی بات کو رائی کا پہاڑ مت بنایا کرو۔حیام کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسکے کان مڑوڑ دے یا ایک تھپڑ ہی جڑ دے۔"تم میری پرنسیس کو نہیں ڈانٹ سکتی حیام۔""آپ شہزادی پر غصہ نہیں کر سکتی بھابھی۔"وہ دونوں یک زبان بولے تھے اور اب وہاں ایک بار پھر بحث کا مقابلہ شروع ہونے والا تھا جس کا موضوع عزہ آریان ملک سے شروع ہو کر اس پر ہی ختم ہو جاتا تھا ملک ولا کی جس میں جان بستی تھی وہی انکی ناک میں دم بھی کر کے رکھتی تھی۔ہمیشہ اسکی اوٹ پٹانگ حرکتوں سے سارا کا سارا ملک ولا کا نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا تھا حیام فیصل اور آریان کو ڈانٹتی رہ جاتی جسکے مطابق عزہ کو بگاڑنے کے پیچھے سب سے بڑا ہاتھ ان دونوں کا ہی تھا۔وہ سب اپنی بحث میں مگن تھے جب حمزہ نے سن کھڑے یحییٰ کو پکارا تھا"تم ایسے کیوں کھڑے ہو جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو..؟میں سوچ رہا ہوں...کیا..؟۔۔یہی کہ بلیک روز کا ناخن ٹوٹا تھا یا انگلی؟اتنی چیخیں تو اسنے کبھی کاکروچ کو دیکھ کر نہیں ماری...جتنا آج اسنے گلا پھاڑا ہے۔وہ پر سوچ

انداز میں بولا۔جب اچانک خاموشی پر ارگرد دیکھا جہاں سب تیز نگاہوں سے اسے ہی گھور رہے تھے۔۔ڈیڈ...وہ روہانسی ہوئی۔یحییٰ...؟۔۔ارے بڑے پاپا مم...میں تو... آریان کی گھوری پر وہ گڑبڑایا۔۔میں تو پوچھ رہا تھا کہ ڈاکٹر کو کال کروں...اوہو یہاں سنگل نہیں آرہے میں آتا ہوں... موبائل نکالے وہ مصروف سے انداز میں کہتا کمرے سے نو دو گیارہ ہو گیا۔حمزہ زارا اور طوبیٰ اپنا سر پکڑے کھڑے تھے حیام اسے ابھی بھی غصے سے گھور رہی تھی۔

انہیں لاونج میں واپس آئے پانچ منٹ گزرے تھے پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی لگتا ہے ملائکہ اور وقاص آگئے ہیں.. ؟

فیصل بولنے کے ساتھ باہر نکلا اسکے پیچھے سب ہی باہر آئے تھے ملائکہ نے دروازہ کھولے قدم باہر رکھا تیز ہوا کا جھونکا اسکے چہرے سے ٹکرایا تھا اسے لگا وہ واپس اپنی دنیا میں آگئی ہے وہ دنیا جسے وہ بیس سال پہلے چھوڑ کر گئی تھی ان لوگوں کو جو اسکے دل کے انتہائی قریب ہیں اسنے دھندلی نظروں کو رگڑتے سامنے کے منظر کو صاف آنکھوں سے دیکھنے کی کوشش کی تھی اسکے بعد وقاص بھی گاڑی سے نیچے اترا سمیرا بیگم کو دیکھتے ہی وہ بے ساختہ روتی انکے گلے سے جا لگی۔میں نے آپ کو بہت مس کیا آنٹی۔۔سمیرا بیگم کے روپ میں اسے ایک بار پھر ماں کا پیار ملا تھا یہی وجہ تھی آج اتنے سالوں بعد بھی

دونوں طرف سے اس محبت اور شفقت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا میری آنکھیں ترس گئی تھی آپ دونوں کو دیکھنے کیلئے بچے۔اسے خود میں بھینچے سمیرا بیگم کی آواز بھرا گئی۔۔ارے بیگم مجھے بھی ملنے دے گئی اپنی بیٹی سے یا پھر نہیں...؟عون صاحب کے جملے پر وہ مسکراتی انکے حصار میں آئی۔۔مس یو انکل سو مچ...!ہم نے بھی تمہیں بہت مس کیا تھا ہم سے بھی مل لو...حیام کی آواز پر ملائکہ نے نظر ان تینوں کی طرف اٹھائی اور ہمیشہ کی طرح وہ تینوں آج بھی ایک ساتھ گلے لگی مسکرادی تھی۔

تو کیسا رہا پھر یورپ کا ٹرپ...؟وقاص سے بغل گیر ہوتے فیصل نے چھیڑنے والے انداز میں پوچھا۔۔پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے بیس سال کا نہیں بیس دنوں کا ٹرپ تھا وقاص نے منہ بسورے کہا تو حمزہ اور آریان ہنس دیئے۔۔کیسی ہو ملائکہ...؟اس سے ہاتھ ملاتے آریان نے انتہائی خوش دلی سے استفار کیا."جیسی یہاں سے گئی تھی...وہ پرجوش سی بولی۔مطلب ویسی ہی آفت...،فیصل نے ہانک لگائی۔۔ملائکہ نے اسے گھورا۔اس سب کو چھوڑو مجھے یہ بتاؤ تمہاری دونوں شہزادیاں کہاں ہیں.؟حمزہ سے ملنے کے بعد وہ فیصل کو ملتی اسنے ملنے کی بجائے نظر ارد گرد گھمائی

وہ دوسری کار میں آرہی ہیں...اچھا...آریان نے ہاں میں سر ہلایا۔بچے کہاں ہیں کوئی بھی نظر نہیں آرہا...؟وقاص کے سوال پر ملائکہ نے بھی سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھا مرسلین تھوڑی دیر

تک آجائے گا طٰہٰ رات گئے واپس آتا ہے۔۔اور یحییٰ...؟ ملائکہ نے اشتیاق سے پوچھا۔وہ اپنے کمرے میں فریش ہونے گیا۔زارا نے اسے جواب دیا۔عزہ اور سنو اندر ہیں آتی ہوں گئی۔میں خود جا رہی ہوں ملنے...اب اور انتظار نہیں ہوتا..ملائکہ فوراً سے کہتی اندر کی طرف بڑھی اسکے اندر جاتے ہی وہاں ایک اور گاڑی آکر رکی۔وقاص نے آگے بڑھتے اپنی شہزادیوں کے لئے دروازہ کھولا۔۔۔افففف ہو ڈیڈ...کتنی بار کہا ہے اچھا نہیں لگتا آپ مت کھولا کریں دروازہ۔۔آنکھوں میں ڈھیروں خفگی لیے وہ الجھی سی بولی۔ملک ولا کے تمام افراد نے اس بھوری آنکھوں اور براون بالوں والی نازک سی لڑکی کو بغور دیکھا جو ہو بہو ملائکہ کی کاپی تھی اسکی خوبصورتی تیکھے نقوش سفید رنگت حتیٰ کہ اسکی ڈریسنگ اور ہیئر سٹائل بھی ملائکہ جیسا تھا اور سب سے بڑی بات اسکی مسکراتی آنکھیں مگر چہرے پر پھیلے سخت تاثرات ملائکہ کو شبہ دیتے تھے۔اوکے مائے گرل ڈیڈی سے سوری...وقاص اسکی ناک دباتے مسکرایا۔ان سے ملیں یہ ہیں...

یہ میری دادو ہیں انکا نام سمیرا عون ملک ہے اور یہ میرے ہینڈسم دادا انکا نام عون ملک ہے۔یہ ہیں مما کے آئیڈیل کپل...مسٹر اینڈ مسز آریان ملک مطلب میرے کیوٹ انکل آنٹی۔۔۔یہ ہیں میرے دوسرے نمبر والے پیارے مگر تھوڑے غصے والے حمزہ انکل اور شرارتی سی زارا آنٹی۔۔۔اینڈ دا

لاسٹ مما کی موسٹ فیورٹ گڑیا طوبیٰ آنٹی اور انکے مطابق خرافاتی دماغ رکھنے والے فیصل انکل۔۔۔دیکھا... میں سب کو جانتی ہوں... اپنی کاروائی پر مسکراتے اسنے وقاص کو زور سے ہگ کیا۔۔ملک ولا کے تمام افراد حیران ہوئے تھے مگر اگلے ہی لمحے پھر انکی حیرانی سنبھل بھی گئی جب یاد آیا کہ وہ کس کی بیٹی ہے۔اسکا کونفیڈینس لیول ملائکہ سے بھی زیادہ بہتر تھا۔آریان انکل میں آپکی بہت بڑی والی فین ہوں مجھے نا بلکل آپ جیسا بننا ہے۔۔مگر میرے خیال سے تو نتاشہ رضا اپنے انکل سے بھی زیادہ بیسٹ ہے آریان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے محبت سے کہا۔۔رئیلی... ویسے انکل آپکی معصوم بیوی کدھر ہیں.. نتاشہ کے سوال پر جہاں آریان اور باقی سب مسکرائے وہی پیچھے سمیرا بیگم کے ساتھ کھڑی حیام اپنے تعارف پر جھجھکتی چہرا جھکا گئی۔وہ ہیں آپکے انکل کی معصوم بیوی مسز اریان ملک... وقاص کے کہنے پر نتاشہ بھاگتی حیام کے گلے لگی پھر باری باری ان دونوں کے بھی گلے لگتی وہ پرجوش سی بولی۔۔مجھے نا آپ تینوں سے ملنے کا بہت کریز تھا مما تو سارا دن آپ سب کی ہی باتیں کرتی رہتی تھیں۔ہمیں بھی آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا چھوٹی ملائکہ۔وہ تینوں مسکرائی۔نتاشہ بچے عفاف کہاں ہے..؟وہ گاڑی میں سو رہی ہے ڈیڈ... مصروف سے انداز میں کہتی نتاشہ پھر سے حیام اور فیصل کے ساتھ باتوں میں مگن ہوئی تھی۔رکیں وقاص بھائی میں دیکھتی ہوں... زارا خود آگے بڑھی اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دوسری سائیڈ جاتے عفاف کو دیکھا جو بے خبر سو رہی تھی وہ خوبصورت تو تھی ہی مگر معصومیت میں وہ اسے امیمہ کی طرح لگی تھی... زارا اسے محبت سے جگاتی سوتی جاگی کیفیت میں ساتھ چلاتے ملک ولا میں لے گئی۔ باتوں میں مگن سب باری باری اندر کی طرف بڑھ گئے۔ ملک حویلی کے ملک ولا بننے کے پیچھے ایک گہرا چھپا تھا وہ جو پہلے گاوں میں رہتے تھے اب لاہور میں قیام پذیر خوش باش زندگی گزار رہے تھے ملک ولا ٹوٹل چار فلور پر مشتمل تھا جس میں سے سب سے اوپر والے فلور پر مشتمل چار کمروں میں مرسلین طٰہٰ اور یحییٰ رہتے تھے جبکہ ایک کمرہ بند رہتا تھا۔ دوسرے فلور پر مشتمل چار کمروں میں عزہ اور اسکے دائیں سائیڈ والے کمرے میں امیمہ جبکہ باقی کے دونوں کمرے اب عفاف اور نتاشہ کے سپرد ہونے والے تھے تیسرے فلور پر مشتمل تین بڑے کمروں میں حیام اریان، زارا حمزہ اور فیصل طوبیٰ جبکہ آخری فلور پر آسیہ بیگم, عون صاحب اور سمیرا بیگم کا کمرہ تھا بائیں سائیڈ موجود خالی کمرے میں ملائکہ اور وقاص رہنے والے تھے بیس سال کے عرصے میں اتنی دور ہونے کے باوجود بھی وہ سب ایک دوسرے سے کونیکٹڈ رہے تھے ان سب کے درمیان جو مضبوط رشتہ تھا اس اتنی دوری کے بعد بھی کبھی کمزور نہیں پڑا تھا یہی وجہ تھی مرسلین اور طٰہٰ کے علاوہ وہ سب بھی آپس میں کونیکٹڈ رہتے تھے ہوش سنبھالنے کے بعد جو پہلی حقیقت ان سب پر کھلی تھی وہ یہ تھی کہ آریان فیصل حمزہ اور

ملائکہ کے بیچ کوئی خونی رشتہ نہیں ہے صرف محبت اور احساس کا رشتہ ہے جسے آج تک وہ سب نبھاتے ہیں جس کے ذریعے طوبیٰ اور وقاص کو بھی نئے رشتے ملے تھے اس حقیقت پر پہلے پہل وہ سب حیران ہوئے تھے مگر پھر انکی بونڈنگ اور محبت دیکھ مرسلین طٰہٰ یحییٰ عزہ امیمہ نتاشہ اور عفاف کے درمیان بھی ویسا ہی رشتہ قائم ہو چکا تھا وہ رشتہ جس میں وہ خود سے بڑھ کر دوسرے کا احساس کرتے تھے ان سے محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔مجھے آپکا سرپرائز بہت پسند آیا ہے ملائکہ آنی میں آپ کو بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں کہ اب آپ بھی ہمارے ساتھ یہی پاکستان میں رہے گئی۔

اگر خوشی منالی ہو تو...جو میں نے کہا ہے وہ بھی پوچھ لو!...

ساتھ بیٹھی نتاشہ نے روزدار طریقے سے اسے کونی مارتے سرگوشی نما آواز میں کہا۔کن اکھیوں سے اسے گھورتے عزہ نے آریان کی جانب رخ کیا۔۔۔ڈیڈ مرسلین بھائی کب آئیں گئیں.؟"میں نے کال کی تھی بس آنے والا ہو گا۔آریان اسے جواب دیتے پھر سے وقاص اور باقی سب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا تمام بڑے ڈائینگ ٹیبل کی ایک طرف بیٹھے تھے جبکہ وہ سب دوسری طرف تھے امیمہ سوئی عفاف کو بمشکل کھانا کھلا رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ویسے آج تمہیں بڑی یاد آرہی ہے مرسلین بھائی کی... خیر تو ہے نابلیک روز...؟ یحییٰ کے لہجے میں ایسا تاثر تھا ساتھ بیٹھی نتاشہ نے بھی گھورا۔ تمہارا بل آرہا ہے اگر میں انہیں یاد کر رہی ہوں تو... عزہ نے دانت پیسے۔ "بل تو نہیں آرہا مگر خیریت کسی طور نہیں لگ رہی مجھے۔" جہاں تم ہو گئے وہاں خیریت ہو بھی کیسے سکتی ہے یحییٰ.... جواب نتاشہ کی طرف سے آیا۔۔ہاں یہ تو ہے مگر اب تمہارے آنے کے بعد جو رہی سہی خیریت تھی وہ بھی کوچ کر گئی ہے ملک ولا سے. وہ بھی یحییٰ میر تھاٹکا کے جواب دیا تھا" افففف ہو کھانے کے وقت تو مت لڑیں آپ سب... امیمہ کی آواز پر جواب دیتی عزہ کو چپ لگی۔۔دل نے کہا ہے اسلئے خاموش ہو گئی ہوں ورنہ تمہیں بتاتی میں بد تمیز نقلچی بندر...! پانی پی لو اتنا لمبا نام لینے کے بعد تو واقعی پیاس لگ گئی ہو تمہیں۔ یحییٰ کا مدھم قہقہہ ابھرا۔ عزہ اور نتاشہ اسے اگنور کیے کھانا کھانے لگ گئی۔ امیمہ عفاف کو چھوڑنے کمرے میں گئی چلی گئی۔

اسلام علیکم ایوری ون... کیسے ہیں آپ سب..؟ اس بھاری ساحرانہ آواز پر جہاں ملک ولا کے تمام لوگ پلٹے وہی نتاشہ نے آنکھوں میں صدیوں پر انا انتظار لیے اس جانب رخ موڑا تو آج فائنلی بیس سال بعد اسکا انتظار ختم ہوا تھا اس شخص کو دیکھنے کے بعد نتاشہ کی نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا تھا جہاں یحییٰ اور عزہ محویت سے اسے پتھر کا مجسمہ ہوا دیکھ رہے تھے وہی پورا ملک ولا کن اکھیوں سے

نتاشہ خاص کر مرسلین کا ری ایکشن دیکھ رہا تھا۔۔اتنی دیوانگی..."آمیزنگ"... یحییٰ نے سر جھٹکا۔ وعلیکم اسلام کیسے ہو مرسلین بیٹا...؟ اللہ کا شکر ہے آنی یہ آپ کے لئے...!محبت بھرے لہجے میں کہتے مرسلین نے سرخ گلاب کا گلدستہ ملائکہ کے آگے کیا جسے پرجوشی سے تھامتے اسنے مسکراتے مرسلین کا کندھا تھپتھپایا تھا۔ آؤ کھانا کھاؤ ہمارے ساتھ۔۔جی مما... طوبیٰ کے کہنے پر مرسلین اپنی نشست سنبھالتا انکے بیچ آ بیٹھا۔

بھائی آپ کنفیوز تو نہیں ہیں؟ یحییٰ کے سوال پر سب خاموش ہوتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔عزہ اور نتاشہ نے سر تھاما."مرسلین رمیز شاہ کنفیوز کرتا ہے، ہوتا نہیں ہے یحییٰ"

اسکے کڑک لہجے پر وہاں سب فخریہ مسکرائے. اچھا مجھے ایسا لگا تھا... خیر..بڑی ہوشیاری سے بات اُدھوری چھوڑتے یحییٰ کھانے کی پلیٹ پر جھک گیا۔کیسا لگا تھا مطلب کہنا کیا چاہتے ہو..؟مرسلین نے نوالہ لیتے اسے گھورتے پوچھا۔۔افف ہو بھائی مجھے لگا تھا کہ وہ گلاب کے پھول آپ نتاشہ کیلئے لائے ہیں اور غلطی سے آنی کو پکڑا دیئے... آئی تھنک آپ کنفیوز ہو گئے ہیں اس لئے سوچا پوچھ لوں۔انتہائی معصومیت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیے اپنی بات ختم کرتے یحییٰ میز کھانے کے ساتھ انصاف کرنے لگا۔وہی اسکے جملے پر مرسلین کا نوالہ حلق میں ہی اٹکا تھا اسنے ضبط سے مٹھیاں بھینچے اپنے بڑوں کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

طرف دیکھا جو چہرا جھکائے اپنی مسکراہٹ چھپا رہے تھے جبکہ عزہ اور امیمہ کے ساتھ بیٹھی نتاشہ دیدے پھاڑے بغیر کسی کی پرواہ کیے انتہائی محبت سے مرسلین کو ہی نہارنے میں مصروف تھی۔ مجھے کوئی کنفیوژن نہیں ہوئی ہے یحییٰ مگر تمہاری زبان بہت چل رہی ہے میرے ہاتھوں سے بچ جاؤ بہتر ہے ورنہ اگلی بار بولنے لائق نہیں رہو گئے۔ بھاری رعب دار آواز میں کہتے مرسلین موبائل اٹھاتا وہاں سے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔ کبھی تو سکون سے بیٹھ جایا کرو یحییٰ کھانا بھی نہیں کھانے دیا تم نے مرسلین کو... زارا کے کرخت لہجے پر یحییٰ بتیسی نکالے سر جھکا گیا۔ میری طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا آئیس بیئر نے... انکو ڈر تھا آپکی طرف دیکھیں گئے تو پتھر کے بن جائے گئے جیسے اس سانپ کے بالوں والی لڑکی کو دیکھ کر لوگ بن جاتے تھے۔ ساتھ سے گزرتے یحییٰ نے فقرہ اچھالے وہی سے چھلانگ لگائے اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگائی تھی۔۔۔ یحییٰ... نتاشہ کی اداسی بھک سے اڑی۔ تم دونوں کیا کھی کھی کر رہی ہو جاؤ جا کے سو جاؤ... ساتھ کھڑی عزہ اور امیمہ کو ہنستے دیکھ نتاشہ ان پر برس پڑی۔ پورا ملک ولا بچپن سے ہی نتاشہ کی پسندیدگی سے واقف تھا اسکا طوبیٰ کو اسپیشل کال کرنا اور کہنا کہ "مرسلین اسکی امانت ہے ملک ولا کے پاس"... وہ جملہ وہاں سب کو ہی رٹ گیا تھا نتاشا دن میں کوئی دس بار کالز کرتی تھی اور یہی جملہ دہراتی تھی پہلے پہل تو سب راضی تھے اس رشتے سے مرسلین نے بھی اس متعلق

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کوئی خاص بات نہیں کی تھی مگر نا جانے کیا ہوا تھا اٹھارہ سال کی عمر میں ہی وہ بچہ اٹھائیس سال کے مرد جیسی باتیں کرنے لگا تھا اسکی سوچ اور سوچنے کی صلاحیت دوسرے ہم عمر بچوں سے مختلف تھی جسنے کبھی نتاشا کے متعلق کوئی بات نہیں کی تھی وہ ملک ولا میں صاف لفظوں میں اس رشتے سے انکار کر چکا تھا وجہ کیا تھی کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا مگر جہاں تک آریان کی سوچ تھی وہ شاید کسی بڑی اور گہری الجھن کا شکار ہو چکا تھا اسکے مطابق جسے سلجھانا صرف مرسلین کے اپنے بس کی بات تھی مگر شاید وہ ایسا نہیں چاہتا تھا ملک ولا کا سب سے خاموش اور ہونہار وارث جس کا نام مرسلین رمیز شاہ تھا مگر لوگ حتیٰ کے ملک ولا بھی اسے مسٹیریس مین (Mysterious Man) کہہ کر پکارتی تھی وہ تھا ہی اتنا عجیب اور پر اسرار سا مگر جاذب اور ساحرانہ شخصیت کا مالک جسے دیکھنے کے بعد لوگ اول تو پلٹ نہیں پاتے تھے پر اگر پلٹ جاتے تو پھر سے دیکھنے کی خواہش میں پلٹ پلٹ کر دیکھتے تھے کتنی ہی رشک اور حسد بھری نظروں کا مرکز بنا وہ شخص ہمیشہ کی طرح خود کو ایک طرف رکھتا تھا ازل کی طرح لاپرواہ اپنی راہ پر گامزن۔ اسکے انکار کی خبر جب وقاص اور ملائکہ تک پہنچی تھی تو نتاشا نے وہاں کال کرنا ختم کر دیا مگر رابطہ نہیں توڑا تھا اسے لگتا تھا وہ اسکے سامنے رہ کر سارے مسئلے ختم کر سکتی ہے مرسلین کے دل میں جگہ بنا سکتی ہے مگر آج جو کچھ بھی ہوا اسکے بعد نتاشا کو وہ سب ہوتا مشکل نظر آرہا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آپ جاگ رہے ہیں..؟۔۔مجھے نیند تمہارے سونے کے بعد آتی ہے میری معصوم بیوی۔یاد کرواتے آریان نے اسکا سر اپنی بازو پر رکھا۔پریشان مت ہوا کرو اللہ سب بہتر کرے گا۔"شاید نہیں یقیناً وہ ہمیشہ کی طرح اسکی پریشانی کی وجہ بھانپ چکا تھا .

"اگر آپ میری پریشانی جانتے ہیں تو یہ بھی جانتے ہوں گئے کہ اس پریشانی کا ساتھ دینے والے بھی آپ ہی ہیں۔وہ خفا سی ہوئی تم میری پرنسیس کو پریشانی کہو میں بلکل برداشت نہیں کروں گا۔"میں آپکی بیٹی کو نہیں اسکی الٹی حرکتوں کی بات کر رہی تھی جس میں آپ اور فیصل بڑھ چڑھ کر اسکا ساتھ دیتے ہیں"۔اس سے دوری بناتے حیام نے منہ کے زاویے بگاڑے۔۔اوکے تو یہی بات میرے قریب رہ کر بھی ہو سکتی ہے حیام دور مت جایا کرو۔اسکی بازو جکڑے آریان نے اسکا سر واپس سینے پر رکھ دیا۔

میں ناراض ہوں آپ کو میری کوئی پرواہ نہیں ہے صرف اپنی پرنسیس کی پرواہ ہے."میری تمام فکروں اور سوچوں پر سب سے پہلا حق صرف تمہارا ہی ہے"...اسکی ہتھیلی پر بوسہ دیتے نرمی سے بتلایا گیا۔"اتنے شکوے کرتی ہو دل کرتا ہے خود میں کہیں تمہیں چھپالوں تمہارے تمام شکوے ختم کر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دوں.."ان بڑھتی سرگوشیوں میں حیام محبت کے سنہرے جال میں کھوئی اپنے شوہر کی چاہت کے زیر اثر اپنی تمام تر پریشانیاں بلائے تاک رکھ چکی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رات کے تین بجنے کو تھے اسکا معمول تھا وہ اسی وقت گھر کو لوٹتا تھا گاڑی پورچ میں کھڑی کیے وہ لاونج سے ہوتا زینوں کی طرف بڑھتا اسکی چھٹی حس نے اسے کسی انہونی کا خدشہ بیان کیا گھر کی تمام لائیٹس آف تھی اسنے نظر ارگرد دوڑائی مگر کچن سے نظر آتی غیر معمولی سی روشنی اور آوازوں پر اسنے فوراً سے گن نکالی چھوٹے چھوٹے قدم لیتے گن پر گرفت مضبوط کیے اسنے کچن کی راہداری پر قدم رکھا۔

سفر کی اتنی تھکاوٹ تھی کہ وہ کھانا بھی صحیح سے پیٹ بھر کر نہیں کھا پائی تھی آدھی رات کو شدید بھوک کا احساس عفاف کی نیند کو مختل کرنے کا باعث بنا تھا آخر آدھے گھنٹے تک جب بھوک برداشت نا ہوئی تو وہ موبائل کی لائیٹ اون کرتے اس ملک ولا کے تین بار چکر کھاتے آخر کو کچن میں پہنچی تھی لائیٹس اون نا کرنے میں ہی اسنے اپنی بہتری جانی تھی اور موبائل کی ٹارچ سے ہی فریج کھول کر کھانا نکالنے لگی۔ابھی وہ کھانے کی ٹرے نکال کر مڑتی اس سے پہلے کسی کی موجودگی پر عفاف کے چھکے چھوٹے تھے اس قدر گھپ اندھیرا اور کسی کی موجودگی نے اس ڈرپوک لڑکی کے رونگھٹے کھڑے کیے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھے۔۔۔کون ہو تم اور کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں...؟طٰہٰ نے اسکی کلائی تھامے سخت لہجے میں استفار کیا۔"وہ جو پہلے سے ہی ڈری سہمی سی کھڑی تھی اسکا موبائل چھوٹتا زمین بوس ہو گیا۔اس اندھیرے میں وہ اسکی شکل نہیں دیکھ پایا تھا مگر اسکی کلائی تھامنے پر طٰہٰ کو وہاں کسی لڑکی کا گمان ضرور ہو چکا تھا۔اسے سب سے پہلا خیال عزہ اور امیمہ کا آیا تھا مگر پھر اگلے ہی لمحے اسکا خیال غلط ثابت ہوا۔وہ تو کھانے کی غرض سے وہاں آئی تھی وہ مصیبت اسکے متھے لگ جائے گئی عفاف نے سوچا بھی نہیں تھا مگر اب سوچتے وہ رو دینے کو تھی۔ہا..ہاتھ چھوڑیں میرا...پہ..پلیز..!پہلے مجھے بتاؤ کون ہو تم...اور اندر کیسے گھسی تم..؟"آپ مجھے تکلیف دے رہے ہیں ہاتھ چھوڑیں میرا...اسکی سخت گرفت پر چوٹ کرتی عفاف روہانسی ہوئی۔۔۔ایک تو چوری اس پر سینہ زوری...چوری کرتے وقت ڈر نہیں لگا اب تمہیں تکلیف ہو رہی ہے۔اسکی کلائی پیچھے کو موڑتے طٰہٰ اسے سسکنے پر مجبور کر گیا.

"مم..میں..چ...چور...اس لقب پر عفاف کا دل کانپ اٹھا۔

ہاں تم چور...بتاؤ کس کے کہنے پر یہاں آئی ہو..؟"می..میں چور نہیں ہوں..مم..میں..تر..تو کھانا لینے آئی تھی کچن میں..اب کے وہ رو دی۔۔۔کیا دن آ گئے ہیں اب چور کھانا بھی چرانے لگے ہیں...طٰہٰ کو حیرت نے آن گھیرا۔"ایک لڑکی ہو کے شرم نہیں آئی تمہیں...کھانا چوری کرنے آ گئی تم۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"میں نے کہا ہے میں چور نہیں ہوں میں یہی رہتی ہوں... اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑواتی وہ بھیگے لہجے میں سختی سے کہتے چیخی تھی طٰہٰ کا ہاتھ سر کو گیا تھا وہ فوراً سے لائیٹ اون کرنے کی غرض سے مڑا تا کہ اس سے معذرت کر سکے ابھی وہ مڑا ہی تھا عفاف موقع پاتے ہی اپنا موبائل زمین سے اٹھائے پوری سپیڈ سے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔ بھاگ گئی... اسے دو دو سیڑھیاں اکٹھے پھیلانگتے دیکھ طٰہٰ نے ماتھا مسلا۔ "معافی بھی نہیں مانگنے دی اب یہ کل کہیں بڑے پاپا کو شکایت ہی نا لگا دے... میری بھی کوئی غلطی نہیں ہے یوں چوروں کی طرح کچن میں گھسی ہوئی تھی مجھے تو کیا خود بڑے پاپا کو بھی یہی لگتا کہ گھر میں چور گھس آیا ہے

آریان کا ڈر تھا یاں کچھ اور...، طٰہٰ میر خود کو ہی کوستا جانے کیا کچھ سوچ چکا تھا۔

کلائی ہی مڑوڑ دی میری جلاد نا ہو تو... دروازے سے لگی عفاف کا دل ابھی بھی کانوں میں دھڑک رہا تھا اب سے میں کبھی رات کو اکیلی باہر نہیں جاؤں گئی۔ خوف کے زیرِ اثر وہ بڑبڑاتی کمبل میں گھسی آنکھیں بند کیے آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

چڑیوں کی چہچہاہٹ اور اذان کی ہلکی ہلکی آواز سے اسکی آنکھ کھلی۔ایک نظر اپنی دوسری طرف لیٹے آریان پر ڈالی جو آنکھیں کھولے سکون سے لیٹا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں...؟"یہی کہ تم بہت خوبصورت ہو"

آریان کے جملے پر وہ بے ساختہ مسکرا دی۔"اٹھیں نماز پڑھ لیں"

تم کہاں جا رہی ہو...؟آپکی پرنسیس کو جگانے جا رہی ہوں۔وہ تمہاری بھی پرنسیس ہے حیام...اسکا ہاتھ تھامے آریان نے دھیمے سے لہجے میں کہا۔میرے لئے وہ بیش قیمتی رحمت ہے آریان مگر اسکی حرکتیں مجھے زچ کر دیتی ہیں۔اسکے سینے پر تھوڑی ٹکائے حیام نے الجھتے ہوئے کہا تو آریان ہنس پڑا۔

آپ ہنسیں نہیں...آپ کو معلوم بھی ہے آپکی بیٹی یونی اپنے بیگ میں کیا لے کر جاتی ہے...؟مصنوعی غصہ سے استفار کیا گیا۔

مجھے میری بیٹی پر پورا یقین ہے حیام وہ کبھی اپنے معیار سے نیچے نہیں جائے گئی نا کبھی میری عزت پر حرف آنے دے گئی۔

باقی میں جانتا ہوں اسکی ہر ایکٹیویٹی سے میں واقف ہوں یونی سے گھر تک سب..، اسلئے تم فکر مت کیا کرو وہ خود کو پروٹیکٹ کرنے کیلئے وہ سب چیزیں بیگ میں رکھتی ہے۔ آہستگی سے اسکے بال سہلاتے آریان نے محبت بھرے لہجے میں اسکی پریشانی دور کی تھی۔ ویسے بھی تم تو اپنے پاس گن رکھتی تھی شکر کرو پرنسیس نے گن کا نہیں کہا۔" کہہ بھی دیا تو ایسا بلکل نہیں ہو گا آریان... حیام نے فوراً اسے وارن کیا۔

اوکے اوکے ایسا کچھ نہیں ہو گا غصہ نہیں کرو۔ اسے تسلی دلا کر ماتھے پر لب رکھے آریان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

زارا نے کھڑکیوں سے پردے ہٹائے کمرے پر طائرانہ نظر ڈالے اسکے رات والے کپڑے اور جوتے سمیٹتی بیڈ کیطرف آئی۔ کب آیا تھا میر اشہزادہ رات کو..؟۔ اسے کسمساتے دیکھ زارا نے محبت سے بھرپور لہجے میں سوال کیا۔ تین بج چکے تھے مما!..

تھکے ہوئے لگ رہے ہو طٰہٰ.. طبعیت ٹھیک ہے...؟ اسکے ماتھے اور چہرے پر ہاتھ لگاتے وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی۔ ٹھیک ہوں میری پیاری مما بس تھوڑی سی تھکاوٹ ہے وہ بھی اتر جائے گی آپکے ہاتھ

کی کڑک کافی پی کر....۔اچھا تو پھر میں ابھی لاتی ہوں... اسکے بال سہلاتے زارا فوراً سے اٹھی تھی۔ مما ملک ولا میں کوئی مہمان آئے ہیں کیا. ؟رات کا منظر یاد آتے ہی طٰہٰ نے جھٹ سے سوال کیا باہر جاتی زارا نے وہی رک کر اسے دیکھا۔ہاں تمہاری ملائکہ آنی اور وقاص انکل اپنی بیٹیوں کے ساتھ واپس پاکستان آگئے ہیں۔زارا خوشی سے چہک پڑی۔

" مر گئے... خبر سنتے ہی وہ گڑبڑا گیا۔اسے معلوم کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا تھا کل رات کچن میں اسکے ساتھ کون تھی وہ نتاشا کی بولڈ اور دلیر طبیعیت سے اچھی طرح واقف تھا اور اسکے بعد ایک عفاف ہی بچتی تھی وہ اسکے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا سوائے نام کے اسے دیکھنے کا بھی کبھی اتفاق نہیں ہوا تھا ناہی اسے کبھی کوئی دلچسپی رہی تھی مگر ابھی ایک بات جو اسے اچھی طرح سمجھ آگئی تھی وہ یہ کہ عفاف رضا انتہا قسم کی ڈرپوک لڑکی ہے۔۔یہ کیا ہو گیا یار... اپنا سر پیٹتے وہ بستر سے نیچے اترا۔اگر اسنے بڑے پاپا کو بتا دیا تو۔۔تیری کلاس تو پکی طٰہٰ میر۔۔پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلتے وہ بڑبڑایا۔ایک کام کرتا ہوں جا کے ایکسکیوز کر لیتا ہوں... اور اگلے ہی لمحے اسے اپنی سوچ پر لعنت بھیجی تھی۔۔اگر اسنے مجھے دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا تو... نہیں اسکے سامنے جانے کی غلطی نہیں کروں گا۔ایسا کرتا ہوں ملک ولا سے ہی نکل جاتا ہوں۔ہاں یہ بیسٹ ہے... اپنی اس سوچ پر خوش ہوتے طٰہٰ واشروم کی طرف

بڑھا۔ جلدی جلدی میں تیار ہوئے اپنی یونیفارم پہنے وہ نک سک سازارا کی تیار کردہ کافی پی کر چھپتے چھپاتے پورچ تک پہنچا تھا ایک دن ہوا ہے اس لڑکی کو یہاں آئے اور مجھے پولیس انسپکٹر کو اپنے ہی گھر سے ایسے چوروں کی طرح نکلنا پڑ رہا ہے صرف اس مصیبت کی وجہ سے...! عفاف کو کوستے اسنے اپنی جیپ ملک ولا سے باہر نکالی تھی آریان کے غصے سے وہ تینوں ہی باخوبی واقف تھے وہ عزہ اور امیمہ کے متعلق کسی کو بھی بخششش نہیں دیتا تھا پھر عفاف اور نتاشہ بھی تو اسکی اچھی دوست کی بیٹیاں تھی ان دونوں کیلیئے بھی یقیناً ملک ولا میں وہی اصول ہو گئے جو انکے لئے تھے اور طٰہٰ میر کم از کم اپنے بڑے پاپا سے بے عزتی کروانے کا تو روادار بلکل نہیں تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سگریٹ سلگائے وہ بے تابی سے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا

اور کتنا ٹائم لگے گا یاحان... اسنے بے چینی سے استفار کیا۔

ہو گیا ہے ایچ ایم دیکھ لو... اگلے ہی لمحے یاحان نے لیپ ٹاپ اسکی طرف پھیرا۔ وہ فوراً سے لیپ ٹاپ کی طرف لپکتا اسے چیک کرنے لگا۔ مگر یاحان کی الجھی نظروں کو خود پر جمے دیکھ اسنے سوالیہ نظروں

نے اسکی طرف دیکھا۔ یہ سب کیوں کر رہے ہو تم ایچ ایم..؟"اس سب سے تمہارا کوئی کنسرن نہیں ہونا چاہئیے۔

اسنے دوٹوک لہجے میں کہا مجبوراًیاحان کو خاموش ہونا پڑا۔

اسکے علاوہ کوئی سوال ہے تو پوچھ سکتے ہو..؟اسنے خود اجازت دی کیونکہ وہ جانتا تھا اسکے منع کرنے کے بعد اب یاحان عاظمی افففف تک نہیں کرے گا۔ اینارہ کے ہاتھوں غلط خبر کیوں پہنچائی شہنشاہ خان کو..؟اسنے جھٹ سے سوال کیا جیسے اجازت کے ملنے کی دیر تھی۔"تم یقیناًاس چِپ کی بات کر رہے ہو..؟

صوفے پر دراز ہوتے اسنے ٹیبل پر جوتوں سمیت پاؤں رکھے تھے

ہاں..!میں ابھی بہت سنگین مسئلے میں پھنسا ہوا ہوں یاحان اور ایسے میں شہنشاہ خان کی ہر وقت ٹکی مجھ پر نظر مجھے کوفت میں مبتلا کرتی ہے میں صرف حرب دادا کی وجہ سے خاموش ہوں۔ اینارہ کو وہاں بھیجنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ شہنشاہ خان کچھ وقت میرے پیچھے سے ہٹ جائے۔ مگر اس میں موجود غلط انفارمیشن آپکو حرب دادا کی نظروں میں مشکوک بنا سکتی ہے۔ یاحان الجھتے ہوئے بولا۔۔۔تم اس

سب کی فکر مت کرو میں سب سنبھال لوں گا۔اسکا اطمینان قابلِ دید تھا۔"مگر میں سکون میں نہیں ہوں بھا...روانی میں وہ کچھ اور بولتا ایچ ایم کی کڑی نظر خود پر پڑتے ہی وہ گڑبڑا گیا۔مم..میرا مطلب ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا آپ پچھلے ایک ماہ سے جو کھیل کھیل رہے ہیں وہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ ہمم کیا سمجھ نہیں آرہا...؟جواب جانتے ہوئے بھی اسنے سوال کیا۔یہی کہ آپکو اور ہمیں پالنے والے حرب دادا ہیں اگر وہ نا ہوتے تو آج ہم اس مقام پر نا ہوتے مگر آپ انکے ساتھ ہی دغا کر رہے ہیں مجھے یہ بات اندر ہی اندر کھا رہی ہے وہ اپنے مقام پر پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں مگر آپ ڈارک آوَل بن کر انکے راستے میں روڑے اٹکا رہے ہیں آپ جانتے بھی ہیں جس دن انہیں معلوم ہو گیا کہ ڈارک آوَل کون ہے وہ کیا حشر کریں گئے آپکا..؟جس دن انہیں پتہ چل گیا کہ انکے پاکستان بھیجے جانے والے تمام بندوں کو قتل کرنے والا انسان کوئی اور نہیں آپ ہی ہیں.."۔۔۔یاحان نے ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ ڈالا اور اب سامنے بیٹھے ایچ ایم کی جانچتی نظروں سے بچنے کیلئے پانی کا گلاس منہ سے لگائے وہ چہرا پھیر گیا۔میرے پاس تمہارے ہر سوال کا جواب نہیں ہے یاحان کیونکہ تمہیں تمہارے سوالوں کا جواب میں نہیں وقت دے گا۔اسنے مضبوط لہجے میں کہتے نئ سگریٹ سلگائی۔جن کا جواب ہے وہی بتادیں تاکہ میری پریشانی میں کچھ کمی ہو.؟اسنے بیچارگی سے پوچھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تم جانتے ہو یا حان دنیا مجھے ڈارک آوَل کیوں کہتی ہے..؟

حان نے نفی میں گردن ہلائی۔"Dark Owl Is A Sign Of Death"

"یاد رکھنا جو ڈارک آوَل کو پہچان جائے گا، اپنی جان سے جائے گا"اسکی سرسراتی سرگوشی پر یاحان نے تھوک نگلا اور رہی بات حرب دادا کے بندوں کو قتل کرنے کی تو یہ ابھی صرف شروعات ہے تم دیکھتے جاؤ یاحان میں کیسے اسے زمین پر پٹختا ہوں حرب دادا، بادشاہ اور اسکا بیٹا پاکستان میں موجود اس لڑکی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہیں۔اور ایچ ایم کبھی انہیں اس لڑکی تک پہنچنے نہیں دے گا۔ مگر کیوں.... آپ کو کیا مسئلہ ہے اس لڑکی سے..؟اسنے الجھتے ہوئے سوال کیا۔

وہ لڑکی انکے لئے سونے کی چابی جیسے ہے یاحان اور میں ان سب کو برباد ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں تو تمہیں لگتا ہے جن کی بربادی کی خواہش ایچ ایم رکھتا ہے وہ انہیں بلندی پر چڑھنے دے گا۔ایسا کبھی نہیں ہو گا یاحان میں ہر اس سیڑھی کو کاٹ کر پھینک دوں گا جس پر چڑھ کر وہ مزید بلندی حاصل کریں گئے کیونکہ ایچ ایم نے انکی موت کا خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر کیلئے وہ کسی بھی حد سے گزر جائے گا۔اسکے اٹل لہجے اور سرد تاثرات بھانپتے حان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔گلاس ڈور پر دستک ہوئی تو ان

دونوں نے مڑ کر دیکھا جہاں گارڈ کھڑا تھا حان نے اسے اندر آنے کی اجازت دی۔ بوس وہ باہر کوئی لڑکی آئی ہے...،

ضرور ایناره آئی ہو گئی... میں دیکھتا ہوں. حان ابھی اٹھتا گارڈ بول پڑا۔ وہ ایناره میم نہیں صوفیہ میڈم آئی ہیں۔

ضرور ایناره آئی ہو گئی... میں دیکھتا ہوں. حان ابھی اٹھتا گارڈ بول پڑا۔ وہ ایناره میم نہیں صوفیہ میڈم آئی ہیں۔ گارڈ سمیت یا حان کی نظریں بھی ایچ ایم کے چہرے کے گرد گردش کرنے لگی جسکے تاثرات پل میں سخت سے سرد ترین ہو چکے تھے

یہ جنز ادی کہاں سے ٹپک پڑی اچانک...؟ حان چہرا جھکائے بڑبڑایا مگر ساتھ کھڑا ایچ ایم سن چکا تھا۔ اسے کہو ایچ ایم ایمپائر میں نہیں ہے... بیزاریت سے کہتے اسنے نئی سگریٹ سلگائی تھی

گارڈ کے جاتے ہی حان نے کچھ سوچتے ایچ ایم کو پکارا۔ اگر آپ انکی بربادی ہی چاہتے ہیں تو خود پاکستان جا کر اس لڑکی کو غائب کیوں نہیں کر... میں اپنی اس زندگی میں تو کبھی پاکستان نہیں جاؤں گا... وہ اتنی شدت سے دھاڑا حان کے باقی کے الفاظ حلق میں ہی دب گئے۔ غصے کی شدت سے آنکھوں میں سرخ

ڈورے ابھرے تھے دماغ کی رگیں تن گئی تھی حان اسکی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا۔ مم... میں بس سجیشن دے رہا تھا ایچ ایم... وہ ہکلایا۔ "ایسا کیا سجیشن دے دیا تم نے جو میرے ہی کو پسند نہیں آیا۔ اسنے اپنی مخصوص سریلی سی آواز میں دل لبھاتی اداؤں کے ساتھ وہاں آتے سوال کیا۔ اس پر طائرانہ نظر ڈالے جہاں حان نے نظریں جھکائی وہی ایچ ایم نے بھی اس پر حقارت بھری نظر ڈال کر چہرا موڑ لیا۔ گولڈن رنگ کے گھٹنوں تک آتے چست سے سلیو لیس ٹاپ میں ملبوس اپنے کالے گھنگھرالے بالوں کو ایک ادا اسے جھٹکتی وہ ایچ ایم کی طرف آئی تھی

میں ابھی میٹنگ میں بزی ہوں تم دفعہ ہو سکتی ہو یہاں سے۔۔ انتہائی روکھے لہجے میں کہتے اسنے لیپ ٹاپ اٹھالیا۔ جواباً وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔ اسکی سریلی مدھم سی ہنسی اس کمرے میں داخل ہوتے گارڈ کے کانوں میں بھی پڑی تھی۔۔۔ تمہیں پتہ ہے ڈارلنگ... صوفیہ نے اسکے گلے میں بازو ڈالے رازدانہ انداز میں کہا۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور یہ حماقت کرتا تو صوفیہ حرب فجار اسکو کھڑے کھڑے شوٹ کر دیتی۔ تم اسے شوٹ کرتی یاں اسکے ساتھ محبت کے کھیل کھیلتی... ... یہ سب تمہارا ہیڈیک ہے مجھے اس سب سے کوئی کنسرن نہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے اب بھی کہہ رہا ہوں یہاں مت آیا کرو تمہاری موجودگی مجھے زہر لگتی ہے ورنہ کسی دن میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گئی۔ تیز لہجے میں کہتے ٹیبل پر پڑی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گن اٹھائے اسنے پیچھے ہاتھ جوڑے کھڑے گارڈ کے سینے میں تین گولیاں اتاری تھی۔ غلطی کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جاتا۔۔ موت بخشی جاتی ہے تا کہ وہ دوبارہ ایسی غلطی نا کرے۔ لہجہ سفاکیت سے پر تھا۔ اسکی لاش کو ٹھکانے لگاؤ یاحان اور اسے باہر کا راستہ دکھاؤ۔ کہتا وہ نکل گیا۔ یاحان اور صوفیہ کیلئے وہ سب نیا نہیں تھا وہ ایچ ایم تھا وحشت کی دنیا کا الجھا ہوا شہزادہ جس کیلئے نا تو انسانی زندگی کوئی معنی رکھتی تھی نا ہی عورت ذات اور جب سامنے صوفیہ جیسی عورت ہوتی تو وہ انہیں کسی کچڑے کے ڈھیر سے زیادہ کچھ سمجھنے کا روادار نہیں تھا

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ کچھ دیر پہلے ہی کلاس لے کر فری ہوئی مطلوبہ نمبر پر میسج سینڈ کرنے کے بعد موبائل کی بند سکرین پر اپنا حجاب کو درست دیکھ تسلی کیے اسنے کینٹین کی راہ لی کندھے پر لٹکائے بلیک کلر کے درمیانے سائز کے بیگ میں کوئی کتاب بمشکل ہی آسکتی تھی دو سے تین بکس کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا کینٹین میں داخل ہوتے ایک میز خالی دیکھ کر عزہ چائے کا کپ لیے وہاں آ بیٹھی چائے کے سپ لیتی عزہ نے دوسری بار اپنی دائیں سائیڈ پر موجود ہستیوں کو ناگواریت سے دیکھا تھا جو دیدے پھاڑے اسے ہی دیکھ رہے تھے دو ٹیبل چھوڑ کر تیسرے ٹیبل پر بیٹھے ان اوباش لڑکوں کے گروپ سے تمام یونی ہی تنگ تھی وہ الگ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بات تھی ان کا تصادم عزہ آریان ملک سے کبھی نہیں ہوا تھا یاں ہونے والا تھا۔ لگتا ہے بھئی عثمان یہ لائن نہیں دے گئی۔۔۔ تو ٹھیک ہے بیٹا ہم خود لائن دے دیتے ہیں۔" سنبھال کے بھئی یہ لڑکی دور سے ہی آفت لگ رہی ہے قریب سے تو پھر طوفان ہو گئی۔" فکر ناٹ جانی یہ لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں پہلے بھاؤ کھاتی ہیں... خباثت سے کہتے عثمان اسکی طرف گیا. وہ موبائل میں مصروف سی بیٹھی تھی ان کے گروپ کا ایک لڑکا جو شاید انکا سب کا بوس تھا عزہ کے سامنے رکھی چیئر پر آ کے بیٹھ گیا۔ اسکے بیٹھتے ہی عزہ نے تیکھی نظر اس کے چہرے پر ڈالی۔ کیا دور سے میں صحیح سے نظر نہیں آ رہی تھی...؟ اسکے وہاں بیٹھنے پر چوٹ کرتی اسنے متوازن لہجے میں ہو چھا۔۔ قریب سے دیکھنے پر کونسے پیسے لگتے ہیں جان ..؟۔۔ہاں پیسے تو نہیں لگتے مگر میرے ہاتھ میں پھر درد بہت ہوتا..!۔۔۔ مطلب... مقابل نے تعجب سے سوال کیا۔

اب تم ساری یونی کے سامنے ایک لڑکی سے مار کھاتے اچھے تھوڑی لگو گئے۔۔۔، اسکا اطمینان قابلِ دید تھا۔۔۔ پہلے حیرت سے اور پھر عثمان نے اس نازک سی لڑکی کو خباثت بھری نظروں سے دیکھا جو اسکے مطابق دلیر بننے کی محض کوشش کر رہی تھی۔

" تم مزاق اچھا کر لیتی ہو... وہ ہنسا۔ جواباً وہ خاموش رہی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

Do u believe in love at first sight.?اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔

"I believe in hate at first sight..."

اس شاہانہ جواب پر عثمان نے تاسف سے اس پٹاخہ کو گھورا۔

میری گرل فرینڈ بنو گئی...؟وہ ہار ماننے کو تیار نہیں تھا

کیوں سجل نے ریجیکٹ کر دیا کیا...؟پھر وہی ٹکا سا جواب..

وہ میرے لائق نہیں تھی...!عثمان نے حقارت سے اسے بتایا۔

ایسے کہو تم اسکے لائق نہیں تھے اور میری نظر میں تم اسکے تو کیا کسی بھی لڑکی کے لائق نہیں ہو ...،اسے کھری کھری سناتے عزہ وہاں سے اٹھی تھی اسے غصہ سجل کے متعلق استعمال کئے گئے لفظ اور لہجے پر آیا تھا وہ اسکی کلاس میٹ تھی جو اسکی چکنی چپڑی باتوں میں آئی اپنی زندگی برباد کر چکی تھی اور وہ ایسے شان سے گھومتا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔وہ ابھی کینٹین سے باہر نکلتی پیچھے سے آتے عثمان نے اسکا ہاتھ پکڑے روکنا چاہا۔کلائی کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس کرتی وہ پلٹی اور شعلہ بار نظروں سے آئی برو اچکاتے عثمان کو دیکھا دوسرے ہاتھ کا تھپڑ گھما کر اسکے دائیں گال پر چھاپے عزہ نے اسے

سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اگلے ہی لمحے بیگ سے مطلوبہ شے نکال کر سامنے کھڑے عثمان کی آنکھوں میں چھڑک دی۔

آہ... میری آنکھیں... اسکا ہاتھ چھوڑے وہ آنکھوں کی جلن سے بے حال ہوتا بپھرا۔ میں امید کرتی ہوں یہ چلی پیر سپرے تمہیں پسند آیا ہو گا۔ بیگ کندھے پر لٹکائے اسنے ہاتھ جھاڑتے کہا۔

اسکی درگت بنتے دیکھ اسکے باقی کے دوست بھی وہاں آ ٹپکے مگر آگے نہیں آئے تھے۔ آج کے بعد مجھے چھونے سے پہلے سوچ لینا وگرنہ عزہ آریان ملک نے دوسرا موقع دینا نہیں سیکھا۔ کرخت لہجے میں کہتے وہ عفاف کی طرف چلی گئی۔ چھوڑو گا نہیں میں تمہیں عزہ... پانی لے کر آؤ کمینوں...! سرخ آنکھوں کو زور سے رگڑے وہ دھاڑا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ماضی میں دوہرائی غلطی کو دوہرانے کی کوشش بھی مت کرنا تم سب ورنہ اس بار میں تم لوگوں کو نہیں بچاپاؤں گا۔"" انکے بے بس لہجے پر آریان بس گہری سانس بھر کے رہ گیا۔ ہمم تو مطلب آپ چاہتے ہیں ہم چپ چاپ بیٹھ کر اس زندگی اور موت کا تماشا دیکھتے رہے۔ فیصل بھی بولا تھا۔" نہیں میں نے ایسا نہیں کہا فیصل میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں اس بار بغیر کسی پرمیشن کے کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گئے تم

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سب۔۔اور پھر بیشک میں اپنی بیٹی کو کھو دوں اس بات سے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔وہ بپھرا شیر بنا دھاڑا۔۔فیصل کالم ڈاون..کیسے کالم ڈاؤن بھائی آپ کیا بھول گئے ہیں شہزادی کے ساتھ کیا کیا ہوا ہے اور اب بھی ہم خاموش ہو جائیں تا کہ وہ ہماری ہی نظروں کے سامنے ہماری بیٹی کو ہم سے چھین لے۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ دنیا کو آگ لگا دیتا یاں عزہ کو کہیں چھپا دیتا۔آریان بے بسی سے اسے دیکھتا سر جھکا گیا جیسے وہ بھی فیصل کی باتوں سے رضامند تھا۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا فیصل میں نے عزہ کیلئے بوڈی گارڈ کا انتظام کیا ہے۔میں اپنی شہزادی کے ساتھ کسی غیر مرد کو کبھی رہنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ابھی انکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی فیصل غصے کی شدت سے دھاڑا۔ایک منٹ فیصل خاموش ہو جاؤ!...

آریان کے کہنے پر وہ چپ ہوتا اپنا ضبط سے سرخ پڑتا چہرا پھیر گیا۔میں نے بیس سالوں میں اپنی بیٹی کیلئے کسی بوڈی گارڈ کا انتظام نہیں کیا سر...وہ آریان ملک کی بیٹی ہے جسکی حفاظت میں یہاں بیٹھ کر بھی بخوبی کر سکتا ہوں۔مگر یہاں مسئلہ اسکی حفاظت سے بڑھ کر ہے آخر کب تک ہم اسی خوف میں جیتے رہے گئیں میں لاکھ مضبوط انسان صحیح سر مگر میں اپنی بیٹی کے معاملے میں کچھ بھی برداشت نہیں کر پاؤں گا۔ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ چہرا جھکائے بے بسی سے بول رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں آریان مگر یہ بھی دیکھو کہ تمہاری بیٹی کے ذریعے ہم بادشاہ خان تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور بوڈی گارڈ محض ایک نام ہے در حقیقت جس لڑکے کا میں نے انتخاب کیا ہے وہ ایک قابل پولیس انسپکٹر ہے جو اس مشن میں تم تینوں کی مدد کرے گا اور تمہاری بیٹی کی حفاظت بھی کرے گا مگر ایسے کہ عزہ تو کیا کسی کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہو گئی۔ وہ تینوں خاموشی سے انہیں سن رہے تھے

اندر آجاؤ... باری باری انہیں دیکھتے انہوں نے باہر کھڑے شخص کو اندر بلایا۔ آریان سمیت ان دونوں نے آنے والی ہستی کو سر تا پیر گھورا وہ طٰہٰ کا ہم عمر تھا سفید رنگت تیکھے نقش چہرے پر سنجیدگی آنکھوں سے پھوٹتی دیدہ دلیری کھڑی ناک، چوڑے کاندھے کسرتی جسم بلیک شرٹ اور جینز میں ملبوس وہ انہیں شریف معلوم ہوا تھ۔ نام کیا ہے...؟ آریان نے سوال کیا

احمر شیخ...!" میں معذرت خواہ ہوں سر مگر مجھے اس سب کا حصہ نہیں بننا ہے میں اپنی شہزادی کے ساتھ ایسے ہی کسی کو رکھنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ کھڑے ہوتے فیصل نے عزم سے کہا۔

سوری ٹو سے فیصل سر مگر میں بھی اس فیصلے پر راضی نہیں تھا کیونکہ مجھے لڑکیوں سے الجھن ہوتی ہے بٹ میں سر کے کہنے پر راضی ہوا ہوں۔ اپنی توہین پر احمر نے بھی فوراً وہاں آنے کی وجہ بتائی تھی حمزہ

اور آریان خاموشی سے وہ ساری کاروائی دیکھ رہے تھے. "تو ٹھیک ہے پھر سر ابھی تمہیں منع کر دے گئے.. فیصل پھر سے بولا. جواباً احمر نے کندھے اچکائے جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ "آپ کچھ بولیں اس سے پہلے میں آپ سب کو کچھ بتانا چاہتا ہوں خبر ملی ہے بادشاہ پاکستان آنے کی تیاری کر رہا ہے۔ باہر جاتے فیصل کے قدم وہی رکے۔ آریان سمیت حمزہ نے سرعت سے گردن اٹھائے اسکی طرف دیکھا۔ مجھے کچھ دیر پہلے ہی یہ بریکنگ نیوز ملی ہے آپ لوگ چاہیں تو میں کنفرم بھی کروا سکتا ہوں۔ اسکے اٹل لہجے پر وہاں سب گہری سوچ کا شکار ہو گئے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تم دونوں گاڑی میں بیٹھو میں سامنے شاپ سے ہو کر آتی ہوں۔

آپ اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہیں امیمہ آپی...؟ ساتھ بیٹھی عفاف نے اسے پکارا۔ نہی.. نہیں تو میں تو ٹھیک ہوں۔ ماتھے پر آئے پسینے کے ننھے قطروں کو صاف کرتی وہ فوراً سے بولی۔

تمہارا ایڈمیشن ہو گیا...؟ جی آپی ہو گیا کل سے جوائن کروں گئی۔ آپی مجھے کار میں سفوکیشن ہو رہی ہے میں باہر ویٹ کرتی ہوں جب تک آپی نہیں آجاتی۔ امیمہ کی سنے بغیر ہی عفاف گاڑی سے باہر نکلتی ساتھ بنے فوٹ پاتھ پر کھڑی ہو گئی۔ دور نہیں جانا عفاف ورنہ آپی ڈانٹیں گئی۔ اسے تنبیہ کرتے سیٹ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے ٹیک لگائے امیمہ نے آنکھیں موندلی۔ اپنے بیگ سے کیمرہ نکالے وہ یونہی اسے چیک کر رہی تھی جب اچانک ہی عفاف کی نظر خوبصورت سی سفید اور گولڈن رنگ کی تتلی پر پڑ گئی۔ میں نے اتنی پیاری تتلی پہلے کبھی نہیں دیکھی... خوشی سے چہکتے عفاف کیمرہ تھامے اسکے تھوڑے نزدیک آئی ہی تھی کہ وہ اڑ پڑی۔ ارگرد سے بے خبر وہ کیمرہ ہاتھ میں تھامے اس تتلی کے پیچھے بھاگنے لگی تاکہ اسکی خوبصورتی کو کیمرے میں قید کر سکے۔ اسکے مسلسل اڑنے کی وجہ سے وہ اپنی گاڑی سے کافی آگے نکل آئی تھی جس کی خبر اسے تب ہوئی جب صاف ستھری سڑک کے دوسرے کنارے پر کھڑی عفاف نے جابجا ہارن کی آوازیں سنی تھیں اتنے شور پر وہ ایکدم سے گھبراتی ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر اپنی گاڑی کہیں نظر نہیں آئی ابھی وہ روڈ کراس کر کے آگے بڑھتی کچھ بائیک سوار لڑکوں نے اسکا راستہ روک لیا۔ پہلے سے ہی ڈری سہمی عفاف کا دل اس مصیبت پر رونے کو ہوا تھا وہ ایک سائیڈ سے نکلتی ایک نے اپنی بائیک سے اسکا راستہ روکا تھا۔

کہاں جانا ہے میڈم کہو تو ہم چھوڑ دیتے ہیں... خباثت بھری نظروں سے اسکا جائزہ لیتے اسنے شوخ لہجے میں سوال کیا ان چار بائیک کے درمیان میں کھڑی عفاف نے نمکین پانیوں سے بھری اپنی گرے

آنکھیں اٹھائے انہیں دیکھا۔کچھ پل وہ سب مبہوت سے اسے دیکھتے رہ گئے۔"ہائے کتنی خوبصورت ہے یہ بھئی...پہلے نے ساتھ کھڑے لڑکے کو کونی مارتے کہا."مم..مجھے جانے دیں پلیز.

التجائیہ لہجے میں کہتی وہ رو دینے کو تھی۔۔۔چل اپنا نمبر دے پھر ہم تجھے جانے دے گئے...پہلے بائیک سوار نے للچائی نظروں سے اسے گھورتے ڈیمانڈ کی تھی."اللہ جی پلیز ہیلپ می...اسنے شدت سے اللہ کو پکارا تھا۔۔۔پہلے تو اپنی بہن کا نمبر مجھے دے پھر یہ تجھے اپنا نمبر دے گئی۔اس بھاری رعب دار آواز پر عفاف سمیت وہ چار لڑکے بھی مڑے تھے یہاں پولیس کی وردی میں ملبوس غصے سے آگ بگولہ ہوتے انسپکٹر کو دیکھ انکی سٹی گم ہوئی تھی وہ تو ایسے ہی راؤنڈ پر نکلا تھا جب اچانک سامنے سڑک پر گروپ بنا دیکھ وہ جیپ سے اترتا وہاں آیا مگر اسکی برداشت کی حد تو تب سوا ہوئی جب اسنے ان لڑکوں کے بیچ کھڑی لڑکی کو اور انکی واہیات گفتگو کو سنا تھا۔اوئے بھاگ...پہلے کی آواز پر وہ تینوں بائیک سوار اگلے ہی سیکنڈ میں وہاں سے نو دو گیارہ ہوئے تھے۔۔۔سکھ کا سانس بھرتے عفاف نے مشکور ہوتی نظروں سے اس انسپکٹر کو دیکھا۔۔۔آپ کا بہت بہت شکریہ سر...اسنے تہے دل سے کہا۔"شکریہ کی ضرورت نہیں ہے...طٰہٰ نے بمشکل اسکے چہرے سے نظر ہٹائی۔یاں تو وہ انتہا کی خوبصورت تھی یاں پھر اسکی ذات میں کوئی کشش تھی جس نے طٰہٰ میر جیسے شخص کے دل کو کسی اور ہی رو میں دھڑکنے پر مجبور کیا

تھا۔۔۔اچھی لڑکیاں خود کو ڈھانپ کر رکھتی ہیں میڈم ورنہ ان جیسے کتے یونہی آپکے پیچھے لگے رہے گئے۔اسکی جینز شرٹ پر دھیمے لہجے میں چوٹ کرتے طٰہٰ وہاں سے پلٹ گیا۔عفاف اسکے جملے کا مفہوم سمجھتی سر جھکا گی۔

تیری کیا لگتی ہے بھلا جو تو اسے مشورے دے رہا تھا۔خود کو کوستے وہ جیپ تک آیا جانے کیا وجہ تھی اسنے پلٹ کر ایک بار پھر پیچھے دیکھا جہاں وہ لڑکی اب نہیں تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ میٹنگ روم میں بیٹھا میٹنگ میں مصروف تھا جب اچانک اس کمرے میں موبائل کی آواز گونجی فیصل حمزہ سمیت وہاں موجود تمام سٹاف آریان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔سوری جنٹل مین میری بیوی کی کال ہے۔آریان نے مسکراتے موبائل کان کے ساتھ لگایا مگر دوسری طرف سے ملنے والی خبر نے اسکے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی۔فیصل اور حمزہ اسکے بدلتے تاثرات دیکھ اپنی جگہ سے اٹھتے اسکے قریب اکھڑے ہوئے۔کیا ہوا ہے بھائی...کوئی پریشانی ہے...؟حمزہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا مگر آریان کی حالت ایسی تھی جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔بدن ایسا تھا مانو کاٹو تو لہو نہیں...ر...روز....کھو گئی ہے...

اسے کوئی لے گیا۔ آریان کے حواس ساتھ چھوڑنے کو تھے فیصل حیرت کے مارے دنگ کھڑا تھا بیٹھے بٹھائے اتنی بڑی آفت ان کے سر پر آن ٹوٹی تھی.

جس کا ڈر تھا وہی ہوا اسکی بیٹی کو اس سے چھین لیا گیا تھا اب دیکھنا یہ تھا آریان ملک اپنی بیٹی کو واپس لا سکے گا یا نہیں...، حمزہ ملائکہ کو کال کرو فوراً اور وہاں کی صورتحال معلوم کرو... گاڑی ریورس گیئر پر ڈالے آریان نے جلدی میں کہا۔ فیصل موبائل میں گھسا اپنے ہی کسی چکر میں تھا گاڑی ہواؤں میں باتیں کرتی ایک کھنڈر نما جگہ پر پہنچی تھی۔ کیا یہی وہ جگہ ہے...؟ جی بھائی جو ڈیوائس ہم نے عزہ کے لاکٹ میں فٹ کی تھی اسکے مطابق تو یہی جگہ ہے۔ صحیح چوکنا ہو جاؤ... آریان کے کہنے پر وہ دونوں بھی گن لوڈ کرتے گاڑی سے اترے تھے۔۔۔ ہوشیار رہنا جو بھی سامنے آئے اسے شوٹ کر دینا عزہ ہمیں ہر حال میں سلامت چاہیئے۔ آریان کے کہنے کے ساتھ ہی وہ تینوں پھونک پھونک کر قدم رکھتے اس جگہ پر داخل ہوئے تھے جو باہر سے کھنڈر نما تھی اندر سے اسکی حالت اس سے بھی زیادہ خستہ تھی مگر حیرت کی بات یہ تھی اگر وہ صحیح جگہ پر تھے تو وہاں کوئی سکیورٹی کیوں نہیں تھی اس سناٹے میں آریان کو اپنے دل کی تیز دھڑکنیں صاف سنائی دے رہی تھی۔ حیرت ہے بھائی اگر عزہ یہاں ہے تو پھر یہاں کوئی گارڈ کیوں نہیں ہے اور تو اور یہ خاموشی... ابھی وہ آگے کچھ کہتا وہاں گولی چلنے کی آواز پر وہ

تینوں حواس باختہ سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔۔بھائی... پیچھے کھڑا شخص آریان کا نشانہ باندھ چکا تھا ابھی وہ گولی چلاتا حمزہ اسے دھکا دیتے خود آریان کے سامنے دیوار بن گیا۔ گولی اسکی بازو کو چیرتی نکل گئی فیصل نے فوراً اس شوٹر کا نشانہ باندھا تھا آریان اور حمزہ دروازے کی اوٹ میں ہوئے تھے۔۔فیصل کا نشانہ خراب کرتے ابھی وہ بھاگتا آریان نے اسکی ٹانگ کا نشانہ بنایا گولی اسکی ٹانگ کو زخمی کرتی نکل گئی جس کی وجہ سے وہ دلخراش چیخ مارتا فرش پر اوندھے منہ جا گرا۔فیصل اسکی طرف لپکا جبکہ آریان نے حمزہ کی طرف دیکھا جو ہونٹ بھینچے درد ضبط کیے بازو پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا ٹائی کھولتے آریان نے اسکی بازو پر باندھی۔

تم ٹھیک ہو حمزہ..؟جی بھائی میں ٹھیک ہوں... آریان کا ہاتھ تھپتھپاتے حمزہ نے تسلی کرائی۔بتا مجھے میری شہزادی کہاں ہے ورنہ ابھی تیرا بھیجا اڑانے میں سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔اسکے سر پر گن رکھے فیصل شدت سے دھاڑا۔"مم..مجھے نہیں پتہ مجھے چھوڑ دو..."چھوڑ دیں تجھے کیسے چھوڑ دیں تو نے میرے بھائی کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے تیری وجہ سے میرا ایک بھائی زخمی ہوا ہے شرافت سے بتا دے ورنہ میرا دماغ گھوم گیا تو تیرے سارے خاندان کو پاتال میں پہنچا دوں گا...اسکے چہرے پر پے در پے تھپڑ مارے فیصل جنونی بنا چیخ رہا تھا

چھوڑوا سے فیصل شاید یہ واقع نہیں جانتا... فیصل کو اس سے دور ہٹاتے آریان نے بے بسی سے کہا تبھی کمرے میں موبائل کی آواز ابھری فیصل نے اس شوٹر کی جیب ٹٹولی اسکے فون کو بر آمد کرتے اسنے فوراً کال لاؤڈ اسپیکر پر ڈالی گن اسکے سر پر رکھے اسے بولنے کا اشارہ دیا تھا۔جی..جی بوس... ؟

کام ہوا کے نہیں جلدی بتاؤ آریان ملک مر گیا یا زندہ ہے..؟ اسپیکر سے ابھرتی آواز وہ تینوں پل میں پہچان گئے تھے فیصل اور حمزہ کا خون کھول رہا تھا آریان نے اسے ہاں میں جواب دینے کو کہا۔

جج..جی بوس کام ہو گیا... وہ مر گیا... اسکے گلے میں معدوم سی گلٹی ابھری۔دوسری طرف مقابل کا دل بھگنڑے ڈالنے کو کر رہا تھا۔تت... تم سچ کہہ رہے ہو وہ آریان ملک مر گیا... مجھے یقین نہیں آرہا جاوید... وہ خوشی سے دوہرا ہوتا چیخ پڑا۔جی بوس سچ کہہ رہا ہوں... وہ ممنایا۔۔تم نے میری سب سے بڑی خواہش پوری کی ہے جاوید میں تمہیں مالا مال کر دوں گا تم جو مانگو گئے وہ دوں گا بس ایک کام اور ہے اسے بھی کرتے آنا۔جلدی پوچھ کیا کام ہے...؟ اسکا کالر پکڑے آریان نے جبڑے بھینچے کہا۔

و..وہ کیا کام ہے بوس...؟ آریان ملک کی بیٹی کو ختم کرنا ہے ایڈریس میں تجھے سینڈ کرتا ہوں وہ میرے آدمیوں کے پاس ہی ہے بس تو نے وہاں جا کر اسے مارنا ہے اور مجھے خبر کر دینی ہے پھر واپس آجانا ہے۔اسے پلان سمجھاتے اسنے کال کٹ کر دی۔اس شہنشاہ خان کو میں جیتے جی قیامت سے متعارف نا

کروایا تو میرا نام بھی فیصل شاہ نہیں... انگاروں پر لوٹتے فیصل نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔ میسج کی رنگ ٹون پر وہ تینوں زخمی شوٹر کو گاڑی میں ڈالے اس بتائے پتے پر نکلے تھے گاڑی فل سپیڈ سے اس فارم ہاؤس پر پہنچی تھی جاوید کو اسی گاڑی میں لاک کئے وہ تینوں گنز لیے آگے بڑھے مگر وہاں کا منظر دیکھ وہ تینوں حیران رہ گئے۔ اینٹرنس پر کھڑے گارڈز کو کسی نے گولی مار دی تھی انہیں مزید تشویش نے آن گھیرا انتہائی پھونک پھونک کر قدم رکھتے وہ آگے بڑھ رہے تھے فارم ہاؤس میں داخل ہوتے انہیں مزید حیرانگی ہوئی وہاں ہر طرف گارڈز کی لاشیں بکھری ہوئی تھی آریان کا دل زوروں سے دھڑکا تھا عزہ کی گمشدگی میں بیتے وہ تین گھنٹے اس پر کسی عذاب سے کم نہیں تھے اور اب اپنی منزل کے اتنے قریب آکر بھی وہ خالی ہاتھ رہ گئے تھے وہاں صرف لاشیں بکھری تھی کوئی نہیں تھا جو انہیں اس منظر کی داستان سناتا... ہم صحیح ایڈریس پر آئے ہیں اگر تو یہ سب کس کا کیا دھرا ہے.؟ اسکا مطلب یہاں شہنشاہ کا دشمن بھی موجود ہے۔

عزہ یہاں بھی نہیں ہے... یا اللہ میری شہزادی مجھے لوٹا دیں... چہرا اٹھائے اس تمام وقت میں فیصل کی آنکھ سے وہ پہلا موتی ٹوٹ کر ڈاڑھی میں جذب ہوا تھا آریان اپنی جگہ سن ہوا کھڑا تھا ذہن مفلوج ہو رہا تھا آخر کون اسکی بیٹی کو لے جا سکتا ہے شہنشاہ کے علاوہ کون سا نیا دشمن ایسا پیدا ہو گیا تھا جو اس تباہی

سے ٹکر لینے چل پڑا تھا آریان نے زور سے آنکھیں میچی آنسوؤں کو پلکوں کی باڑ پر سختی سے روکے اسنے موبائل نکالا تھا جب سامنے کمرے میں موجود ہستی جانی پہنچانی آوازوں پر نوب گھمائے فوراً سے باہر آئی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر ان تینوں نے گردن موڑی اور اس معجزے پر وہ تینوں اپنی جگہ ساکت رہ گئے۔اورنج کلر کے شارٹ سے فراک میں ملبوس وہ چھ سالہ بچی اور کوئی نہیں آریان ملک کی روز اور فیصل حمزہ کی شہزادی ہی تھی۔۔۔ڈیڈ...وہ خوشی سے چہکتی اسکی طرف لپکی وہی سب چھوڑے آریان نے بھی بھاگتے اپنی بیٹی کو باہوں میں اٹھائے اسے ڈھیر سارا پیار کیا تھا۔"ڈیڈ کی پرنسیس آپ ٹھیک ہیں آپ کو کچھ ہوا تو نہیں... کوئی چوٹ تو نہیں لگی.؟اسکے چہرے ہاتھ،بازو،پاؤں کو چھوتے آریان دیوانہ وار اپنی بیٹی کو دیکھ رہا تھا۔افففف ڈیڈ میں ٹھیک ہوں.... چھ سالہ عزہ نے اپنے سر پر ننھا سا ہاتھ رکھے اپنی مما کا کہا جانے والا جملہ ہمیشہ کی طرح دوہرایا تھا اسکی حرکت پر مسکراتے وہ تینوں جانے کتنی بار اپنے رب کا شکر ادا کر چکے تھے۔

پرنسیس آپ کے ساتھ یہاں کوئی اور بھی ہے کیا...؟اسے فیصل کو دیتے آریان نے اسکے سامنے آتے سوال کیا تاکہ وہ ان بکھری لاشوں کو نا دیکھ سکے۔حمزہ کو اشارہ دیا کہ وہ فارم ہاؤس کو پوری طرح چیک کرے۔"ہاں"...کون تھا یہاں شہزادی...؟۔۔یہ تھا...جواباً عزہ نے اپنی ننھی ہتھیلی سامنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کی۔۔۔بلیک ڈیول... وہ دو لفظ دوہراتے آریان مشتعل سا ہوا ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا. یہاں شہنشاہ کا دشمن ہی موجود تھا مگر وہ آریان ملک کا دشمن نہیں تھا... آریان گہری سوچ کا شکار ہوا ذہن نے کچھ تاڑوں کو جوڑنے کی ابھی کوشش کی تھی عزہ کی آواز پر وہ پلٹ آیا۔۔ان انکل کو کیا ہوا ہے..؟زمین پر پڑے گارڈ کی طرف اشارہ کرتے اسنے معصومیت سے دریافت کیا۔

یہ سو رہے ہیں شہزادی... فیصل اسے لیے باہر نکلنے لگا۔۔انکی مما انکل کو روم میں نہیں سولاتی کیا پوپس..؟ تھوڑی پر انگلی رکھے وہ فیصل کو ہنسنے پر مجبور کر گئی۔انکی مما آنے والی ہے ابھی آپ واپس چلو آپکی مما پریشان ہو رہی ہیں۔۔ مما کیوں پریشان ہیں..؟کیونکہ انکی شہزادی یہاں آگئی نا اسلئے..!اسے گاڑی میں بٹھائے فیصل نے حمزہ اور آریان کی طرف دیکھا حمزہ کو اس فارم ہاؤس میں لاشوں کے سوا کچھ نہیں ملا تھا مقابل انکی سوچ سے بھی زیادہ شاطر تھا اپنے پیچھے وہ انکے لئے پہیلی چھوڑ کر گیا تھا جو کہ اسکا نام تھا۔

اپنے کندھے پر مانوس سا لمس محسوس کرتے آریان جھٹکے سے اٹھ بیٹھا آنکھوں کے کنارے ابھی بھی بھیگے ہوئے تھے اسنے نظر وا کی جہاں گاڑی ملک ولا کی اینٹرنس پر رکی تھی اس گزری قیامت کو سوچتے

آریان کا دل آج بھی اتنی ہی شدت سے دکھتا تھا جتنا اس فون کال پر اذیت میں مبتلا ہوا تھا جس کے ذریعے اسے عزہ کی گمشدگی کی خبر سنائی گئی تھی

آپ ایسے ہمت ہار گئے تو ہماری ہمت بھی ٹوٹ جائے گئی بھائی!...

میں ہمت نہیں ہارا حمزہ مجھے ہر حال میں اپنے اللہ پر یقین ہے، میری بیٹی کے ذریعے مجھ پر آزمائش اتاری گئی ہے وہ میری جان کا ٹوٹا ہے اسلئے مجھے اتنی تکلیف ہے اور یہی تکلیف مجھے میرے اللہ کے مزید قریب کر رہی ہے کیونکہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہر حال میں مدد گار صرف میرا اللہ ہے۔ اسکا کامل یقین بیس سال بعد بھی ویسا ہی پختہ تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

گاڑی پورچ پر کھڑی کیے حمزہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔ وہ تینوں چہرے پر مسکراہٹ سجائے ملک ولا میں اینٹر ہوئے۔ ہمیشہ کی طرح عزہ لاونج میں بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ڈیڈ آپ آ گئے... یس مائے پرنسیس... آریان نے اسکے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔کیسا گزرا آپکا آج کا دن اور کوئی شرارت تو نہیں کی نا ... اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھائے آریان پوری توجہ سے اسکی طرف ہمہ تن گوش تھا حمزہ اور فیصل ان کا پیار دیکھ مسکراتے وہی بیٹھ گئے تھے۔ آج کا دن اچھا گزرا ڈیڈ پر میں اداس ہوں... کیا ہوا شہزادی

کیوں اداس ہو آپ..؟پوپس دل بیمار ہے نا...اسکے آرزدگی سے کہتے ہی جہاں وہ سب پریشان ہوئے وہی فیصل جھٹکے سے اٹھتا اوپر امیمہ کے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔کیا ہوا ہے آپکی دل کو بیٹا..؟چھوٹے پاپا اسے بہت تیز بخار ہے صبح تک ٹھیک تھی پر جب یونی سے واپس آئی تو کافی تیز بخار تھا دادو نے ڈاکٹر کو بلا کے میڈیسن دے دی تھی۔وہ دونوں سر ہلاتے سن رہے تھے۔

ڈیڈ مجھے نا آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے.؟جی بولیں..آریان نے کہتے پانی کا گلاس منہ سے لگایا...ڈیڈ مجھے گن چاہئیے اور چلانی بھی سکھائیں۔رازدانہ انداز میں کہتے عزہ نے اسکے سر پر دھماکہ کیا۔آریان کو اچھو کا لگا وہ کھانستا حمزہ کی طرف دیکھنے لگا جو ہنستا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔یہ ناممکن ہے پرنسیس...پلیز ناڈیڈ پلیز...وہ بازو پکڑے ضد پر اتر آئی۔

"آپکی مما مجھے اور آپ دونوں کو ملک ولا سے باہر نکال دے گئی پرنسیس سمجھو پلیز...آریان نے التجائیہ لہجے میں کہا۔"تو کوئی بات نہیں ڈیڈ ہم دونوں نانا جان کی طرف چلے جائے گئے۔عزہ نے فوراً مسئلے کا حل دیا جیسے پہلے سے ہی سوچ کر بیٹھی ہو۔آریان نے پہلے اسے پھر ہنسی ضبط کرتے حمزہ کو گھورا۔

آپ کے ڈیڈ آپکی مما کے بغیر چند لمحے نہیں رہ سکتے پر نسیس آپ وہاں جا کر رہنے کی بات کر رہی ہیں۔ حمزہ کے جواب پر جہاں آریان مسکرایا وہی عزہ نے منہ بسور لیا۔۔۔ڈیڈ مجھے گن چاہیئے اور بس چاہیئے اسکے علاوہ مجھے کچھ نہیں پتہ۔ وہ باضد تھی۔

توبہ کرو بلیک روز اگر تمہیں گن لے دی تو لاہور کے ہو سپٹل مریضوں کیلئے کم پڑ جائیں گئے. اندر آتے یحییٰ نے تاسف جھاڑتے کہا۔ تم چپ کرو نقلچی بندر... اسکی خواہش مسترد کروانے والے کو عزہ نے وہی سے لتاڑا تھا۔ دیکھ رہے ہیں بڑے پاپا یہ میری بلکل بھی عزت نہیں کرتی۔ اسکے غمگین لہجے پر عزہ پورا منہ کھولے اس آفت کو دیکھنے لگی۔۔۔اپنی عزت اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے یحییٰ۔ جواب حمزہ کی طرف سے آیا۔ "مگر میرے ہاتھ میں تو سوائے لکیروں کے کچھ نہیں ہے ڈیڈ... بلکل ویسے ہی تمہارے دماغ میں بھی سوائے بھوسے کے کچھ نہیں ہے۔ ان تینوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں نتاشا اپنی جیکٹ بازو پر ڈالے تھکن آلودہ چہرا لیے انکے بیچ آئی تھی۔ لو ایک آفت کم تھی جو دوسری بھی ٹپک پڑی۔

یحییٰ نے تاسف جھاڑا۔۔۔اب جہاں ہمارا سردار ہو گا وہاں ہم نے تو ہونا ہے نا۔۔اسے زچ کرتی وہ کھکھلا کر ہنس دی۔اریان اور حمزہ اسکی درگت بنتے دیکھ ہنس رہے تھے انکی نوک جھوک دیکھ انہیں ہمیشہ اپنا ٹائم یاد آجاتا تھا۔اچھا اچھا بہت ہوا یحییٰ جاؤ فریش ہو جاؤ۔۔۔کھانے کا وقت ہونے والا ہے۔

میں ابھی جا رہی ہوں ڈیڈ پر مجھے جواب ہاں میں چاہئیے۔

نتاشا کے اشاروں پر جلدی سے بات ختم کرتے عزہ زینے پھیلانگتے اوپر کو چلی گئی تھی۔آریان نے ماتھا مسلا۔۔۔اگر وہ ہاں کرتا تو اسکی معصوم بیوی ناراض ہوتی تھی اگر ناں کرتا تو پرنسیس۔۔۔مطلب وہ جو بھی کرتا ہار دونوں طرف سے اسکی ہی ہونی تھی۔

ڈیڈ سنو وائیٹ کہاں ہے۔۔؟یحییٰ نے کچن میں جھانکتے لاونج میں واپس آتے پوچھا کیونکہ اکثر اسکی واپسی پر کوئی اور نا سہی مگر امیمہ اسے انتظار کرتی ملتی تھی اور نا جانے کیسی الفت تھی کہ اسے بھی اب سب سے پہلے اسے دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی۔"وہ بیمار ہے۔۔۔اپنے روم میں ہے۔حمزہ کے بتاتے ہی یحییٰ اپنے کمرے کی بجائے اسکے کمرے کی طرف مڑ گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیاہوا ہے میری گڑیا کو...؟ نتاشا نے ملائکہ کے انداز میں سوال کیا۔بس تھوڑی سی طبیعیت خراب ہے آپی... اللہ پاک تمہیں صحت دیں میری پیاری گڑیا... نتاشا چوکلیٹس والا بیگ اسکے پاس رکھتے بولی تو ان سب نے بیک وقت آمین کہا۔بھائی آج شاید لیٹ واپس آئیں... انکے خاموش ہونے پر عزہ مدعے پر آئی

"مگر میں آج ہر حال میں اس سے بات کروں گئی روز..!وہ پر عزم سی بولی۔امیمہ اور اسکے پاس بیٹھی عفاف بس ان دونوں کو دیکھنے پر اکتفا کر رہی تھی۔۔۔روم کا ڈور نوک ہوا تو نتاشا نے دروازہ کھولا سامنے یحییٰ کو بتیسی نکالے دیکھ اسنے وہی سے دروازہ بند کر دیا۔باہر کھڑا یحییٰ اپنی اتنی توہین پر ضبط کے گھونٹ بھر کے رہ گیا۔۔آپی کون تھا..امیمہ کی بے چین سی آواز ابھری۔۔ایک ہی طوفان تحفے میں ملا ہے ملک ولا کو گڑیا۔

تو آپی دروازہ کھولے نا وہ کسی کام سے آیا ہو گا... نظریں اپنے ہاتھوں پر ٹکائے وہ ممنائی۔پاس کھڑی عزہ اور نتاشا اسے دیکھتی مسکرا دی۔چلو عفاف آجاؤ کھانا کھالو... عزہ اسے بلاتی اپنے ساتھ لیے وہ تینوں اسکے کمرے سے باہر نکلی جہاں یحییٰ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے موبائل میں مصروف کھڑا تھا انکے باہر آتے ہی کچھ کہے بغیر ہی وہ امیمہ کے کمرے میں آیا۔

تم بھی انکے ساتھ مل کر مجھے اگنور کرنے لگ گئی ہو سنو وائیٹ مجھے تم سے ایسی امید ہر گز نہیں تھی یحییٰ عظیم دکھی لگنے لگا۔"میں تمہیں اگنور نہیں کر سکتی جانتے ہو تم...امیمہ کے لہجے میں چھپا تاثر یحییٰ کو آج پھر گردن جھکانے پر مجبور کر گیا۔ہاں کیونکہ ہم دونوں بیسٹ فرینڈ ہیں۔اگلے ہی لمحے خود کو نارمل کرتے یحییٰ نے ہمیشہ سے بولے جانے والا جملہ دوہرا دیا ہاں...اسکی آواز اتنی کم تھی خود امیمہ بھی نہیں سن پائی۔وہ شخص کبھی اسکی محبت کا جواب محبت سے نہیں دیتا تھا جانے کیا وجہ تھی امیمہ شاہ آج بھی بس اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہ گئی۔۔اب نظر لگاؤ گئی کیا میرے حسن کو...اسنے شریر لہجے میں کہا تو امیمہ بھی پھیکا سا ہنس دی۔

اچھا طبیعت کیسی ہے اب..؟"ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا..!اسنے کندھے اچکائے۔۔کچھ تو ہوا ہے جو تمہارا چہرا یوں اترا اترا سا ہے۔

تم نے کب سے چہرے پڑھنے شروع کر دیئے یحییٰ..؟۔۔جب سے تم سے ملا ہوں سنو وائیٹ..شانِ بے نیازی تھی۔اچھا تو کیا اور کچھ نہیں سیکھا مجھ سے.؟وہی چبھتا سا لہجہ"۔۔وہ ایکدم سے سیریس ہوا اسے دیکھنے لگا۔تم ہمیشہ ہر بات کا رخ ایک ہی طرف کیوں لے جاتی ہو سنو...؟لہجہ دھیما تھا مگر آواز کی سختی واضح تھی۔امیمہ بے بس نگاہوں سے اسے دیکھتی چہرے پر کمفرٹر ڈالے لیٹ گئی۔"مجھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تمہاری یہی عادت بہت بری لگتی ہے "چیئر کو ٹھوکر مارے ضبط سے کہتے اسنے امیمہ کا بازو دبوچ لیا۔ بے ساختہ اسکے منہ سے سسکی نکلی اور وہ اٹھ بیٹھی۔ یحییٰ نے اسکی کلائی پر نظر ڈالی جہاں انگلیوں کے مٹے مٹے نشان تھے۔ یہ.. یہ کیا ہوا ہے... وہ ایکدم سے طیش میں آ گیا۔۔ کچھ نہیں ہوا آج یونی میں چوٹ لگ گئی تھی۔۔ جھوٹ نہیں بولو سنو یہ انگلیوں کے نشان ہیں کیا کسی نے.. اسکی جانچتی نظروں سے لمحے بھر میں نظریں چراتے امیمہ نے اپنا بازو چھڑوالیا۔۔ تمہارا کوئی کنسرن نہیں ہے اور یہ واقع میں چوٹ ہی لگی تھی اب تم جاسکتے ہو۔ بیڈ سے نیچے اترے وہ یحییٰ کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر واش روم میں بند ہو گئی۔

فائن بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے نہیں بتانا نا بتاؤ۔۔ اب بات مت کرنا مجھ سے.. اونچی آواز میں کہتے وہ نکل گیا۔ اندر دیوار کے ساتھ لگی امیمہ نے اپنا آنسوؤں سے تر چہرا سامنے شیشے میں دیکھا۔۔ میں تمہیں کبھی کچھ نہیں بتاؤں گئی یحییٰ کبھی نہیں... ضدی انداز میں کہتے اسنے چہرے پر پانی پھینکا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہاں سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے مرسلین یحییٰ طٰہٰ اور امیمہ کے... زارا اسکی غیر موجودگی پر پہلے ہی مشتعل سی بیٹھی تھی اور پھر سامنے سے آتے غصے سے بھرے یحییٰ کو دیکھتے وہ اٹھتے اسکی

طرف بڑھی۔ یحییٰ بیٹا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ نہیں کھانا مجھے... اور ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کرتے اسنے معمول کی طرح خود کو کمرے میں بند کر دیا۔

لگتا ہے پھر لڑائی ہوئی ہے اسکی اور سنو کی.. زارا تم بیٹھو میں دیکھتا ہوں۔ نہیں حمزہ زارا کو جانے دو۔ اریان کی آواز پر وہ واپس بیٹھ گیا اور زارا اسکے کمرے کی طرف چلی گئی۔

اس سارے وقت میں فیصل کھانے سے ہاتھ روکے چپ چاپ سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔ سنو سے لڑائی ہوئی ہے میرے شہزادے کی... بھلا کھانے سے کیا ناراضگی پھر... وہ مان جائے گئی ہمیشہ کی طرح، جانتے تو ہو سنو کسی سے بھی زیادہ دیر ناراض نہیں رہتی۔

مگر مما لڑائی ہوتی ہی کیوں اگر وہ اپنی یہ فضول کی ضد چھوڑ دے تو۔ لہجے میں بے بسی در آئی۔ وہ ہمیشہ ایسی باتیں کرتی ہے مجھے اس سے چڑ ہونے لگتی ہے۔۔ کیسی بات کرتی ہے وہ یحییٰ...؟

اوہ کم اون مما... آپ تو ایسے ری ایکٹ نا کریں جیسے آپ کو کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔ "ہاں مجھے نہیں پتہ یحییٰ مجھے بتاؤ!..

مما پورے ملک ولا کو معلوم ہے سنو مجھے پسند کرتی ہے۔بولتے وہ ہچکچایا۔۔زارا جانچتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

یہی تو میں بھی جاننا چاہتی ہوں یحییٰ جب پورے ملک ولا کو اس لڑکی کی پسندیدگی نظر آتی ہے تو تمہیں کیوں نہیں..؟

لہجہ ٹھنڈا تھا"کیونکہ مجھے اس سے محبت نہیں ہے وہ صرف میری کزن ہے میں اسکے متعلق ایسا کچھ نہیں سوچتا..فار گوڈ سیک آپ سب اسے کیوں نہیں سمجھاتے۔اب کے وہ ضبط سے چیخ پڑا۔"سچی محبت کرنے والوں پر کوئی لفظ اثر نہیں کرتے یحییٰ..."واٹ ایور مما میرے لیے یہ محبت صرف ایک تفریح جیسی ہے اسکے سوا کچھ نہیں...لاپرواہی سے کہتے وہ صوفے پر دراز ہو گیا۔وہ بہت اچھی ہے یحییٰ ...زارا نے ایک آخری کوشش کرنی چاہی۔جانتا ہوں مما مگر مجھے وہ اچھی نہیں لگتی..!اسنے صاف گوئی سے کام لیا۔۔کیا کمی ہے اس میں یحییٰ...؟زارا کی حد سوا ہوئی وہ غصے سے پھنکاری۔۔وہ ڈرپوک ہے مما اور مجھے ڈرپوک لڑکیوں سے چڑ ہے میں ایسی لڑکیوں سے دور بھاگتا ہوں۔اسے صرف میری اچھی دوست رہنے دے بہتر ہے اس سے زیادہ اسے میرے لئے کچھ نا بنائیں۔ایک ہی سانس میں کہتے وہ اٹھتا ٹاول اٹھائے واشروم کی طرف چلا گیا۔زارا افسوس سے بند دروازے کو گھورتی رہی گئی۔۔۔وہ

کمرے سے باہر آئی جہاں فیصل گم سم سا ساکت کھڑا تھا۔زارا کچھ کہتی وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔۔وہ شکستہ قدم لیے کمرے میں آئی حمزہ کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ زارا دروازہ بند کرتی بیڈ پر آئے اسکی بازو سے لپٹ گئی۔

کیا ہوا میری جنگلی بلی... حمزہ نے اسکے بال سہلائے۔۔حمزہ یحییٰ کہتا ہے اسے امیمہ نہیں پسند کیونکہ وہ ڈرپوک ہے۔۔کہتے اسکے آنکھ سے آنسو نکلتا حمزہ کی شرٹ پر جا گرا۔۔اسے روتا دیکھ حمزہ غمگین ہوا۔

یار زارا رونا بند کرو ورنہ تمہارے صاحبزادے کو میں نے ابھی جا کر مرغا بنا دینا ہے۔اسکا چہرا ہاتھوں میں تھامے انتہائی محبت سے حمزہ نے اسکے آنسو چنے تھے۔"اللہ اسے وقت رہتے محبتوں کی قدر کرنا سیکھا دے حمزہ مجھے ڈر لگتا ہے کیونکہ جب ہم کسی کی محبت کو حد سے زیادہ آزماتے ہیں تو وہ پھر محبت نہیں رہتی۔وہ وقت کے ساتھ نیا روپ دھار لیتی ہے.... محبت کا غم انسان کو بدل دیتا ہے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

افففف اللہ پوچھے تم سے کھڑوس انسان ایک اپنے دیدار کیلئے مجھ سے کیا کیا کروا رہے ہو... پہلی منزل کے پائپ کے ساتھ چپکی بڑی مہارت سے کھڑکی تک رسائی حاصل کرنے والی اس دلیر لڑکی نے اس رات کی خاموشی میں سڑاسا تبصرہ کیا تھا۔خیر گن گن کے بدلے نا لیے تو میرا نام بھی نتاشا وقاص رضا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نہیں... کھڑکی سے اندر جمپ لگائے اسنے اسے خیالوں میں مخاطب کیا۔کمرے میں آتے ہی اسنے بڑی بڑی آنکھوں سے پورے کمرے کا جائزہ لیا۔بلیک اینڈ وائٹ امتزاج سے سجاوہ کمرہ انتہائی ڈیسنٹ لگ رہا تھا بیڈ پر بچھی کالی سیاہ بیڈ شیٹ کو دیکھتے اسنے دائیں سائیڈ پر واڈراب کی طرف دیکھا وہاں سے بائیں سائیڈ طرف اس دروازے کو گھورا جو اسکے مطابق اسکا سٹڈی روم تھا وہ کمرے میں کہیں نہیں تھا نتاشا نے کچھ سوچتے سٹڈی کی طرف قدم اٹھائے اور دھڑلے سے دروازہ کھولے اسکے سٹڈی روم میں داخل ہوئی جہاں مرسلین کچھ دیر پہلے ہی فریش ہو کر ایک ضروری کیس سٹڈی کرنے کی نیت سے آیا تھا۔ایسے تو اسکے روم میں کبھی کسی نے بھی آنے کی کوشش کیا جرات بھی نہیں کی تھی جیسے آج وہ میڈم داخل ہو چکی تھی گہرے تحمل سے مڑتے مرسلین نے اس دلیری کی مورت کو سر تا پیر ناگورایت سے دیکھا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے ایسے آتے ہیں کسی کے کمرے میں.؟وہ اپنی جگہ سے اٹھتا دھاڑا."نتاشا اسے گھورتی الٹے قدم لیے کمرے کا دروازا بند کرتے باہر نکل گئی پھر باہر سے دروازہ نوک کیا اور کہا...میں اندر آجاؤں..؟اندر کھڑے مرسلین کا دل اپنا سر پیٹنے کو چاہا۔کوئی جواب ناپا کر وہ خود ہی کمرے میں آگئی۔۔دیکھا تم نے مجھے پھر جواب نہیں دیا اسلئے میں شرافت کے بجائے بدتمیزی سے تمہارے

کمرے میں آگئی سمپل.. کتابیں دیکھتی وہ لاپرواہی سے اسے بتانے لگی۔"تم میرے کمرے میں آئی نہیں زبردستی گھسی ہو.. ہاتھ سے کتاب جھپٹے ضبط سے کہا۔"ایک منٹ تم میرے کمرے میں آئی کیسے میں نے تو دروازہ لوک کیا تھا۔وہ اسکی طرف مڑے حیرت سے پوچھنے لگا۔"میں کھڑکی سے آئی ہوں ...نتاشا کے جواب پر مرسلین دنگ رہ گیا۔کھڑکی سے کمرے میں آنے والی عادت اسے اپنے باپ سے وراثت میں ملی تھی۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے تم پائپ سے چڑھ کر یہاں آئی ہو جانتی بھی ہو اگر اتنی اونچائی سے گرتی تو کوئی ہڈی پسلی سلامت نا رہتی۔

ہاں پھر سب کہتے بیچاری محبوب کے دیدار کو ترستی لڑکی نے اونچائی سے کود کر جان دے دی۔آنکھوں پر بازو رکھے وہ بھرپور ایکٹنگ کرتی بولی۔"اتنی گھٹیا ایکٹنگ میں نے آج تک نہیں دیکھی ...وہ تلملایا۔"دیکھو گئے بھی نہیں کیونکہ نتاشا رضا جیسی کوئی نہیں ہے...وہ اترائی۔مرسلین نے گہرا سانس بھرا اور سٹڈی روم کا دروازہ کھولے کہا۔۔تم یہاں سے خود دفع ہو گئی یا میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں.؟میرے خیال سے دوسرا آپشن بیسٹ رہے گا...نتاشا چہچہائی۔مرسلین کا پارہ ہائی ہوا۔اسکا بازو پکڑے اسنے نتاشا کو سٹڈی روم سے باہر نکال کھڑا کیا۔

میں پہلے بہت تھکا ہوا ہوں مزید دماغ خراب مت کرو جاؤ یہاں سے۔اسنے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔مجھے میرے سوالوں کا جواب دو میں چلی جاؤ گئی۔وہ بھی ایکدم سے سیریس ہوئی۔

میرے پاس تمہارے فضول سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے جا سکتی ہو تم...تو پھر ٹھیک ہے آج اس تماشے کو یہی ختم کر دو...اسکے بے تاثر لہجے پر وہ ایکدم سے پلٹا نتاشا کی بڑھائی گن کو دیکھتے مرسلین کو اس پل وہ جنونی لگی تھی۔"میرا ابھی تمہیں شوٹ کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے باہر نکلو میرے کمرے سے اور پھر جو مرضی کرو۔سفاکیت سے کہتے مرسلین نے اسکو دروازے کی طرف دھکیلا۔جواباً نتاشا نے اتنی توہین پر ضبط کے کڑوے گھونٹ بھرے گن اپنی گن پٹی پر رکھ لی۔"ایسے نہیں تو ایسے ہی سہی"۔۔ابھی وہ ٹریگر دباتی مرسلین نے اسکا گن والا ہاتھ پکڑے جھٹک دیا گن دور جا گری...ایک نظر فرش پر گری گن کو دیکھتے مرسلین نے غضب ناک تیوروں سے اسے گھورا تھا جو دانت نکالے اسے ہی دیکھ رہی تھی"محبت کا اقرار بھی نہیں کرتے اور مرنے بھی نہیں دیتے تو اسکو میں کیا سمجھو وکیل صاحب..؟اسنے پھر ایکٹنگ کی۔بکواس بند کرو اور جاو میرے کمرے سے...مرسلین اسے کہہ کر پلٹا ہی تھا کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی نتاشا نے بتیسی نکالے ابھی دروازے کے نوب کو گھمانا چاہا مرسلین نے اسکی کلائی جکڑے اپنی جانب گھسیٹا اس افتاد پر نتاشا کٹی ڈال کی طرح اس کے سینے سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ٹکراتی اس سے پہلے ہی اسنے خود کو سنبھالتے فاصلہ قائم رکھا۔۔۔دماغ خراب ہو گیا تمہارا اگر کسی نے رات کے اس پہر تم میرے کمرے میں دیکھ لیا تو جانتی ہو نا کیا ہو گا۔وہ جبڑے بھینچے اسکے چہرے پر غرایا۔"ہاں ہمارا نکاح ہو گا...وہ چہچہائی"...مرسلین نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں دکھائی،اب اگر تم اونچا بولی تو...وہ مزید نزدیک آیا۔۔نتاشا تیز ہوئی دھڑکنوں میں بس اسے گھور کر رہ گئی۔

سٹڈی روم میں جاؤ فوراً اور باہر مت آنا..اسے حکم سناتے وہ خود دروازے کے پاس آیا اور باہر کھڑے فیصل کو دیکھ پل کو گڑبڑا گیا۔ڈیڈ آپ یہاں رات کے اسوقت سب خیر تو ہے...آپ پریشان لگ رہے ہیں کچھ ہوا ہے کیا..؟اندر لاتے مرسلین انہیں صوفے پر بٹھائے قدرے پریشانی سے مستفر ہوا۔۔دل عجیب ہو رہا تھا بیٹا سوچا تھوڑی دیر تمہارے پاس آجاؤں۔۔آپ مجھے بلا لیتے ڈیڈ میں آجاتا ...ایک نظر پیچھے سٹڈی کے بند دروازے پر ڈالے مرسلین بیٹھتا محبت سے گویا ہوا۔۔۔جیتے رہو بیٹا... مجھے بتائیں کیا پریشانی ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا..؟نہیں بیٹا کسی نے کچھ نہیں کہا۔۔یہ آپ بھی جانتے ہیں ڈیڈ کہ آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں۔۔مرسلین نے زرا زور ڈالتے کہا تو فیصل نے زارا اور یحییٰ کے درمیان ہوئی ساری گفتگو اسے بتادی۔اندر کھڑی نتاشا کا دل اس وقت یحییٰ کا سر پھاڑنے کو چاہ رہا تھا دوسری طرف اسے امیمہ کا سوچتے ہی کچھ ہو رہا تھا۔۔تو اب آپ کیا چاہتے ہیں ڈیڈ...اسنے بے تاثر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

لہجہ میں استفار کیا وہ الگ بات تھی کڑے ضبط کے باوجود بھی اسکی آنکھوں میں پھیلی سرخی اس وقت سامنے والے کا دل ہولانے کیلئے کافی تھی۔۔میں صرف اتنا چاہتا ہوں سنو خوش رہے اگر یحییٰ اسکی زندگی میں نہیں ہے تو وہ موو اون کر لے... اسنے اپنے ڈیڈ کو اتنا بے بس آج تک نہیں دیکھا تھا مگر وہ ایک بیٹی کا باپ تھا جسے مصلحت سے کام لینا تھا صرف اپنی بیٹی کیلئے... اور..؟۔۔اور کیا ڈیڈ..؟ اور یہ کہ یحییٰ کے اس رد عمل کی وجہ سے کسی بھی رشتے میں کوئی تبدیلی نہیں آنی چاہئیے۔۔وہ جانتا تھا مرسلین امیمہ کو لے کر کس حد تک پوزیسو ہے اسنے خبر دار کرنا ضروری سمجھا۔کچھ دیر مزید اسے دلاسے اور تسلیاں دینے کے بعد مرسلین فیصل کو اسکے کمرے تک چھوڑ کر آیا تھا اپنے کمرے میں واپس آتے وہ سیدھا سٹڈی روم میں گیا اور اپنی مخصوص نشست پر بیٹھ گیا۔نتاشا وہاں کہیں نہیں تھی اور اسکے ہونے ناہونے سے اسے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا تھا آنکھوں پر بازو رکھے وہ ساکت بیٹھا تھا اگلے ہی لمحے سٹڈی روم کا دروازے کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی۔اسنے آنکھوں سے بازو ہٹایا جہاں نتاشا ٹرے میں کافی کا مگ رکھے اندر آئی اور اسے اسکے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔یہ تمہارے لیے اس سے تمہاری تھکن منٹوں میں غائب ہو جائے گئی۔"تم یہاں سے چلی جاؤ میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔وہی بے تاثر لہجہ۔اچھے بچے ضد نہیں کرتے آئیس بیئر...وہ مسکرائی۔۔کیا چاہتی ہو کیوں دماغ خراب کر رہی ہو میرا..؟ وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اکتا گیا۔۔"میں چاہتی ہوں تم میری ساری باتیں مانو اور میں تمہاری ایک بھی نا مانو..."اب اتنے بھی برے دن نہیں آئے مرسلین شاہ پر کہ تمہاری باتیں مانتا پھروں۔وہ بدمزہ ہوتا بولا

نتاشا نے منہ بسورے اسے گھورا۔وہ کوئی جواب دیتی...موبائل پر میسج کی رنگ ٹون سنے نتاشا نے فوراً موبائل نکالا۔

یہ کافی پی لینا ابھی مجھے جانا ہے پھر ملاقات ہو گئی...اللہ کرے وہ دن کبھی نا آئے...مرسلین کی بڑبڑاہٹ اسکے کانوں میں واضح پڑی طنزیہ مسکراہٹ اسکی طرف اچھالے وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی کمرے سے باہر نکل گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

روز بچے آپکی دل بیمار ہے آج یونی نہیں جا پائے گئی۔۔۔میں کیسی لگ رہی ہوں میں آپی..؟گلے میں لٹکے مفلر کو درست کرتے وہ چہچہائی۔۔۔بہت پیاری لگ رہی ہو گڑیا...حیام کی آواز پر زارا اور طوبیٰ نے بھی اسکی تعریف کی تھی۔۔واؤ یہ بدلاؤ کیسے آیا عفاف..؟...آپی...وہ نا کل ایک انسپکٹر نے کہا تھا اچھی لڑکیاں خود کو ڈھانپ کر رکھتی ہیں اور مجھے یہ بات بہت اچھی لگی...اسنے رازدانہ انداز میں بتایا۔

صرف بات ہی اچھی لگی نا..؟شریر لہجے پر عفاف کی نظروں میں اس خوبرو انسپکٹر کا کسرتی جسم اور تیکھے نقوش لہرائے تھے۔

ارے طٰہٰ بیٹا آپ تھانے جارہے ہیں عزہ اور عفاف کو بھی لیتے جایئے۔لاونج سے گزرتا طٰہٰ جہاں سمیرا بیگم کی آواز پر رکا وہی کچن میں کھڑی عفاف لٹھے کی مانند سفید ہوئی تھی۔

نو نو میں انکے ساتھ نہیں جاؤ گئی۔ابھی وہ کوئی جواب دیتا عفاف کی آواز پر وہاں سب طٰہٰ سمیت حیرت سے دوچار ہوئے۔

مگر اگلے ہی لمحے طٰہٰ کو اسکے گریز کی وجہ بھی یاد آئی تھی

نانو مجھے فوراً نکلنا ہے تھانے کیلئے۔مرسلین بھائی ابھی گھر ہی ہیں انہیں بول دیجیئے گا۔وہ کہتے رکا نہیں تھا۔اندر کھڑی عفاف نے سکھ کا سانس بھرا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کیا ہوا ہے جانی جب سے یونی آیا ہے موڈ آف ہے تیرا۔۔ہاں میں نے بھی نوٹ کیا ہے۔بلال کے بعد شیزی بھی بولا۔۔کچھ نہیں ہوا مجھے چلو کینٹین چلتے ہیں۔۔ہے یہ کہاں بزی ہوتے ہو ہینڈسم

بوائے آجکل نظر ہی نہیں آتے۔اسکے ہاتھ کو پکڑے جہاں وہ چاہت سے بھرپور لہجے میں بولی وہی ساتھ کھڑے شیزی اور بلال نے ہنسی دبالی۔۔ابھی انویزیبل نہیں ہوا ہوں تو ذرا آنکھیں کھول کر دیکھا کرو نظر آجاؤں گا۔اب راستہ چھوڑو مجھے کینٹین جانا ہے کہیں کا غصہ کہیں نکالتے وہ چل پڑا پیچھے بمشکل ہنسی ضبط کرتے وہ دونوں بھی بھاگے تھے۔۔یار بیچاری علینہ پر غصہ نکال دیا تو نے.."اتنی ہی ہمدردی ہو رہی ہے تجھے تو جا کندھا دے دے اپنا اسے رونے کیلئے۔وہ فل موڈ میں تپا ہوا تھا۔۔اسنے لگتا آج صبح سرخ تیز مرچی چبائی ہے اسلئے آگ اگل رہا ہے اپنی توہین پر پردہ ڈالنے کو بلال نے تاسف جھاڑتے کہا۔۔وہ تینوں ہمیشہ سے اپنی بک کی ہوئی ٹیبل پر بیٹھتے تھے جہاں انکے علاوہ کسی سٹوڈنٹ کو بیٹھنے کو اجازت نہیں تھی۔ابھی انہیں آرڈر دیئے وہاں بیٹھے پانچ منٹ ہی گزرے تھے ایک اور لڑکی انکی طرف آئی۔ہے ہینڈسم... ٹیبل کے پاس رکے اسنے دلربائی سے کہا۔ہائے... یحییٰ کے لہجے میں بیزاریت تھی۔البتہ شیزی اور بلال حیرت میں تھے

آج کافی کا پلان بنائیں وہ شاید جلدی میں تھی اسلئے مدعے پر آئی۔"وائے ناٹ میں تمہیں شام میں ٹیکسٹ کروں گا۔وہ زبردستی کا مسکرایا۔ایک دو باتیں مزید کرتے وہ جا چکی تھی۔

اوئے کمینے یہ کون تھی پہلے تو اسے کبھی نہیں دیکھا۔بلال تجسّس سے بولا۔۔یہ میری تین دن پرانی گرل فرینڈ ہے۔۔توعلینہ...؟وہ میری ایک ہفتہ پرانی گرل فرینڈ ہے۔اطمینان قابلِ دید تھا۔۔یار یحییٰ اتنی لڑکیوں سے فلرٹ کر کیسے لیتا ہے تو...؟

یہ بھی ایک آرٹ ہے جانی تم لوگ نہیں سمجھو گئے۔فلرٹ کرنے کیلئے خوبصورت ہونا کافی نہیں ہوتا اسکے لئے سب سے ضروری چیز وہ سکلز ہیں جس سے آپ لڑکی کو امپریس کرتے ہیں۔"وہ تو آنکھ مار دو تو بھی امپریس ہو جائے گئی جانی....بلال نے فوراًلقمہ دیا۔۔"تو ٹھیک بھئی تو اس لڑکی کو آنکھ مار اگر اگلے ہی لمحے وہاں سے اڑتی جوتی تیرے منہ پر نا لگی تو میرا نام آج سے یحییٰ میر نہیں"اس نے پیچھے بیٹھی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ساتھ شرط بھی لگالی۔کیوں میری عزت کا کباڑہ کرنے پر تلا ہوا ہے کمینے..،میں نے کب کیا تو خود ہی اوور سمارٹ بن رہا تھا

یحییٰ نے ہاتھ جھاڑے۔بھئی یہ کون ہے اور یہاں کیوں آرہی ہے.؟

سامنے سے آتی بولڈ ڈریسنگ میں سفید رنگت والی حسین قاتلہ کو دیکھتے شیزی گلا گھنگھالتے بولا۔بحث کرتے بلال اور یحییٰ نے بھی فوراًاس طرف دیکھا پھر نظریں گھمالی۔۔تم میری کال ریسیو کیوں نہیں کر

رہے ہو.؟ساری کینٹین اس طرف متوجہ ہوئی۔"میرا موڈ نہیں ہے اسلئے۔"۔تم جانتے ہو میں کون ہوں.؟ٹیبل پر ہاتھ مارے وہ غرائی۔۔کیوں تم خود نہیں جانتی...،جو مجھ سے پوچھ رہی ہو..اسنے ضبط کا مظاہرہ کرتے کہاورنہ ابھی تک کوئی لڑکا ہوتا تو یحییٰ میر اسکا سر پھوڑ چکا ہوتا۔۔ویسے مس تم ہو کون اور کس حق سے ہمارے دوست سے اتنی اونچی آواز میں بات کر رہی ہو۔بلال نے اسے رہے کھے لہجے میں مخاطب کیا۔یہ میڈم ہمارے پیارے پرنسپل کی بیٹی ہیں بلال اور چاہتی ہیں میں انکا بوائے فرینڈ بن جاؤں۔مگر کیا ہے نا مس ماہرہ خان میری گرل فرینڈ بننے کیلئے بھی تمہارا معیار ہونا ضروری ہے...سر تا پیر اسے حقارت بھری نظروں سے گھورنے یحییٰ نے طنزیہ کہا۔ماہرہ کے تو سر میں لگی تلوؤں میں بجھی تھی۔۔پہلے اپنی ڈریسنگ پر دھیان دو پھر آکر مجھ سے بات کرنا۔صاف گوئی سے کام لیتے یحییٰ کینٹین سے باہر نکل آیا۔ماہرہ کا چہرا اہانت اور تزلیل کے باعث سرخ پڑ چکا تھا۔۔بہت تم معیار کی باتیں کرتے ہو یحییٰ میر تمہیں اب میں بتاؤں گئی اول معیار ہوتا کیا ہے۔غصّے سے پھنکارتی وہ آفس کی طرف بڑھ گئی۔پیچھے بیٹھے سٹوڈنٹس چہ مگوئیاں کرنے میں مصروف ہوئے۔لاہور کی آرٹ یونیورسٹی میں وہ پلے بوائے کے نام سے جانا جاتا تھا وہ ایک وقت میں دس لڑکیوں سے فلرٹ کرنے کا ہنر رکھتا

تھا۔اسکے غصّے سے وہاں سب ہی واقف تھی کیونکہ چھوٹے موٹے پنگے انکے دوسرے گینگ کے ساتھ ہوتے رہتے تھے جسکی وجہ سے کوئی بھی یحییٰ میر کو افف کرنے سے بھی ڈرتا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہاں کیا پتہ چلا اسکے بارے میں..؟بوس یہ لاہور کے مشہور بزنس مین اریان ملک کی بیٹی ہے۔تین بھائی ہیں ایک قابل وکیل ہے دوسرا انسپکٹر اور تیسرا آئی سی ایس کر رہا ہے۔۔تو یہ چڑیا اسلئے اتنا اڑ رہی ہے کیونکہ باپ مشہور بزنس مین ہے۔عثمان نے خاصی اونچی آواز میں کہا کہ سامنے سے آتی عفاف کے ساتھ عزہ باخوبی سن پائی۔۔کیا نام بتایا تھا اسکے باپ کا..؟آواز ہنوز اونچی تھی۔

آریان ملک...اوہ آریان ملک نام ہے۔جاتی عزہ انہیں قدموں پر واپس پلٹ آئی۔"کفن پہنا کے دفن کر دوں گئی اگر کسی نے میرے ڈیڈ کے متعلق ایک غلط لفظ بھی کہا"سامنے گھاس پر بیٹھے عثمان کے پیٹ میں گھما کر لات مارتے خونخوار نظر ان پر ڈالے وہ شیرنی کی دھاڑ لیے غرائی۔۔آپی پلیز چلیں یہاں سے...عفاف سٹوڈنٹس کو اکٹھا ہوتے دیکھ خوف سے ممنائی اتنے میں عثمان بھی پیٹ پر ہاتھ رکھے اٹھ کھڑا ہوا۔تیری تو اس دن بچ گئی تھی آج نہیں چھوڑوں گا تجھے۔۔اے پکڑ لو اسے اور اسکی بہن کو

بھی ساتھ کھڑے دوستوں کو اشارہ دیئے وہ غصے سے چیخا عزہ نے بروقت بیگ اتارے عفاف کو پکڑاتے اسے اپنے پیچھے چھپالیا۔

مجھ سے لڑنا چاہتے ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر ایک بات پہلے بتادیتی ہوں۔بیگ سے رومال نکالے ہاتھ پر باندھ کر وہ اطمینان سے گویا ہوئی۔یہ لاسٹ سمسٹر ہے کچھ ہفتوں بعد پیپرز سٹارٹ ہونے والے ہیں۔"تو...؟"۔۔تو یہ کہ میں نہیں چاہتی تم تینوں یہاں پیپر دینے کے بجائے اپنی ٹوٹی ہڈیوں کے ساتھ ہوسپٹل کے کسی بیڈ پر پڑے ہو۔وہ بالوں کو جوڑے کی شکل دے چکی تھی اسکے بے خوف لہجے پر ان دونوں کی سٹی گم ہوئی۔۔آجاؤ جلدی میرا ڈرائیور آنے والا ہے...عزہ نے انہیں للکارا۔۔بوس یہ آپکی لڑائی ہے اسلئے آپ جائیں...ان دونوں کے پسینے چھوٹنے لگے عثمان انہیں سو صلوتیں سناتا خود آگے آیا اسکی طرف مسکراہٹ اچھالے عزہ نے اسکے پیٹ میں ایک زوردار کک ماری ابھی وہ سنبھلتا اسکے ناک پر مکا مارے اسے زمین بوس کر دیا۔عثمان خود کو سنبھالے اس پر وار کرتا اسکے وار ناکام بناتے اسنے پے درپے پیٹ میں گھونسے مارے تھے وہ صرف دکھنے میں نازک تھی۔اسکے لڑنے کے طریقے نے وہاں موجود تمام سٹوڈنٹس کو دم بخود کر دیا تھا کسی نے سوچا بھی نہیں تھا وہ نازک

سی حسینا اتنی زبردست فائٹر ہو سکتی ہے۔ عثمان کرا ہتا زمین پر گر پڑا اسکے نازک ہاتھ کے مکے کسی فولادی ہاتھ کے مکوں سے کم نہیں تھے۔

آج کے بعد میرے بابا یا میری بہن پر لفظ ادا کرنے کی ہمت بھی کی تو تیری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایسی جگہ پھینکوں گئی کوئی مائی کا لال ڈھونڈ نہیں پائے گا۔ یاد رکھنا کیونکہ عزہ آریان ملک نے دوسرا موقع دینا نہیں سیکھا۔ دونوں گالوں پر تھپڑ برساتے وہ آگ اگلتی اس سے دور ہوئی۔ تھر تھر کانپتی عفاف کا ہاتھ تھامے ایک گہری نظر اسکے دوستو پر ڈال کر وہ ہجوم کے بیچ میں سر اٹھا کر شان سے چلتی یونی کی حدود پار کر گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سڑک کنارے اپنی جیپ کے ساتھ کھڑا کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا تبھی اسنے دیکھا ایک حسین سی لڑکی سفید رنگ کے جوڑے میں قاتل حسینا بنی دلیری سے قدم رکھتی اسکے نزدیک آرہی ہے وہ بنا پلکیں چھپکائے اسے دیکھ رہا تھا اس لڑکی کو طٰہٰ میر ہجوم میں بھی پہچان سکتا تھا وہ ایسی منفرد شخصیت کی مالک تھی مگر ایسا کیا تھا اس لڑکی میں جو وہ اس دل پر راج کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جسکے لئے

زندگی کا مقصد صرف اپنے ملک کو دشمنوں سے محفوظ رکھنا اور اپنے بڑوں کیلئے فخر کا باعث بننے کا تھا وہ لڑکی اسکے مقصد کے آڑے آنے لگی وہ کچھ منٹوں کی ملاقات میں طٰہٰ میر کو ہر شے سے بیگانہ کر گئی تھی

سر... سر... طٰہٰ نے خیالوں سے باہر آتے اپنے حوالدار کو دیکھا۔ سر آپکا فون بج رہا ہے۔ اچھا... یہ کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے... دل میں سوچتے اسنے کال اٹینڈ کی۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بھائی... مگر.. اوکے میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔ تم واپس تھانے جاؤ میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔۔۔ جیپ سٹارٹ کیے وہ تیزی سے کہتا وہاں سے نکلا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رو رو کر نڈھال ہوتی عفاف اب حیام کے سنبھالنے سے نہیں سنبھل رہی تھی اسکا جسم خوف کے مارے کانپ رہا تھا۔ طوبیٰ اور زارا اپنی جگہ سر پکڑے کھڑی تھی جبکہ وہ اکلوتی ہستی تھی جو صوفے پر بیٹھی مزے سے سیب کھا رہی تھی۔۔۔ کچھ شرم کر لو روز عفاف کو سمجھانے کی بجائے تم مزے سے سیب کھا رہی ہو۔ حیام نے اسے شرم دلانے چاہی۔۔

مما میں تو تب سے سمجھا رہی ہوں اسے مگر یہ سن ہی نہیں رہی اب بھلا اتنی سی بات پر کون اتنا روتا ہے۔ "روز بیٹا یہ اتنی سی بات نہیں ہے آپ لوگوں پر جانلیوا حملہ کیا گیا۔ خدانخواستہ کچھ ہو جاتا تو...

زارا آبدیدہ ہوئی۔۔"جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے" اسکے اتنے اطمینان بھرے لہجے پر ان سب پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹے تھے۔۔ چھوٹی مما ٹھیک کہہ رہی ہیں بچے آپ کو یہ سب اتنا لائیٹلی نہیں لینا چاہئیے۔بھاگنے کے انداز میں اندر آتا مرسلین اپنی بھاری رعب دار آواز میں اس سے مستقر ہوا۔۔بھائی آپ اتنی جلدی کیسے...ڈونٹ ٹیل می کہ آپ کو ڈرائیور انکل نے کال کر کے بتایا۔۔۔ بلکل خاموش ہو کر بیٹھی رہو روز ورنہ اب مار کھاو گئی۔حیام کی دھمکی پر عزہ منہ بسورتی پھر سے سیب کھانے لگ گی۔مجھے یہ بتاو آپ دونوں کو چوٹ تو نہیں لگی۔۔ نہیں۔وہ روئے جا رہی تھی۔

اب آپ نے رونا نہیں ہے اوکے آپ تو بہادر ہو نا...مم...میں بہادر نہیں ہوں بھائی مجھے ڈر لگ رہا تھا وہ ہم پر گولیاں چلا رہے تھے۔اب میں آگیا ہوں نا دیکھنا کچھ نہیں ہو گا اور ان برے لوگوں کو بھی میں سزا دوں گا۔۔ آپ جانتے ہو وہ کون لوگ تھے۔"نہیں میں نے انہیں پہلی بار دیکھا۔مرسلین کی نظر خود پر دیکھ عزہ نے بتایا۔۔مم...میں انہیں جانتی ہوں بھائی...عفاف کی کمزور سی آواز پر عزہ سمیت وہاں سب اسکی طرف حیران نظروں سے ہمہ تن گوش ہوئے۔کون تھے وہ بیٹا ڈرو نہیں مجھے بتاؤ۔

بھائی وہ شاید یونی والے لوگ تھے جن سے آج آپی کی لڑائی ہوئی تھی۔جہاں عفاف نے یہ بات بولی وہی عزہ چھلانگ لگاتی صوفے سے اٹھی۔اتنی پٹیاں پڑھانے کے بعد بھی عفاف نے سب کے سامنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکا بھانڈہ پھوڑ دیا تھا۔۔لڑائی کیسی لڑائی..؟اب کس سے لڑائی کی ہے روز تم نے..؟مرسلین اور حیام اسکی طرف آئے۔

مما وہ مجھے دیکھ رہا تھا اور ڈیڈ کے بارے میں بھی بول رہا تھا تو غصّہ آگیا۔مرسلین کی بازو پکڑے عزہ ممنائی سب کے سامنے اسکی چل جاتی تھی سوائے اپنی اماں جان کے۔۔وہ صرف تمہیں دیکھ رہا تھا اور تم نے لڑائی کر لی یہ کونسا لوجک ہوا روز... ایسے تو تم اپنے لئے دشمنوں کی فوج بنالو گئی۔حیام نے دھیمے لہجے میں اسے سمجھانا چاہا۔۔۔مما کیا میں کوئی دکان میں رکھا شو پیس ہوں جو کوئی بھی مجھے نظر بھر کر دیکھے گا..؟اور اس جواب کے بعد حیام کو اسے سمجھانا ناممکن لگا وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔بچے ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ آپ خود کو ڈیفینڈ نا کرو مگر ایسے لڑائی کرنے سے آپ خود کو مشکل میں ڈال لو گئی اور ساتھ اپنی بہنوں کو بھی۔اب میں لڑائی نہیں کروں گئی بھائی مگر میں اپنی بہنوں پر کوئی غلط لفظ بھی برداشت نہیں کروں گئی۔اور جن لوگوں نے حملہ کیا وہ یونی والے نہیں تھے عفاف شاید ڈر گئی ہے اسلئے بول رہی ہے آپ چاہے تو تفتیش کرا لیجئیے گا۔وہ تو ہم ضرور کروائیں گئے روز یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہاں سب اس ہوئے حملے کے متعلق بات کر رہے تھے کوئی خاموش تھا تو صرف یحییٰ میر.. جس کا انکی گفتگو سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا البتہ فکر مند وہ بھی تھا اس ہال نما کمرے سے ملحقہ باہر کی طرف کھلنے والا دروازے کھلا تھا کسی کی بھاری بوٹ کی چاپ پر وہاں موجود تمام ہستیوں نے گردنیں پھیری بلیک جینز اور گرے شرٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کیا گیا تھا گردن اور بازو کی ابھری ہوئی رگیں اسکے کسرتی جسم کو مزید نمایاں کر رہی تھی آنکھوں میں ابھری چمک اور تیکھے نقوش والا وہ شخص کوئی اور نہیں احمر شجیع تھا۔

اسلام علیکم ایوری ون... اسکی بھاری آواز پر سب نے یکے بعد دیگرے اسکے سلام کا جواب دیا۔۔ آپ کون ہیں اور یہاں کس مقصد سے تشریف لانا ہوا آپکا..؟۔۔ مرسلین نے ان سب کو خاموش بیٹھے دیکھ خود ہی مخاطب کرنا بہتر سمجھا۔ ویل یہ تو آپ اپنے آریان انکل سے پوچھیں وہ بہتر جواب دے گئیں آپ کو.. بیٹھنے کی آفر ملنے سے پہلے ہی وہ خود ہی بیٹھ چکا تھا۔ مرسلین طٰہٰ سمیت یحییٰ نے بھی آریان کی طرف جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔ یہ احمر شجیع قابل پولیس انسپکٹر ہے... آریان کے تعارف پر احمر نے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے یحییٰ کو بغور دیکھا۔ اور کل سے یہ ڈرائیور کے ساتھ پرنسیس سنو اور عفاف کو یونی سے پک اینڈ ڈراپ دے گا۔ آریان نے تحمل سے بات ختم کی مگر ان تینوں کے تاثرات پل میں

بدلے تھے۔۔ایسا ہر گز نہیں ہو گا بڑے پاپا میں کبھی بھی سنو وائیٹ اور ان دونوں کے ساتھ کسی بھی ایرے غیرے کو رہنے نہیں دوں گا۔ازل کے جذباتی اور پوزیسو یحییٰ میر نے آج بھی وہاں کسی کو بولنے کا موقع دیئے بغیر اعلانِ بغاوت کیا تھا۔میں یحییٰ کی بات سے رضامند ہوں۔میں بھی...ان دونوں نے بھی باری باری کہا۔۔آریان نے سامنے بیٹھے احمر کو دیکھا جو پر سکون سا بیٹھا تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں ہے۔اگر زیادہ ہی مسئلہ ہے تو میں خود ان تینوں کو پک اینڈ ڈراپ دے دوں گا گن بھی رکھ لوں گا فائیٹنگ کلاسز بھی اٹینڈ کر لوں گا مگر یہ نہیں ہو گا۔میں کسی پولیس اہلکار کا انتظام کر دوں گا۔طٰہٰ بھی بولا۔۔"زیادہ مسئلہ ہے تو نتاشا کو ساتھ بھیج دیں گئے۔مرسلین کے جملے پر آریان سمیت وہاں سب نے حیرت بھری نظروں سے اسکی طرف گردن موڑی۔۔کیا ہو گیا آپ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں میں نے کچھ غلط کہہ دیا کیا..؟"نہیں غلط نہیں کہا مگر پہلی بار غلط وقت پر صحیح بات ضرور بولی ہے۔یحییٰ نے بتیسی نکالی۔

مجھے غلط صحیح کا مطلب سمجھانے پر مجبور نا کرو یحییٰ!..

مرسلین کی رعب دار آواز پر وہ اپنی جگہ سے کھسکا۔۔سوری بھائی...اسکی درگت پر طٰہٰ نے ہنسی ضبط کی۔۔بڑے پاپا کیا یہ فیصلہ لینا ضروری ہے.؟۔بلکل مرسلین کیونکہ تم سب اپنے اپنے کاموں میں

مصروف ہوتے ہو کوئی ایک ایسا ہونا چاہیئے جو ہماری غیر موجودگی میں انکے ساتھ رہے۔ آریان بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں بیٹا خدانخواستہ اگر کوئی انہونی ہو جاتی تو... فیصل نے بات اُدھوری چھوڑی۔۔ اگر ایسی بات ہے تو یہ صرف یونی سے انہیں پک اینڈ ڈراپ دے گا۔ یحییٰ نے پھر سے ٹانگ اڑائی۔ ہاں ایسا ہی ہو گا فکر نہیں کرو۔ آریان کے جواب پر وہ تینوں پر سکون ہوئے۔

میں صبح سات بجے تک ملک ولا پہنچ جاؤں گا۔ تیزی سے کہے اپنی جگہ سے اٹھتے وہ جا چکا تھا۔ ایٹیسوڈ چیک کرو بندے کا ایسے ہے جیسے ہم نے نہیں اسنے ہمیں کام پر رکھا ہو... یحییٰ نے بھڑک کر کہتے دانت پیسے۔

ویسے بھائی آج آپ نے اپنی قسم توڑ ہی دی آخر۔۔ زینے پھیلا نگتا طٰہٰ مبہم سا مسکرایا۔ کونسی قسم...؟ آج آپ نے فائنلی نتاشا کا نام لیا نا... وہ پھر ہنسا۔ مرسلین کے اٹھے قدم رک گئے اسنے طٰہٰ کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔ ایک یحییٰ کافی ہے تم چپ رہا کرو اچھے لگتے ہو... اور وہ عقل سے پیدل اب معلوم نہیں کہاں کہاں اس بات کے پوسٹر لگائے گا۔ اسنے ماتھا مسلا۔ آپ بے فکر رہیں بھائی نتاشا تک یہ بات پہنچ جائے گئی۔ بکواس بند کرو طٰہٰ.. اسکے دانت نکالنے پر مرسلین غصے سے اسکی طرف بڑھتا طٰہٰ نے ڈور لگائی دی۔۔ غصہ نہیں کریں بھائی مجھے لگا آپ فکر مند ہیں۔۔ جس دن تمہارے پیچھے ایسی کوئی

آفت لگی ناطہ اس دن پوچھوں گا میں تم سے۔۔کمرے کی طرف جاتے مرسلین نے وہی سے غصے میں ہانک لگائی۔۔بے فکر رہیں بھائی میں الٹا اس آفت کو چپک جاؤں گا...بس مل جائے وہ ایک بار...

کمرے کا دروازا بند کرتے طہٰ نے ہمکلامی میں کہا۔نجانے دنیا کے کس کونے میں رہتی ہو گئی، کیا کرتی ہو گئی..؟جس کونے میں بھی رہتی ہو تمہیں تو تگنی کا ناچ نچا رہی ہے نا بوس... آئینے میں دیکھتے اسنے خود ہی جواب دیا ہونٹوں پر گہری پر کشش مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہم دونوں کہیں پے مل جائے گئے اِک دن، ان امیدوں پے ہی میں ہوں زندہ... دور سارے بھرم ہو جاتے، میں اور تو اگر ہم ہو جاتے"

"کتنے حسین..."ارے چپ کیوں ہو گئی گاؤنا..تمہاری آواز بہت پیاری اور میٹھی ہے اسنے دل سے کہا۔بیڈ کے ساتھ فرش پر بیٹھی عزہ نے ہولے سے مسکراتے ویڈیو بند کر دی۔بہت شکریہ آپی۔ اداس کیوں ہو روز... اسکا مرجھایا چہرا دیکھ نتاشا اسکے پاس ہی براجمان ہوئی۔۔مجھے لگا تھا وہ آج آئے گا آپی... مگر میری امید آج بھی ٹوٹ گئی۔مجھے سب یاد ہے آپی۔نتاشا کے چہرے پر ابھری حیرت کو بھانپتے عزہ نے آسودگی سے کہا۔چھ سال کی ہوئی کڈنیپنگ سے لے کر اس آگ میں لپٹے کمرے تک

اور اب تک ہوئے ہر ایک حملے تک مجھے سب یاد ہے اور مجھے تا قیامت یاد رہے گا۔اس سب کو بھولنے میں تمہاری زیادہ بہتری ہے عزہ۔

نہیں بھولوں گئی آپی مجھے وہ چاہیئے ہر حال میں چاہیئے۔

اسکے لہجے میں التجاء نہیں تھی بلکہ ضد اور جنون تھا اسکو پانے کا جنون۔اسکے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا عزیز پاگل مت بنو۔ڈیڈ سب جانتے ہیں آپی...وہ نہیں جانتے میں نے معلوم کروایا تھا نتاشا کے جملے پر عزہ نے تکلیف سے اسکی طرف دیکھا۔جس شخص کے بارے میں کوئی ذی روح ایک لفظ نہیں جانتی اس شخص سے ایسی امیدیں وابستہ رکھنا مجھے نہیں لگتا یہ تمہاری زندگی پر مثبت اثرات مرتب کرے گا۔"بلیک ڈیول" اسکا نام...جتایا گیا۔نتاشا سر تھام کے رہ گئی۔مجھے ڈیڈ کے بعد اگر کسی انسان پر یقین ہے کہ وہ مجھے موت کے منہ سے نکال کر لا سکتا ہے تو وہ ہے بلیک ڈویل۔مگر آج میری یہ امید ٹوٹ گئی آپی...وہ شدتِ تکلیف سے گویا ہوئی۔۔آپ کو کیا لگتا میں انکا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی یاں انکے پاس گنز دیکھ کر میں ڈر گئی...ایسا کچھ نہیں تھا میں چاہتی تو انہیں وہی زمین میں گاڑھ کر آتی۔اس پل نتاشا نے قدرے حیرانگی سے اس نازک سی لڑکی کے بلند حوصلوں کو محسوس کیا۔مگر مجھے گمان تھا ہمیشہ کی طرح بلیک ڈویل آئے گا اور مجھے بچائے گا۔اسے اپنے اندر تکلیف کی شدت بڑھتی محسوس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہونے لگی۔مجھے پتہ ہے سب جانتے ہیں اسکے بارے میں آپ بھی جانتی ہیں بس مجھے ہی کوئی نہیں بتاتا۔۔۔اگر مجھے اس بلیک ڈویل کے بارے میں معلوم ہوتا تو میں اسکے کان میں سے پکڑ کر تمہارے پاس لے آتی روز...

مجھے صرف تمہاری خوشی عزیز ہے اور پھر مجھے فرق نہیں پڑتا اگر تمہاری خوشی ایک سڑک چھاپ گنڈے میں ہو تو۔۔اسکے یوں کھکھلانے پر عزہ نے بھنوئیں سکیڑی۔۔اب ہر لڑکی عزہ آریان ملک تو نہیں بن سکتی نا آپی۔۔وہ اور لڑکیوں ہوتی ہیں جنہیں گمان ہوتا ہے کہ انکے لئے شہزادہ آئے گا...میرے لئے تو سیاہ گھوڑے پر بیٹھ کر ڈویل آئے گا۔"کیونکہ مجھے یہ سفید گھوڑے والے شہزادے نہیں جچتے."لہجہ تشکر بھرا تھا۔۔۔اور اگر ڈویل کی جگہ شہزادہ آگیا تو I'll kill ... Definitely' him...!

شانے بے نیازی سے کہتے وہ کمرے سے نکلی۔۔۔اتنا جنونی تو میں نے آریان انکل کو بھی اخذ نہیں کیا تھا جس قدر جنونی یہ لڑکی اس ڈویل کے پیچھے ہو رہی ہے۔

یہ سیلڈ پاس کرنا...؟مرسلین نے نوالہ لیتے کہا۔۔ذرا یہ بھائی کو سیلڈ پاس کرنا...موبائل میں گم طٰہٰ نے سیلڈ کی ٹرے نتاشا کے آگے کی اگر اسے معلوم ہوتا وہاں نتاشا بیٹھی ہے تو وہ کبھی نا کہتا۔۔میں نے تم سے کہا ہے طٰہٰ... تیز آواز پر گربڑاتے طہ نے سامنے دیکھا۔۔میرے ہاتھ لگانے سے وہ زہریلا نہیں ہوا ہے تم کھا سکتے ہو۔۔"نو ٹھینکس میں اپنی جان پر کوئی رسک نہیں لے سکتا۔اسنے باؤل کو چھوئے بغیر زہر خند لہجے میں کہا۔نتاشا کا پارہ حد سے سوا ہوا مگر ضبط کیے رکھا۔ملک ولا کے تمام بڑے خاموشی سے وہ بحث دیکھ رہے تھے جیسے اب وہ سب کچھ انکے لئے معمول بن گیا ہو۔۔آپ دونوں لڑائی تو نا کریں لائیں مجھے پکڑائیں باول میں ابھی شہد ملا دیتا ہوں اس میں...بکواس بند کرو تم...جسٹ شٹ اپ..وہ دونوں بیک وقت دھاڑے۔۔بیچارا یحییٰ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ریلیکس ہو جائیں آپی اتنا غصہ صحت کیلئے اچھا نہیں ہوتا۔میں غصہ نہیں کر رہی عزہ...ہاں یورپ میں ایسے ہی پیار سے بات کی جاتی ہے بھائی کو معلوم نہیں تھا...یحییٰ نے پھر ٹانگ اڑائی۔۔۔بھائی منہ بند کر لے اپنا مہربانی ہو گئی تیری... پہلے تھوڑا شور ہے۔طٰہٰ اکتایا سا بولا۔

میں نے صرف ایک باؤل پاس کیا تھا مجھے معلوم ہوتا کہ اسے اس سے بھی پرو بلم ہے تو میں کبھی اسکے ساتھ بیٹھ کر ایک ٹیبل پر کھانا بھی نا کھاتی۔شدت بھری رندھی آواز پر مرسلین نے سرد نظروں سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتا گہرا درد اور اسکی شدت کو بھانپتے اسے اس پل خود پر غصہ آیا مگر پھر بے حس بنتے وہ چپ چاپ کھانا کھانے لگ گیا۔

بھائی آپی سے سوری بولیں... ان سب آوازوں میں ایک میٹھی سی آواز ابھری۔۔مرسلین نے اٹھنے میں بہتری جانی ابھی وہ اٹھتا سنو پھر سے بولی۔بھائی سوری بولیں آپی سے ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گئی۔وہ لاڈلی تھی اپنے بھائی کی،امیمہ شاہ وہ بھی منوا سکتی تھی جو دنیا کی کوئی بھی طاقت سوائے اللہ کے مرسلین رمیز شاہ سے منوانے کی ہمت تو کیا جرات بھی نہیں رکھتی تھی۔"ہاں سوری بول دیں ورنہ سنو وائٹ نے رونے کا مشغلہ فرمانے لگ جانا۔یحییٰ کے ناراضگی بھرے لہجے پر امیمہ نے سرخ آنکھوں اس پر گاڑھی۔فیصل نے کچھ کہنے کیلئے لب وا ہی کیے تھے طوبیٰ نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ دھرے خاموش کروادیا۔میری بہن ہے روئے یا ہنسے تم کون ہوتے ہو یہ بات کرنے والے۔مرسلین پہلے سے بھی زیادہ شدت سے دھاڑا تو تمام ملک ولا والے اسکے ری ایکشن پر دنگ رہ گئے۔۔جسٹ ریلیکس بھائی یحییٰ مزاق کر رہا ہے۔طٰہٰ نے معاملے کی سنگینی بھانپتے اسے کالم کرنا چاہا۔

کاش یہ مزاق ہی ہوتا... منہ میں ہی بڑبڑاتے یحییٰ نے پانی کا گلاس اٹھالیا مگر وہاں سب اسکی گوہر افشانی سن چکے تھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

امیمہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے گردن جھکالی۔۔ عزہ نے آریان کی طرف دیکھا اب وہاں مزید کوئی بات ہوتی آریان کے ایک حکم پر سب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔مجھے اب کسی کی بھی آواز نا آئے مرسلین یحییٰ تم دونوں کھانے کے بعد میرے کمرے میں پہنچو فوراً۔اپنی بننے والی درگت کو سوچتے ہی یحییٰ کی حالت پتلی ہو رہی تھی مگر جو بھی تھا وہاں خاموشی چھا گئی تھی۔

" مما مما... اور خاموشی ٹوٹ گئی۔ آندھی بنی سیڑھیوں سے نیچے آتی عفاف کو وہاں موجود سب نے بغور دیکھا۔طٰہٰ جو موبائل یوز کر رہا تھا اس آواز پر اسنے سرعت سے نظریں اٹھائی اور پھر پلٹنا بھول گئی۔۔ کیا ہوا ہے عفاف... ملائکہ نے پوچھا۔عفاف... اسکے ہونٹوں میں جنبش ہوئی۔طٰہٰ میر اس وقت حیرت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا اس منظر میں کھو گیا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا جس لڑکی کو قبل از وہ پچھلے تین دن سے سوچ رہا تھا جسے دوبارہ دیکھنے کی خواہش میں وہ دن میں جانے کتنی بار اس سڑک پر راؤنڈ لگاتا نظر آتا تھا وہ اسکے ہی ملک ولا میں موجود ہو گئی۔۔ مما میرے روم میں وہ بلیک کافی کا جار رکھا تھا مجھے مل نہیں رہا پلیز دیکھ دیں۔۔ اسکا انداز ایسے تھا جیسے اسکی کوئی بیش قیمتی شے کھو گئی ہو۔۔ افففف عفاف میں تمہاری اس بلیک کوفا کی عادت سے تنگ آگئی ہوں۔ مما پلیز نا... وہ رو دینے کو تھی۔۔ عزہ اور سنو کے نا سمجھی سے دیکھنے پر نتاشا نے انکو وضاحت دینا ضروری سمجھا۔۔ عفاف بلیک کافی کی دیوانی

ہے اسکے نزدیک اسکی ہر پرو بلم کا حل بلیک کافی ہے۔ بھوک نہیں لگ رہی، نیند نہیں آرہی، سٹڈی کرنی ہے بلیک کوفی اِز مسٹ "مگر بیٹا بلیک کافی کا زیادہ استعمال صحت کیلئے اچھا نہیں ہوتا۔ مرسلین کی آواز پر جہاں نتاشا مڑی وہی عفاف بھی پریشان سی صورت لیے اسکی طرف پلٹی اور اگلے ہی لمحے ساتھ بیٹھے طٰہٰ میر کو دیکھتے اسے چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔

پولیس انسپکٹر... اسکے لب ہلے جو اور کوئی نا سہی مگر طٰہٰ باخوبی سمجھ گیا۔ دونوں کی نظریں لمحے بھر کو ملیں ایک کی نظروں میں ابھرتے جذبات تھے تو وہی مقابل نے اسکی حقیقت تسلیم کرتے ہی خوف سے آنکھیں جھپکائیں۔۔۔ کیا بہت خوبصورت ہے..؟ ہاں... وہ لفظ بے اختیاری میں نکلا۔ یحییٰ کی معنی خیز ہنسی پر طٰہٰ نے نظریں پھیرے اسے گھورا۔۔ مماروم میں لے آیئے گا۔ فل سپیڈ سے کہتی وہ کمرے کی طرف بھاگی۔ سب اسکے ایسے رد عمل پر حیرت میں تھے۔۔ لو بھگا دیا نا بیچاری کو گھور گھور کر۔۔۔ تم مجھ سے پٹو گئے یحییٰ... اسکے ہاتھ کو پوری قوت سے مڑوڑے طٰہٰ اسے چیخنے پر مجبور کر گیا۔ آہ بھائی ہاتھ چھوڑیں میرا درد ہو رہا ہے۔ یحییٰ کی دہائی پر اب وہاں سب کا رخ انکی طرف ہوا۔۔ اب یہاں کونسی مسٹری سولو نہیں ہو رہی... عزہ کے سوال پر طٰہٰ نے فوراً لقمہ دیا۔۔ کچھ نہیں روز تم تو جانتی ہو اسے فضول بولنے کی کتنی عادت ہے۔ اللہ پوچھے گا آپ سے بھائی ہاتھ اور کمر توڑ دی میری۔۔۔!

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کیا میں اس قدر ہارش بیہیویر کی وجہ پوچھ سکتا ہوں..مجھے تم سے ایسے رویے کی امید پر گز نہیں تھی مرسلین..."میں معافی چاہتا ہوں بڑے پاپا"...معافی نہیں مجھے وجہ بتاؤ جس کے تحت تم نے نتاشا کو اتنا انسلٹ کیا۔وہ ایکبار پھر دھاڑا۔مرسلین نے احتراماً جھکائی گردن ذرا سی اٹھائی پھر گردن جھکالی۔مجھے وہ لڑکی نہیں پسند...تو اسکا کیا مطلب ہے تم اسکی انسلٹ کرو گئے...غصّے کی شدت حد سے سوا ہوئی۔ جانتے بھی ہو میں وقاص کے سامنے کس قدر شرمندہ ہوا ہوں..ایک ذرا سی بات کا بتنگڑ بنایا تم نے صرف اسلئے کے تمہیں وہ اچھی نہیں لگتی۔اتنا غصہ نہیں کرو آریان بچے ہیں سمجھ جائیں گئے۔اور رہی بات نتاشا کی تو وہ غصے کی تیز ضرور ہے مرسلین بیٹا مگر وہ بدلحاظ نہیں ہے آپ اسے پیار سے ٹریٹ کرو گئے وہ بھی پیار سے جواب دے گئی۔ایک نظر ملائکہ کو دیکھتے مرسلین نے ایسی شکل بنائی جیسے اسے کڑوے کریلے چبانے کو کہہ دیا گیا ہو۔

یہی تو پرابلم ہے ملائکہ میں نہیں چاہتا یہ بچے تب جا کر سمجھیں جب پانی انکے سر سے اونچا ہو جائے۔لہجہ ذو معنی تھا میں کوشش کروں گا اب میرا سامنا اس سے کم ہو بڑے پاپا۔دل ہی دل میں نتاشا کو کوستے اسنے بظاہر ادب سے کہا۔۔مجھے یقین ہے تم مجھے دوبارہ شکایت کا موقع نہیں دو گئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مرسلین کیونکہ اب اگر تم نے اسے ہرٹ کیا تو مجھ سے کسی بھی قسم کی اچھائی کی امید پر گز مت رکھنا۔ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔

جاسکتے ہو تم اب... مرسلین اٹھتا اپنے کمرے کی طرف چل پڑا پیچھے یحییٰ نے بھی کھسکنے کی کوشش کی تھی ابھی وہ بھاگنے کی کوشش کرتا آریان کی بارعب آواز نے اسے ٹھٹھرنے پر مجبور کیا۔ مجھے یحییٰ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔ حیام اور ملائکہ سر ہلاتی باہر نکل گئی۔ وہ اکمرے سے باہر آیا جہاں سامنے وہ تینوں کان لگائے جانے کیا سننے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیا ہو رہا ہے یہ سب... مرسلین کی تیز آواز پر وہ تینوں اپنی جگہ سے اچھلی۔ بب.. بھائی و.. وہ... ہم تمہاری عزت افزائی سننے آئے تھے سمپل... نتاشا نے دیدہ دلیری سے جواب دیا وہی پیچھے کھڑی روز اور سنو نے جھٹ سے نفی میں گردن ہلائی۔ آج تمہاری وجہ سے بڑے پاپا نے مجھ سے اتنے تیز لہجے میں بات کی ہے اسکے لئے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ شعلہ بار نظریں نتاشا کی بھوری آنکھوں میں گاڑھے اسکے چہرے پر غرا کر کہتے مرسلین وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کام چیک کرو اس بندے کے ایسے بیہو کر رہا ہے جیسے اس پر کوئی ظلم توڑ دیا ہو میں نے.. ظلم کا تو پتہ نہیں آپی اگر مما نے دیکھ لیا تو جوتا ضرور

اڑتا ہوا نظر آئے گا اسلئے بھاگو... کمرے سے حیام کو باہر آتے دیکھ سنو اور روز کے پیچھے نتاشا بھی اوپر کو بھاگی تھی

میں تم سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا یحییٰ... مرسلین امیمہ کیلئے بہت پوزیسسو ہے اس سے کئی زیادہ فیصل پوزیسسو ہے۔ میں جانتا ہوں بڑے پاپا... اسنے بمشکل تھوک نگلا۔۔

تو پھر باز آجاؤ یحییٰ میں نہیں چاہتا تمہارا اٹھایا کوئی بھی قدم رشتوں میں ڈرار کا باعث بنے۔۔ باخدا میں ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا... وہ تڑپ ہی تو اٹھا تھا۔۔ مگر کبھی کبھی جانے انجانے میں اٹھائے ہمارے ایسے کچھ قدم ہوتے ہیں یحییٰ جو ہمیں ہمارے سب سے قریبی رشتوں سے بہت دور دھکیل دیتے ہیں اتنا دور پھر ان رشتوں میں صرف شک غصّے اور نفرت کی کھوکھلی دیواریں رہ جاتی ہیں اور یہ وہ تین چیزیں ہیں یحییٰ جو کسی بھی رشتے کی بنیاد کو تباہ کرنے کیلئے کافی ہوتی ہیں۔ اسنے تحمل سے کہا۔ میں آپ سب سے بہت پیار کرتا ہوں کسی کو کسی سے جدا کرنے کا باعث بننے کا سوچ بھی نہیں سکتا یہ سوچ ہی میرے لئے سوہانِ روح ہے۔ اسکے لہجے کی شدت نے آریان کو کافی حد تک ٹینشن فری کیا۔ مجھے آگے بھی تم سے ایسی ہی سمجھداری کی امید ہے آریان نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

وہ بلکل ٹھیک ہے فیصل میں آج بھی کافی دیر اسکے پاس بیٹھی رہی تھی۔میں اسکی ماں ہوں اگر وہ اداس ہوتی تو مجھے فوراً معلوم ہو جاتا۔ مگر طوبیٰ کو کون بتاتا اسکی سنو نے دکھ چھپانے اپنے ڈیڈ سے سیکھے تھے جو ہر بدتر سچویشن میں بھی مسکرانے کا فن رکھتا تھا۔رہی بات یحییٰ اور سنو کی تو... فیصل یہ سب قسمت کا کھیل ہے اگر ان دونوں کی قسمت میں ملنا ہو گا انہیں دنیا کی کوئی طاقت ایک ہونے سے نہیں روک پائے گئی۔اسکے سینے پر دھیرے دھیرے انگلیاں پھیرے طوبیٰ آج اسکی ہر پریشانی ختم کر دینا چاہتی تھی۔۔۔ مگر طوبیٰ... مگر کچھ نہیں فیصل کیا آپ آریان بھائی اور زارا آپی کا وقت بھول گئے ہیں انکا نکاح کن حالات میں ہوا تھا میں کچھ نہیں بھولا طوبیٰ مجھے سب یاد ہے مگر ڈر صرف اس بات کا ہے کہ میری شہزادی اداس نا ہو میں اسے دکھی نہیں دیکھ پاؤں گا۔لہجے کی بے بسی پر طوبیٰ نے بے ساختہ اسکے ماتھے پر لب رکھے۔اللہ جی سب بہتر کرے گئے فیصل ہماری سنو بہت معصوم ہے اسے اتنا بڑا دکھ کبھی نہیں ملے گا مجھے یقین ہے۔اسکے کامل یقین کو دیکھتے فیصل بھی ساری پریشانیوں سے خود کو آزاد کرتا مسکرا دیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میں نے بتانا ضروری نہیں سمجھا اسلئے نہیں بتایا۔ اسنے بے رخی سے کہا۔ مما اتنی بڑی بات ہو گئی اور آپ بول رہی ہیں آپ نے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔ یحییٰ سر پکڑے چلا اٹھا۔

آہستہ آواز میں بات کرو میری بیوی سے یحییٰ... بیڈ پر بیٹھے فائل کا مطالعہ کرتے حمزہ نے تیکھی نظریں اس پر ڈالے کہا جسکو کسی خاطر میں نہیں لایا گیا۔۔ مما آپ مجھ سے ناراض ہیں..؟ شکر ہے اپنی ماں کی ناراضگی بھی یاد آئی۔ وہ پھر بڑبڑایا جسے یحییٰ نے پھر اگنور کیا۔۔ ہاں میں بہت ناراض ہوں تم نے میرا دل دکھایا تھا۔ زارا کے پر نم لہجے پر صوفے سے اٹھتے یحییٰ اپنی جنت کے قدموں میں آ بیٹھا۔۔ اچھا نا سوری میں کان پکڑ کے سوری بول رہا ہوں آپ پلیز روئیں نہیں ورنہ آپکے کھڑوس شوہر میرا قیمہ بنا دے گئیں۔ حمزہ نے بھنوئیں سکیڑی۔ میں جانتا ہوں میں اس دن کافی زیادہ بول گیا تھا مگر مجھے ہر گز معلوم نہیں تھا کہ پارٹنر وہ سب سن لیں گئے اگر مجھے زرا بھی انداز ہوتا تو میں اسی دن اسی لمحے ان سے معافی مانگتا اور آپ سے بھی۔ "میں تم سے ناراض نہیں ہوں بیٹا مگر فیصل ہرٹ ہوا تھا اسنے کچھ کہا نہیں مگر میں جانتی ہوں وہ سنو کو لے کر بہت پوزیسسو ہے۔ "خیر تمہارا صاحبزادہ بھی کم پوزیسسو نہیں ہے... حمزہ کے مطلب کو سمجھتی زارا مبہم سا مسکرائی۔۔ اچھا مما انہیں چھوڑیں میں کل پارٹنر سے معافی لوں گا اور آپ تو ناراض نہیں ہے نا اب... اور سنو سے کون معافی مانگے گا.؟۔ اس سے بھی مانگ

لوں گا... یحییٰ نے فوراً کہا کیونکہ وہ اپنی مما کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔باقی کی باتیں کل کرنا ابھی جاؤ یہ میری بیوی کے سونے کا ٹائم ہے۔۔آپکی بیوی میری مما ہے بھولے نہیں آپ سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔۔اور آپکی بیوی ہیں تو کیا اب میں بات بھی نا کروں ان سے... اسنے بگڑتے ہوئے سوال کیا۔۔حمزہ نے فائل رکھے اسے تیز نظروں سے گھورا اب پھر سے بحث میں نہیں لگ جانا آپ دونوں ... اپنے کھڑوس شوہر کو سمجھائیں مجھے نہیں... اسنے منہ کے زاویے بگاڑے۔اب ایک ہی بیوی ہے اس پر بھی تم قبضہ کر کے بیٹھ جاؤ گئے تو مجھے غصہ نہیں آئے گا کیا.؟۔۔تو آپ کیا چاہتے ہیں میں آپکی دوسری شادی کرواں کیا اب.؟۔۔"ویسے آئیڈیا برا بھی نہیں ہے حمزہ نے ہنسی دبائی زارا تو انکی گفتگو سنے سر پکڑ کر بیٹھی بس انہیں گھورے جا رہی تھی ڈیڈ اپنے الفاظ واپس لے لیں ورنہ مما نے روٹھ کر میکے چلے جانا ہے۔یحییٰ کے جملے پر دونوں کے بے ہنگم قہقہے گونجے۔میں واقعی جا رہی ہوں دونوں میں سے کسی سے بات نہیں کروں گئی۔زارا آنافانا وہاں سے نکلی۔یار یہ تو جوتے پہنے بغیر ہی چلی گئی۔حمزہ بھی اسکے پیچھے لپکا۔بیسٹ آف لک ڈیڈ.. صبح پوچھوں گا تجھے کمینے... حمزہ کو اپنے پیچھے یحییٰ کا قہقہہ سنائی دیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ جگہ باہر سے جس قدر تنگ سی معلوم ہوتی تھی اندر جانے پر وہ ایک پوری تہہ خانے پر مشتمل تھی جس میں ایک وقت میں سو سے زائد لوگ بآسانی بیٹھ سکتے تھے وہ انکے خفیہ اڈوں میں سے ایک جگہ تھی جو آبادی میں ہی ایک بڑے مکان کے اندر خفیہ طریقے سے قیام پذیر تھی جس کے اندر باہر جانے کو دو سے زائد راستے تھے وہاں موجود لوگ اکثر اندرونی خفیہ راستہ ہی استعمال میں لاتے تھے اندرونی منظر کچھ یوں تھا جہاں جگہ جگہ بڑی ٹیبلز اور چیئرز رکھی گئی تھی وہی ہر ٹیبل پر دو سے تین شراب کی بوتلیں اور مشروب سے بھرے گلاس عام نظر آتے تھے وہاں آج شاید کوئی بڑی ڈیل "ن ہونے والی تھی جسکی وجہ سے وہاں پر معمول سے زیادہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلحے سے لیس چوکنا کھڑے تھے وہی اسی لمحے خفیہ اڈے کا خفیہ دروازہ کھلا اور وہ اپنی سلطنت کا بے تاج بادشاہ ٹھاٹ باٹ سے چلتا انتہائی کروفر سے اس راہداری پر قدم آگے بڑھانے لگا۔

اڈے پر عجیب سی وحشت پھیل گئی اسکے آنے سے اسکے وہاں قدم رکھتے ہی وہاں کا منظر کچھ ایسا ہو گیا تھا جیسے لوگ گونگے ہوں اسکو دیکھتے ہی انکے سر خود بخود سلام میں جھک رہے تھے وہاں اس قدر سناٹا تھا کہ سوئی گرے تو اسکی آواز بھی بخوبی سنائی دیتی اس ایک بندے کی موجودگی اس قدر خوف اور وحشت کا باعث تھی اسکی دہشت زدہ شخصیت کے زیر نگرانی انکو سانس لینا بھی اپنی موت آپ بلانے

کے ہم معنی لگتا تھا سفید شرٹ کے کھلے گریبان سے وہ بھیانک گہرے زخم آج بھی باہر کو جھانک رہے تھے گردن پر ہاتھ پھیرنے کے باعث گردن پر لگے کٹ کا نشان بھی واضح ہو رہا تھا چہرے کے تنے اعصاب ابھری ہوئی نسیں آنکھوں میں مخصوص سرد مہری ایسی تھی جو سامنے والے کو برف کا بنا دیتی۔ جس بندے کی تاک میں دشمن بھوکے کتے اور گیدڑوں کی مانند پھرتے نظر آتے تھے وہ جب بھی باہر نکلتا تنہا ہوتا تھا اور اسکی یہی دیدہ دلیری مقابل کی آدھی ہار کا باعث بنتی تھی۔ بوس کہاں ہے تمہارا... اپنی مخصوص نشست پر براجمان ہوتے اسنے اپنی مخصوص رعب دار آواز میں استفار کیا۔۔ جج.. جی بوس واشروم گئے ہیں۔" اگر اگلے پانچ سیکنڈ میں تمہارا بوس یہاں موجود نا ہوا تو اپنی بربادی کے زمہ دار تم سب خود ہو گئے۔" وللہ وللہ اتنی دیدہ دلیری... آپ تو کھلی دھمکی دے رہے ہیں۔"" گرے پینٹ کوٹ میں ملبوس وہ لگ بھگ تیس بتیس سال کا اچھی قامت رکھنے والا مرد تھا سرسری نظر اس پر ڈالے ایچ ایم نے سگریٹ سلگائی، دھواں اڑایا پھر انتہائی اطمینان سے کہا۔۔ مجھے سست لوگوں سے نفرت ہے ثاقب صاحب تو پھر کیوں نا ایسوں کو ہمیشہ کیلئے سولا ہی دینا چاہیئے۔ ثاقب لغاری اسکے تیور دیکھ مشتعل ہوا. آمیز نگ وللہ مجھے حرب دادا نے بتلایا تھا تمہاری شخصیت کے بارے میں مگر اتنا کھل کر... اسکی دھمکیوں کو کسی خاطر میں نا لاتے وہ حیرت انگیز سا بولا

"تو یہ نہیں بتایا کیا حرب دادا نے کے مجھے زیادہ بولنے والے لوگ نہیں پسند... سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے اسے گھورا "جج...جی... ایک ہی گھوری پر اسکی تیز تراری ہوا ہو چکی تھی۔ڈیل کرنے آئے ہیں کریں اور نکلیں اور بہت کام ہیں میرے پاس...، یہ دس من ہیروئن اور کوکین ہے جس کی ڈیل آج شام کو ہونی تھی ثاقب لغاری فر فر بولا۔۔کتنے دام بولے حرب دادا نے..؟ ایچ ایم نے موبائل کان سے لگائے لاپرواہی سے پوچھا۔ٹھیک ہے... مقابل کے جواب پر فون بند کرتے اسنے چیک بک سے چیک پر کچھ رقم لکھی، سائن کیا اور اسے الگ کرتے ثاقب لغاری کے سامنے رکھ دیا۔اس پر سائن کر دیئے ہیں اب آپ جا سکتے ہیں۔ مگر یہ طے شدہ رقم سے بہت کم ہے ایچ ایم... جواباً اسنے چیک اٹھایا اور اسکے دو ٹکڑے کر دیئے۔۔یہ کیا کیا آپ نے..؟ ڈیل کینسل... انتہائی اطمینان سے کہا گیا۔۔اب تم میری توہین کر رہے ہو ایچ ایم... توہین صرف مقدس جگہوں کی ہوتی ہے ثاقب صاحب تم جیسے نشیئوں کی نہیں... آگ لگانے کو اسکی گفتگو ہی کافی تھی۔ثاقب لغاری نے غصے سے جبڑے بھینچے ارگرد دیکھا جہاں موجود باقی گنڈے کھی کھی کر رہے تھے۔ حرب دادا تمہیں اسکے لئے کبھی معاف نہیں کرے گئے۔وہ میرا اور انکا مسئلہ ہے تم دفعہ ہو سکتے ہو یہاں سے۔میں اپنی بے عزتی کا بدلہ ضرور لوں گا ایچ ایم اب یہ ڈیل حرب دادا کے کہنے پر بھی نہیں ہو گئی اشتعال سے کہتے اسنے زور دار طریقے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے ٹیبل کو جھٹکا دیا۔ جس شخص کے ٹیک پر تم اتنا چھلتے ہو ایچ ایم اسی کے ذریعے میں تمہیں برباد کر دوں گا۔

"Challenge Accepted.." اطمینان بھرا جواب آیا۔

تمہاری بہن کہاں ہے..؟ انڈر گراؤنڈ ہے..! ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے حان نے فوراً جواب دیا۔ مجھے گرین پیلیس چھوڑ کر اسے وہاں سے لو اور ایمپائر لے کے جاؤ اب سے وہ وہی رہے گئی۔۔ مجھے یقین ہے ثاقب لغاری شہنشاہ کے پاس جائے گا کیونکہ حرب دادا ابھی یہاں نہیں ہیں۔ اور اگر ایسا ہوا تو وہ اینارہ کے ذریعے آپ تک پہنچنے کی کوشش کرے گئے۔" ہاں کیونکہ وہ ڈائریکٹ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے ... ایچ ایم کے جواب پر حان نے ایک مان سے مغرور انداز میں گردن ہلائی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

دل تم بتاؤ تمہیں کیسا لڑکا پسند ہے.؟۔۔ آپی مجھے یونی نہیں جانا... وہ بات الٹا گئی۔" دل میں کچھ دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں تم یونی کے نام سے بھاگنے لگی ہو۔۔" مجھے لگتا سنو آپی کی طبعیت نہیں ٹھیک اسلئے وہ نہیں جانا چاہتی۔ عفاف نے بھی اپنے رائے دی۔ نہیں کوئی اور بات ہے جو دل مجھے بھی نہیں بتا رہی۔

اسکا ماتھا چیک کرتے روز نے سرسری انداز میں کہا وہی امیمہ چونک کر سنبھلی۔ دل تمہیں کوئی تنگ کرتا ہے کیا یونی میں. ؟عزہ نے اپنائیت سے سوال کیا کہ وہ شاید بتادے۔۔ آپی میں نے صرف بات کی تھی آپ دونوں معلوم نہیں کیا کیا سوچ کے بیٹھ گئی ہیں۔ جلدی چلیں یونی کیلئے دیر ہو جائے گئی۔ ایک ہی سانس میں کہتی امیمہ بڑے بڑے قدم اٹھائے گاڑی تک جا پہنچی۔

عجیب لڑکی ہے... عزہ بڑبڑائی۔۔ اچھا چلو تم بتاؤ عفاف تمہارا فیوچر ہسبنڈ کیسا ہونا چاہئیے. ؟۔ آپی میری تو صرف ایک شرط ہے اس معاملے میں۔۔۔ وہ کیا.. ؟۔ پیچھے آتے طٰہٰ کارواں رواں کان با۔ عفاف کی طرف مائل ہوا۔ والدین کے بعد اسکی فرسٹ Priority مجھے ہونا چاہئیے۔ اور فرض کرو اگر ایسا نہیں ہوتا تو... ؟۔۔۔ تو جس شخص کی فرسٹ Priority میں نہیں... اسکی جگہ میری لاسٹ Priority میں بھی نہیں ہوگئی۔ طٰہٰ کے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ ابھری۔ میں ایگری کرتی ہوں تمہاری شرط سے... اسکے آگے مزید وہ کچھ بولتی ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے کسی انجان شخص پر نظر پڑتے ہی عزہ نے گاڑی کا اگلا دروازہ تندہی سے کھولا۔ کون ہو تم اور ہماری گاڑی میں کیا کر رہے ہو.. ؟ احمر اسے ہاتھ کے اشارے سے خاموش کرواتے خود شانِ کروفر سے گاڑی سے باہر نکلا۔ اور اگلے ہی لمحے اس بڑی بڑی جھیل نما گہری نیلی آنکھوں میں وہ کھو گیا۔ وہ مبہوت سے سامنے کھڑی اپسرا کو

دیکھتا رہ گیا اسنے کئی حسن دیکھے تھے مگر سامنے کھڑی لڑکی اسے کوئی بھٹکی ہوئی پری معلوم ہوئی تھی جو پرستان کا راستہ بھٹکے ان زمین والوں کے پاس آ پہنچی تھی اسکے چہرے کی معصومیت اسکے غصے بھری آنکھوں کو مات دے رہی تھی شاید وہ غصہ کرنے کیلئے نہیں بنی تھی وہ اتنی پیاری تھی غصہ بھی کرتی تب بھی انتہا کی خوبصورت اور پرکشش لگتی تھی ایسی خصوصیت البتہ احمر شجیع نے ابھی تک کسی لڑکی میں نہیں دیکھی تھی۔"پری...بے ساختہ اسکے ہونٹ مدھم سی سرگوشی میں ڈھلے۔کیا بکواس کر رہے ہو اور ہو کون تم میری گاڑی میں بیٹھنے کی جرات کیسے ہوئی تمہاری...وللہ اسکا غصہ بھی اسکی طرح دلنشین ہے۔اسنے آج تک کبھی کسی لڑکی کے متعلق اتنے بے باک جملے نہیں کہے تھے مگر وہ بے خودی کے عالم میں بول رہا تھا۔۔وہ واقع حسن اور نزاکت کے اس مرتبے پر تھی کہ اسکی حفاظت کیلئے صرف ایک بندہ نہیں بلکہ پوری ایک فوج کا اہتمام کیا جاتا۔اور بس اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک یہی تک کی تھی اگلے ہی لمحے آنکھوں میں اٹھتی جلن سے بے حال ہوتے احمر کی پانی کی پکار کی چیخیں دور لان میں موبائل پر گفتگو میں مصروف کھڑے طٰہٰ کے کانوں میں پڑی۔اسنے عزہ کو دیکھا جو ہاتھ میں چلی پیپر سپرے پکڑے کھڑی تھی۔۔روز بچے یہ کیا کیا آپ نے...بھائی یہ مجھے گھور رہا تھا...وہ یک ٹک بولی۔وہی عفاف طٰہٰ کو وہاں دیکھے سنو کی اوٹ میں ہو گئی۔۔میں گھور نہیں رہا تھا...طٰہٰ کے سخت

تیور دیکھ احمر نے جلتی آنکھوں کو مسلتے فوراً کہا۔ یہ جھوٹ بھی بولتا ہے میں اسکا منہ توڑ دوں گئی... عزہ اس پر لپکتی احمر اپنے بچاؤ کو پیچھے ہٹاو ہی طٰہٰ نے اسے قابو کیا۔ بچے یہ آپکا بوڈی گارڈ ہے لڑائی نہیں کرو وہ آپکی حفاظت کیلئے ہے۔ طٰہٰ کی اطلاع پر ان تینوں نے سر تا پیر اسے گھورا۔۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہو گا... موبائل نکالے وہ غصے سے چنگھاڑتی سائیڈ پر ہوئی۔ باقی سب حیرت سے اس چھٹانک بھر کی لڑکی کے بدلتے تیور دیکھ رہے تھے۔ ڈیڈ میں اس جھوٹے انسان کو اپنا بوڈی گارڈ کبھی نہیں رکھوں گئی اسے بولیں نکل جائے میری گاڑی سے ورنہ میں اسے شوٹ کر دو گئی۔ اسکے ایکدم سے چیخنے پر آفس میں بیٹھا آریان پریشانی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔ بڑے پاپا کو کیوں پریشان کر رہی ہو روز لاؤ مجھے دو موبائل۔۔ ابھی اریان کوئی جواب دیتا طٰہٰ موبائل کان سے لگا چکا تھا۔ کیا ہوا ہے پرنسیس اسنے کچھ کہا ہے کیا آپ سے..؟ کچھ نہیں ہوا وہ بس دیکھ رہا تھا۔۔ وہ مجھے گھور رہا تھا بھائی... ہاں ہاں وہی اسے پہلی بار اتنے غصے میں دیکھ کر طٰہٰ کو بھی تشویش ہوئی۔ کیونکہ اسکے سامنے تو معصوم اور جھلی عزہ تھی ملک ولا کی جان اور رونق، اسکا اصل روپ تو صرف یونی والوں نے دیکھا تھا۔ پرنسس سے بات کرواؤ میری طٰہٰ۔۔ طٰہٰ نے موبائل اسے پکڑایا۔ ڈیڈ... پرنسیس وہ آپکی حفاظت کیلئے ساتھ ہے اور میں ڈرائیور سے کہہ دیتا ہوں وہ الگ گاڑی میں آجائے گا آپ غصّہ نہیں کرو ورنہ اپکے ڈیڈ پریشان ہو گئے۔ آریان

کے پریشان لہجے پر عزہ نے دس قدم کی دوری پر کھڑے شخص کو نفرت سے گھورے اپنے ڈیڈ کی ریکوسٹ کو نظر انداز کرنے کے بجائے انتہائی ضبط سے اوکے کہتے کال بند کر دی۔۔بھائی کی چھوٹی سی پرنسیس غصہ نہیں کرتے بچے... اسکے گال کھینچتے طٰہٰ نے اسکے سر پر محبت بھرا ہاتھ رکھا۔چلو آؤ گاڑی میں بیٹھو یونی کیلئے دیر ہو رہی ہے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

یہ ارسل نظر نہیں آرہا کافی دنوں سے..!بوس وہ لڑکی پٹانے میں لگا ہوا ہے... بلال اکثر اسے بوس کہتا تھا۔یحییٰ بھئی یوسف کب واپس آرہا ہے ٹرپ سے..؟ایک دو ہفتے میں وہ واپس آجائے گا مگر مجھے یہ بتاؤ یہ کونسی لڑکی کی بات کر رہے ہو تم...؟

ایک ہی ہے وہ میڈم روشانے احمد جس کو ارسل پچھلے دو سال سے پٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔"ایک تو یہ لڑکی اتنا بھاؤ کھاتی ہے جیسے دنیا جہان کا حسن خدا نے اسے ہی دے ڈالا ہو۔شیزی نے دانت پیستے کہا تو وہ دونوں ہنس دیئے۔چلو پھر آجاؤ اپنے یار کا بیڑا پار لگاتے ہیں۔واقعی... بلال خوشی کے مارے اچھل پڑا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہاں واقعی... میں بھی چلوں گا ساتھ... شیزی کو ساتھ لیے وہ لائبریری سائیڈ پر پہنچے۔ ابھی وہ لائبریری سے زرا دوری پر تھے ان تینوں کی نظر ایک سائیڈ پر دائرے کی شکل میں بنے ہجوم پر پڑی۔ ایویں پرائے پھڈے میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے چل یہاں سے... یحییٰ کو رکے دیکھ بلال اسکی بازو پکڑے گھسیٹنے لگا۔ وہ قدم اٹھاتا اسکے کانوں میں کسی لڑکی کی آواز پڑی۔۔ وہ سرعت سے رکا اس طرف بڑھتا ان دونوں نے اسکے بازو پکڑے روک لیا۔۔ بھئی یہ ضرور شہناور کا کوئی پھڈا ہو گا اور تو جانتا ہے ہمیں لاسٹ وارننگ ملی ہے اسلئے رہنے دے اور چل یہاں سے۔ "کمینے انسان وہاں سے کسی لڑکی کی چیخنے کی آوازیں آرہی ہیں وہ مصیبت میں ہے اور تو کہہ رہا ہے کہ چلوں یہاں سے۔ "ہاں تو وہ ہماری بہن لگتی ہے کیا..؟ "کسی کی تو بہن لگتی ہو گئی، کسی کی تو عزت ہے۔ تو یہی رک میں خود نپٹ لیتا ہوں۔ یحییٰ بھیڑ چیر تا آگے بڑھ گیا بلال بھی اسکے پیچھے بھاگا۔ شیزی ارسل کو بلانے کیلئے لائبریری کی طرف گیا۔ چھوڑو میرا ہاتھ میں نہیں جاؤ گئی تمہارے ساتھ... "جانا تو تمہیں پڑے گا لڑکی کیونکہ تمہارے باپ نے ہمارا قرض دینا ہے جس کے بدلے میں اب تم اسکا لیا قرض میرے طریقے سے ادا کرو گئی۔ اسکی کلائی جکڑے شہناور خبانث سے ہنسا۔ پہلے تو اسکے بھائی کو اپنی بہن سونپ دے پھر یہ بھی تیرے ساتھ چل لے گئی۔ یحییٰ کی غضب ناک آواز پر وہاں پل کو خاموشی چھا گئی۔ تیری ہمت بھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیسے ہوئی میری بہن کے متعلق بات کرنے کی... ویسٹ سے گن نکالے اسنے یحییٰ پر تان دی۔"تو جسکے ساتھ توزبردستی کررہاہے کیاوہ کسی کی بہن نہیں ہے بغیرت انسان... اشتعال سے کہتے اسکی بازو پر دوہر اوار کرتے یحییٰ اسکے ہاتھ سے گن جھپٹ چکا تھا."تیری تو... منہ کیا دیکھ رہے ہو مار ڈالو کمینے کو ..."خبردار اگر کسی نے میرے بھائی کو چھونے کی بھی کوشش کی... بلال اور ارسل اسکے سامنے دیوار بن گئے۔۔بناؤ بناؤ اس سرپنچ کے بگڑے بیٹے کی ویڈیو بناؤ شیزی تاکہ اسکے گاؤں والوں کو بھی تو پتہ چلے انکا منڈہ شہر میں پڑھنے کے بجائے اور کیا کرتا ہے۔شہناور کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔کیمرہ بند کرو ورنہ... ابھی اپنی عزت سنبھال جانی ہمیں بعد میں انگلی دکھانا... اسکا گال تھپتھپاتے یحییٰ نے اسے بھرے مجمع میں بے عزت کرکے رکھ دیا تھا۔۔اپنی اس بے عزتی کو میں خود بھولوں گا نا تجھے بھولنے دوں گا یحییٰ میر جسٹ ویٹ اینڈ واچ.. وارن کرتے لوگوں کو چہ مگوئیاں کرتے دیکھ وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔دھیرے دھیرے سارا ہجوم ختم ہو گیا یحییٰ اسے بلکہ اگنور کیے اس لڑکی کی طرف آیا اور اپنا کوٹ اتارے اس لڑکی کے کندھوں پر ڈال دیا۔آپکا بہت شکریہ... اٹس اوکے... مزید کچھ کہے بغیر وہ ارسل اور بلال کو لیے وہاں سے نکل آیا۔اب بس دعا کرو وہ شہناور کمینا پرنسپل تک نا جائے۔۔چلا گیا تو کیا ہو گا..؟"بندہ ڈک لینے آں گھر وچ لینے آں.."بلال کے جملے پر ارسل نے اسے گھوری سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نوازا۔۔کیاضرورت تھی اس منحوس کے پھڈے میں پڑنے کی۔"تو توچپ ہی کر جادوسال سے ایک لڑکی نہیں پٹائی گئی مجھے گیان دینے پہنچ گیا۔چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے یحییٰ نے اسکی اچھی خاصی کر ڈالی۔وہ منہ بسور گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

دن کے بارہ بج رہے تھے اسوقت انکی کیمسٹری کلاس کا وقت ہوتا تھا معمول کے مطابق آج بھی سب ویسا ہی تھا مگر سوائے امیمہ شاہ کی بگڑتی کیفیت کے۔۔کلاس میں اسکی کسی بھی لڑکی سے خاص دوستی نہیں تھی لڑکا تو دور کی بات تھی مگر پھر بھی وہ ہمیشہ ڈری سہمی سی رہتی تھی آج بھی وہاں کچھ ایسا ہی منظر تھا ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے چمک رہے تھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ لب کاٹتی انتہائی نروس اور ڈری سی کلاس میں پیچھے ایک سیٹ پر دبکی بیٹھی تھی جیسے کسی سے چھپ رہی ہو۔کلاس روم کا دروازہ کھلا کیمسٹری کے ٹیچر نے کلاس میں قدم رکھا کلاس میں مخصوص خاموشی چھا گئی کیونکہ وہ طبعیت کے سخت معلوم ہوتے تھے غیر ضروری باتیں اور حرکتیں انکی برداشت سے باہر ہوتی تھی پینتیس سالہ عمر کے صوبر سے دکھنے والے وہ انکے کیمسٹری کے ٹیچر تھے جنہوں نے کلاس میں آتے ہی اپنی چیل جیسی نظریں ارگرد گھمائی ممنوعہ انسان کی موجودگی پر

اسکے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ ابھری جسے وہاں موجود صرف ایک شخصیت پہچان سکی اور اندر تک لرز اٹھی۔ آج کی کلاس شروع کرنے سے پہلے وہ سٹوڈنٹ کھڑے ہو جائیں جو کل آف پر تھے... ہری اپ!..

انکی تیز آواز پر امیمہ ڈرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اسکے علاوہ اور کوئی وہاں آف پر نہیں تھا۔ لیکچر کے بعد میرے آفس میں تشریف لائیے گا ابھی بیٹھ جائیں اور لیکچر سنیں۔ اسے کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر اپنی کہتے اسنے لیکچر سٹارٹ کر دیا۔

یس کم ان... بھاری آواز کانوں میں پڑتے ہی امیمہ نے گہرا سانس خارج کیا اور آفس کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوئی بیگ کو مضبوطی سے مٹھیوں میں جکڑے اسنے بولنے کے لئے ہمت مجتمع کی۔ کل کس سے پوچھ کر چھٹی کی تھی تم نے..؟ٹون ایسی تھی جیسے سوال پوچھنے کا حق دستیاب ہو۔۔ مم.. میری طبیعت خراب تھی... میں نے کیا کہا تھا مر بھی رہی ہو تب بھی یونی آنا ہے ورنہ... اپنی چیئر سے اٹھتے وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسکی طرف بڑھا۔۔ مم.. مجھے معاف کر دے... می.. میں آئندہ آف نہیں لوں گئی۔ اسے قریب آتے دیکھ امیمہ الٹے قدم لیتی خوف سے دوچار ہوتی بمشکل بول پا رہی تھی۔۔۔ گڈ گرل تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم میری بات مانو ورنہ پھر جو ہو گا اسکے بعد تم کہیں بھی منہ دکھانے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کے قابل نہیں رہو گئی۔اسکی سرسراتی انگلیوں کا لمس اپنی بازو پر محسوس کرتے اور اتنی نزدیکی پر آنکھیں میچ کر کھڑی امیمہ کا تنفس بگڑنے لگا اسے مقابل سے زیادہ اپنے آپ سے گھن آرہی تھی جو اسے منہ توڑ جواب دینے کی ہمت تک نہیں رکھتی تھی۔۔۔پپ..پلیز مجھے جانے دے...پلیز سر... اسکے ہاتھوں کو اپنے بازو سے دور جھٹکتے امیمہ نے وہاں سے نکلنے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے ہی اسنے حجاب کے اوپر سے ہی امیمہ کے بالوں کو مٹھی میں دبوچے اپنی جانب کھینچ لیا۔سر میں اٹھتی ٹیسوں پر امیمہ کے منہ سے بے ساختہ سسکی نکلی۔۔جانتی ہو نانور کے ساتھ کیا حشر کیا تھا میں نے اگر اپنا انجام ویسا نہیں چاہتی تو چپ چاپ یونی آیا کرو۔اسکے بالوں پر گرفت مزید سخت کرتے وہ وحشت زدہ سا اسکے منہ پر اپنی گرم سانسوں کو بکھیرے غلاظت بک رہا تھا۔ساتھ ہی ہاتھوں کی حرکت اسکے ہاتھوں پر برقرار تھی امیمہ کا دل چاہا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے وہ اتنی ہی ڈرپوک اور بزدل تھی کہ اپنی حفاظت آپ تک نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔مم..مجھے جانے دے...اسکے ہاتھ سے کلائی چھڑواتے وہ زارو قطار رو رہی تھی مگر اس ہوس پرست انسان کے نفس کی تسکین شاید ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی

اسکا ایک ہاتھ اپنے حجاب کی طرف جاتے دیکھ امیمہ اسکی گرفت میں زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑائی۔۔روتی انکھوں میں سر نفی میں ہلانے لگی۔ مگر اس انسان پر جیسے شیطان سوار تھا یا وہ خود ہی شیطان کا دوسرا روپ تھا ابھی وہ حجاب کھولتا دروازہ نوک ہونے پر وہ امیمہ کو خاموش رہنے کا بول کر خود اپنی چیئر پر بیٹھ گیا امیمہ نے اللہ کا شکر ادا کرتے بنا بندھ کے بہنے والے آنسوؤں کو بمشکل حلق میں اتارا۔۔

آجائیں... عزہ اندر آئی۔ سر اگر آپ نے بات کرلی ہو تو میں دل کو لے جاؤں ہمارا ڈرائیور آگیا ہے اسنے احتراماً پوچھا۔"جی لے جاؤ میں بس یہی کہہ رہا تھا کہ اب مزید آف نالے کچھ دنوں میں آپ سب کے فائنل ٹرمز ہونے والے ہیں۔۔اوکے سر آگے سے یہ خیال رکھے گئ۔اسکا ہاتھ پکڑے ادب سے کہتی عزہ اسے ساتھ لیے آفس سے گراؤنڈ میں آگئی۔دل مجھ سے جھوٹ مت بولنا مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے تمہارا چہرا اتنا اترا ہوا کیوں ہے اور تم روئی ہو میں یہ بھی جانتی ہوں۔۔اسکی گیلی پلکوں کو چھوتے عزہ نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔عفاف انہیں باتیں کرتے دیکھ وہاں چلی آئی دوسری طرف امیمہ کا حلق تک سوکھ گیا تھا اگر عزہ کو حقیقت پتہ چل جاتی تو وہ کیا حشر کرتی یہ سوچتے ہی امیمہ خشک ہوتے حلق کو تر کرتے بولنے ہی والی تھی کہ عزہ پھر سے بول پڑی۔اگر اس ہائیڈروجن اور نائیٹروجن کے پر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دادا نے تمہیں ذرا سا بھی زیادہ ڈانٹا ہے تو مجھے ابھی بتاؤ ایسی کلاس لے کر آؤں گئی اس کی یاد رکھے گا۔ بازو اوپر چڑھاتی وہ لڑاکا عورتوں کی طرح بولی۔

" نہیں آپی مجھے بس گھر جانا ہے اور کوئی بات نہیں ہے۔" اچھا ٹھیک ہے چلو عزہ منہ بنا کر کہتے باہر کی طرف بڑھ گئی۔

آپی آپ نے غور کیا..؟ کس پر..؟۔۔۔ آپی اس بوڈی گارڈ کی آنکھیں بھی نیلی ہیں آپکی طرح... اسنے پر جوش انداز میں بتایا۔

میں فضول باتوں پر غور نہیں کرتی عفاف تم بھی مت کیا کرو۔

تیکھی نظر احمر پر ڈالے وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ گئیں۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

دن کے ایک بج رہے تھے اور وہ پر سکون نیند سو رہا تھا ساتھ ٹیبل پر پڑا موبائل کوئی تیسری بار بجنے لگا۔ وہ اتنی گہری نیند نہیں سوتا تھا کہ ساتھ پڑے بجتے موبائل کی خبر نا ہو یاں پھر وہ جانتا تھا کہ کال کرنے والی ہستی کون ہے اسلئے ضدی بنے لیٹا ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا موبائل ایک بار پھر بجا ایچ ایم نے

تکیے سے سر اٹھایا بغیر نام دیکھے موبائل سامنے دیوار پر دے مارا اور پھر سکون سے لیٹ گیا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے دروازے پر ہوئی بھاری ہاتھ کی دستک پر اسنے اجازت کا جواب دیا۔

حان تشویش میں مبتلا کمرے میں داخل ہوا۔ ثاقب صاحب کا سارا مال جل کے راکھ ہو گیا ہے اور وہ آپ پر الزام لگا رہے ہیں کہ یہ سب کیا دھرا آپکا ہے۔۔ یہ الزام نہیں ہے یا حان...! ایچ ایم اٹھ کے بیٹھ گیا۔ یہ سب میں نے ہی کیا ہے اسکے مال کو آگ میں نے ہی لگائی تو پھر یہ الزام کیسے ہوا..؟ حان کو سمجھ نہیں آیا وہ جواب کیا دے وہاں تو چور خود ہی اعترافِ جرم کر رہا تھا مگر انداز ایسا تھے جیسے جتلا رہا ہو "ہاں میں نے کیا ہے مگر تم کچھ کر سکتے ہو کیا.؟" ایچ ایم یہ بہت بڑا مسئلہ بن سکتا ہے ثاقب لغاری حرب دادا کا بہت پرانا پارٹنر ہے انکے ساتھ آج تک اتنی ڈیلز ہو چکی ہیں۔ تو سمجھو آج سے نہیں ہو گئی ... وہی لاپرواہ سا انداز... ہمم وہ آپکی جان کے درپے آ گیا ہے حرب دادا ابھی اسی وقت آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں.؟ اسے موبائل دیتے حان نے ساتھ زمین پر ٹوٹے پڑے موبائل کو تاسف سے دیکھا۔ اوکے... دس منٹ کی بات چیت میں ایک لفظ کہتے موبائل واپس اسے تھما دیا۔

تیاری کرو ہمیں آج ہی یورپ کیلئے نکلنا ہو گا۔ وہاں یقیناً بادشاہ خان اور شہنشاہ بھی ہو گا۔ یقیناً وہ ہو گئیں.. تو اس چِپ کے بارے میں کیا کہیں گئے.؟ میں سنبھال لوں گا۔۔ میں بھی ساتھ آؤں گا...

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نہیں تم یہی رہو گئے اینارہ کے ساتھ. اسنے واڈارب کی طرف بڑھتے کہا۔ مگر ہمارے تمام دشمن وہاں ہو گئے تو اینارہ کو یہاں کس سے خطرہ ہو گا بھلا. ؟۔ دشمن کو کبھی بھی کمزور یا بیوقوف نہیں سمجھنا چاہئیے یاحان تمہیں کیا خبر اگر ہمارے پیچھے اینارہ پر حملہ کر دیا گیا تو.. اب میں آپ جتنا سمجھدار نہیں ہوں تو میرا کیا قصور.. ؟قدرے افسردگی سے کہا گیا۔۔ جن سرگرمیوں میں تم ملوث ہو انکو چھوڑ دو عقل خود بخود تمہاری ٹھکانے آجائے گئی۔ اچانک ایچ ایم کا لہجہ تیز ہوا تو حان بے ساختہ اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔۔ مم... میں نہیں جانتا آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں جواباً اسکی طرف آتے ایچ ایم نے اپنے دائیں ہاتھ کا تھپڑ گھما کر اسکی گن پٹی میں مارا۔ حان اس افتاد پر زمین بوس ہو گیا۔۔ کیوں گئے تھے وہاں جب میں نے منع کیا تھا جواب دو مجھے۔۔ بے بس ہو گیا تھا وہ نہیں بھولتی مجھے، میں معصوم ہوں مجھے مارے نہیں پلیز... اس سے مزید دوری بناتے وہ طوطے کی طرح فر فر بولا۔۔۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے ایک دھوکے باز سے دھوکہ کھا کر پھر اسی دھوکے باز کو سوچنا بھی اپنے ساتھ دھوکا کرنے جیسا ہے۔ "محبت" بلا ہی ایسی چیز کا نام ہے کہ بندہ صحیح غلط ہی بھول جاتا ہے انسان خاموش بھی رہنا چاہتا ہے اور پھر وہی خاموشی ایک ٹوٹے کانچ کی طرح اندر ہی اندر اتنی زور سے چبتی بھی ہے کہ دل چھلنی چھلنی ہو جاتا.. اسکے لہجے کی شدت ایسی تھی جیسے وہ اس دنیا میں زبردستی سانس لے رہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہو۔۔بیک گراؤنڈ میوزک کی کمی ہے کہو تو وہ بھی لگا دیتا ہوں۔۔اسکے انتہائی لاپرواہ انداز پر حان نے بچوں جیسے منہ بسور لیا۔۔آپ کو کبھی محبت نہیں ہوئی نا,جب ہو گئی تب پوچھوں گا...تمہاری اس فضول سی محبت کیلئے میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے اور ویسے بھی میرے مطابق محبت ایک فضول جذبہ ہے جب لوگوں کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہوتا تو وہ محبت کر لیتے ہیں۔اور میری زندگی میں اور بھی بہت مسئلے ہیں ٹائی کی ناٹ سیٹ کرتے اسنے سفاکیت سے بھرپور جواب دیا۔۔یہ تو سارے دلوں کے معاملے ہوتے ہیں...حان نے قدرے بیچارگی سے کہا۔"جس کام کیلئے یہاں ہو وہی کرو تو بہتر ہے ورنہ دل نکال کر ہتھیلی پر رکھنے میں سیکنڈ نہیں لگے گا مجھے"مم..میں جانے کی تیاری دیکھتا ہوں...حان فوراً وہاں سے کھسکا..کیا خبر وہ واقع دل نکال دیتا تو۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ یہ منہ سوجھا کر کہاں جا رہے ہو..؟اینارہ ایکدم سے اسکے رستے میں آئی۔۔ایک تو تم ہر بار کالی بلی کی طرح میرا راستہ کاٹ جاتی ہو۔۔بکواس نہیں کرو اور مجھے بتاؤ یہ اس مونسٹر نے کیا ہے.؟۔۔کیا..؟مونسٹر لفظ پر منہ بناتے حان نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔یہ تمہارے تھوبڑے کا حولیہ اسنے ہی بگاڑا ہے سمجھتا کیا ہے وہ خود کو...وہ غصے سے دوہری ہو رہی تھی۔"جا کے خود پوچھ لو مجھے بہت کام ہیں۔ابھی پوچھ کر آتی ہوں۔غصے سے جنگھاڑتی ابھی وہ پہلے زینے کو ہی نہیں پھیلانگ پائی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھی حان نے اسکی کلائی جکڑے پیچھے کھینچ لیا۔ کیا پاگل ہو گئی ہو کہاں جا رہی تھی۔؟۔۔اس مونسٹر سے پوچھنے کے اسنے کس حق سے میرے بھائی پر ہاتھ اٹھایا ہے۔؟اسکی طرف پلٹتے وہ خونخوار سی دھاڑی۔ پیچھے پہلے زینے پر رکے ایچ ایم نے تادیبی نظروں سے اس چھٹانک بھر کی گز بھر لمبی زبان رکھنے والی لڑکی کی پشت کو گھورا۔ ادھر آؤ میری بات سنو.... حان نے اسے تھامنا چاہا۔۔ نہیں مجھے پوچھنا ہے اس مونسٹر سے ہٹو میرے راستے سے... ابھی اینارہ پلٹتی پیچھے وحشت زدہ سے کھڑے ایچ ایم کو خود کو آگ اگلتی نظروں سے گھورتا دیکھ وہ اپنی جگہ جم گئی۔۔ آج تو گئی یہ کام سے... حان بڑبڑاتے آگے بڑھتا ایچ ایم نے اسے وہی روک دیا۔ تم جاو نکلنے کی تیاری کرو...جی..جی ٹھیک ہے۔ مونس... میرا مطلب ہے آ.. آپ یہاں..؟۔۔اینارہ چونک کر سنبھلی... میری برائی ہی کرنی ہوتی ہے تو انکے سامنے کیا کرو جن کو میں زہر لگتا ہوں میرے بھائی کے سامنے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بھائی لفظ یقیناً اسنے حان کیلئے استعمال کیا تھا اسکے سامنے وہ بھی پہلی بار... اینارہ نے بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھا۔۔ہاں مانا آپ مجھے اچھے نہیں لگتے مگر میں آپ کو برباد کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ اسکے جواب پر ایچ ایم کا قہقہہ بے ساختہ تھا مغل ایمپائر کی در و دیوار میں گونجنے والا وہ وحشت زدہ قہقہ جو کسی

مگر وہ شہزادے کی تلخ داستان کی بیانی کرتے تھے۔۔وہ زینے اترتا چلا گیا اینارہ دم بخود سی وہی کھڑی رہ گئی۔

بت کیوں بنی کھڑی ہو..؟۔۔وہ ہنسے کیوں... کیا میں پاگل ہوں جو وہ مجھ پر ہنس رہے تھے۔۔۔نہیں تم پاگل نہیں ہو مگر تم نے بات پاگلوں والی کی اسلئے وہ ہنسا۔۔۔تم اسے برباد نہیں کر سکتی اینارہ بلکہ تم کیا اس دنیا کی کوئی ہستی ایسی طاقت نہیں رکھتی سوائے ایچ ایم کے..."کیونکہ وہ شخص اپنی بربادی آپ ہے"... ... وہ ایچ ایم ہے اپنے آپ میں ایک طوفان اور وہ جس دور کا گینگسٹر ہے وہ دور دورِ عذاب کہلانے کے لائق ہے۔وہ دشمن کو مارتا نہیں ہے بلکہ اسکا نام ونشان ہی صفا ہستی سے مٹا دیتا ہے اور تم خود سوچو جس شخص کیلئے کسی انسان کو مارنا مچھر برابر ہو اس شخص کو تم... تم جیسی لڑکی برباد کرنے کی دھمکی دو گئی تو اسے ہنسی تو آئے گئی نا۔حان کہتے باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ اینارہ وہی بیٹھی سوچوں میں گم ہو گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کیا میں تمہیں انسان نظر نہیں آتا جب بھی مجھے دیکھتی ہو ایسے ڈر کر بھاگتی ہو جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو ...راستے میں حائل ہوئے طٰہٰ نے برہمی سے پوچھا۔۔تت..تو آپ مجھے دیکھتے کیوں ہیں...؟عفاف

کے بے ربط جملے پر اسکے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔۔میری آنکھیں ہیں... کیا اب انکا استعمال تم سے پوچھ کر کروں.؟۔۔مم..میں نے ایسا تو نہیں کہا...وہ ممنائی طٰہٰ مزید قریب ہوتے اسکی طرف جھکا"تو کیا کہا ہے پھر..؟اسکی گھمبیر آواز پر عفاف کا دل زوروں سے دھڑکا نا جانے کیا وجہ تھی اس شخص کے قریب اسے ہمیشہ خوف محسوس ہوتا تھا۔۔آ..آپ مجھے دیکھا نہیں کرے پلیز... اور وہ رکی نہیں۔طٰہٰ مبہم سا مسکراتا اسکی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔وہ اس سے ڈرتی تھی اور اسے عفاف رضا کو ڈرانے میں مزہ آتا تھا یہ جانے بغیر کہ کل کو عفاف کا یہی ڈر اسکے لئے ایک عذاب جیسے بننے والا ہے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کہاں جا رہے ہو یحییٰ..؟ماسنو کے کمرے میں جا رہا ہوں ضروری بات کرنی ہے۔اوکے...زارا جواب دیتی کچن کی طرف چلی گئی۔امیمہ کے کمرے کے باہر رکے ابھی وہ نوک کرتا اسے اندر سے فیصل کی آواز سنائی دی اسکی موجودگی میں اس سے ملنا یحییٰ کو عجیب سا لگا اہ بنا کچھ کہے انہی قدموں پر واپس اپنے کمرے میں آگیا۔اور اپنی اور عزہ کی ہوئی دوپہر کی ملاقات کے متعلق سوچنے لگا۔ایسا کیا ہے جو سنو وائیٹ ہم سب سے چھپا رہی ہے جس کو لے کر بلیک روز بھی سیریس ہے...مجھے لگتا ہے دل کسی پرابلم

میں ہے میں نے بہت کوشش کی ہے پوچھنے کی مگر وہ مجھے نہیں بتارہی تم تو اسکے بیسٹ فرینڈ ہو تم ٹرائے کرو مے بی تمہیں بتادے۔اسکے کہے جملے یحییٰ کے دماغ میں گھوم رہے تھے۔۔تو پھر میری شہزادی اداس کیوں ہے.؟۔فیصل نے گھما پھرا کر پھر سے وہی سوال پوچھا۔وہ بیڈ سے اٹھتی کھڑکی سے پاس جارکی۔۔ڈیڈ مجھے نور کی یاد آرہی ہے میں اسے بہت مس کرتی ہوں۔

اسکے مترنم لہجے پر فیصل نے گہری سانس اندر لی۔۔بیٹا یہ دنیا عارضی ہے یہاں جس نے آنا ہے اپنے مقرر وقت پر جانا بھی ہے...کاش ایسا ہوتا ڈیڈ...امیمہ کے دل سے ہوک نکلی۔وہ ایک حادثہ تھا اسکی زندگی بس اتنی ہی تھی۔فیصل مزید بولا۔ڈیڈ وہ..امیمہ مزید کچھ بولتی دروازا نوک ہوا فیصل اور امیمہ نے مڑ کر دیکھا یحییٰ کو اندر آتے دیکھ امیمہ نے واپس گردن موڑلی جبکہ فیصل نے اسکا خوش دلی سے ویلکم کیا۔کاش وہ ایک حادثہ ہی ہوتا ڈیڈ...ڈھیروں آنسوؤں کو حلق میں انڈیلتے امیمہ نے گہری سانس بھری۔پارٹنر مجھے سنو وائیٹ سے کچھ بات کرنی ہے۔

" ہاں ضرور تم بات کرو میں چلتا ہوں مجھے ضروری کال کرنی ہے۔فیصل اور اسکے بیچ ناراضگی کبھی نہیں آسکتی تھی کیونکہ فیصل کیلئے یحییٰ میر مرسلین سے کم نہیں تھا دوسری طرف یحییٰ نے بھی بروقت اپنے کہے کی معافی مانگ لی تھی اب فیصل سب اللہ پر چھوڑے اپنی بیٹی کے اچھے نصیب کے لئے دعا گو رہتا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھا فیصل جا چکا تھا یحییٰ دھیمے قدم اٹھاتا امیمہ کی طرف آیا جو اس سے لاتعلق بنے کھڑکی سے باہر لان میں چہل قدمی کرتی نتاشا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔کیا دیکھ رہی ہو اتنے غور سے..؟نتاشا آپی کچھ پریشان سی لگ رہی ہیں۔ہاں وہ اپنے مشن کو لے کر پریشان ہے بٹ شی ہینڈل اِٹ تم پریشان نہیں ہو جانا۔ مدھم سا ہنستے یحییٰ نے متوازن لہجے میں کہا۔تمہیں کیا بات کرنی ہے مجھ سے.؟پہلے تم بتاؤ ابھی بھی ناراض ہو مجھ سے...تم جانتی ہو نا سنو وائٹ میں تمہارے علاوہ کسی سے معافی نہیں مانگتا۔ہاں جانتی ہوں...اور یہ بھی جانتی ہوں تم نے پھر اس سرپنچ کے بیٹے سے لڑائی کی ہے۔۔اس ارسل کا کل میں موبائل توڑوں گا...یحییٰ نے دانت پیستے اسے کوسا۔جو اسکی مخبری کرنے سے باز نہیں آتا تھا۔۔۔اب تم شام میں خود سب کو بتاو گئے یا میں بتاؤں...امیمہ نے سینے پر ہاتھ باندھے جسکی وجہ سے شرٹ کی آستینیں اوپر کو ہوئی۔۔"میں خود بتادوں گا...اسکی کلائی پر انگلیوں کے نشان دیکھتے یحییٰ نے بمشکل اپنے آپ پر کنٹرول رکھے عام سے لہجے میں کہا۔تم کسی پرابلم میں ہو سنو وائیٹ..؟۔۔نہیں... "خاموشی"۔۔۔تو پھر کوئی پریشانی یا کوئی ایسی بات یا وجہ جس سے تمہیں تکلیف ہوتی ہو۔یحییٰ کی نظریں ہنوز اسکی کلائیوں پر تھی"جس کو ایک طرفہ محبت ہو جائے میرے خیال سے اسکے لئے اس سے بڑی تکلیف اور کوئی نہیں ہوتی۔امیمہ کا دل ڈوب کے ابھرا۔۔ایک تو تمہاری یہ محبت...یحییٰ نے

اپنا سر تھام لیا۔ اللہ کرے تمہیں کبھی نا ہو یہ محبت... امیمہ کے لہجے میں طنز تھا" اور مجھے کیوں نا ہو یہ محبت... یحییٰ نے اسی کے انداز میں سوال کیا۔ کیونکہ تم اس تکلیف کو سہہ نہیں پاؤ گئے۔" بد دعا دے رہی ہو..؟ یحییٰ نے برا چکائی۔۔ دعا دے رہی ہوں کہ تمہیں کبھی کسی سے محبت نا ہو... تم سے بھی نا ہو..؟ یحییٰ کے اچانک سوال پر امیمہ پل کو جہاں کی تہاں رہ گئی۔ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہو سکتی یحییٰ... اچھا تم اتنا یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتی ہو..؟ کیونکہ ہم دونوں صرف دوست ہیں اچھے دوست ... امیمہ جواب دیتی آسودہ سا مسکراتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔ تمہاری اس محبت کا علاج میں ضرور کروں گا سنو وائٹ پہلے یہ معلوم کروالوں کہ تمہیں پریشان کون کر رہا ہے ایک بار اس شخص کی گردن ہاتھ میں آجائے۔ دل ہی دل میں کئی سوچوں سے لڑتے یحییٰ میر نے داخلی دروازے کی طرف دیکھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

"عشق میں تیرے در در پھرتے، پھر بھی نا تیرا نام لیا"

"ہم نے تیرا مان رکھا، رکھی آبرو تیرے پیار کی"

اسکی سریلی آواز کمرے کی فضا میں گونج رہی تھی ہاتھوں میں گٹار اٹھائے آنکھیں بند کیے وہ سُر جوڑتی اپنی ہی کسی دنیا میں گم ہو گئی تھی وہاں جہاں اسکا ڈیول تھا اور وہ تھی۔

بس کر دو لڑکی تم گاتی پیارا ہو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمہارا ڈیول انسٹاگرام ڈاؤن لوڈ کیے وہاں بیٹھا تمہیں اسپیشل سنتا ہو گا۔ کچھ نہیں ہوتا یہ پیار محبت صرف بندہ خوار ہوتا ہے جیسے میں ہو رہی ہوں تمہارے اس سوکالڈ بھائی کے پیچھے دل کرتا ہے میرا، منہ نوچ لوں اس آئیس بیئر کا... سمجھتا کیا ہے پتہ نہیں خود کو۔ وہ اس قدر غصے میں تھی عزہ نے فوراً اپنا گٹار پیچھے کر لیا اسکا کیا بھروسہ وہی سر میں دے مارتی تو!...

آپی میری امیدوں پر پانی تو مت پھیریں... عزہ نے رونی صورت بنالی۔ اگر میرا بس چلے تو میں تم پر بالٹی بھر کے ٹھنڈے یخ پانی کی پھینک دوں روز تاکہ تم اس گنڈے کے خوابوں سے باہر نکل آؤ۔ نتاشا کا بس نہیں چل رہا تھا کیا سے کیا کر کے رکھ دے۔

آپی وہ گنڈہ نہیں ہے ڈیول ہے... عزہ روہانسی ہوئی۔

قسم سے روز تمہارے منہ سے ایسی باتیں بلکل اچھی نہیں لگتی کہاں تم کسی لڑکے کو خود کو گھورنے تک نہیں دیتی اور کہاں ایک سڑک چھاپ گنڈے کے خوابوں میں دن رات کھوئی رہتی ہو۔

آپ مجھ پر بالٹی بھر کے پانی کے پھینکیں یاں بارش کروادیں میں اسکے خواب دیکھنے نہیں چھوڑوں گئی۔ اسکے لہجے میں ضد تھی اور وہ گنڈہ نہیں ہے لہذا اسے گنڈہ مت بولا کریں۔بیڈ پر دراز ہوتی نتاشا نے بغور اس پاگل لڑکی کو گھورا۔"اگر ایک گنڈہ سوٹ بوٹ بھی پہن لے تب بھی وہ رہتا گنڈہ ہی ہے روز میری جان"اسنے تحمل کا مظاہرہ کیا۔مگر عزہ کی اگلی بات پر اسکا دماغ ہی گھوم گیا۔اس سب کو چھوڑے آپی میں نے ایک پلان بنایا ہے میں دو تین گنڈوں کو ہائیر کروں گئی۔۔اور یہ سب کیوں کرو گئی تم..؟ نتاشا اٹھ بیٹھی۔"وہ مجھ پر جھوٹ موٹ کا حملہ کرے گئے۔"اور اس سے کیا ہو گا..؟نتاشا نے سوچا اب اسے جوتا اتار لینا چاہئے۔اس سے آپی وہ ڈیول مجھے بچانے آئے گا جیسے ہمیشہ آتا ہے... عزہ کی چہکار پر پاس پڑے تمام کشن نتاشا نے کھینچ کھینچ کر اسے مارے تھے۔۔دماغ کہاں گرا کر آئی ہو تم ہاں... کیا یہاں کوئی سرکس لگا ہوا ہے اتنی خطرناک سوچیں تمہارے دماغ میں ڈالتا کون ہے. نتاشا کا واق نہیں تھا ورنہ آج وہ اس لڑکی کا دماغ ٹھکانے لگا دیتی۔۔۔افف آپی وہ آئے گا مجھے یقین ہے۔ پردے کے پیچھے چھپی اسنے ہانک لگائی"وہ تمہیں بچانے آئے گا جیسے پچھلی بار آیا تھا۔اسنے تڑخ کر کہا۔

شاید وہ... مزید کوئی بکواس نہیں کرنا روز میرا دماغ پہلے ہی گھوما ہوا ہے تمہاری یہ باتیں مجھے مزید پریشان کر رہی ہیں۔ یہ ناہو میں جا کے آریان انکل کو سب بتادوں۔ اسکی دھمکی پر عزہ نے سامنے آتے خفگی سے اسے گھورا اور بغیر کچھ کہے کمرے سے واک آؤٹ کر گئی۔

لو اب ناراض بھی یہی ہو گئی... حد ہے ویسے... ڈھونڈنے تو وہ عزہ کو آئی تھی مگر سامنے مرسلین کو اپنے کمرے میں جاتے دیکھ وہ اسکے پیچھے ہو لی۔ مرسلین اپنے کمرے میں جاتے ابھی دروازا بند کرتا نتاشا سرعت سے بھاگتی اسے دھکا دیئے کمرے میں آئی اور دروازہ بند کر دیا۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے... وہ غضب ناک سا دھاڑا۔ وہی جو تم کر رہے ہو پچھلے چھ گھنٹوں سے میرے ساتھ... کال کیوں نہیں اٹینڈ کر رہے میری تم... نتاشا اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں دھاڑی۔ آواز نیچی رکھو اپنی، میرے کمرے میں کھڑی ہو۔۔ مرسلین کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کو دو ہاتھ جڑ دیتا۔۔ میرے میرے کی رٹ بعد میں لگانا مجھے صرف اتنا بتاؤ تم مجھے اگنور کس خوشی میں کر رہے تھے۔ وہ پھر چیخی۔ مرسلین کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔ میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔ مجھے اگنور کیا بھی کیسے تم نے..؟ جواباً تکیے پر سر گرائے مرسلین نے طنزیہ مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی۔ "بلکل ایسے ہی جیسے ابھی اگنور کر رہا ہوں" اور یاد رکھنا... نتاشا کچھ کہتی وہ بول پڑا۔ تم جیسی لڑکیوں کو مرسلین رمیز شاہ

اگنور کرنا ہی بہتر سمجھتا ہے۔۔ مجھ جیسی لڑکی مطلب... وہ سوال پوچھتے نتاشا کے تن بدن میں گویا آگ سی لگ گئی۔ "تم جیسی تیز تر ار اور بولڈ لڑکیاں مجھے زیر لگتی ہیں۔" اور مجھے تم جیسے منہ پھٹ لڑکے زہر لگتے ہیں مگر پھر بھی تمہاری خوش فہمی ہے کہ نتاشا رضا نے تمہیں اپنا لائف پارٹنر منتخب کیا ہے۔ "تمہاری مہربانی مجھے اس خوشی فہمی سے میری بد قسمتی زیادہ عزیز ہے۔ اسنے طنزاً کہتے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔ اسے مرسلین سے اتنے سیدھے جوابوں کی امید ہرگز نہیں تھی مگر اب کوئی خوش فہمی بھی نہیں رہی تھی دو منٹ اسکے سر پر سوار نتاشا خونخوار نظروں سے اسے گھورتی رہی۔ میں آخری بار پوچھ رہی ہوں میری ہیلپ کرو گئے اس کیس میں یا نہیں...؟ اب کی بار اسکی آواز دھیمی تھی۔۔ نہیں ... ٹھاہ کر کے جواب آیا اور خاموشی چھا گئی۔۔ اپنے انجام کیلئے تیار رہنا... اسے کھلی دھمکی سے نوازے نتاشا پاؤں پٹختی کمرے کا دروازا زور سے بند کیے باہر نکل گئی۔ بول ایسے رہی ہے جیسے میں ڈرتا ہوں اس سے... اسکی کسی بات کا اثر لیے بغیر وہ پھر سے دراز ہو گیا۔

نتاشا آپکے کمرے سے اتنے غصے میں کیوں گئی ہے مرسلین.. فریش اورنج جوس کا گلاس تھامے طوبیٰ اسکے کمرے میں آئی۔۔۔ اویں پاگل ہو گئی ہے وہ مما... اسنے بیزاریت سے کہا۔۔ وہ پاگل نہیں ہوئی میرے پیارے شہزادے آپ نے اسکی انسلٹ کی ہے۔ اوہ تو مطلب آپ سب سن چکی ہیں...

مرسلین کی دھیمی مسکراہٹ پر طوبیٰ نے سر اثبات میں ہلاتے خفگی ظاہر کی۔۔میری پیاری مما آپ خفا ناہوں وہ لڑکی تو ویسے پاگل ہے... اسکی گود میں سر رکھے اسنے انتہائی لاپروائی سے کہا۔۔بُری بات مما کے شہزادے... آپ کو معلوم ہے جب وہ یہاں سے گئی تھی تو روز مجھے فون کیا کرتی تھی اور کہتی تھی کہ مرسلین میری امانت ہے آپکے پاس مگر پھر... طوبیٰ کا چہرا بے رونق ہو گیا۔ جس دن آپ نے اس رشتے سے انکار کیا اس دن سے اسنے بھی کہنا چھوڑ دیا۔

ہاں تو بس اسکا دل بھر گیا ہو گیا مما... یہ بات سر اسر غلط ہے بیٹا یہ تو آپ بھی جانتے ہو... طوبیٰ نے مسکراہٹ روکتے باور کروانے والے انداز میں کہا۔ مگر جیسا آپ کا رویہ ہے نتاشا کے ساتھ بہت جلد شاید وہ آپ سے اور اپنے قول سے پیچھے ہٹ جائے گئی مرسلین... غیر مرئی نقطے کو تکتے طوبیٰ نے یونہی وہ بات بول دی تھی۔ "میں بھی تو یہی چاہتا ہوں مما... اسکی واضح سرگوشی پر طوبیٰ نے اداسی بھری نگاہ اس پر ڈالی "وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔ "اور مجھے اچھے لوگوں سے چڑ ہے...، دوٹوک انداز میں کہتے وہ بیڈ سے اٹھتا سٹڈی روم میں چلا گیا۔ "جن سے عشق ہو ان سے محبت نہیں ہوا کرتی "۔۔۔ میری دعا ہے آپکو بھی بہت جلد اس بات کا احساس ہو جائے۔ آسودگی سے مسکراتے طوبیٰ نے سٹڈی روم کے بند دروازے کو دیکھا۔ جب بھی بات نتاشا کے متعلق ہوتی تھی وہ خود کو فوراً سب سے الگ کر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

لیتا تھا نا جانے اسکے دل میں ایسا کیا تھا مرسلین رمیز شاہ کے لفظ تو کیا اسکی بولتی نظریں بھی اس لڑکی کے ذکر پر خاموش اور ویران سی ہو جاتی تھی۔ وہ کبھی بھی نتاشا کے نام پر کسی سے بحث نہیں کرتا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سب کھانے کی ٹیبل پر جمع تھے سب ہی ایکدوسرے کو خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔ نتاشا مرسلین کو... جو بنا کوئی اثر لیے کھانا کھا رہا تھا۔ طٰہٰ عفاف کو... جو خود کو اسکی نظروں سے چھپانے کی کوششوں میں حتیٰ الامکان بہت جلد ٹیبل کے نیچے پائی جانے والی تھی۔ عزہ نتاشا کو ناراضگی کے باعث گھور رہی تھی۔ جبکہ یحییٰ اور امیمہ کے اپنے ہی آنکھوں آنکھوں میں اشارے چل رہے تھے۔ وہی ایک طرف نتاشا ایک سائیڈ بیٹھے طٰہٰ کو بھی بھوکی شیرنی کی طرح گھورنے میں مصروف تھی۔

جبکہ دوسرے رخ بیٹھے ملک ولا کے تمام بڑے کچھ حیرت اور کچھ عجیب نظروں سے ان سب کو دیکھ رہے تھے۔

بھائی مجھے لگتا کچھ منٹ بعد یہاں پانی پت کی جنگ چھڑنے والی ہے... میرا ابھی یہی ماننا ہے..." حمزہ کی گوہر افشانی پر فیصل فوراً بولا۔ مجھے لگتا بچوں کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔... اب یہ بچے کنڈا گارڈن کے بچے تو ہیں نہیں زارا جن کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو گا تو وہ اسے سولو نہیں کر سکتے ہوں گئے۔ حمزہ کے لقمے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پرو قاص اور آریان نے ایک بار پھر ان سب پر نظر ڈالی۔ مگر سمیرا بیگم اور آریان سمیت و قاص کی تادیبی نظریں بار بار طٰہٰ کی طرف اٹھ رہی تھیں جو انہیں طٰہٰ کی طرف سے مشکوک کر رہی تھی طوبیٰ اور فیصل یحییٰ اور امیمہ کو نوٹ کر رہے تھے زارا اور ملائکہ کی نظریں نتاشا اور مرسلین پر ٹکی تھی۔ آپ پوچھیں نا ان سے کیا ہوا ہے.. ایسے کیوں بیٹھے ہیں یہ سب کھانا بھی کھا نہیں رہے... حیام کی فکر مند سی آواز پر آریان اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالتا اسے پر سکون رہنے کو کہتا انکی طرف متوجہ ہوا۔

کیا مسئلہ ہے کوئی پریشانی ہے کیا بچوں... پرنسیس آپ بتاؤ..؟ اریان نے محض ایک سوال پوچھا مگر اسے کیا خبر تھی وہ سوال وہاں کونسا نیا بکھیرا کھڑا کرنے والا ہے۔ میں نتاشا آپی سے ناراض ہوں۔ عزہ غصے سے چیخی۔۔ انکل میں اس سست انسان کی کل سے منتیں کر رہی ہوں مگر یہ میری ہیلپ نہیں کر رہا ۔۔۔ نتاشا مرسلین کو کچا چبانے کے درپے گلا پھاڑے چیخی۔ اور ایک یہ انسان ہے میں نے کہا تھا مجھے اس کیس کی رپورٹ لا کر دے مگر نہیں اس انسان کا نا تو دماغ اپنی جگہ پر ہے اور نا ہی آنکھیں... لگے ہاتھ وہ طٰہٰ کی مسلسل بھٹکتی نظروں پر بھی چوٹ کر گئی۔۔۔ ایک سیکنڈ مجھے کیوں بیچ میں گھسیٹ رہی ہو۔ طٰہٰ گربڑاتے ایکدم سے چیخا۔ اسلئے کیونکہ تم سے میں نے رپورٹ کا کہا تھا۔ تو رپورٹ حوالدار نے لا کر دینی تھی۔ رپورٹ جو بھی لائے میں اس کیس میں کوئی ہیلپ نہیں کروں گا۔" تمہارے اچھے بھی

ہیلپ کرے گئے مرسلین شاہ۔"انکی ہی ہیلپ لے لو نتاشا رضا۔۔۔اسنے بھی دبدو جواب دیا۔۔اپنے پنگے ختم نہیں ہوتے دونوں کے اور مجھے بلاوجہ کے ٹونٹ مار رہی ہو۔"نتاشا آپی اپنی غلطی کبھی دیکھتی ہی نہیں ہیں تم چپ کرو عزہ ورنہ تمہیں میں نے اسی کے پاس پہنچا دینا جسکی وجہ سے منہ بنا کے بیٹھی ہو۔"بس بہت ہوا مجھے کسی سے بات نہیں کرنی عزہ نے منہ بسور لیا۔۔۔میری بہن پر کس بات کا غصہ اتار رہی ہو تم... یہ تمہاری بہن ہونے کے ساتھ میری بھی کچھ لگتی ہے اسلئے خاموش بیٹھے رہو تم سے بات نہیں کی میں نے۔ان چاروں کی آپس میں بحث جاری تھی آریان اور باقی سب اس وقت کو پچھتا رہے تھے جب انہوں نے وہ سوال کرنے کا سوچا تھا سب اپنی ہی دھن میں تھے سوائے ان دونوں کے جو ان چاروں کو جانی دشمنوں کی طرح لڑتا دیکھ رہے تھے یحییٰ نے معاملے کی سنگینی بھانپتے اور اپنی خیریت کے واسطے امیمہ کی طرف نگاہ ڈالے گردن نفی میں ہلائی وہی امیمہ نے سر اثبات میں ہلایا۔یحییٰ نے اسے آنکھیں دکھاتے پھر نفی کی۔امیمہ نے ذرا سا سہمے آنکھیں جھکائے پھر ہاں ہی کہا۔وہ ایسی ہی تھی یحییٰ میر کیلئے جان دینے کو تیار رہنے والی مگر اسکی غلط حرکتوں پر کبھی پردہ نہیں ڈالتی تھی۔بڑے پاپا یحییٰ نے آج پھر یونی میں کسی لڑکے سے لڑائی کی ہے اور اب وہ آپکو یونی بلا رہے ہیں۔۔۔جہاں امیمہ نے ایک ہی سانس میں کہا وہی سب کی چلتی زبانیں رک گئی سب کی گردنوں کے ساتھ شکایتی نظروں

کا رخ بھی یحییٰ میر کی طرف گھوم گیا اسنے بمشکل تھوک نگلا۔ اور ارگرد دیکھا جہاں زارا اور حمزہ اسے سر ہاتھوں میں تھامے نظر آئے گویا کسی بھی طرح کی جسٹیفیکیشن کے باوجود انہیں اپنے سپوت سے ایسی ہی امید تھی۔ اب کس سے لڑائی کر کے آئے ہو تم..؟۔ آریان کی کرخت آواز پر یحییٰ کی خفا نظریں سنو سے ہٹی۔۔ شہناور سے... لہجہ کسی بھی طرح کی شرمندگی سے پاک تھا۔۔ وجہ..؟..... مجھے غصہ آگیا تھا۔ اسنے کیا تم سے لیز چھین لیا تھا جو تمہیں غصہ آگیا اصل وجہ بتاؤ بات کو گھماؤ نہیں... وہ ایک لڑکی کو حراس کر رہا تھا مجھے غصہ آگیا مگر سچ کہہ رہا ہوں میں نے اسے چھوا تک نہیں صرف دھمکی دی تھی اور پیار سے کالر سیٹ کیا تھا۔" مگر شاید اسے تمہارا اتنا پیار ہضم نہیں ہوا یہی کہنا چاہتے ہو نا.؟ مرسلین کے جملے پر یحییٰ کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ فیصل سے نظر ہٹا کر اسنے ترچھی نظر سے سب کو باری باری دیکھا۔

اب آپ سب مجھے ایسے تو نہیں دیکھیں میرا کیا قصور بھلا... ہاں اگر میں کسی ذاتی دشمنی کے تحت لڑائی کرتا تو آپ سب مجھے ڈانٹتے مگر میں نے ایک لڑکی کی ہیلپ کی اور اگر آئندہ بھی میرے سامنے کسی اور شہناور نے یہ حرکت کرنے کی کوشش کی تب بھی میں یہی کروں گا۔ وہ اپنی بات پر قائم رہنے والوں میں سے تھا۔ مگر اپنی لمٹس میں رہ کر... ہاں زیادہ ہاتھ نہیں لگاؤں گا بے فکر رہیں... یحییٰ نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شرافت سے ہاتھ اُٹھائے۔۔ہاں یہ نا ہو پھر کل کو مجھے تمہیں بھی لاک اپ میں ڈالنا پڑے۔۔مرسلین کے بعد طٰہٰ کے جملے پر وہ ایک دم سے بدکا۔"اللہ نا کرے میرے بیٹے پر کبھی ایسا وقت آئے۔۔۔وہ کچھ کہتا زارا بیٹے کی محبت میں بول پڑی۔"دیکھ لیں مما بھئی اپنی پولیس گری یہاں بھی جھاڑنے سے باز نہیں آرہے۔"میں صرف مزاق کر رہا تھا مما...طٰہٰ بھی فوراً بولا۔"وہاں ایکدم سے خوشگوار ماحول بن گیا مگر آمنے سامنے بیٹھے یحییٰ اور سنو وائیٹ کی نظریں الجھ رہی تھی۔جس میں ایک کی نظروں میں خفگی تو دوسری کچھ سہمی سی بیٹھی تھی جیسا ہمیشہ سے ہوتا تھا۔مرسلین نتاشا والے پروجیکٹ کا کیا بنا...؟وہاں سب خوشگپیوں میں مصروف تھے ایکدم سے آریان کی بھاری اور سنجیدہ اواز پر خاموش ہو گئے اور یہاں پر سکون اور مزے سے بیٹھے مرسلین شاہ کے چھکے چھوٹے تھے تمام بڑوں کی کھوجتی نظریں اسکے چہرے پر ٹکی تھیں کیونکہ وہ ایک اہم پروجیکٹ تھا جسے البتہ مرسلین رمیز شاہ ہلکے میں لیے بیٹھا تھا صرف نتاشا کی نفرت میں۔۔۔مرسلین کی اچانک نظر نتاشا کی طرف اٹھی اسنے دل جلا دینے والی مسکراہٹ اچھالی اور پھر وہ کچھ کہتا نتاشا ایسے بولی جیسے اس پر دکھوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں۔آریان انکل میں کل سے اسے بول رہی ہوں کہ ڈسکشن کر لے اور جو مین پوائنٹس ہیں نوٹ ڈاؤن کر لے۔۔اور یہ...مرسلین کی کر کے اسنے طٰہٰ کی طرف نظر اٹھائی۔جسکی نظریں ہنوز بھٹک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھٹک کر عفاف پر جا رہی تھیں۔ اسکو رپورٹ بنانے کو کہا تھا مگر اسکی تو تمام حسیں جیسے کسی اور ہی دنیا میں پرواز کر گئی ہیں۔۔ یہ خوامخواہ مجھے اس سب میں گھسیٹ رہی ہے بڑے پاپا... حالانکہ رپورٹ... بس خاموش ہو جاؤ سب... وہ مزید کچھ کہتا آریان کی آواز پر سب ٹھہر گئے۔ تینوں آفس روم میں پہنچو وہی بات ہو گئی۔ آریان کے حکم کی تعمیل کرتے وہ سب خاموش ہو گئے۔ سمیرا بیگم سمیت وہ تینوں کھانے کے برتن سمیٹتی کچن میں موجود تھی جبکہ عون صاحب آسیہ بیگم کے پاس چلے گئے۔ یحییٰ پہلے ہی وہاں سے اٹھ گیا تھا اسکے بعد ہی عفاف بھی اٹھتی طٰہٰ کی نظروں سے بچتی کمرے میں چلی گئی۔ امیمہ جو کچن میں جانے کا ارادہ رکھتی تھی میسج کی بیپ پر سیڑھیوں کی طرف لپکی۔۔ اسکے میسج کو مکمل اگنور کیے امیمہ الٹی راہ لیے اپنے کمرے کی طرف آئی جہاں پہلے ہی یحییٰ میر اسکے انتظار میں بیٹھا تھا۔ اسے اندر آتے دیکھ کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر آدھ کھلے دروازے سے اندر کھینچتے اسکی کلائی مڑوڑے اس طرح سے کھینچا کہ انکے درمیان کچھ انچ کا فیصلہ پھر بھی قائم رہا تھا۔ "بہت شوق ہے تمہیں میری انسلٹ کروانے کا... انتہائی برہمی سے پوچھتے اسنے کلائی جھٹکی۔

ہاں تو تم مت کیا کرو لڑائیاں۔ "میں نے لڑائی نہیں کی تھی۔ وہ بھڑکا۔ "بلکل تم صرف ہیروگری دیکھا رہے تھے۔ امیمہ نے بھرپور طنز گڑا۔ ءمیں جو بھی کروں تم میری دادی مت بنا کرو ورنہ اگر میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دادا بننے پر آیا جو کہانیاں تم مجھ سے چھپاتی پھر رہی ہو ان سب کی ڈیڈ اینڈ نگ لکھنے میں یحییٰ میرپل بھر کی بھی مہلت نہیں لے گا۔" سمجھی تم... اسکی بازو پر گرفت سخت کر کے پیچھے کو ہلکا سا جھٹکا دیئے وہ اسکے منہ پر غرا کر کہتا جا چکا تھا۔ کک.. کہانیاں... ڈیڈ اینڈ نگ... کہیں یحییٰ کو... آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے امیمہ دل میں اٹھتے برے خدشات کی مسلسل نفی کرتی کبھی دروازے کو تکتی، تو کبھی ان لمحوں کو کوستی جب وہ اس دن لائیبری میں گئی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اپنی کیفیت خود اسکی سمجھ سے بالاتر تھی نا وہ خوش تھی اور اداسی کا سبب بھی اسے معلوم نہیں تھا آج کئی عرصے بعد شاید اسے یہ احساس ہونے لگا تھا کہ وہ واقع غلطی پر ہے ایک ایسے صحرا کے پیچھے بھاگ رہی ہے جس کی چاہ میں صرف اسکے پاؤں ہی نہیں بلکہ دل بھی جلے گا اور جل بھی رہا تھا وہ اس شخص کی غیر موجودگی پر اداس بیٹھی تھی جسے دیکھے ایک عرصہ بیت چکا تھا جسکے ہونے نا ہونے کا بھی کوئی شبہ تک نہیں تھا۔ وہ اداسی کی مورت اس چاندنی رات میں اس چاند کو تکتی خود کو آج بے بسی کی حد پر کھڑا محسوس کر رہی تھی۔

میں نے آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگا آج مانگتی ہوں مجھے اس شخص سے ایک بار ملادیں" صرف ایک ملاقات" آسمان میں نظریں اٹھائے اسنے دل سے التجا کی۔" کبھی کبھی ایک ملاقات ایسے گہرے روگ دے کر جاتی ہے انسان پھر تا عمر اس ایک ملاقات کی قیمت ہی چکاتا رہ جاتا" اس بھاری آواز پر عزہ نے فوراً گردن موڑی اسے اچانک وہاں نمودار دیکھ وہ چونک کر سنبھلی اور پھر بولی۔ بعض اوقات یہی ایک ملاقات انسان کے جینے کی وجہ بھی بن جایا کرتی ہے۔" اور کبھی مرنے کی بھی" جملہ مکمل کرتے وہ استہزائیہ ہنسا۔ اسکی ہنسی میں عجیب سا تاثر تھا مگر اسکا رخ پھیر کر کھڑا ہونا اور اسے نا دیکھنا وہ ایک لمحہ تھا جب عزہ کو احمر شجیع اتنا بھی برا نہیں لگا تھا۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو روز اور مسٹر بوڈی گارڈ کیا میں آپ کے یہاں منہ اٹھا کے تشریف لانے کی وجہ جان سکتا ہوں.؟۔۔ اگر آپ کہتے ہیں تو اگلی بار اپنا منہ کہیں رکھ کر آجاؤں گا۔۔ نہیں آپ یہاں آیئے گا ہی نہیں ورنہ آپکے اس منہ کے ساتھ ساتھ ٹانگیں بھی ایکسپائر ہو سکتی ہیں۔ بس بھی کرو یحییٰ کیا ہر کسی کے ساتھ لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

اب اس کے ساتھ پیار تو کرنے سے رہا میں... اسکے بے ڈھنگے جواب پر جہاں احمر نے منہ بنایا وہی عزہ کی ہنسی چھوٹی۔۔۔ تمہیں انیکسی میں رہنے کو کہا ہے آج کے بعد یہاں بھٹکتے نظر مت آنا مجھے اب نکلو یہاں سے... اتنی بے عزتی پر بھی ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے وہ مطمئن سا کھڑا تھا۔ چلو تم میرے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ساتھ... احمر پر گہری نظر ڈال کر وہ عزہ کی کلائی دبوچتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ کہنے کو وہ حمزہ میر کا بیٹا تھا مگر اسکی حد درجہ پوزیسونس فیصل شاہ کی طرح تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تم رات کے اس پہر اکیلی کچن میں کیا کر رہی ہو۔؟ ہاتھ میں خالی جگ تھامے وہ چلتا اسکے قریب آیا عفاف جو کچن میں رکھی چیئر پر بیٹھے مزے سے کافی کے مزے لے رہی تھی ایک دم سے طٰہٰ کو وہاں جن کی طرح نمودار ہوتے دیکھ اسکے اوسان خطا ہوئے ابھی وہ اٹھتی اور کچن سے باہر نکلتی طٰہٰ نے چند قدم آگے بڑھاتے بھاری رعبدار آواز میں اسے استفار کیا۔۔۔ مجھ سے دور بھاگنا چھوڑ دو ورنہ تمہارے راستے کی وہ دیوار بنوں گا جسے تم کبھی پار نہیں کر پاؤ گئی۔ اسکے لہجے کی وحشت تھی یا طٰہٰ میر کا خوف۔۔۔ عفاف کے قدم وہی رک گئے۔۔

فخریہ مسکراتے طٰہٰ چلتا اسکی پشت پر آ کے رکا ایک ہاتھ بڑھا کے دیوار پر اور دوسرا سائیڈ شیلف پر رکھے اپنے اور اسکے درمیان فاصلے قائم رکھتے شرگوشی کی۔ تم میری باتیں مانا کرو، بہت اچھی لگتی ہو۔ اتنی نزدیکی پر عفاف کا دل اچھل کر حلق میں آیا وہ فوراً سے پلٹتی دیوار سے چپکی اسے دیکھنے لگی۔۔ اول تو میرے سامنے مت آیا کرو اگر آتی ہو تو پھر مجھ سے دور مت بھاگا کرو... وہ بے خودی کے عالم میں وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سب بول رہا تھا اس لڑکی نے کچھ ہی لمحوں میں اسے اپنا اسیر بنالیا تھا۔ آپی نے کہا ہے آپ ایک نمبر کے لوفر انسان ہیں آپ سے دور رہوں۔ خوف کے زیرِ اثر عفاف نے ایک ہی سانس میں اسے رات میں سورج دیکھانے والا کام کیا۔ طٰہٰ کو سن کر پہلے جھٹکا لگا مگر پھر اسکی خوف سے پھیلی آنکھوں میں جھانکتے وہ مبہم سا مسکرا دیا۔۔ تمہاری آپی جیسی چڑیل سے اللہ مجھے اور میری پسندیدگی کو اپنی پناہ میں رکھے۔ لفظ چڑیل پر اسکی آنکھوں میں غصے کے تاثرات ابھرے۔ جنہیں بھانپتے طٰہٰ لب دانتوں تلے دبائے مسکراتا پیچھے ہٹ گیا۔ میں آپ سے بحث نہیں کرنا چاہتی۔۔ یقین کرو بحث نا کرنے میں ہی عافیت ہے تمہاری۔

یہ چڑیل کس کو کہا ہے آپ نے. ؟میری پسند تمہیں اور چڑیل تمہاری آپی کو..! طٰہٰ نے بے باکی سے اظہار کر دیا۔ جس پر عفاف پل بھر کو خاموش ہو گئی۔ آپکی باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔ وہ مڑنے لگی۔ مجھے سمجھنے کیلئے تمہیں میرا ہونا پڑے گا۔ طٰہٰ نے اسکا راستہ روکا۔ مجھے آپکو سمجھنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ راستہ چھوڑیں میرا، سخت لہجے میں کہتی خود ہی سائیڈ سے نکلتی عفاف سیڑھیاں پھیلانگتی جا چکی تھی۔ اچانک ہی اسکا لہجہ اور رویہ بدل گیا۔ کیا وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے۔؟۔۔۔ عفاف کے اتنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سخت ری ایکشن پر طٰہٰ کے دماغ میں پہلا سوال یہی گردش ہوا وہ بوجھل دل اور قدموں سے سوچتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦

دروازے پر ہلکا سا نوک کرتی اندر آئی کمرہ خالی تھی امیمہ جانتی تھی وہ کہاں ہو گا۔ کمرے سے ملحقہ کمرے کے دروازے پر رکے اسنے گہری سانس اندر کھینچی چہرے پر کونفیڈنس برقرار رکھے اسنے دروازہ کھولا مگر یہ کیا یحییٰ میر اس کمرے میں بھی نہیں تھا۔ وہ کمرہ خاصا بڑا نہیں تھا یحییٰ کا چھوٹا سا جم روم تھا جہاں کچھ چار سے پانچ ایکسر سائز مشینز رکھی تھی۔ امیمہ نے گہری اداسی سے جم روم سے ملحقہ کمرے کے دروازے کو حسرت سے دیکھا جہاں وہ بچپن میں صرف ایک بار آئی تھی جسکے بعد اسے یحییٰ سے ایسی ڈانٹ پڑی تھی آج تک ہمت نہیں ہوئی دوبارہ اس کمرے میں قدم رکھنے کی۔ جم روم سے ملحقہ وہ بھی چھوٹا سا روم تھا یاں یوں کہا جاتا وہ یحییٰ میر کی آرٹ گیلری تھی جہاں شاہد کچھ قیمیتی راز دفن تھے جسکی وجہ سے یحییٰ نے امیمہ سمیت کسی کو بھی وہاں جانے سے منع کیا تھا اس کمرے کی صفائی بھی وہ بذاتِ خود کیا کرتا تھا۔ کافی کا مگ وہاں رکھی ٹیبل پر رکھے امیمہ نے دو قدموں میں فاصلہ طے کیا اس کمرے کے دروازے پر آ کھڑی ہوئی۔ یحییٰ کیا تم اندر ہو.؟ اسنے ناک کرتے پوچھا۔۔ نہیں میں

یہاں نہیں ہوں تم جا سکتی ہو۔ فل ناراضگی میں جواب آیا۔ یحییٰ بات سنو باہر آؤ ورنہ میں اندر آ جاؤں گئی۔ اور پھر اگلے کچھ منٹ بعد یحییٰ کھلی شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس ہاتھ میں پینٹ برش پکڑے اسکے سامنے دیوار بنا کھڑا تھا۔۔ کیا مصیبت ہے سنو وائیٹ.؟ وہ جھنجھلایا۔ کولڈ کافی فار اے کولڈ پرسن .

(Cold coffee for a cold person)

امیمہ نے کھکھلاتے کہا مگر یحییٰ کے سخت تاثرات پر اسنے زبان دانتوں تلے دبالی۔ "اوکے سوری نا اب تمہاری کبھی شکایت نہیں لگاؤں گئی۔ "تم ہر بار یہی کہتی ہو۔ وہ برہم ہوا۔۔ اب غصہ تو نہیں کرو... امیمہ نے منہ بسورا۔ میں تم پر غصہ نہیں کر رہا۔ ہاں مجھے پتہ ہے یحییٰ میر کبھی غصہ نہیں کر سکتا۔ ہاں تم کہہ سکتی ہو کیونکہ میں صرف امیمہ شاہ پر غصہ نہیں کر سکتا ورنہ میر اغصہ آگ کے بھڑکتے شعلے سے کم نہیں ہے۔۔ کافی کا سپ بھرتے استہزائیہ کہا گیا۔۔ "اور تم امیمہ شاہ پر غصہ کیوں نہیں کر سکتے.؟ انداز عجیب تھا۔ کیونکہ اگر میں نے امیمہ شاہ پر غصہ کیا تو اسکے بھائیوں نے مجھے پیٹ پیٹ کر جیل میں ڈال دینا۔ اور میرے خود کے ڈیڈ نے مجھے ولا سے ہی بے دخل کر دینا۔ اسکی وضاحت پر امیمہ کھکھلا کر ہنس دی نا جانے کتنے عرصے بعد وہ یوں ہنسی تھی۔۔ مطلب ناراضگی ختم ہوئی نا اب.؟ اسے مسکراتے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دیکھ وہ پوچھنے لگی۔ہاں ختم ہوئی کیونکہ تم جیسی کانچ نما سنو وائیٹ میری ناراضگی نہیں برداشت کر سکتی۔ وہ ہنسا۔امیمہ والہانہ انداز میں اسے دیکھتی سر جھکا گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ ایک ہال نما کانفرنس روم جیسا کمرہ تھا جس میں رکھی بڑی سے ٹیبل کے ارگرد تقریباً دس سے زیادہ چیئرز ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں وہاں موجود وہ چار ہستیاں کسی خاص کے انتظار میں بیٹھی تھی ہال میں سناٹا چھایا تھا کسی کی بھاری بوٹوں کی دھمک نے اس سناٹے کو مختل کیا۔اندر موجود شخص نے بے صبری کے عالم میں گردن گھما کر آنے والی ہستی کو سر تا پیر گھورا۔اپنے مخصوص رعب دبدبے میں، چہرے پر سخت تاثرات اور برسوں کی نیلی آنکھوں میں چھائی سرد مہری لیے وہ شان شوکت سے کسی مغرور شہزادے کی طرح چلتا ایک طرف کی سربراہی کرسی سنبھال چکا تھا اسکا لمبا قد، کسرتی جسم، چوڑا سینہ، تیکھے نقوش اور سنجیدہ طبیعیت سامنے والے کو زیر کرنے کیلئے کافی تھی۔وہ ترکیہ کا جانا مانا گینگسٹر تھا جس کے صرف نام سے ہی دنیا خوف کھاتی تھی وہ وحشتوں کا سردار مقرر تھا جسکے صرف روبرو ہونے پر لوگوں کی روح بنا کسی ہنگامے کے جسم سے پرواز کر جایا کرتی تھی جہاں کا رخ کرنے کو ہوائیں بھی گھبراتی تھی وہ ان راستوں کو چیر کر گزرنے کی ہمت رکھنے والا سکندر رحازق مغل تھا۔وہ اس سے

سوال جواب کرنا چاہتے تھے مگر حرب دادا کی غیر موجودگی میں انکی ہمت نہیں ہو رہی تھی مگر وہ بزدل یہ نہیں جانتے تھے جس شیر کے منہ میں وہ ہاتھ دینے لگے ہیں اسکو کوئی حرب دادا بھی نہیں روک سکتا۔ کچھ ہی پل بعد وہاں حرب دادا کی اینٹری ہوئی۔ کالے سوٹ میں سانولی رنگت پر سیاہ ڈاڑھی اور مونچھوں میں وہ لگ بھگ پینتالیس سے زیادہ کی عمر کا لگتا تھا مگر اسکا کسرتی جسم اور چہرے پر چھایا مخصوص رعب و جلال اور آنکھوں میں جھلکتا کونفیڈینس اسے اپنی عمر سے کئی حصے کم دکھاتا تھا۔ اسنے اپنی مخصوص نشست سنبھالی وہاں سناٹا ہنوز قائم تھا حرب دادا نے لیپ ٹاپ سامنے رکھا اسے آن کیا۔ اسکے ساتھ لگے کارڈ ریڈر کو ایچ ایم پہچان چکا تھا مگر وہ بظاہر پر سکون اور اطمینان سے بیٹھا مقابل بیٹھے بادشاہ اور اسکے بیٹے شہنشاہ کے سکون کو غارت کر رہا تھا۔ کیا میں اس چپ میں موجود انفارمیشن کے متعلق جان سکتا ہوں.؟ حرب دادا کی بھاری غصیلی آواز نے کانفرنس ہال میں موجود سناٹے کو ختم کر دیا۔ جواباً وہ ٹیک ہٹا کر سیدھا ہوا۔۔ میں آپکے اس سوال کا جواب ضرور دیتا اگر آپ اس سے پہلے مجھے یہ بتانا پسند کریں گے میرے پرسنل آفس میں گھس کر اس چپ کو چرانے کی جرات کس نے کی ہے.؟ تم سوال پر سوال کر کے میری توہین کر رہے ہو سکندر.؟ حرب دادا غرایا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پہلے میرے مجرم سامنے لائیں دادا تب میں آپکے ہر سوال کا جواب دوں گا۔۔۔اسنے جواباً نرمی سے کہا۔۔آپ مجھے خوب جانتے ہیں دادا، سکندر حازق مغل اپنی ذاتی شے پر کسی کی نظر بھی برداشت نہیں کر سکتا پھر کس کی اتنی جرات ہوئی میرے آفس میں گھسنے کی..؟طائرانہ نظر بادشاہ اور شہنشاہ پر ڈالے وہ پیپر ویٹ گھماتا انکی حالت پتلی کر رہا تھا۔۔میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں سکندر، تمہاری مرضی کے بغیر تمہارے ایمپائر اور گرین ہاؤس میں کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔لہجہ طنزیہ تھا۔جواباً وہ گہرا مسکرایا۔۔مطلب وہ انہیں اُلو بنا رہا تھا اب تک، وہ جو اس خوف میں ترکیہ سے یورپ پہنچے بیٹھے تھے کہ کہیں سکندر انہیں مار نا ڈالے وہ انہیں بنا پٹے کے کتے کی طرح بھگا رہا تھا اور وہ بھی بھاگ رہے تھے۔سکندر ہنسا گویا انکا تمسخر اڑایا ہو۔بادشاہ اور حرب دنیا کے سامنے بزنس پارٹنر اور انڈر ورلڈ کیلئے دنیا کی تباہی تھے جس میں حرب کا دایاں بازو بادشاہ جبکہ بایاں سکندر تھا جس کی جگہ شہنشاہ کو ہونا چاہیئے تھا بطور اسکے باپ بادشاہ کے مگر سکندر کی فائیٹر ٹگ سکلز، ذہانت اور جسامت دیکھتے دادا نے اسے اپنا بایاں ہاتھ مقرر کیا تھا آدھے سے زیادہ کام اسکی زیر نگرانی کیے جاتے تھی۔وہ کیسے بھی کر کے اسے حرب دادا کی نظروں میں گرانا چاہتے تھے تاکہ اسکو دی گئی ساری پاورز اور عہدے شہنشاہ کے حصے میں چلے جائیں مگر ایک سچ یہ بھی تھا سکندر کے پاس جو کچھ تھا اسکا اپنا بنایا ہوا تھا حرب دادا کے دیئے

گئے بندے تک اسنے کبھی اپنے ساتھ نہیں رکھے تھے وہ انکی ہر بات مانتا تھا انکا حکم اسکے لئے سر تسلیم خم جیسا تھا۔ یہاں بادشاہ کی برداشت ختم ہوئی اور وہ دھاڑا۔ جو کچھ بھی تھا حرب اس سے پوچھو اس چپ میں موجود تمہارے اس پندرہ فلور والی عمارت کا بلو پرنٹ کیوں موجود ہے اور وہ بلو پرنٹ اسنے کہاں سے لیا۔۔۔ کیا کرنے والا ہے یہ.؟

بوم بلاسٹ کروانے والا ہوں وہاں..! اسکا اطمینان قابلِ تعریف تھا۔

اسکا جواب سن کر شہنشاہ اور بادشاہ حیرت کے مارے دنگ رہ گئے جبکہ حرب دادا کا بلند و بانگ قہقہہ ہال کی فضا میں گونجا جس پر ان دونوں نے مزید آنکھیں حیرت سے پھاڑے اب دادا کی طرف دیکھا جسکو ایچ ایم کو تھپڑ مارنا چاہئیے تھا مگر وہ ایسے پاگلوں کی طرح ہنس رہا تھا جو انکے لئے حیرت کا مقام تھا

مذاق کر رہا ہے میرا چیتا پریشان نہیں ہو تم دونوں۔ اسنے ہنستے ہوئے کہا۔ مگر ایچ ایم سر جھٹکتا انکی کم عقلی پر افسوس کرتا گردن موڑ گیا۔ شہنشاہ اور بادشاہ کا یہ وار بھی خالی گیا تھا انکے ہاتھ آج بھی ایسا کوئی ثبوت نہیں لگا جسکے ذریعے وہ اسے بردبار کرتے وہ دونوں ہاتھ ملتے رہ گئے۔۔ خیر یہ سب باتیں ہوتی رہے گئی سکندر میں نے تمہیں یہاں چند اہم کاموں کے متعلق بلایا تھا۔ حکم کریں... اسنے سر کو خم

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دیتے کہا۔ اگلے ہفتے ایک بہت بڑی کنسائیمنٹ ہمیں ملنے والی ہے میں چاہتا ہوں اسے تم سنبھالو سارا سامان تم اپنی زیرِ نگرانی لوڈ کرواؤ۔ ہو جائے گا۔ اسنے تعبیداری سے کہا۔ بادشاہ کے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔۔ دوسرا کام بہت اہم ہے ایک اسکے ہو جانے سے کئی مسئلے خود بخود سنور جائے گئیں۔ دادا کا لہجہ دھیما مگر الجھا ہوا تھا۔ حکم کریں دادا کیا کام ہے۔۔ ایک بندے کو ڈھونڈنا ہے... نام کیا ہے..؟ ڈارک آؤل..." نام سنتے سکندر نے ضبط سے اپنی بے ساختہ اڈ آنے والی مسکراہٹ کو دبایا۔۔ ہو جائے گا یہ بھی... وہ مزید بولا۔۔ اسکے علاوہ کوئی اور حکم..؟ اسنے یونہی پوچھ لیا۔ ہاں ایک حکم ہے جو آج تک کوئی پورا نہیں کر سکا میرے کتنے ہی خاص آدمی اس مشن کو سرانجام دیتے مارے جا چکے ہیں۔۔ میں چاہتا ہوں یہ مشن بھی تم اپنے ذمے لے لو.. کیسا مشن ہے..؟ پاکستان جانا ہے اس لڑکی... ابھی انکے آدھے الفاظ منہ میں ہی تھے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"سکندر مر تو سکتا ہے مگر پاکستان کی سرزمین پر کبھی قدم نہیں رکھے گا... اور دنیا کی کوئی طاقت مجھ سے یہ کام نہیں کروا سکتی۔" اسکی آنکھوں میں وحشت کی جگہ خون اتر چکا تھا ضبط سے گردن کی نسیں ابھری تھی حرب دادا اسکے اتنے ہی شدید ری ایکشن کے تحت بات نہیں کرنا چاہتا تھا مگر وہ مجبور تھا اسے وہ لڑکی چاہیئے تھی۔۔ کالم ڈاؤن سکندر ابھی تم دس پندرہ دن ہو یہاں تو میں چاہتا ہوں تم اسکے

متعلق غور سے سوچو اس میں تمہارا بھی بہت فائدہ ہے۔وہ ابھی بول رہا تھا سکندر اپنا کوٹ بازو پر ڈالے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا اگر یہی حرکت حرب دادا کے سامنے کوئی اور کرتا تو اب تک اسکا سر قلم ہو چکا ہوتا مگر وہ سکندر تھا حرب دادا کا بایاں بازو انکا بہادر سکندر جو جیت کو حاصل کرنے کیلئے دنیا کی کسی بھی سرحد کو پار کر جانے کا حوصلہ رکھتا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ایک نظر آئینے میں اپنی تیاری پر ڈال کر عفاف کمرے کو لاک کرتی باہر نکلی ابھی وہ مزید ایک قدم آگے بڑھاتی پیچھے سے کسی کے بھاری ہاتھ نے اسکا منہ دبوچا اس فولادی ہاتھ کی گرفت سے خود کو نکالنا اسکے لئے انتہائی مشکل ترین مرحلہ تھا خوف کے مارے اسکے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔انتہائی کوششوں کے بعد اسنے بھیگی آنکھوں سے اپنے پیچھے دیکھا۔طٰہٰ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے واپس اسکے کمرے میں لاتا صوفے پر پٹخ چکا تھا۔انتہائی غضب ناک تیوروں سے اسے گھورتا طٰہٰ واپس سے اسکے قریب ہوا۔عفاف بدک کر صوفے کی ٹیک سے لگی آنکھوں میں حیرت اور خوف کے آثار لیے اسکے بدلے تیوروں کو دیکھنے لگی۔۔میں کل رات سے تمہیں مسیجز اور کالز کر رہا ہوں جواب کیوں نہیں دیا تم نے..؟اس پر جھکا وہ شدت سے دھاڑا۔بولو جواب دو مجھے...دل کے مقام پر ہاتھ رکھے وہ خوف سے

تھر تھر کانپتی اسکا جلادی روپ دیکھتے نڈھال سی ہونے لگی۔وہ اپنے ڈیڈ کی لاڈلی پرنسیس،اس سے کب کسی نے اتنی اونچے اور سخت لہجے میں بات کی تھی مم..میں پڑھ رہی تھی۔۔۔ہچکی لیتی وہ بامشکل بول پائی

ایک میسج کا جواب دینے میں کتنا ٹائم لگتا ہے بتاؤ مجھے۔۔اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھتے طٰہٰ نے فوراً اپنی آواز دبائی۔مم..مجھے پتہ نہیں چلا تھا۔تو پھر اسکو رکھنے کا کیا فائدہ تمہیں توڑ دو اس مصیبت کو ابھی۔غصے سے اسکا موبائل سامنے دیوار پر دے مارا جو ایک ہی بار میں کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا۔عفاف نے آنکھیں پھاڑے اپنے ڈیڈ کے دیئے گفٹ کی بے حرمتی دیکھی اسکے اندر غصے کے ابال اٹھے ایک ہی جست میں طٰہٰ کو دھکا دیتی وہ ٹوٹے ٹکڑوں کے پاس پہنچی۔۔یہ..یہ ڈیڈ نے مجھے گفٹ دیا تھا۔۔۔اسکی آواز بھرا گئی۔۔طٰہٰ کو محسوس ہوا وہ کوئی سنگین غلطی کر بیٹھا ہے اسے اپنے رویے کا احساس ہوا تو وہ شرمندہ سا روتی عفاف کی طرف جھکا۔۔دور رہے مجھ سے۔۔آپ ایک انتہائی برے انسان ہیں ۔۔۔آئی ہیٹ یو۔وہ زخمی شیرنی کی طرح روتے چیخی۔وہ باہر نکلتی طٰہٰ اسکے راستے میں حائل ہوا۔یہ کیا بدتمیزی ہے راستہ چھوڑیں میرا۔۔۔بدتمیزی وہ تھی جو تم کل رات کو کر کے گئی ہو۔طٰہٰ تیز آواز میں دھاڑا۔مزاحمت کرتی وہ پل کو سہم گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مم..میں نہیں کرتی آپ کو پسند۔۔۔جانے دے مجھے۔۔۔کہتے وہ ہکلائی۔اسے کل رات والی گفتگو یاد آئی تھی۔میں نے کب کہا تم مجھے پسند کرو..؟تم چاہو تو مجھ سے نفرت بھی کر سکتی ہو مگر شرطیہ میری دسترس میں آکر...سخت تاثرات میں اسنے باور کروانے والے انداز میں کہا۔ذ تنی ہٹ دھرمی پر غصہ عود کر آیا۔"میں مر جاؤں گئی مگر آپکی دسترس میں آنا پسند نہیں کرو گئی۔وہ نڈر ہو کر بولی مگر لہجے میں خوف نمایاں تھا"تمہیں مرنے کیلئے بھی پہلے میری دسترس میں آنا ہو گا عفاف رضا۔"خود پر جبر کیے وہ گہرا مسکرایا۔۔کیونکہ تمہارے جیتے جی اور مرنے کے بعد ہر صورت میں تمہارے نام کے آگے اپنا نام سننا چاہتا ہوں۔اس انوکھی اور زبردستی کی خواہش پر عفاف کا دل چاہا اسکا منہ نوچ لے جو خوامخواہ کی اس پر اپنی اجارہ داری قائم کر رہا تھا"تمہارے پاس سوچنے کیلئے تمہارے پیپرز تک کا وقت ہے اسکے بعد مجھے تمہارا جواب ہاں میں چاہیئے۔اسکے کان کے قریب جھکتا وہ سرگوشی نما آواز میں کہتا نکل گیا۔غصے سے لال پڑتے چہرے کو آئینے میں دیکھتے عفاف نے اپنی اور کمرے کی بکھری حالت کو دیکھا۔"میں کبھی ہاں نہیں کروں گئی برے انسان۔۔۔آئی ہیٹ یو۔۔۔رئیلی رئیلی ہیٹ یو طٰہٰ میر ۔۔۔غصے سے چیختی وہ آنسو پونچھتی کمرے سے باہر نکلی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جیپ کا دروازا ٹھاہ کر کے مار تا وہ انکی گاڑی کی طرف آیا۔ کچھ پتہ بھی ہے ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ غصے سے بل کھاتی اسکے آتے ساتھ ہی چیخ پڑی۔ "ہاں تو میں نے کہا مہارانی صاحبہ کو میرا انتظار کرنے کیلئے۔۔۔ جواباً طٰہٰ نے تڑخ کر کہا۔

نتاشا تو اسکے جواب پر عش عش کر اٹھی۔ او بھائی یہ غصہ کسے دیکھا رہے ہو۔۔۔ ایک تو چوری اس پر سے سینہ زوری... کیوں تم دونوں جاہلوں کی طرح سڑک کے درمیان میں کھڑے لڑ رہے ہو۔

مرسلین نے دونوں کو گھورا۔۔ بھئی اس سے کہہ دیں مجھ جیسے لوفر سے بات کرنے کی اسے ضرورت بلکل نہیں ہے اور اب اگر اسنے مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی تو میں اسکا بھیجا اڑا دوں گا۔ طٰہٰ میر کا میٹر آج گھوما ہوا تھا۔ میری معصوم بہن سے دور رہو طٰہٰ ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے۔۔۔ نتاشا کے جواب پر طٰہٰ بھنا سا گیا۔۔ کیا۔۔۔ کہنا کیا چاہتی ہو تم ہاں... میں نے ایسا کیا کر دیا جو تم میرے پیچھے میری تعریفوں کے اشتہار لگواتی پھر رہی ہو۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا نتاشا کا سر ہی پھوڑ دے۔ "ہوا کیا ہے کوئی مجھے بھی کچھ بتائے گا۔" وہ کندھے اچکا گئی۔۔ اسے سمجھا دے بھائی آج کے بعد اگر اسنے عفاف کو میرے خلاف کرنے کی کوشش کی تو میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کروں گا۔ وارن کر رہا ہوں۔ اسکی آواز اتنی اونچی ضرور تھی موبائل میں مصروف کھڑی نتاشا بآسانی سن سکے۔ مرسلین

مشتعل سا کھڑا تھا کہ طٰہٰ کو جیپ کی طرف جاتے دیکھ اچانک ہوش میں آیا۔اب جا کہاں رہے ہو تم... بڑے پاپا کی طرف جانا ہے۔ تھانے جا رہا ہوں فائل لانی ہے آپ دونوں جاؤ میں وہی آ جاؤں گا۔۔وہ جیپ سٹارٹ کرتا جا چکا تھا مرسلین پریشان سا نتاشا کی طرف آیا۔کوئی پریشانی ہے کیا...؟مرسلین شاہ نے زندگی میں پہلی بار نتاشا رضا سے نرمی سے بات کی تھی۔ہاں بہت بڑی پریشانی ہے... حل ہے کیا تمہارے پاس..؟

اسکا انداز لیا دیا سا تھا۔پریشانی بتاؤ..؟۔۔تمہارے پیارے بھائی کو میری بہن سے محبت ہو گئی ہے... اسکے انداز دیکھ کر بھی تمہیں معلوم نہیں ہوا کیا.؟..تو اس میں پریشانی والی کیا بات ہے... میرا بھائی دولہا بنے گا اس سے اچھی بات اور کیا ہو گئی میرے لیے۔۔۔مرسلین نے خوشی سے کہا۔نتاشا نے تیکھی نظریں اسکی طرف پھیری۔۔تو تم چاہتے ہو میں خود تو برباد ہوئی ہوں اب اپنی معصوم بہن کو بھی اس آگ میں جھونک دوں۔وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔میری ایک بات کان کھول کر سن لو مسٹر مرسلین رمیز شاہ تم بھائیوں کیلئے محبت کھیل ہو سکتی ہے مگر ہمارے لیے نہیں کل ایک بھائی نے میرے ساتھ ڈرامہ رچائے رکھا جب دل بھر گیا تو ایسے رخ موڑا جیسے گدھے کے سر سے سینگ غائب ہوتے ہیں اور اب دوسرا بھائی چاہتا ہے کہ میری بہن اسکا پروپوزل ایکسیپٹ کر لے۔۔۔میں

ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گئی۔ نتاشا نے اطمینان سے کہتے مرسلین کے دھواں دھواں چہرے کو گھورا۔۔ تم انکی کہانی میں خوامخواہ کی ولن بن رہی ہو نتاشا۔

کاش تمہیں احساس ہوتا مرسلین کہ زندگی، زندگی ہوتی ہے۔۔، کہانی نہیں ہوتی۔ پھر تمہیں معلوم ہوتا پسندیدگی کے احساس سے بے رخی اور نفرت تک کا کرب زدہ سفر کیسا ہوتا ہے۔؟ لہجے کی تھکن اور کڑواہٹ نے مرسلین کا سر جھکا دیا۔ "تم اپنی زندگی کو دوسروں کی زندگی سے کمپیئر کر رہی ہو جو سراسر غلط ہے۔ اسنے طٰہٰ کا حوالہ نہیں دیا۔۔ تمہاری کہانی میں تمہارے یہاں پسندیدگی کی ایک مدت ہوتی ہے جو ختم ہو جائے تو رخ موڑ لیا جاتا ہے مگر میری زندگی میں اس لفظ کی ایک خاص وُقت ہے جو حالات اور گزرتے وقت کے ساتھ بھی نہیں بدلتی۔۔ ختم ہونے کا تو کوئی شبہ ہی نہیں ہے۔ اسنے عزم سے کہتے اپنی ہیوی بائیک سٹارٹ کی اور دھول اڑاتی مرسلین شاہ کو ایک گہرے کرب میں پور پور اتارتی جا چکی تھی۔ وہ دونوں اس وقت آریان کے افس میں اسکے سامنے موجود تھے جہاں کچھ دیر بعد ہاتھ میں فائل پکڑے طٰہٰ بھی داخل ہوا تھا۔۔ اسلام علیکم یہ فائل ہے اور اس میں اس لڑکی کی ساری ڈیٹیلز موجود ہیں یہاں سے کچھ دوری پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں کسی فرقان شاہ کی حکومت ہے پچھلی جتنی بھی لڑکیوں کی مسنگ رپورٹ ہوئی ہے وہ سب آخری بار اسی گاؤں کی طرف گئی تھی اور

حال ہی میں اس گاؤں کے قریب سے ایک مسنگ لڑکی کی لاش بھی ملی ہے۔لوگوں کی نظر میں یہ گاؤں کافی پر ار سرار ہو گیا ہے جہاں لڑکیاں جاتیں تو ہیں مگر واپس نہیں آتی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ انکے گھروں میں نا تو کوئی طوان کی کال کرتا ہے اور نا ہی کسی کی لاش ملتی ہے۔تمہاری ٹیم کی اب تک کی کیا ریسرچ ہے.؟میری ٹیم کے مطابق اس گاؤں سے ہر منگل کو ایک ٹرک رات کے اندھیرے میں وہاں سے نکلتا ہے اور ہائی وے کی طرف جاتا ہے۔تو تم کہنا چاہتے ہو اس ٹرک میں وہ ساری لڑکیاں رات کے اندھیرے میں کہیں بھیجی جاتی ہیں.؟ہو بھی سکتا ہے بھائی کیونکہ جب اگلے دن ہم نے اس ٹرک کی لوکل ایریا سے چھان بین کی تو ہمیں کچھ خون کے دھبے ملے۔۔تمہارا کیا کہنا ہے نتاشا...کیا کوئی اور ثبوت ہے.؟اب آریان کا رخ نتاشا کی طرف تھا جو کب سے صرف سن رہی تھی۔طٰہٰ اور مرسلین نے بھی اسکی طرف دیکھا۔گاؤں میں ایک اسکول ہے انکل جس میں ضرورت مند لڑکیوں کو پیسے کی لالچ دے کر پڑھانے کیلئے بلایا جاتا ہے اور پھر وہ غائب ہو جاتی ہیں۔جس لڑکی کا کیس میرے پاس آیا ہے اسکی بڑی بہن اپنے گھر کی واحد کفالت کرنے والی تھی مگر اب وہ غائب ہے۔یہ سب بہت ٹرکی ہے بڑے پاپا میری ریسرچ کے مطابق فرقان شاہ وہاں پر دو سال سے زیادہ سر پنچ رہ رہا ہے اس سے پہلے وہاں اسکے والد گدی نشین تھے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان تمام گمشدہ

لڑکیوں کے کیسیز بھی پچھلے دو سال سے شروع ہوئے ہیں اور اس سے زیادہ حیرت مجھے تب ہوئی جب میں نے یہ دیکھا۔۔۔ مرسلین نے ایک اخبار کا ٹکڑا ٹیبل پر رکھا۔ اس خبر کے مطابق ان تمام لڑکیوں کی گمشدگی کی رپورٹ درج ہونے کے تقریباً دو دن بعد ہی رپورٹ واپس لے لی جاتی ہے مگر لڑکیاں منظرِ عام پر کبھی نہیں آتیں۔

یہ کیس جتنا سیدھا نظر آتا ہے اتنا ہی پیچیدہ ہے۔۔۔ صحیح کہہ رہے ہو اور اسے سلجھانے کیلئے ہم میں سے کسی کو وہاں جانا ہو گا۔ اسکی تیاری میں نے پہلے سے ہی کر رکھی ہے۔۔۔ نتاشا فوراً بولی۔ انکل میں وہاں پڑھانے کیلئے جاؤں گئی۔۔ نہیں تم نہیں جاؤ گئی۔ آریان سمیت طٰہٰ اور نتاشا کی نظریں خود پر مرکوز دیکھ وہ گڑبڑاتے سیدھا ہوا۔۔ مم.. میرا مطلب ہے بڑے پاپا وہاں بہت خطرہ ہے۔ نتاشا ایک سیکریٹ ایجنٹ ہے مرسلین خطروں سے کھیلنا اسکا کام ہے اور میں پہلی بار کسی مشن پر نہیں جا رہی انکل تو اس سے کہیں میرے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ نتاشا کے جواب پر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔ مجھے ایک عدد فیملی اور گھر کی ضرورت ہو گئی انکل باقی سب میں سنبھال لوں گئی۔ آریان نے کچھ سوچتے سر ہلایا۔۔ بڑے پاپا نتاشا کی سیکیورٹی کیلئے میرے خیال سے ہمیں مرسلین بھائی کو ساتھ بھیجنا چاہیئے۔ طٰہٰ کے آئیڈیا پر دونوں نے منہ بسورا۔ یہی ٹھیک رہے گا میں کسی تیسرے پر بھروسہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نہیں کر سکتا۔ ان دونوں کے کچھ کہنے سے پہلے ہی آریان اپنا فیصلہ سنا چکا تھا۔ مگر جب وہاں لوگ ہمارے بیچ رشتہ پوچھے گئے تو میں کیا کہوں گئی۔؟ نتاشا کا سوال قابلِ غور تھا۔۔ بہن بھا... لاحول ولا قوۃ ... طٰہٰ کا فقرے مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ دونوں تیز آواز میں حیرت زدہ سے بیک وقت چیخ پڑے۔ ۔انکے رد عمل پر جہاں طٰہٰ ہنساوہی آریان نے بھی بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔ ٹھیک ہے پھر جھوٹ موٹ کے میاں بیوی بن جانا کچھ ہی دنوں کی تو بات ہے... طٰہٰ نے ہاتھ جھاڑتے کہا۔۔ گھر کا بندوبست آج ہی ہو جائے گا۔ اریان فوراً بول پڑا گویا اسے بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا باقی کی میری سیکیورٹی ٹیم ہر وقت بھائی بھا بھی... سوری میرا مطلب تھا آپ دونوں کی نگرانی کرے گئی۔ طٰہٰ کو انہیں زچ کرنے میں بہت مزا آرہا تھا جو آریان کی موجودگی میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ جاؤ تم تینوں کل کا دن ہے اپنی اپنی تیاریاں مکمل کر لو پھر منگل کی صبح گاؤں کیلئے نکلنا ہے تم تینوں نے... طٰہٰ کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے وہ آریان کو اوکے بولتے آفس سے باہر نکلے تھے جبکہ طٰہٰ انکے ہتھے چڑھتا اس سے پہلے ہی بھاگ چکا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میم میں آپکا بوڈی گارڈ ہوں کوئی شاپنگ بیگز پکڑنے والا کیپر نہیں جو سارے بیگز مجھ غریب پر لادی جا رہی ہیں۔ عزہ نے بنا کوئی جواب دیئے ایک اور بیگ اسے پکڑا دیا۔ امیمہ اور عفاف احمر کو دیکھتی ہنس دی۔ جو اتنے سارے بیگز میں بمشکل ہی نظر آرہا تھا۔ "میں یہ گاڑی میں رکھوا کر آتا ہوں آپ سب یہی ٹھہریں۔۔

اگر تمہارے واپس آنے تک ہم پر حملہ ہو گیا تو۔۔؟ عزہ نے بنا کوئی تاثر سے کہا۔۔ تو مجھے یقین ہے آریان سر آپ جیسی بیٹی پر فخر کریں گئے۔ وہ ذو معنی انداز میں کہتا گاڑی کی طرف چلا گیا اور جس پھرتی سے گیا ویسے ہی دو منٹ میں واپس بھی آ گیا۔

امیمہ اور عفاف اس کی حاضر جوابی پر امپریس ہوئی تھی مگر عزہ یونہی لاتعلق بنی شوز کی دکان میں چلی گئی۔

کیا تمام امیر لڑکیاں اتنی ہی مغرور ہوتی ہیں۔؟ اس اچانک جملے پر عزہ کے بڑھتے قدم رک گئے "آپ کو زیادہ پتہ ہو گا بوڈی گارڈ آپ ہیں میں نہیں۔۔ "میں پہلی بار کسی لڑکی کا بوڈی گارڈ بنا ہوں۔ اسنے سچائی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے کام لیا۔اور یقین کریں میں نے آج تک کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا سوائے ایک کے... عزہ نے ترچھی نظر سے اسے دیکھا۔اسکی نظریں ہنوز سفید فرش پر تھیں۔

دیکھنا بھی نہیں چاہئیے کیونکہ ہر لڑکی امانت ہوتی ہے۔. آپ بھی ہیں..؟وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھا۔"ہاں الحمدللہ...وہ مسکرائی۔"

آگے مزید کچھ پوچھنے کی احمر میں سکت نہیں رہی پہلی بار کسی کے منہ سے الحمدللہ سن کر اسے خوشی محسوس نہیں ہوئی تھی اسکے چہرے کے ساتھ دل بھی مرجھا سا گی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ ملک ولا پہنچی تو احمر گاڑی لیے وہی سے نکل گیا۔سامنے یحییٰ مرسلین اور طہ پہلے سے موجود تھے وہ امیمہ پر خفا نظر ڈال کر پاؤں پٹختا چلا گیا۔بھائی میں یحییٰ سے بات کر کے آتی ہوں۔امیمہ بھی منظر عام سے ہٹی تھی۔عفاف ہوا کی تیزی سے وہاں سے غائب ہوئی عزہ پہلے ہی آریان کے کمرے کی طرف جا چکی تھی۔۔۔ٹھیک ہے تم پسند کرتے ہو اسے مگر اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ تم آنکھیں ماتھے پر چڑھا کے اسے گھورتے جاؤ اتنی بے باکی کی اجازت تو میں بھی تمہیں نہیں دوں گا۔مرسلین کو اسکی حرکت بلکل اچھی نہیں لگی تھی۔۔بھائی میں تو صرف اسے دیکھ رہا تھا یار...گہری سانس بھرتے طٰہٰ نے

ماتھے پر ہاتھ مارا۔"تمہارا دیکھنا بھی اس لڑکی کیلئے کسی عذاب سے کم نہیں ہو گا۔۔۔سوبی کیئر فل فار نیکسٹ ٹائم...وہ چلا گیا۔طٰہٰ اسکی بات کا مطلب سمجھتے خود کو ڈپٹتا اپنے آفس روم کی طرف بڑھ گیا پھر کچھ یاد آتے اسکے قدموں نے رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

وہ بامشکل سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں پہنچی سر کے ساتھ اسکے پاؤں میں بھی شدید درد ہو رہا تھا کافی کی طلب میں وہ سب سے پہلے ٹیبل کی طرف بڑھی جہاں اسکی پہلی نظر وہاں پن پیک پڑے نیو ماڈل کے موبائل پر پڑی۔ساتھ میں ایک چٹ رکھی تھی۔۔۔سوری تمہارا موبائل توڑ دیا تم یہ رکھ لو میری طرف سے گفٹ سمجھ کر۔۔۔اس سے تھوڑی دور ایک اور سطر لکھی تھی۔

کافی کم پیا کرو۔۔۔عفاف نے وہ کاغذ کا ٹکڑا مٹھی میں دبایا۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا طٰہٰ میر اسکے کیلئے وہ آفت تھا جو بغیر بتائے آ کے اسکے گلے کا ہار بن گئی تھی۔وہ ابھی غصے سے اس موبائل کو اٹھا کے دسٹ بین میں پھینکتی دروازے کے وسط میں کھڑے طٰہٰ کو دیکھتے وہ اشتعال سے پھٹ پڑی۔

آپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے.؟۔۔اپنی ہونے والی دولہن...اسنے آنکھ ونک کی۔۔عفاف موبائل اٹھا کر دیوار پر پٹختی اسکے سامنے آئی۔۔۔میری ایک بات کان کھول کر سن لیں برے انسان میں

ڈرپوک نہیں ہوں ناہی میں بہادر ہوں مگر مجھے میری سیلف ریسپیکٹ بہت عزیز ہے... اور مجھے تم بہت عزیز ہو، اور تمہارا غصہ بھی... اسنے اطمینان سے کہتے عفاف کے کنفیوز پڑتے چہرے کو دلچسپی سے دیکھا۔ وہ بنا کچھ کہے دروازہ اسکے منہ پر بند کر گئی تو مجبوراً اطہ کو بھی وہاں سے جانا پڑا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

یحییٰ بیڈ پر دراز بازو گردن کے نیچے رکھے غصے سے بھرا لیٹا ہوا تھا۔۔ عزہ آپی ساتھ تھی تو میں بھی چلی گئی۔۔۔ اور دیکھو واپس بھی آگئی ہوں۔ "میرے منع کرنے کے باوجود بھی تم گئی۔ وہ غصے کی شدت سے پھنکارا۔ "یحییٰ پلیز کالم ڈاؤن وہ بہت اچھا انسان ہے۔" ارے بھاڑ میں گیا اچھا انسان۔۔۔ تم کیا اسکا بائیو ڈیٹا نکال کر لائی ہو جو تمہیں معلوم ہے وہ اچھا انسان ہے۔ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھتے وہ پہلے سے بھی زیادہ تیز آواز میں دھاڑا۔ امیمہ اسکے رد عمل پر شوکڈ ہوتی ایک دم سے پیچھے ہٹی۔۔۔ نامحرم سے ہمیشہ ڈرنا چاہئیے سنو وہ کبھی اچھا انسان نہیں ہوتا کیونکہ وہ نامحرم ہوتا ہے۔" مطلب پھر مجھے تم سے بھی ڈرنا چاہئیے تم بھی اچھے نہیں ہو.؟ امیمہ کا انداز گفتگو عجیب سا تھا۔۔۔ بلکل تمہیں مجھ سے بھی ڈرنا چاہئیے کیونکہ میں بھی نامحرم ہوں۔ امیمہ کو اسکے جواب نے ہرٹ کیا تھا مگر وہ ضبط کر گئی اسکا اترا چہرا دیکھتے یحییٰ نے گہری سانس بھری۔۔ سنو یہ جو مردزات ہوتی ہے ناں یہ کسی بھی رشتے پر فائز ہونے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے پہلے ایک مرد کے عہدے پر مستند ہوتی ہے۔اور ایک نامحرم کبھی سگا نہیں ہوتا حتیٰ کے میں بھی نہیں... نجانے کیوں اسکی گفتگو سن کر امیمہ کی آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے۔وہ کچھ بھی کہے بغیر روتے کمرے سے باہر نکل گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آپکے یہ ٹورز کب ختم ہوں گئے آریان..؟۔۔میں بھلا کب ٹورز پر گیا میری معصوم بیوی..؟اریان نے اسکی طرف حیرت بھری نگاہوں سے دیکھا. مطلب کے آپ کبھی گھر کیوں نہیں نظر آتے دن رات آفس میٹنگز کبھی یہاں جانا ہے کبھی وہاں جانا ہے۔۔۔کیا ہے یہ سب..ہاتھ نچانچا کر کہتی وہ الجھی سی آریان ملک کے ہونٹوں پر گہرا تبسم چھوڑ گئی تھی۔۔۔یہاں آؤ میرے پاس...اسکے بلانے پر حیام چلتی اسکے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی۔اسکا سر سینے پر رکھے آریان اسکے بال سہلانے لگا۔" کبھی کبھی مجھے اپنی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے۔"۔۔وہ کیوں..؟۔۔"کیونکہ آریان ملک کے پاس حیام درانی جیسی اتنا چاہنے والی بیوی ہے"وہ گہرا مسکرایا۔

مجھے آپ سے عزہ کے متعلق ضروری بات کرنی ہے.؟۔۔میں سن رہا ہوں وہ ہنوز بال سہلا رہا تھا۔۔اریان میں چاہتی ہوں ہم عزہ کا نکاح کر دیں۔۔۔کہاں وہ اسکی شادی کے متعلق سوچنے سے بھی

خود کو کوسوں دور رکھتی تھی اور اب یوں اچانک اسے بیٹھے بٹھائے عزہ کی شادی کی فکر ستانے لگی تھی آریان کو حیرت ہی تو ہوئی تھی۔۔۔وہ ابھی بہت چھوٹی ہے حیام... اریان نے یوں منہ بسور کر کہا جیسے کسی بچے سے اسکا فیورٹ کھلونا چھیننے کی کوشش کی گئی ہو۔ مگر آریان وہ... میں ابھی اس ٹاپک پر مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا عزہ۔۔۔ہاں تو میں کونسا کہہ رہی ہو آج ہی اسے رخصت کر دیتے ہیں۔"تو بس ٹھیک ہے نار خصتی سے ایک دن پہلے سب ڈیسائیڈ کر لے گئے بمع اسکا دولہا بھی اور اگلے دن رخصتی کر دے گئے بات ختم مگر یہ سب کچھ دو تین سال سے پہلے تو ہر گز نہیں ہو گا۔ آریان نے لاپرواہ سے انداز میں بات ختم کی حیام ایکدم سے جھنجھلاتی سر تھام کے بیٹھ گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آپی میں نے سوچ لیا ہے۔۔کمرے میں آتی وہ پختگی سے گویا ہوئی۔ کیا سوچ لیا ہے سنو اور تم ابھی تک جاگ کیوں رہی ہو.؟ آپی میں نے سوچ لیا ہے میں سیلف ڈیفنس جوائن کروں گئ۔۔کیا کوئی تمہیں پریشان کر رہا ہے سنو مجھے بتاؤ میں اسکا حشر نشر کروں گئ۔۔۔اللہ آپی ایسا کچھ نہیں ہے میری پوری بات تو سن لیں... اسکا جزباتی پن دیکھ امیمہ کا ہاتھ سر کو پہنچا۔۔اچھا اچھا سناؤ... اور پھر جیسے جیسے امیمہ نے اسے ساری بات بتائی عزہ کو تھوڑی حیرانی بھی ہوئی مگر سنو کا سیلف ڈیفنس کی کلاسز لینے کا فیصلہ اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکی وجہ اسے کھٹکی تھی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے دل تمہارے اس قدم کے بعد یحییٰ کو تم پسند آ جاؤ گئی۔۔؟ عزہ کا اچانک سوال نا صرف اسے خاموش کر گیا بلکہ چہرے پر جھلکتی مسکراہٹ کو بھی مانند کر چکا تھا۔۔ دل مجھے تم میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہو اسلیئے کبھی تمہیں غلط مشورہ نہیں دوں گئی۔ مگر یہ جو محبت ہوتی ہے دل یہ ایک سکون کی طرح ہوتی ہے اگر محبت میں صدق اور سکون نا ہو تو وہ محبت نہیں ہوتی اور جس محبت کی بات تم کرتی ہو دل وہ محبت نہیں دیوانگی ہے اور یحییٰ تمہاری اس دیوانگی کے د سے بھی واقف نہیں ہے وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ ایک امیمہ شاہ ہے جو اس سے محبت کرتی ہے بس .."۔۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ ایک امیمہ شاہ ہے جو اسکی محبت میں سانس لیتی ہے اگر وہ پلٹا تو وہ مر جائے گئی۔ امیمہ کے لفظوں نے عزہ کو پل کیلیئے ساکت کیا۔۔۔ میں امیمہ شاہ ہوں میں انتہائی قسم کی ڈرپوک لڑکی ہوں مگر میں اسکو پانے کیلیئے کسی بھی حد سے گزرنے کو تیار ہوں۔ اسے بہادر لڑکیاں پسند ہیں وہ لڑکیاں جو خود کی حفاظت خود کر سکیں جنہیں کسی کے آسرے سہارے کی ضرورت نا ہو۔ تو بس ٹھیک ہے آپی میں بھی ویسی ہی لڑکی بن جاؤ گئی تا کہ یحییٰ کو پسند آ جاؤ... وہ طمانیت سے کہتی اداسی بھری مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکے کمرے سے باہر نکل گئی۔ عزہ اسکے حوصلے دیکھ صرف انشاءاللہ ہی کہہ سکی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

پکی بات ہے یہی لوکیشن ہے... یہ ناہو ہم جائیں کسی اور کیلئے اور پھنس کسی اور پھڈے میں جائے۔ ایک تو توڈرتا بہت ہے شیزی... ہمیشہ کی طرح بلال نے اسے لتاڑا۔ ویسے بھی جہاں یہ یحییٰ میر صاحب ہو گا وہاں کوئی پھڈہ ناہو یہ ناممکنات میں سے ہے...! میں پھڈے نہیں کرتا کمینا انسان ان مصیبتوں کا مجھ پر کرش ہے جہاں بھی مجھے دیکھتی ہیں آ کے گلے لگ جاتی ہیں۔ ہاں جیسے تجھے وہ آرٹ یونی والی لڑکیاں پیار سے پلے بوائے کہتی ہیں ویسے ہی اپنی یونی کی لڑکیوں میں توٹر بل میکر کے نام سے مشہور ہے۔.. بھلا یہ اتنا پیارا نام مجھ ناچیز کو کس نے دیا۔؟۔۔۔بس ایک ہے جسے دنیا تیس مار خان کے نام سے جانتی ہے.. بلال نے کالر جھاڑتے کہا۔۔مجھے یقین تھا یہ کمینگی تیرے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اسکی گردن پر چپیڑ مارتے یحییٰ نے دانت پیسے۔۔کمینے تیری تو اتنی زور سے ماری اب دیکھ کہیں گردن تو نہیں ٹوٹ گئی۔ گردن پر ہاتھ رکھے اسنے دہائی دی تو شیزی نے اسکی گردن جھکائے معائنہ شروع کیا۔ او تیری یحییٰ اسکی گردن پر کریک پڑ گیا ہے۔۔رک میں ایلفی لے کر آتا ہوں... بلال چیخ پڑا۔ او بھائی آرام کر تجھ جیسے ڈاکٹروں سے علاج کروانے سے اچھا ہے میں کسی ڈنگروں کے ڈاکٹر کے پاس چلا جاؤں۔ ویسے تجھے سوٹ بھی وہی کرے گا... کمینوں اللہ تم جیسے دوست کسی دشمن کو بھی نا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دے۔ شیزی اور یحییٰ اسکی روندو شکل دیکھ ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے۔۔۔ اوئے یہ آواز کیسی ہے ...؟ لگتا ہے کوئی مصیبت میں ہے..؟۔۔ نہیں میری جان مصیبت میں ہم ہیں وہ دیکھ اپنا ہیرو پھر جا رہا ہے۔ اب ضرور کوئی نیا پھڈا کر کے آئے گا۔ بلال نے شیزی کو یحییٰ کی طرف اشارہ دیا تو وہ دونوں بھی سر پر ہاتھ مارتے اسکے پیچھے بھاگے۔۔۔ بھئی رک جا ابھی دو دن پہلے والے پھڈے سے بڑی مشکل سے نکلے ہیں اب اگر یہ پھڈہ بھی شہناور شاہ کا ہوا تو ہم گئے پھر کام سے. مگر وہ سن کہاں رہا تھا اسکے سر پر تو خدمت خلق کا جنون سوار تھا۔ دن کے بارہ بج رہے تھے سامنے ایک نیو ماڈل کی کار کھڑی تھی جسکا بونٹ کھلا تھا پاس ہی بلو جینز میں ملبوس پیاری سی لڑکی پاس کھڑے تین لڑکوں سے بحث کرتی انہیں نظر آئی انہیں لگا وہ لڑکے اس لڑکی کو پریشان کر رہے ہیں جیسا منظر تھا وہ غلط ثابت نہیں ہوئے تھے اچانک انکی بحث لڑائی میں بدل گئی لڑکی نے سامنے کھڑے ایک چھچھورے سے لڑکے کے منہ پر رکھ کے تھپڑ مارا تھا جس پر وہ تینوں طیش میں آتے اس پر جھپٹتے یحییٰ سمیت بلال اور شیزی بھی اس لڑکی کی مدد کو بھاگے۔ مگر یہ کیا اگلے ہی لمحے اس لڑکی نے ساری بازی ہی الٹ کے رکھ دی ابھی وہ اس کار کے ہی قریب پہنچے تھے اس سے پہلے لڑکی نے ایک ہاتھ گھما کر پہلے کی گردن میں مارا جبکہ سیدھی ٹانگ اتنی زور سے دوسرے کے پیٹ میں ماری کے وہ پیچھے کو جا گرا ابھی وہ دوبارہ اٹھ کر وار کرتے وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نامعلوم لڑکی گاڑی میں رکھا ہینٹر نکالے انہیں پیٹنا شروع ہو گئی کے ان سب کو جان بچا کے بھاگنا پڑا۔۔کتے کمینے لڑکی دیکھی نہیں کے چھیڑنے آجاتے ہیں۔اب آؤنانی نایاد دلائی تو میرا نام بھی نینا اقبال نہیں۔اونچی آواز میں بھاگتے ان سڑک چھاپ کو صلوتیں سناتی وہ ہاتھ جھاڑتی پلٹی جہاں اسکی گاڑی کے قریب وہ تینوں منہ کھولے اسے حیرت انگیز نظروں سے گھور رہے تھے۔۔۔کیا اب تم تینوں بھی چھیڑنے آئے ہو...؟وہ غصے سے لال پیلی ہوتی چیخی تو مجبوراً ان سب کو ہوش میں آنا پڑا تھا۔۔او میڈم تم کوئی کترینا کیف کی بھتیجی تو ہو نہیں کہ ہم تمہیں چھیڑے گئے۔۔۔او مسٹر یہ ایٹیٹیوڈ کسے دیکھا رہے ہو...؟۔آف کورس تمہیں دیکھا رہا ہوں۔۔ساری بن بلائی یہ خلائی مصیبتیں میرے ہی گلے کیوں پڑتی ہوتی ہیں اللہ جی... آسمان کی طرف منہ اٹھائے نینا غصے سے چنگھاڑی۔۔۔بھئی یہ ہمیں مصیبت کہہ رہی ہے۔شیزی نے یحییٰ کو کندھا مارا۔جانی اسنے خلائی مصیبت کہا ہے... صرف مصیبت نہیں..!بلال نے لب بھینچے اسکی تصحیح کی۔۔تم دونوں اپنی بکواس ذرا بند رکھو گئے۔یحییٰ کی دھاڑ پر وہ دونوں چپ ہو گئے۔۔دیکھئیے میڈم آپ جو کوئی بھی ہیں ہم آپکی مدد کو آئے تھے اگر ہمیں معلوم ہوتا آپ بہادر ہونے کے ساتھ ساتھ اتنی بدتمیز بھی ہیں تو ہم کبھی نا آتے۔یحییٰ حساب برابر کرتا چل دیا۔نینا کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا وہ غصہ ضبط کرتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔وہ تینوں ریسٹورنٹ میں

پہنچے اور ارگرد نظریں دوڑائیں شکار پر نظر پڑتے ہی وہ تینوں جانلیوا مسکراہٹ ایک دوسرے کی طرف اچھالتے اس ٹیبل کی طرف لپکے۔ آس پاس سے تین کرسیاں کھینچے وہ اس ٹیبل کے گرد ن رکھے ان پر براجمان ہوتے وہاں پہلے سے بیٹھی ان دو ہستیوں کو حیران کر گئے تھے۔ تم سب یہاں کیا کر رہے ہو..؟ ارسل حیرت سے ان تکتے گویا ہوا۔۔ میں یہاں نکاح پڑھوانے آیا ہوں۔ یحییٰ نے بلند آواز میں کہا۔۔ میں رخصتی کروادوں گا۔ شیزی بھی بولا۔۔ بھئی لڑکی کا کوئی بھائی بھی تو ہونا چاہیئے نا ۔۔۔ تو بس یہ بندہ ناچیز حاضر ہے۔ بلال کی پرجوش آواز بھی ان میں شامل ہوئی۔ کمینوں یہاں ابھی ابا اماں نہیں راضی ہو رہے اور تم لوگ نکاح اور رخصتی کروانے پہنچ گئے ہو۔ لب بھینچ کر کہتے ارسل کی شکل ان سمیت روشانے کو بھی ہنسانے کا باعث بنی۔ وہ سب چار سال سے ایک ساتھ پڑھ رہے تھے اسلئے بہترین دوستوں میں انکا شمار تھا۔۔ کیوں بھابھی جی تم بتاؤ کیا سین ہے کیوں نہیں راضی ہو رہے وہ.؟ روشانے کچھ کہتی بلال بول پڑا۔۔ اتنا پیارا تو ہے لڑکا ہمارا ایک بار تصویر تو دیکھاؤ انہیں انشاء اللہ ایسا واہیات سوری میرا مطلب ٹاپ کلاس داماد انہیں کہیں نہیں ملے گا۔ ان سب نے بمشکل ہنسی دبائی تھی مگر ارسل کچھ کہتا یحییٰ پھر بول پڑا۔

انکی لڑکی کو بھی خوش رکھے گا کپڑے برتن، جھاڑو پونچھا سب کرے گا۔ شیزی کے لقمے پر ان سب کے مدھم قہقہے ابھرے تھے

ارسل بیچارا دانت دانتوں پر جمائے ضبط سے انکی گوہر افشانیاں سن رہا تھا۔۔۔ اور اگر جوب کا مسئلہ سامنے رکھے تو کہہ دینا اپنا بزنس ہے لڑکے کا باقی ہم سنبھال لے گئے۔ یحییٰ نے دھڑلے سے کہا۔

اچھا بزنس کس چیز کا ہے یہ بھی بتانا ذرا..؟۔۔۔ ٹماٹر لے لو، پیاز لے لو والا بزنس ہے ہمارے بھئی کا ٹاپ کلاس کی ریڑھی ہے نیو بلکل فریش ابھی ابھی آرڈر پر بنوائی ہے اتنی مضبوط ہے کہ خود بھی بیٹھے اور گدھے کو بھی بٹھالے تب بھی نہیں ٹوٹے گئی۔

بس ان سب کی برداشت اتنی ہی تھی ارسل سمیت ان پانچوں کے قہقہے اس پورے ریسٹورنٹ میں گونجے تھے ارگرد موجود لوگ ان کے گروپ کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جن کو اب پاگل پن کا دورا پڑ چکا تھا۔۔۔ یار کیا ڈیزائین نکالا ہے ریڑھی کا تو نے بلال...

کام جو یہی ہے جانی کا ڈیزائین پیارا کیوں نا ہوتا... اور دیکھنا اسکی بنائی پہلی ریڑھی پر خود بھی بیٹھوں گا اور اس گدھے کو بھی ساتھ بٹھاؤں گا اپنے... بلال کی گردن میں ہاتھ ڈالے ارسل نے ایسے عزم سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کہا جیسے وہ یہ سب سچ کر کے دکھائے گا۔وہ سب ایک بار پھر ہنس دیئے۔۔ویسے تم سب رشتے کروانے والے انکل کیوں نہیں بن جاتے۔۔۔اتنا اچھا ایکسپلین کرتے ہو لڑکے کی خوبیوں کو۔۔۔بہت چلے گا تم لوگوں کا بزنس... اگر ایسا رہا تو بزنس چلے گا نہیں ڈورے گا بھابھی جی وہ بھی ایسے کے آگے ہم اور پیچھے لڑکی کے ابا حضور کے اڑتی ہوئی ہوائی چپلیں ہوں گئے۔۔۔بلال ویسے تو نے ابھی تک کتنی چپلیں کھائی ہیں جانی...؟ یحییٰ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔بوس تم چپل کباب کا پوچھتے تو بھی کوئی جواب دے دیتا سیدھا چپلوں پر آئے ہو۔تو سن لو یہ سین تو تم سب اپنی اس زندگی میں کبھی نہیں دیکھ سکتے۔۔مگر وہ کیوں... روشانے سے فوراً سے پوچھا۔مگر اسکے علاوہ سب ہی اسکا جواب اور وجہ باخوبی جانتے تھے۔۔کیونکہ مجھے شادی اور لڑکی دونوں سے الجھن ہے۔۔چلو یار کچھ آرڈر کرتے ہیں....وہ مزید کچھ پوچھتی اور بلال کا موڈ آف ہوتا ارسل نے ویٹر کو آواز دی مگر ویٹر کے ساتھ سامنے سے آتی لڑکی کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ مشتعل ہوا تھا۔۔یہ لڑکی کون ہے اور یہاں کیوں آرہی ہے...؟۔۔ہو گئی کوئی اپنے بوس کی پرانی معشوقہ... بلال نے گردن گھمانے سے پہلے فقرہ اچھالا تھا۔ہائے... روشانے کسی ہو...؟۔۔ہائے نینا... جہاں اسنے نینا کہا وہی یحییٰ سمیت ان تینوں نے گردن موڑی۔۔تم... ان دونوں کے دوبارہ ٹکراؤ پر انکی زبان سے ادا ہونے والا وہ بیک وقت لفظ ارسل کو حیرت میں ڈال

گیا۔۔بلال تجھے صحیح الحام ہوتے ہیں یہ تو اپنے بوس کی کوئی پرانی مع... شو... ابھی وہ جملہ پورا کرتا شیزی اور بلال ہوا کی تیزی سے اٹھتے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ گئے تھے اگر ارسل کو اس آفت کے متعلق ذراسی بھی معلومات ہوتی تو وہ کبھی ایسے بے ہودہ لفظ کم از کم یحییٰ کی نسبت سے نینا کے سامنے منہ سے نکالتا مگر خیر اب بھی انکی بچت ہو گئی تھی۔۔۔ارسل کل یونی میں ملتے ہیں چلو تم دونوں... اسے گھوری سے نوازتے وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکل گیا۔۔۔اسے کیا ہوا اچانک... میں دیکھتا ہوں ارسل انہیں وہاں چھوڑے اسکے پیچھے گیا۔۔۔اوئے کمینوں اب کونسا جھول کر کے آئے ہو مجھے بھی بتاؤ۔۔۔بلال تو اسے ایکسپلین کر اور تو اس سے پہلے اپنا موبائل مجھے پکڑا۔بلال کو کہہ کر یحییٰ ارسل کے ہاتھ سے اسکا موبائل جھپٹ چکا تھا۔۔۔بس یہی ہوا۔۔۔بلال نے کہتے مصنوعی تاسف سے ہنسی دبائی اور آنکھ ونک کی۔

تو ملطب اپنے یحییٰ پر لڑکی رعب جھاڑ گئی آج... چل زیادہ بکواس نا کر اور وہ اتنی بدتمیز ہے کیا بتاؤ دل کرتا ہے اسکا بھیجا ہی اڑادوں۔اور ساتھ تیرا بھی.؟اب میں نے کیا کر دیا.؟

سنو سے دور رہ اسکو میری خبریں پہنچانا بند کر دے ورنہ تیرا وہ حشر کروں گا موبائل تو کیا کبوتر رکھنے سے بھی ڈرے گا تو.. سرد آواز میں اسے دھمکی سے نوازتے یحییٰ جیپ میں بیٹھے بلال اور شیزی کے پاس چلا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گیا۔اسکے سخت لہجے کے رعب سے باہر آتے ارسل نے فوراً سے اپنا موبائل چھانا جہاں اسکی سوچ کے برعکس امیمہ لٹل سسٹر کا نمبر بلیک لسٹ میں ایڈ ہو چکا تھا۔۔پاگل پن کی حد سے باہر نکلتا جا رہا ہے یہ بندہ...اسکی پیٹ دیکھتے ارسل گہرا مسکراتا واپس ریسٹورنٹ میں داخل ہو گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

امیمہ تمہیں سر احسان لائیبریری میں بلا رہے ہیں.؟۔مم..مگر کیوں..؟لائیبریری کے ذکر پر اسکی جان یونہی لبوں پر آجاتی تھی۔۔معلوم نہیں کچھ نوٹس واپس مانگ رہے تھے جو انہوں نے تمہیں دیئے تھے۔۔اچھا میں جاتی ہوں...امیمہ نے کہتے نظریں عفاف یا عزہ کی کھوج میں ڈورائی مگر وہ کہیں نظر نہیں آئی تو وہ خود کو دلاسے دیتے کلاس میں سے نوٹس لے کر آتی لائبریری کی طرف جانے لگی تھی۔۔کالج ختم ہونے کا وقت نزدیک تھا سر بھی حاضر نہیں تھے تو اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اتنی بھی اب وہ ڈرپوک نہیں تھی خود کو دلاسے دے کر کہتی وہ لائیبریری کی طرف بڑھ گئی تھی۔

ہیلو یار یحییٰ کہاں ہے تو ناراض ہو کے چلا گیا مجھے ابھی ملنا تجھ سے...اسکے کال اٹھاتے ہی ارسل شروع ہو گیا۔۔میں ملک ولا کی پرنسیسز کو پک کرنے کالج آیا ہوں تم وہی آجاؤ بلال اور شیزی بھی یہی ہیں انہیں ملک ولا چھوڑ کر پھر آرٹ گیلری جانا ہے سر نے بلایا ہے۔۔وہ اوکے کہتا موبائل رکھ چکا تھا

ڈرائیور الگ کار لیے وہاں پہلے ہی آ چکا تھا یحییٰ اور وہ آدھے گھنٹے سے انکا انتظار کر رہے تھے مگر وہ تھی جو باہر آنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ کالج میں بھی جا سکتا تھا کیونکہ وہاں کے پرنسپل ارسل کے انکل تھے مگر لڑکیوں کا ہجوم دیکھ اسنے ارادہ ترک کرتے انتظار کرنا ہی بہتر سمجھا تھا۔

امیمہ دھیمے دھیمے قدم اٹھاتی لائبریری میں داخل ہوئی وہ کافی بڑی لائبریری تھی جہاں کا آدھا حصہ اس وقت سورج کی کرنوں سے جگمگا رہا تھا لائبریری میں مکمل سناٹا چھایا تھا شاید کالج کے آف ہونے کا وقت تھا اسلئے وہاں کوئی نہیں تھا مگر ٹیچرز کی آج ایک اہم میٹنگ آف ٹائم پر رکھی گئی تھی جس سے اسے تھوڑی ڈھارس ملی تھی۔۔ سر احسان کہاں ہیں آپ... انکا نام پکارتے امیمہ اینٹرنس سے کافی آگے آ چکی تھی۔۔ دو تین شیلفز آگے آتے اسنے اپنا حجاب انگلیوں کی مدد سے درست کیا بیگ کندھے پر لٹکائے وہ مزید آگے آئی مگر وہاں کوئی نہیں تھا وہ واپسی کا سوچتے ابھی پلٹی ہی تھی کسی نے اسکا بازو پکڑے ایک ہاتھ منہ پر رکھتے اپنے ساتھ گھسیٹا تھا اور وہ لاکھ مزاحمتوں کے بعد بھی اپنا آپ نہیں چھڑوا سکی۔ خوف کے مارے دل کی سپیڈ تیز ہوئی۔ آنکھوں سے آنسو زاروقطار بہہ رہے تھے امیمہ کو لگا آج وہ مر جائے گئی وہ گزری بھیانک شام اسکی نظروں کے سامنے لہرانے لگی نور کا روتا بلکتا چہرا اسکی آنکھیں نم کر رہا تھا ناوہ چیخ پا رہی تھی ناخود کو بچا پا رہی تھی بس اس انجان شخص کے ہمراہ گھسیٹتی چلی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جارہی تھی لائبریری کے آخری کونے میں اسے کسی نے زور سے پٹخا تھا جسکی وجہ سے اسکے چہرے اور ہاتھوں پر خراشیں آئی تھی امیمہ نے فوراً سے رخ موڑا وہاں توقیر سر کو کھڑا دیکھ اسکے اوسان خطا ہوئے تھے۔

سس... سر... آپ...،ہاں میں... تمہاری بہت یاد آرہی تھی تو سوچا آج ایک ملاقات ہی رکھ لی جائے ... اسکی غلاظت سنے امیمہ کی روح فنا ہوئی تھی ایکدم سے اٹھتے اسنے بھاگنے کو پر تولے تھے مگر توقیر سر کے فولادی ہاتھ نے اسکا راستہ روکا۔۔۔اتنی بھی کیا جلدی ہے لڑکی تھوڑی سی دیر کی بات ہے ذرا سی قربت تمہاری اور بس... اسے کھینچ کر خود کے نزدیک کرتے وہ بیغیرتی پر اتر چکا تھا۔۔۔چھ... چھوڑے مجھے...پپ... پلیز آپ کو خدا کو واسطہ

.. مم...مجھے... جانے دیں.... خشک ہوتے حلق میں امیمہ کی الفاظ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئے تھے وہ زارو قطار روتی اسکی منتیں کر رہی تھی مگر مقابل کو ہوس نے اس قدر اندھا کر دیا تھا وہ اپنے پیشے اور رتبے کا بھی تقدس بھول چکا تھا۔۔ چھوڑ دوں گا جیسے نور کو چھوڑ دیا تھا اگر اس جیسا اپنا حشر نہیں کروانا چاہتی تو چپ چاپ میری بات مانو ورنہ اس سے بدتر موت دوں گا تمہیں۔۔۔نن.. نہیں جانے دے مجھے... ایسا نہیں کرے.. میرے ڈیڈ آپ کو زندہ نہیں چھوڑے گئے... وہ حلق کے بل دھاڑی

تھی.. مگر لائیبریری کے جس آخری کونے میں وہ تھے وہاں سے آواز بمشکل ہی باہر جا سکتی تھی۔۔ میرا وقت برباد مت کرو لڑکی یہاں آؤ اسکی کلائی دبوچے اسنے ایک ہی جست میں امیمہ کا حجاب اسکے سر سے الگ کر دیا تھا جس سے امیمہ کے ریشمی کالے بال بکھر کر اسکے گیلے چہرے اور کچھ کمر پر بکھر گئے ۔۔ خدا کا واسطہ یہ ظلم مت کرے۔۔۔ جانے دے مجھے۔۔۔ اللہ کے عذاب سے ڈرے پلیز... میری زندگی اجیرن مت کریں میں مر جاؤں گئی... جج... جانے دے مجھے۔۔ وہ چیخ رہی تھی بلک رہی تھی مگر وہ اسکی گردن میں منہ چھپائے اپنی حوس مٹانے میں مگن تھا امیمہ اسے دھکا دیتی سائیڈ سے بھاگی ہی تھی اسنے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑے ایک ہاتھ اسکی بازو چاک کر دی امیمہ کی دلخراش چیخ اس خاموش فضا میں گونجی تھی مجھے دھکا دیا تو نے سمجھتی کیا ہے خود کو تو بہت پارسا ہے تو... اسکے چہرے پر دو تھپڑ ایک ساتھ جڑے اسنے امیمہ کے ہوش سلب کر دیئے تھے۔ امیمہ تم یہاں ہو... وہ نڈھال ہوتی گرنے کو تھی عزہ کی آواز پر امیمہ کو لگا جیسے اسے نئی زندگی مل گئی ہو مگر چہرے پر تو قیر سر کا بھاری ہاتھ ہٹانا اسکے لئے ناممکنات میں سے تھا مگر اسے کچھ بھی کرنا تھا اور خود کو بچانا تھا۔۔ آپی مجھے لگتا وہ یہاں بھی نہیں ہیں آئیں کہیں اور دیکھتے ہیں۔۔ چلو... عزہ اور عفاف باہر نکلتی امیمہ کی جان حلق میں اٹکی تھی اسنے کیسے بھی کر کے پیچھے کھڑی شیلف میں زور سے کندھا مارا جسکی وجہ سے کچھ کتابیں زور دار

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آواز کے ساتھ نیچے گری تھی عزہ اور عفاف نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ امیمہ کو لگا وہ جا چکی ہیں کیونکہ وہ ہاتھ اب بھی نہیں ہٹا پائی تھی مگر اسکے خونخوار تیوروں کو دیکھتے اسکی جان لرز اٹھی تھی اسنے نظریں بچاتے اپنا دایاں پاؤں لائیبریری کی سائیڈ میں مارا تھا جس سے زیادہ آواز تو نہیں ہوئی مگر دہانے پر رکھی موٹی ڈکشنری توقیر سر کے پاؤں پر آ کے گری تھی اس اچانک درد کی وجہ سے وہ چیخ تو ضبط کر گیا مگر بد قسمتی ہاتھ بھی ہٹا گیا تھا۔ عز...ہ... آپی... عز... وہ مزید کچھ کہتی غصے سے بھرے توقیر سر نے اسکا سر شیلف میں دے مارا۔۔ میرا سارا پلان بگاڑ دیا تو نے مگر خیر اسکا خامیازہ تجھے ضرور بھگتنا پڑے گا۔ اسکے بالوں کو زور دار جھٹکا دے کر اسے شیلف پر پٹختے وہ پچھلے دروازے سے باہر کی طرف بھاگا۔ آپی سنو آپی یہی ہیں میں نے انکی آواز سنی ہے۔۔۔ہاں صحیح کہہ رہی ہو عفاف چلو آؤ میرے ساتھ... وہ آگے بڑھتی سنو کو ابھی پکارتی کے شیلف کی اوٹ سے لڑکھڑاتی خون سے لت پت وجود پر پھٹے کپڑوں اور اسکی حالت دیکھ عفاف نے اپنی چیخ روکنے کو منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ جبکہ عزہ کو اپنی دنیا آگ میں جلتی نظر آئی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھتی اپنی چادر نکالے اسے اوڑھ چکی تھی۔ د... دل میری جان.... اسکی حالت دیکھ آنسو ٹوٹ کر اسکے چہرے پر گرا۔۔ وہ ہوش میں تھی سر پر لگی چوٹ زیادہ گہری نہیں تھی

خون رواں تھا مگر اسکا بکھرا سراپا اور ساکت وجود عزہ کو جو کہانی سنا رہے تھے اسکے متعلق ایک لفظ بھی منہ سے نکالنا اسکے لئے مشکل ترین تھا عفاف اسکی حالت دیکھے بنا آواز کے زارو قطار رو رہی تھی۔

کالج خالی ہو چکا تھا ڈرائیور کو وہی رکنے کا کہہ کر ارسل اور یحییٰ خود کالج کے اندر گئے تھے ارسل ادھر ادھر دیکھنے نکل گیا جبکہ یحییٰ خود لائبریری کے اندر داخل ہوا اور اندر آتے ہی وسط میں پڑے نڈھال سے وجود اور اسکی ابتر حالت دیکھ اسکی روح کو کچوکے لگے۔دل نے شدت سے دعا کی تھی یہ منظر کسی خواب جیسا ہو مگر اسنے قدم جیسے اٹھائے کمزور سی نسوانی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔۔عز..ہ... آپی... آپ کی دل آج دوسری نور بن گئی.... اسکے آنسو بنا بندھ کے بہہ رہے تھے۔۔اور اس جملے پر یحییٰ میر کے قدم ہی نہیں دل بھی جگہ سے ہل گیا تھا آنکھوں میں نمی اترنے لگی دل جلنے لگا تھا اسنے خود کو بمشکل ٹیبل کا سہارا دیا کھٹک کی آواز پر ان تینوں نے مڑ کر دیکھا۔امیمہ کو لگا آج وہ زندہ رہ کر بھی زندہ نہیں بچی کم از کم وہ اپنا اجڑا بکھرا حولیہ یحییٰ میر کے سامنے کبھی نہیں لانا چاہتی تھی۔۔اگلے ہی لمحے یحییٰ میر کا وہ روپ اجاگر ہوا جس سے وہ خود بھی کبھی کبھی کتراتا تھا ایک ہی جست میں امیمہ کے پاس پہنچے وہ اسکے سر پر کھڑے بارعب آواز میں دھاڑا۔۔۔یہ کس نے کیا ہے... آنسرمی داڈیم کو ئیسچن ... ٹیبل پر زور دار گھونسا مارے وہ اپنے آپے سے باہر ہوا۔امیمہ بمشکل اپنے قدموں پر کھڑی تھی اگر

عزہ کا سہارا نا ہوتا تو وہ کب کی زمین بوس ہو جاتی۔تت..تو قیر... سر۔۔اسکے حلق سے بر آمد ہوئے وہ کچھ لفظ یحییٰ میر کو کسی گہری کھائی میں اتار گئے۔ارسل...اسنے پیچھے کھڑے ارسل کو پکارا جو اندر کی صورتحال کو سمجھتا باہر ہی رک گیا تھا۔۔ہاں...روز اور عفاف کو ڈرائیور کے ساتھ ملک ولا بھیج دو۔۔اوکے...سچوئیشن ایسی تھی عزہ کچھ بھی کہے بغیر بیگانگی سے چلتی ارسل کے ہمراہ باہر نکل گئی تھی اب لائبریری میں صرف وہی دو بچے تھے۔۔کندھوں پر پڑی چادر کو اٹھا کر اسکے سر پر رکھتے یحییٰ کی آنکھ سے دو موتی ٹوٹ کر زمین پر گرے تھے۔۔اللہ نے ہماری عزت رکھ لی...لہجہ طمانیت سے بھرپور تھا۔۔سنو وائیٹ...اسنے زیرِ لب اسکا نام دوہرایا۔مگر امیمہ جس مقام پر کھڑی تھی وہ اب خود کو اسکی نظروں میں دیکھنے کے بھی قابل نہیں سمجھتی تھی۔چلو میرے ساتھ۔۔۔اسکی بازو کو پکڑے یحییٰ اس ساتھ لیے باہر آیا جہاں چوکیدار اب بھی موجود تھا وہ جانتا تھا اب وہ کہاں کا پوچھے گا اسلئے خود ہی اسے گائیڈ کرتا میٹنگ روم کی طرف لے گیا۔۔انہیں رخصت کر کے ارسل ہوا کی تیزی سے اندر کی طرف بھاگا تھا کیونکہ وہ اکلوتا تھا جو یحییٰ میر کے غصے کو جانتا تھا۔۔اسنے لات مار کے میٹنگ روم کا دروازہ کھولا مگر امیمہ وہی دروازے کی اوٹ میں رک گئی میٹنگ روم میں سکوت پھیل گیا۔پرنسیپل

فصیح صاحب ایک ہی لمحے میں اسے پہچان گئے تھے۔۔یحییٰ یہ کیا طریقہ ہے بیٹا...توقیر کون ہے یہاں ...؟

وہ جو سکون سے بیٹھا تھا ایکدم سے اچھل پڑا مگر جگہ سے نہیں اٹھا تھا۔۔ہوا کیا ہے یحییٰ کچھ بتاؤ تو بچے... میں نے پوچھا توقیر کون ہے یہاں۔۔۔جواب چاہئے مجھے۔۔۔۔وہ جنونی بنا دھاڑا ساتھ کانچ کی ٹیبل کو اٹھا کر دوسری طرف پٹخا دیا۔ارسل امیمہ کو کراس کرتا تیزی سے اندر آتا اسے قابو کرنے لگا۔۔وہاں سب حیران پریشان سے ماجرا سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے البتہ اگر وہ امیمہ کہ حالت دیکھ لیتے تو انہیں لمحہ بھی نا لگتا۔

ارسل یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔؟انکل آپ صرف وہ بتائیں جو یحییٰ پوچھ رہا ہے..۔ارسل نے سنجیدگی سے کہا اسکی سنجیدگی ان سب کیلئے غیر متوقع تھی۔۔یہ ہیں توقیر صاحب...اور بس وہی لمحہ تھا یحییٰ میر سب کچھ تہس نہس کرتا اسکی گردن تک پہنچ گیا۔اسکے منہ سے ایک لفظ ادا نہیں ہوا وہ پاگلوں اور وحشیوں کی طرح اسکے چہرے پر گھونسے پر گھونسے مارے جا رہا تھا اور آج ارسل نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تمام استاذہ ایکدم سے سہمے کونے میں سمٹ گئے مگر یحییٰ کے سر پر سوار خون اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا دس منٹ میں یحییٰ نے اسے دھنک کر رکھ دیا تھا مگر امیمہ کی اجڑی حالت اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی تکلیف کی شدت تھی جو بڑھتی جا رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جب اسکی نظر شیشے کی ٹیبل پر پڑی۔۔۔ابھی وہ اسے اٹھا کر مارتا ارسل نے اسے قابو کر لیا۔۔اسکو اتنی آسان موت نہیں ملنی چاہیئے یحییٰ...اسکی سرد آواز نے یحییٰ کے قدم روکے دیئے تھے مگر اسکا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔اسکے قریب جھکتے یحییٰ نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔

She is my best friend.Hurt her and you' ll die.

"And Now You Must Be Dead"

سخت گیر برفیلے لہجے میں کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور موبائل باہر نکالا۔ارسل مجھے کچھ بتاو گئے ہوا کیا ہے ...؟انکل...ارسل نے شکوہ کناں نظر ان پر ڈالے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سب نے اسکی نظروں کے تعاقب میں نظریں گھمائی میم تحریم اور سعدیہ جو امیمہ کو اچھے سے جانتی تھی اسکی اجڑی حالت دیکھ انکے دل کٹ کے رہ گئے۔۔یہ...یہ تو قیر نے کیا ہے...؟فصیح صاحب شرمندگی کی اتھاہ

گہرائیوں میں ڈوبے حیرانگی سے بولے۔ جس پر ارسل نے صرف سر ہلایا۔۔ معاملے کی نزاکت کو سمجھتے وہ دونوں امیمہ کو دوسرے آفس میں لے گئی۔ میٹنگ برخاست کر دی گئی سب میل ٹیچرز جا چکے تھے تبھی بلال اور شیزی اندر آئے۔ اسے بلاک سی میں لے جاؤ میرے آنے تک اسکا خیال رکھنا۔ وہ دونوں ہاں میں سر ہلاتے اس ادھ موئے شخص کو اٹھا کر گاڑی کی ڈکی میں ڈالے لے گئے تھے۔ میم تحریم اور سعدیہ نے اسکے زخموں کی مرہم پٹی کر دی تھی یحییٰ کو اندر آتے دیکھ وہ دونوں بھی باہر نکل گئی ارسل اور فصیح صاحب بھی اندر آئے۔۔ یحییٰ بیٹا میں بہت شرمندہ ہوں۔ میں کیا آپکی شرمندگی کا میڈل بنا کے گلے میں لٹکاوں انکل...؟ مجھے بتائیں۔۔۔ تب کہاں تھے آپ جب لڑکیوں کے کالج میں ایسے وحشی ٹیچرز ہائیر کیے جا رہے تھے۔ میرے اس نقصان کی تلافی تو اس شخص کو ہر حال میں کرنی پڑے گئی۔ نظر امیمہ پر سبت کیے ضبط کے باوجود یحییٰ کا لہجہ بھرا گیا۔ امیمہ سے اسکی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی حالت تو اب اسکی اپنی بھی قابل رحم تھی وہ نڈھال سی بیٹھی تھی اسکی آنکھیں حد درجہ سرخ ہو چکی تھی امیمہ کو نرمی سے اٹھائے اسنے فصیح صاحب کی طرف دیکھا۔۔۔ یہ بات اگر کالج سے باہر نکلی تو اس کالج کو راکھ کا ڈھیر بنانے میں پل بھی ضائع نہیں کروں گا۔ فصیح صاحب تو اسکے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے تھے۔ امیمہ کو سہارے دیئے وہ گاڑی میں بٹھاتا نکل گیا تھا ارسل بھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اپنی گاڑی نکالے اسکے پیچھے گیا تھا۔ آدھا رستہ طے ہو چکا تھا گاڑی میں سکوت ہنوز قائم تھا یحییٰ کے چہرے پر پھیلے سخت تاثرات ہنوز ویسے ہی تھے امیمہ اسکا چہرا دیکھتی رخ موڑ گئی تھی۔ وہ شاید خاموش رہنا چاہتی تھی مگر مقابل کے دلوں دماغ میں جنگ چھڑی تھی اسکے پاس ہزاروں سوال تھے اور شاید کچھ شکوے بھی وہ جو ساتھ بیٹھی ہستی سے کرنا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے اسے اپنا لہجہ نارمل رکھنا تھا جو ابھی ان حالات میں اسے خود کیلئے کڑے امتحان سا الگ رہا تھا۔ تم لائبریری کیوں گئی تھی اکیلی...؟ یحییٰ کے سوال پر امیمہ کے رکے آنسو پھر سے بہنے لگے۔ سس... سر احسان نے بلایا تھا۔ کوئی بھی بلائے گا تو تم منہ اٹھا کے چلی جاؤ گئی۔ وہ سخت گیر لہجے میں گویا ہوا اسکی خاموشی بھری سسکیوں پر یحییٰ نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی اور خود کو پھر سے بولنے کیلئے تیار کیا مگر اسکے بولنے سے پہلے جو الفاظ امیمہ کے منہ سے نکلے تھے وہ یحییٰ میر کو اپنی جگہ ششدر چھوڑ گئے۔۔ و... وہ... نور کے قاتل ہیں... نن.. نور کے ساتھ بھی انہوں نے ہی۔۔۔ امیمہ کے باقی الفاظ حلق میں ہی دب گئے۔ یحییٰ نے بے یقینی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبے بریک پر پاؤں رکھا۔۔ تم کیسے جانتی ہو... اسنے بے یقینی سے دریافت کیا۔۔ مم.. میں اس شام لائبریری میں ہی تھی۔ امیمہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ یحییٰ سر تھامے حیرت میں ڈوبا اسے سن رہا تھا امیمہ نور اور یحییٰ بچپن کے دوست تھے نوریہ انکے پڑوس میں

اپنے موم ڈیڈ کے ساتھ رہتی تھی بچپن کی دوستی کالج تک پہنچی یحییٰ یونی جانے لگا تھا مگر انکی دوستی ویسی ہی تھی نویں جماعت میں وہ دونوں جب کسی نائیٹ فنکشن اٹینڈ کرنے کیلئے ایک ساتھ کالج گئی تب رات کے بارہ بجے نوریہ کی لاش گھر واپس آئی تھی جسکو زیادتی کا نشانہ بنا کر بہت بری طرح پیٹا گیا تھا جسکی وجہ سے اسکا سر کا پچھلا حصہ کچلا جا چکا تھا یحییٰ اور امیمہ کے لئے وہ حادثہ بھیانک ٹراما سے کم نہیں تھا امیمہ تین ماہ ہوسٹل ایڈمٹ رہی تھی ڈاکٹرز کے مطابق اسنے اپنی دوست کے ساتھ ہوئے حادثے کو دماغ پر حاوی کر لیا تھا جسکی وجہ سے وہ حد سے زیادہ حساس ہو گئی تھی مگر اس وقت بھی یحییٰ نے ہی اسے سنبھالا تھا اسے واپس زندگی کی طرف لانے والا وہی انسان تھا جو ہر موڑ پر اسکے ساتھ کھڑا ہوتا تھا مگر حقیقت یہ بھی تھی کہ نوریہ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ کالج اور نوریہ کے پرٹنس سمیت امیمہ اور یحییٰ کے ہی درمیان رہ گیا تھا نوریہ کی موت کو حادثاتی قرار دے کر اسے دفن کر دیا گیا تھا صرف اس لیے کے انکے گھر کی عزت مزید نیلام نا ہو جسکی بناء پر انہوں نے اپنی ہی سگی بیٹی کو انصاف دلانے سے انکار کر دیا تھا یحییٰ نے اسکے پیرنٹس سے اس بات پر بحث بھی کی مگر انہوں نے اسے وعدے، خدا کے واسطے اور کئی بار غصے میں ڈانٹ پھٹک کر گھر سے باہر نکال دیا۔ اور اس حادثے کے کچھ عرصے بعد ہی وہ لوگ اس شہر سے شفٹ کر گئے۔ ملک ولا کے تمام مکین کے علم میں بھی نوریہ کے ایکسیڈنٹ کی خبر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آئی تھی۔ مگر آج جو راز یحییٰ کو امیمہ سے سننے کو ملا تھا وہ اسکے لئے کسی شاکڈ سے کم نہیں تھا۔ کیا یہ حقیقت تو قیر بھی جانتا تھا...؟ اسنے بنا کسی تاثر کے سوال کیا۔ امیمہ نے سر اثبات میں ہلایا۔ اگلے ہی لمحے اسکا بازو دبوچے یحییٰ نے غضب ناک تیوروں میں اسکی طرف دیکھا۔۔ مطلب وہ اتنے سال تمہیں حراس کرتا رہا۔۔۔ اسکے لہجے کی شدت اور چبھن ایسی تھی امیمہ کا دھڑکتا دل رک سا گیا۔۔ و۔۔ وہ... تمہارے بازو اور ہاتھوں پر انگلیوں کے نشان اس بیغیرت انسان کے تھے۔۔۔ اسکا لہجہ بکھرنے لگا۔ آواز کانپ رہی تھی امیمہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔ وہ تمہیں اتنے وقت سے حراس کرتا رہا، ڈراتا رہا اور تم سب برداشت کرتی رہی تم نے کبھی کسی سے کچھ کہنے کی کوشش کیوں نہیں کی... اسکے جھکے سر کو دیکھتے وہ سرد مہری سے پوچھ رہا تھا۔۔ جواب دو مجھے۔۔۔ کیوں چپ رہی تم ۔۔۔ کیوں برداشت کرتی رہی اس بیغیرت انسان کی واہیات حرکتوں کو.... جواب دو مجھے۔۔۔ وہ ہزیانی انداز میں دھاڑا۔ امیمہ خوف کے مارے دروازے سے جا لگی۔ مم... مجھے ڈ.. ڈر لگتا۔۔ ڈر لگتا تھا ۔۔۔ رئیلی... یحییٰ کا استہزائیہ لہجہ امیمہ کے چہرے پر تھپڑ جیسے لگا تھا۔۔ کیا مجھ پر یقین نہیں تھا تمہیں ۔۔۔ کسی اور کو نا سہی مجھے آکر بتا دیتی میں تم پر آنچ بھی نا آنے دیتا۔۔۔ اسنے چیخ کر کہا۔ اسنے کہا تھا وہ مجھے بھی مار ڈالے گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ایک بار میرا بھروسہ توکرتی میں مر جاتا مگر تم پر کسی کی میلی نظر بھی نا پڑنے دیتا۔ یحییٰ کے آنسو ٹوٹ کر سٹیرینگ وہیل پر گر رہے تھے۔ وہ دونوں بے آواز رو رہے تھے۔۔ تم نے میرا دل توڑ دیا سنو... کچھ پل بعد اسکی بھاری آواز پھر گونجی۔ تم نے مجھ پر یقین نہیں رکھا، تم نے مجھ سے حقیقت چھپائی ۔۔۔ تم نے مجھ سے اپنی تکلیف چھپائی.... ٹوٹے بکھرے لہجے میں کہتا وہ امیمہ کو توڑ کے رکھ گیا تھا۔ مجھ سے محبت کے دعوے کر لیے تم نے۔۔۔ ایک بار نہیں ہر روز کیے۔۔ ایک بار بھی اپنی تکلیف کے بارے میں مجھے نہیں بتایا۔۔۔ مجھے اس سب سے انجان رکھا۔۔۔ میرا دل پھٹ رہا ہے سنو تمہاری تکلیف کا سوچتے میری روح زخمی ہو رہی ہے۔ وہ رو رہا تھا وہ امیمہ شاہ کی تکلیف پر آنسو بہا رہا تھا مگر صرف دوستی کی حد تک۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا اسکی آنکھوں میں... وہاں آج بھی وہ تاثر نہیں تھا امیمہ کی برستی آنکھیں آج بھی خالی لوٹ آئی تھی۔

سمیرا بیگم اور عون صاحب لاونج میں بیٹھے گفتگو میں مصروف تھے انکے چہرے پر پھیلی پر شفقت مسکراہٹ بہت بھلی لگ رہی تھی مگر اگلے ہی لمحے انکی مسکراہٹ سمٹ گئی جب انکی نظر لاونج میں داخل ہوتی عزہ اور عفاف پر پڑی تھی۔ یا اللہ خیر... انکے منہ سے ہلکی سی چیخ بر آمد ہوئی۔ جسکو سنتے کچن میں موجود وہ تینوں بھی بھاگتی باہر آئی تھی۔ وہ دونوں سپاٹ چہرا لیے اندر داخل ہوئی عزہ کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

یونیفارم پر جگہ جگہ خون کے نشان تھے حیام زارااور طوبیٰ انکی حالت دیکھ دل تھامے بھاگتی ہوئی آئی تھی۔روز کیاہوا ہے یہ سب بچے یہ خون کیسا ہے...؟۔۔آپ کو چوٹ لگی ہے۔۔۔آپ دونوں خاموش کیوں ہو بیٹا کچھ تو بولو۔۔۔یکے بعد دیگرے ان تینوں نے سوال پر سوال کیے تھے۔۔عفاف بیٹا سنو کہاں ہے۔۔۔عزہ کچھ تو کہیں بیٹا یہ خون کیسے لگا۔ سمیرا بیگم انکے چہرے تھامتی منت کی۔اتنا شور سن کر وہ تینوں بھی اپنے اپنے کمرے سے باہر آئے تھے مرسلین طٰہٰ اور نتاشا انکی حالت دیکھ ایکدم سے سکتے میں آگئے مگر نتاشا بھاگتی انکے پاس آئی اور عفاف کو اپنے گھیرے میں لیا تھا مگر وہ بے سود سی کھڑی رہی۔عزہ میری جان کچھ تو کہو دیکھو مما پریشان ہو رہی ہیں۔مرسلین نے اسکے قریب جھکتے نرمی سے کہا تو عزہ نے حیام کی طرف نظر اٹھائی۔مما...جی مما کی جان کیا ہوا ہے بتائیں مجھے..؟۔۔۔مما... عزہ اسکے سینے میں منہ چھپائے بلک بلک کے رو دی۔۔۔دل...نور...مما یہ خون وو..وہاں۔۔۔ لائیبریری...دل تکلیف میں ہے مما...وہ بے ربط جملے بولتی انہیں پریشان کر گئی تھی

طوبیٰ اور مرسلین امیمہ کے ذکر پر اچھے خاصے پریشان ہوئے تھے

عفاف یونہی سپاٹ انداز میں بیٹھی تھی عزہ کی حالت بھی ایسی نہیں تھی کے اس سے مزید کچھ پوچھا جاتا مگر امیمہ کے ساتھ نور کا ذکر یہ ماجرا وہاں کسی کو سمجھ نہیں آیا تھا طوبیٰ رو رو کر نڈھال ہونے کی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

امیمہ کی انجانی تکلیف اس ماں کا دل چیر رہی تھی۔طٰہٰ یحییٰ کو کال کرتا پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی کوئی باہر نکلتا ان سے پہلے فیصل، حمزہ، ملائکہ ،وقاص اور آریان حواس باختہ اندر داخل ہوئے تھے۔سنو کہاں ہے ابھی تک یحییٰ کیوں نہیں لے کر آیا اسے.؟طوبیٰ بھاگتی فیصل کا بازو پکڑے شدت سے روتے چلائے تھی آریان اس سے پہلے عزہ کی طرف بھاگا تھا وقاص اور ملائکہ گم سم بیٹھی عفاف کو لیے انتہائی پریشان تھے مرسلین طٰہٰ اور نتاشا سے ان سب کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔مما آپ تو نہیں روئے نانو کو سنبھالیں پلیز سنو ٹھیک ہو گئی۔یحییٰ ہے اسکے ساتھ پلیز آپ سب حوصلہ رکھے دعا کریں انکے لئے۔روتی زارا کو اپنے سینے سے لگائے طٰہٰ نے انہیں سمجھانا چاہا۔مجھے کچھ صحیح نہیں لگ رہا طٰہٰ چلو کالج چلتے ہیں۔۔مرسلین نے طٰہٰ سے کہا۔تو آریان فوراً بول پڑا۔

وہ دونوں آدھے گھنٹے سے کالج سے نکل چکے ہیں فصیح صاحب کی کال آئی تو ہم سیدھا یہاں آئے۔۔مگر امیمہ ابھی تک کیوں نہیں آئی بھائی میری بیٹی پتہ نہیں کس حال میں ہو گئی۔آریان نے آج ایک بار پھر فیصل شاہ جیسے شخص کو ٹوٹا بکھرا سا دیکھا تھا

طوبیٰ کو حیام کے حوالے کرتا وہ فیصل کو لیے سائیڈ پر آیا تھا

بھائی میں ایک بار پھر اپنی بیٹی کو نہیں کھو سکتا اگر اب اسے بھی کچھ ہو گیا تو میں خالی ہاتھ رہ جاؤں گا میں مر جاؤ...

شششش... بکواس بند کرو فیصل ہماری سنو کو کچھ نہیں ہو گا یحییٰ اسکے ساتھ ہے تم بھول کیوں جاتے ہو وہ اس پر کبھی کوئی مشکل نہیں آنے دے گا۔ خود کو سنبھالو ورنہ گڑیا بکھر جائے گی۔۔ اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو بھائی میں اس شخص سمیت اسکے خاندان کا نام و نشان اس صفا ہستی سے مٹا دوں گا۔

فیصل شاہ اتنے غضب کے غصے میں کبھی کبھی ہی پایا جاتا تھا جو ہمیشہ انکے لئے خطرے کی گھنٹی کی طرح ہوتا تھا۔۔ آریان ملک نے ضبط سے لب بھینچ لیے اسنے کبھی نہیں سوچا تھا زندگی انہیں کبھی پھر سے ایسے موڑ پر لائے گی جہاں اسکا پورا خاندان پھر سے تکلیف میں سفر کرے گا۔ اسنے ایک طائرانہ نظر ہال میں ڈالی جہاں ملک ولا کے تمام مکین ضبط کی بلندیوں پر خود پر کنٹرول رکھے اللہ کے ہاں دعا کرنے میں مصروف تھے۔ یحییٰ امیمہ کو تھامے لاونج میں داخل ہوا۔ پل کو وہاں سب امیمہ کی اجڑی حالت دیکھ پل کو ششدر رہ گئے۔ طٰہٰ مرسلین و قاص حمزہ آریان سمیت سب کی نظریں جھک گئی۔ فیصل اور طوبیٰ کے دل پر مانو چاقو چل رہے تھے اپنی بیٹی کی حالت دیکھ وہ دونوں زار و قطار رونے لگے مرسلین کی آنکھیں غصے سے لال انگارہ ہو گئی تھی اپنی بہن کی ایسی حالت پر اسکا دل چھلنی ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سنو میری بچی... مماڈیڈ... امیمہ انہیں دیکھتے ایک ہی جست میں ان تک پہنچتی انکے سائے میں یوں چھپی تھی جیسے کوئی اسے واپس اسی اندھیرے میں گھسیٹنے لگا ہو۔ان کے محفوظ حصار میں آتے ہی امیمہ نے اپنے دل کا سارا غبار نکال ڈالا تھا وہ اتنی شدت سے روئی تھی کے پچھلے کچھ سالوں کی دل میں پالے وہ سارے غم آج اسنے آنسوؤں کے ذریعے باہر نکال دیئے تھے آریان نے نظر اٹھا کر یحییٰ کی طرف دیکھا جس کا مفہوم سمجھتے یحییٰ نے گہرا سانس اندر کھینچا۔اللہ نے ہمیں آزمائش میں نہیں ڈالا۔۔۔زو معنی انداز میں کہتے وہ سر جھکا گیا۔وہاں سب نے بیک وقت اللہ کا شکر ادا کیا تھا حیام اور زاراروتی امیمہ اور طوبیٰ کو سنبھالتی کمرے میں لے گئی تھی ملائکہ اور نتاشا عفاف اور عزہ کے ساتھ تھیں۔آریان فیصل کی طرف آیا اسنے آنسو پونچھے اور شعلہ بار نظروں سے ایک سمت نظر اٹھائی مگر وہاں اسے ناپا کر سب کو گہری تشویش نے آن گھیرا۔وہ اسے جان سے مار ڈالے گا۔حمزہ اسکی جزباتی طبیعیت کے برعکس جھٹ سے بولا۔اسے روکنا ہو گا۔وقاص پریشان سا ہوا۔طٰہٰ اسکا فون ٹراپ کرواؤ فوراً۔ اوکے...بڑے پاپا میں ارسل کو کال کرتا ہوں۔کوئی فائدہ نہیں ہے شیزی بلال اور ان دونوں کے فون بھی بند جا رہے ہیں۔فیصل کے جواب پر ان سب نے بے بسی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ڈیم اٹ اب کہاں ڈھونڈنے گئے اسے۔آریان نے غصے سے لب بھینچ لیے۔بھائی مجھے انکی فکر ہو رہی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہے وہ کسی مصیبت میں نا پھنس جائے۔ وہ میرا بیٹا ہے فیصل میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں اسے وہ کھیل کھیل کر مقابل کو مات بھی دے دے گا اور اسے خبر بھی نہیں ہو گئی کے وہ کیسے اتنی بری طرح ہار گیا۔ مگر مجھے اسکے تاثرات بہت کچھ غلط بتا رہے تھے ڈیڈ مجھے نہیں لگتا وہ اس ٹیچر کو زندہ چھوڑے گا۔ ویسے تو چھوڑنا بھی نہیں چاہئیے کیونکہ اس جیسے درندوں کا واحد ٹھکانہ دوزخ ہے۔ زینے پھیلا نگتی نتاشا نے کڑک آواز میں کہا۔ آپ سب لوگ پریشان کیوں کھڑے ہیں.؟ یحییٰ کا کچھ پتہ نہیں چل رہا بیٹا... فیصل اداسی سے بولا۔۔ مجھے معلوم ہے وہ کہاں ہے... اسنے جتنے پر سکون لہجے میں کہا ویسے ہی سب نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

کہاں ہے جلدی بتاؤ... ؟

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آریان اور مرسلین سب سے آگے تھے مرسلین نے اپارٹمنٹ کی بیل بجائی جس پر اگلے کچھ سیکنڈ بعد اندر سے کسی کی آواز سنائی دی مگر دروازہ کسی نے نہیں کھولا تھا۔۔ کون...؟ مرسلین رمیز شاہ...
جواب اتنا اطمینان بھرا تھا کہ اندر موجود شخص چند لمحے کچھ بول نا سکا۔ دروازا تم شرافت سے کھولو گئے

یا میں شرافت کے دائرے میں رہتے خود اپنے طریقے سے اسے کھولوں.؟کک..کیا کام ہے آپکو..؟ اور کس سے ملنے آئے ہیں.؟

شہزین سعید دروازہ کھولو ورنہ اندر آ کے میں تمہارا سر کھول دوں گا۔مرسلین نے تپ کر کہا۔تو اگلے ہی پل دروازہ کھول دیا گیا۔مگر سامنے ملک ولا کے تمام باراتیوں سمیت پولیس کو دیکھتے اسکے چھکے چھوٹے تھے۔باقی سب کہاں ہیں فوراً بتاؤ.اسکی گردن دبوچے طٰہٰ خطرناک تیور لیے دھاڑا۔جج..جی آئیں میرے ساتھ...مرسلین اور طٰہٰ سائیڈ ہوتے آریان اور باقی سب کو آگے کرتے خود بھی انکے پیچھے چل دیئے۔وہ ایک بیسمنٹ میں انہیں لایا تھا جہاں سے کچھ آوزیں بھی آرہی تھیں۔

یار یحییٰ شیزی کو دروازے پر نہیں بھیجنا چاہیئے تھا تو جانتا تو ہے کتنا ڈرپوک ہے وہ...تو تم چلے جاتے اسکی جگہ...ارسل نے بلال سے کہا۔تو میں چلا بھی جاتا میں کونسا کسی سے ڈرتا ہوں۔

اور ویسے بھی کونسا باہر پولیس آئی ہوگئی جو مجھے ڈر لگے گا۔

یحییٰ میر کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا پولیس تو پھر اسکی جیب میں رہتی ہے۔بلال اسکے بگڑے تیور دیکھ سر ہلا گیا۔

کسی کے نہیں اپنے باپ سے تو ڈرتے ہو نا یحییٰ میر... حمزہ کی کرخت آواز پر وہ تینوں اپنی اپنی جگہ سے اچھلے۔ڈیڈ آپ یہاں کیسے... وہ حیران سا ہوا مگر پھر حمزہ کے پیچھے باقی سب کو دیکھتے یحییٰ نے گردن اکڑائی۔ آپ سب یہاں کیوں ائے ہیں.؟۔۔وہ ٹیچر کہاں ہے یحییٰ...؟۔۔وہ میرے پاس ہے اور ابھی تک زندہ ہے مگر آگے کی گارنٹی میں نہیں دے سکتا۔۔اسے چھوڑ دو یحییٰ۔۔۔ قانون اسے سزا دے گا۔۔۔اسکی صرف ایک سزا ہے بڑے پاپا اور وہ ہے موت۔جو اسے یحییٰ میر بخشے گا۔اسکے جنونی انداز پر وہ سب خاصے پریشان ہو گئے۔موت، موت کے بدلے میں دی جاتی ہے یحییٰ یہ تمہارا قانون غلط ہے۔مرسلین نے اسے سمجھانا چاہا۔۔اس وقت میں نہیں غلط آپ سب ہیں جو آدھی حقیقت جانتے ہیں۔۔تو تم بتاؤ کیا ہے حقیقت۔۔۔کیوں چھپا رہے ہو جو بھی ہے کھل کے بتاؤ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔اسکے قریب جانے کی کوشش کرتے طٰہٰ نے اسے پیار سے بہلانا چاہا۔۔۔فیصل کی نظر اسکے پاس پڑی گن پر پڑی۔ آریان کے اشارے پر وہ محتاط ہوتا آگے بڑھا۔۔میں آپ کو سب بتاؤں گا مگر اسکو جہنم رسید کرنے کے بعد۔۔یحییٰ نے قدم پیچھے کی طرف لیے۔۔ارسل اسکے تیور سمجھتا خود بھی پیچھے ہوا۔۔کسی کے خون سے ہاتھ رنگنے سے اچھا ہے اسے قانون کے حوالے کر دو یحییٰ۔۔اسنے میری سنو وائیٹ کو تکلیف پہنچائی ہے تو اسکو تکلیف دینے کا حق بھی صرف میں رکھتا ہوں۔اور اگر آپ لوگ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اگلے ایک منٹ میں یہاں سے نہیں آ گئے تو میں سب تباہ کر دوں گا۔۔وہ قاتل نہیں ہے تم اسے مار نہیں سکتے۔ آریان اس سے بھی تیز آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔وہ قاتل ہے اسنے نور کا قتل کیا ہے وہ نوریہ رضویہ کا قاتل ہے اور سنو وائیٹ کا مجرم... یحییٰ غیض و غضب کے عالم میں دھاڑا۔ اسکی دھاڑ پل کو وہاں سب کو خاموش کر گئی۔ آریان حمزہ فیصل مرسلین طٰہٰ جہاں کے تہارہ گئے۔ ارسل کے اشارے پر وہ تینوں باہر نکل گئے۔ اب وہاں صرف انکی فیملی موجود تھی حمزہ نے آگے بڑھتے یحییٰ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ ہم اسے سزا ضرور... حمزہ کی بات اُدھوری رہ گئی۔ یحییٰ نے اسے کس کے گلے سے لگایا تھا۔۔ می... میں نور کو نہیں بچا سکا... وو.. وہ مر گئی ڈیڈ۔۔۔ میں سنو وائیٹ کا اچھا دوست نہیں بن سکا ۔۔۔اسنے بھی مجھ سے حقیقت چھپائی۔ وہ زارو قطار رو رہا تھا اور حمزہ کے پاس اسے دلاسا دینے کیلئے الفاظ نہیں تھے۔ ان سب پر ایک کے بعد ایک انکشافات ہو رہے تھے جو کے حیران کن تھے انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا نوریہ کا قتل ہوا ہو گا۔۔ یحییٰ نے انہیں تمام حقیقت بتا دی تھی نوریہ کے قتل کی شام سے لے کر اسکے پیرنٹس کے ردِ عمل اور امیمہ کی حالت تک سوائے اس ٹیچر کے علاوہ۔۔ اب وہ ٹیچر کہاں ہے یحییٰ... مرسلین کی سرد آواز پر یحییٰ نے گردن گھمائی۔۔ ساتھ بنے کمرے میں داخل ہوتے انکی نظر کرسی پر بندھے ٹیچر پر پڑی جسکے جسم پر صرف ایک جینز تھی اسکے برہنہ وجود پر جگہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جگہ نیلے نشان تھے اور کچھ تو اتنے گہرے تھے جسم کے اس حصے پر خون تک جم چکا تھا۔ اسکی حالت ابتر تھی ان سب نے اسکی حالت دیکھتے یحییٰ کی طرف دیکھا جس نے نخوت سے اسے دیکھتے ہنکار بھرا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب تم اسکے ساتھ کیا کرنے والے ہو.؟ میں اسکی زبان، ہاتھ اور پاؤں کاٹ دوں گا اور... اور..؟۔۔۔ اسکی آنکھوں پر تیزاب ڈال دوں گا۔۔۔ پھر..؟۔۔۔ پھر اسے اسکے گھر واپس بھیج دوں گا۔ اسنے انتہائی اطمینان سے انہیں اپنا پلان بتایا۔۔ اسے لگتا ہے عورت ذات کمزور ہے مگر حقیقتاً وہ کمزور نہیں ہوتی وہ صرف اپنی عزت بچانے کی خاطر خاموش ہو جاتی ہے اسلئے اس جیسے بھیڑیئے انکی خاموشی کا ناجائز فایدہ اٹھاتے ہیں۔۔ آج میں اسے بھی ساری زندگی کیلئے بے بس کر دوں گا بلکل نوریہ اور سنو وائیٹ کی طرح۔۔۔ یہ بھی اپنی باقی کی زندگی اب انکی طرح گھٹ گھٹ کر گزارے گا۔۔۔ یہاں بس فرق اتنا ہے کہ وہ زبان کے ہوتے بھی کبھی اپنے لیے آواز نہیں اٹھا سکی اور اس خبیث نے انہیں بے زبان ہی سمجھ لیا۔ مگر جو اسکی زندگی میں نے تجویز کی ہے اسکے بعد اسے بھی معلوم ہو گا کسی کی زندگی جہنم کیسے بنائی جاتی ہے اور مجھے سکون حاصل ہو گا۔ نور کو انصاف مل جائے گا اور سنو کو تسلی... یحییٰ نے جتنی وحشت سے وہ سب کہا تھا سامنے موجود شخص اسکے ارادے سنتا تھر تھر کانپنے لگا۔۔ اسکی یہی سزا ہے کسی ہیلپ کی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا۔ طٰہٰ اس سے رضامند ہوتا باہر نکل

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گیا۔اریان فیصل حمزہ اور وقاص اسے فخریہ دیکھتے چلے گئے۔یحییٰ نے مرسلین کی طرف دیکھا جو سرخ آنکھوں سے اس ٹیچر کو گھور رہا تھا۔۔شروعات آپ کرنا چاہے گئے۔چاقو اسکی طرف بڑھاتے یحییٰ نے معنی خیزی سے کہا۔شاید آپکا کچھ گلٹ کم ہو جائے۔وہ اسکے اندر چلتی جنگ سے واقف تھا مرسلین سوچتا پھیکا سا مسکرا دیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

عزہ تم سنو سے ملنے کیوں نہیں گئی شام ہونے کو آئی ہے وہ تمہارا کئی بار پوچھ چکی ہے۔۔۔وہ جواب دینے کے بجائے یونہی سر جھکائے بیٹھی رہی حیام زارا ملائکہ اور طوبیٰ امیمہ کے کمرے میں تھی جبکہ عفاف تیز بخار کی وجہ سے اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی جسکے سونے کے بعد نتاشا عزہ کی وہاں غیر موجودگی پر اسکے کمرے میں آئی تھی مگر اسے یوں بے سود بیٹھے دیکھ وہ تھوڑی تشویش میں مبتلا ہوئی اور چلتی اسکے نزدیک کارپٹ پر بیٹھ گئی اسے لگا وہ آج کے واقعے بعد دسٹرب ہے مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عزہ ملک کے دل و دماغ میں اس وقت کونسی جنگ چل رہی ہے۔۔روز جواب دو تمہاری خاموشی مجھے پریشان کر رہی ہے..کان کی لو پر اسکے بال اڑستے نتاشا نے اسے پیار سے پکارا۔مجھے دل کی خاموشی چابک جیسے لگ رہی ہے آپی وہ اتنی ڈرپوک تو نہیں تھی۔۔بات جب عزت پر آجائے تو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

لڑکیاں ڈرپوک ہو جاتی ہیں روز۔۔ نہیں نا آپی یہی تو غلط ہے لڑکیوں کو ڈرپوک نہیں ہونا چاہیئے دل کو خاموش نہیں ہونا چاہیئے تھا آپی۔۔۔ نہیں ہونا چاہئے تھا۔۔ نتاشا کو وہ گہرے صدمے کا شکار ہوتی نظر آئی۔۔ڈیڈ اور باقی سب واپس آ گئے۔۔ ؟

نہیں ابھی نہیں آئے۔۔اور اس ٹیچر کو مار دیا کیا یحییٰ نے۔۔؟ اسنے بیگانی سے سوال کیا۔۔ نہیں۔۔۔ یحییٰ چاہتا تھا اسکو موت سنو کے ہاتھوں سے ملے مگر سنو کافی ڈر چکی ہے اس وجہ سے وہ وہاں نہیں گئی۔۔دل اسے کیوں سزائے موت دے گئی آپی۔۔۔؟ عزہ نے حیرت سے پوچھا۔۔ سنو کیوں نہیں اسے سزا دے سکتی۔ جبکہ اسلام لڑکی کو اپنے ریپسٹ کو مارنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ نا جانے کتنے عرصے سے اسے حراس کرتا رہا۔ عزہ نے جواباً ہنکار بھرا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ چلو سنو سے مل لو۔۔۔ میں اس سے نہیں ملنا چاہتی آپی۔ لہجے میں اکتاہٹ تھی۔۔ ہو کیا گیا ہے تمہیں عزہ کیوں اتنا ویئرڈ بیہو کر رہی ہو۔؟ عزہ کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی نتاشا کو وہ بے بسی کی مورت لگی تھی۔۔ "کتنی حیرت کی بات ہے نا آپی۔۔۔ ایک لڑکی جسے کوئی حوس پرست تین سال سے حراس کرتا رہا اس میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ ایک بار تھوڑی سی ہی ہمت مجتمع کر کے اس وحشی کے منہ پر ایک ایسا کرارہ تھپڑ مارے جو اسکے روح تک کی ڈھجیاں ادھیڑ دے۔ اور آج جب اس لڑکی کو کہا جا رہا ہے اسی وحشی کو تم

سزائے موت سناؤ تو وہ سنا دے گئی۔ اسکا انداز ہذیانی تھا۔ آپ مجھے بتائے...! یہی ہمت وہ لڑکی ان تین سالوں میں کیوں نہیں کر سکی۔ وہ اسے اسی دن موت کیوں نہیں بخش کر آئی جس دن یہ عزت کا تماشا شروع ہوا تھا۔" صرف اسلئے کے تب وہ اکیلی تھی اور آج اسکے ارد گرد اسکے محافظ ہوں گئیں." صرف تھوڑی سی ہمت کی بات ہوتی ہے پھر ایک اکیلی لڑکی کو اس وحشی کا سینہ چیرتے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اکیلی ہے یا کسی مجمعے میں کھڑی اسے سزا دے رہی ہے۔" کیونکہ اصل مدد گار تو وہ اللہ ہے" وہ ہچکیاں لیتی اپنی دل کی بھڑاس نکال رہی تھی نتاشا نے آگے بڑھ کے اسے سنبھالنا چاہا۔۔ آپی وہ کیوں ڈرپوک بن گئی اسنے کیوں نہیں اتنی ہمت کی۔ کیوں آپی.؟...! خدانخواستہ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ کیا ہوتا آپی اگر آج میں اسے بھی نور کی طرح کھو دیتی تو... میرا تو سب برباد ہو جاتا۔۔۔ مگر ایسا نہیں ہوا ناروز۔۔۔ وہ ٹھیک ہے اللہ نے ہمیں بڑی آزمائش سے بچا لیا میری جان کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔ نتاشا سے اسکو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا اسکی تمام باتیں ساتھ کمرے میں موجود وہ سب بھی سن چکی تھی حیام اسکی بگڑتی کیفیت دیکھ فوراً وہاں آئی۔ وہ شدت سے روتی حیام کے سینے میں چھپ گئی۔ ولا میں داخل ہوتے وہ سب روز کے رونے کی آوازیں سنتے خاصے پریشان ہوئے تھے اریان پھرتی سے اوپر کی طرف بھاگا تھا۔ وہ کمرے میں آیا تو عزہ حیام میں چھپی فرش پر بیٹھی رو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رہی تھی نتاشا پاس ہی کھڑی بے بس نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔میرا بہادر بچہ آریان نے اسکی طرف لپکتے اسے اپنے حصار میں چھپالیا۔۔چپ ہو جاو پرنسیس تمہاری دل ٹھیک ہے.؟۔۔ڈیڈ...عزہ کے رونے میں مزید شدت آئی اسکا بازو پکڑے وہ سسکنے لگی۔۔ڈیڈ دل نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔ اسنے مجھے اندھیرے میں رکھا ڈیڈ۔۔۔مم..مجھے لگتا تھا عزہ ملک دل کے سب سے قریب ہے وہ مجھے خود سے زیادہ عزیز ہے ڈیڈ وہ سب جانتے ہوئے بھی مجھے دھوکہ دیتی رہی۔اسنے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی۔۔سب ٹھیک ہو گیا ہے پرنسیس آپ رونا بند کرو ورنہ اپکے ڈیڈ بھی پریشان ہوں گئے۔ اریان نے اسے پیار سے پچکارتے کہا۔۔اور ہم دل سے ناراض ہو جائے گئے اس سے بات بھی نہیں کرے گئے۔اریان کی بازو میں سر رکھے سوں سوں کرتی عزہ نے فٹاک سے سر اٹھائے اسے دیکھا اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہیں دل سے ناراض ہونا اسکے لئے دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

یہ سب ہوا کیسے آخر میں نے وہاں بوبم بلاسٹ کروانے کو بولا تھا تو عین ٹائم سارے بوم ڈفیوز کیسے ہو گئے..؟مم..بب..بوس ہمیں کیا خبر کیسے ہوئے ہم تو بوم اس شاپنگ مال میں لگا کر آ گئے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تو کیا کوئی فرشتہ اتر آیا تھا زمین پر جو یہ کر گیا۔ حرب دادا کی دہشت زدہ آواز اس کمرے میں گونجی۔ پاس بیٹھا سکندر اطمینان سے سب سن رہا تھا۔۔ تم منحوسوں پر مجھے کوئی کام چھوڑنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔ تم سب۔۔۔ وہ مزید کچھ کہتا اسکا موبائل رنگ ہوا ان نان نمبر دیکھ کر حرب دادا نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو خاموش رہنے کا کہا۔۔ تو کیسے مزاج ہیں دادا صاحب...؟ مقابل کی پر اسرار آواز اسپیکر سے گونجی۔۔۔ تو یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیئے تھا تم جیسا بزدل انسان ہی میرے کاموں میں ٹانگ اڑانے کی جرات کر سکتا ہے۔۔ ڈارک آؤل اگر بزدل ہوتا تو تمہارے لگائے بوم ڈفیوز کرنے کبھی خود نا آتا حرب صاحب۔۔ اس حقیقت پر حرب دادا نے تیکھی نظروں سے اپنے آدمیوں کی طرف دیکھا۔۔ کیا چاہتے ہو تم مجھ سے... آخر کیوں تم میرے ہر کام میں ٹانگ اڑانے پہنچ جاتے ہو۔ گہری سانس بھرتے آج وہ مدعے پر آنا چاہتا تھا۔۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں تم پاکستان میں موجود اس لڑکی کو بھول جاؤ۔۔۔ بھول جاؤ کہ کوئی عزہ آریان ملک بھی ہے۔۔ وہ میری سب سے بڑی جیت ہے۔۔۔ اسے حرب کبھی نہیں بھولے گا۔۔ تو پھر انتظار کرو میرا۔۔۔ میں تمہاری سب سے بڑی اور بھیانک شکست بن کر تمہیں ملوں گا۔۔ تب تک کیلئے ایک اور بربادی ڈارک

آوَل کی طرف سے قبول کرو۔اور فون کھٹاک سے بند ہو گیا۔۔حرب دادا پریشانی کے عالم میں فون زمین پر پٹختا سکندر کی طرف آیا۔مجھے ڈارک آوَل چاہیے سکندر..؟

زندہ یا مردہ...؟اسنے دلچسپی سے سوال کیا۔۔زندہ اسکی موت میں خود طے کروں گا۔وہ پر جوش سا ہوا۔

"Challenge Accepted"سکندر کہتا فون نکال کر باہر نکل گیا۔

اسنے کل ملائی تو پہلی ہی رنگ پر اٹھالی گئی۔ویل جوب مسٹر فیک ڈارک آوَل۔۔۔سکندر کی گھمبیر سی آواز نے یاحان عاظمی کا سینہ فخر سے چوڑا کیا۔بہت شکریہ بھا..میرا مطلب ہے۔۔۔خوشی میں وہ کچھ زیادہ بولنے والا تھا۔۔اب آپ کیا کریں گئے وہ کمینا تو ایسے بھی باز نہیں آرہا مطلب وہ اپکو پاکستان بھیج کر ہی دم لے گا۔آپ کیا سوچ رہے ہیں..؟یاحان کو لگا وہ کچھ سوچ رہا ہے۔

میں پاکستان جاؤں گا مگر وہاں جا کر جو میں کروں گا وہ حرب دادا کیلئے چار سو چالیس والٹ کے جھٹکے سے کم نہیں ہو گا۔

تو آپ کیا اس لڑکی کو یہاں لائیں گئے.؟ یا حان حیرت سے گویا ہوا۔۔میں نے اس لڑکی کا اچار ڈالنا ہے کیا جو یہاں لاؤں گا۔؟

اسنے سرد مہری سے کہا۔۔اچھا مجھے لگا تھا اچار ڈالیں گئیں آپ...!جسٹ شٹ اپ حان۔۔۔اوکے بوس...اور اسنے فون رکھ دیا۔

اسکے ابھی صرف خود کو دماغی طور پر پاکستان جانے کیلئے تیار کیا تھا مگر زندگی نے جو نئی ٹریجڈی اسکے لئے تیار کر رکھی تھی وہ اسکے لئے دھماکے دار ہونے والی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

گرینڈ ہوٹل کے گرینڈ ہال میں ایک بہت بڑی پارٹی رکھی گئی تھی جس میں تمام کرپٹ لوگ انوائیٹڈ تھے۔حرب داد اخوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔اسکا سب سے بڑا خواب پورا ہو چکا تھا وہ سارا سامان سمگل ہو کے اسکی حراست میں آ چکا تھا اور اسے کیا چاہیئے تھا۔۔ارے دادا اسے تو بلایئے جسکی وجہ سے آپکا یہ مشن آخر کار کو اپنے انجام تک پہنچا ہے۔؟۔۔کچھ دیر تک وہ بھی پہنچ جائے گا۔آخر جلدی کس بات کی ہے توسیف صاحب۔

کچھ خاص نہیں حرب دادا میں بس اس نامی گرامی ہستی کو دیکھنا چاہتا ہوں جسکے آپ کے ہاں کافی چرچے سن رکھے ہیں۔

صرف چرچے سنے۔۔، ہمارے متعلق تو کئی داستانیں بھی مشہور ہو چکی ہیں ہوکین صاحب۔۔۔ سکندر کی بھاری رعب دار آواز پر کئی نظریں اسکی جانب اٹھی اور پھر پلٹنا بھول گئی۔ گرے پینٹ کوٹ میں ملبوس سفید رنگت پر تیکھے نقوش اور ہمیشہ کی طرح وہ واضح ہوتا بھیانک کٹ اسے وحشت زدہ بنانے کے ساتھ پرکشش بھی بنا رہے تھے دیکھنے والے حسد سے اسے دیکھتے رہ گئے تھے

اسکی چال ڈھال میں ہی رعب قائم تھا اسکے چہرے پر چھائی سنجیدگی اسکی دہشت کی علامت تھی۔۔ ینگ مین بہت سن رکھا ہے تمہارے بارے میں... تو سیف ہوکین اسے ہاتھ ملاتا خوشدلی سے بولا۔۔ مدِ مقابل ہونے سے تو پھر گریز فرمایئے گا ہوکین صاحب۔۔۔ وہ ذرا سا ہنسا۔۔ حرب دادا سمیت اسکا بھی بلند قہقہ ہال کی فضا میں گونجا۔۔ تمہارے جیسے سائیکو کے ساتھ بھلا میں الجھ کے اپنا آپ تباہ کیوں کروانا چاہوں گا سکندر۔۔۔ وہ ان لوگوں میں سائیکو اور مونسٹر کے نام سے مشہور تھا۔۔ سائیکو ہونے کے بھی بڑے فوائد ہیں دادا۔۔۔ پاگل انسان کے ساتھ الجھنا نہیں چاہیئے کیونکہ اگر وہ آپ کو شوٹ کر دے تو قانون اسے پاگل سمجھ کے چھوڑ دے گا۔۔ اسنے اتنی سرد مہری سے کہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

توسیف صاحب کا شراب کا گھونٹ گلے میں ہی اٹک گیا۔۔خیر۔۔۔کامیابی مبارک ہو دادا... شراب کا گلاس اسکی طرف بڑھائے اسنے مبارکباد دی۔جس پر وہاں موجود تمام لوگ بھی مبارکباد دینے لگے۔۔اتنے میں حرب دادا کا موبائل بجا دن والا نمبر دیکھ اسکی خوشگواریت بھک سے اڑی تھی۔۔میں بہت انا پرست انسان ہوں۔ڈارک آؤل کی استہزائیہ آواز گونجی۔۔مجھے جس کام سے خوشی ملے وہ میں ضرور کرتا ہوں پھر چاہے اسکے بدلے میں مجھے بھاری نقصان ہی کیوں نا اٹھانا پڑے۔۔میں چاہتا تو تمہارے لاکھوں کے مال کو کہیں بیچ کر منافع کما سکتا تھا مگر میری خوشی اسے جلا کے راکھ کر ڈالنے میں تھی۔۔اسکی گھبیر آواز حرب دادا کے اوسان خطا کر چکی تھی اسکا مکروہ قہقہہ سنتے حرب نے کال کٹ کی اور دوسری جگہ نمبر ملایا مگر اسے جو خبر سننے کو ملی وہ اسکے پیروں تلے سے زمین کھینچنے کے برابر تھی۔ وہاں موجود سامان اور لوگوں سمیت وہ جہاز جل کے راکھ کا ڈھیر بن گیا تھا

مم...میں برباد ہو گیا۔۔۔مجھے برباد کر دیا اسنے۔۔۔موبائل کان سے ہٹائے وہ سپاٹ انداز میں بولا۔سکندر نے سب کو جانے کا اشارہ کیا سب جا چکے تھے اب وہاں گارڈز اور وہ بچا تھا۔۔مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہیئے سکندر۔۔۔اسکی سرگوشی نے ساتھ کھڑے سکندر کو اسے گھورنے پر مجبور کر دیا۔۔کیونکہ وہ لڑکی ڈارک آؤل کو چاہیئے۔۔۔اب اسکی موت کا پروانہ میں اس لڑکی کے ذریعے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نکالوں گا۔اور اگر اس لڑکی سے ڈارک آؤل کا کوئی تعلق نا ہوا تو...؟۔۔اگر ایسا ہوتا تو وہ میرے ان تمام آدمیوں کو موت کے گھاٹ نا اتارتا جنہیں میں نے پاکستان اس لڑکی کو یہاں لانے کیلئے بھیجا تھا۔ وہ وحشت زدہ سا چیخا۔۔۔مجھے میرے ہر نقصان کا معاوضہ چاہئیے سکندر اور اب میرے ہر نقصان کی تلافی تم کرو گئے۔۔۔تم پاکستان جاؤ گئے اس لڑکی کو یہاں لاؤ گئے اور پھر میں ڈارک آؤل کو اس لڑکی کے عوض اپنے سامنے جھکاؤ گا اسے کبھی نا بھولنے والی ایسی شکست کی مار ماروں گا نا وہ جی پائے گا اور نا اسے موت نصیب ہو گئی۔اسکے ارادے سنے سکندر کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔"Challenge Accepted"

حرب کے چہرے کی طرف نظر جمائے وہ محظوظ سا کہتا باہر نکل گیا۔تو اب آپ کیا کریں گئیں..؟۔۔اب میں پاکستان جاؤں گا...اس خبر پر یاحان کے ہاتھ سے فون گرتا گرتا بچا تھا۔۔آ.. آپ پاکستان جائیں گئیں...مجھے یقین نہیں آرہا۔۔؟۔۔ہاں میں پاکستان جاؤں گا مگر آخری بار اسکے بعد قصہ ختم۔۔!مگر اسے کیا خبر تھی قصہ تو اب شروع ہونے والا تھا۔

وہ دونوں صبح کے نکلے کچھ دیر پہلے ہی اس گاؤں میں پہنچے تھے جہاں انکی رہائش کا انتظام سب کچھ پہلے ہی ہو چکا تھا بس اب انہیں پلاننگ کے تحت چلنا تھا انکو جو چھوٹی سی جھونپڑی نما گھر کرایے پر ملا تھا وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

حویلی سے زیادہ دور نہیں تھا وہ کوئی بہت بڑا گاؤں نہیں تھا اسلئے وہاں جیسے ہی انہوں نے قدم رکھا وہاں کے رہائشی لوگ انہیں عجیب نظروں سے دیکھنے لگے جو شاید وہاں چلتے اس خفیہ کاروبار کی وجہ سے تھا یاں پھر وہ لوگ ہی عجیب تھے۔ مرسلین نے بھورے رنگ کی قمیض شلوار زیب تن کر رکھی تھی جس میں وہ انتہائی جاذب اور وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا ساتھ ہی نتاشا نے پنک کلر کی شرٹ ٹراوزر پہنی تھی اور گلے میں ہم رنگ ڈوپٹہ لٹکائے وہ مرسلین کے ہمراہ چلتی انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔یہ سب ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آئیس بیئر..؟۔۔انہوں نے خلائی مخلوق پہلی بار دیکھی ہے نا اسلئے ...اسکے الٹے جواب پر نتاشا نے اسے تپ کر دیکھا۔۔وہ دونوں چلتے مزید آگے آئے تو ایک خاتون نے انکا راستہ روک لیا یہاں پہلے تو تمہیں کبھی نہیں دیکھا بیٹی...انہوں نے انتہائی پیار سے استفار کیا۔۔جی اماں جی ہماری ابھی شادی ہوئی ہے ہم پاس کے گاؤں سے یہاں آئے ہیں۔۔شادی کے متعلق تو انہوں نے نہیں پوچھا تھا بہت ہی کوئی فاسٹ ہو تم...مرسلین اسکے کان میں گھسے تپ کر بولا تو نتاشا اسے کہنی مارتی آگے آئی۔۔ارے کیا کہتا ہے تمہارا خسم بیٹی...؟انہوں نے آنکھیں گول کیے پوچھا۔۔کچھ نہیں کہہ رہا اماں جی اسکا دماغ خراب ہے کچھ بھی بولتا رہتا ہے۔۔۔نتاشا حساب برابر کرتی مسکرائی۔۔اچھا اللہ تمہیں صبر دے گا بیٹی۔۔۔کسی پاگل کے ساتھ زندگی گزارنا بہت مشکل ہوتا ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

...!وہ افسردہ سی ہوئی۔واااٹ...اس خاتون کے جملے پر مرسلین کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا تین بار لگا۔۔نتاشا سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔میں کوئی پاگل واگل نہیں ہوں اماں جی یہ جسے آپ بیٹی کا خطاب دے رہی ہیں یہ ڈائین۔۔مرسلین نے نتاشا کی بازو دبوچے آگے کیا۔یہ جب سے میری زندگی میں آئی ہے مجھے پاگل کر دیا ہے۔۔ہاں اب میں اتنی خوبصورت ہوں کہ یہ میرا حسن دیکھ کر پاگل ہی ہو گئے ہیں تو اس میں میرا کیا قصور ہے بھلا پیاری اماں جی۔۔۔آنکھیں پٹپٹاتی وہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتی مرسلین رمیز شاہ کو گنگ کر گئی تھی۔اللہ اللہ تم دونوں تو بچوں جیسے لڑتے ہو۔۔۔وہاں موجود ایک خاتون ہنستے ہوئی بولی تو مرسلین اسے گھور تارخ پھیر گیا۔باقی کا تمام کام پلاننگ کے تحت ہو چکا تھا انہیں گھر بھی کرائے پر مل گیا تھا وہاں کے کچھ لوگ بہت عجیب تھے جو انہیں دیکھتے راہ بدل لیتے تھے اور کچھ لوگ اس اماں جی جیسے تھے جو جان نا پہچان کے بغیر انٹرویو شروع کر دیتے تھے خیر یونہی نوک جھوک میں وہ آدھے سے زیادہ گاؤں گھوم پھر کے تسلی کر چکے تھے جن میں انکی ملاقات احمر عرف احمد اور صادق عرف اعظم سے ہوئی تھی ایک دوسرے کا حال احوال لیتے انہوں نے فوراً راہ بدل لی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہاں تو جانی کیا بنا پھر۔۔۔مانے بھابھی کے ابا یا نہیں..؟۔۔کہاں یار بلال انکی ٹپیکل سوچ جاتی ہی نہیں کہتے ہیں خاندان سے باہر شادی نہیں کرے گئے۔ارسل سنجیدگی سے کہتا انہیں بھی پریشان کر گیا۔۔۔تو سمپل کام کرونا۔۔۔اگر بھابھی راضی ہے تو نکاح پڑھوالو..!ہاں اور نکاح یحییٰ میر سے پڑھوانا کبھی ایکسپائر نہیں ہو گا۔بلال کے جملے پر وہ ناچار ہنس دیئے۔روشانے راضی ہے مگر وہ اپنے پیرنٹس کیخلاف جاکر شادی نہیں کرنا چاہتی...اسکے لہجے میں بھی اداسی کی رمق تھی اب وہ تینوں واقعی میں پریشان ہوئے تھے۔۔۔یار تو کہتا ہے تو ہم تیرے ہونے والے سسر جی کے پاس چلتے ہیں انہیں منانے کی کوشش کرتے ہیں۔یحییٰ نے مزید کہا۔۔۔اسے وہاں کبھی نا لے کر جانا وہاں بھی پھڈہ کر کے آگیا تو ...شیزی نے فوراً کہا تو بلال نے گردن ہلاتے اسکی تائید کی۔۔تم دونوں بکواس بند رکھو اور تو یہ دھڑی کی گردن مت ہلا اپنا سموسا ٹھونس۔۔۔ان دونوں کو جھاڑتے یحییٰ نے ارسل کی طرف دیکھا جو اسے خاصا الجھا ہوا لگ رہا تھا وہ کم از کم اسے اداس نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ارسل وہ لڑکی کون تھی یار جو کل ریسٹورنٹ میں آئی تھی..؟یحییٰ کو کل والی لڑکی یاد آئی تو اسنے فوراً ٹاپک بدل دیا۔۔یار وہ روشانے کی دوست ہے کہہ رہی تھی کچھ دن پہلے ہی ملاقات ہوئی انکی...مجھے وہ لڑکی صحیح نہیں لگتی...!تجھے تو کوئی بھی لڑکی صحیح نہیں لگتی جانی تو چپ کر کے سموسا ہی کھالے...اب کی ارسل نے اسے لتاڑا تو بلال نے

چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔لو چڑیل کو یاد کیا اور وہ نازل ہو گئی... شیزی کے لقمے پر ان سب نے گردن موڑی جہاں روشانے اور نینا کسی بات پر ہنستی انکی طرف آ رہی تھی۔۔یہ نوڈلز بالوں والی یہاں بھی پہنچ گئی... یحییٰ نے اسکے سنہرے گھنگھرالے بالوں پر ٹونٹ مارتے چڑ کر کہا۔تمہاری اس بڑی ناک سے بہت پیارے ہیں میرے نوڈلز جیسے بال۔۔نینا نے دانت کچکچائے۔۔۔۔آنکھوں کا علاج کرواؤ میڈم نینا اقبال۔وہ طنزاً بولا۔آنکھوں کے علاج کی ضرورت مجھے نہیں تمہیں ہے مسٹر پرفیکٹ جب سے ملے ہو پیچھے ہی پڑ گئے ہو بات بات میں نقص نکالتے ہو۔۔۔میں پیچھے پڑ گیا ہوں تمہارے... یحییٰ میر تمہارے پیچھے پڑا ہے واؤ کیا کہنے ہیں میڈم کے۔۔۔میڈم شکل اچھی نا ہو تو بات اچھی کر لینی چاہئیے۔۔کیوں تم کونسی توپ چیز ہو اور بات تو ایسے کرتے ہو جیسے تمہارے والی اسپیشل آرڈر پر تیار ہو کے تمہارے لیے فلک سے روحِ زمین پر اتاری جائے گئی۔

نینا کے دوبدو جواب پر یحییٰ میر طنزیہ ہنس دیا۔۔باقی سب حیرت سے ان دونوں کو لڑتا دیکھ رہے تھے جن کی لڑائی ایسی تھی جیسے کوئی اوارڈ ملنے والا ہو۔۔وہ جیسی بھی ہو گئی مگر تم جیسی انتہائی خود سر اور بد تمیز نہیں ہو گئی جسے بات تک کرنے کی تمیز نہیں ہے۔جب بھی دیکھتا ہوں دل کرتا ہے بھیجا اڑا دوں تمہارا اتنی زہر لگتی ہو تم مجھے۔۔۔آخر وہ اپنی بے عزتی پر چپ کیسے رہتا۔۔اور تم تو جیسے مجھے شہد کی

بوتل لگتے ہو ایک بات اپنے خالی دماغ میں ڈال لو یحییٰ میر مجھ سے کوسوں دور رہو ورنہ میری زبان کے جوہر تو تم دیکھ چکے ہو ہاتھوں کے دکھانے سے باز نہیں آؤں گئ۔وہ بھی نینا اقبال بھی اپنے نام کی ایک۔۔۔یحییٰ نے جواباً استہزائیہ آئی برو اچکائی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اپنی ویسٹ سے گن نکالی اور سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔

اسکے پاس گن دیکھتے ان سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔۔اوئے یونی میں گن کیوں اٹھالایا گدھے۔ ارسل نے اسکی بازو دبوچی۔

ڈر تھا شکایت پرنسپل تک نا پہنچ جائے۔۔تمہارے ہاتھ چلانے سے پہلے مجھے صرف ایک ٹریگر کو دبانا پڑے گا اور پھر تم سیدھی جہنم کی سیر کو نکل جاؤ گئ۔۔اسکے لئے جنت کہنا بھی یحییٰ کو ناگوار گزرا تھا۔اب سب نے حیرت سے نینا کی طرف دیکھا جیسے اسکے جواب کا انتظار کر رہے ہو مگر یہ کیا انکی حیرت میں اضافہ ہوا وہ سینے پر ہاتھ باندھے گہری مسکراہٹ سے یحییٰ کو دیکھ رہی تھی۔۔اور پھر اگلے لمحے اسنے اپنی ویسٹ سے چھپی ہوئی گن نکال کر سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔۔اور اب یہاں باقی سب سمیت چونکنے کی باری یحییٰ میر کی بھی تھی انہیں ایسے رد عمل کی توقیر ہرگز نہیں تھی۔۔تم وارننگ دے کر مارو گئے اور میں تمہیں اسکی بھی مہلت نہیں دوں گئ یحییٰ میر۔۔۔سوبی کیئر فل۔۔۔وہ کرسی

دھکیلتے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ یحییٰ بھی گن اٹھائے اٹھ کھڑ ہوا۔۔ یہ تو معلوم ہو ہی جائے گا کس میں کتنی ہمت ہے۔۔۔ بیگ کندھے پر لٹکائے وہ دونوں مختلف اطراف میں چل دیئے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میں حیرت میں ہوں اس ماڈرن صدی میں بھی لوگ ابھی تک ایسے گھروں میں رہتے ہیں نتاشا گھوم پھر کے اس چھوٹے سے گھر کو دیکھتی بول رہی تھی۔۔۔ حیرت بجا ہے یہ اسلام آباد یا لاہور کا کوئی فائیو سٹار ریسٹورنٹ نہیں ہے جس میں تمہیں ہر آسائش ملتی مشن پر آئی ہو کمپلیٹ کرو اور نکلو۔۔ تم جب پیدا ہوئے تو آنٹی نے کیا تمہیں مرچیں کھلائی تھی کچھ زیادہ ہی تیکھا بولتے ہو...! میں بندہ دیکھ کر اس سے بات کرتا ہوں...! مگر میں بندی ہوں وہ بھی تمہارے ہونے والی۔۔۔ خبردار جو اسکے آگے ایک لفظ بھی نکالا اپنے منہ سے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ مرسلین قدم اٹھائے اسکی طرف بڑھتا غصے سے بولا۔۔ او کے کچھ نہیں بول رہی۔۔۔ وہ خاموشی سے قدم پیچھے لے گئی۔ جو کے حیران کن تھا۔۔ کھانا بنانا آتا ہے تمہیں...؟ شام ہونے کو تھی اسکا اب بھوک سے برا حال تھا۔۔۔ نہیں مجھے کھانا بنانا نہیں آتا... تو سیکھ کر آنا تھا نا... بھوک کی وجہ سے اسے مزید غصہ آیا۔۔ جب تمہارے یہاں اصل والی شادی کر کے آؤں گئی تب کھانا بنانا سیکھ کر آؤ گئی ابھی کیلئے اس نقلی شادی میں ہوتے مجھے کچھ بنانا نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آتا۔۔ہاں میرا دماغ کھانا آتا ہے بس... وہ ایکدم سے چڑ گیا۔ تمہارے پاس دماغ بھی ہے مجھے آج معلوم ہوا۔۔۔ ایکٹنگ کرتی وہ ڈوپٹہ گلے میں ڈالے گھر سے باہر نکلی۔۔ ٹرٹر کرو الو اس مینڈکی سے بس ... منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے وہ بھی اسکے پیچھے باہر نکلا۔۔ اب انکا رخ اس خاتون کے گھر کی طرف تھا جس کے ہاں پوتے کی پیدائش پر اسنے چھوٹا سا فنکشن رکھا تھا سارے گاؤں والے مدعو تھے جن میں وہ دونوں بھی شامل تھے۔ شکر ہے یہاں تو کچھ کھانے کو ملے گا... مرسلین نے بیچارگی سے کہا۔ بھوکڑنا ہو تو... بندہ بھوکڑ ہو مگر تم جیسا پھوہڑ نا ہو... خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔۔ ایسے نہیں دیکھو اب اتنی بھی پیاری نہیں لگ رہی میں... نتاشا نے اسے مزید زچ کیا اور وہ ہو بھی گیا اسکا سرخ پڑتا چہرا پل میں نارمل ہوا تھا اسے کچھ انہونی کا احساس ہوا مرسلین نے نظر گھما کر دیکھا جہاں کچھ لوگ اسے اور نتاشا کو دیکھ رہے تھے شاید وہ ان پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ مرسلین نے نتاشا کی طرف دیکھا جو کسی کپل کے پاس کھڑی گفتگو فرما رہی تھی۔ ایکسکیوزمی ون منٹ پلیز۔۔۔ معذرت کرتے مرسلین چہرے پر نقلی مسکراہٹ سجائے نتاشا کو وہاں سے سائیڈ پر لایا۔۔۔ یہ کیا بدتمیزی ہے میں ان سے بات کر رہی تھی۔۔ یہ کوئی بدتمیزی نہیں ہے بیوی... مرسلین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بیوی... اسے جھٹکا ہی تو لگا تھا۔۔ کیا کسی نے سر میں ڈنڈا تو نہیں مار دیا کیا بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ نتاشا اسکا سر ٹٹولے حیرت

زدہ سی ہوئی۔۔ارے بیوی تم بھی نا کیسی کیسی واہیات باتیں منہ سے نکالتی ہو۔چہرے پر مسکراہٹ ہنوز قائم تھی مگر وہ دانت کچکچا کر کہتا اسے اشارہ دینے کی کوشش کر رہا تھا نتاشا ترچھی نظر ارگرد ڈالے ماجرا سمجھتی پر سکون ہوئی۔۔لوگ ہم پر نظر رکھ رہے ہیں... شکر ہے تمہارے دماغ کی بھی بتی جل گئی ورنہ مجھے لگا آج تو فیوز اڑ جائیں گئیں۔۔یہ مشن بہت امپورٹنٹ ہے اور جہان تک میرا شک جا رہا ہے یہ لوگ ہمیں کپل نہیں سمجھ رہے اسلئے ہم پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔۔تو مطلب اب رئیل ایکٹنگ سٹارٹ کرنی ہو گئی...؟ نتاشا دوبدو بولی۔۔بلکل بیوی ہمیں ایسا ہی کرنا ہو گا ورنہ یہ مشن ہاتھ سے جائے گا جان بھی گنوا بیٹھے گئیں۔اسکی آنکھوں میں دیکھتے مسکرا کر کہتے مرسلین نے سر اثبات میں ہلایا۔تمہاری بیوی تم پر آنچ بھی نہیں آنے دے گئی بے فکر رہو... نتاشا مسکرائی۔اتنی اوور ایکٹنگ کرنے کوں ھی نہیں کہا میں نے... مرسلین بھی مسکرایا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

یحییٰ تھکا ہارا سا ولا مین داخل ہوا تو سامنے اپنے تمام بڑوں کو موجود دیکھ اسکا چہرا کھل اٹھا مگر اسکی مسکراہٹ اگلے ہی لمحے تھم بھی گئی۔ہاں تو بھئی صاحب آپکی آوارہ گردیاں آخر ختم ہو ہی گئی۔حمزہ اسے دیکھتے وہی سے کڑک لہجے میں بولا۔کیا ڈیڈ سارے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا۔اسنے منہ بناتے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کہا۔۔مجھے تم یہ بتاؤ صبح کے نکلے ابھی واپس کیوں آئے ہو۔۔؟۔۔تو آپ کیا چاہتے ہیں رات بھی باہر گزار آتا۔۔۔اسکے الٹے جواب پر حمزہ کی تیوری چڑھی۔لیٹ واپس کیوں آئے ہو صرف اتنا بتاؤ۔۔؟ اسکا لہجہ ہنوز سخت تھا۔میں ارسل کے ساتھ تھا۔۔ارسل سے میری کچھ دیر پہلے بات ہوئی اسنے کہا ہے تم اسکے ساتھ نہیں تھے۔۔۔یحییٰ بالوں میں ہاتھ پھیر تا رخ موڑ چکا۔۔گن یہاں رکھو یحییٰ۔۔۔۔ آریان مدعے پر آیا۔۔یحییٰ کو مانو پتنگے لگے تھے۔وہ میری پرسنل گن ہے بڑے پاپا میرے پاس رہنے دے پلیز۔۔۔اسنے منت کی۔۔اسے اب سمجھ آیا آتے ساتھ ہی اسکی کلاس کیوں لگ رہی تھی۔۔یحییٰ گن یہاں رکھو۔۔۔حمزہ کی بارعب آواز پر ناچار اسے گن ٹیبل پر رکھنی پڑی۔ابھی تم اتنے بڑے نہیں ہوئے کے گن رکھنے کی تمہیں اجازت دی جائے۔مگر پولیس میں نے صرف سیفٹی کیلئے رکھی ہے۔یحییٰ نے وجہ بتائی۔نو مور آرگومنٹس یحییٰ۔۔۔حمزہ کی آواز پر بے سود اسے چپ ہونا پڑا۔مگر غصے حد سے سوا تھا تب ہی اسکے خرافاتی دماغ کی بتی جلی نظر پاس پڑے زارا کے بیگ پر گئی۔جو دن میں وہ شاپنگ کیلئے لے کے گئی تھی اسے ٹٹولا مطلب کی چیز نکالے باہر گیا کام ختم کیا واپس اندر آیا شکل ایسی بنائی ہوئی تھی جیسے ابھی رو دے گا۔آریان حمزہ اور باقی سب اسے دیکھ پریشان سے ہوئے۔کیا ہوا ہے یحییٰ اچانک سے شکل کیوں اتر گئی تمہاری۔۔۔حمزہ نے اسے پکارا۔اس پکار پر وہ سب بھی کچن سے اس

طرف آئی۔زارا اسکی اتری شکل دیکھ اسکے پاس آئی۔۔۔کیا ہوا میرے شہزادے کو.؟اسنے انتہائی پیار سے پوچھا تو یحییٰ میر نے جھوٹ موٹ کے گنے چنے دو آنسو بہائے۔۔اب رو کیوں رہے ہو۔۔۔حمزہ کی تو جان بستی تھی اس میں فوراً سے اٹھتا اسکے قریب آیا۔حمزہ تم خوامخواہ بچے کے پیچھے پڑے رہتے ہو۔ آریان بھی اسے ڈپٹا پاس آیا۔ہاں بچہ ابھی پورا گھر میں آیا نہیں اور تم نے ڈانٹنا شروع کر دیا۔فیصل نے بھی اسکی حمایت کی۔۔۔آپ نے پھر یحییٰ کو ڈانٹا۔۔۔زارا مزید کچھ کہتی یحییٰ ایکدم سے روتا حمزہ کے گلے لگ گیا۔۔آئی ایم سوری ڈیڈ میں آپکو بہت تنگ کرتا ہوں نا۔۔۔وہاں سب اچانک یحییٰ کے ری ایکشن پر پریشان ہوئے۔ریان کو لگا وہ کوئی ناٹک کر رہا ہے مگر وہ بھی اسکی ایکٹنگ نہیں پکڑ سکا تھا۔مگر دوسری طرف یحییٰ میر اپنا کام کر چکا تھا آنسو پونچھ کے اس سے دور ہوتا اسنے حمزہ کی طرف دیکھا۔۔اچھا اب نہیں دانٹوں گا رونا بند کرو۔اسے عجیب لگا تھا یحییٰ اتنا سینسیٹو تو نہیں تھا مگر پھر جانے دیا۔۔اب وہاں سب کھانا کھا رہے تھے یحییٰ وہاں سے اٹھا تھا۔۔کہاں جا رہے ہو یحییٰ۔۔؟سنو وائیٹ سے ملنے جا رہا ہوں مما۔۔مگر وہ پڑھ رہی ہے اسے ڈسٹرب مت کرو یحییٰ۔۔۔زارا نے جلدی سے کہا۔۔دنیا کی کوئی بھی طاقت یحییٰ میر کو سنو وائیٹ سے ملنے سے نہیں روک سکتی مدر انڈیا۔۔۔ڈرامائی انداز میں کہتا وہ انہیں ہنسنے پر مجبور کر گیا اور خود سیڑھیاں پھیلانگے اسکے کمرے میں جا پہنچا۔۔یحییٰ نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کمرے میں قدم رکھا آج وہ ڈیڑھ دن بعد سنو وائیٹ سے ملنے والا تھا وہ بہت خوش تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ اسکے پاؤں وہی تھم گئے تھے اسے لگا تھا وہ اسے دیکھ کے خوش ہو گئی مگر اسے فرش پر بیٹھے زارو قطار روتے دیکھ یحییٰ کا دل مٹھی میں آیا تھا۔ہے ہے سنو کیا ہوا۔۔۔ادھر دیکھو۔۔۔مجھے بتاؤ کیوں رو رہی ہو...؟اسکے قریب گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھتے وہ ایکدم سے اضطرابی کیفیت میں بولا۔امیمہ اسکی موجودگی پر مزید رو دی۔اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو سنو وائیٹ۔۔۔ایک سیکنڈ میں رونا بند کرو ورنہ میری شکل دیکھنے کیلئے ترسا دوں گا تمہیں۔اسکی سرد مہری پر امیمہ نے اپنی سرخ بھیگی آنکھوں پر سے پلکوں کی بار اٹھائے اسے دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔کیوں رو رہی ہو۔۔کسی نے کچھ کہا ہے کیا..؟ اب کے اسنے نرمی سے پوچھا۔۔تم مجھ سے ناراض ہو اسلئے...وہ پھر رونے لگی۔اللہ۔۔۔یحییٰ کا ہاتھ سر کو پہنچا۔۔کس نے کہا میں تم سے ناراض ہوں۔؟۔۔کیونکہ تم کل سے مجھ سے ملنے نہیں آئے اسلئے ۔۔۔وہ شکوہ کناں ہوئی۔۔۔کیونکہ تم سٹڈی میں بزی تھی مجھے لگا میں تمہیں ڈسٹرب کر دوں گا اسلئے نہیں آیا۔میں تم سے ناراض نہیں ہوں یحییٰ میر سنو وائیٹ سے ناراض نہیں ہو سکتا۔۔اسکا گال کھینچتے وہ ہلکا سا مسکرایا تو امیمہ کا بجھا چہرا بھی کھل اٹھا۔۔کیسی چل رہی ہے پیپرز کی تیاری..؟کمرے کا جائزہ لیتے پوچھا گیا۔۔بہت اچھی۔۔۔امیمہ مسکرائی۔۔۔سنو وائیٹ...؟یحییٰ نے اسے دیکھتے سرگوشی میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پکارا۔ امیمہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔جی... وہ بس اتنا ہی بول پائی۔۔ تمہیں گالیاں آتی ہیں.؟
یحییٰ کے سوال پر امیمہ نے پوری آنکھیں کھولے اسے گھورا۔

یہ کیسا سوال ہے..؟وہ خجل سی ہوئی۔عام سا سوال ہے تمہیں گالیاں آتی ہیں یا نہیں..؟۔۔۔نہیں مجھے نہیں آتی۔۔۔اسنے نروٹھے پن سے کہا۔۔۔چلو یہاں بیٹھو میں تمہیں کچھ گالیاں سیکھاتا ہوں۔ اسے اپنے ساتھ بٹھائے یحییٰ نے عام سے انداز میں کہا۔۔۔امیمہ کو اسکی ذہنی کیفیت پر شبہ ہوا تھا ۔۔۔کیا تم پاگل ہو گئے یحییٰ..؟

ابھی تک تو نہیں ہوا سنو وائیٹ پر اگر اس دن تمہارے ساتھ کچھ ہو جاتا تو یقیناً یحییٰ میر پاگل ہو جاتا۔۔اسکے لہجے کی شدت پر امیمہ نے بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھا۔۔۔ تمہیں گالیاں آنی چاہئیے ساتھ ہی کراٹے بھی۔۔۔تم لڑکی ہو مگر اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم ہر وقت برداشت کرتی رہو۔مقابل کو منہ توڑ جواب دینا سیکھو ورنہ تمہاری یہ خاموشی کسی دن بڑا نقصان کروائے گی۔۔۔جب تک تم ساتھ ہو میرے...مجھے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔میں ساری زندگی تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا اپنے لئے خود سٹینڈ لینا سیکھو سنو... یحییٰ نے تھکے سے لہجے میں کہا۔۔کیوں تم کہاں جا رہے ہو...؟لہجے میں ڈر تھا۔۔۔میں کہیں نہیں جا رہا تم جاؤ گئی وہ بھی شادی کر کے یہاں سے دور۔۔۔اپنے شوہ...ر...اسکے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آگے اگر تم نے ایک لفظ کیا ایک حرف بھی اپنے منہ سے نکالا تو تم امیمہ شاہ کی صورت دیکھنے کو ترس جاؤ گئے یحییٰ میر۔۔۔وہ جنونی لہجے میں کہتی اسکی سنی بغیر کمرے سے ملحقہ سٹڈی روم میں جا بند ہوئی۔ میری دعا ہے تم اس حقیقت کو جتنی جلدی ہو قبول کر لو۔بند دروازے پر نظر ٹکائے وہ بے تاثر لہجے میں کہتا وہاں سے اٹھ آیا۔اللہ کرے تم وقت رہتے میری محبت کو سمجھ جاؤ یحییٰ ورنہ میری زندگی دوزخ سے بھی بدتر ہو جائے گئی۔وہ سسک اٹھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سب کھانے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے زارا کچن سے ہو کر کمرے میں آئی تھی وہاں حمزہ موجود نہیں تھا بیڈ پر رکھی اسکی شرٹ اٹھائے زارا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتی اسکی نظر شرٹ کے سفید کالر پر لپسٹک کے نشان پر گئی زارا کو لگا اسنے کچھ غلط دیکھ لیا ہے اسنے شرٹ ٹٹولی وہ حمزہ کی ہی شرٹ تھی اسے اپنا آپ آگ میں جلتا محسوس ہوا تھا آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے تبھی واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی مگر وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں تھی حمزہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکی پشت دیکھ آئینے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

زارا ایک کپ کافی بنا دو گئی..؟ بال بناتے کہا گیا۔ مگر زارا جوں کی توں کھڑی تھی حمزہ کو وہ ٹھیک نہیں لگی اسکی طرف مڑتے حمزہ نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا۔ آنکھوں سے آنسوں متواتر بہہ رہے تھے چہرا تر ہو چکا تھا حمزہ کی جان ہتھیلی پر آئی تھی۔

زارا رو کیوں رہی ہو یار۔۔۔ کیا ہوا ہے کچھ تو بولو۔۔۔ اسے یونہی سر جھکائے روتا دیکھ وہ خاصا پریشانی سے بولا۔۔ یہ۔۔ یہ کیا ہے حمزہ۔۔۔ زارا نے اسکی شرٹ سامنے کی۔۔ حمزہ کو زارا سے کئی گنا زیادہ گہرا حیرت کا جھٹکا لگا۔۔ وہ کچھ کہتا زارا شرٹ اسکے منہ پر پھینکے باہر کی طرف لپکی مگر وہ باہر نکلتی حمزہ اس سے پہلے دروازہ بند کرتے اسے دروازے کے ساتھ پن کر چکا تھا۔

ایک بار میری بات سنو میں نہیں جانتا یہ نشان کیسے لگا... تمہاری قسم۔۔۔ بھاڑ میں جاؤ تم حمزہ اور جھوٹی قسمیں اسکی جا کر کھاؤ جسکی نشانیاں تمہاری شرٹ پر رہ گئی ہیں دفعہ ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے ورنہ میں جا کے بابا مما کو سب بتا دوں گئی۔۔ یار تم عجیب بات کر رہی ہو میں کہہ رہا ہوں مجھے نہیں معلوم تم میرا یقین کیوں نہیں کر رہی۔ لہجہ التجائیہ ہوا تھا

مجھے نہیں کرنا تمہارا یقین اگر تمہیں معلوم نہیں تو کسے معلوم ہے یہ نشان اڑ کر تو نہیں لگا نا تمہاری شرٹ پر کسی اور لڑکی کے قریب۔۔۔ مزید میں تمہاری کوئی بکواس نہیں سنوں گا زارا۔۔۔ حمزہ اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں دھاڑا زارا بھیگی آنکھوں سے اسکا دھواں دھواں چہرہ دیکھتے سائیڈ سے نکل گئی وہ خاموش ہو گئی تھی مگر ناراضگی میں۔۔۔ حمزہ سر پکڑے کھڑا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا سارا دن آفس میں گزار کر وہ گھر آیا تھا پھر یہ لپسٹک کا نشان کیسے آگیا کالر پر وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا دوسری طرف اسکی جنگلی بیوی ناراض ہو کر بیٹھی تھی۔ اسنے ادھر ادھر ٹہلتے دماغ لڑایا اور سوچنے لگا گزرا سارا دن ریوائین کیا پھر ایک جگہ وہ تھوڑا مشقوق سا ہوا۔ اسنے فوراً موبائل نکالا اور ایک میسج سینڈ کیا۔۔۔ یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے نا۔؟ دوسری طرف سے تقریباً دو منٹ بعد جواب موصول ہوا۔۔۔ آپ تو بہت سمجھدار ہیں یقیناً مجھ پر گئے ہیں۔۔۔ یحییٰ کا ریپلائے آیا تھا۔۔ ساتھ میں ہنسنے والے ایموجیز تھے۔۔۔ حمزہ کا دل چاہ رہا تھا اسے اٹھا کر گھر سے باہر پھینکوا دے۔۔۔ اللہ آپ کو اپنی بیوی کے غصے سے اپنی پناہ میں رکھے۔ لو یو ڈیڈ۔ ایک اور میسج آیا۔ جسے پڑھتے حمزہ نے بھی جو دل میں آیا لکھ کر سینڈ کرتے موبائل بیڈ پر پٹخ دیا۔۔۔ یحییٰ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا مگر حمزہ کا ریپلائے پڑھتے ہی اسکی ساری ہنسی اڑن چھو ہوئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اللہ کرے تجھے ایسی بیوی ملے جو تجھے تِنگی کا ناچ نچائے بیٹا، تجھے جلی ہوئی روٹیاں بنا کر دے۔ تجھے آدھی رات کو ٹانگ مار کے بیڈ سے نیچے پھینک دے۔ تیری زندگی جہنم بنا دے گدھے۔

ساتھ میں غصے والے ایموجیز تھے۔۔ اللہ ایسا ہٹلر باپ کسی دشمن کو بھی نا دے۔ موبائل سائیڈ پر رکھے وہ باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگائے بولا۔۔ یہ لو پڑھو۔۔ تمہاری سوتن کے میسج آئے ہیں۔ موبائل کاوچ پر رکھے حمزہ ڈریسنگ روم سے باہر نکل گیا۔

زارا نے حیرت کے عالم میں موبائل اٹھایا پہلی نظر نام پر گئی جہاں طوفان کی اولاد لکھا تھا پھر میسجز دیکھے۔ اور میسجز پڑھتے اسکا دماغ بھک سے اڑا سارا رونا دھونا ختم ہو گیا۔ اور ہمیشہ کی طرح اسے اپنے بیٹے کی حرکت پر ہنسی ہی آئی تھی مگر حمزہ کے ساتھ کی بدتمیزی یاد آنے پر اسے اب بے چینی محسوس ہونے لگی اسے منانے کی غرض سے اٹھتی وہ کمرے میں آئی۔ جہاں حمزہ لائیٹس آف کیے بیڈ پر لیٹا تھا۔

حمزہ... اسنے ڈرتے ڈرتے پکارا۔۔ میں کچھ نہیں سننا چاہتا زارا سو جاؤ۔ خفگی بھرے جواب پر زارا کو شرمندگی ہوئی۔ وہ کتنا کچھ غلط بول گئی تھی غصے میں۔۔ حمزہ سوری پلیز مان جائیں۔ اسکا چہرا ہاتھوں کے

پیالے میں بھرے وہ التجائیہ لہجے میں بولی۔میری بات مانی تھی تم نے۔۔جو میں تمہاری بات مانوں۔ سرخ نظریں اسکے چہرے پر ٹکائے سرد مہری سے کہا۔رکے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے اسے کب عادت تھی حمزہ کی ناراضگی کی۔۔۔اسے یوں روتا دیکھ حمزہ کے دل کو کچھ ہوا تھا ساری ناراضگی بھاڑ میں جھونکے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔۔تمہیں روتا نہیں دیکھ سکتا ورنہ میرا تم سے بات کرنے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔وہ خفا سا بولا تو زارا نے جھجھکتے لب اسکی پیشانی پر رکھ دیئے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کہاں گھومتی پھر رہی ہو میرے آس پاس کیوں نہیں رہتی تم..؟

I think u want me to die on u...وہ پر اعتماد لہجے میں بولی۔

Don't you dare to die on me...!وہ سرد لہجے میں گویا ہوا۔

تو پھر پاس رکھ کے میرا اچار ڈالنا ہے تم نے۔۔۔ایکدم سے اپنی ٹون میں واپس آتی وہ دھاڑی۔۔ہم یہاں مشن پر ہیں نقلی میاں بیوی بن کر۔۔۔اسلئے چپ چاپ وہی کرو جو میں کہہ رہا ہوں۔وہ بھڑک اٹھا۔۔بھول گئے ہو تو یاد دلا دوں میں تمہاری نقلی بیوی ہوں اسلئے یہ روایتی شوہروں والا رعب مجھ پر

مت جھاڑو ورنہ شکل کا نقشہ بگاڑ دوں گئی۔ بھنوئیں سکیڑ کر کہتی وہ آنا فانا گم ہوئی۔۔یہ کس آفت کو آپ نے میرے ساتھ بھیج دیا ہے۔۔۔ سر پکڑے مرسلین نے بے بسی سے دانت کچکچائے۔اور پھر اسکے پیچھے چل دیا۔۔اسے محسوس ہوا کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے نظر گھمانے پر اچانک نظر احمر پر پڑی جو کوئی اشارہ دے رہا تھا نا محسوس طریقے سے بلوٹوتھ نکال کر کان میں لگائے اسنے احمر کی بات سنی اور پھر اضطرابی کیفیت میں وہ نتاشا کو ڈھونڈتا اس ہجوم کی طرف بڑھ گیا۔چہرے پر حد درجہ پریشانی تھی سانس پھولا ہوا تھا وہ ہجوم کو چیرتا آگے آرہا تھا مگر سامنے ہی نتاشا کو تصویریں بنواتا دیکھ اسکی جیسے سانس میں سانس آئی تھی۔

ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے ایک بازو اسکی کمر کے گرد سے گھما کر ایسے رکھا کے اسکی بازو اور نتاشا کی پشت میں فاصلہ قائم رہ سکے اور دوسرے ہاتھ میں اسکی کلائی دبوچے گرفت مضبوط کی تھی۔۔اگر ایک لفظ بھی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا بیوی۔۔۔اچھے بچوں کی طرح جیسی فضول ایکٹنگ کرتی ہو وہ سٹارٹ کرو۔اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی مرسلین اسکے چہرے کے نزدیک ہوتے کان میں سرگوشی کرتا یوں مسکرایا تھا دیکھنے والے اس خوبصورت جوڑے کی نظریں اتارنے پر مجبور ہوئے تھے دوسری طرف نتاشا کا چہرا دھواں دھواں ہوا تھا مگر کچھ بھی کہے بغیر وہ ضبط سے مسکراتی سر ہاں میں ہلا گئی۔کچھ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تصویریں بنا کر وہ اجازت نامہ لیے واپس سے اس گھر میں آ گئے تھے جہاں اندر آتے ہی مرسلین نے اسکی کلائی پر گرفت ڈھیلی چھوڑی وہی اپنی بازو آزاد کرواتی نتاشا غصے سے اس پر چڑھ ڈوری۔۔ خبر دار مرسلین رمیز شاہ اگر آج کے بعد تم نے مجھ سے یوں چپکنے کی کوشش کی تو میں تمہاری کھوپڑی کھول دوں گی۔۔ بہت شوق تھا میرے ساتھ مشن پر آنے کا اب بھگتو۔۔۔ چارپائی پر لیٹتے اسنے کندھے اچکائے۔۔ میں مشن پر آنا چاہتی تھی تمہارے ساتھ۔۔۔ یہ نہیں کہا کہ تم بیغیرتی پر اتر آؤ۔۔۔! اسکے الفاظ مرسلین کو چابک جیسے لگے تھے چہرا ایکدم سے سرخ پڑ گیا۔

بیغیرتی تب ہوتی جب میں تمہیں چھوتا یا تمہیں چھونے کے بہانے ڈھونڈتا۔۔۔ اور ایسا تب ہوتا جب تم میرے لیے کوئی معنی رکھتی نتاشا رضا تو اسلئے جو گند تمہارے دماغ میں بھرا ہے مجھے لے کر اسے نکال دو تو بہتر ہے ورنہ اس مشن کو یہی بیچ میں چھوڑ کر جا سکتی ہو۔ ایک جھٹکے سے اسکی موڑی کلائی آزاد کرتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے باہر نکل گیا نتاشا کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔ "اور تم میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی" اسکے الفاظ کسی نوکیلے تیر کی طرح اسے چبھ رہے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

صبح اسکی آنکھ جلدی کھل گئی تھی اٹھتے ساتھ ہی نتاشا نے گھر کا جائزہ لیا مرسلین وہاں نہیں تھا مطلب وہ رات سے گھر واپس نہیں آیا تھا نتاشا کو فکر نے آن گھیرا۔ جلدی سے ڈوپٹہ سیٹ کیے وہ گھر سے باہر نکلی مگر اسکے قدم باہر سے آتی آواز پر ہی رک گئے۔۔ آریان سر نے کہا نتاشا میڈم پر آنچ بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ ان کو آپ لوگوں پر شک ہو گیا ہے اسلئے وہ بہت پریشان ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ واپس آجائیں۔۔ میں یہ مشن ادھورا چھوڑ کر ہرگز نہیں آؤں گا احمر اور بڑے پاپا سے کہہ دینا جب تک مرسلین اسکے ساتھ ہے اس پر آنچ کیا کسی کا برا سایہ بھی نہیں پڑنے دے گا۔ اٹل لہجے میں کہتے اسنے احمر کو جانے کا اشارہ دیا اور خود پلٹتا واپس سے گھر کی طرف چلا گیا جہاں نتاشا کو کھڑے دیکھ وہ بنا کوئی تاثر دیئے واشروم میں بند ہو گیا۔ وہ فریش ہو کر باہر آیا تو نتاشا اسکے لئے ناشتہ بنا چکی تھی۔

چائے تو بنانی آتی ہے مجھے۔ اسکے دیکھنے پر نتاشا نے گردن اکڑا کر کہا۔ شکریہ یہی کافی ہے۔ چائے کا کپ لیتے وہ مروتاً بولا۔۔ جلدی تیار ہو جاؤ ہمیں پنچائیت کیلئے جانا ہے۔۔ اوکے۔۔۔ نتاشا سر ہلاتی جھٹ پٹ میں تیار ہوئی تھی۔ تقریباً اگلے پندرہ منٹ میں وہ دونوں اس جگہ پر تھے جہاں پنچائیت لگنے والی تھی جہاں آج فرقان شاہ بھی آنے والا تھا۔۔ بڑے پاپا نے کہا ہے تمہارا خیال رکھوں اسلئے کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا اور میرے ساتھ رہنا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

الٹی سیدھی حرکت سے کیا مطلب ہے تمہارا۔؟ نتاشا نے بظاہر مسکراتے کہا۔۔ کوئی مطلب نہیں ہے بس اتنا یاد رکھنا کہ تم ایک نارمل لڑکی ہو کوئی فائیٹر نہیں اسلئے بلکل ویسا ہی ایکٹ کرنا۔

اور تم بھی یاد رکھنا زیادہ چپکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکے جملے پر مرسلین نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا۔۔ اگلے ہی لمحے اسکی کلائی دبوچے درمیانہ فاصلہ قائم رکھے اسے اپنے قریب تر کھینچے مرسلین نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔ اور اگر میں تمہاری بات نا مانوں تو.؟ اسنے دلچسپی سے پوچھا۔۔ تو میں بڑے پاپا سے کہہ کر تم سے آج ہی نکاح پڑھوالوں گئی۔ اطمینان اتنا تھا کہ مسکراتے مرسلین کو کھانسی لگ گئی۔ الٹی کھوپڑی... نفی میں سر ہلاتے مرسلین نے اسکی کلائی چھوڑ دی۔۔ کچھ ہی دیر بعد وہاں کسی شاہ سائیں کی آمد کا شور اٹھا وہ دونوں بھی ہجوم میں کھڑے اس طرف متوجہ ہوئے۔ جہاں تیس بتیس سال کے قریب وہ شخص کاٹن کے سوٹ میں ملبوس شانِ کروفر سے گارڈز کے ہمراہ چلتا آرہا تھا۔۔ اچھا تو اس بیغیرت کو فرقان شاہ کہتے ہیں..! نتاشا کے جملے پر مرسلین نے پوری گردن موڑے اسے دیکھا۔ اپنی زبان کیوں گندی کر رہی ہو ایسے شخص کی وجہ سے.؟۔۔ جو شخص ہی گندہ ہو تو اسکے لئے ایسے گندے الفاظ ہی منہ سے نکلے گئے نا۔ اسنے کندھے اچکاتے کہا۔ وہ تاسف سے اسے گھور کر رہ گیا۔۔ مرسلین کی نظر فرقان شاہ پر گئی جسکی نظریں نتاشا پر ٹکی تھی اسکی واہیات نظریں نتاشا پر جمے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دیکھ وہ بلا اختیار اسکے سامنے دیوار بن گیا۔ اسکے سامنے آتے ہی فرقان شاہ کی نظروں کا زاویہ بھی بدلا تھا اسنے مرسلین کی طرف گردن اکڑا کر دیکھا۔ مرسلین نے بھی اسے تیز گھوری سے نوازا تھا۔

چلو یہاں سے نتاشا...؟ نجانے کیوں اسکا پارہ ہائی ہو رہا تھا وہ اسکی کلائی دبوچے وہاں سے نکلتا فرقان شاہ کا بندہ انکے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔ شاہ سائیں آپ کو حویلی میں بلا رہے ہیں۔۔ ٹھیک ہے ہم آتے ہیں۔ حویلی میں گھسنے کا اچھا موقع تھا پنچائیت ختم ہوئی وہ دونوں بھی حویلی پہنچ چکے تھے۔ جہاں فرقان شاہ انکا انتظار کر رہا تھا۔۔ وہ ایک بڑے رقبے پر پھیلی انتہائی نفاست سے مزین کی گئی پرانی مگر خوبصورت حویلی تھی۔ فرقان شاہ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ دیا سلام دعا کا سلسلہ ختم ہوا تو وہ مدعے پر آیا۔ تم دونوں کو یہاں پہلے تو کبھی نہیں دیکھا۔؟۔۔ ہم ابھی کچھ دن پہلے یہاں آئے ہیں..! جواب مرسلین کی طرف سے آیا نتاشا اچھی اور گھریلو بیویوں کی طرح منہ ڈوپٹے میں دیئے خاموش بیٹھی تھی۔ نوکری کی تلاش ہے اگر آپ کوئی مدد کر دیں تو بہت سنا ہے آپکے بارے میں.؟ مرسلین نے بھی اپنا مدعہ رکھا۔ وہ تو مل جائے گئی یہ بتاؤ تمہاری بیوی پڑھی لکھی ہے.؟ نتاشا پر نظریں جمائے اسنے دلچسپی سے پوچھا۔ جی پڑھی لکھی ہے پہلے گاؤں میں بچوں کو پڑھاتی تھی۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے ہمیں بھی ایک ٹیچر کی تلاش تھی یہاں گاؤں میں بچوں کی تعلیم کو لے کر بہت مسئلے ہیں کیا تمہاری بیوی یہاں بچوں کو پڑھا دے

گئی۔۔جی پڑھادے گئی۔اب بھی مرسلین بولا۔۔کیا تمہاری بیوی خود جواب نہیں دیتے سکتی۔؟۔۔۔نہیں... مرسلین نے ٹکا کر کہا۔۔مگر کیوں.؟فرقان شاہ کو غصہ آیا۔۔کیونکہ یہ میری بیوی ہے صرف میرے سامنے بولتی ہے۔اطمینان قابل دید تھا۔اب ہمیں چلنا چاہیئے میری بیوی کل سے اسکول پہنچ جائے گی۔اللہ حافظ کہتے وہ دونوں گھر واپس آگئے پورے راستے میں مرسلین نے اسکی کلائی پکڑے رکھی۔میں کوئی پانچ سال کی بچی ہوں جو تم میرا ہاتھ پکڑ کے رکھتے ہو۔نتاشا نے اسے گھورتے پوچھا۔میں احتیاطً تمہارا ہاتھ پکڑ کے رکھتا ہوں۔۔مطلب..وہ کنفیوز ہوئی۔۔تم بچی نہیں ہو تم جنگلی بھوکی شیرنی ہو جسکا کوئی بھروسہ نہیں ہے کب کس کے ساتھ کیا کر دے۔تحمل سے جواب دیا گیا۔۔ابھی تک تم صحیح سلامت ہو یہی سے اندازہ لگالو میری شرافت اور صبر کا۔۔!مشن پر دھیان دو تمہارے صبر کے اندازے لگانے نہیں بیٹھا میں یہاں۔۔مرسلین کہتا آگے کا پلان اسے سمجھانے لگا۔کھڑوس نا ہو تو۔۔۔نتاشا بھی بڑبڑاتے اسکو سننے لگ گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میرے منع کرنے کے باوجود تم نے میری خلاف ورزی کیوں کی۔اسکا بازو دبوچے وہ بمشکل کم آواز میں بولا۔حیام کا پل میں سانس سوکھ گیا۔اسے بلکل بھی معلوم نہیں تھا کہ آریان کو اتنی جلدی سب

پتہ چل جائے گا۔۔میرے منع کرنے کے باوجود تم نے میری بیٹی کے متعلق یہ سب کرنے کی کوشش کی بھی کیسے کی جواب دو مجھے حیام۔۔وہ میری بھی بیٹی ہے آریان۔۔۔حیام نے بازو چھڑوانا چاہا۔۔مجھے صرف جواب چاہیئے جو میں نے پوچھا وہ بتاؤ مجھے بس۔اسکی تیز آواز پر حیام نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔۔مجھ سے جواب کیوں مانگ رہے ہیں کیا آپ وہ حویلی میں گزاری آخری رات بھول گئے ہیں۔۔۔بھول گئے ہیں اس رات۔۔۔جسٹ شٹ اپ حیام۔۔۔وہ ایک حادثہ تھا میں تمہیں کتنی بار سمجھاؤں ایک ہی بات۔کیوں تم میری بیٹی کو ایک خوف کے زیرِ اثر کسی کنواں میں جھونک رہی ہو۔۔۔میں کنواں میں جھونک رہی ہو... آریان عزہ میری بھی بیٹی ہے میں ماں ہوں اسکی میں اپنی بیٹی کیلئے کبھی برا نہیں سوچ سکتی۔اسکو صدمہ ہی تو لگا تھا۔لہجہ بھرا گیا۔۔آریان کچھ کہتا دروازا نوک ہوا۔حیام آنسو پونچھتے سائیڈ پر ہوئی۔۔جبکہ آریان نے اسے گھورتے دروازہ کھولا۔۔۔ہاں بولو فیصل۔۔۔آریان نے جلدی میں پوچھا۔۔بب...بھائی وہ... آریان کو غصے میں دیکھ اسکی بولتی بند ہو گئی۔۔۔کیا میں میں لگا رکھی ہے فیصل جلدی بولو اور بہت کام ہیں میرے پاس۔۔میں جانتا ہوں اور کونسے کام ہیں آپکے پاس۔۔۔آریان کے مزید غصہ کرنے پر فیصل دھڑلے سے کہتا کمرے میں گھس آیا۔۔آپ نے کیوں ڈانٹا بھابھی کو۔۔۔سن تو وہ پہلے ہی چکا تھا اسلئے تو آیا تھا مگر بولنے کی ہمت اپنی بھابھی کو روتا

دیکھ خود ہی آگئی تھی۔۔ہم صرف بات کر رہے تھے فیصل اب جاؤ یہاں سے۔ آریان نے اسے ٹالنا چاہا۔۔بھائی میرے کان الحمدللہ بلکل ٹھیک ہیں۔ابھی فیصل شاہ بوڑھا نہیں ہوا کہ آپ دن دھاڑے اس سے جھوٹ بولے گئے۔۔تو اپنی بھابھی سے پوچھ لو وہ سچ ہی بتائے گی۔۔بھابھی آپ بتائے بھائی نے آپکو ڈانٹا ہے ناں.؟حیام نے سوں سوں کرتے ہاں میں گردن ہلا دی۔جہاں فیصل شاہ کے چہرے پر چمک ابھری وہی آریان نے اپنی معصوم بیوی کو گھورا۔میں ابھی چھوٹی مما کو بتا کر آتا ہوں وہ باہر کو نکلتا آریان نے اسکی گردن دبوچ لی۔

کیا کر رہے ہیں بھائی بچے کی گردن توڑے گئے کیا۔؟وہ چیخ ہی پڑا۔خبردار فیصل اگر تم نے مما کو کچھ کہا تو۔۔۔تو پھر سوری بولیں بھابھی سے...وہ بھی فیصل شاہ تھا ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑانا فرض سمجھتا تھا۔۔۔بڑے پاپا بچائیں۔۔۔ابھی وہاں ایک جنگ ختم نہیں ہوئی تھی کہ دوسری جنگ بھی شروع ہونے کو تیار تھی یحییٰ کی اتنی اونچی آواز پر ان تینوں نے فوراً سے گردن گھمائی جہاں یحییٰ بھاگتے ہوا کمرے میں آیا اور آریان کے پیچھے چھپ گیا۔۔خدا کا واسطہ بڑے پاپا مجھے میرے ہٹلر باپ سے بچالیں آپ جو بولیں گئے میں وہ کروں گا۔۔۔آپ بولیں گئے یحییٰ انسان بن جاؤ میں انسان بن جاؤں گا۔بس اس بار بچالیں۔

وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا۔۔اب کیا گل کھلا کے آئے ہو تم.... آریان نے سر پر ہاتھ مارتے استفار کیا۔۔گل نہیں مجھے لگتا پورا باغ کھلا کر آیا ہے میر افرمابردار بچہ۔فیصل شاہ نے داداد ینے والے انداز میں کہا۔آریان نے اسے گھورا۔۔۔ہوا کیا ہے آخر یہ تو بتاؤ۔۔۔حیام بھی بولی۔کہاں ہے۔۔۔ اسے باہر نکالیں بھائی آج میں اس گدھے کو انسان بنا کے چھوڑوں گا۔یحییٰ کا سوٹ کیس ہاتھ میں پکڑے حمزہ غیض وغضب کے عالم میں اندر داخل ہوا۔۔یہ بیگ کے ساتھ تم کیا کر رہے ہو اور ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو سہی حمزہ۔۔۔آریان اسکے سامنے ڈھال بنا گویا ہوا۔۔بھائی پوچھے اس طوفان کی اولاد سے کیا کارنامہ سرانجام دیا اسنے کل رات۔۔۔!اب کیا کارنامہ سرانجام دیا تم نے طوفان کی اولاد۔؟فیصل نے اسی کے انداز میں سوال کیا۔بڑے پاپا میں نے بس مذاق کیا تھا۔۔۔چھوٹا سا۔وہ ممنایا۔چھوٹا سا مذاق۔۔۔حمزہ غش کھانے کو تھا۔۔۔بھائی اسکے چھوٹے سے مزاق کی وجہ سے زارا مجھے کل رات ولا سے باہر نکالنے والی تھی اور شاید اپنی زندگی سے بھی۔جبڑے بھینچے وہ غصے سے پھینکارا۔اگر آج میں نے اس طوفان کی اولاد کو ولا سے باہر نا نکالا تو عین ممکن ہے میری بیوی مجھے اٹھا کر اس ولا سے باہر پھینک دے وہ بھی بغیر کسی غلطی کے۔۔۔حمزہ نے بیچارگی سے کہا۔آریان نے یحییٰ کو خطرناک تیوروں سے گھورا جس پر وہ تھوک نگلتے حیام کے پیچھے جا چھپا۔میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے ایک

موقع دیں میں اب کبھی ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا۔انسان بھی بن جاؤں گا سچی۔۔پلیز پوپس آپ بھی سفارش کرے نا۔یحییٰ نے اب اسکی منت کی کیونکہ آریان کے تیور صاف بتا رہے تھے کہ اب وہ اسکی کوئی مدد نہیں کرے گا۔اچھا حمزہ۔۔۔ایک لفظ نہیں کہنا فیصل یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے اسکو بگاڑنے میں سب سے زیادہ ہاتھ تمہارا ہے۔۔حمزہ اس پر بھی چڑھ دوڑا۔فیصل بتیسی نکالے خاموش ہوا۔ان سب کو اپنی مخالفت میں دیکھ یحییٰ نے حیام کی طرف دیکھا۔زارا کو معلوم ہے آپ اسکے شہزادے کو ولا سے باہر نکال رہے ہیں۔حیام کے جملے پر آکڑ کر کھڑے حمزہ کی سٹی گم ہوئی۔اسے معلوم نا بھی ہو تو کیا۔۔۔اسنے جو کیا اسکی سزا تو ملے گئی پھر بھی۔وہ بے ربط جملے بولا۔یصل اور اریان اسکی حالت سے خط اٹھا رہے تھے۔اوکے تو میں مما کو بلا لیتا ہوں وہی طے کرے گئی کون ولا سے جائے گا اور کون نہیں.؟۔۔۔ٹھیک ہے میں آخری بار تمہیں معاف کر رہا ہوں کیونکہ بھائی کہہ رہے ہیں ۔۔۔وہ زارا کو بلاتا حمزہ گردن اکڑاتے بول پڑا۔۔مگر میں نے تو ابھی تک کچھ کہا ہی نہیں.؟ آریان نے حیرت سے کہا۔۔دل کو دل سے راہ ہوتی ہے بھائی۔۔۔حمزہ کے جملے پر فیصل اور یحییٰ کا قہقہہ چھوٹا تھا ہنسی تو آریان اور حیام کی بھی نہیں رک رہی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نینا کو انکی یونی جوائن کیے تین سے چار دن گزر چکے تھے اس دن کے بعد سے نینا اور یحییٰ کا ان کاؤنٹر نہیں ہوا تھا ہوتا تو بھی وہ دونوں ایک دوسرے کو مسلسل اگنور ہی کرتے تھے۔اج بھی وہاں کچھ ایسا ہی ہو رہا تھا روشانے اور یحییٰ کسی بات پر بحث کر رہے تھے جبکہ نینا انہیں صاف اگنور کر رہی تھی صرف یحییٰ میر کی وجہ سے ورنہ وہ ہر بات میں بڑھ چڑھ کر اپنا حصہ ڈالتی تھی۔انکی کلاس کا ٹائم ہوا تو وہ دونوں اٹھ کے چلی گئی یحییٰ ارسل کے پاس آ کے بیٹھا۔یار یحییٰ مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی.؟وہ کیا..؟۔۔۔یار ایک لڑکا تھا جو کہتا تھا کہ اسے بولڈ لڑکیاں پسند ہیں ایسی جو ڈرپوک نا ہو جن میں کونفیڈنس ہو بہادر ہوں وغیرہ وغیرہ۔۔۔ارسل نے ہاتھ جھلاتے کہا۔

اچھا پھر کیا ہوا اس لڑکے کو..؟اسنے دلچسپی سے پوچھا۔۔ہوا تو کچھ نہیں مگر شاید ہونے والا ہے اسے بلکل ویسی ہی لڑکی ٹکڑی ہے مگر اب وہ اس لڑکی کو کہتا ہے کہ مجھے تم جیسی تیز تڑاڑ لڑکیاں زہر لگتی ہیں۔ارسل مزے سے بولا تھا۔یحییٰ ہنس دیا۔

مجھے وہ زہر لگتی ہے جب وہ میری مخالفت کرتی ہے۔ویسے اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔یحییٰ نے انتہائی اطمینان سے اسکے سر پر دھماکہ کیا۔۔تو کیا وہ تجھے اچھی لگتی ہے.؟ارسل نے آنکھوں میں ڈھیروں امید لیے پوچھا۔مگر جواب اسکی سوچ سے کئی گنا زیادہ شوکنگ تھا۔"وہ مجھے اچھی نہیں لگتی"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

۔۔۔ارسل نے گہرا سانس لیا۔"وہ مجھے دوسری نوریہ رضویہ لگتی ہے"۔ارسل کو لگا اسکا سانس سینے میں ہی اٹک گیا ہے۔تت..تم کہنا کیا چاہ رہے ہو..؟ارسل ہر حال میں اپنی سوچ نفی کر رہا تھا بہت جلد سمجھ جاؤ گئے۔وہ یحییٰ میر تھا اتنی جلدی اپنے راز عیاں نہیں کرتا تھا وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔یہ بھی ایک تلخ حقیقت تھی جس سے صرف ارسل واقف تھا وہ نوریہ سے محبت کرتا تھا مگر نوریہ کی زندگی جس حادثے کا شکار ہوئی اسکے بعد سے یحییٰ میر اس محبت لفظ سے کوسوں دور رہنے لگا۔نینا اور نوریہ میں زیادہ فرق نہیں تھا نوریہ بھی نینا کی طرح ایک بہادر اور کونفیڈنٹ لڑکی تھی مگر زندگی کی گہری سازش کا شکار ہوئی وہ لڑکی اپنی زندگی کی بازی تو ہار گئی مگر اپنے پیچھے ایک شخص کو لاش بنا گئی تھی وہ ہنستا مسکراتا لڑکا اپنے اندر کتنے دکھ لیے پھرتا تھا اس سے صرف یاں تو اسکا رب واقف تھا یاں پھر ارسل۔

اور آج اسے پھر سے اسی راہ پر چلتے دیکھ ارسل گہری کشمکش میں تھا کیونکہ یہ صرف وہی جانتا تھا وہ یحییٰ کو کیسے کیسے جتن کرنے کے بعد دوبارہ زندگی کی طرف لایا تھا اب وہ پھر سے زندگی کو یحییٰ میر کے ساتھ کھیل کھیلنے نہیں دے سکتا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ اسے بچانا چاہتا تھا اس محبت کے سنہرے جال سے مگر کیسے۔۔۔وہ بے حد پریشان تھا۔وہ آرٹ یونیورسٹی کی طرف آیا اور سیدھا آفس میں چلا گیا۔وہ کافی دنوں سے یونی نہیں آیا تھا جسکی وجہ سے اسے کافی نقصان اٹھانا پڑا تھا وہ کئی کلاسز مس کر چکا تھا اسکے کام کا کافی حرج ہوا تھا جسکا اسے بہت افسوس تھا کیونکہ پینٹنگ اسکا جنون تھا۔اس میں وہ ذرا سی کوتاہی نہیں برتتا تھا۔آدھے گھنٹے کی ڈانٹ اور انسٹرکشنز لینے کے بعد وہ باہر آیا جہاں اب اسکا رخ کینٹین کی طرف تھا مگر وہاں بنچ پر بیٹھے وجود کو دیکھ کر یحییٰ حیران سا ہوا۔وہ چلتا اسکے قریب جا کر بیٹھ گیا۔مقابل نے جھکا سر اٹھا کر اسے دیکھا اور فوراً سے رخ موڑتی آنکھیں پونچھنے لگی یحییٰ اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا مگر کچھ بھی کہے بغیر اپنا رومال اسکی طرف بڑھا دیا۔۔نینا نے جھجھکتے اسکا رومال لیا۔۔آئی پرومس میں کسی کو نہیں بتاؤں گا میں نے دی بریو گرل نینا اقبال کو روتے دیکھا ہے۔نینا پھیکا سا مسکرا دی۔۔میں یہ نہیں پوچھا گا کہ تم کیوں رو رہی تھی ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ کوئی مشکل اتنی بڑی نہیں ہوتی کے اسکا حل نا ہو اور کوئی بھی غم ہمیشہ کیلئے نہیں رہتا۔مگر کچھ تکلیفیں ساری عمر کیلئے رہ جاتیں ہیں۔۔۔ان تکلیفوں کے مداوے بھی تو ہوتے ہیں۔۔۔نہیں ہوتے کیا.؟یحییٰ نے اسے دیکھتے سوال گڑھا۔نینا خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔کیا محبت اور نفرت کا مداوا ہوتا ہے.؟۔۔محبت ہوتی کیا ہے.؟اسنے سادہ سا سوال کیا۔۔۔تم

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

محبت پر یقین نہیں رکھتے کیا.؟۔۔۔میں نفرت پر یقین رکھتا ہوں...جواب تیر کی طرح تیز تھا۔۔۔محبت کا کوئی وجود نہیں ہوتا نینا اقبال۔۔۔یہ جو لوگ محبت محبت کرتے ہیں جانتی ہو یہ خود ساری زندگی اسی کشمکش میں گزار دیتے ہیں کہ "اسے مجھ سے محبت تھی، نہیں تھی، ہے، نہیں ہے..." تو بہتر اور آسان حل یہ ہی ہے کہ انسان ایسی عارضی اور مشکل ترین محبت کے بجائے نفرت کر لے۔ محبت بدلتی رہتی ہے کبھی خود بدلتی ہے تو کبھی انسان بدل جاتا ہے مگر نفرت نہیں بدلتی وہ ازل سے ابد تک ایک جیسی اور ایک ہی انسان سے رہتی ہے۔جنونی، زہر خند اور ہر احساس سے عاری۔۔محبت مشکل نہیں ہوتی.؟وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔صحیح کہہ رہی ہو محبت مشکل نہیں ہوتی۔۔۔محبت کے بعد اس شخص کو منوں مٹی تلے دفن کر آنا یہ مشکل ترین ہوتا ہے اور جانتی ہو یہ اذیت ناک بھی ہوتا ہے۔اسنے سرگوشی میں کہا۔۔نینا بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔اسے بہر حال یحییٰ میر جیسے شخص سے ایسی گفتگو کی ہرگز توقع نہیں تھی۔مجھے حیرت ہو رہی ہے تم جیسا شخص اتنی گہری باتیں بھی کر سکتا ہے۔وہ ذرا سا ہنسی "گہرے زخم گہری باتیں..." وہ بھی ہنس دیا۔۔کوئی ایسا کندھا ڈھونڈو جس پر سر رکھ کے تم روؤ تو کوئی تمہیں دھتکارنے والا نا ہو یوں چھپ چھپ کر رونے سے بہتر ہے۔۔اب میں ایسا کہاں سے ڈھونڈو جو مجھ سے نفرت کرتا ہو...؟نینا نے شریر لہجے میں کہا تو یحییٰ کا بلند قہقہہ فضا میں گونجا۔۔دیکھ لو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شاید یہی کہیں پاس ہو۔۔ مگر اسنے تو سنا ہی نہیں تھا نینا اقبال اسکی مسحور کن ہنسی میں کھو گئی تھی۔ہاں شاید یہیں ہے۔وہ دھیرے سے ممنائی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رات کا اندھیرا ہر سو پھیلا تھا وہ اکیلی کچن میں بیٹھی رات کے ڈھائی بجے کافی سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔تم اسوقت کچن میں کیا کر رہی ہو عفاف..؟امیمہ کی آواز پر وہ پلٹی۔۔آپی بھوک لگی تھی کافی پی رہی ہوں۔اسکے انتہائی معصومیت سے بتانے پر امیمہ کا ہاتھ سر کو پہنچا۔اچھا مجھے چھوڑے آپ بتائے آپ کیوں نہیں سوئی ابھی تک.؟۔۔۔مجھے نیند نہیں آرہی اور پیاس بھی لگی تھی اسلئے پانی لینے آئی ہوں.۔آپی آپ کافی پی لیں فوراً نیند اجائے گی۔۔بلیک کافی سے نیند بھاگ جاتی ہے عفاف۔۔۔امیمہ نے ایک بار پھر سر پکڑا۔۔اللہ آپی مجھے تو کافی پی کر نیند آجاتی ہے۔۔۔عفاف نے اسکے علم میں اضافہ کرنا چاہا۔۔اچھا تم پیئو میں سونے جارہی ہوں..امیمہ کہتی چلی گئی۔وہ دو دن بعد ولا واپس آیا تھا اسکی پہلی نظر روشن کچن کی طرف اٹھی وہ جانتا اندر کون موجود ہو گا اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگی وہ الٹے قدم لیتا کچن کی طرف آیا۔عفاف اپنی کافی انجوائے کر رہی تھی۔اچانک بھاری بوٹوں کی آواز پر اسنے سپ لے کر گردن اٹھائی وہاں طٰہٰ میر کو مسکراتے دیکھ اسکی سانس اٹکی۔ایکدم سے کھانسی لگی وہ

کھانستے نڈھال ہو رہی تھی طٰہٰ نے فوراً سے آگے بڑھتے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا۔ یہ تم مجھے دیکھ کر ہمیشہ ایسا ہی ری ایکشن کیوں دیتی ہو جیسے کوئی ڈروانی چیز دیکھ لی ہو...؟ اسنے منہ بسورے کہا۔ عفاف کو اسکی شکل دیکھ ہنسی آئی تھی۔ آپ اچانک جن کی نمودار ہو جاتے ہیں دو دن سے ولا میں نہیں تھے اب ایسے اچانک سامنے آ گئے تو۔۔۔ میرا قصور نہیں ہے۔ وہ معصومیت سے بولی۔ اوہو تو مطلب میری غیر موجودگی کا نوٹس لیا جاتا ہے۔؟ وہ شریر لہجے میں بولا۔۔ نہی.. نہیں.. مم.. میں نے ایسا تو نہیں کہا۔ وہ گڑبڑا گئی۔۔ کہہ دیتی تو مجھے اچھا لگتا دو دن کی تھکن اتر جاتی تمہارے کچھ لفظوں سے ۔۔۔ وہ پھیکا سا مسکرایا۔ اور چیئر پر بیٹھ گیا۔ اسے بیٹھتے دیکھ عفاف نے اسے دیکھا۔۔ آپ کو اپنے روم میں جا کر ریسٹ کرنا چاہئیے آپ تھک گئے ہوں گئے۔ چلا جاؤں گا..!ہٹ دھرمی قائم تھی۔۔ اوکے میں آپکے لئے کافی بنا دیتی ہوں۔۔ وہ کیوں..؟۔۔۔ اس سے آپکی ساری تھکن اتر جائے گئی۔ اسکی لو جک پر طٰہٰ نے اسکے ہاتھ میں پکڑے کپ کو دیکھا۔۔ تم اس وقت کافی کیوں پی رہی ہو.؟ اسنے آئی برو اچکائی۔۔ میرا سر درد کر رہا تھا اسلئے... عفاف نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔ یہ تمہارے پاس ہر مسئلے کا حل کافی ہی کیوں ہوتا ہے....؟ وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکا۔۔ جواباً عفاف نے اپنی چھوٹی سی ناک سکیڑی۔ طٰہٰ کو لگا اسے اسکی بات پسند نہیں آئی۔۔ تھینکس فار کافی... طٰہٰ نے گھونٹ بھرتے کہا۔۔ مگر وہ میری کافی

تھی۔۔۔،اب میری ہو گئی ہے۔جواب حاضر تھا۔ویسے تم نے جواب نہیں دیا تھا۔طٰہٰ نے کچھ سوچتے سوال کیا۔کس بارے میں..؟وہ جان کے انجان بن رہی تھی۔۔مجھ سے نکاح کے بارے میں...

جواب اطمینان بھرا تھا۔۔مم..میں آپ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی۔۔۔اسنے ڈرتے ہوئے مگر دوٹوک انداز میں کہا۔۔وجہ بتاؤ..سکون قائم تھا۔

میری ابھی پڑھائی کمپلیٹ نہیں ہوئی..!نکاح کے بعد بھی کر سکتی ہو میں منع نہیں کروں گا۔عفاف نے اسے دیکھا وہ ہنوز اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔نہی...می..مگر...میں میں بند کرو اور بہانے بنانا بھی۔۔۔کیونکہ نکاح تمہیں ہر صورت کرنا ہو گا میں صرف تمہارے پیپیرز تک رکا ہوا ہوں۔اسنے صاف گوئی سے کام لیتے کہا عفاف کو اچھو کہ لگا۔۔آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے جب میں نہیں کرنا ۔۔۔ناکرنے کی کوئی وجہ بھی تو ہو...اب وہ غصے سے دھاڑا تو عفاف ایکدم سے سہم گئی۔۔مم..مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے آپ برے انسان ہیں آپ نے میرے ڈیڈ کا دیا گفٹ بھی توڑ دیا تھا۔وہ سہمی چڑیا کی طرح بولی۔۔میں ایک نہایت اچھا انسان ہوں مجھ سے نکاح کر کے دیکھ لو تمہیں یقین آجائے گا۔

عفاف نے آنکھیں گول کیے اسے دیکھا جیسے کہنا چاہتی ہو بھلا میں اتنا بڑا رسک کیوں لوں۔۔۔میں کل ہی مما سے بات کر لوں گا باقی جب وہ تم سے پوچھے تو تم بھی ہاں کہو گئی۔آپ ریکوئسٹ کر رہے ہیں یا

حکم دے رہے ہیں.؟۔۔۔جو بھی سمجھ لو۔کیونکہ کہنی صرف ہاں ہی ہے۔۔میں کبھی نہیں کہوں گئ۔ اور آپ کو کسی سے بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔وہ وہاں سے جا چکی تھی ایک بار پھر اسے ریجیکٹ کر کے۔طٰہٰ نے لب بھینچے اسے دیکھا مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

آج ہفتہ گزر گیا تھا عفاف شکر کر رہی تھی اسکے بعد اسکا اور طٰہٰ کا سامنا نہیں ہوا تھا امیمہ اور یحییٰ بھی اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے انکے پیپرز بھی ختم ہونے کے نزدیک تھے مگر عزہ کی شرارتیں ابھی بھی ویسی ہی تھی وہ ایک دو گھنٹے کیلئے بریک لیتی تھی اور جب بھی وہ لاونج یا کچن میں آتی کچھ نا کچھ گڑبڑ کر کے جاتی تھی جسکے بعد اگر اسے ڈانٹ پڑتی تو اسکی زبان پر صرف ایک جملہ ہوتا تھا"جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے۔"حیام اور آریان کے بیچ ابھی بھی سب ویسا ہی تھا وہ دونوں بات تو کرتے تھے مگر آریان کی ناراضگی تھی جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔طٰہٰ اتنے غصے میں تھا اسنے عفاف کو پکارنا تک چھوڑ دیا تھا وہ سامنے ہوتی بھی تو وہ اگنور کر کے گزر جاتا تھا عزہ پیپرز ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی جسکے بعد وہ اپنے بنائے پلان کے مطابق اپنے ڈیول کو ڈھونڈنے والی تھی۔یحییٰ اور نینا کے درمیان سب ٹھیک ہو چکا تھا وہ دونوں اچھے دوست بن چکے تھے مگر انکی شرارتیں اور لڑائیوں کے قصے پوری یونی میں عام تھے نینا اسے پسند کرنے لگی تھی جو کہ ارسل اور بلال کو کھٹکتا تھا وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتے

تھے۔ آج شہزین کی مہندی تھی اسکا رشتہ بچپن میں ہی اسکی کزن سے طے ہو چکا تھا جس پر اسکا پورا گروپ پوری تیاری کے ساتھ وہاں جانے والا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

طوبیٰ کی طبیعت خراب تھی جسکی وجہ سے فیصل آج آفس نہیں گیا تھا کمرے کا دروازا نوک ہوا تو سامنے یحییٰ کو کھڑے دیکھ فیصل کو خوشگوار سی حیرت ہوئی۔ ارے یحییٰ تم یہاں۔۔۔ آؤ بیٹھو۔ فیصل کے کہنے پر وہ اندر آیا۔۔ میں گڑیا کی طبیعت پوچھنے آیا تھا پوپس۔ وہ بھی آریان کی طرح اسے گڑیا کہتا تھا۔۔۔ میں اللہ کے کرم سے اب ٹھیک ہوں بیٹا۔ طوبیٰ نے مسکرا کر کہا۔۔ ہاں اب اتنا خدمت گزار جسکا شوہر ہو وہ بیوی ٹھیک ہی ہو گئی ناں۔ فیصل نے کالر جھاڑتے کہا۔ یحییٰ اسکی ایکٹنگ پر ہنس دیا۔۔ اچھا پوپس میں جلدی میں ہوں مجھے آپ دونوں سے ایک اجازت چاہیئے تھی۔۔ ہاں بولو بیٹا۔۔۔ گڑیا دراصل میں آپکی بیٹی مطلب سنو وائیٹ کو اپنے ساتھ باہر لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔ کہاں۔؟؟۔۔۔ پوپس وہ شہزین کی مہندی ہے وہی جا رہا ہوں سوچا اسکا مائینڈ بھی ذرا فریش ہو جائے گا۔۔ یحییٰ نے رٹی رٹائی بات دوہرائی۔۔ فیصل نے طوبیٰ کی طرف دیکھا۔۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر امیمہ جانا چاہتی ہے تو ضرور چلی جائے۔ اسنے مسکرا کر کہا۔۔۔ سنو سے پوچھ لو اگر وہ جانا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

چاہتی ہے تو لے جاؤ اسے مگر رات جلدی واپس آ جانا۔ فکر ہی نہیں کریں پوپس جلدی واپس آ جائیں گئیں۔ یحییٰ خوشی کے مارے اسے زور سے گلے لگاتا اسکے کمرے کی طرف بھاگا۔ چلو چلو چلو۔۔۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ اسکے کمرے میں آتے ہی یحییٰ نے شور مچا دیا تھا۔۔ مگر کیوں جانا کہاں ہے۔؟ امیمہ جو اسے اتنے دنوں بعد دیکھ رہی تھی ایکدم سے خوشی سے بولی تھی۔۔ مہندی کے فنکشن میں جا رہے ہیں۔۔۔ کس کی مہندی ہے.... وہ کتابیں رکھ کر اٹھی۔۔ شیزی کی ہے تم بھی ساتھ چلو بہت مزہ آئے گا روشانے بھی آ رہی ہے۔۔ امیمہ جو منع کرنے والی تھی روشانے کی آمد کا سنتے سر اثبات میں ہلا گئی۔۔ رکو میں ڈیڈ سے پوچھ کر آتی ہوں۔۔۔ ارے پوچھ کر آ رہا ہوں سنو جلدی سے تیار ہو جاؤ تم بس۔ اسکا ہاتھ پکڑے یحییٰ نے اسکا راستہ فوراً سے روکا تھا۔ اوکے تم جاؤ میں ریڈی ہو کے آتی ہوں۔ اوکے صرف بیس منٹ ہیں جلدی تیار ہو میں آتا ہوں۔ یحییٰ ایکدم سے کہتا وہاں سے غائب ہوا۔ امیمہ بھی پرجوش سی واڈراب کی طرف بڑھی تھی یہ جانے بنا یہ ایک اور بھیانک رات تھی جو اسکی گزری سرد ڈروانی، بھیانک راتوں میں درج ہونے والی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے وہ تینوں اس وقت گاؤں میں ایک خفیہ گھر میں خفیہ طریقے سے موجود تھے۔ ہمیں معلوم ہو گیا ہے وہ تمام لڑکیوں کو منگل کی رات کہاں لے کر جاتے ہیں۔ "کہاں..؟"۔۔ یہاں سے دور ایک طوائف کا کوٹھا ہے کچھ کو وہاں لے کر جایا جاتا ہے جبکہ کچھ لڑکیوں کی سمگلنگ کی جاتی ہے اسکے علاوہ جن لڑکیوں کی سمگلنگ کی جاتی ہے انکا ایک اگلا خفیہ اڈا بنایا گیا ہے جہاں ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں موجود ہیں۔۔ انکی لوکیشن...؟ مرسلین نے آئی برو اچکاتے پوچھا۔۔ احمر شجیع کوئی کام ادھورا نہیں کرتا۔ کہتے ساتھ ہی اسنے ایک کاغذ کا ٹکڑا ٹیبل پر رکھا تھا۔ بڑے پاپا تک خبر پہنچائی یا نہیں.؟۔۔ ان تک خبر پہنچ گئی ہے سر۔ صادق نے جواب دیا۔۔ مگر آرڈر آیا ہے کہ ابھی آپ لوگ وہاں حملہ نہیں کرے گئے وہ چاہتے ہیں ابھی مزید آپ دونوں یہاں رہے تاکہ اگر کوئی اور ایسی معلومات ہو تو وہ بھی ہاتھ لگ جائے۔۔ میں انکے اصولوں کی پابندی کروں گا۔ مرسلین نے فوراً کہا۔۔ نتاشا میم کہاں ہیں.؟ احمر کے سوال پر مرسلین نے غصے سے لب بھینچ لیے۔ آجائے گئی وہ تم دونوں جاؤ اب یہاں سے ورنہ کسی کو شک ہو سکتا ہے میں بھی نکلتا ہوں۔۔ مرسلین نے بات کو ٹالنا چاہا تھا۔ ابھی وہ گھر سے باہر نکلتا احمر نے اسکا راستہ روکا۔۔ میں نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آپکی بیوی کو حویلی میں جاتے دیکھا ہے.؟۔۔میں جانتا ہوں...جواب بھی ویسے ہی آیا۔جواباً احمر نے حیرت سے آئی بروا چکائی۔جیسے پوچھنا چاہتا ہو پھر اتنے سکون میں کیسے بیٹھے ہو۔

She is a agent girl, with a face of an angle and mind of a killer...!اسنے فخریہ انداز میں کہا۔

She is wild too...!احمر نے فقرہ اچھالا۔

"She is wild but loyal..."وہ حاضر جواب تھا۔

وہ واپس سے اپنے گھر میں آگیا۔اور اضطرابی کیفیت میں ادھر ادھر چکر کاٹنے لگا۔وہ جانتا تھا وہ حویلی گئی ہے وہ اسے جانے نہیں دینا چاہتا تھا وہ بہادر سہی مگر مرسلین کو اسکی فکر ستا رہی تھی ابھی بھی وہ غصے میں بھرا اسی کا انتظار کر رہا تھا جب وہ دروازہ کھول کر اندر آئی۔چہرے پر تھکن کے آثار نمایاں تھے بالوں کا جوڑا کھولے وہ چارپائی پر بیٹھ گئی۔۔میں نے منع کیا تھا وہاں جانے سے پھر کیوں گئی تم..؟وہ اسکے سر پہنچے غصے سے دھاڑا۔۔میں نے تمہیں ساتھ چلنے کو کہا تھا تم نے خود ہی منع کر دیا۔۔وہ دوبدو جواب دیتی جوتے اتارنے لگی مرسلین نے اسکی بازو پکڑے جھٹکے سے اپنے سامنے لا کھڑا کیا۔۔بکواس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مت کرو مجھے یہ جواب دو جب میں نے کہا کہ وہاں خطرہ ہے تم وہاں اکیلی نہیں جاؤ گئی پھر کیوں گئی تم۔وہ شدتِ ضبط سے چیخ پڑا۔۔تم وہ انسان ہو مر سلین رمیز شاہ اگر نتاشا رضا مر بھی جائے تو تمہارے پاس اسکی قبر پر فاتحہ پڑھنے کیلئے بھی وقت نہیں ہو گا۔تو یہ جھوٹی فکر کس بات کی دیکھا رہے ہو تم مجھے ۔۔۔وہ کتنے دن سے اسکی باتیں برداشت کر رہی تھی آج ایکدم سے پھٹ پڑی۔۔اسکی گرفت بازو پر مزید سخت ہوئی تھی۔۔تم اپنی پرسنل تھنکنگ کو اس مشن سے دور نہیں رکھ سکتی کیا.؟وہ لب بھینچے اسکے چہرے پر غرایا۔۔۔کیوں سچ اتنا کڑوا لگ رہا ہے مر سلین شاہ کہ سننے کی سکت بھی نہیں ہے تم میں ۔۔۔اسنے مزید وار کیے۔۔۔مجھے تمہاری فکر نہیں ہے نتاشا رضا تم میری کچھ نہیں لگتی جسکے لئے مر سلین رمیز شاہ مارا مارا پھرے گا۔اسکی بازو چھوڑے اسنے اطمینان سے کہا۔۔نتاشا ساکت ہوئی۔۔

تم ایک لمحے کی طرح ہو جواب ہے اگلے لمحے نہیں ہو گئی۔ سمجھی خود کو میری طرز سے اتنی اہمیت دینا چھوڑ دو اور ہاں۔۔۔وہ رک کر پھر بولا نتاشا نے کرچی کرچی ہوتے دل سمیت اسکی طرف زخمی نظر اٹھائی۔۔تم صحیح کہہ رہی تھی تم مر بھی جاؤ تو مجھے فرق نہیں پڑے گا۔فرق وہاں پڑتا ہے جہاں کوئی رشتہ ہو اور تم تو میرے معیار تک بھی نہیں پہنچ سکتی رشتہ بنانے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا۔وہ تنفر سے کہتا ایکدم سے مڑا۔۔نتاشا جہاں کی تہاں کھڑی تھی وہ سمجھتی تھی وہ اسے ناپسند کرتا ہے مگر وہ تو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اس سے نفرت کرتا تھا وہ بھی اتنی شدید۔۔۔ نتاشا کا دل چاہا اتنی توہین پر وہ اسکی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل ہو جائے۔ اور پھر اسے کبھی نظر نا آئے۔ وہ ٹوٹے دل کو سنبھالتی خشک آنکھیں لیے بھاری قدم اٹھائے اسکے ساتھ سے گزری باہر نکلی۔۔ کہاں جا رہی ہو تم...؟ وہ بلا اختیار پوچھ بیٹھا۔۔ مرنے جا رہی ہوں۔۔۔ "سپاٹ انداز"۔۔ شوق سے جاؤ... اسنے ایک آخری جملہ کہا جو نتاشا رضا کی روح پر آخری ٹھوکر اور جسم چیرتے تھپڑ کی طرح لگا تھا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اوکے ہم انتظار کر رہے ہیں۔!۔۔۔ بھائی کیا آپ نے طٰہٰ کو انفارم کر دیا.؟۔۔ ہاں فیصل وہ بھی پہنچنے والا ہے۔ بے فکر رہو آج بادشاہ خان کی بربادی کی شروعات ہر حال میں ہو گئی۔۔۔ انشاءاللہ۔۔ ان سب نے بیک وقت کہا۔۔۔ گن ویسٹ میں رکھے وہ موبائل پر دیکھتا اپنی جیپ کی طرف آیا تھا گاہے بگاہے وہ ایک نظر چلتا سامنے بھی ڈال رہا تھا طٰہٰ کے بڑھتے قدم اچانک رکے وہ پل کو ٹھٹکھا اور پھر خود کو سنبھالتا جیپ کے ساتھ کھڑی عفاف کو مکمل اگنور کیے آگے بڑھ گیا۔ اسکی بے اعتنائی پر عفاف کا منہ کھلا رہ گیا وہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی طٰہٰ جہاں بھی اسے دیکھتا تھا راستہ بدل لیتا تھا یا پھر بلکل ہی اگنور کیے گزر جاتا۔ اسے ناچاہتے ہوئے بھی گلٹ فیل ہونے لگا تھا وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی

مگر طٰہٰ میر کے مزاج ہی نہیں ملتے تھے مگر آج وہ ہمت کر کے آ ہی گئی تھی مگر اسکی اتنی بے رخی پر عفاف کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی۔۔مجھے آپ سے بات کرنی ہے..؟وہ جیپ میں بیٹھتا عفاف یکدم بول اٹھی۔۔طٰہٰ پلٹا اور ایک تند نظر اس پر ڈالے جیپ کا دروازہ ٹھاہ سے بند کرتا اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔

عفاف اسکی تیز نظروں سے گھبراتی ایک قدم پیچھے ہوئی اسے کب خبر تھی کہ وہ اتنی فرمانبرداری دیکھائے گا۔۔جلدی بولو لڑکی مجھے اور بھی بہت کام ہیں۔عفاف جو اسے گھور رہی تھی اسکی کرخت آواز پر جو نہیں بولنا تھا وہی بول گئی۔۔آ۔۔آپ مجھے اگنور کیوں کر رہے ہیں.؟۔۔انٹر سٹنگ میڈم عفاف رضا...طٰہٰ نے ہنستے تالی بجائی۔۔عفاف کو وہ پاگل لگ رہا تھا۔۔۔تم سے بات کرتا ہوں تو تمہیں پرو بلم ہوتی ہے، نکاح کا کہا تو تم ریجیکشن میرے منہ پر مار کر چلی گئی۔اور اب چاہتی ہو میں تمہیں اگنور بھی نا کروں۔اسکے قریب آتے وہ غصے سے چنگھاڑا عفاف دم سادھے زور سے آنکھیں میچ گئی۔اسے پور پور خوف میں ڈوبے دیکھ طٰہٰ نے اسکی بند آنکھوں سے نظریں ہٹائی۔۔مجھ سے دور رہو عفاف رضا اور آئندہ تم مجھے میرے راستے میں نظر مت آنا۔ایک ایک لفظ چبا کر کہتے اسنے سرد مہری سے اسکی کانچ جیسی شفاف آنکھوں میں موتی اترتے دیکھے مگر ہمیشہ کی طرح اگنور کر گیا

تھا۔۔ می... میں آپ سے بد تمیزی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ نا جانے کیوں عفاف کو اسکی بے رخی کھلنے لگی۔۔ تو بس شکر ادا کرو کہ میں نے تمہیں اس بات کی سزا نہیں دی ورنہ طٰہٰ میر اپنے قول کا پکا ہے وہ تمہیں تم سے چرا بھی سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہیں کیا اسلئے اپنی جان بچاؤ اور میرے سامنے آنے سے گریز کرو۔ یہ نا ہو میں اپنا ارادہ بدل دوں۔ اسکے قریب جھکتے معنی خیزی سے کہتے وہ اسکے حواس سلب کر گیا۔ عفاف تیز ہوتی دھڑکنوں میں اسکے وجیہہ چہرے کو غور سے دیکھتی نظر چرا گئی۔ طٰہٰ مسکراہٹ چھپائے جیپ سٹارٹ کرتا جا چکا تھا۔

سوری بھی نہیں بولنے دیا اتنی باتیں سنا دی اور میری سنے بغیر ہی چلا گیا۔ وہ غصے اور غم کی ملی جلی کیفیت میں آنسوؤں کو روکتی امیمہ کے کمرے میں آئی۔ آپی سنو تیار نہیں ہوئی کیا ابھی تک.؟ چینج کرنے گئی ہے آل موسٹ ریڈی ہے۔ عزہ نے نظر اٹھائی اسکے بجھے چہرے کو دیکھتے وہ اسکے پاس آئی تھی

کیا ہوا ہے عفاف تمہارا چہرا کیوں اترا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا.؟ عزہ کے پوچھنے کی دیر تھی اور وہ پھٹ پڑی۔۔ ایک ہی بندہ ہے اس گھر میں آپی آپکا کھڑوس بھائی۔ جو عفاف رضا کے پیچھے کسی جن کی طرح پڑا ہوا ہے۔ جب دیکھو رعب جھاڑتا رہتا ہے۔ میں سوری بولنے گئی اور میری سنی نہیں خود ہی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اتنی باتیں سنا کر چلے گئے آپ مجھے بتائیں کوئی ایسا کرتا ہے کیا۔؟تم دونوں کا ابھی سے یہ حال ہے شادی کے بعد تو جنگ برپا ہو گئی ملک ولا میں پھر۔۔!شش۔۔۔شادی۔۔۔کک۔۔۔کیا مطلب آپی۔۔۔کس کی شادی۔۔؟اسے صدمہ ہی تو لگا تھا۔۔۔تمہاری اور کھڑوس میر امطلب ہے طٰہٰ بھائی کی شادی۔۔۔امیمہ باہر آتی خوشی سے چیخی۔ہاں اڑتی اڑتی خبر ملی ہے وقاص انکل نے بھی ہاں کر دی ہے۔عزہ نے اسکے سر پر ایک اور دھماکہ کیا۔۔اتنا بڑا چیٹر انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ وہ ٹرانس کی کیفیت میں بڑبڑائی۔کچھ کہا کیا تم نے۔۔۔؟۔۔مجھے نیند آرہی ہے اپنے کمرے میں جارہی ہوں میں۔عفاف کہتی رکی نہیں تھی۔

وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا موبائل رنگ ہوا۔نمبر دیکھتے اسکے چہرے پر جانلیوا مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔۔ ہیلو جی کون۔۔؟مزید آگ لگائی گئی۔۔میں آپکا قتل کر دوں گئی آپ اتنے برے انسان کیسے ہو سکتے ہیں۔؟عفاف پھٹ پڑی۔۔یقیناً اسے نکاح والی بات معلوم ہو چکی تھی طٰہٰ نے سوچتے لب دانتوں تلے دبائے۔۔اس سوال کا جواب میں تمہیں نکاح کے بعد فرصت سے دوں گا جانِ طٰہٰ۔۔۔وہ گھمبیر تا سے کہتا اسکی بولتی بند کر گیا۔۔میں آپ سے نکاح نہیں کروں گئی کسی صورت نہیں کروں گئی۔مجھے آپ بول رہے ہیں کہ میں نے ریجیکشن اپکے منہ پر مارا اور دوسری طرف آپ نے میرے ڈیڈ سے

ہاں بھی کروالی۔۔تو میں نے کونسا گن پوائنٹ پر ہاں کروائی ہے ان سے۔۔۔انہوں نے اپنی مرضی سے رضامندی دی ہے۔وہ دوبدو بولا۔۔ڈیڈ سے میں خود بات کرلوں گئی مگر آپ میری۔۔۔تم میری بات کان کھول کر سنو عفاف رضا۔۔۔وہ کوئی دھمکی دیتی طٰہٰ کی گرجدار آواز نے اسکی زبان پر لقوہ مارا۔خبردار اگر تم نے مزید کوئی بھی تماشا لگانے کی کوشش بھی کی تو۔۔۔یاد رکھنا چاہے جسکے سامنے منع کرلو آنا تم نے پھر بھی طٰہٰ میر کی دسترس میں ہے اور اگر تم نے میری خلاف ورزی کی تو بھول جانا میں تمہارے ساتھ کوئی نرمی برتوں گا۔اچھے سے باور کرواتا وہ فون کاٹ چکا تھا۔دوسری طرف عفاف وقاص سے بات کرنے کا سوچتی موبائل بیڈ پر پٹخے لیٹ گئی۔وہ دونوں چلتی باہر پورچ تک آئی تھی جہاں یحییٰ انکا انتظار کررہا تھا۔آپی میں یحییٰ کو بتادوں نا۔؟۔کس بارے میں دل..؟وہ مشتعل ہوئی۔۔آپی یہی کے میں نے کراٹے سیکھے ہیں وہ بہت خوش ہوگا۔اسکے چہرے سے ہی نہیں لہجے میں بھی ایک الگ ہی خوشی کی رمق تھی۔عزہ نے دل ہی دل میں اس خوبصورت سی سنو وائیٹ کی ڈھیروں بلائیں لی تھیں۔۔ہاں بتادینا۔اسکا گال چومے وہ اندر چلی گئی۔یحییٰ جو کسی کی کال سن رہا تھا امیمہ کو آتے دیکھ پل کو اپنی جگہ ساکت ہوا۔اورنج کلر کے شرارے میں ملبوس وہ ہم رنگ ڈوپٹے کو حجاب جیسے اوڑھے چلتی ہوئی اسکی طرف آرہی تھی یحییٰ کو وہ کوئی اپسرا معلوم ہوئی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ ہر طرف اسے ڈھونڈ چکا تھا مگر وہ اسے کہیں نہیں ملی تھی گاؤں سے حویلی یہاں تک کے وہ سکول تک چھان آیا تھا در در کی خاک چھانے وہ شکست خورسا واپس اس گھر میں لوٹ آیا۔ایک بار مل جاؤ تمہیں بتاؤں گا من مانی کیسے کرتے ہیں۔ہاتھ کا مکا بنائے اسنے زوردار طریقے سے سامنے دیوار میں دے مارا۔وہ گاؤں نہیں تھا انکے دشمنوں کا علاقہ تھا جہاں وہ اپنی زندگی کی انمول شے کو کھو چکا تھا عجیب وسوسے اسکے دل کو ہولا رہے تھے۔احمر اور صادق گھر میں داخل ہوئے وہ بھی مایوس سے نظر آرہے تھے مرسلین کچھ بھی پوچھے بغیر شکست خورسا قدم اٹھاتا گھر سے باہر نکل گیا۔۔آپ کہاں جارہے ہیں اب.؟

اسے ڈھونڈنے جارہا ہوں..وہ کہتا نکل گیا۔۔صادق تم انکے ساتھ جاؤ وہ ابھی پریشان ہیں اپنی نقلی بیوی میرا مطلب ہے نتاشا میڈم کی وجہ سے۔۔۔الفاظ درست کرتے احمر نے ایک سائیڈ پر ہوتے موبائل نکالا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شادی مینشن کے بڑے سے رقبے پر پھیلے ہال میں منعقد کی گئی تھی جہاں کے ہر کونے کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا نکاح کی رسم ایک روز پہلے ادا ہو چکی تھی آج رات مہندی کا فنکشن تھا اور دولہا اپنی بیوی کو سٹیج پر اکیلا چھوڑے خود موبایل کان سے لگائے اینٹرنس پر کھڑا تھا۔ تبھی میں گیٹ سے پورچ پر گاڑی آکر رکی۔ اسکے بعد ایک اور گاڑی پورچ پر رکی۔ پہلی گاڑی سے بلال اور ارسل نیچے اترے۔ جبکہ دوسری گاڑی نینا کی تھی جس سے روشانے اور نینا ایک ساتھ اتری تھی۔ ویلکم ویلکم۔۔۔ پورا گھنٹہ لیٹ ہو تم سب۔۔ منہ بنا کر کہتے شہزین خوشی سے آگے بڑھا۔۔ یار جانی ان لڑکیوں نے لیٹ کروایا ہے قسم سے ورنہ ہم نے کونسا سرخی پاؤڈر لگانا ہوتا ہے۔ بلال ان دونوں کو گھورتا تڑخ کر بولا۔۔ رات ہو گئی تھی انکو ساتھ لانا تھا اکیلا کیسے آنے دیتا۔ ارسل نے وجہ بتائی۔۔ ہاں بھائی کی جان تھی نا گاڑی میں۔۔۔ اکیلے کیسے آنے دیتا۔۔ بلال نے منہ بسورے کہا۔۔ شرم کرو بلال تمہاری ہونے والی بھابھی ہوں میں۔۔ تو بھی شادی کر لیتا تو ہم بھی کہتے بلال لیٹ ہو گیا ضرور بھابھی نے دیر کروائی ہو گی۔ شیزی نے ہنس کر کہا تو سب بلال کی شکل دیکھ ہنس دیئے جو کانوں میں انگلیاں دیئے کھڑا تھا۔ زیادہ کھی کھی نا کرو یہ شادی نہیں بربادی ہے اور ایسی بربادی تجھے ہی مبارک ہو میرے بھائی۔۔ ہم تو سنگل ہی خوش ہیں۔ اسنے لاپروائی سے کہتے کندھے اچکائے۔ تو وہ سب اسکی سوچ پر تاسف کر کے رہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گئے۔۔اپنا ہیرو نہیں نظر آرہا وہ کیوں نہیں آیا ابھی تک...؟۔نمبر بند جارہا ہے اسکا میں نے ٹرائے کیا تھا۔۔ارسل کے جواب پر شیزی کچھ کہتا نینا بول پڑی۔۔میری بات ہوئی تھی ولا سے وہ نکل چکا تھا ابھی پہنچنے والا ہو گا۔موبائل پر نظر گاڑھے اسنے قدرے مصروفیت میں بتایا تھا۔جس پر ارسل شیزی اور بلال نے اسے گھورنے کے ساتھ منہ کے زاویے بھی بگاڑے تھے۔روشانے ان تینوں کو پر سکون رہنے کا اشارہ دیتی زبردستی کا مسکرائی تھی۔انہیں سمجھ نہیں آتا تھا یحییٰ میر جس سے صرف بات کرنے کیلئے لڑکیاں بہانے ڈھونڈتی ہیں وہ نینا اقبال جیسی نکچڑی لڑکی پر دل ہار بیٹھا تھا۔وہ اسے پسند کرنے لگا تھا جس سے انکا پورا گروپ آشنا ہو چکا تھا مگر روشانے سمیت نینا انکو ایک نظر نہیں بھاتی تھی جسکی مشترکہ وجہ سنو وائیٹ تھی۔۔پورچ پر گاڑی آکر رکی۔ان سب کی نظریں اٹھی اور پلٹنے سے انکاری ہو گئی۔یحییٰ میر وائیٹ کلف لگی قمیض شلوار میں ملبوس کندھے پر چادر رکھے اپنے پوری شان و شوکت سے گاڑی سے نیچے اترا تھا اسکے چہرے پر پھیلی خوشی اور رونق اسکی سحر انگیز شخصیت وہاں سب کو بری طرح اسکی طرف متوجہ کر رہی تھی۔وہ سب مسکراتے اسے دیکھ رہے تھے مگر پھر حیران ہوئے جب وہ انکی طرف آنے کی بجائے گاڑی کی دوسری طرف بڑھ گیا۔۔کیا یحییٰ کسی کو ساتھ لایا ہے...؟۔۔کیا پتہ ہماری ہونے والی بھابھیی کو لایا ہو۔۔۔بلال نے یونہی نینا کو دیکھتے طنزیہ انداز میں کہا وہی نینا اسکے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ساتھ گاڑی سے باہر آتی لڑکی کو دیکھ جل کر خاکستر ہوئی تھی۔ان سب کی نظریں بھی امیمہ شاہ کی طرف اٹھی۔ فنکشن میں موجود تمام لوگ دولہن کو چھوڑے اسے دیکھ رہے تھے وہ کنفیوز سی ڈری سہمی سی یحییٰ کا ہاتھ تھامے گاڑی سے اتری اور پھر انکی حیرت کی حد وہاں ختم ہوئی جب یحییٰ نے ہاتھ بڑھا کر اسکا حجاب درست کیا پھر ایک مسکراہٹ اسکی طرف پاس کی جسکا مطلب تھا پر سکون رہو۔اسکو چلنے کا اشارہ دیتے وہ دونوں اپنے گروپ کی طرف آئے تھے۔روشانے یہ کون ہے یحییٰ کے ساتھ..؟۔یہ ملک ولا کی تیسری شہزادی ہے اسکا نام امیمہ شاہ ہے مگر یحییٰ اسے سنو وائیٹ کہتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت خوبصورت ہے۔روشانے والہانہ انداز میں کہتی ان سب کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔سوائے نینا کے۔۔جو غصے سے سرخ ہوتی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔یار ہماری ہونے والی بھابھی کتنی پیاری ہیں ماشاءاللہ۔۔۔بلال نے نینا کی طرف دیکھتے فقرہ اچھالا۔۔مگر اسی وقت ارسل نے اسکے پیٹ میں کونی ماری۔۔زیادہ شوخا نا ہو تیرے ہیرو کو بلکل نہیں پسند یہ واہیات باتیں وہ بھی گڑیا کے سامنے تو قطع نہیں۔اسلئے خاموش رہ۔ارسل دانت پیس کر بولا مگر وہ بلال ہی نہیں جو خاموش رہ جائے۔۔شادی مبارک ہو بھائی۔یحییٰ شیزی کے بغل گیر ہوا۔۔بہت شکریہ اب سمجھ آرہا ہے تو لیٹ کیوں ہو گیا۔ذرا سی نظر یحییٰ کے ساتھ کھڑی امیمہ پر ڈالے وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بولا۔۔ٹریفک بہت تھا اس لئے لیٹ ہو گیا۔ ویسے یہ سنو ہے۔ یحییٰ نے مسکراتے اسکا تعارف کروایا۔ یہ سنو وائیٹ ہے تمہاری بچپن کی دوست پلس کزن۔۔۔پلس ہماری ہونے والی بھابھی۔۔۔روشانے کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی بلال نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔۔جہاں امیمہ نے سر جھکایا وہی یحییٰ نے اسے گھوری سے نوازا۔ اللہ تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے اور حاسدوں کی نظر سے محفوظ رکھے۔ ان دونوں کے سر سے ہزار کے چند نوٹ گھماتے بلال ہوا کی تیزی سے کہتا پیچھے کو ہوا پھر وہ نوٹ جا کر نینا کے ہاتھ میں پکڑا دیئے۔۔یہ کسی فقیرنی کو دے دینا نینا۔۔۔میں ذرا آتا ہوں۔ اپنا کام ختم کیے وہ ہاتھ جھاڑتا موبائل نکال کر سائیڈ پر چلا گیا۔۔ چھوڑنا یار اویں تجھے معلوم تو ہے دماغ نام کی چیز نہیں ہے اس کمینے کے پاس۔ یحییٰ کچھ سخت کہتا ارسل نے بیچ کی راہ نکالی تھی یحییٰ بھی خاموش ہو گیا کیونکہ وہ شیزی کے فنکشن میں کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔

یحییٰ نینا کی طرف گیا جو نتھنے پھلائے اسے ہی گھور رہی تھی۔ روشانے گڑیا کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ چلو سنو میں تمہیں شھزین کی وائف سے ملاتی ہوں۔ وہ چل اسکے ہمراہ رہی تھی مگر نظریں نینا اور یحییٰ پر ٹکی تھیں جہاں یحییٰ اور وہ کسی بات پر بحث کرتے نظر آرہے تھے نا جانے کیوں اسے کچھ صحیح نہیں لگا تھا۔ اسکا یوں پلٹ کے دیکھنا ان سب نے بھی نوٹ کیا تھا۔ یار میرا دل چاہ رہا مجھے جادو کرنا آتا تو ابھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تک میں اس نینا چڑیل کو یہاں سے کیا اس دنیا سے ہی غائب کر چکا ہوتا۔ بلال واپس آتا دانت پیس کر بولا۔۔ تو پہلے بہت بکواس کر چکا ہے اسلئے چپ رہ بہتری ہے تیری... ورنہ کیا ہو گا۔؟ الٹا بلال طیش میں آ گیا۔۔۔ یار کہنے کو تو گڑیا کو بہن کہتا ہے اور تو یحییٰ کے ساتھ اس لڑکی کو برداشت بھی کر رہا ہے سب جانتے ہوئے بھی۔۔۔ بلال کا غصہ ساتویں آسمان کو پہنچا ہوا تھا۔ میں نے اسے سمجھایا ہے مگر وہ نہیں سمجھ رہا بلال میں کچھ نہیں کر سکتا یہ سب ان دونوں کی قسمت پر ڈیپینڈ کرتا ہے۔ بلال نے افسردگی سے کہا تو شیزی نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔۔ تو تمہیں ضرورت کیا تھی اپنی کزن کو یہاں لانے کی ۔۔۔ آخر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو تم یہاں سب پر۔۔۔؟ وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی یحییٰ اسکا یہ روپ پہلی بار دیکھ رہا تھا ورنہ وہ تو کافی نرم مزاج کی لگتی تھی اسے۔ اور اس بلال کی بکواس تو تم سن چکے ہو گئے۔۔ یار وہ مزاق کر رہا تھا کیوں ایشو بنا رہی ہو اتنی سی بات کا۔۔ یحییٰ اب اکتا سا گیا۔۔ میں ایشو نہیں بنا رہی یحییٰ حقیقت صرف اتنی ہے کہ تم کسی ایک لڑکی کے ساتھ رہ ہی نہیں سکتے تم کپڑوں کی طرح لڑکیاں بدلتے ہو۔ تم جیسا۔۔۔ بکواس بند کرو نینا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ یحییٰ اس پر ہاتھ اٹھاتا ارسل نے بروقت اسکی کلائی پکڑی۔۔ کیا ہو رہا ہے یہ سب اور یحییٰ تو پاگل ہو گیا ہے کیا ہاتھ اٹھانے والا تو نینا پر ۔۔۔ ارسل نے بے یقینی سے اسکی بازو جھٹکتے کہا۔۔ نینا آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھنے لگی۔ یار اس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نے مجھے پاگل کر دیا ہے پتہ نہیں کیا کیا بکواس کیے جا رہی ہے۔۔۔تو تم آخر وجہ کو ختم کیوں نہیں کر دیتے۔وہ روتے ہوئے بولی۔۔میں تمہارے لیے سنو کو نہیں چھوڑ سکتا نینا۔اسنے اٹل لہجے میں کہا۔۔میں اسے چھوڑنے کا نہیں بول رہی میں نے تم سے کہا ہمارے ریلیشن کے بارے میں اگر تم اپنے دوستوں کو نہیں بتانا چاہتے تو ایک بار اپنی فیملی سے بات کر لو یا میری فیملی وہاں آجاتی ہے۔۔مگر تمہیں میری ہر بات سے اعتراض رہا اور اب تم ایسے فنکشن میں اپنی کزن کو ساتھ لے آئے ہو تو سب تو یہی سمجھے گئے نا جو تمہارا دوست کہہ رہا تھا۔وہ آنسو پونچھتے بولے جا رہی تھی۔یحییٰ خاموش کھڑے بس اسے دیکھ رہا تھا وہ اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا اسکے رونے سے اسے تکلیف ہو رہی تھی مگر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔نینا میری بات سنو.... مگر وہ کچھ بھی سنے بغیر آنسو پونچھتے واپس سے ہال کی طرف جا چکی تھی۔۔یار ارسل میں پاگل ہو جاؤں گا یہ لڑکی میرا دماغ خراب کر رہی ہے۔سر کے بالوں کو نوچتے وہ ہذیانی انداز میں بولا۔ارسل نے تاسف سے سر جھٹکا۔۔تو تو اسکے ساتھ ساری زندگی گزارنے کی سوچ رہا تھا اور ابھی سے یہ حال ہے۔۔یار میں مزید کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا اگر تو کوئی ہیلپ نہیں کر سکتا تو چپ چاپ چلا جا یہاں سے..!ارسل کی بات سنے وہ مزید برہم ہونے لگا۔۔یار تو یہاں بیٹھ اور میری بات ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سن۔اسے پاس بنچ پر بٹھائے ارسل نے بلا کی نرمی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے کہا تھا۔ یحییٰ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔یار یحییٰ وہ تجھ سے بہت پیار کرتی ہے اسکا یوں دل مت توڑ میں نے اسکی آنکھوں میں تیرے لیے کھری محبت دیکھی ہے جانی ویسی محبت میں نے نینا کی طرف سے کبھی نہیں دیکھی تیرے لیے۔وہ بہت معصوم ہے مگر نینا سے لاکھ گنا بہتر ہے۔۔یحییٰ جو مسکراتے اسکی ہر بات سن رہا تھا اسے گمان تھا کہ وہ نینا کے متعلق بول رہا ہے مگر جونہی اسکا گمان ٹوٹا اسکا غصہ بھی ساتویں آسمان کو جا پہنچا دماغ کی شریانیں پھٹنے کے قریب تھی۔۔۔یار کیا پاگل ہو گیا ہے تو ۔۔۔مجھے لگا تو نینا کی بات کر رہا ہے اس سب میں سنو کہاں سے آگئی۔۔۔ہو کیا گیا ہے تم سب کو پہلے بلال اب تو۔۔۔ آخر کیوں تم لوگ میرے سر پر زبردستی اسے تھوپنا چاہتے ہو۔۔۔اور یہاں ارسل کی برداشت ختم ہوئی تھی۔۔ تھوپنے سے کیا مطلب ہے تیرا ہاں۔۔۔ارسل اسکا گریبان پکڑے دھاڑا۔وہ میری بہن ہے یحییٰ کوئی راہ میں پڑی شے نہیں جسے میں تیرے سر پر تھوپوں گا سمجھا تو۔۔۔ ایک اچھے دوست کے ناطے میں تجھے سمجھا رہا ہوں کہ وہ لڑکی نینا تیرے لائق نہیں ہے۔۔۔تو کون ہے میرے لائق ہاں۔۔۔کون۔۔۔یحییٰ اسکے ہاتھ جھٹکتے اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں دھاڑا۔۔وہ لڑکی۔۔۔وہ۔۔۔اسکے لہجے میں بیزاریت تھی۔۔۔وہ لڑکی جو اپنے حق میں بول تک نہیں سکتی جس سے خود کی حفاظت تک نہیں ہوتی۔جو برسوں کسی کے ہاتھوں حراسمنٹ کا شکار ہوئی مگر زبان سے

اسکے اف تک نہیں نکلا صرف اسلئے کہ وہ ڈرپوک ہے۔۔۔ایسی لڑکیوں سے مجھے چڑ ہے ڈیم اٹ۔۔۔ سمجھا تو۔۔۔میں اسے اپنی اچھی دوست مانتا ہوں اسکے علاوہ کچھ نہیں "وہ میری شریکِ حیات کبھی نہیں بن سکتی۔" کیونکہ یحییٰ میر کو ڈرپوک لڑکیوں سے نفرت ہے۔اور یہاں ارسل سمیت کسی اور کی امیدوں کا پیالہ بھی چھن کر کے زمین بوس ہوا تھا ارسل کچھ بھی کہے بغیر مڑ گیا یحییٰ نے رخ دوسری طرف پھیر لیا۔ آج کے بعد سنو کا نام بھی میرے سامنے تیری زبان سے ادا ہوا تو میں بھول جاؤں گا تو میرا بچپن کا دوست ہے۔ یحییٰ اسے نہیں دیکھ سکا مگر پیچھے کھڑی امیمہ شاہ کا رنگ فق ہوا تھا جہاں وہ آنکھوں میں بے یقینی اور ذلت کے احساس سے آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی وہی ارسل دکھے دل کے ساتھ آنکھوں میں ڈھیروں دلاسے لیے اسے تک رہا تھا مگر اسے کہاں ہوش تھا کہ وہ آس پاس کچھ دیکھتی وہ تو صرف یحییٰ میر کی پشت دیکھ رہی تھی اسکے ہونٹ پھڑ پھڑا رہے تھے جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہی ہو مگر چہرے پر پھیلے الجھے تاثرات اسکے کچھ بھی کہنے سے عاری نظر آرہے تھے۔وہ اذیت میں تھی مگر پھر بھی الٹے قدم لیتی واپس آگئی تھی۔ارسل بھی اسکے پیچھے آیا تھا۔ارسل سنو کہاں ہے وہ یحییٰ کو ڈھونڈ رہی تھی۔ارسل نے اسے معاملے کی سنگینی سے آگاہ کرتے پیچھے ایک کونے میں کھڑی سنو کی طرف بھیجا۔۔ سنو تم رو رہی ہو..؟روشانے کی آواز پر اسنے جھٹ سے آنسو صاف کیے۔نی۔۔ نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں نہیں رو رہی۔۔۔ آنکھیں وہ صاف کر چکی تھی مگر لہجہ بھرایا ہوا تھا۔۔ روشانے کو ٹوٹ کر اس لڑکی سے ہمدردی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ جلد یا بدیر وہ سمجھ جائے گا سنو۔۔۔ "محبت محبت ہوتی ہے۔ محبت کے بعد نفرت تو ہو سکتی ہے مگر نفرت ہونے کے بعد محبت نہیں ہو سکتی۔" اسکے لہجے کی چھبن محسوس کرتے روشانے نے نظریں دوسری طرف گھمالی۔ جہاں اسکی پہلی نظر یحییٰ پر ٹک گئی۔ امیمہ بھی وہی دیکھ رہی تھی بلا اختیار اسکے قدم یحییٰ کی طرف اٹھے روشانے بھی اسکے پیچھے گئی۔ یحییٰ نینا کو ڈھونڈتا ہال میں آیا تھا جہاں وہ چیئر پر بیٹھی قوالی انجوائے کر رہی تھی بلال شیزی اور ارسل بھی دوسری طرف بیٹھے تھے۔ ایک نظر ان سب کو دیکھتے یحییٰ نے نینا کی طرف دیکھا۔ مجھے خود سے بہت محبت ہے۔ وہ اسکی طرف جھکتے بولا وہاں موجود ارگرد لوگ صاف صاف اسے سن پا رہے تھے۔۔۔ اسلئے میں خود کو تکلیف نہیں دیتا اور اب تم تکلیف میں ہو تو مجھے بھی تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ اپنے سمیت مجھے تم سے بھی محبت ہو گئی ہے۔ میری تکلیف اور خوشی کا واسطہ تم سے جڑ گیا ہے تم جو بولو گئی میں وہ کروں گا۔ یحییٰ اسکے قریب جھکتے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔۔ نینا کی خوشی کی انتہا نہیں تھی یحییٰ نے پاکٹ سے پھول نکالا ابھی وہ اسے دیتا اسکی نظروں کا رخ دوسری طرف کھڑی امیمہ کی طرف مڑ گیا۔۔۔ "وہ اسکی بچپن کی دوست ضرور تھی مگر اسکا فیوچر نہیں بن سکتی تھی" امیمہ کے کان سائیں

سائیں کرنے لگے یحییٰ کے جملے اسکے ذہن پر پتھر برسا رہے تھے ایک پل کو دل چاہا سب کچھ تہس نہس کر دے نینا کو آگ لگا دے آگے بڑھے یحییٰ میر کا گریبان پکڑے اور چیخ چیخ کر اس سے اپنی محبت کا اظہار کرے۔ مگر پھر جو سوچا جاتا ہے وہ اکثر تصور تک ہی رہ جاتا ہے۔ آج بھی وہی ہوا تھا یحییٰ نے سر جھٹکتے نینا کو سب کے سامنے پروپوز کر دیا۔ آگے بڑھنے کے بجائے امیمہ کے قدم پیچھے کی جانب اٹھے تھے پل کو دل نے شدت سے چاہا پیچھے ایک گہری کھائی ہو اور وہ اس میں گر جائے۔ پھر کبھی سامنے موجود شخص سے اسکا سامنا نا ہو۔ مگر وہ ٹکرائی اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ارسل آنکھوں میں ڈھیروں شرمندگی اور تکلیف کے گہرے آثار لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ واپس چلنا چاہیئے۔ اسکے کہنے کی دیر تھی امیمہ اندھا دھند باہر کی طرف بھاگی تھی حیرت تھی آنکھ سے ایک آنسو تک نہیں ٹپکا تھا مگر دل تھا جو ایسے ٹوٹ کر بکھرا تھا کہ ذرا ذرا پاش ہو گیا اور ایسے پاز ہوا کے اب جوڑنا چاہا بھی تو کبھی جڑ نا پاتا۔

یحییٰ میر کی محبت نے جو اسکا تماشا بنایا سو بنایا اب وہ شاید اسکے انجام کے ہاتھوں مزید اپنی رسوائی نہیں چاہتی تھی وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی روشانے اسکے پاس بیٹھی تھی ارسل یحییٰ کے نمبر پر میسج چھوڑتا وہاں سے انہیں لیے نکل گیا

بلال بھی وہ سب دیکھتا بغیر کچھ کہے واک آؤٹ کر گیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اسنے ٹرک کا جائزہ لیا جس میں تقریباً ایک سو سے زائد لڑکیاں تھیں جو تمام بے ہوش تھی نتاشا نے ایک کرب زدہ نظر ان کے بے ہوش وجود پر ڈالی۔ اللہ تمہیں اور تمہارے معیار کو سلامت رکھے مرسلین رمیز شاہ۔ "تم جیسے کیلئے نتاشار ضا جیسی بہت" مگر مجھ جیسی کیلئے تم جیسا صرف ایک تھا۔ آنسو قطرہ قطرہ اسکے دل پر گر رہے تھے۔ جہاں میں جا رہی ہوں وہ ایک زنداں ہے ایک قید۔۔۔ یا تو آج میں ان تمام لڑکیوں بازیاب کروالاؤں گئی یا پھر قسمت تم پر مہربان ہو جائے گئی اور تمہیں کبھی میری شکل دیکھنے کو نہیں ملے گئی۔ اللہ تمہیں ہمشیہ اپنی امان میں رکھے۔ کھٹ پٹ کی آواز آئی سوچوں کے محور ٹوٹے تھے نتاشا نے فوراً سے آنسو پونچھتے بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ شروع کی تھی۔

آپ جانتے بھی ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں..؟ طٰہٰ کی تیز آواز پر مرسلین نے اذیت سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔ نتاشا ایسے کیسے لاپتہ ہو سکتی ہے بھائی ادھر دیکھیں مجھے جواب دیں۔ بڑے پاپا نے اسے آپکے بھروسے بھیجا تھا آپ کو اسکی حفاظت کا زمہ سونپا تھا آپ ایسے کیسے انکی امانت کو گم کر سکتے ہیں۔ اسکی خاموشی پر طٰہٰ کی آواز مزید اونچی ہوئی وہ غصے سے لال پیلا ہوتا اسکے سر پر کھڑا چیخ رہا تھا جو خود ہارے ہوئے جواری کی طرح بیٹھا تھا۔ میں نہیں جانتا وہ کہاں گئی۔۔۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے بھائی

کہ وہ کہاں گئی کیونکہ وہ آپکی زمہ داری تھی یار۔۔۔وہ دھاڑا اسے مرسلین سے ایسی بیوقوفی کی امید بلکل نہیں تھی وہ بھی ان حالات میں جب دشمن انکی تاک میں بیٹھے تھے۔۔۔وہ مجھ سے لڑائی کر کے چلی گئی مجھے لگا وہ واپس آجائے گئی مگر وہ نہیں آئی۔وہ بہت ضدی ہے طٰہٰ۔لہجہ حد درجہ ٹوٹا سا تھا۔۔طٰہٰ کو اسکی حالت پر ترس آیا۔۔سرخ آنکھوں سے وہ بند مٹھی کو دیکھے جا رہا تھا۔۔میں اسے ہر طرف ڈھونڈ چکا ہوں۔۔وہ مجھے کہیں بھی نظر نہیں آرہی میری آنکھیں تھک گئی ہیں مگر مجھے اسکا سایہ تک نہیں ملا۔وہ رونے کے قریب تھا۔مجھے اسکی ٹوٹی ہوئی چوڑیاں ملی ہیں مگر وہ نہیں۔اور اب مجھے لگ رہا ہے....اگر وہ مجھے نظر نا آئی تو میں بھی ان ٹوٹے کانچ کے ٹکڑوں کی طرح رفتہ رفتہ ٹوٹ جاؤں گا۔اور وہ رو دیا.جو لڑکی اسکے معیار تک نا آتی تھی وہ اسکی گمشدگی پر رو رہا تھا۔آنسو قطرہ کرتے اسکے بند مٹھی پر گر رہے تھے طٰہٰ کو وہ مضبوط اعصاب کا مالک آج ایک بار پھر ٹوٹا بکھرا سا محسوس ہوا مگر وہ اسے پھر سے بکھرنے نہیں دے سکتا تھا۔

بھائی سنبھالیں خود کو وہ ایک فائیٹر ہے اسے کچھ نہیں ہو گا۔

طٰہٰ غصّہ بھلائے اسے تسلی دینے لگا مگر احمر کے اندر آنے اور وہ شوکنگ خبر سنانے کے بعد انکی ساری تسلیاں خاک ہوئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اب کہاں جارہے ہیں آپ.؟ یہ کیسا سوال ہے یقیناً میں اسے واپس لینے جارہا ہوں۔ مرسلین نے تپ کر کہا۔ آپ بڑے پاپا کے آرڈرز کے خلاف نہیں جاسکتے بھائی اور اسکی فکر نہیں کرے وہ فائیٹر ہے اسے مقابلہ کرنا آتا ہے۔۔ وہ فائیٹر ضرور ہے مگر اسے وہاں ان درندوں کے سامنے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ وہ باہر کو بھاگا تھا۔۔۔ تو کیا آپ یہ سب اسکی محبت میں کر رہے ہیں...؟

مرسلین کے بڑھتے قدم رک گئے۔۔ کچھ کام انسان انسانیت کے ناطے کرتا ہے اور میں اپنی غلطی سدھار رہا ہوں بس۔ دوٹوک جواب آیا مجھے معلوم نہیں تھا کہ انسان انسانیت کے ناطے آنسو بھی بہاتا ہے تو پھر یقیناً وہ آنسو بھی جھوٹے ہونگے۔۔۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں نا بھائی۔؟ طٰہٰ کے کڑک لہجے نے مرسلین کو مڑنے پر مجبور کیا تھا

میرے پاس تمہاری اس فضول بکواس کیلئے وقت نہیں ہے۔ وہ زخمی شیر کی طرح دھاڑا۔ طٰہٰ اسکا جواب سنے طنزیہ ہنس دیا جسے اگنور کیے مرسلین باہر کی جانب بڑھ گیا۔

اندر کیسے جائیں گئیں یہاں تو تقریباً سو سے زیادہ گارڈز ہیں اور ہم صرف چار ہیں۔ طٰہٰ نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔ وہ چاروں ان تنگ گلیوں سے ہوتے دیوار کی اوٹ میں کھڑے مین گیٹ پر نظریں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جمائے کھڑے تھے۔۔میں اس پہیلی کو سلجھانے میں وقت ضائع نہیں کر سکتا طٰہٰ وہ مصیبت میں ہو گئی مجھے جانے دو۔۔۔اب اتنی بھی کیا جلدی ہے بھائی۔طٰہٰ نے فوراً اسکی بازو تھام لی۔۔لڑائی نہیں کرنی تھی اگر اتنی ہی پرواہ تھی تو ۔۔۔

تم بہت بول رہے ہو طٰہٰ یہ نا ہو میں ان سے پہلے تمہارے دانت توڑ دوں۔جھڑک پر طٰہٰ ایکدم سے پیچھے ہوا۔مجھے ایک راستہ ملا ہے۔احمر واپس آتے جلدی سے بولا وہ سب بھی اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔اور پھر اسکے بتائے رستے پر وہ چاروں چھپ کر اندر داخل ہوئے تھے۔۔ایک تو بڑے پاپا کو بھی انفارم نہیں کیا دوسرا بغیر کسی فورس کے یہاں پہنچ گئے ہیں بھائی میری ایک بات لکھ کر رکھ لیں اگر آج یہاں کچھ غلط ہو گیا نا تو بڑے پاپو ہم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گئے۔۔ایسی بات نا کرے سر میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔جہاں صادق بیچارگی سے بولا وہی احمر کا قہقہہ چھوٹتے بچا تھا۔۔ہاں بھئی تم بھی بتا دو کوئی آخری خواہش اپنی۔۔۔طٰہٰ نے وہاں کا جائزہ لیتے احمر کو بھی مخاطب کر لیا۔۔میرے پاس ایسا کچھ نہیں ہے جسکے لئے مجھے میری زندگی کی لالچ ہو۔وہ دوٹوک لہجے میں بات کرتا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تم سب بکواس جاری رکھو میں جارہاہوں۔ گن میں بلٹس چیک کرتے مرسلین اس کھلی کھڑکی سے خالی کمرے میں کود گیا۔ ہم بھی آرہے ہیں بھائی۔۔۔ طٰہٰ اور صادق بھی اسکے پیچھے گئے تھے جبکہ احمر نے ترچھی نظر گیٹ کی طرف ڈالی پھر آسمان میں دیکھتے اسنے گردن گھمائی گہری سانس اندر لی سر نفی میں ہلایا اور آخر جو نہیں کرنا تھا وہی کر دیا۔۔ موبائل واپس رکھے وہ بھی انکے پیچھے اس کھڑکی سے کمرے میں کود گیا۔۔ اس کمرے میں زیادہ کچھ نہیں تھا خالی بوکسز اور کچھ لڑکیوں کے کپڑے ایک طرف رکھے تھے اس سامان کو دیکھتے انہوں نے ایک دوسرے کو اشارہ دیا۔۔۔ باہر سے تیز آواز میں گانوں کی دھمک اندر تک آرہی تھی ساتھ میں شور بھی تھا جن میں مردوں اور عورتوں کی آوازیں شامل تھیں۔۔ میں آگے جاتا ہوں۔۔۔ مرسلین انہیں دیکھتا گن ویسٹ میں رکھے دروازے کو تھوڑا سا کھولتا باہر کو نکلا تھا۔

واہ فرقان میاں آج تو تم نے کمال کر دیا۔ ہر لڑکی ایک سے بڑھ کر ایک ہے دل خوش کر دیا تم نے۔۔۔ پھر یہ بھی تو دیکھو نا تارا بیگم کے کام کس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ ارے ارے بہت ہوئی باتیں اب جلدی سے انکی بولی لگو او باہر سیٹھ انتظار کر رہے ہیں۔۔ ایک کے ایک آوازیں اسکے کانوں میں پڑ رہی تھی۔۔ نتاشا نے ذرا سی آنکھیں کھولیں اور سامنے کا منظر دیکھنا چاہا۔ جہاں بڑے بڑے دیو ہیکل

جیسے تین سے چار گارڈز دروازے کے پاس کھڑے تھے اسکے ارد گرد وہ تمام لڑکیاں بے ہوشی کی حالت میں زمین پر آڑی ترچھی پڑی تھی۔ نتاشا نے موندی آنکھ کو ذرا سا کھول کر دیکھا۔ سامنے بڑے سے صوفے پر تیس پینتیس سالہ عورت ساڑھی پہنے اسکا پلو نزاکت سے اوڑھے بیٹھی گفتگو کر رہی تھی۔۔ دوسری طرف فرقان شاہ بیٹھا تھا وہاں کچھ لوگ اور بھی موجود تھے مگر نتاشا کی حیرت کی انتہا تب ختم ہوئی تھی جب وہاں اسکی نظر ان لوگوں پر پڑی جو زیادہ تر بڑے انڈسٹر لسٹ اور بزنس مین تھے۔۔ تو یہ سارے کمینے اس دھندے میں ملوث ہیں۔ نتاشا نے دانت پیستے دل میں سوچا۔۔ آج کونسی لڑکی کی بولی لگوا وگئی تارا بیگم۔۔؟ وہاں موجود ایک سیٹھ نے انتہائی رہبانیت اور لالچی انداز میں پوچھا ایک منٹ مجھے لگتا یہ ہوش میں آرہی ہے۔ وہ کوئی جواب دیتی تیسرے کی آواز پر ان سب کا رخ نتاشا کی طرف مڑا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔ اسکو ساتھ لانے کیلئے میں نے نہیں کہا تھا۔۔ ہاں کیونکہ میں یہاں اپنی مرضی سے آئی ہوں۔ اپنے بندھے ہاتھوں کو کھولتی وہ تن تنہا نڈر ہو کے انکے سامنے کھڑی جس حوصلے سے بولی تھی وہ سب پل کو ششدر رہ گئے۔

پھر سب کا قہقہہ ایک ساتھ اس کمرے میں گونجا تھا۔۔ تو جانتی بھی ہے لڑکی تو ابھی کہاں ہے اور تیرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ تارا بیگم آگے آتی تند ہی سے بولی۔۔ اتنا تو میں نہیں جانتی مگر یہ ضرور

جانتی ہوں کہ میں تم سب کی بربادی بننے والی ہوں۔وہ بربادی جو تم سب کے چہرے بے نقاب کرے گئی۔وہ باہمت ہو کر بولی۔پہلے یہاں سے زندہ تو نکل جاؤ لڑکی پھر ہمارے چہرے بھی بے نقاب کر لینا۔ پکڑ لو اسے آج اس جل پری کی بولی لگے گئی۔اسے سر تا پیر دیکھتے وہ غلاظت سے کہتی پیچھے کو ہٹی اور گارڈز نتاشا کی طرف بڑھے مگر وہ ہنوز پر سکون سی کھڑی تھی۔ابھی ایک گارڈ اسے ہاتھ لگاتا نتاشا نے گھما کر ایک لات اسکے پیٹ میں ماری دوسری طرف سے گول گھومتے ہوا میں چھلانگ لگا دی اسکی کمر پر زور دار طریقے سے کک مارتی اسے نیچے گرائے اسکے ہاتھ کو توڑ چکی تھی۔وہ سب صرف کچھ سیکنڈ میں ہوا تھا تارا بیگم سمیت فرقان شاہ اور باقی لوگوں کے بھی پسینے چھوٹے تھے۔۔یہ مجھے کوئی عام لڑکی نہیں لگتی۔

(The Warrior)اتنا تعارف کافی ہے یا کچھ اور بولوں۔

دوسرے گارڈز کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ انہیں بھی پچھارتے وہ مغروریت سے گویا ہوئی۔۔اتنا بڑا دھوکہ فرقان شاہ۔۔۔تارا بیگم اسکی طرف مڑتے غیض و غضب کے عالم میں دھاڑی۔۔۔میں کچھ نہیں جانتا یہ لڑکی ایک ٹیچر تھی اسنے مجھے بتایا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسنے کہا اور تم نے یقین کر لیا بیوقوف انسان۔ تم سے تو بادشاہ خود نمٹ لے گا ابھی میں اسے نمٹ لوں۔۔ اسے دھمکی سے نوازتے تارا بیگم اس پر جھپٹی۔ نتاشا نے گھما کر ایک تھپڑ اسکی گن پٹی میں مارا تھا۔۔۔ مجھے دوسری لڑکیوں کی طرح مت سمجھنا تارا بیگم میں کوئی گلاب کا پھول نہیں ہوں جو ذرا سی تیز ہوا پر ٹوٹ کر زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔ میں وہ چٹان ہوں جسے توڑنے کیلئے تمہیں پہاڑ جتنی طاقت اکٹھی کرنی ہو گی۔۔۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا لڑکی تمہاری اتنی جرآت۔ تارا بیگم اپنی اتنی توہین پر سرخ انگارہ ہوتی چیخی۔ ان کو بچانے کو آئی ہو نا تم۔۔۔ تو دیکھو ان کے ساتھ میں کیا کرتی ہوں۔ گارڈ سے گن لیتے اسنے بے ہوش پڑی لڑکی کی طرف اسکی نال کی تھی۔۔ اے ے ے ے رک جاؤ اگر ایک لڑکی کو بھی خروچ آئی تو میں تمہاری موت اتنی بھیانک بنا دوں گی تم اپنے پیدا ہونے پر پچھتاؤ گی۔ نتاشا اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں دھاڑی۔ تو پھر چپ چاپ ہمیں اپنے حوالے کر دو۔ اسنے کہا اور نتاشا نے ہاتھ اوپر کو اٹھا دیئے۔ تارا بیگم فاتحانہ انداز میں مسکراتی گارڈز کو اشارہ دے گئی وہ آگے بڑھ کر گن چھینتے نتاشا نے تیر کی تیزی سے گولی چلائی تھی جو تارا بیگم کا ہاتھ چیرتی نکل گئی۔۔ گولی کی آواز پر وہاں کھلبلی مچ گئی۔ اسکے ہاتھ سے گن زمین پر جا گری جبکہ گارڈز نے نتاشا سے بھی گن چھین لی تھی۔ آہ۔۔۔ وہ درد سے کراہ اٹھی۔۔ مگر پھر نتاشا کو گارڈز کی حراست میں دیکھتے وہ آگے بڑھی اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اپنے بھاری ہاتھ کا تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔ فرقان شاہ نے فوراً سے بے ہوشی کا انجیکشن نکالا اور نتاشا کی بازو میں گھونپ دیا۔۔لے جاؤ اسے۔۔۔اور تیار کرو اسکی بولی آج میں اونچے داموں میں لگواوں گئی۔۔فرقان شاہ تم میرے کمرے میں پہنچو۔نتاشا اپنی غیر ہوتی حالت سنبھالے ہاتھ پیر چلا رہی تھی مگر دماغ غنودگی میں جا رہا تھا اسنے آنکھیں بند کرنے سے پہلے جو چہرا دیکھا وہ مرسلین شاہ کا تھا اور پھر لاکھ ضبط کے باوجود وہ آدھے گھنٹے میں بے ہوش ہو گئی۔یہاں لڑکیوں کی تذکری کے علاوہ بولی بھی لگائی جاتی ہے تم لوگ تیار رہنا جیسے مجھے نتاشا ملے گئی میں اشارہ دوں گا تم لوگ اندر آجانا۔۔مگر ہم تو اندر آگئے ہیں اور آپکے پیچھے کھڑے ہیں۔احمر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بتیسی نکالے کہا تو طٰہٰ اور صادق بھی ہنس دیئے۔۔طٰہٰ نے بھی پولیس یونیفارم بدل دیا تھا

جس کی وجہ سے انہیں بچت ہو گئی تھی وہاں موجود لوگ انہیں پہچان نہیں سکتے تھے۔ابھی وہ اپنی کاروائی شروع کرتے مرسلین اپنے کندھے پر کسی کے بھاری ہاتھ کا لمس محسوس کرتے پلٹا اسکے ساتھ وہ تینوں بھی پلٹے۔سامنے ڈاڑھی مونچھ لگائے قمیض شلوار میں ملبوس حمزہ کو دیکھ ان سب کے پسینے چھوٹے تھے۔۔ایک لفظ نا نکلے تم لوگوں میں کسی کی بھی زبان سے۔۔چپ چاپ میرے پیچھے آؤ۔حمزہ آرڈر دیتا خود آگے نکل گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

طٰہٰ میں اسکا بدلہ تجھ سے ضرور لوں گا۔۔عفاف کی قسم لے لیں بھائی میں نے نہیں بلایا انہیں یہاں۔ مرسلین کے تیور دیکھتے وہ فر فر بولا۔۔ آخر وہ سب انکی نظروں سے بچتے بچاتے فرسٹ فلور کے ایک خالی کمرے میں پہنچے تھے۔۔جہاں حمزہ کے اینٹر ہوتے وہ سب اینٹر ہوئے سامنے آریان سمیت ملائکہ وقاص حمزہ اور فیصل کے خطرناک گھوریوں سے خود کو نوازش پا کر ان سب کے تھوک حلق میں ہی اٹکے تھے۔۔میرے حکم کی کیخلاف ورزی کرنے کی جرات کی بھی کیسے تم لوگوں نے۔۔۔ آریان کی دہشت زدہ سی آواز پر وہ سب اپنی جگہ لرز اٹھے۔بب۔۔بڑے۔۔پپ۔۔پاپا... مم۔۔۔مجھ سے قسم لے لیں میں بھائی کی وجہ سے یہاں آیا تھا۔

میں نے تم سے بڑا ڈرپوک انسپیکٹر اپنی زندگی میں نہیں دیکھا کمینے۔۔۔سامنے ڈی ایس پی ہوتا تو میں آپکی سائیڈ ضرور لیتا بھائی مگر آریان ملک کے سامنے میں یہ بڑا پن نہیں دیکھا سکتا۔

یہ کیا بڑبڑا رہے ہو تم دونوں منہ ہی منہ میں۔۔۔جواب دو آریان کی بات کا۔وقاص کی آواز پر وہ دونوں جھٹ سے سیدھے ہوئے۔جس نے آپکو یہاں بلایا اسنے وجہ بھی بتائی ہو گئی یقیناً۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نہیں میں نے انہیں وجہ نہیں بتائی۔ احمر شجیع نے انتہائی اطمینان سے کہا۔۔ تو تم غدار ہو ہمارے بیچ ۔۔۔ مرسلین اب اس پر چڑھ ڈورا۔۔ جواباً اسنے لاپرواہی سے کندھے اچکائے جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔ ہم نتاشا کیلئے یہاں آئے ہیں۔ آریان کی گھوری پر آخر وہ بول پڑا۔۔ واٹ نتاشا کہاں ہے اور وہ یہاں کیسے آئی۔؟ ملائکہ فوراً سے اسکے سامنے آئی۔۔ اور پھر مرسلین نے ساری بات گول گھوما کر انکے گوش گزار کر دی۔ وقاص اور ملائکہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔۔ میں نے اسے تمہارے بھروسے بھیجا تھا مرسلین تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے۔۔۔ آریان کے سخت لہجے پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا۔۔ اور طٰہٰ تم۔۔۔ تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو۔۔۔ ڈیڈ مجھے نتاشا کی فکر ہو رہی تھی اسلئے ۔۔۔

اسلئے تم لوگ منہ اٹھا کے بغیر کسی تیاری اور بیک اپ پلان کے دشمن کی کھچار میں گھس گئے۔ اب کے فیصل بھی غصے سے بولا۔ غصہ کرنے سے کچھ نہیں ہو گا سر۔۔۔ یہاں کچھ دیر بعد لڑکیوں کی بولی لگنے والی ہے ہمیں پلان بنانا ہو گا اور نتاشا میڈم سمیت ان تمام لڑکیوں کو بھی بچانا ہو گا۔ احمر نے تحمل سے کہا تو آریان جو گہری سوچ میں تھا اسنے موبائل پر واٹس ایپ کھولا اور سب کو نزدیک بلایا۔ اس عمارت میں دو فلور ہیں اسنے نقشہ انکے سامنے کیا جو اسنے ارجنٹ بیسز پر منگوایا تھا میرے خیال سے قید شدہ

تمام لڑکیاں اسی فلور پر ہوں گئی کیونکہ سیکنڈ فلور پر ایک ہال اور صرف تین کمرے ہیں یہ۔۔۔ آریان نے ان پر انگلی رکھے کہا۔ اس ہال میں بولی لگے گئی۔ یہ پہلا کمرہ جو کے چینجنگ روم کے طور استعمال کیا جاتا ہے اور یہ دو کمرے ہیں جو کے انکی رہائش میں ہیں۔ وقاص حمزہ اور میں مرسلین کے ساتھ نیچے جائیں گئے۔ فیصل تم ملائکہ، صادق احمر اور طٰہٰ کے ساتھ اس فلور پر جتنی بھی لڑکیاں ہیں انہیں یہاں سے باہر بھیجنے کا بندوبست کرو۔ یہ کچھ سموگ بومز اور بلٹس ہیں سب اپنے پاس رکھ لو بلوٹوتھ سب کے اون ہونے چاہیئے۔ گولی چلانے سے گریز کرنا۔ ورنہ معاملہ بگڑ سکتا ہے۔ میں نے پولیس کو انفارم کر دیا ہے یقیناً اب تک عمارت کے باہر گارڈز کا صفایا ہو چکا ہو گا۔

اگر ایسا ہے تو ہمیں بھی نکلنا چاہیئے۔ مرسلین کی جلد بازی پر فیصل نے اسے گھورا تھا جیسے کہنا چاہتا ہو تم گھر چلو پوچھتا ہوں تمہیں۔ اور پھر وہ سب اپنے اپنے مقام کی طرف پہنچ گئے تھے

طٰہٰ تمہیں نتاشا ملی۔۔۔ نہیں ملائکہ آنٹی ساری لڑکیاں بھیج دی ہیں مگر وہ ان میں نہیں ہے۔۔۔ یا اللہ تو خیر فرما۔۔۔ ملائکہ فوراً سے نیچے کی جانب بھاگی۔۔ صادق کو ان لڑکیوں کے ساتھ بھیجتے طٰہٰ اور احمر بھی انکے پیچھے گئے تھے۔۔۔ سب سیٹ ہے۔۔۔ یس سر باہر پولیس کی بھاری نفری پہنچ گئی ہے۔۔۔ فیصل کی آواز گونجی

ہم نے ہال کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ حمزہ کی آواز بھی گونجی۔۔ میں ہال کی اینٹرنس پر ہوں۔ مرسلین بھی بولا۔

میں نے ویڈیو بنالی ہے اگر کوئی بچ بھی گیا تو ثبوت رہے گا پاس ہمارے۔ وقاص کی آواز پر وہ سب اطمینان سے سر ہلا گئے۔۔ فرسٹ فلور کلئیر ہو چکا ہے۔ طٰہٰ کی آواز پر سب مزید متوجہ ہوئے۔

مگر نتاشا وہاں نہیں ہے۔ ملائکہ کے جملے پر ان سب کی پریشانی میں دوگنا اضافہ ہوا۔۔ کہیں بولی نتاشا میڈم کی تو۔۔ بکواس بند کرو احمر۔۔ وہ آگے کچھ کہتا مرسلین کی دھاڑ پر خاموش ہو گیا۔ احمر کا شک ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اسلئے سب چوکنا رہو۔ مرسلین غصے سے نہیں ہوش سے کام لو تم اس وقت دشمن کے علاقے میں ہو ذرا سا جذباتی پن اور ہماری ساری گیم الٹ سکتی ہے۔۔ آئی انڈر سٹینڈ بڑے پاپا۔۔ وہ گہرا سانس بھر کے رہ گیا۔۔ مگر مرسلین کا سارا حوصلہ جواب دے گیا۔ جب اسکی نظر ہال کی اینٹرنس پر پڑی جہاں نتاشا ڈیپ گلے والی ساڑھی میں ملبوس بے ڈھنگی چال چلتی گارڈز کے ہمراہ اندر آرہی تھی۔۔ وہ اپنے ہوش میں نا ہو کر بھی خود پر ضبط کر رہی تھی وہ ہمت مجتمع کر رہی تھی تاکہ ان سے لڑ سکے۔۔ وہ اسکی گن چھیننا چاہتی تھی لوگوں کی غلیظ نظریں اسکو اپنے جسم سے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس ساڑھی میں اسکا آدھا جسم برہنہ ہو رہا تھا مرسلین لوگوں کی نظریں اس پر دیکھتا

اسکی طرف بھاگا تھا برداشت تو ملائکہ کی بھی ختم ہو چکی تھی وہ انجام سوچے بغیر مرسلین سے پہلے ہوا کی تیزی اس طرف بھاگی تھی

مرسلین نے بھاگتے کھڑکی پر لگا پردہ زور سے کھینچا تیر کی تیزی سے ملائکہ سے پہلے اس تک پہنچتا اس کے وجود کو ڈھانپ دیا۔اسے سنبھالے۔ملائکہ کو اسے تھماتے مرسلین نے گارڈز کو لات مارتے ایک کے ایک بعد ایک گھونسے مارے زمین بوس کر دیا۔۔شٹ۔۔۔حمزہ وقاص۔۔ملائکہ اور مرسلین کو کور دو فوراً۔

آریان کی بلند آواز پر جہاں وہ پلر کی اوٹ سے باہر نکلے گولیاں چلانے لگے وہی وہاں موجود تمام تماشائی بھی اپنی گن نکال چکے تھے۔۔مگر یہ کیا۔۔۔وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔وہاں موجود کسی بھی تماشائی اور گارڈز کی گنز میں بلٹس نہیں تھیں۔۔لگتا ہے آپ سب انہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔احمر کی شریر آواز پر وہ سب اس نوجوان کی طرف دیکھنے لگے جو چیئر پر مزے سے بیٹھا بلٹس کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔گڈ جاب احمر۔۔۔ تھینکس آریان سر۔۔ کھیل ختم ہوا تارا بیگم۔۔۔آریان سامنے آتا بولا تو وہ ضبط کے کڑوے گھونٹ بھر کے رہ گئی۔گارڈز کو پولیس پہلے ہی اندر آتی پکڑ چکی تھی۔۔ان سب باراتیوں کو بھی سسرال لے جائیں انسپیکٹر۔۔۔آریان کی اواز پر وہاں بھگدڑ مچ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ سب اپنے بچاؤ کو ہاتھا پائی شروع کر چکے تھے۔طٰہٰ کی نظر باہر کو بھاگتے شخص پر پڑی۔تو میرا شک ٹھیک تھا آپ بھی ان سب میں ملوث ہیں افسوس۔۔۔اسنے بھاگتے شخص کو روکنے کے بجائے افسوس سے سوچا۔۔تمہاری اتنی جرات تم نے میری بیٹی کو ہاتھ بھی کیسے لگایا۔ملائکہ نے بھاگتی تارا بیگم کے راستے میں حائل ہوتے زوردار طریقے سے ایک گھونسا اسکے منہ پر مارا تھا۔۔میری بیٹی کی بولی لگاؤ گئی تم۔۔۔شرم آنی چاہیئے تمہیں ایک عورت ہو کے دوسری عورت کی عزت پامال کروا رہی ہو تم۔تم جیسی عورتوں کیلیئے تو جہنم کی آگ بھی کم ہے۔پے درپے اس پر تھپڑوں کی بارش کرتی ملائکہ نے اسے دھنک کے رکھ دیا تھا۔۔۔چھوڑ دو اسے ملائکہ۔۔۔نتاشا اب ٹھیک ہے۔وقاص نتاشا کو ساتھ لگائے اسکی طرف آیا۔۔تمام تماشائی بھی پولیس کی حراست میں آچکے تھے اب وہاں صرف آریان کی ٹیم اور تارا بیگم بچی تھی۔۔اب تم شرافت سے ہمیں بتاؤ گئی بادشاہ خان کے بارے میں یا پھر ہم اپنے طریقے سے اگلوائیں۔۔ہاہاہاہا اسکا مکروہ قہقہ ہال میں گونجا تھا۔۔ہم نے پاکستان کو برباد کرنے کی قسم اٹھائی ہے اور تمہیں کیا لگتا ہے آریان ملک تم مجھ تک پہنچ گئے تو میرے بھائی تک بھی پہنچ جاؤ گئے۔بھائی۔۔۔اس حقیقت پر ان سب کو روزوں کا جھٹکا لگا تھا۔۔ہاں..!بھائی بادشاہ خان کی بڑی بہن تارا خان ہوں میں۔۔بادشاہ خان پاکستان آنے والا ہے انکل میں نے انہیں بات کرتے سنا تھا۔نتاشا کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نڈھال سی آواز پر کوئی کچھ کہتا تارا انکا دھیان ہٹتے دیکھ اپنی ویسٹ سے گن نکالے نتاشا کو دبوچ چکی تھی۔۔۔ خبر دار آریان ملک۔۔۔ اگر ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو۔۔۔ مجھ تک اور میرے بھائی تک تم لوگ کبھی نہیں پہنچ سکو گئے مگر اپنی اس لڑکی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گئے۔۔ جہاں وہ چیخی وہی ملائکہ اور مرسلین سمیت ان سب کی جان ہتھیلی پر آئی۔۔ا۔۔ اسے چھوڑ دو۔۔۔ ہم تمہیں یہاں سے جانے دیں گئے۔ مرسلین کی لڑکھڑائی آواز پر وہ سب قدم پیچھے لے گئے مگر احمر چالاکی سے اسکے پیچھے آتا گن والا ہاتھ تھامنے کو تھا تارا بیگم نے اس سے پہلے ہی ٹریگر دبایا دوسری طرف سے مرسلین اسکے ہاتھ پر جھپٹتا تب تک گولی چل چکی تھی اور نتاشا کا وجود ڈھیر ہو چکا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

طٰہٰ اور نتاشا آپس میں بات کر رہے تھے وہ اس وقت ہوسپٹل میں موجود بیڈ پر لیٹی تھی گولی بازو سے نکال لی گئی تھی وہ پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہی تھی آریان کی ٹیم بھی وہی موجود تھے مگر نتاشا کی نظریں کمرے کے چاروں اطراف میں گھومتی کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔ فکر نہیں کرو وہ ابھی یہی ہیں ڈاکٹر سے بات کرنے گئے ہیں۔ جہاں طٰہٰ نے خاصی اونچی آواز میں کہا وہی نتاشا گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔ ملائکہ اور ان سب کے چہروں پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔ جو نتاشا سے بھی مخفی نہیں رہی۔۔ میں

تمہارے بھائی کو نہیں ڈھونڈ رہی تھی سمجھے تم۔ مگر میں نے تو بھائی کا ذکر کیا ہی نہیں میری پیاری بہن ۔۔۔طٰہٰ نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔۔ نتاشا کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

سب کے ہونٹوں پر پھیلا تبسم دیکھ وہ جی بھر کے شرمندہ ہوئی مگر پھر دروازہ کھلا اور مرسلین رمیز شاہ وارڈ میں آیا اسکے کپڑوں پر خون لگا یقیناً اسی کا تھا۔ نتاشا اسے دیکھتی تکیے سے ٹیک ہٹائے رخ بلکل پھیر گئی۔ جسکا مطلب صاف تھا وہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ سب کو اگنور کیے وہ چلتا نتاشا کے پاس آرکا۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے اب..؟۔۔افسوس...!زندہ ہوں تمہاری خواہش پوری نہیں ہوئی تمہیں پھر سے میری شکل دیکھنی پڑی مگر فکر نہیں کرنا زیادہ دن نہیں دیکھنی پڑے گئی۔۔وہ جو بھی بات تھی ہم دونوں کے بیچ تھی تم یہاں سب کے سامنے گلا کیوں پھاڑ رہی ہو۔۔۔ان سب کو ترچھی نظر دیکھ مرسلین اسکے سر پر کھڑا دانت پیس کر بولا۔۔۔اوہیلو مسٹر مرسلین شاہ کس گمان میں بیٹھے ہو ۔۔۔نتاشا اسکے سامنے ہوئی۔ ہمارے درمیان جو مشن تھا وہ ختم ہوا ہم دونوں میاں بیوی بنے وہ بھی جھوٹ موٹ کے،وہ ناٹک بھی کھلا اس ہو چکا۔ تو ظاہر سی بات ہے اب میں سب کے سامنے ہی گلا پھاڑ کے تم سے بات کروں گئی۔۔۔اول درجے کی بدتمیز لڑکی ہو تم۔۔۔مرسلین کا میٹر گھوما وہ بھڑک اٹھا۔۔تو کس نے کہا تھا مجھے وہاں بچانے آؤ مرنے دیتے نا اس اول درجے کی بدتمیز لڑکی کو۔وہ سب

پیچھے بیٹھے انکا منہ تکنے۔لگے۔پاگل ہو گیا تھا میں جو تمہیں بچانے آ گیا۔۔وہ تو ہو گئے تھے بیچارے۔طٰہٰ نے افسردگی سے کہا۔تم بکواس بند کرو۔وہ دھاڑا۔۔تو تمہارا اپنا قصور ہے۔میری بلا سے پاگل ہو جاؤ یا مینٹل ہو سپٹل پہنچ جاؤ۔نتاشا تپ کر بولی۔مرسلین اسے گھورتا آریان کی طرف مڑا۔۔بڑے پاپا آج کے بعد اگر میں کسی مشن پر جاؤں گا تو اکیلا۔۔۔اگر یہ لڑکی میرے ساتھ بھیجی گئی تو میں مرسلین رمیز شاہ بذاتِ خود جا کر اسے دشمنوں کے حوالے کر آؤں گا۔۔اگر اسکی سلامتی چاہتے ہیں تو یہی رکھئیے گا اسے۔نتاشا اسکی بات سنتے بیڈ سے چھلانگ لگاتے اسکے سامنے آئی۔۔۔تم مجھے دشمنوں کو دے کے آؤ گئے جیسے میرے تو ہاتھ پاؤں ہی نہیں ہوں گئے،نا منہ میں زبان ہو گئی میں تو جیسے تمہارے ساتھ چلتی چلوں گئی۔۔۔وہ تمہارے ہاتھ پاؤں باندھ بھی تو سکتے ہیں۔طٰہٰ پھر بولا۔۔۔بلکل۔۔۔مرسلین طنزیہ مسکرایا۔۔میں منہ توڑ دو گئی تمہارا تم مجھے ہاتھ لگانے کی جرآت کر کے تو دیکھو۔نتاشا نے اسے گھورتے کہا۔۔یہ لو لگایا ہاتھ کیا کر لو گئی۔مرسلین نے اسکے کندھے کو ذرا سا ٹچ کیا۔وہی نتاشا نے ہاتھ گھما کر مکا بنائے اسکے ناک پر مار دیا۔۔آہ میری ناک۔۔۔۔مرسلین اچانک حملے پر درد سے کراہ اٹھا۔۔دوسری طرف وہ سب انہیں بچوں کی طرح لڑتا دیکھ سر تھامے بیٹھے تھے طٰہٰ کا قہقہہ ہاسپٹل کے کمرے میں گونجا۔۔میں۔۔۔میں اسکا قتل کر دوں گا۔۔۔۔مرسلین چیخا اسکا بس نہیں چل رہا تھا نتاشا

کو گولی سے اڑادے۔۔تم کیا دانت نکال رہے ہو ایک پولیس آفیسر کے سامنے یہ مجھے مارنے کی دھمکی دے رہا ہے اور تم وہاں لیٹ کر چھت پھاڑ قہقہے لگا رہے ہو۔۔۔سوری ٹو سے میم.... میاں بیوی نقلی ہو یا اصلی مگر پولیس والے ایسے معاملات میں انٹرفیئر نہیں کرتے۔طٰہٰ نے انتہائی ادب سے انہیں بتایا۔۔۔بکواس بند کرتو۔۔۔کیا اصلی نقلی لگا رکھا ہے۔جا رہا ہوں میں یہاں سے بھاڑ میں گئی عیادت ۔۔۔وہ چیخ ہی پڑا۔

تم کیا جاؤ گئے میں خود جا رہی ہوں یہاں سے۔۔۔نتاشا اسے کندھا مارتی پہلے باہر کو بھاگی۔اس پر مرسلین بھی پیر پٹختا باہر کی جانب نکل گیا۔۔یہ سب کیا دیکھنا پڑ رہا ہے ہمیں۔حمزہ چہرے پر ہاتھ رکھے معصومیت سے گویا ہوا۔ابھی یہ سوچو اور کیا کیا دیکھنا پڑے گا۔وقاص کی بات پر وہ سب تاسف سے سر ہلا گئے۔

میں سوچ رہی ہوں ان دونوں کی شادی کروا دیتے ہیں۔۔۔تم کیوں چاہتی ہو ملائکہ کل کو نیوز پیپر میں خبر چھپی ہو مرسلین رمیز شاہ سن آف فیصل شاہ نے اپنے ہی بیوی کو قتل کر ڈالا۔

میں بڑے پاپا کی بات سے ایگری کرتا ہوں۔طٰہٰ کی آواز پر وہ سب گہری سانس بھر کے رہ گئے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ جانتا تھا جتنی تکلیف میں وہ ہے اس سے کئی زیادہ تکلیف میں حیام ہو گئی مگر حیام جو قدم اٹھانے جا رہی تھی اسکے بعد آریان اسکے ساتھ بات کرنے کا روادار نہیں تھا وہ عزہ کو اس سے دور بھیجنا چاہتی تھی اور یہ بات آریان ملک ہر گز نہیں برداشت کر سکتا تھا جس قدر اسکی بیوی کی دوری اسکے لیے اذیت ناک تھی ویسی ہی اذیت اسے اپنی بیٹی کی دوری پر بھی ہونی تھی مگر حیام کا بے تکا ڈر اسے غلط راہ پر چلنے پر مجبور کر رہا تھا حیام کے چہرے پر گہری نگاہ ڈالے اسنے موبائل ٹیبل پر رکھا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔ اسکے لیٹتے ہی حیام کی آنکھ کھلی تھی اسنے موندی موندی آنکھیں کھولے پہلے آریان کو پھر سامنے دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھا پھر ایک شکایتی نظر آریان پر ڈال کر وہ کروٹ بدل گئی۔۔ اسکے بدلے رویے نے آریان کے دل کو ٹھیس پہنچائی تھی اسے کب برداشت تھا اسکی معصوم بیوی اسکو یوں نظر انداز کرے۔۔ تمہیں معلوم ہے تمہیں دیکھ کر سونے کی عادت ہے مجھے۔۔ مگر مجھے نہیں ہے۔ دوبدو جواب آیا۔۔ ناراض ہونا میرا بنتا ہے حیام۔ "ہاں تو آپ اتنے دن سے ناراضگی نبھا تو رہے ہیں آریان اور کیا چاہتے ہیں اب آپ۔ اسکے لہجے میں تلخی در آئی" وہ لمحہ بھر چپ ہوا۔ اسے اپنی آغوش میں لیتے اریان نے اسکا سر سینے پر رکھا وہ مزاحمت کیے بغیر آنکھیں موند گئی۔۔ تم میں اور عزہ میں میری جان بستی ہے حیام تم دونوں کی دوری آریان ملک کو پاگل بنانے کیلئے کافی ہے۔ تم میری بیوی، میری کمزوری

ہو مجھے جان سے زیادہ عزیز ہو۔ مگر عزہ میری طاقت ہے اسکے لئے میری ساری محبت بھی تھوڑی لگتی ہے مجھے۔ تم میری پرنسیس کو مجھ سے دور بھیجنا چاہتی ہو میرا کیا ہو گا اسکے بغیر یہ کیوں نہیں سوچتی تم۔۔۔؟ اسکے لہجے میں تھکن نمایاں تھی۔۔۔ حیام نے واقعی اس حد تک نہیں سوچا تھا وہ سمجھتی تھی اسے عادت ہو جائے گئی" مگر اسے کون سمجھاتا کسی کی عادت ہونا بری عادتوں میں سے ایک ہے اور اگر ایک بار یہ بری عادت لگ جائے تو ناں یہ اچھی عادت میں بدلتی ہے نا ختم ہوتی ہے۔"۔۔ مم... مگر آریان و.. وہ۔۔۔ وہ مزید کچھ کہتی آریان نے دھیرے سے اسکے بالوں میں لب رکھے۔۔ جب تک میں زندہ ہوں میری بیوی بیٹی اور خاندان کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرآت نہیں کر سکتا حیام۔۔۔ میرا وعدہ ہے تم سے تمہاری بیٹی یہاں محفوظ رہے گئی۔ آریان کے اٹل لہجے پر حیام اسے دیکھتی پھر سے سینے پر سر رکھ گئی جسکا مطلب تھا وہ مطمئن ہو چکی ہے۔۔ آریان گہرا سانس بھرتا اسے خود میں بھینچے آنکھیں موندے لیٹ گیا۔ مگر اسے کہاں خبر تھی اسکے یہ وعدے بہت جلد کوئی بہت بُری طرح توڑنے والا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

یہ کس کی شادی شروع ہو گئی ہے۔؟۔۔اللہ۔۔۔یہ کون بد بخت صبح صبح میرے سر پر ڈھول بجا رہا ہے۔وہ کارپٹ پر آڑی ترچھی لیٹی کانوں پر ہاتھ رکھے غصے سے چیخی مگر پھر جب ذہن بیدار ہونے لگا تو وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی ارگرد کا منظر دیکھا خود کو فرش پر سویا دیکھ اسکا سر ہی گھوم گیا۔ آج اسکا آخری پیپر تھا جسکی تیاری کرتے کرتے وہ فرش پر ہی سو گئی تھی۔ عجیب ہے آریان ملک کی معصوم بیوی مجھے جگانے کیوں نہیں آئی آج۔۔۔خود سے ہمکلام ہوتے اسنے جیسے ہی دروازے کی طرف دیکھا تو پھر سر پکڑ گئی۔۔۔یا اللہ آج پھر کلاس لگنا پکی۔۔۔دروازے کو لاکڈ دیکھ وہ فوراً سے اٹھی۔حیام کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ روم لاکڈ کر کے پڑھائی کرنے سے باز نہیں آتی تھی۔۔۔ضرور وہ مجھے جگانے آئی ہو گئیں مگر دروازہ لاک ہونے پر واپس چلی گئی ہوں گی۔خود سے ہی گفتگو فرماتی وہ دروازے کی طرف جاتی۔اسکا موبائل پھر سے چیخ پڑا۔۔۔اللہ ایک تو یہ الارم۔۔۔وہ واپس پلٹی اور الارم بند کرنے کو موبائل اٹھایا ہی تھا جب وہاں روشانے اور ارسل کی ان گنت کالز دیکھتے اسکا سر ہی چکرا گیا۔۔وہ کال بیک کرتی مگر روشانے کی طرف سے موصول ہوا میسج پڑھ کر اسے اپنی دنیا گھومتی محسوس ہوئی۔۔دل۔۔۔اسکے لب پھڑ پھڑائے وہ ڈوپٹہ اٹھاتی تیر کی تیزی سے اسکے کمرے کی طرف بھاگی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ کمرے میں داخل ہوئی سامنے بیڈ خالی تھا اسکے دل کو کچھ ہوا وہ آگے بڑھتی عزہ کو پاؤں میں کچھ چبھا اسنے نظر زمین کی طرف پھیری۔زمین پر ہر طرف اسکی جیولری بکھری تھی وہ آگے آئی امیمہ کا دوپٹہ زمین پر پڑا تھا اسکی متلاشی نظریں مزید اسے کھوجتی عزہ کو وہ سامنے صوفے کے قریب گھٹنوں میں سر دیئے رات والے ڈریس میں نظر آئی. اسکے دل نے بہت کچھ غلط ہونے کا خدشہ بیان کیا۔۔۔دل۔۔۔عزہ اسے شدت سے پکارتی اسکے قریب بیٹھ گئی۔امیمہ نے خالی خالی نظروں سے سر اٹھائے اسکی طرف دیکھا۔رات بھر کی جاگی آنکھیں بکھرے بال ڈوپٹے سے بے نیاز، سرخی مائل آنکھیں، پپوٹے رونے کے باعث سوجھ چکے تھے چہرے پر حد درجہ مایوسی پھیلی تھی۔وہ اسکی ہنستی کھیلتی دل نہیں تھی جسکو اسنے رات سجایا تھا جسکے مدھم خوبصورت قہقہے سنتے جیسے وہ جی اٹھی تھی۔وہ تو ایکبار پھر امیمہ شاہ بن گئی تھی جسکا واسطہ راتوں سے تھا جو اندھیروں میں خود کو چھپاتی آئی تھی جسکی زبان پر قفل رہتا تھا جسکی آنکھیں بغیر آنسوؤں کے روتی تھیں۔۔یہ..یہ کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی دل۔۔۔ہوا کیا ہے..؟اسکے حلق میں آنسوؤں کا پھندا لگا۔۔می۔۔میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں جواب دو دل ورنہ مجھے کچھ ہو جائے گا تمہاری یہ حالت مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی۔آخر وہ رو دی..امیمہ ہنوز اسے خشک خالی آنکھوں سے دیکھے گئی۔۔کیا آپ کو میری آنکھوں سے معلوم نہیں

ہو رہا۔ آپکی دل اپنا سب کچھ ہار آئی ہے آپی۔۔۔وہ برباد ہو گئی ہے۔اسکی ساری زندگی کی ریاضت مٹی ہو گئی۔وہ ناچاہتے ہوئے مایوسی کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔عزہ شوکڈ ہوئی کیونکہ روشانے نے اسے حقیقت ابھی نہیں بتائی تھی۔۔کہہ کیا رہی ہو۔ہوا کیا ہے تم تو کل یحییٰ کے ساتھ گئی تھی نا پھر کیا ہوا۔ یحییٰ نے کچھ کہا کیا۔۔۔اسنے لڑائی کی کیا تم سے۔؟۔۔مجھے بتاؤ دل میں یحییٰ سے بات کروں گئی اسے ڈانٹوں گئی تمہارے لیے تو عزہ آریان ملک کچھ بھی کر گزرے گئی۔۔۔آپ کچھ بھی کرے گئی میرے لیے۔"سپاٹ انداز"۔۔۔بلکل کچھ بھی۔۔۔عزہ ایک عزم سے بولی۔۔پھر مجھے ایک ایسا دل لا دے جو یحییٰ میر سے نفرت کرتا ہو۔ایک ایسا وجود جسے یحییٰ میر کی موجودگی زہر لگے۔وہ آنکھیں جو یحییٰ میر کے تعاقب میں کبھی ادھر ادھر نا بھٹکے۔۔ایسا دماغ جو یحییٰ میر کی سوچوں کو خود پر حاوی نا ہونے دے۔ جو اس ایک شخص کو خود پر حرام قرار دے دے۔اسکو سوچنا،دیکھنا،سننا ہر ایک احساس پر پابندی لگا دے۔۔مجھے ایک ایسی امیمہ لا دے آپی میں ساری زندگی آپکی احسان مند رہوں گئی۔آخر کو اسکا لہجہ بھرا گیا۔وہ عزہ کے سامنے ہاتھ جوڑے زارو قطار رو دی۔۔اسکے الفاظ عزہ کو جھنجھوڑ کے رکھ گئے۔ اسنے کبھی گمان بھی نہیں کیا تھا وہ یحییٰ میر کا تسبیح کے دانوں پر ورد کرنے والی لڑکی اس سے اتنی سخت

نفرت کرے گئ۔۔میں یحیٰ کو آگ لگادوں گئ دل مجھے بتاؤ اسنے کیا کہا ہے تمہیں۔؟امیمہ اسکی آنکھوں سے پھوٹتے شرارے دیکھ ایکدم سے سہم گئ۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کمرے کا دروازا کھولا وہ آنافانا اندر داخل ہوتے ایکدم سے پھٹ پڑی۔۔۔ڈیڈ میں ہرگز اس کھڑوس انسان سے شادی نہیں کروں گئ۔ آپ ایسے کیسے مجھ سے پوچھے بغیر اس رشتے کیلئے ہاں کرسکتے ہیں وہ جلاد ایک نمبر کا۔۔ آہہہہہ۔۔۔ کھانسی کی آواز پر عفاف پلٹی اور پھر اسے کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آئی جہاں وہ اپنا سرخ پرتا چہرا چھپا سکے۔ملک ولا کے تمام افراد نتاشا کے کمرے میں موجود تھے جنہیں وہ جلد بازی میں دیکھ ہی نہیں سکی تھی۔ان سب کے چہروں پر پھیلی مسکراہٹیں عفاف سے مخفی نہیں رہی تھی۔۔وہ کچھ کہتی اسکی نظر طٰہٰ میر پر پڑی اور وہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گئ۔یااللہ یہ کیا ہو گیا اسکے سامنے بول دیا۔۔وہ دل میں ہی سوچتی طٰہٰ کے سخت تاثرات کو چانچتے حیام کی اوٹ میں چھپی۔۔مم...مجھے نہیں پتہ تھا آپ سب یہاں ہیں..؟ان کو خود کی طرف تکتا پا کر وہ ہکلائی۔تو وہ سب دل کھول کر ہنس دیئے عفاف مزید جزبز سی ہوتی ملائکہ کی طرف بھاگی اور اسکی گود میں سر رکھا تھا۔ ممممااااا۔۔وہ زچ ہو کر بولی۔۔۔جی مما کی پرنسیس۔۔۔ملائکہ نے مسکراتے پیار سے اسکے بال چھوئے۔۔۔اسے

گھورنا بند کرو طٰہٰ۔۔۔ڈیڈ وہ مجھے کھڑوس کہہ رہی ہے اب کیا میں اسے گھوروں بھی نہیں۔۔۔طٰہٰ نے منہ بگاڑے کہا۔۔ضرور تم نے کوئی ایسی حرکت کی ہو گئی تب ہی وہ تمہیں اتنے پیارے ناموں سے بلا رہی ہے۔مرسلین کے فقرے پر طٰہٰ دانت پیس کر رہ گیا۔بھائی آپ تو کم از کم میرا ساتھ دے دیں۔۔۔بلکل ویسے ہی جیسے تو نے ہوسپٹل میں میرا ساتھ دیا تھا۔۔تو اب کیا آپ اپنے معصوم بھائی سے بدلہ لیں گئے۔؟وہ حیران ہی تو ہوا۔۔کوئی شک ہے۔اسکا اطمینان بھی لاجواب تھا۔۔یہ عفاف کس بارے میں بات کر رہی ہے وقاص۔؟آریان کی پکار پر سب سنجیدہ سے ہوئے۔۔بھائی دراصل طٰہٰ عفاف کو پسند کرتا ہے۔حمزہ نے بات کا آغاز کیا۔۔اور عفاف...؟۔۔۔وہ اسے پسند نہیں کرتی آریان انکل۔۔۔نتاشا نے فوراً کہا۔جیسے وہ اسی سوال کے انتظار میں بیٹھی ہو۔۔تم بیچ میں کیوں بول رہی ہو ۔۔۔یہ ان دونوں کا مسئلہ ہے۔۔یہ میری بہن کا مسئلہ ہے مسٹر مرسلین۔۔تو عفاف خود جواب دے گئی۔۔تم چپ رہو میں اسکی بہن ہوں۔مجھے پتہ ہے۔۔۔تم دونوں چپ رہو۔وہ کمرا ایک بار پھر میدانِ جنگ بنتا آریان کی تیز آواز پر ان دونوں کو سانپ سونگھ گیا۔۔طٰہٰ سر تھامے بیٹھا تھا جسکا رشتہ ابھی طے نہیں ہوا تھا جنگ پہلے شروع ہو گئی تھی۔۔کیا بچوں کی طرح تم دونوں ہر وقت لڑتے رہتے ہو۔وہ برہم ہوا تو دونوں سر جھکا گئے۔۔ہاں اتنا تو وقاص اور ملائکہ بھی نہیں لڑتے تھے۔۔خاموش

رہو فیصل۔۔۔الٹی بات مت کیا کرو ہر بار۔ملائکہ وقاص کیا تم لوگوں کو اس رشتے سے کوئی اعتراض ہے۔؟وقاص نے جواباً ملائکہ کی طرف دیکھا۔اگر عفاف راضی ہے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اریان۔۔اب سب کا رخ عفاف کی طرف تھا جو ذرا سی نظریں اٹھائے طٰہٰ کی طرف دیکھ رہی تھی جسکی آنکھوں میں پھیلی سنجیدگی اسے ڈرا رہی تھی۔۔بتاؤ بیٹا آپ کو اس رشتے سے کوئی اعتراض ہے۔۔۔اگر ہے تو آپ بلا جھجھک بول سکتی ہو۔آپ سے کوئی زبردستی نہیں کرے گا۔آریان نے جتنی نرمی سے کہا عفاف میں ہمت پروان چڑھی مگر پھر طٰہٰ کو دیکھتے اس پر کپکپی طاری ہوئی۔۔زارا نے وہ منظر بہت غور سے دیکھا تھا مرسلین اسکی جھجھک کم کرنے کو طٰہٰ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔اب جواب دو بچے۔مرسلین نے کہا تو عفاف نے دھیرے سے سر ہاں میں ہلایا۔۔مم۔۔مجھے ان سے شادی نہیں کرنی۔آخر وہ بول گئی۔۔وجہ۔۔۔؟آریان کوئی سوال کرتا طٰہٰ درشتگی سے کہتا مرسلین کو ہٹائے اسکے روبرو آیا۔عفاف نے بے ساختہ وقاص کی بازو دبوچی۔۔۔آرام سے بات کرو طٰہٰ۔حمزہ اسکے قریب آتے سختی سے بولا۔۔پہلے اسے کہیں وجہ بتائے۔وہ شدید غصے کے عالم میں دھاڑا۔۔حمزہ نے آریان کی طرف دیکھا جس پر اسنے اسے پرسکون رہنے کا اشارہ دیا۔۔مجھے آپ نہیں پسند مجھے نہیں کرنی آپ

سے شادی بس بات ختم۔۔۔۔یہ وہ وجہ نہیں ہے عفاف۔اصل وجہ بتاؤ۔۔۔وہ ایکبار پھر دھاڑا۔۔میری بیٹی سے آرام سے بات کرو طٰہٰ۔

اس سے پوچھے وقاص انکل یہ کس کو پسند کرتی ہے۔؟انکی بات ان سنی کرتا اسنے عفاف کے قریب قدم بڑھاتے کہا تو عفاف آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے وقاص کی طرف مڑی۔یہ۔۔یہ جھوٹ ہے ڈیڈ۔۔۔می۔۔میں کسی کو۔۔۔پپ۔۔پسند نہیں کرتی۔عفاف تو اس الزام پر تڑپ ہی اٹھی تھی۔۔تو پھر انکار کی وجہ بتاؤ۔اسنے پھر سوال دوہرایا۔۔بس بہت ہوا طٰہٰ میری بیٹی تمہیں پسند نہیں کرتی تو تم اس۔۔۔خبردار وقاص انکل۔۔۔ایسا کچھ کہنے کی جرآت بھی مت کیجئیے گا۔کیونکہ میں نکاح تو آپکی بیٹی سے ہی کروں گا۔۔تم میری بہن کے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتے طٰہٰ۔۔۔ابھی تک نہیں کی مگر وقت آنے پر ضرورت پڑی تو ضرور کروں گا۔وہ سرد مہری سے کاٹ دار لہجے میں بولا ساتھ سرخ انگارہ نظروں کا تعاقب عفاف کی طرف رکھا ہوا تھا مزید صورتحال بگڑتی آریان نے مرسلین کو اشارہ دیا۔۔طٰہٰ تم میرے ساتھ باہر چلو۔۔۔ایک منٹ بھائی۔۔۔بازو چھڑواتے وہ وقاص کے ساتھ چپکی کھڑی عفاف کے سامنے آیا تھا

She is mine and I m hers.And this is End of the Story...!

رائیٹ ڈاؤن کر لیجیئے گا۔اٹل لہجے میں کہتا وہ کمرے سے باہر نکلتا۔عفاف کی تیز آواز اسکے کانوں میں گونجی۔

I am not your's and you are not mine۔

آپ بھی لکھ کر رکھ لیں۔

چلو یہ تو وقت بتائے گا۔وہ سرد مہری سے کہتا کمرے سے نکل گیا۔میں تم سے طٰہٰ کے رویے کی معافی مانگتا ہوں وقاص۔حمزہ فوراً سے اسکے سامنے آیا۔جاؤ بیٹا آپ اپنے کمرے میں جاؤ۔وقاص نے عفاف کو کمرے میں بھیج دیا۔تم مجھے شرمندہ کر رہے ہو حمزہ معافی مت مانگو۔میں طٰہٰ کو جانتا ہوں وہ بس جذباتی ہو رہا ہے انشاءاللہ سمجھ جائے گا۔وقاص نے دھیمے لہجے میں کہا تو سب مسکرا دیئے۔یہ انکی سب سے بڑی طاقت تھی کہ وہ اپنے رشتوں کو سنبھالنا اور جوڑ کے رکھنا جانتے تھے مگر گم سم کھڑی زارا جانتی تھی اسکا بیٹا کبھی اپنے کہے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ بہتے آنسوؤں میں فرش پر بیٹھی سنو کو بے یقینی سے دیکھے گئی۔۔ کیا انسان اتنے ہی سفاک ہوتے ہیں کہ بندہ آپکے سامنے تڑپتا رہے اور آپ اسے اذیت میں مبتلا دیکھتے رہو۔۔ میں اسوقت زبان سے کچھ نہیں کہہ سکی مگر میری آنکھوں میں ہزاروں شکوے اور التجائیں تھیں جنہیں بے دردی سے رد کیے وہ اپنی راہ نکل گیا۔ روتے اسکی ہچکی بندھ گئی۔ مجھے سمجھ نہیں آتا آپی میں کونسے دکھ پر روؤں اور کس پر خاموشی اختیار کرلوں۔۔ آپی مجھے بتائیں کیا میں خوبصورت نہیں ہوں۔؟ عزہ کے بازو پکڑے وہ جس لہجے میں بولی۔ عزہ کا دل چھلنی چھلنی ہوا۔۔ آپی میں نے ساری زندگی اسے پانے کی دعائیں مانگی ہیں اور وہ بغیر کسی محنت کے اسے مجھ سے چھین کے لے گئی۔۔۔۔ آخر کیوں۔۔۔ صرف اسلئے کہ میں ڈرپوک ہوں۔ وہ ہزیانی ہوئی۔ عزہ ساکت بیٹھی بس اسے سن اور دیکھ رہی تھی۔۔ اللہ... آپی میں مر جاؤں گئی۔ میں کہاں سے اتنا حوصلہ لاؤں گئی اسکی دولہن کو دیکھنے کا۔۔۔ میں تو خود اسکی دولہن بننا چاہتی تھی۔ میرا دل پھٹ جائے گا۔ وہ بچوں جیسے بلک بلک کر روتی اسکی گود میں سر رکھ گئی۔ مرسلین جو امیمہ سے ملنے آیا تھا اسکے قدم وہی زمین میں دھنس گئے۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا امیمہ کے آنسو اسکا دل چیر رہے تھے دروازے کی طرف پیٹھ ہونے کی وجہ سے وہ دونوں اسے نہیں دیکھ سکی مگر وہ سب سن چکا تھا۔۔ تت... تمہیں غلط فہمی بھی تو ہو سکتی.... اسنے میرے سامنے اس لڑکی

کو پرو پوز کیا آپی۔۔۔امیمہ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی دھاڑے مار کر روتی بول اٹھی۔میرے سامنے وہ گھٹنوں کے بل جھکا۔میرے سامنے اسنے اسے پھول دیا۔اور پھر میرے سامنے ہی اسنے اس لڑکی سے شادی کرنے کا وعدہ لیا۔میں یہ سب کس ہمت سے دیکھ کر آئی ہوں صرف میں جانتی ہوں مجھے موت نہیں آئی آپی مگر میرا وجود زخمی زخمی ہو چکا ہے۔میری سانس نہیں رکی مگر میرا دل رک رک کر دھڑک رہا تھا۔۔مم...مر جاؤں گئی آپی۔۔۔مجھے اس اذیت سے نکال دیں۔خدا کا واسطہ آپی ۔۔۔وہ اسکے سامنے ایک بار پھر ہاتھ جوڑ گئی۔عزہ پتھر کا مجسمہ بنی تھی۔وہ گردن جھکائے رو رہی تھی۔اپنے ہاتھوں پر کسی کی بھاری گرفت پر اسنے اپنی سرخ متورم آنکھیں اٹھائی سامنے مرسلین کو دیکھتے امیمہ بے چینی سے اسکے سینے سے لگ گئی۔۔بھائی۔۔۔اور اسکی رہی سہی ہمت ٹوٹ گئی۔آواز بلند سے بلند تر ہوئی حتیٰ کے وہ سب پریشانی کے عالم میں وہاں آ پہنچے۔۔کک..کیا ہوا ہے میری بچی کو ۔۔۔طوبیٰ مرسلین اور اسکے پاس پہنچی انتہائی فکر مندی سے بولی۔عزہ کیوں رو رہی ہو آپ اور سنو کو کیا ہوا ہے بچے۔۔۔حیام سمیت آریان اور فیصل اسکے قریب بیٹھے پوچھنے لگے۔جسکی خود روتے ہچکی بندھ گئی تھی۔۔پوپس...وہ...یحییٰ۔۔۔کیا ہوا یحییٰ کو۔۔۔ڈیڈ یحییٰ کسی لڑکی سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے شادی کرنے والا ہے۔۔۔فیصل کو لگا ملک ولا کی چھت اسکے سر پر آن گری ہے آخر اسے جس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا۔ طوبیٰ نے کرب سے آنکھیں میچ لی۔ آخر اتنا بڑا دکھ اسکی پھول جیسی بیٹی کیسے سہے گئی۔۔ وہاں تو سب امیمہ شاہ کی دیوانگی سے پور پور واقف تھے تو کیا یحییٰ میر ہی اتنا بے خبر تھا کسی کے منہ سے ایک لفظ تسلی کا نہیں نکلا تھا سب اپنی جگہ ساکت تھے وہ منظر ہی ایسا تھا جس انسان سے بے پناہ محبت کی جائے جسکے حصول کیلئے دن رات دعائیں کی جاتی ہوں پھر وہ اچانک ہی کسی اور کی جھولی میں ڈال دیا جائے۔ تو ایسا قیامت خیز منظر اچھے اچھوں کے حوصلوں کو توڑ کے رکھ دیتا ہے۔ زارا اور حمزہ بس ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔ تب ہی ایک آواز ان سب کے کانوں میں پڑی۔۔۔ سنو وائیٹ کیوں رو رہی ہے۔؟ یحییٰ بکھرے حلیے میں وہاں آیا شاید وہ ابھی سو کر اٹھا تھا۔۔ کوئی کچھ کہتا سمجھتا مرسلین نے ایکدم سے اٹھتے اسکے قریب پہنچتے گریبان کو پکڑے باہر کی جانب گھسیٹا۔۔ پہلی بات وہ سنو وائیٹ نہیں امیمہ شاہ ہے اور دوسری بات آج کے بعد تم مجھے میری بہن کے آس پاس بھٹکتے نظر مت آنا ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گا۔ اپنا آپ پہنچاننے کے قابل نہیں بچو گئے۔ مرسلین کی چنگھاڑتی آواز ولا کے در و دیوار میں گونج اٹھی۔۔ مگر میں نے کیا کیا ہے اور آپ ایسے مجھ پر پابندی نہیں لگا سکتے بھائی وہ آپکی بہن سہی مگر میری بیسٹ فرینڈ ہے۔ مرسلین نے پلٹتے زوردار گھونسا اسکے منہ

پر دے مارا۔ مر سلین۔۔۔ نتاشا نے آگے بڑھتے اسکی بازو پکڑی۔۔۔ جبکہ طٰہٰ فرش پر گرے یحییٰ کی طرف بڑھا۔۔ پاگل ہو گئے ہو تم۔۔۔ ہاتھ کیوں اٹھا رہے ہو اس پر۔ نتاشا نے اسکی بازو جھٹکی

اس سے کہہ دو نتاشا آج کے بعد میری بہن کے کمرے سے سوفٹ کی دوری پر بھی نظر نا آئے مجھے ۔۔۔ میں آؤں گا ہزار بار آؤں گا آپ کون ہوتے ہیں مجھے منع کرنے والے۔ یحییٰ ایکدم سے بھڑک اٹھا۔ آواز آہستہ رکھو یحییٰ۔۔۔ طٰہٰ نے اسکی بازو دبوچے کہا۔۔ میں کیوں آواز آہستہ رکھوں آپ نہیں دیکھ رہے یہ کیا کر رہے ہیں میرے ساتھ۔۔۔ مجھے سنو سے ملنے سے روک رہے ہیں یہ۔۔۔ جبکہ میں نے کچھ کیا۔۔۔ اگر تمہیں سنو اتنی ہی عزیز تھی تو کسی اور سے محبت کیوں کی تم نے یحییٰ۔۔۔ وہ بات مکمل کر تا حمزہ کی گرجدار آواز وہاں گونجی۔ سب کی نظریں یحییٰ پر ٹک گئی۔ جبکہ فیصل شکست خورسا ایک کونے میں بیٹھا اپنی کل کائنات کو دیکھ رہا تھا۔۔ ڈ... ڈیڈ۔۔۔ کیا ڈیڈ۔۔۔ یحییٰ۔۔۔ کیا۔۔۔ سب کچھ جانتے ہوئے بھی تم کیسے کسی اور سے۔۔۔ کیا سب کچھ جانتے ہوئے ڈیڈ آخر کیا۔۔۔؟۔ یحییٰ کی برداشت کی حد ختم ہوئی وہ اتنے زور سے چیخا امیمہ سہم سی گئی۔۔ میں نے کتنی بار کہا سنو سے ڈیڈ۔۔۔ کہ میں اسکے قابل نہیں ہوں وہ میرے متعلق ایسا نا سوچے مگر اسنے میری نہیں سنی۔ تو آج آپ سب مجھ پر الزام کیوں دھر رہے ہیں سارا۔۔۔ کیا میری اپنی کوئی لائف نہیں ہے۔۔؟ یحییٰ تم اپنے ڈیڈ سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بات کر رہے ہو۔۔۔اسکی اونچی آواز پر زارا نے اسے تنبیہہ کیا۔۔تم اسکے قابل نہیں تھے۔۔۔ حقیقت یہ نہیں ہے یحییٰ۔۔۔آریان کے گھیرے سے نکلتے عزہ اسکے روبرو ہوئی۔

سچ یہ ہے۔۔۔تم نے دل کو کبھی اپنے قابل سمجھا ہی نہیں...دل ایک ڈرپوک لڑکی ہے جو بات بات پر روتی ہے۔۔اور تم یحییٰ میر تمہیں تو ایسی لڑکیوں سے نفرت ہے نا تو دل کیسے تمہارے قابل بنتی جب تم ایسا چاہ کر بھی نہیں چاہ سکتے تھے۔۔۔عزہ کا لہجہ یحییٰ کو اپنے دل پر چھری جیسے چلتا۔حسوس ہوا تھا۔۔وہ بھی اسے غلط سمجھ رہی تھی۔یہاں تک اسکے ماں باپ اور بھائی بھی۔۔ہاں وہ ڈرپوک ہے اور مجھے ایسی لڑکیوں سے چڑ ہے اور سنو وائٹ کا شمار بھی انہی لڑکیوں میں ہوتا ہے۔یحییٰ دبدو کہتا پل کو رکا۔امیمہ نے شکون کناں نظروں سے اسے دیکھا۔۔مگر میں نے کبھی اسے کوئی غلط راہ نہیں دیکھائی کبھی وہ خواب نہیں دیکھائے جن کی تعبیر ممکن نا ہوتی۔"تھکا ہوا لہجہ "بہت ہو گیا۔۔۔اس محبت کے تماشے کو آج میں یہی ختم کرتا ہوں یحییٰ میر۔۔۔آج سے تمہارا اور میری بہن کا کوئی واسطہ نہیں رہا۔۔۔نا کوئی دوستی نا کوئی کزن۔۔۔وہ تمہارے لیے ایک انجان ہے۔اور اگر میں نے تمہیں اس سے بات کرتے دیکھ لیا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ڈیڈ۔۔۔بھائی کو سمجھائیں وہ غلط کر رہے ہیں وہ سنو کو مجھ سے دور نہیں کر سکتے وہ دوست ہے میری۔

میں مرسلین کے فیصلے سے راضی ہوں یحییٰ۔۔۔حمزہ جھکے سر سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔میں یہ ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔۔۔سنو تم کہو مرسلین بھائی سے انہیں سمجھاؤ یار میرا قصور نہیں ہے۔

وہ آگے بڑھتا مرسلین نے اسکی بازو دبوچے پیچھے کو دھکا دیا۔

وہ پھر آگے کو آتا امیمہ کے لفظوں نے اسکی امیدوں کو یونہی بے دردی سے توڑ دیا۔جیسے اسنے امیمہ کی امیدوں کو زمین بوس کیا تھا۔۔۔مجھے مرسلین بھائی کا فیصلہ منظور ہے یحییٰ میر۔۔۔پیچھا چھوڑ دو میرا ۔۔۔امیمہ کے لہجے میں تلخی بھر آئی۔

آج سے سمجھ لینا تمہاری سنو وائیٹ مر گئی۔ختم ہوئی آج سے ہماری دوستی۔وہ ہچکیاں لیتی ایک ہی سانس میں کہتی چلی گئی۔یحییٰ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔وہ بے تاثر آنکھوں سے امیمہ کو دیکھتا رہا یہاں تک کے مرسلین نے اسے دھکے دیتے کمرے سے باہر نکال دیا۔وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا غصہ کرنا چاہتا تھا لڑائی کرنا چاہتا تھا مگر کچھ نہیں بول سکا۔وہ انہی قدموں پر اپنے کمرے میں جا بند ہوا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ مسلسل تین گھنٹوں سے بلا مقصد گاڑی سڑک پر دوڑا رہا تھا وہاں کافی کچھ بدل چکا تھا بدلنا بھی تھا بتیس سال کا عرصہ کم نہیں ہوتا۔۔۔ آہ۔۔۔ کتنا کچھ بدل گیا ہے یہاں۔ وہ ارگرد نظر دوڑاتا خود سے مخاطب ہوا۔۔۔ مگر میں آج تک وہی ہوں۔ میں کیوں نہیں بدل پایا۔۔۔ کیا زندگی اتنی مشکل تھی ۔۔۔ نہیں میں نے اپنی زندگی خود مشکل بنائی میں سکون کی تلاش میں یہاں سے گیا تھا میں تمہیں بھلانے کیلئے یہاں سے دور بھاگ گیا تھا۔۔ پر افسوس تمہاری ہر سوچ میرے ذہن کے ساتھ چپک کے رہ گئی ہے۔ جو مجھے دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔۔ "تمہیں سوچنا مجھے کمزور کر دیتا ہے" سٹیرنگ وئیل پر گرفت سخت کرتے وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔ موبائل بجا اور اسکی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔ مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔ ہیلو سکندر میری بات غور سے سنو۔ ہمارے اڈے کو آریان ملک نے برباد کر دیا ہے۔ وہ جو بیزار سا بیٹھا تھا ایکدم سے چوکنا ہوا۔۔ میری بہن انکی حراست میں ہے۔ تم سن رہے ہو سکندر میری بہن.... چاہئیے ہر حال میں زندہ چاہئیے وہ مجھے۔۔ اسکی آواز میں جو خوف تھا نا جانے کیوں سکندر حازق مغل کو اس سے سکون مل رہا تھا چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نے رقص کیا تھا۔۔ وہ زندہ رہے گئی۔۔۔ اگر میرا موڈ ہوا تو۔۔۔ سرگوشی نما کہتے اسنے کال کٹ کی اور ایک نمبر ملایا۔۔ ہاں میں نے جس لڑکی کی انفارمیشن منگوائی تھی وہ کب تک ملے گئی۔۔۔ اوکے سینڈ کرو۔ میسج کی بیپ

ہوئی۔ میسج کھولتے وہ فاتحانہ مسکرایا۔۔۔تو فائنلی میں نے خود سے کیا وعدہ توڑ دیا۔شاید اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ پاکستان میں ہے۔۔میں آگیا ہوں پاکستان۔۔۔اکتیس سال پہلے ہوئے وعدے کو آج میں نے ایک لڑکی کی وجہ سے توڑ دیا۔عزہ آریان ملک۔۔۔اسنے گہرا سانس بھرتے نام لیا۔اب تمہیں میری جیت بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا وہ لڑکی اسکی جیت کے ساتھ بربادی بھی بننے والی ہے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آج اسکا آخری پیپر تھا جبکہ امیمہ اور عفاف کے پیپرز پچھلے روز ہی ختم ہو گئے تھے ایک گہری سانس بھرتے وہ کالج سے باہر نکلی اسکے چہرے پر پہلی جیسی رونق نہیں تھی رہ رہ کے وہ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا دل بجھ سا گیا تھا۔

کیا محبت اتنی ہی اذیت ناک ہوتی ہے۔؟وہ سوچنے پر مجبور ہوئی

مگر آج میں کیوں سوچ رہی ہوں اتنے عرصے بعد.،اتنے سال ایک شخص کو سوچتے رہنا اس سے محبت کرتے رہنا۔۔۔ایک ایسے شخص سے جسکے نام سے بھی واقف نہیں میں... جسکی پہچان بھی نہیں جانتی میں...اس سے پاگلوں جیسے عشق کرنا جسکے ملنے کی کوئی امید ہی نہیں۔۔۔اسکی کی محبت کا صلہ کیا مجھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھی ایسا ہی ملے گا۔ کیا وہ بھی یحییٰ کی طرح ہو گا۔۔۔ سنگدل، بے حس، کٹھور۔۔۔ کیا وہ بھی کسی اور سے محبت کرتا ہو گا۔؟ اسنے خود سے سوال کیا۔ جسکے جواب میں اسکی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں دماغ مزید کچھ بھی سوچنے سے عاری تھا جسم پر کپکپی طاری ہونے لگی۔۔ کیا میرے ساتھ بھی دل جیسا سلوک ہو گا.؟ اسکا دل ڈوب کے ابھرا۔۔ کیا میں ایک صحرا کے پیچھے بھاگ رہی ہوں۔۔۔ زندگی میں پہلی بار اسکو اپنی شدت بھری جنونی محبت پر رشک نہیں افسوس ہوا تھا۔۔ مگر مما تو کہتی ہیں "جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے" عزہ سوچ کے رہ گئی۔

مگر سب کچھ اچھے کیلئے بھی تو نہیں ہوتا۔۔۔ اسے امیمہ کی اجڑی حالت یاد آئی۔۔ دل و دماغ میں عجیب جنگ چل رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے اور اچانک کیوں اتنا سوچ رہی ہے۔۔۔ جو ہو گا بہتر ہو گا۔۔۔ انشاءاللہ۔۔۔ آخر خود کو دلاسہ دیتے اسنے آسمان میں دیکھا اور سب اللہ پر چھوڑ دیا۔۔ عزہ وہاں آدھے گھنٹے سے کھڑی تھی مگر نا تو وہاں ابھی تک اسکا ڈرائیور آیا تھا اور نا ہی احمر کا کچھ پتہ تھا۔ کیونکہ اسے لینے وہی آنے والا تھا۔۔ وہ ٹائم دیکھتی ارگرد دیکھنے لگی جہاں سڑک کے دوسرے کنارے پر ایک لمبا چوڑا شخص سیاہ ہڈی میں چہرے پر ماسک لگائے اپنا چہرا چھپائے کھڑا تھا سوائے ان نیلی آنکھوں کے جو روشن ہونے کے ساتھ چمکدار بھی تھیں۔ عزہ کو اسکی آنکھوں میں

عجیب سا تاثر ابھرتا محسوس ہوا وہ اگنور کر گئی اسنے پانچ منٹ بعد پھر دیکھا وہ شخص یونہی اسے نظروں کے تعاقب میں لیے کھڑا تھا۔ اسکا موڈ حد درجہ خراب تھا وہ کوئی پھڈا نہیں کرنا چاہتی تھی ورنہ اس شخص کا جبڑا توڑنے میں وہ پل بھی ضائع نا کرتی جو ڈھیٹوں کی طرح اسکے دیکھنے کے باوجود بھی اسے گھورے جا رہا تھا۔۔ کیا مسئلہ ہے آپکے ساتھ کیوں مجھے گھور رہے ہیں آپ...؟۔۔ بیگ کو مضبوطی سے تھامے وہ بازو اوپر کو فولڈ کرتی سڑک کے دوسرے کنارے پر پہنچی۔

میری آنکھیں ہیں میری مرضی.. عزہ کو لگا وہ شرمندہ ہو گا پر اتنے سیدھے جواب پر وہ خود ہی جز بز ہو گئی۔۔ میں آپکی پرائیوٹ پراپرٹی نہیں ہوں مسٹر اپنی آنکھوں کا استعمال کم کریں یہ نا ہو دیکھنے لائق ہی نا رہیں۔۔۔ آپ نہیں ہیں مگر آپ بن بھی سکتی ہیں۔۔۔ میری پرائیوٹ پراپرٹی... اسکی طرف جھکتے وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔۔ جسٹ شٹ اپ... وہ دھاڑی۔۔ اسکا لہجہ حولیہ آنکھیں سب ایک ہی داستان سنا رہی تھی وہ تھی بیگانگی۔۔۔ ماحول سے، لہجے سے، شخصیت سے، حتیٰ کہ اسکی اپنی ذات سے بھی۔۔۔ ایسے جیسے سب بناوٹی ہو۔۔۔ ایسے جیسے وہ جو دیکھ رہی تھی اس میں کچھ غلط ہے۔

اسکے دل نے اسے وہاں نار کنے پر ہی آمادہ کیا تھا۔۔ عجیب شخص ہے، پلس ڈھیٹ بھی۔۔۔ عزہ بڑبڑاتی خود کو اسکی نظروں کی تپش سے دور کرنے کیلئے پیدل ہی چل پڑی۔ اسے جاتے دیکھ سکندر نے ائیر پیس پر انگلی رکھی۔۔۔ لڑکی کو باحفاظت گاڑی تک چھوڑنا۔

بہت جلد پھر ملاقات ہو گئی لٹل اینجل... اسکی پشت کو گھورتے وہ مبہم سا مسکرایا۔

دو لوگ کال پر محو گفتگو تھے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے جو لڑکی سکندر حازق مغل کو پہلی ملاقات میں شٹ اپ کال دے دے۔۔۔ وہ اتنی آسانی سے اسکے جنگل میں آجائے گی..!اسکی آواز میں تمسخر تھا۔ تم وہاں ہو۔۔۔ اسپیکر سے سوالیہ آواز ابھری۔ جس موقع کا برسوں سے انتظار کیا ہو... اس مومنٹ کو مس نہیں کرنا چاہئیے۔۔۔ چپ چاپ یہاں دفع ہو اگر اسے بھنک بھی پڑ گئی تو تمہیں کچا کھا جائے گا۔۔۔ ایسے تو میں اسے مونسٹر نہیں کہتی۔۔۔ ہاتھ جھاڑتے وہ اترائی۔۔ تم جو بھی کہتی ہو اینارہ یہاں واپس آؤ ورنہ بہت گڑبڑ ہو جائے گی۔۔۔ اوکے مجھ سے پانچ منٹ بڑے بھائی آرہی ہوں واپس۔۔۔ منہ کے زاویے بگاڑتی وہ واپسی کو پلٹی۔۔۔ ویسے اس کھیل میں مزہ بہت آنے والا ہے۔ عزہ ملک ورسز مونسٹر۔۔۔ یہ لڑکی تمہیں تگنی کا ناچ نچانے گئی سکندر۔ یاد رکھنا۔۔۔ وہ قہقہہ لگا گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہم تو جنونی تھے ہی ہماری اولاد نے تو جنونیت کی ساری حدیں ہی پھلانگ ڈالی ہیں۔۔ابھی یہ جنونیت کی شروعات تھی معلوم نہیں یہ اولاد اور کتنی حدیں پار کرے گئی جنونی پن کی۔۔۔ آریان کی خفگی بھری آواز پر وہ دونوں سوچ کر رہ گئی۔اتنے میں وہاں یحییٰ آیا اپنی جگہ پر بیٹھتے اسنے کھانا شروع کیا۔ملک ولا میں ہر سو خاموشی تھی۔۔۔ مماڈیڈ۔۔۔پہلے آپ لوگ جائیں گئے نینا کی طرف یاں وہ لوگ آئیں۔؟ یحییٰ نے کھانا کھاتے مصروف سے انداز میں سوال کیا۔۔مرسلین سمیت طوبیٰ اور فیصل کو اپنا نوالہ حلق میں اٹکتا محسوس ہوا۔۔اس سے کہہ دیں بھائی میں کہیں نہیں جارہا اسکے ساتھ۔۔۔جہاں محبت کی ہے وہاں شادی بھی خود کر آئے۔۔۔انفیکٹ میں اس طرح کے کسی کام میں شرکت نہیں کروں گا اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔حمزہ تلخی سے کہتا کھانا ادھورا چھوڑے جاچکا تھا۔۔اسکے پیچھے زارا بھی چپ چاپ اٹھ گئی۔۔فائن اگر آپ کو نہیں آنا۔۔۔نا آئیں میں کورٹ میرج کرلوں گا۔۔وہ بھی یحییٰ میر تھا اپنے باپ جیسا ضدی۔۔۔اپنا فیصلہ سنائے جاچکا تھا۔۔ آریان نے کھانے سے ہاتھ روک دیا۔اب یہ سب بھی ہمیں دیکھنا پڑے گا آج تک ایسا کچھ نہیں ہوا ہمارے خاندان میں کیا کہیں گئیں ہم لوگوں سے ۔۔۔ سمیرا بیگم کی پریشان آواز پر آریان نے سر ہاتھوں میں گرالیا۔۔مرسلین کچھ بھی کہے بغیر طوبیٰ اور فیصل کو لیے کمرے میں چلا گیا۔۔طٰہٰ کے اشارے پر نتاشا عفاف کو بھی کمرے میں لے گئی۔۔اب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہاں صرف و قاص ملائکہ حیام اور آریان بچے تھے۔۔یہ خاندان بکھر رہا ہے جسے میں نے جوڑ کے رکھنے کیلئے کئی قربانیاں دی ہیں۔۔اللہ سب بہتر کرے گا اریان آپ فکر نہیں کریں۔اسکے ہاتھ پر ہاتھ دھرے حیام نے نرم لہجے میں کہا۔حیام ٹھیک کہہ رہی ہے سب وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا۔ یحییٰ بھی۔۔۔ملائکہ کو اپنی آواز نا جانے کیوں کھوکھلی لگی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میری بات آپ سب غور سے سنیں...جب ایک انسان اس دنیا میں آتا ہے تو اپنے ساتھ کئی خوبیاں لکھوا کر لاتا ہے۔جو ہر دوسرے انسان میں نہیں ملتی۔یہی تو اللہ کے بنائے بندوں کی خاصیت ہے۔ بلکل ایسے ہی مراد زندگی سے بھی ہے ہماری زندگی میں کئی لوگ ہوتے ہیں مگر ضروری نہیں وہ قسمت میں بھی ہوں۔"ہر انسان آپکی زندگی میں ایک مقرر وقت تک رہتا ہے"... پھر کیا ہوتا ہے۔لوگ کنارہ کر لیتے ہیں۔کچھ اللہ کے بلاوے پر اس دنیا فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔تو کچھ خود کو زیادہ بہترین کی طرف لے جانے کی کوشش میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔۔یہی ہے زندگی۔۔۔جو چلتی رہتی ہے۔یہ انسان نہیں ہے جو تھک جائے گئی۔نا ہی سورج اور چاند ہے جو طلوع اور غروب ہو جائے گئی۔اسکی مثال ایک بہتی ندی کی مانند ہے جو رواں رہتی ہے۔۔ہر حال میں، ہر سمت میں...یہ نہیں دیکھتی آگے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کتنی مشکلات ہوں گئ۔ اسے معلوم نہیں ہوتا وہ مشکلات حل کیسے ہوں گئ۔۔۔ کیونکہ یہ سوچنا اسکا کام نہیں ہے تو پھر آپ انسان کیوں سوچتے ہیں اتنا..؟ آج یہ نقصان ہوا۔۔۔ کل یہ خوشی ملے گئ۔۔۔ پرسوں میرا دن برا گزرے گا۔۔ آپ کو جو بھی ملنا ہے اور جو بھی کچھ آپ نے گنوانا ہے وہ سب طے ہے وہ سب اپنے طے شدہ وقت پر ہو جائے گا۔ تو سوچ کر آپ کیا مفاد حاصل کر لیں گئیں۔ سوائے اسکے آپکا ہر وقت کا سوچنا اپکو ڈپریشن کا مریض بنا دے گا۔۔ اپنے آپ کو سنبھالیں اگر بکھر گئے ہیں تو خود کو سمیٹے اٹھیں کوشش کریں اور اس زندگی کو جئیں کہ یہ بار بار نہیں ملتی۔ جو گنوا دیا اسے اللہ کی امان میں دے دیں۔ جو ہے اس پر شکر ادا کریں۔ دعا کریں۔۔۔ خوشیاں مانگیں ایمان سے بھرپور زندگی کی دعا کریں۔ کامل یقین حاصل کریں۔۔۔ یہ دنیا... دنیا میں ہی رہ جائے گئ۔ آخرت میں صرف آپ اور آپکی شناخت کے ساتھ ایک پوٹلی جائے گئ جس میں آپکے اعمال ہو گئے اور بس... یہ ہے زندگی کا حاصل"...

امیمہ نے موندی آنکھیں کھولیں۔ آنسوؤں سے تر آنکھیں لیے اسنے موبائل پر چلتی ویڈیو کو دیکھا جو اب رک چکی تھی۔

طٰہٰ تم یہاں کیا کر رہے ہو...؟ مرسلین جو امیمہ کے کمرے کی طرف جا رہا تھا طٰہٰ کو عفاف کے کمرے کے باہر اتنی سیریس حالت میں کھڑے دیکھ حیران سا ہوا۔ مگر اسکے قریب آتے وہ طٰہٰ پر گزرتی کیفیت سمجھ چکا تھا اسے اندیشہ ہوا ملک ولا میں ایک بار پھر جنگ چھڑنے والی ہے۔۔

وہ امیمہ کے کمرے میں آیا۔۔ جہاں وہ اسکی سوچ کے مطابق کھڑکی میں کھڑی تھی۔ سوئی کیوں نہیں ابھی تک...؟۔۔ میری نیند روٹھ گئی ہے مجھ سے... وہ دھیرے سے بولی۔۔ سونے کی کوشش کرو ورنہ طبیعیت خراب ہو جائے گئی۔۔۔ جی بھائی۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔ مرسلین اب بیزار سا ہوا اسے کب برداشت تھا اسکی بہن اس شخص کیلئے اداس ہو جسے اسکی پرواہ تک نہیں۔۔ میں نے اسے ہنستے دیکھا ہے۔ مرسلین کے فقرے پر امیمہ بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی۔ وہ تمہارے بغیر بھی خوش ہے۔ تو تم کیوں اس شخص کیلئے اداس ہو رہی ہو۔۔ مرسلین نفی میں سر ہلاتا جانے کیلئے پلٹا۔ "اسکی مسکراہٹ جھوٹی ہے، میں نے اسے روتا دیکھا ہے۔" مرسلین کے باہر جاتے قدم رک گئے امیمہ کے لفظوں نے اسے ساکت کر فیا۔ وہ روئے یا مر جائے تمہیں اس بات سے کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے میں میری بہن کے معاملے میں بہت پوزیسسو ہوں میں کسی کی خفا نظر بھی اس پر برداشت نہیں کر سکتا۔ اس نے تو پھر تمہارا دل توڑا ہے۔ کہتے وہ رکا نہیں تھا امیمہ گہری سانس بھرتی وہی ٹکی رہی جب اسکی نظر نیچے لان

میں ٹہلتے یحییٰ پر پڑی۔بے ساختہ یحییٰ نے بھی نظر اسکے کمرے کی طرف اٹھائی۔دونوں کی نظریں ملی۔ اسکی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے امیمہ کا دل تڑپ اٹھا مگر پھر اسکے ذہن میں اسکی کہی باتیں اجاگر ہوئی جنہیں سوچ کر وہ خود کو حوصلہ دیتی رخ موڑتی کھڑکی بند کر گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تم یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہو.؟..چاند ہمیشہ اکیلا ہی ہوتا ہے۔۔تمہیں کس نے کہا کہ تم چاند ہو۔یحییٰ کو تو جیسے پتنگے لگے تھے۔۔میری ماں کہتی تھی۔احمر گہرا مسکرایا۔تم یہاں کیوں بیٹھے ہو...؟دل نہیں لگ رہا یار...!یحییٰ نے گہری سانس بھری۔تو نکالا کیوں تھا۔؟وہ ہنس پڑا۔شکر ہے ہنسے تو سہی تم۔ویسے میں سب جانتا ہوں۔کیا جانتے ہو تم..؟یحییٰ نے آئی بروا چکائی۔نینا اقبال پر تمہاری فیملی کاری ایکشن اور سب کچھ۔اسنے سادہ سے انداز میں کہا۔یحییٰ کو اسکے لہجے میں کسی قسم کا کوئی طنز محسوس نہیں ہوا تھا۔مطلب تم جاسوسی کرتے ہو ہمارے گھر کی۔۔۔نہیں۔۔۔میں جہاں ہوتا ہوں وہاں کے پل پل کی خبر رکھتا ہوں۔۔۔اور ایسا کیوں..؟میری عادت ہے۔۔بہت بری عادت ہے۔وہ دوبدو بولا۔۔۔اے ایس پی احمر شجیع بری عادتیں نہیں پالتا۔اور اچھی عادتوں سے اسکی خاص بنتی نہیں ہے۔اے ایس پی۔۔۔یحییٰ کو جھٹکا لگا۔۔ہاں۔۔۔کیا آریان انکل نے نہیں بتایا تم لوگوں

کو۔۔؟۔۔ نہیں۔۔۔وہ اب بھی حیرانی سے احمر کو سر تا پیر دیکھتے بولا۔۔۔تم پولیس انسپکٹر تو کہیں سے نہیں لگتے۔۔۔ہاں کیونکہ میں یہاں آریان سر کی بیٹی کا بوڈی گارڈ بن کر آیا ہوں۔۔۔نہیں میرا مطلب تھا۔۔۔اس مطلب کو چھوڑو یہ بتاؤ مسئلہ کیا ہے شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں۔احمر کے سوال پر یحییٰ کو ایکبار پھر حیرانگی ہوئی کیا تھا وہ شخص..دل نہیں تھا کیا اسکے پاس وہ اسکی اتنی بار انسلٹ کر چکا تھا اور وہ ابھی بھی اس سے اتنی نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔تم کیا مدد کرو گئے میری۔جب میرے خود کے ماں باپ اور بھائی ہی میرا یقین نہیں کر رہے۔اسکے لہجے میں سالوں کی تھکن تھی احمر دیکھ کے رہ گیا۔۔یار ایسا کیوں ہوتا ہے...کیا ہم لڑکوں کی کوئی فیلنگز نہیں ہوتی۔ایک لڑکی ہم سے محبت کر لے تو ہم پر یہ فرض تو نہیں نا کہ ہم بھی بدلے میں اس سے محبت کرے۔محبت کے علاوہ اور بھی کئی جذبات ہوتے ہیں اور وہ میری اچھی دوست ہے۔۔یحییٰ کی نظریں کھڑکی کی طرف اٹھی۔۔۔میں نے کبھی سنو سے نہیں کہا میں اس سے محبت کرتا ہوں یا کروں گا۔وہ بری لڑکی نہیں ہے اس جیسی لڑکی شاید ہی دنیا میں کوئی ہو گئی۔۔۔مگر میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی اسنے اپنے قدم پیچھے نہیں لیے۔اور آج بے قصور ہوتے ہوئے میں قصوروار بن گیا ہوں۔۔۔اور امیمہ شاہ کی اس محبت کا مجرم قرار دیا جا چکا ہوں جو میں نے اس سے کبھی کی ہی نہیں۔.بغیر کسی جرم کے۔۔۔لہجہ بھرا گیا۔۔سب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دور ہو گئے ہیں مجھ سے میری دوست نے مجھے چھوڑ دیا۔ماں باپ یقین نہیں کر رہے۔کوئی میری طرف دیکھتا بھی نہیں ہے۔اور...اور...وو...وہ بلیک روز وہ بھی مجھے غلط سمجھ رہی ہے۔آنکھوں میں جگمگاتے موتی گرتے شرٹ کا کالر بھیگو رہے تھے۔۔کیا میں اتنا برا ہوں..؟وہ شدت سے رو دیا۔احمر کو اس پر ترس آنے لگا بغیر کچھ کہے اسنے اسے سینے سے لگا لیا۔تم برے نہیں ہو یحییٰ حالات غلط سمت مڑ گئے ہیں مگر میں اپنے بڑوں کی خفگی برداشت نہیں کر سکتا...سب نے مجھے تنہا چھوڑ دیا ہے۔اسکے رونے میں مزید شدت در آئی۔۔یار مجھے تم اینگری مین ہی اچھے لگتے ہو یہ روتے دھوتے بہت برے لگ رہے ہو۔یحییٰ آنکھیں ملتا ذرا سا مسکرایا۔وقت لگے گا مگر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اللہ کرے زیادہ وقت نا لگے ورنہ میری ہمت جواب دے جائے گی۔وہ پھیکا سا مسکرایا۔اسلئے میں کہتا ہوں محبت کرنی ہی نہیں چاہیئے۔۔مجھے آنکھیں پڑھنی آتی ہیں احمر۔۔۔تو زیادہ نا بولو۔یحییٰ نے جیسے وارننگ دی۔۔کیوں تم نے میری آنکھوں میں کیا پڑھ لیا ہے۔؟۔۔یہی کے تم بلیک روز کو پسند کرتے ہو۔۔نہیں۔۔۔تم سے کس نے کہا میں اسے پسند کرتا ہوں...میں اس سے محبت کرتا ہوں۔وہ سٹریٹ فارورڈ بندہ تھا۔۔۔مجھے اس کیئریر میں ایک عرصہ ہونے کو ہے۔مگر آج تک ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا مگر وہ لڑکی عجیب ہے اس میں کوئی ایسی کشش ہے جو اتنی طاقت رکھتی ہے کہ مجھ جیسے مضبوط اعصاب

کے مالک کو بھی اپنا اسیر کر گئی۔وہ واجب المحبت ہے۔وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔تم پہلے نہیں ہو جس نے ایسا کہا ہے۔یحییٰ بھی مسکرایا۔۔وہ واقعی ہے۔بچپن سے سب کی فیورٹ رہی ہے۔گھر والوں سے لے کر پڑوسی اور سکول والوں تک۔سب اسکی حرکتوں کے فین رہے ہیں۔یحییٰ بول رہا تھا اور احمر چاند کو دیکھتا اسے سن رہا تھا۔یہ جانے بغیر اکثر اس چاند کی کشش میں کھو کر لوگ اونچے اونچے خواب بن لیتے ہیں جو بلکل اس ساتویں آسمان کی طرح ہوتے ہیں جن تک پہنچنا ہم انسان کی پہنچ سے باہر ہوتا ہے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ملک ولا کا تمام جنونی ہجوم اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر موجود تھا۔یحییٰ اکیلا بیٹھا چائے پی رہا تھا۔تبھی سیڑھیوں سے امیمہ وائٹ کلر کے فراک میں ملبوس ڈائینگ ٹیبل کی طرف آئی۔۔سب کو یکجا سلام کیے وہ اپنی نشست پر بیٹھ گئی۔سب خوش ہونے کے ساتھ حیران بھی تھے انہیں یقین نہیں آرہا تھا امیمہ اتنی ہمت کا مظاہرہ کرے گئی اور ان سب کے ساتھ یحییٰ کی موجودگی میں ناشتے کی ٹیبل پر انکے ساتھ بیٹھے گئی۔۔۔بھائی آپ بات کریں گئے۔یا میں بات کروں۔طٰہٰ نے دوٹوک اونچی آواز میں کہا۔مگر لہجے میں عجیب سا سرد پن تھا جسے محسوس کرتے سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔مرسلین اسکا

آگ بگولہ چہرا دیکھتے بات کرنے پر متمنی ہوا۔ اور گھومتا نتاشا کی طرف ہوا جسکے ساتھ عفاف بیٹھی تھی۔۔۔ عفاف بیٹا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ مگر جواب میں صرف سچ سننا چاہتا ہوں میں.. جی بھائی پوچھیں۔۔۔ نتاشا نے اس سے پہلے مرسلین کو اتنا سیریس کبھی نہیں دیکھا تھا وہ بھی مشتعل ہوئی۔۔ بیٹا آپ کل رات کس سے موبائل پر بات کر رہے تھے۔ جہاں مرسلین نے پوچھا وہی طٰہٰ نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی۔ بب۔۔ بھائی۔۔ وو۔۔ وہ۔۔۔ میں اپنی فرینڈ... رات کے دو بجے کونسی دوست سے بات کر رہی تھی تم۔ طٰہٰ نے غصے سے چنگھاڑتے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارا۔ عفاف اچھل کر نتاشا کے ساتھ چپکی۔ نتاشا مرسلین کی نظروں کا مفہوم سمجھتی عفاف کی طرف پلٹی۔۔ کیا یہ سچ ہے عفاف۔۔۔۔ مجھے بتاؤ کس سے بات کر رہی تھی تم.؟ نتاشا نے برائے نرمی مگر سنجیدہ لہجے میں استفار کیا۔ نتاشا آپی آپ غصہ نہیں کرے اگر عفاف کہہ رہی ہے کہ وہ فرینڈ سے بات کر رہی تھی تو۔۔۔ وہ مزید کچھ کہتی طٰہٰ نے ایک ورقہ نتاشا کے سامنے رکھا وہ اسکی کال لسٹ تھی۔۔ جسے دیکھتے امیمہ سے اپنی بات مکمل نہیں ہو پائی تھی جبکہ نتاشا اور عزہ بھی اب حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔ کون ہے یہ لڑکا عفاف...؟ نتاشا کے لہجے میں سختی در آئی۔۔ یحییٰ وہاں سے اٹھ گیا۔ آ.. آپی یہ... یہ میرا فرینڈ ہے بس... وہ رونے کے قریب تھی طٰہٰ کی غصیلی نظروں کی تپش اسکے اوسان خطا کر رہی تھی۔۔ ہم... ہم

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

لائیبریری... میں ملے تھے۔۔کیا تم اسے پسند کرتی ہو.؟مرسلین کے سوال پر جہاں طٰہٰ کی آنکھوں میں خون اترا وہی عفاف نے جھٹ سے نفی میں گردن ہلائی۔۔وہ صرف میرا دوست ہے بھائی اور بس۔ کہتے وہ رو دی عزہ نے اسے ساتھ لگالیا۔۔۔مگر یہ دوست بھی نا رہے اسے بتادیں بھائی اگر مجھے معلوم ہوا اسکا اس لڑکے سے کسی بھی قسم کا رابطہ ہے میں اُسے تو جان سے ماروں گا اور یہ بھی میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچے گئی۔کال لسٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا وہ تن فن کرتا نکل گیا۔۔میں سمجھاؤں گئی فکر نہیں کرو۔مرسلین کو تسلی آمیز لہجے میں کہتی نتاشا اٹھ گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مم...مجھے جانے دو۔مم۔۔میں انکا بندہ ہوں۔انہوں نے خود مجھے بھیجا تھا۔میری جاسوسی کرنے کو۔ سرد برفیلے لہجے میں جواب آیا۔چیئر پر بندھے شخص نے بمشکل تھوک نگلا۔خدارا مجھ پر رحم کھائیں سکندر سر۔۔۔مجھے حرب دادا نے بھیجا تھا۔رحم کھانا نہیں سیکھا میں نے۔۔۔آئے تم انکی مرضی سے تھے اور اب تم انکے پاس واپس جاو گئے مگر میرے طے کردہ طریقے سے۔وہ شرٹ لیس اسکے سامنے کھڑا تھا۔پھر ایک تیز دھار آلہ اٹھایا اور اسکی پسلیوں کے درمیان اتنی بے دردی سے کھبایا کہ مقابل کی دردناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔اس خنجر کو وہی چھوڑے۔وہ ذرا سا ہنسا اور پھر ایک خنجر اسکے دل

کے مقام پر ایسے چلایا کے وہاں سے گوشت کے لوتھڑے اترنے لگے اسکے ہاتھ خون خون ہو چکے تھے مقابل کی چیخوں میں کمی ہونے لگی مگر اسکی وحشت پہلے ہی درجے پر قائم تھی۔جب دل کے مقام سے گوشت اتر گیا تو ہاتھ ڈال کر انتہائی بے دردی سے اسکا دل نکال ڈالا۔وہ شخص تو پہلی چوٹ پر ہی مر گیا تھا وہ تو سکندر حاذق مغل کی وحشت تھی جسے صرف سکون نہیں ملا تھا۔۔مجھے میرے کام میں ذرا سی مداخلت نہیں پسند۔اور تم پورے کے پورے پاکستان پہنچ گئے۔اسکے بے سدھ وجود کو ٹھوکر مارے اسکی دہشت زدہ آواز کمرے میں گونجی۔اسے ایسی ہی حالت میں حرب داداتک پہنچادو۔کہتا وہ رومال وہی پھینکے مینشن سے نکل گیا تاہم۔۔واپس وہ ہوٹل آیا جہاں اسنے سٹے کیا تھا اسکے مطابق اس مینشن میں اسکا دم گھٹتا تھا۔۔وہ واپس آیا لابی سے ہوتا اپنے کمرے میں جا بند ہوا۔۔حان مجھے لگتا یہ مونسٹر پھر کسی کو سولی پر لٹکا کے آرہا ہے۔۔۔مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔یا حان اسکے ہاتھ پر خون دیکھتے بولا۔۔وہ دونوں لابی کی بڑی سی دیوار کی اوٹ میں کھڑے تبصرے کر رہے تھے جو بن بلائے مہمان کی طرح پاکستان تو آگئے تھے مگر اب سکندر کے سامنے جانے کی انکی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔ویسے حان شکر کیا کرو کہ یہ مونسٹر دوسرے مونسٹرز کی طرح منہ سے آگ نہیں نکالتا۔اینارہ کی اتنی سنجیدگی پر حان نے ماتھا پیٹ لیا۔۔ہاں تو صحیح کہہ رہی ہوں ورنہ تو اسے گن کی بھی ضرورت نا پڑتی جلا کے ہی بھسم کر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ڈالتا۔۔۔ویسے پوائنٹ ہے تمہاری بات میں۔۔۔اسکے کمرے پر نظر رکھے حان نے ذرا سا حصہ ڈالا۔۔مگر پھر وہ ہوا جو انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا یا حان کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔یار کتنی بار کہا ہے نہیں چاہیئے ہمیں اس ہوٹل میں کمرا۔وہ دیکھے بنا بولا۔ہاں ہم بس یہاں سے ویو چیک کر رہے ہیں ابھی چلے جائیں گئے۔اینارہ بھی بولی۔۔۔میرے کمرے کا ویو یہاں کے ویو سے بہت شاندار ہے۔اس بھاری تیز آواز پر وہ دونوں اچھل کر سیدھے ہوئے۔وہ اس وقت رولنگ چیئر پر بیٹھا چہرے پر ہاتھ رکھے ایک آئی برو آچکائے سامنے کھڑے ان بہن بھائیوں کو خطرناک تیوروں سے گھور رہا تھا۔اپ دونوں بات کریں میں کافی بنا کے لاتی ہوں۔۔یہ تمہارا سسرال نہیں ہے یہ سگھڑ پن کہیں اور دیکھانا۔چپ چاپ کھڑی رہو ابھی۔سکندر اتنی تیز آواز میں دھاڑا اینارہ یا حان کے پیچھے چھپی۔حقیقت تھی اسے دنیا میں صرف سکندر کے غصے سے ڈر لگتا تھا اور اسکے عتاب سے ہمیشہ اسکا پانچ منٹ بھائی اسے بچاتا آیا تھا۔۔۔ہمیں آپکی فکر ہو رہی تھی اسلئے۔۔۔میں کیا دس سال کا بچہ ہوں جسکی تمہیں فکر ستا رہی تھی۔۔میرے منع کرنے کے باوجود یہاں قدم رکھنے کی جرات بھی کیسے کی تم نے ۔۔۔جانتے بھی ہو کتنے دشمن بھرے پڑے ہیں یہاں ہمارے اگر... ہم اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اینارہ چھپی ہوئی بولی۔۔۔وہ تم دونوں کو مہرے کی طرح استعمال کر سکتے ہیں۔ سمجھ کیوں نہیں رہے تم

دونوں۔۔۔کچھ نہیں ہو گا آپ پلیز ہمیں یہاں رہنے کی اجازت دے دے میں وہاں واپس نہیں جانا چاہتا مجھے آپکی فکر لگی رہے گئی پلیز پلیز پلیز۔۔۔یاحان کے ضدی لہجے پر آخر سکندر کو ہار ماننی پڑی۔ٹھیک ہے مگر تم دونوں میرے ساتھ نہیں رہو گئے ورنہ مشکل بڑھ سکتی ہے۔۔اوکے ڈن ہو گیا۔یاحان خوشی سے اچھل پڑا۔۔میں نے یہاں جاب ڈھونڈلی ہے تو اسکی بدولت مجھے کوئی پہچان نہیں سکے گا۔اور تمہاری بہن۔؟۔۔میں تو یہی رہوں گئی مجھ سے کسی کی چاکری نہیں ہوتی۔وہ ہوا میں ہاتھ جھلاتی نروٹھے پن سے بولی۔۔۔مجھے غصہ مت دلاؤ یہ نا ہو میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر پھینک دوں پھر اپنا یہ سستا شوق بھی پورا کر لینا۔۔سکندر کی غضب ناک آواز پر اینارہ کے پسینے چھوٹے۔۔کوئی کام ہو تو کال کر لیجیئے گا۔۔کہتے اسنے بھاگنے والی کی۔۔۔جھلی ہے ایک نمبر کی۔یاحان ہنس دیا۔۔۔آپ نے کچھ سوچا ہے اس لڑکی کو کیسے اغواء کریں گئے۔؟۔۔میں نے اگر اسے اغواء ہی کروانا ہوتا تو خود پاکستان کبھی نا آتا یاحان۔۔۔تو آپ کیا کرنے والے ہیں پھر.؟..یہ تمہارے لیے سرپرائز ہے اور حرب دادا کیلیئے شوکنگ نیوز وِد دھماکہ۔۔۔اسکے چہرے پر شیطانی ہنسی ابھری۔۔یاحان نے بدستور خیریت کی دعا مانگی۔۔مجھے اس لڑکی کی وجہ سے پاکستان آنا پڑا۔میں چودہ برس کا تھا جب یہاں سے گیا تھا۔اور جس دن گیا تھا اس دن ہی قسم کھائی تھی یہاں واپس کبھی نہیں آؤں

گا۔اپ کو پاکستان سے اتنی نفرت کیوں ہے.؟دل میں رکھا کئی برسوں کا پنپتا سوال آج یاحان نے آخر پوچھ ہی لیا۔۔سکندر نے اسے دیکھتے گہری سرد آہ ہوا کے سپرد کی۔۔میں پاکستان سے جانا چاہتا تھا میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں پاکستان سے نکل جاؤں گا ہمیشہ کیلئے اور وہ وعدہ میں نے خود سے آٹھ سال کے برس میں کیا تھا مگر ہمیشہ ناکام رہتا تھا پھر ایک دن حرب دادا کی شکل میں مجھے ایک ایسا انسان ملا جو انسان تو تھا مگر درندہ صفت۔اسنے میری مدد کی مگر اپنے مقصد کیلئے۔وہ مجھے باہر لے گیا۔ ٹریننگ دلوائی۔اور مجھ سے دل چھین لیا اپنے جیسا درندہ بنا دیا۔اسنے مجھے چند عرصے میں بدل کے رکھ دیا۔"کنچے کھیلنے کی عمر میں، میں نے گن چلانا شروع کر دیا تھا۔"میں نے اپنا وعدہ تو پورا کر لیا مگر افسوس میری قسم ٹوٹ گئی۔اسنے گلاس ڈور کو دھکیلتے تازہ ہوا کو اندر آنے دیا۔یاحان کو دلی افسوس ہوا وہ اسکے پاسٹ کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتا تھا مگر اتنا ضرور کہہ سکتا تھا وہ بھیانک ناک تھا۔۔کن سوچوں میں گم ہو گئے ہو..؟؟سکندر نے اسکے سامنے چٹکی بجائی۔۔کچھ نہیں آپ بتائیں میرے لیے کیا حکم ہے.؟۔۔یہ بندہ ہے اور اسکی ڈیٹیل۔۔۔آج شام تک اسکا کام تمام ہو جانا چاہیئے۔سکندر نے اسکے سامنے فائل رکھی۔۔احمر شجیع۔۔۔یاحان نے نام پڑھا۔۔۔مگر یہ ہے کون۔؟۔۔۔یہ لٹل اینجل کا بوڈی گارڈ ہے۔۔اور یہ لٹل اینجل کون ہے۔؟یاحان کنفیوز سا ہوا۔۔۔ڈیول کیلئے لٹل اینجل۔وہ

تمسخرانہ ہنسا۔۔کچھ تو عجیب تھا مگر کیا۔۔۔یاحان سوچ کے رہ گیا۔۔اسکا کام ختم کرواؤ تاکہ میں اس تک باآسانی پہنچ سکوں۔ہو جائے گا ایچ ایم۔یاحان تعبداری سے کہتا باہر نکل گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

موبائل پر نمبر جگمگا رہا تھا نمبر دیکھتے ہی احمر نے جھٹ سے کال پک کی۔آدھے گھنٹے تک مجھے لینے کیلئے آجانا۔حکم صادر کیا گیا۔اوکے میڈم۔اور اس دن کی طرح لیٹ مت ہونا ورنہ اس بار سیدھی شکایت ڈیڈ کو جائے گئی۔احمر اسکی بات سنے ہنس دیا وہ ایک ہی دن میں نا جانے کتنی بار وہ جملہ دوہرا چکی تھی۔جسا آپ کہیں میڈم۔۔احمر کہتا باہر کی طرف نکلا۔تاکہ وقت سے پہلے پہنچ جائے۔ہاں اوکے پھر مجھے مال بھی جانا ہے۔

"جی ٹھیک ہے میڈم"..

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سر ابھی ابھی ایک گاڑی ملک ولا سے باہر نکلی ہے۔ماسک لگائے اس انجان شخص نے کال پر یاحان کو مخاطب کیا۔۔کیا یہ وہی شخص ہے جسکی میں نے تمہیں تصویر بھیجی تھی۔۔جی سر وہی ہے۔اسکے ساتھ گاڑی میں کوئی اور بھی ہے.؟۔۔ہیں سر اکیلا ہے وہ۔۔ٹھیک ہے جیسے ہی کسی کم ہجوم والی جگہ پر اسے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اکیلا دیکھنا تو شوٹ کر دینا گولی سیدھا اسکے دل پر یا دماغ میں مارنی ہے تا کہ موقع پر ہلاک ہو جائے گا۔۔ اسکی کال ڈسکنیٹ کرتے اسنے سکندر کی کال اٹینڈ کی۔۔کچھ پتہ چلا اسکا..؟۔۔وہ ملک ولا میں نہیں ہے ایچ ایم شاید وہ باہر ہے۔۔ خبر غلط نہیں ہونی چاہیئے یاحان۔۔ خبر بلکل درست ہے اور اینارہ مجھے جیسے ہی اسکی لوکیشن شیئر کرتی ہے میں اپکو سینڈ کر دوں گا۔

وہاں لوگوں کا ہجوم اکٹھا تھا وہ ایک خالی بڑی سڑک تھی اسنے عزہ کو کال ملائی۔۔یا میڈم میں آگیا ہوں آپ باہر آجائیں۔اسے خبر کرتے اسنے یونہی نظر ارگرد ڈورائی۔دوسری طرف وہ شوٹر اسکی گاڑی فالو کرتا وہاں پہنچا۔ گاڑی سے باہر نکلتے اسنے یاحان کو کال ملائی۔۔س وہ یہاں اکیلا کھڑا ہے کام تمام کر دوں۔۔اھی پوچھ رہے ہو تم۔۔اور وہ آگے کچھ بولتا پارک میں کھیلتے بچے کی بال آکر اس کے موبائل پر لگی اور شوٹر کا موبائل زمین بوس ہو گیا۔

وہ بچے کو ڈانٹتا موبائل اٹھانے کو جھکا اور اتنی ہی دیر میں عزہ گاڑی میں بیٹھ گئی جسے وہ دیکھ نہیں سکا تھا۔

ہیلو یس سر۔۔۔جی سر وہ موبائل گر گیا تھا۔جی میں کام کر کے اپکو انفارم کرتا ہوں۔ادھر بات ختم کرتے اسنے مڑ کر دیکھا۔جہاں انکی گاڑی نہیں تھی۔

وہ دونوں مال کے قریب اترے۔ عزہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔ احمر بھی اسکے پیچھے پیچھے تھا۔ عزہ ہینڈ بیگ دیکھنے لگی۔

میم اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہئیے۔۔ پر میں نے ابھی شوپنگ مکمل نہیں کی ہے۔۔ وہ کچھ بھی سنے بغیر اسکی کلائی پکڑے گاڑی تک لایا اور اسے اندر بٹھاتے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ یہ۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔ عزہ تو جیسے غصے سے پاگل ہونے کو تھی۔۔ احمر بنا کچھ سنے اسے بیک سیٹ پر بٹھائے خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اسنے جیسے ہی گاڑی سٹارٹ کی احمر کو اپنا شک صحیح ثابت ہوتا نظر آیا۔ کوئی گاڑی واقعی انکا پیچھا کر رہی تھی۔۔ مجھ پر غصہ بعد میں کریئے گا ابھی بیک سیٹ پر لیٹ جائیں ہم پر کوئی نظر رکھ رہا ہے۔ میں نہیں چاہتا آپ اسکی نظر میں آئیں۔ اور اگر وہ مجھے پہلے ہی دیکھ چکا ہو گا تو...؟ عزہ اسکی ماننے کے بجائے اپنی ہانکنے لگی۔۔ احمر نے ایک نظر اسے دیکھتے ابھی سٹئیرنگ وئیل گھمایا تھا گولی چلنے کی آواز آئی۔۔ شٹ... اپنے سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھتے احمر نے گاڑی ریورس میں بھگائی۔۔ میری شکل مت دیکھیں سیٹ کے پیچھے چھپ جائیں فوراً۔۔ اس پر دھاڑتے احمر نے گن نکالی اور سامنے آتی گاڑی کے ٹائر پر فائر کیا۔ گاڑی اپنا توازن کھو کر سامنے دیوار میں لگی مگر شوٹر اس سے پہلے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر چکا تھا

یہ اصلی کے گنڈے کہاں سے آ گئے ہیں۔ عزہ چلائی۔۔ کیوں آپ نے نقلی گنڈے آرڈر کیے تھے کیا...؟ وہ دانت پیس کر رہ گیا۔۔

کیے تو تھے... وہ ممنائی۔۔ شٹ یہ مصیبت کہاں سے ٹپک پڑی ہے۔؟

تم مجھے مصیبت کہہ رہے ہو۔؟ وہ پھر سے چیخی۔۔ آپ کچھ دیر کیلئے خاموش ہوں گئی پلیز تا کہ میں اسے ٹھکانے لگا سکوں۔ اسکی طرف مڑتے جیسے ہی احمر نے کہا۔ ایک اور گولی چلی اور گاڑی کے ٹائر میں لگتی گاڑی کے الٹنے کا باعث بنی۔ عزہ کی چیخ بلند ہوئی۔ احمر اپنے زخمی بازو پر ہاتھ رکھے درد سے کراہتا باہر نکلتا اور عزہ کو بچاتا۔ کچھ پل کی ہوئی خاموشی میں پھر سے شور برپا ہوا۔ تین ماسک مین وہاں تیزی سے داخل ہوئے تھے

ایک نے شوٹر کو شوٹ کیا۔ تو دوسرا عزہ کی طرف بھاگا۔ احمر کو وہ کڈنیپر لگے وہ جیسے تیسے باہر نکلنے لگا۔۔ اے ے ے ہیرو جان کی سلامتی چاہتا ہے تو ابھی اندر بیٹھا رہ۔ ورنہ یہی ٹھوک دوں گئی۔ ماسک کے پیچھے وہ لڑکی جو کوئی بھی تھی احمر کو اس پل وہ زہر سے بھی بری لگی تھی۔۔ سکندر بھاگتا عزہ کی طرف پہنچا گاڑی کا دروازہ لات مار کر کھولا تو سامنے ہی وہ بے ہوش ملی۔ ماتھے پر خون کی لکیر قائم

تھی۔ حجاب کھل گیا۔ بال چہرے پر بکھر چکے تھے۔۔ سکندر نے لب دانتوں تلے دبائے اسنے ایسا تو کچھ نہیں سوچا تھا اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پاتے اسنے عزہ کی بازو تھامی اور اسے گاڑی سے کھینچ کر باہر روڈ پر لاتے اپنے گھٹنے پر اسکا سر ٹیکا۔ نبض چیک کی جو کے مدھم چل رہی تھی۔

اسکے ماتھے کو ہلکے سے چھوا۔۔ لٹل اینجل۔ اسنے سرگوشی کی۔

عزہ نے ذرا سی آنکھیں کھولیں تھی۔ تت.. تم یہاں پھر سے۔۔۔ وہ حواس میں لوٹتی اس سے دور ہوتی چیخ اٹھی۔ سکندر اسکے ری ایکشن پر بدمزہ ہوتا اٹھ گیا۔۔ اں تمہیں لنچ کیلئے انوائیٹ کرنے آیا تھا.؟ اسنے دانت پیستے کہا۔۔ جسٹ شٹ اپ۔ عزہ آس پاس کے ماحول کو دیکھتے چیخی۔۔ پھر سے شٹ اپ کال۔۔۔ اینا رہ کھکھلائی۔۔ میرا بوڈی گارڈ کہاں ہے اور تم۔۔ یہ سب تم نے کروایا ہے نا..؟۔ ہاں میں نے کروایا ہے۔ تمہارے بوڈی گارڈ کو مروانے کیلئے۔

جسٹ شٹ اپ... تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی۔ اس پر حملہ کروانے کی۔ سکندر تو اسکے جسٹ شٹ اپ پر ہی سر پکڑ کے رہ گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ایناره انہیں دیکھ رہی تھی احمر اس سے گن جھپٹتا خود ایک ہی جھٹکے سے گاڑی سے باہر نکلا وہ کوئی جوابی کاروائی کرتی احمر اسکی گردن دبوچتا اپنے شکنجے میں لیے گن اس پر تان چکا تھا۔

عزہ میڈم کو میرے حوالے کرو ورنہ اس کی کھوپڑی میں اڑادوں گا۔ایناره چاہتی تو ایک ہی پل میں خود کو اس سے آزاد کرواسکتی تھی مگر وہ چہرا اٹھائے اسے بس تکنے لگی۔

اسے جانے دو۔یاحان آگے آیا۔تمہاری بہن کیلئے تمہاری اتنی فکر اچھی لگی مجھے۔۔اس کی آنکھوں میں اپنی نیلی آنکھیں گاڑھے سکندر کا تمسخر اڑاتا لہجہ احمر کے تن بدن میں آگ لگا گیا۔

عزہ کو اسکے سامنے لاتے اسنے احمر کو دیکھا۔زندہ رہنا چاہتے ہو تو یہ نوکری چھوڑ دو۔ایناره کو اس کی گرفت سے نکالتے سکندر نے اسے کھلی دھمکی دی۔وہ وقت نہیں تھا عزہ اسکے ساتھ تھی وہ جواب ضرور دیتا مگر نہیں دے سکا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آپ پریشان کیوں ہیں.؟۔۔کیا مجھے پریشان نہیں ہونا چاہئیے یاحان..؟سکندر نے الٹا سوال کیا۔۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔وہ بے اختیاری میں بول گیا۔۔ایناره اور یاحان نے ایک دوسرے کی طرف

دیکھا۔۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو میرا پاکستان آنا بیکار چلا جاتا۔اسنے گڑبڑا کر اپنی بات مکمل کی۔۔یاحان کا سر شرمندگی سے جھک گیا۔۔وہ لڑکی عجیب ہے۔حان معافی مانگتا سکندر کی حیرت زدہ آواز پر اسنے گردن اٹھا کر دیکھا۔۔وہ لڑکی میری سوچ سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔تم نے دیکھا تھا اسکی گاڑی پر حملہ ہوا تھا بوڈی گارڈز زخمی حالت میں پڑا تھا شوٹر کی لاش زمین پر لہولہان پڑی تھی گولیوں کی آوازیں۔۔۔ کسی انجان شخص کا اسے ڈرانا، یہاں اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ اب تک خوف کے مارے زمین بوس ہو جاتی مگر حیرت ہوئی مجھے وہ لڑکی میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نڈر ہو کر کھڑی تھی۔۔وہ آریان ملک کی بیٹی ہے ایچ ایم وہ یہ سب بچپن سے دیکھتی آرہی ہے۔ایناره نے لاپرواہ انداز میں جواب دیا۔۔نہیں مگر ملک ولا میں ایک لڑکی اور بھی ہے امیمہ شاہ وہ تو اسکے الٹ ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ ڈرپوک قسم کی بہت سینسیٹو لڑکی ہے۔یاحان بھی بولا تھا

تم بڑا اس لڑکی پر ریسرچ کرتے پھر رہے ہو۔ایناره طنزیہ بولی۔

یہ ریسرچ ملک ولا کے ہر افراد پر کی ہے میں نے۔حان نے تپ کر کہا۔لڑائی ختم کرو اور میری بات اب غور سے سنو۔۔اگلے دو دن میں بادشاہ کی بہن کو یہاں سے اسلام آباد جیل میں بھیجا جا رہا ہے۔۔کیا اسے سزا مل گئی.؟۔عمر قید سزا... سکندر نے مختصراً کہا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بادشاہ ایک ہفتے میں پاکستان آرہا ہے اس سے پہلے اسنے یہ کام مجھے دیا ہے کہ اسکی بہن کو باحفاظت انکی حراست سے آزاد کرواؤں۔تو کیا آپ ایسا کریں گئے.؟حان فوراًبولا۔سکندر ہنس پڑا۔

میں صرف وہ بتارہا ہوں یاحان جو مجھے کرنے کو کہا گیا ہے۔

وہ نہیں بتایا...جو میں کروں گا۔۔

وہ سکندر حازق مغل تھا اپنی مرضی کا مالک پھر اسے فرق نہیں پڑتا تھا اسکی مرضی کی وجہ سے قیامت برپا ہو یا کبھی نا ختم ہونے والی جنگ۔وہ ہر حال میں اپنے دماغ کی سنتا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ملک ولا میں داخل ہوا تھا سامنے ہی اسے وہ پنک کلر کے فراک میں ملبوس جوس بنانے میں مصروف نظر آئی۔وہ چلتا کچن میں داخل ہوا۔فریج کھولا پانی کی بوتل نکالی اور گلاس میں انڈیل کر اسے منہ سے لگایا۔عفاف کن اکھیوں سے اسے دیکھنے لگی وہ صبح والا طہٰ میر بلکل نہیں لگ رہا تھا اسکے چہرے پر پھیلے مطمئن تاثرات اسے الجھا رہے تھے۔

آپ ٹھیک ہیں...؟وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی۔۔ہاں مجھے کیا ہونا ہے۔طٰہٰ کا انداز سوالیہ تھا۔۔نہیں وہ مجھے لگا...نہیں تمہیں کیا لگا تم نے مجھے ریجیکٹ کر دیا ہے تو کیا اب میں تمہاری محبت میں دیوانہ بنا دیواروں میں ٹکڑے مارتا پھروں گا۔جواب اتنی تیزی سے آیا عفاف ہونق بنی دیکھے گئی۔میں نے ایسا تو بلکل نہیں کہا کہ آپ میری محبت میں...بائے داوے تمہیں کس نے کہا مجھے تم سے محبت ہے.؟۔ابھی آپ نے خود...تم میری پسند ہو عفاف محبت نہیں۔کیونکہ طٰہٰ میر کی ڈکشنری میں پسندیدگی کے بعد عشق کا مرحلہ آتا ہے یہ محبت وحبت کو میں کچھ نہیں سمجھتا۔

کہاں سے لی ہے آپ نے اتنی بکواس ڈکشنری..؟وہ منہ کے زاویے بگاڑتی بولی۔۔جہاں سے تم اپنی کتابیں خریدتی ہو۔اسکا اشارہ کہاں تھا عفاف پل میں سمجھ گئی۔اسکی پر اسرار مسکراہٹ اسے کسی انہونی کا پتہ دے رہی تھی۔وہ گلاس رکھتا کچن سے نکلتا ایک بار پھر اسکے پاس آیا۔"مجھے تم سے محبت نہیں ہے عفاف رضا یاد رکھنا"کہتا وہ نکل گیا۔عجیب شخص ہے کل تک مرنے مارنے کی باتیں کرتا تھا آج بول رہا ہے محبت نہیں ہے۔عفاف سوچ کے رہ گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

عزہ آپی جوس..؟عفاف کمرے میں آئی۔ مما پلیز پریشان نہیں ہوں۔ڈیڈ آپ ہی سمجھائیں کچھ مما کو۔حیام کی پریشان صورت دیکھ اسکا موڈ حد درجے خراب ہوا۔۔دوسری طرف مرسلین کے کندھے سے لگی امیمہ بھی سوں سوں کر رہی تھی۔

دل کیوں رو رہی ہو یار۔۔۔چپ ہو جاؤ.وہ اب اکتا سی گئی۔

اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا۔حیام کا لہجہ بھرا گیا۔

افففف ہو مما میں آپکے سامنے ہوں اور بلکل ٹھیک ہوں۔ آپ کیوں پھر پریشان ہو رہی ہیں۔اور آپ ہی تو کہتی ہیں جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے۔اسکی اس لائن پر ایک کونے میں بیٹھے احمر نے ذرا سی نظر اٹھائی۔سب کچھ اچھے کیلئے نہیں ہوتا بلیک روز۔کمرے میں آتے یحییٰ نے بے دلی سے کہا۔۔کوئی مثال ہے۔عزہ منہ بسورا۔ہاں۔۔۔کیا.؟۔۔۔اگر سب کچھ اچھے کیلئے ہوتا تو آج وہ چوزہ تمہارے پاس ہوتا جسے تم نے بچپن میں سردی سے بچانے کیلئے اوون میں رکھ دیا تھا۔جہاں یحییٰ نے اسے یاد دلایا وہی سب کے چہروں پر رونق لوٹ آئی۔عزہ نے ایک نظر مسکراتے احمر کو دیکھا وہ اسکے سامنے کم از کم ایسا کوئی اپنا راز فشاں نہیں کروا سکتی تھی

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا سمجھے تم۔؟ وہ غصے سے بولی۔

یہاں بیٹھا ہر شخص گواہ ہے کیوں سنو... جہاں یحییٰ جلدی میں بولا وہی سب کے چہروں پر پھیلی رونق بھی غائب ہوئی۔ امیمہ نے نظر اٹھا کر یحییٰ کی طرف دیکھا۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا سنو..؟ یحییٰ نے بلا اختیار مدھم لہجے میں پوچھا۔

ملک ولا کے تمام افراد وہاں موجود تھے مگر اسے نامر سلین کا ڈر تھا نا کسی اور کا۔۔ "میں نے پرانی باتیں یاد رکھنا چھوڑ دیا ہے" اسنے ٹھوس لہجے میں کہا۔ یحییٰ کے ہونٹوں پر آسودگی چھائی۔ ایک تھکی سی مسکراہٹ تھی جسے وہاں محسوس کرتے سب کے دل تڑپ اٹھے۔ دعا کرو مجھے بھی یہی بیماری لگ جائے۔ وہ کہتا الٹے قدم لیے باہر نکل گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

شام کے آٹھ بج رہے تھے ملک ولا کے تمام بڑے ڈرائیونگ روم میں اکٹھے تھے جنہیں آریان نے وہاں کسی ضروری بات کے متعلق بلایا تھا آپ سب کو یہاں بلانے کا مقصد آپ سب سے رائے لینا اور ہمارے لیے گئے کچھ نئے فیصلوں سے آگاہ کرنا ہے۔ اسنے اپنی بارعب آواز میں بات کا آغاز کیا۔۔ جب تک میں بات ختم نا کرلوں کسی کو بھی بیچ میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور جس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے جتنا پوچھا جائے وہ اسی بات کا جواب دے۔ایک خاص نظر یحییٰ کے چہرے پر ڈالتے کہا گیا۔فیصل نے ایک فیصلہ لیا ہے جس سے مما میں اور باقی تمام لوگ راضی ہیں۔جہاں آریان نے فیصل کا ذکر کیا وہی امیمہ کا دل رک کر دھڑکا تھا نا جانے کیوں اسے کچھ غلط ہونے کا خدشہ لاحق ہوا۔فیصل نے اپنی بیٹی امیمہ شاہ کا رشتہ طے کر دیا ہے۔وہ خبر نہیں تھی ایک دھماکہ تھا جو یحییٰ میر کے سر پر ہوا۔امیمہ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا وہ بیگانگی کے عالم میں کبھی فیصل تو کبھی آریان کو دیکھ رہی تھی۔پھر اسکے ذہن میں اپنے ڈیڈ کے صبح والے الفاظ گونجے۔

جب وہ ان سے ملنے انکے کمرے میں جا رہی تھی مگر حمزہ

سے بات کرتے وہ وہی سے لوٹ آئی۔(میں اپنی بیٹی کو یہاں سے کہیں دور بھیج دوں گا حمزہ وہ کیسے دیکھ پائے گئی یحییٰ کو کسی اور لڑکی کے ساتھ ہر پل اپنی نظروں کے سامنے(

مگر اسے کب خبر تھی وہ اسے صرف دور نہیں بھیج رہے تھے وہ تو بقول اسکی سوچ کے امیمہ شاہ کو ایک دوزخ سے نکال کر دوسری میں دھکیلنے والے تھے۔کیا تمہیں اس فیصلے سے کوئی اعتراض ہے بیٹا..؟

آریان کی آواز پھر گونجی۔آمنے سامنے بیٹھے ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا۔۔آج

پہلی بار یحییٰ نے اسکی آنکھوں کو بہت غور سے دیکھا تھا جہاں قبل از اسے ایک محبت کا جہاں آباد ہوا نظر آتا تھا آج وہ آنکھیں خالی تھی ان میں کوئی خواب نہیں تھا نا کسی کی چاہت، نا ہی کسی کی تمنا۔۔۔ ہر احساس سے عاری آنکھیں۔ وہ دونوں مسلسل ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ جب امیمہ کے ہونٹوں میں جنبش سی ہوئی۔ مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی وہ یحییٰ میر کو حیران کر گئی۔ اور وہ اپنا فیصلہ سناتے ہی یحییٰ سے نظریں بھی پھیر چکی تھی شاید ساری زندگی کیلئے۔

مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں ہے۔ وہ اصول توڑنے میں ماہر تھا۔

بغیر آریان کی اجازت کے یحییٰ بلا دھڑک بول گیا۔

ہمیں اس بات سے فرق نہیں پڑتا۔ جواب مرسلین کی طرف سے آیا۔

مگر بڑے پاپا آپ ایسے اتنی اچانک یہ فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں وہ لڑکا کون ہے کیا کرتا ہے سنو کے قابل ہے بھی یا نہیں۔ ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ تو آپ... وہ ہر حال میں میرے قابل ہو گا کیونکہ اس بار وہ میری نہیں میرے ڈیڈ کی پسند سے ہو گا۔ اور میری اور انکی پسند میں بہت بڑا فرق ہے۔ جس پر میں

آنکھیں بند کر کے یقین کر سکتی ہوں۔ امیمہ کے جواب نے یحییٰ کی زبان پر لکنیت طاری کر دیا۔ تم کیوں اپنے ساتھ یہ ظلم کر رہی ہو سنو۔۔۔ کیوں۔۔۔ اسکی دونوں بازو جکڑے یحییٰ غرایا۔ مرسلین آگے بڑھتا آریان نے اسکی کلائی دبوچے وہی روک دیا۔۔ اسے چھوڑو یحییٰ۔۔۔ حمزہ نے اسے کنٹرول کرنا چاہا۔ نہیں ڈیڈ مجھے اس سے بات کرنے دے۔

تم یہ سب مجھے تکلیف دینے کیلئے کر رہی ہو نا۔ بتاؤ مجھے ادھر دیکھو۔ اسی بازو پر گرفت مزید سخت کیے یحییٰ نے اسے اپنی طرف دیکھنے پر مجبور کیا۔۔ میں یہ سب اپنی تکلیف کم کرنے کیلئے کر رہی ہوں میرا اب تم سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ مجھ پر حق جتا کر بات کرنا چھوڑ دو۔ سمجھے تم۔ اسکے سینے پر ہاتھ رکھے پیچھے کی طرف دھکا دیتے امیمہ ایکدم سے چیخی تھی

اسکا ردعمل یحییٰ سمیت وہاں موجود ہر ایک شخص کو گہری حیرت میں مبتلا کر گیا۔ یحییٰ کا دہن بھک سے اڑا۔ یہ وہ تو سنو وائیٹ نہیں تھی اسکی لہو چھلکاتی آنکھیں، نفرت آمیز لہجہ، بدلا سرد مزاج وہ تو کوئی اور تھی۔ وہ تو امیمہ شاہ تھی اسکی ڈرپوک، معصوم سنو وائیٹ تو کہیں کھو گئی تھی۔ امیمہ ایک گہری نظر اس پر ڈالے وہی سے پلٹ گئی۔ یحییٰ کے قدم وہی جم گئے۔ اسنے صرف محبت کی تھی اور اس محبت میں اسنے

اپنا سب کچھ کھو دیا تھا۔ امیمہ کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو رشتے والوں کو آج شام ہی کال کر کے بلا لیں۔ آریان نے گفتگو جاری رکھی۔ یحییٰ نے بھاری ہوتے قدم باہر کی جانب اٹھائے۔

رکو یحییٰ۔۔۔ اور وہ رک گیا مگر پلٹا نہیں۔۔ اس لڑکی کا ایڈریس اور فیملی ڈیٹیلز مجھے سینڈ کر دینا آج شام ہی حمزہ اور زارا اسکی طرف جائیں گئے تمہارا رشتہ لے کر۔ وہ کوئی بھی تاثر دیئے بغیر کمرے سے نکل گیا۔ آریان نے گہری سانس بھری۔

اور ایک طرف صوفے پر گم سم بیٹھے فیصل اور طوبیٰ کو دیکھا پھر ایک نظر حمزہ اور زارا پر ڈالی جو کے بے حد پریشان نظر آرہے تھے۔ پھر وقاص اور ملائکہ کی طرف دیکھا۔ جو کسی گہری سوچ کا شکار نظر آئے تھے۔ آریان نے نظر گھمائی۔ مرسلین اپنی جگہ خاموش بیٹھا جبکہ نتاشا بے چین سی نظریں ارگرد گھما رہی تھی

جبکہ ان سب میں ایک وہ واحد ہستی تھی جو ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے پر سکون دکھائی دے رہا تھا۔ آریان نے نظر مزید گھمائی مگر وہاں عفاف نہیں تھی۔ اور اسی پل عفاف کمرے میں داخل ہوئی۔ چہرے پر اضطرابیت تھی ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ انتہائی نروس لگ رہی

تھی۔ مم... مجھے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے۔ وہ ممنائی۔ جی بیٹا بولیں۔ آریان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔ وو... وہ... دراصل... مم.. مجھے... وہ ہکلا کے کہتی خاموش ہو گئی سر بلکل جھک گیا۔ ملائکہ کو تشویش سی ہوئی۔ نتاشا اٹھ کے اسکے پاس آئی۔۔ جو بھی کہنا بلا جھجھک کہہ دو عفاف۔ نتاشا نے اسے حوصلہ دیا۔۔ مم... مجھے طٰہٰ کا پروپوزل ق... بول ہے۔ وہ اتنی دھیمی آواز میں بولی کے صرف نتاشا سن سکی۔ سب نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

عفاف کہہ رہی ہے اسے طٰہٰ کا پروپوزل قبول ہے۔ جہاں نتاشا نے اسکے لفظ دوہرائے وہی سب ایک بار پھر حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے۔ پتہ نہیں وہاں کیا ہو رہا تھا جس کا جب دل چاہتا تھا رشتے سے انکار کر دیتا اور پھر آ کے قبول کر لیتا۔ وہاں عجیب سلسلے چل رہے تھے۔ طٰہٰ نے گردن اٹھائی اسکے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ تھی۔ آپ سب مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔

وہاں موجود ہر ایک شخص مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ معلوم نہیں یہ دونوں گدھے اور کتنا ذلیل کرے گئے مجھے۔

حمزہ تیز نظر مسکراتے طٰہٰ کے چہرے پر ڈال کر غرایا۔

وہ لڑکی جو کل تک راضی نہیں ہو رہی تھی آج خود چل کے آئی ہے یہ کہنے کیلئے کے اسے تم قبول ہو۔۔یہ کیا ماجرا ہے سچ سچ بتاؤ کیا کیا ہے تم نے..؟۔توبہ استغفر اللہ بھائی آپ مجھے ایسا انسان سمجھتے ہیں۔طٰہٰ جھٹکا کھا کے اٹھا۔ڈرامے نہیں کرو سچ بتاؤ طٰہٰ۔ آریان کی بارعب آواز پر وہ سیدھا ہوا۔۔سچ صرف اتنا ہے بڑے پاپا کے اسے بھی مجھ سے محبت ہو گئی ہے اور بس... طٰہٰ مسکرا کر بولا۔ آریان نے جواب کیلئے عفاف کی طرف دیکھا۔ جس نے ذرا سی ہاں میں گردن ہلائی اور باہر کو چلی گئی۔

مجھے نہیں لگتا ہمیں طٰہٰ پر شک کرنا چاہئیے کیونکہ میری صبح ہی عفاف سے اس ٹاپک پر بات ہوئی تھی۔ ملائکہ نے اطمینان سے کہا تو کہیں جا کر وقاص کو تسلی ہوئی ورنہ وہ حمزہ کے جنونی بیٹوں سے کچھ بھی توقع کر سکتا تھا۔تو ٹھیک ہے پھر وقاص تم انگیجمنٹ کی ڈیٹ....مجھے ڈائریکٹ نکاح کرنا ہے۔طٰہٰ اٹل لہجے میں بولا۔ آریان نے وقاص اور ملائکہ کی طرف دیکھا۔

اگر بچے راضی ہیں تو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ چلو ایک مسئلہ تو ختم ہوا۔سب کی رضامندی پا کر سمیرا بیگم خوشی سے بولی تھی۔ مگر نتاشا اور زارا کی مشکوک نظریں ابھی تک طٰہٰ پر ٹکی تھی۔وقاص اور ملائکہ

کو مبارکباد دینے کے بعد آریان نے مرسلین کو مخاطب کیا۔مرسلین..؟۔جی...ادب سے جواب دیا گیا۔

میں چاہتا ہوں تم اور نتاشا بھی ایک پر اپر رشتے میں بندھ جاؤ۔

آریان نے بات گھمانے کے بجائے صاف لفظوں میں کی جسکی توقع ان دونوں کو تو بلکل نہیں تھی۔۔بڑے پاپا میں... آریان انکل ابھی میں نے لائف میں بہت کچھ اچیو کرنا ہے تو میرے خیال سے اس ٹاپک کو کچھ وقت کیلئے بند رہنے دیتے ہیں۔انتہائی ادب کا مظاہرہ کرتے اسنے اپنی بات مکمل کی۔ملک ولا کے لوگوں کو ایک اور شوک لگا۔۔۔کہاں وہ کسی لڑکی کی اس پر نظر نہیں پڑنے دیتی تھی اور اب خود ہی جواب دے چکی تھی جس نے مرسلین کو بھی حیران کیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ کمرے سے باہر نکلتا بے نیازی سے لان میں داخل ہوا۔جہاں اسکی سوچ کے مطابق وہ آگ بگولہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

« « « « « « « « « دو گھنٹے پہلے » » » » » » » » »

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ملائکہ اور اپنی گفتگو کو سوچتے وہ سوچوں میں غرق تھی۔ موبائل بیپ ہوا۔ اسنے موبائل اٹھایا جہاں ان نان نمبر سے ویڈیو بھیجی گئی تھی۔ اسنے ویڈیو اوپن کی۔ اور جیسے ہی وہ ویڈیو سٹارٹ ہوئی عفاف کا رنگ فق ہوا۔ ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے ابھر آئے۔ ہاتھوں میں لرزش واقع ہوئی۔ وہ منہ سے کچھ کہتی یا کوئی رد عمل دیتی ان نان نمبر سے کال ریسیو ہوئی۔ اسنے لرزتے ہاتھوں سے کال یس کی اور موبائل کان سے لگایا۔

مائے لٹل برائیڈ... طٰہٰ میر کی پراسرار آواز اسپیکر سے گونجی۔

یہ... یہ... آہاں تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں دی میں نے۔۔۔۔ بس جتنا کہہ رہا ہوں اسے سنو اور جیسا بولوں ویسا کرتی جاؤ۔ ورنہ تمہارے دوست کے قتل کی زمہ دار عفاف رضا ہو گی۔

« « « « « « حال » » » » » » »

میں نے آپکی بات مان لی ہے اب اپنا کیا وعدہ پورا کریں۔

کون سا وعدہ لٹل برائیڈ مجھے تو کوئی ایسا وعدہ یاد نہیں آرہا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اسے مزید زچ کرنے کے موڈ میں آگیا۔طٰہٰ...اسکی آواز بھرا گئی۔۔یس مائے لٹل برائیڈ...اسکی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں دیکھ محبت سے چور لہجے میں جواب آیا۔

وہ...مر جائے گا طٰہٰ۔عفاف رو دی۔طٰہٰ کے تاثرات پل میں سنجیدگی میں بدلے اسنے عفاف کی طرف جھکاؤ بڑھایا۔۔تو تم کیوں رو رہی ہو ایک غیر مرد کیلئے مائے لٹل برائیڈ۔۔۔وہ مرے یا جیئے...تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہئیے۔اسکا انداز ہنوز سادہ تھا مگر لہجہ اتنا برفیلہ تھا عفاف کو اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے خوف محسوس ہوا۔عفاف کی نظروں کے سامنے بار بار وہ ویڈیو والا منظر آرہا تھا جس میں اسکا دوست عامر ایک بڑی سی پانی کی ٹینکی میں بند تھا اسکے منہ پر پٹی بندھی تھی ہاتھ پاؤں رسیوں سے جکڑے ہوئے تھے۔وہ میرا دوست ہے۔اسے کچھ ہو جائے گا۔میں نے آپکی بات مان لی ہے پلیز اسے اب جانے دے۔اب اگر تمہاری آنکھ سے اس شخص کیلئے ایک آنسو بھی ٹپکا عفاف تو میں اسے زمین میں زندہ گاڑ دوں گا۔وہ اتنی شدت سے غرایا عفاف کا دل اچھل کر حلق میں آیا وہ بلا اختیار دو قدم پیچھے لے گئی۔

جس دن نکاح ہو گا اس دن تم میری قید میں آؤ گئی ہمیشہ کیلئے اور وہ انسان میری قید سے رہائی پا جائے گا ہمیشہ کیلئے۔وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔آپ اتنے سفاک ہوں گئے میں نے کبھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نہیں سوچا تھا۔مجھے اس حد تک لانے میں صرف تمہارا ہاتھ ہے مائے لٹل برائیڈ۔۔مجھے آپ سے نفرت ہے آپ بہت برے انسان ہیں۔وہ روتے ہوئے چیخی۔"مجھے تم نفرت سمیت بھی قبول ہو لٹل برائیڈ۔"وہ مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کاش ہماری زندگی بھی کہانیوں کے ان پنوں پر مبنی ہوتی جس کے ایک صفحے پر لکھا ہوتا ہے اور "پھر وہ مر گئی"... اور پھر اگلے صفحے پر تحریر ہوتی ہے "کچھ سال بعد"... ... کاش ایسا ہوتا زیادہ نا سہی تکلیف کی شدت میں کچھ کمی ہی آجاتی۔ٹوٹا بکھرا لہجہ۔آپ مرنا چاہتی ہیں...؟مقابل کی آواز میں حیرت نہیں تھی بس درد رقم تھا۔۔وہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر میں ٹوٹ گئی ہوں میں ذرا ذرا بکھر گئی ہوں۔ایک ایسا انسان جسے صرف سانس لینے سے مطلب ہو کیا آپکی نظر میں وہ زندہ لوگوں کی فہرست میں آتا ہے۔حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا۔دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی مگر زیادہ دیر تک کی نہیں۔آپ مایوس ہو رہی ہیں۔آپ کو سروائیور "survivor" بننا ہے۔حالات کا مقابلہ کرنے والی ان لوگوں کو شکست دینے والی جنہوں نے اپکو تکلیف پہنچائی ہے۔آپ کو اٹھنا ہے یہ دنیا ایسی ہی ہے آپ کو گرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گئی۔مگر آپ کو گرے نہیں رہنا اٹھنا ہے کیونکہ یہ لوگ سفاک بھی

ہیں۔یہ روند کر گزر جاتے ہیں۔اسکے لہجے میں بلا کی ہمدردی تھی وہ انجان شخص تھا مگر اسکے زخموں پر مرہم رکھنے میں وہ اپنوں کو بھی پیچھے چھوڑ گیا تھا۔امیمہ نے گہری سانس اندر لی۔یہ زندگی ہے اس میں اگر خوشیاں ملیں گئی تو دکھ بھی ملے گئے مگر ہمیں شکایت نہیں کرنی چاہئیے بلکہ ہر حال میں اس زات کا شکر ادا کرنا چاہئیے۔کیونکہ اگر آپ ٹوٹے ہیں تو جوڑنے والی وہ ذات ہے۔جو اپکو ایسے جوڑے گئی کہ کبھی محسوس بھی نہیں ہو گا۔"آپ ٹوٹے بھی تھے"۔کیا آپ کو کبھی کوئی ایسا دکھ ملا ہے جسکے بعد آپ نے جینے کی آس ہی چھوڑ دی ہو..؟اب خاموش ہونے کی باری مقابل کی تھی۔امیمہ پوچھ کر خاموش ہو گئی۔"اس دورِ عذاب میں محبت ایک ایسی بلا ہے جس نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا۔کوئی ایسا شخص اس دنیا میں نہیں ہو گا جسنے کبھی محبت نا کی ہو۔وہ ارزدگی سے کہتا کال کٹ کر گیا۔امیمہ نے ایک بار پھر سرد آہ بھری۔

دروازے نوک ہوا مرسلین کمرے میں آیا امیمہ اسے دیکھ سیدھی ہو بیٹھ گئی۔تم کسی سے بات کر رہی تھی۔؟۔موٹیویشنل اسپیکر ہے ان سے بات کر رہی تھی شاید جینے کی کوئی آس مجھ میں پیدا ہو جائے۔وہ پھیکا سا مسکرائی۔مرسلین کے دل میں شدید درد اٹھا۔اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیتے اسنے اسکا سر تھپتھپایا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

امیمہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔

بھائی آپ رو رہے ہیں۔ اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں تھامے اسنے کپکپاتے ہونٹوں سے پوچھا۔ اسے کب برداشت تھا اپنے جان عزیز بھائی کو روتا دیکھے۔۔ڈیڈ بہت تکلیف میں ہے دل.... وہ بہت رو رہے تھے وہ تمہیں خود سے دور نہیں بھیجنا چاہتے وہ ٹوٹ گئے ہیں۔ مرسلین کے جملوں نے امیمہ کی رہی سہی ہمت کو کھینچ کر ٹھوکر ماری تھی۔وہ مرسلین کا ہاتھ چھوڑتی بنا حولیے کا لحاظ کیے فیصل کے کمرے کی طرف بھاگی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میں نے ہمیشہ اپنی بیٹی کے اچھے نصیب کی دعا مانگی تھی یا اللہ مگر اسکے نصیب میں یہ لکھا گیا دکھ مجھے اندر ہی اندر کھا رہا ہے۔ وہ کیسے سہے گئی یہ سب وہ کیسے مواون کرے گئی۔ میں اپنی بیٹی کا سامنا کیسے کروں گا۔ کیسے... وہ سب کو ہنسنے ہنسانے والا مضبوط انسان آج سجدے میں گڑا اپنی بیٹی کے نصیب کیلئے گڑگڑا رہا تھا اسکی تکلیف میں اتنی شدت بھری تھی کہ طوبیٰ سے اسکا حال دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔ اللہ کو یہی منظور تھا فیصل ہم اسکے فیصلوں کے خلاف نہیں جا سکتے۔ وہ ہر حال میں بہتر کرنے والا ہے۔ طوبیٰ کی ہچکی بندھ گئی۔

کمرے کا دروازا کھولے وہ روتی فیصل کے قریب پہنچی۔ سجدے میں گرا فیصل اس سے بے خبر روئے جا رہا تھا اسکی سسکیاں امیمہ طوبیٰ اور مرسلین کا دل چیر رہی تھی۔ وہ یونہی روتا رہتا اگر امیمہ اسے پکارتی نا..ڈ...ڈیڈ... اسکے سر پر ہاتھ رکھے اسنے مدھم آواز میں پکارا۔ فیصل نے جھٹکے سے سر اٹھائے اسکے آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھا۔۔ میری جان میری بیٹی... فیصل شدت سے روتے اسے گلے سے لگا گیا۔۔ میں تمہاری خواہش پوری نہیں کر سکا شہزادی۔ اپنے ڈیڈ کو معاف کر دو۔ فیصل اسے گھیرے میں لیے سسک اٹھا۔ امیمہ کو یاد آیا۔ جب وہ نائن سٹینڈرڈ میں تھی تو اسکی ایک برتھڈے پر فیصل نے اس سے تحفے کے متعلق پوچھا تھا جس کے جواب میں امیمہ نا سمجھی میں اس سے یحییٰ کی خواہش کر گئی تھی۔۔ ڈیڈ مجھے یحییٰ چاہیئے میں چاہتی ہوں وہ صرف میرا دوست رہے۔ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اسکی خواہش کو سن کر فیصل اسکا ماتھا چومے مسکرا اٹھا۔

یحییٰ صرف میری پرنسیس کا بیسٹ فرینڈ رہے گا۔۔ پکا پرامس ڈیڈ.. پکا پرامس... فیصل اسکی خوشی دیکھ جی جان سے مسکرا اٹھا۔ امیمہ کے گلے میں پھانس سی اٹکی۔ اسکی ناکام محبت نے اسے تو توڑا تھا ساتھ اسکے ڈیڈ کو بھی توڑ کے رکھ دیا تھا وہ جسکے ماتھے پر کبھی اسنے ایک شکن نہیں دیکھی تھی آج وہ سجدے میں گرا بچوں جیسے رو رہا تھا۔

کس کیلئے... صرف اپنی بیٹی کیلئے... اسکی ناکام محبت کیلئے۔

آگ لگ جائے ایسی محبت کو۔۔۔ کچھ نا رہے ایسی محبت کا۔۔۔ جو میرے ڈیڈ کو تکلیف دینے کا باعث بنے۔ فیصل کا چہرا اسکے ہاتھوں میں تھا۔ آپ کیوں رو رہے ہیں ڈیڈ۔۔۔ اس شخص کیلئے جسے میں کبھی چاہیئے ہی نہیں تھی۔ آپکی بیٹی اتنی بے مول تو نہیں ہے ڈیڈ کہ آپ یا میں اس ڈراونے انجام پر اتنا روئیں۔ فیصل کی آنکھیں بھیگنے لگی۔ ٹھیک ہے محبت تھی نہیں ملی تو اب کیا۔۔۔ جینا تو نہیں چھوڑ سکتی۔ نا ہی مر سکتی ہوں۔ یہ تو زندگی ہے ایسے ہی چلی گئی۔ جہاں کچھ حاصل ہو گا تو وہاں بہت کچھ لاحاصل ہی رہ جائے گا۔ وہ چٹانوں جیسے سختی لیے جس لہجے میں بول رہی تھی اسے سن کر وہ تینوں حیران تھے وہ کیسے اس شخص کو بھول سکتی تھی جسے اسنے بچپن سے چاہا تھا وہ تو اسکی پہلی محبت تھا وہ تو امیمہ شاہ کی دیوانگی تھا۔

تھا ڈیڈ... فیصل کے ہاتھوں کو دیکھتی وہ پل کو رکی۔ وہ میری محبت تھا اب نہیں رہا۔ اب وہ کسی اور کا ہے۔ اللہ اسے وہی خوش رکھے۔ اور مجھے معلوم ہے میرے ڈیڈ نے میرے لیے شہزادہ پسند کیا ہو گا۔ جو انکی بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھے گا۔۔ صحیح کہہ رہی ہوں نا ڈیڈ۔ امیمہ نے بمشکل متوازن لہجے میں پوچھا۔

کم از کم وہ اپنی وجہ سے اپنی فیملی کو دکھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مجھ سے پرامس کرے ڈیڈ اب آپ میری مجھ سے ایک آنسو بھی نہیں بہائیں گئے۔ امیمہ نے پھیکا سا مسکراتے اپنا ہاتھ آگے کیا۔

فیصل بنا کچھ کہے بس اسے دیکھ رہا تھا وہ کیسے کچھ لمحوں میں اتنی مضبوط بن گئی تھی وہ تو اسے اتنا کمزور سمجھتا تھا۔ مگر وہ فیصل کی ساری سوچوں کو غلط ٹھہرا چکی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رات کے دو بج گئے تھے اور وہ نائیٹ کلب کے ایک پرائیویٹ روم میں بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔۔ تیرے ڈیڈ کی دس کالز آچکی ہیں یحییٰ بس کر یار گھر چل وہ پریشان ہو رہے ہوں گئے۔ وہ پریشان ہو رہے ہوں گئے۔ اسنے حیرت سے کہا۔ وہ بھی یحییٰ میر کیلئے۔۔۔ وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ اس چھوٹے سے کمرے میں اسکے مکروہ قہقے گونج رہے تھے۔ اس گھر میں یحییٰ میر کی کسی کو فکر نہیں ہے سمجھا تو۔۔۔ وہاں اگر کسی کی فکر ہے تو وہ ہے امیمہ شاہ۔ بس۔۔۔ اس گھر میں دن رات صرف ایک ہی موضوع چلتا ہے۔۔ یحییٰ میر نے امیمہ شاہ کا دل توڑ دیا۔ ہاااا۔۔۔ اسنے حیرانگی اور تاسف کی ایکٹنگ کی۔ یحییٰ میر کسی لڑکی سے محبت کرتا ہے رئیلی... یحییٰ ایک برا انسان ہے۔ یحییٰ اسکے قابل نہیں ہے۔ یحییٰ کے پاس دل نہیں ہے۔ یحییٰ بد تمیز ہے بد لحاظ ہے۔ وہ ہنستے ہنستے رو پڑا۔ ارسل کو وہ اس پل کوئی

جنونی لگ رہا تھا۔ یحییٰ نے اسے ٹھکرا دیا وہ اسے محبت کرتی تھی۔ہاااا۔۔۔ یحییٰ کو گھر سے باہر نکال دو۔ یحییٰ سے کوئی بات مت کرو۔ یحییٰ سے منہ پھیر لو۔ یحییٰ کو کوئی پوچھو مت۔

اور تجھے معلوم ہے۔۔۔ یحییٰ میر مر بھی گیا تو کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کسی کو افسوس نہیں ہو گا۔ اور پتہ ہے کیوں.؟

وہ سرخ آنکھیں لیے اسے گھور کر بولا۔۔ کیونکہ یحییٰ میر مجرم ہے اسنے جرم کیا ہے اسنے امیمہ شاہ کی محبت کو ٹھکرایا ہے۔ وہ پاگلوں جیسے ہنسا۔ پھر ایکدم سے خاموش ہو گیا۔

ارے کونسی محبت یار... ایک ہی جھٹکے میں ٹیبل کو لات مارتے وہ اتنی زور سے چیخا ارسل کا دل بند ہونے کو تھا۔

میں تنگ آ گیا ہوں اس محبت کے کھیل سے۔۔۔ محبت محبت محبت۔۔۔ امیمہ، امیمہ، امیمہ.. اسنے کمرے کو تہس نہس کر دیا۔ شدت تکلیف کے باعث وہ غصے سے دھاڑ تا ہر ایک شے کو زمین بوس کر گیا۔۔ ارسل ایک کونے میں کھڑا چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا وہ دماغی طور پر الجھ گیا ہے وہ فرسٹریشن تھی جسے وہ نکال رہا تھا وہ غصہ تھا جسے وہ کب سے ضبط کرتا آیا تھا۔ میں نے نہیں کہا تھا اسے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مجھ سے محبت کرے مجھ سے قسم لے لو۔ میں نے کبھی اسکی طرف کوئی ایسا قدم نہیں بڑھایا تھا۔ تکلیف کی شدت ٹوٹ کر کب آنسوؤں میں بدل گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ فرش پر بیٹھا بچوں جیسے رو پڑا۔ رسل آج دوسری بار اسے اتنی شدت سے روتا دیکھ رہا تھا۔۔ہاں میرا قصور یہ ہے کہ مجھے معلوم تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ مگر میں نے اسے سمجھایا۔ اسے بہت بار سمجھایا مگر وہ نہیں سمجھی تو اس میں... میں کہاں غلط ہوں۔ وہ روتا ہوا چیخ پڑا۔ اسکی یک طرفہ محبت نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔ سب کچھ... وہ فرش پر ہاتھ رکھے سسک اٹھا۔ آنسو پے در پے شرٹ پر گر رہے تھے۔ پہلے اسنے مجھ سے خود کو چھین لیا۔ پھر اسنے مجھ سے میرے ماں باپ بھائی بہن سب کو چھین لیا۔

اسکی محبت کسی آسیب کی طرح میرے گلے پڑ گئی ہے۔ وہ مجھے تکلیف دے رہی ہے۔ وہ سب مجھے تکلیف دے رہے ہیں اور میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ وہ بچوں جیسے روتا ارسل کو دیکھتے بولا۔

ارسل کی آنکھ سے آنسو ٹپکا اس بار کی چوٹ پچھلی چوٹ سے کافی گہری تھی۔ تو بات کرنا ڈیڈ سے۔۔۔ تجھے معلوم ہے انہوں نے تین دن سے مجھ سے بات نہیں کی۔ مرسلین بھائی میری طرف دیکھتے بھی نہیں ہے اور سنو نے.... روتے اسکی ہچکی بندھ گئی۔

اور سنو نے کہا میں اسکی زندگی میں نہیں ہوں۔ ایسے تو نہیں ہوتا اسکا دل دکھا ہے میں معافی مانگ لوں گا مگر میرے ساتھ ایسے تو نا کرے۔ تیری بات سنتی ہے وہ تو اسے سمجھانا۔

ان سے بول مجھے تکلیف مت دیں۔ مم... مجھے بنا غلطی کی سزا مت دیں۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

ارسل نے اسے سینے سے لگا یا لیا۔ اور وہ زارو قطار روتے بس بولے جا رہا تھا۔ اگر وہ اسکی محبت میں ٹوٹ کر بکھری تھی تو یحییٰ میر بھی اسکی دوستی میں پاش پاش ہوا تھا

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

دو ہفتے بعد ملک ولا میں تین فنکشنز رکھے گئے تھے عفاف اور طٰہٰ کا نکاح، امیمہ اور منیب کا نکاح، اور انکے علاوہ یحییٰ اور نینا کی انگیجمنٹ۔ ملک ولا میں تیاریاں ابھی سے عروج پر تھی۔

وہ اسکے کمرے میں آئی پردے ہٹائے دھوپ چھین کر کے اندر آئی۔ زارا چلتی اسکے بیڈ کے پاس آئی وہ گہری نیند سو رہا تھا اسے عجیب محسوس ہوا اسکے قریب بیٹھتے زارا نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ یحییٰ اٹھ جاؤ بیٹا آج ہمیں نینا کی طرف جانا ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آپ نے جانا ہے میں نے نہیں۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے بولا۔زارا کو اسکے لہجے میں ناراضگی محسوس ہوئی۔مما کا شہزادہ ناراض ہے اپنی مدر انڈیا سے۔یحییٰ یونہی کروٹ لیے منہ پر تکیے رکھے لیٹا رہا۔

بات نہیں کرو گئے مجھ سے یحییٰ...!زارا نے اسکے بال سہلائے۔

تین دن سے آپ بات نہیں کر رہی تھی۔جب مجھے آپکی ضرورت تھی آپ سب نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا۔ڈیڈ نے، آپ نے...سب نے!.

وہ ایکدم سے پھٹ پڑا مگر آواز نیچی تھی۔میری بیوی سے نرم لہجے میں بات کرو۔یحییٰ نے گردن پھیر کر سامنے دیکھا جہاں حمزہ بیٹھا تھا اسنے سوالیہ نظروں سے زارا کو دیکھا۔

میں بھی تب سے یہی بیٹھا ہوں جب سے تمہاری ماں تمہیں جگا رہی ہے۔حمزہ تلخ لہجے میں بولا۔جی کیسے آنا ہوا آپ دونوں کا..؟اسنے کروان سے ٹیک لگائی۔تمیز سے بات کرو یحییٰ۔

ایٹ لیسٹ بات تو کر رہا ہوں ناڈیڈ۔۔۔ورنہ آپ سب کی طرح میں بھی منہ پھیر سکتا تھا۔اسنے دوبدو کہا۔۔مجھے غصہ مت دلاؤ یحییٰ میں پہلے ہی اس رشتے کے حق میں نہیں ہوں۔حمزہ کھڑے ہوتے غصے سے بولا۔یحییٰ طنزیہ مسکرایا۔اتنی زحمت آپ لوگ خود کر رہے ہیں میں تو اسے کورٹ میرج کر کے

بھی یہاں لا سکتا ہوں۔۔اتنی جرات ہے تم میں۔۔؟حمزہ غصے سے دھاڑا۔زارا کو بات مزید بگڑتی محسوس ہوئی۔آپکی ہی اولاد ہوں۔خوب واقف ہیں آپ میری ضد سے۔حمزہ دانت پیس کر رہ گیا۔پاؤں پٹختے وہ کمرے سے واک آؤٹ کر گیا۔زارا تاسف سے اپنے بیٹے کو دیکھتی رہ گئی۔۔کچھ مت کہیے گا مما۔۔۔زارا کچھ کہتی وہ بول پڑا۔

میری ایک بار بات سنو یحییٰ۔۔۔زارا نے تحمل کا مظاہرہ کیا۔

ہم سے ناراض مت ہو میرے بیٹے نا ہی اپنے ڈیڈ سے۔تمہیں معلوم ہے انہیں بیٹی کی بہت خواہش تھی مگر جب فیصل کی طرف بیٹی ہوئی تو انہوں نے فیصل سے کہا کہ وہ اسکی بیٹی ہو گئی اور اسکا نام امیمہ رکھ دیا۔کیونکہ وہ اسکی مرحوم بہن کا نام ہے۔تمہیں لگتا ہے تمہارے ڈیڈ تمہارے ساتھ سختی کر رہے ہیں تو ایسا بلکل نہیں ہے امیمہ کو انہوں نے ہمیشہ اپنی بیٹی کے روپ میں دیکھا تھا تم انکی خواہش پوری کر سکتے تھے پر جو اللہ کو منظور تھا مگر انکی اتنی ناراضگی بنتی ہے بیٹا یہ انکی خواہش تھی جو پوری نہیں ہو سکی۔ان سے ناراض مت ہونا یحییٰ وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔زارا خاموش ہوئی۔یحییٰ نے تحمل سے اسے سنا تھا۔۔۔اچھا ایک بات بتائے مما۔۔۔اگر امیمہ کہ جگہ میں ہوتا اور میری جگہ وہ ہوتی تب بھی آپ سب یہی کرتے اور کہتے جو ابھی کر رہے ہیں۔بتائیں نا مما۔۔۔اگر میں امیمہ سے محبت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کرتا۔۔۔بے پناہ محبت کرتا مگر وہ مجھے پسند بھی نا کرتی۔اور میں اس سے شادی پر باضد ہوتا۔۔۔کیا تب بھی آپ سب اس کا ساتھ دیتے۔۔۔یا میرا..؟زارا اسکے سوال پر بے بس ہوئی۔

جواب میں دوں مما... یحییٰ تنفر سے ہنستے بولا۔۔تب کوئی کچھ نا بولتا مما کیونکہ وہ لڑکی ہے اگر اسے میں پسند نہیں تو کوئی اسکے ساتھ زبردستی نہیں کرتا مگر مجھے خاموش ضرور کروادیتے۔پھر چاہے میں اسکے بغیر مر بھی جاتا۔مگر کوئی اسے کچھ نا کہتا کیونکہ وہ تو لڑکی ہے اور یہ دورِ جاہلیت بھی نہیں ہے جس میں لوگ زبردستی بیٹیوں کی شادی کروادیتے ہیں۔

مگر لڑکوں کے معاملے میں یہی اصول کیوں نہیں ہے۔مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہیں آپ سب ۔۔۔صرف یہی نا کہ وہ لڑکی ہے وہ صفِ نازک ہے آپ لوگ چاہتے ہیں وہ محبت کرتی ہے تو اسے ملنی ہی چاہیئے۔چاہے پھر میں راضی ہوں یا نہیں۔کیا میری کوئی زندگی نہیں ہے مما۔آپ مجھ سے لکھوا لیں مما اگر ایسا ہوتا نا تو یہی میرے ڈیڈ ہوتے یہی فیصل چاچو اور بڑے پاپا ہوتے مجھے امیمہ کو دیکھنے بھی نا دیتے۔وہ زارا کو لاجواب کیے جا چکا تھا ایک طرف سے دیکھا جاتا تو وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھا مگر بات وہی تھی وہ صفِ نازک تھی مرد ہر دکھ برداشت کرلیتا ہے مگر عورت کمزور ہوتی ہے۔مگر یہ سوچ غلط تھی دکھ کی کوئی مقدار نہیں ہوتی چاہے پھر وہ کسی مرد سے وابستہ ہو یا عورت سے۔اگر مرد اتنے ہی

طاقتور اور مضبوط ہوتے تو انہیں کبھی ہارٹ اٹیک نا آتے۔انہیں غم بھلانے کیلئے کبھی اس حرام شے کو حلق میں نا انڈیلنا پڑتا۔زارا سوچوں کا شکار ہوئی اسے کمرے سے جاتے دیکھتی رہی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

شام ہو چکی تھی عزہ گارڈن میں پودوں کو پانی دے رہی تھی

تبھی وہاں گاڑی آ کر رکی احمر کو باہر نکلتے دیکھ وہ جھٹ سے اسکے پاس پہنچی۔۔مجھے تم سے بات کرنی ہے..؟۔۔جی بولیں..؟

تم نے مجھے ڈیڈ کو اس ماسک مین کے متعلق بتانے سے کیوں منع کیا.؟۔۔کیونکہ وہ کوئی اتنا سیریس میٹر نہیں ہے عزہ میڈم ایسے سڑک چھاپ گنڈے ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔جواباً وہ ادب سے بولا۔۔اور آپ کو ایسے لوگوں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔میں ہمیشہ آپکے ساتھ رہوں گا۔۔بوڈی گارڈ ہو بوڈی گارڈ بن کے رہو میرا سایہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔عزہ دوبدو بولی۔

احمر نے اس جواب پر اسکے روبرو ہوئے نظریں اٹھانے کی جرآت کی اور گھور کر اسے دیکھا۔عزہ اسکے گھورنے پر ذرا مشتعل سی ہوئی۔۔اور اگر میں سایہ بننا چاہوں تو..؟اگر میں کہوں میں ساری زندگی

آپ... اسکے آگے کچھ نہیں بولنا۔۔۔ عزہ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ احمر نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا۔ مگر سامنے عزہ ملک تھی۔ میرے پاس الریڈی ایک سایہ موجود ہے مسٹر احمر جو میری حفاظت کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔ وہی جسکے متعلق آپ ایک لفظ بھی نہیں جانتی۔ اسکا لہجہ عزہ کو چبھتا محسوس ہوا۔ ہاں میں نہیں جانتی مگر میں ابھی بھی خود کو اسکی امانت سمجھتی ہوں۔ تو تم سے بس اتنی گزارش ہے میرے متعلق ایسا کچھ بھی سوچنے سے گریز کرو۔ وہ کٹیلے لہجے میں اسکے دل کو تار تار کر گئی۔ عزہ نے اسکی التجائیہ نظروں کا بھی مان نہیں رکھا تھا اور رکھتی بھی کیوں وہ کوئی وقت گزارنے کی شے نہیں تھی جب کوئی پسند نا ہو تو اسکے منہ پر ہی صاف انکار کر دینا چاہیئے۔ ناکہ باتیں بنا کر اسکی اور اپنی زندگی تباہ کرنی چاہیئے۔ احمر نے نظریں دوبارہ جھکالیں کیونکہ جن حقوق کے حصول کیلیئے اسنے نظریں اٹھائیں جب وہی نہیں ملنے تھے تو اس لڑکی کو آنکھ بھر کے دیکھنا بھی وہ غلط سمجھتا تھا

یحییٰ ملک ولا سے باہر نکلا اور انکی طرف آیا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو اور سنو کہاں ہے.؟۔۔ سنو کہیں باہر گئی ہے۔ وہ ہر روز شام کو ہی کیوں باہر جاتی ہے۔ یحییٰ نے سوال کیا۔

خود پوچھ لینا۔ عزہ کہتی اندر چلی گئی۔ یحییٰ بیچارا اپنا سا منہ لے کے رہ گیا۔ عزہ نے تمہیں سنائی ہیں کیا..؟

وہ لڑکی واقع کوئی اور ہی مخلوق ہے وہ پہلی لڑکی ہے جس نے مجھے ریجیکٹ کیا ہے اور وہ بھی اتنے کالم طریقے سے اگلے بندے کو سمجھنے میں بھی دو منٹ لگ جائے۔ یہ ریجیکٹ کر رہی ہے یا سمجھا رہی ہے۔ احمر کہتا ہنس پڑا۔ مگر یحییٰ نہیں ہنسا۔

اوہ تو تم بھی ریجیکٹ ہو گئے۔ وہ افسردگی سے بولا۔ مطلب تمہیں بھی... نہیں نہیں میں دوستی میں ریجیکٹ ہوا ہوں تم پیار میں ریجیکٹ ہوئے ہو۔ یحییٰ قہقہہ لگاتا بولا۔ احمر بھی ہنسا۔

ویسے کتنا فنی ہے نا۔ دوستی میں ریجیکشن۔ "ہاں دنیا لکھے گئی ایک مرد تھا جو محبت کی بجائے دوستی میں ریجیکٹ ہوا۔" یحییٰ کا مکروہ قہقہہ پھر گونجا۔ بس کرو اتنا مت ہنسو۔ جھوٹی ہنسی پر بھی خون جلتا ہے۔ شکریہ بتانے کیلئے۔ اب وہ دونوں خاموش تھے۔ "مرد اپنی من پسند عورت کو کبھی کسی دوسرے کا نہیں ہونے دیتا، میں چاہتا تو اسے حاصل کر لیتا۔" احمر نے ایک فقرے میں اپنے دل کا حال بیان کیا۔ "دوسروں کا دل رکھتے رکھتے، کب اپنا دل ٹوٹ کر بکھر گیا معلوم ہی نہیں ہوا۔" یحییٰ نے چبھتے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں ہی ڈوبتے سورج کو دیکھ گہری آہ بھر کے رہ گئے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ تھکی سی واپس آئی اور شاور لینے چلی گئی۔واپس آئی تو اسنے دیکھا موبائل بلنک کر رہا ہے امیمہ نے موبائل اٹھایا یحییٰ کی کالز دیکھ اسکے ماتھے پر تیوری چڑھی وہ کال نہیں اٹھانا چاہتی تھی مگر میسج پڑھتے ہی اسکا دماغ گھوم گیا۔اور کال اٹھالی۔

مجھے کالز کرنا بند کر دو یحییٰ پلیز۔وہ غصّے سے بولی۔

میری بات سنو پلیز ایک بار بات سن لو میری۔۔۔یہ سب مت کرو پلیز۔۔۔میں جانتا ہوں تم خوش نہیں ہو۔پلیز سنو یہ ظلم مت کرو۔۔یحییٰ میر یہ میری زندگی ہے اور میری مرضی میں جسکے ساتھ بھی گزاروں تم اپنے مشورے لے کر یہاں سے چلے جاؤ۔

مگر وہ شخص تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے میں نے پتہ کروایا ہے پولیس غلط کر رہے ہیں وہ لڑکا...بس بہت ہوا مزید ایک لفظ مت کہنا۔۔۔وہ اتنے زور سے چیخی پل کو یحییٰ ساکن ہو گیا۔

کیا اتنی بیزار ہو گئی ہو مجھ سے کہ اب تم مجھے سن بھی نہیں سکتی۔اسکے لہجے میں جو تکلیف تھی وہ امیمہ کے دل کے آر پار ہوئی تھی۔تم وہی لڑکی ہو سنو جس نے کبھی مجھ سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی اور ابھی تم مجھے چار بار بے عزت کر چکی ہو۔کیوں کر رہی ہو ایسا۔۔۔ہاں کیا غلطی ہے میری

صرف اتنی کے تم سے محبت نہیں ہوئی مجھے۔اس بات کی سزا دے رہی ہو مجھے۔اسکے الفاظ امیمہ کا دل چیر رہے تھے۔

اتنا کیسے بدل گئی تم...؟۔۔جب ضرب دل پر لگتی ہے تو انسان پل میں بدل جاتا ہے میں تو ابھی صرف بدلی ہوں۔بدلے تو ابھی باقی ہیں۔وہ بدلے جن کیلئے میں خود کو قربان کر رہی ہوں۔

اور تم نے صحیح کہا مجھے محبت تھی مگر یہ محبت آپ کو سوائے خود کو بے مول کرنے کے اور کچھ نہیں دیتی۔آج میں بھی خالی ہاتھ رہ گئی ہوں۔دیکھو میری اتنی کوششوں کے بعد بھی تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہوئی۔۔کیا اتنی بے مول تھی میں...؟.....نہیں میں اتنی بے مول نہیں تھی تمہاری خواہش نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا یحییٰ تمہارے حصول نے مجھے تو تکلیف دی میرے ڈیڈ کو بھی توڑ کے رکھ دیا ہے۔اور اب میری تم سے گزارش ہے جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو۔میری زندگی سے دور چلے جاؤ اتنے دور کے کبھی تمہارا اور میرا آمنا سامنا تک نا ہو۔

امیمہ نے کال کٹ کر دی۔اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آج تارا بیگم کی اسلام آباد جیل میں رخصتی ہے۔ تم کب پہنچ رہی ہو یہاں۔ انہیں رخصت کرنے میں تمہاری مدد چاہیئے۔۔ میں آدھے گھنٹے تک پہنچ جاؤ گئی لوکیشن سینڈ کرو مجھے۔۔ اوکے۔۔۔ طٰہٰ نے کال کٹ کرتے موبائل پاکٹ میں رکھا۔۔ آرہی ہے وہ؟۔۔۔۔ ہاں بھائی آرہی ہے۔۔ آج کل کچھ زیادہ ہی بزی ہو گئی ہے۔ ہفتہ گزر گیا ولا نہیں آئی وہ.؟ مرسلین نے اندازِ لاپرواہی میں کہا۔۔ جی کیونکہ اسنے اپنے لیے اپارٹمنٹ لیا ہے اب وہ وہی رہتی ہے۔۔ واااٹ۔۔۔ اپارٹمنٹ۔۔۔ مرسلین کو شوک لگا۔۔ ہاں آپ کو نہیں معلوم تھا ولا میں تو سب کو معلوم ہے۔۔ مجھے کوئی کچھ بتائے گا تو معلوم ہو گا نا۔ مرسلین کو نا جانے کیوں غصہ آنے لگا۔ وہ وہاں کیوں شفٹ ہوئی ہے.؟

نہیں معلوم بھائی بڑے پاپا نے بھی کچھ نہیں بتایا اس بارے میں۔۔ طٰہٰ نے جواب دیتے مرسلین کے بگڑے تاثرات دیکھے جو اسے غلط اندیشہ دے رہے تھے۔ آپ اسے غلط مت سمجھیے گا بھائی۔ مرسلین نے بے بسی سے اسکی طرف نگاہ اٹھائی۔ جیسا کہنا چاہتا ہو میں کچھ نہیں سمجھ رہا مگر دل و دماغ سمجھانے پے مجبور کر رہا ہے۔ مجھے لگتا آپکو اسے بتا دینا چاہیئے بھائی۔؟۔ کس بارے میں۔۔۔ مرسلین نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔ وہی اس دن جو کالج میں۔۔۔ شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ طٰہٰ مزید کچھ کہتا مرسلین اسکی گردن دبوچے دھاڑا۔۔ آج اس وقت کا ذکر کیا آئندہ میرے سامنے یا کسی کے سامنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

منہ کھولنے کی کوشش کی تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔معاف کر دیں بھائی نہیں کروں گا ایسا۔۔۔ مرسلین اسکا گریبان چھوڑے گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سب اس وقت لوکیشن پر موجود تھے فیصل حمزہ وقاص کے ساتھ پولیس وین سے اگلی کار میں تھے ان سے پیچھے پولیس وین تھی جس میں احمر طٰہٰ اور صادق کے ہمراہ لیڈی کانسٹیبل سمیت تارا بیگم موجود تھی۔ان سے پچھلی کار میں آریان ملائکہ اور مرسلین موجود تھے۔ابھی آدھا سفر طے ہوا تھا فرنٹ والی گاڑی جھٹکا کھا کر رکی۔ جسکی وجہ سے پچھلی دو گاڑیاں بھی رک گئی۔وہ ایک صاف شفاف بڑی سڑک تھی جس پر زیادہ رش نہیں تھا آس پاس بڑے بڑے درختوں کا جھنڈ تھا آریان چوکنا ہوتا گاڑی سے باہر نکلا۔کیا ہوا ہے گاڑی کیوں روک دی۔بھائی ٹائر پنچر ہو گیا ہے۔۔۔۔ٹائر پنچر نہیں ہوا کیا گیا ہے حمزہ۔ آریان کی نظر روڈ پر بکھری کیلوں پر پڑی۔وہ تینوں بھی گاڑی سے باہر آ گئے۔

یہاں کوئی جال بچھایا گیا ہے۔سب چوکنا ہو جاؤ۔ آریان نے فوراً بلوٹوتھ پر ہاتھ رکھے سب کو چوکنا کیا۔ابھی وہ قدم اٹھاتے درختوں کی اوٹ سے بے حساب تعداد میں کالے رنگ کے ماسک لگائے ہاتھوں میں گنز پکڑے آدمیوں نے انکی گاڑیوں سمیت انہیں گھیر لیا۔وہ کوئی پیش قدمی دیکھاتے۔

آریان انکے سامنے آگیا۔ جتنی ہمت سے تم سب لوگ یہاں آئے ہو کیا اتنی ہمت تم لوگوں کے بوس میں نہیں تھی۔ آریان ملک... ان میں سے ایک بولا۔۔۔ہاں تم لوگوں کی تباہی۔۔ اریان ملک۔۔۔ اریان نے کہتے حمزہ اور فیصل کو اشارہ دیا اور اب وہاں چاروں طرف گولیوں کو آوازیں تھی۔ وقاص نے وین پر ہاتھ مارا جسے صادق نے ہوا کی تیزی سے آگے بڑھایا۔ آریان وقاص حمزہ اور فیصل ان گارڈز کو نشانہ بنا رہے تھے وین مرسلین کی نگرانی میں ابھی دس منٹ کی دوری پر گئی تھی زور دار دھماکے کی آواز گونجی ان چاروں نے فوراً سے گردن موڑی بلاسٹ درختوں کے درمیان کیا گیا۔ جسکی وجہ سے آگے کا رستہ بلاک ہو گیا تھا۔ مرسلین اور ملائکہ گاڑی سے باہر آئے تھے دوسری طرف سے طٰہٰ اور احمر بھی باہر آئے۔ وہ کچھ سمجھتے اور کرتے تین ماسک مین انکے راستے میں حائل ہوئے۔ احمر انہیں پہلی نظر میں پہچان گیا تھا۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے ہمارے مہمان کو ہمارے حوالے کرو پھر یہاں سے جانا۔ سکندر نے آگے آتے ماسک کے پیچھے سے کہا۔ ہمت ہے تو آ کے لے جاؤ۔ ملائکہ وین کے آگے تن کر کھڑی ہوئی۔۔۔ سکندر نے ایناره کو اشارہ دیا۔ وہ آگے بڑھتی وین کی طرف بڑھ رہی تھی سب سمجھے وہ اسے لینے آ رہی ہے مگر انہوں نے چال چلی۔ ایناره جیسے ہی وین کے قریب پہنچی۔ اسنے ہوا میں قلابازی لگائی اور پاکٹ سے تین سموگ بوم نکال کر ایک ساتھ وہاں پھینکے۔ وہاں بھگدڑ

مچ گئی۔ گولیاں چلنے لگی۔ وہ چاروں اس طرف الجھے ہوئے تھے۔ ملائکہ نے وین کے اگے آتے ایناره پر شوٹ کیا۔ مگر اس سے پہلے مرسلین سمیت ملائکہ طٰہٰ احمر اور صادق انکے گارڈز کی گرفت میں آچکے تھے وہ کوئی عام گارڈز نہیں تھے فائیٹر تھے۔ مگر سامنے بھی آریان کی ٹیم تھی۔ احمر نے گولی چلائی جس پر گارڈز نے بھی اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ وہ گاڑی کی اوٹ میں ان پر حملہ کر رہے تھے اور مقابل دوسری طرف کھڑے تھے ایناره نے موقع دیکھا ایک سموگ بوم اور پھینکا اور سکندر فوراً سے دھواں پھیلتا دیکھ وین کی طرف بڑھا

مگر اس سے پہلے فضا میں گولیوں کی آواز کے ساتھ بائیک کی تیز آواز نمودار ہوئی۔ مرسلین نے تین پنچ ایک ساتھ مارتے اس فائیٹر کی گردن لڑکھا دی بائیک کی آواز پر مرسلین نے نظر گھمائی۔ نتاشا بلیک جینز شرٹ میں ہیوی بائیک پر سوار تیزی سے اس طرف آئی۔ ایک ہاتھ سے گن نکالے اسنے شوٹ کیا۔ مرسلین یک ٹک کھڑا اسے دیکھ رہا تھا گولی اسکے کان کے قریب سے جاتی پیچھے حملہ کرتے فائیٹر کے دماغ میں لگی تھی۔ اسنے ایک گولی اور چلائی جو دھند میں وین کی طرف جاتے سکندر کی بازو میں لگی۔ کیا پاگل ہو گئے ہو دھیان کہاں ہے تمہارا۔ وہ بائیک وہی چھوڑے مرسلین پر جھپٹی جو دم سادھے کھڑا تھا۔

سکندر کے بازو سے گولی آر پار ہو گئی اینارہ وہ سب دیکھتی شدید طیش کے عالم میں نتاشا کی طرف لپکی مگر اس سے پہلے ہی احمر نے اسکا رد عمل دیکھ کلائی تھامے اپنی جانب کھینچا۔

بہت سے حساب باقی ہیں لڑکی۔۔۔اسکا ماسک جھٹکے سے اتارے احمر نے شعلہ بار نظروں سے کہا۔اینارہ اسکی گرفت میں پھڑ پھڑا اٹھی۔یو بلڈی ایڈیٹ۔۔۔طیش کے عالم میں ایک پاؤں اسکے پیٹ پر رکھے اپنا آپ ہوا میں اچھالا اور پھرا تنی ہی پھرتی سے احمر کے منہ پر گھونسا مارا احمر اس حملے کیلئے تیار نہیں تھا وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔اینارہ نتاشا کی طرف لپکی۔مرسلین اسے دیکھ چکا تھا اسنے گولی چلانے کیلئے گن اٹھائی جب ایک فائیٹر نے اس پر گولی چلا دی۔مگر تب تک مرسلین بھی گولی چلا چکا تھا گن اسکے ہاتھ سے دور جا گری۔گولی کی ڈائریکشن بدل گئی جو گولی اینارہ کو لگنی تھی وہ احمر کا رخ کر گئی۔مگر اسے گولی لگتی اس سے پہلے اینارہ تیر کی تیزی سے ہوا میں جمپ لگاتے اسکے سامنے آئی اسے کور دیا تھا۔دشمن کو بچانے تو آگئی مگر اب خود کو کیسے بچاؤ گئی۔احمر نے اسکی گردن دبوچے ہاتھ باندھے ہی تھے اینارہ طنزیہ ہنستی اسکی پیٹ میں لات مارتے خود کو چھڑوا گئی۔نتاشا اور مرسلین دوسری طرف لڑ رہے تھے طٰہٰ جیسے تیسے سکندر تک پہنچا۔یاحان نے اسکی بازو دیکھی جس سے خون پانی کی طرح بہے جا رہا

تھا طٰہٰ نے یاحان پر گن تانی۔ سکندر نے تیز نظر اس پر ڈالے وین کے ساتھ لگی تارا بیگم کو دیکھا اور اپنی گن کی ساری گولیاں اس میں اتار دی۔

طٰہٰ کو جھٹکا لگا۔ اسی دوران حان اس سے گن جھپٹے دوسری طرف بھاگا۔ وہ اپنا کام کر چکے تھے وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے اسے اپنی پاگل بہن کا خیال آیا۔ جو احمر کی چٹنی بنا رہی تھی اسے کندھے پر اٹھائے وہ وہاں سے گاڑی کی طرف بھاگ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ لڑائی مزید چلی وہ تمام گارڈز کو ڈھیر کر گئے تھے دھند ختم ہوئی۔ سڑک کا منظر صاف ہوا۔

ہر طرف خون ہی خون۔۔ لاشیں ہی لاشیں تھیں۔ وہ چاروں انکی طرف آئے۔ سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ احمر اور مرسلین کو چوٹ لگی تھی نتاشا کے بازو پر کٹ لگا تھا باقی سب ٹھیک تھے۔۔ وہ عورت کہاں ہے۔؟ آریان طٰہٰ پر دھاڑا۔ بڑے پاپا انہوں نے اسے مار دیا۔۔۔ واااٹ۔۔ آریان سمیت سب کو جھٹکا لگا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے وہ سب آریان کے آفس میں جمع تھے۔ ڈاکٹر انکی مرہم پٹی کر کے جا چکا تھا نتاشا وہی سے واپس چلی گئی تھی مرسلین پیچ و تاب کھاتے وہی بیٹھا تھا۔

اسے بس وہاں سے نکلنے کی جلدی تھی جبکہ باقی سب پریشان بیٹھے تھے۔مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔وہ کون تھا۔

بس اسی بات کا جواب ڈھونڈنا ہے طٰہٰ۔فیصل ماتھے پر ہاتھ ٹکائے بولا۔ہمیں لگا تھا وہ بادشاہ خان کی طرف سے آیا ہے مگر وہ جو کوئی بھی تھا اسکا دشمن نکلا۔حمزہ بھی بولا۔اور ہمارا بھی۔۔۔ملائکہ کی بھی آواز گونجی۔اب کیا کرنا ہے سر۔۔۔اریان نے سامنے بیٹھے اس معزز ہستی کو پکارا۔۔۔۔بادشاہ خان پاکستان میں ہے۔وہ جو کوئی بھی تھا انکا اور ہمارا دشمن ہے۔پہلے بادشاہ خان کو ٹریپ کرو پھر اس تک پہنچنا۔میٹنگ ختم کرتے سب باہر نکلے۔

تم کہاں جارہے ہو مرسلین۔؟۔۔۔مجھے کچھ کام ہے آپ سب لوگ جائیں میں آتا ہوں۔۔یہ ضرور نتاشا کی طرف جارہے ہیں۔طٰہٰ نے موبائل نکالا۔۔تم نتاشا کو انفارم نہیں کروگئے طٰہٰ۔آریان نے کرخت لہجے میں کہا۔۔۔بڑے پاپا ایسا نا کریں وہ بہت غصے میں ہے یہ نا ہو میرے بھائی کا قتل کردے۔طٰہٰ بیچارگی سے بولا تو حمزہ نے اسے چت رسید کی تھی۔کبھی تو کچھ سیدھا بول لیا کرو گدھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اسنے بیل بجائی۔ تقریباً تین منٹ بعد وہ دروازہ کھولنے آئی۔ مرسلین نے سر تا پیر اسے دیکھا۔ وائیٹ جینز پر پرپل لوز ٹاپ میں بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنا رکھا تھا لوز ٹاپ ہونے کی وجہ سے وہ کندھے سے ذرا سرکا ہوا تھا۔ مرسلین نے فوراً نظر گھمائی۔ تبھی موبائل میں غرق نتاشا نے سر اٹھایا پہلے حیرت سے مرسلین کو دیکھا پھر جلدی سے اپنا آپ درست کیا۔ کچھ کہے بغیر اسنے سائیڈ ہوتے اسے اندر آنے کی جگہ دی۔ اسکی نظریں چاروں اطراف میں گھوم رہی تھی وہ چھوٹا سا فرنشڈ فلیٹ تھا سامنے اوپن کچن کی لیفٹ سائیڈ پر روم اور دائیں سائیڈ پر چھوٹا سا ڈرائینگ روم تھا۔ نتاشا اسے وہی چھوڑے کچن میں چلی گئی وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ تم یہاں کیوں رہ رہی ہو..؟ مرسلین نے کافی دیر بعد اسے مخاطب کیا۔۔ جہاں تم رہتے ہو میں وہاں نہیں رہنا چاہتی۔ اگر تمہیں لگتا ہے میرا جواب یہ ہو گا تو تم غلط ہو۔ اسکے سامنے کافی کا مگ رکھتے عام سے لہجے میں کہا گیا۔۔ بات کو گھماؤ مت نتاشا مجھے صرف جواب دو۔ اسکی ٹون ایسی تھی جیسے وہ اس پر حق رکھتا ہو۔۔ پہلے مجھے جواب دو مرسلین شاہ تم سوال پوچھ رہے ہو یا جواب مانگ رہے ہو۔ اسنے لفظ مانگ پر خاصا زور دیتے کہا۔ تو مرسلین نے دانت پیس کر سامنے بیٹھی لڑکی کر گھورا۔ نتاشا اسکی گھوری کو نظر انداز کیے کافی پینے لگی اسکی بازو اوپر ہوئی تو مرسلین کی نظر اسکے زخم پر ٹھہری۔

تم نے چوٹ پر کوئی دوا لگائی۔.....ٹائم نہیں ملا۔ مختصر جواب۔

مرسلین کچھ لمحے صرف اسے دیکھتا رہا۔... تم کیوں عجیب بیہیو کر رہی ہو نتاشا میں نوٹ کر رہا ہوں تم مجھے اگنور کر رہی ہو اور.... وہ بولتے رک گیا۔ یا شاید اسے جھجھک محسوس ہوئی تھی۔ اور... نتاشا نے ائی بروا چکائی۔.... مرسلین نے اسے دیکھتے گہرا سانس بھرا۔ نتاشا کو آج وہ بہت کمزور سا محسوس ہوا انتہائی بے بس... تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو اسلئے ملک ولا چھوڑا تم نے..؟ مرسلین نے بہت دھیمے لہجے میں بات مکمل کی۔ کچھ لوگوں کی نظر میں انسان کی مثال اس کانچ کے گلاس جیسی ہے جو ٹوٹ جائے تو اسے کوڑے کے ڈھیر میں پھینک کر اسکی جگہ نیا گلاس لا کے رکھ دیتے ہیں مرسلین شاہ۔ نتاشا کا لہجہ اسے چبھتا ہوا محسوس ہوا۔۔ہاں صحیح سوچ رہے ہو تم۔ میں تم سے دور ہی بھاگ رہی ہوں اور وجہ معلوم ہوتے ہوئے بھی تم یہاں آ گئے ہو مجھے حیرت ہوئی ہے.... مجھے اگر وجہ معلوم ہوتی تو میں کبھی نا آتا یہاں۔ ہووو... تم جانتے ہو مرسلین شاہ تم وہ مرد ہو میں نے جسکی نظروں میں آج تک کسی بھی لڑکی کیلئے زرا سی کوئی اپنائیت یا ایکٹریکشن نہیں دیکھی۔ حتیٰ کہ اپنے لیے بھی نہیں۔ کہتے وہ تنفر سے ہنسی۔ مرسلین کو ذرا ذرا سمجھ آ رہی تھی اسکے بگڑے موڈ کی کہانی۔

تم اس لڑکی کو غلط سمجھ رہی ہو نتاشا۔ وہ صرف میری کولیگ ہے.... میں نے تمہاری آنکھوں میں اسکے لئے محبت دیکھی ہے مرسلین جیسے تم اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ ایکدم سے مگ ٹیبل پر پٹختی اسکے سامنے آتی چنگھاڑی۔

وہ صرف ایک ڈرامہ تھا میں جانتا تھا تم مجھے دیکھ رہی ہو۔ میں نے بس تمہیں زچ کرنے کیلئے یہ سب کیا تھا۔ مرسلین جھنجھلا اٹھا مگر اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیوں رات کے اس وقت اسکے پاس بیٹھا اپنی صفائیاں دے رہا ہے۔

اور اگر ایسا ہی تھا تو تم نے بڑے پاپا کو منع کیوں کیا رشتے سے۔؟

مرسلین نے سوال کیا جو نتاشا کو طیش دلا گیا.... تو تم کیا چاہتے تھے میں ہاں کہہ دیتی اور تم سب کے بیچ میں مجھے دھتکار دیتے۔ مگر افسوس میں نے ایسا کچھ نہیں ہونے دیا۔ مرسلین شاہ میری محبت جنونی سہی۔ مگر عزتِ نفس سب سے پہلے ہے وہ لڑکیاں اور ہوں گی جنہیں دھتکار ملے اور وہ تب بھی میسر رہتی ہیں۔ اسکے لہجے میں کراہٹ تھی۔

اور اگر میں رشتے سے انکار نا کرتا تو..؟ مرسلین کا لہجہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔ نتاشا الجھی مگر پھر مرسلین کے قریب جھکتے ایک ہاتھ صوفے کی ٹیک پر رکھا، اپنا چہرا اسکے روبرو کیا۔ مرسلین کے دل نے پہلی بار بیٹ مس کی تھی۔ اور اگر دھتکار دیتے پھر...؟ نتاشا نے اسی انداز میں سوال کیا۔۔ میری ایک بات یاد رکھنا مرسلین شاہ۔۔۔ وہ کچھ کہتا نتاشا بول اٹھی... مجھے اگر اپنا پیار ثابت کرنے کیلئے مرنا بھی پڑے تو وہ بھی کر جاؤں گئی مگر جہاں بات عزتِ نفس کی آئی وہاں نتاشہ رضا اسے ٹھوکر مار کر آگے گزر جائے گئی۔ پھر مجھے فرق نہیں پڑے گا محبت چند عرصے کی ہو یا بیس سال کے عرصے پر محیط ہو چکی ہو۔

وہ دوٹوک لہجے میں کہتی پیچھے ہٹی۔ مرسلین بغور اسکا چہرا دیکھتا رہا۔ جنونی عورت۔۔۔ چند لمحے بعد اپنے کان میں انگلی ڈالے وہ مسکرا کر بولا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ چوکنا سا ارد گرد دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا جب اچانک ہی کسی نے اسکی جیکٹ کے کالر کو پکڑتے پیچھے کی جانب کھینچا دیوار سے لگا دیا۔۔ احمر اس اچانک حملے پر گن نکالتا سامنے ماسک لگائے اسی لڑکی کو دیکھ اسکا دماغ گھوم گیا۔ یہ کیا بد تمیزی ہے۔ اپنے کالر پر اسکا ہاتھ دیکھتے وہ غرایا۔۔۔ یہ کوئی بد تمیزی نہیں

ہے مسٹر ایڈیٹ۔وہ مسکائی۔اچھاااا۔۔۔اچھا پر زور دیتے احمر نے اسکا ماسک کھینچا تھا۔۔یہ کیا گھٹیا پن ہے کمینے انسان۔وہ بھڑک اٹھی۔احمر زہر خند لہجے میں مسکراتا جھٹکے سے اسے دیوار سے پن کیے ہاتھ کمر پر باندھے اسکے روبرو ہوا تھا۔۔دشمن سے ہمیشہ دور رہ کے بات کرنی چاہیئے میڈم فتنہ۔ورنہ دشمن گلے بھی پڑ سکتا ہے۔احمر نے دل جلانے والی مسکراہٹ میں کہا۔۔اگر دشمن اتنا حسین ہو تو کون بد بخت دور رہے گا مسٹر ایڈیٹ۔ایناره نے آنکھ ونک کی۔۔بیہودہ لڑکی۔اسنے دانت پیسے۔۔کمینا مسٹر ایڈیٹ۔ایناره نے اسے مزید زچ کیا تھا۔۔بکواس بند کرو سمجھی مجھے صرف اتنا بتاؤ کیوں تمہارا وہ بوس عزہ میڈم کے پیچھے پڑا ہے۔آخر چاہتے ہو کیا ہو تم لوگ اور تارا بیگم کا قتل کیوں کیا تم لوگوں نے۔؟۔۔میں تمہارے سوالوں کے جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔ایناره ناک چڑاتی سائیڈ سے نکلتی احمر نے اسکی اطراف میں بازو رکھے۔۔میرے سوالوں کے جواب دیئے بغیر تم نہیں جا سکتی۔۔یوں پوچھو گئے تو میں اپنے دل کا پاسورڈ بتانے کو بھی تیار ہوں۔ایناره اسکے سینے پر ہاتھ رکھے ایک ادا سے بولی اسکے ہاتھ پکڑے احمر نے پیچھے جھٹکے۔۔مجھے ہاتھ لگانے کی اب غلطی کی تو بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ لڑکی۔۔۔۔بُرا... ایناره اسکی آنکھوں میں دیکھ کے ہنسی۔میں تو ہر سزا جھیلنے کو تیار ہوں مسٹر ایڈیٹ تم بتاؤ موقع دو گئے مجھے۔ایناره دلربائی سے کہتی مسکرائی۔۔احمر نے زور سے ہاتھ کی مٹھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھینچی۔یو...بکواس بند کرواپنی سمجھی۔۔۔وہ اتنی تیز آواز میں غرایا۔آس پاس لوگوں نے مڑ کے انہیں دیکھا تھا۔۔تم جیسی لوز کریکٹر لڑکیاں اجکل۔۔۔وہ آگے کچھ کہتا اینارہ کے ہاتھ کا پنچ اسکے ہونٹوں پر لگا تھا۔۔یو چیپ ایڈیٹ کمینے انسان کیا کہا تم نے...اسکا کالر پکڑے وہ غرائی۔۔احمر نے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھتے اپنا انگوٹھا ہونٹ کے کنارے پر پھیرا۔۔جو تم ہو وہی کہا ہے۔۔۔ کیوں حقیقت اتنی بری لگی کیا...؟احمر اسکے پہناوے اور لفظوں کو یاد دلاتا ہلکی آواز میں غرایا۔۔۔تو شکر پڑھ کمینے انسان میرا یہ دل مجھ سے بغاوت کر گیا ہے اگر تو اسکی چاہ نا ہوتا تو آج میں تجھے بتاتی حقیقت کیسے یاد دلاتے ہیں۔دونوں ہاتھوں سے اسکا کالر جکڑے وہ اسکے منہ پر چنگھاڑی۔۔اب تو دیکھ میں کرتی کیا ہوں تیرے ساتھ...تیری یہ ایک غلطی تجھ پر ساری زندگی کیلئے بھاری پڑنے والی ہے۔ اینارہ کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

اچھا بتاتی تو جاؤ کیا کرو گئی۔احمر نے جاتی فتنہ کو پکارا۔

نکاح کرو گئی تجھ سے کمینے انسان۔وہی سے ہانک لگائے وہ بائیک پر سوار ہوتی یہ جا وہ جا ہوئی۔۔پیچھے احمر کھڑا اڑتی دھول کو دیکھ رہا تھا۔لڑکی میری سوچ سے زیادہ چالاک ہے۔وہ سوچ کر باہر نکلا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اس کمرے میں چار کرسیاں رکھی تھی ایک پر سکندر بیٹھا تھا ساتھ یاحان جبکہ سامنے بادشاہ اور اسکا بیٹا شہنشاہ بیٹھے تھے۔ بادشاہ کی آنکھیں اپنی بہن کی موت پر نم تھی وہ انسان جو لوگوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح کچلتا پھرتا تھا آج جب خود پر آئی تھی تو اسکی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

سکندر نے اٹھتے ٹشو باکس میں ٹشو نکالا اور بادشاہ کو دیا۔

اسکی موت ایسے ہی لکھی تھی ہم کچھ نہیں کر سکتے اب۔ اسلئے سنبھالو خود کو۔ سکندر نے بادشاہ کا کندھا تھپتھپاتے مصنوعی افسوس سے کہا۔ تو یاحان کے سامنے وہ منظر آیا جب ایچ ایم نے انتہائی بے دردی سے اپنی گن کی ساری گولیاں تارا بیگم کے وجود میں اتار دی۔۔ بیسٹ ایکٹنگ اوارڈ ملنا چاہئیے انکو تو۔۔۔ یاحان نے ہنسی دبائی۔۔ میں تو خود کو سنبھال لوں گا سکندر مگر اب آریان ملک کیلئے سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ بدلہ تو اسے چکانا پڑے گا۔ میں اپنی بہن کی موت کو ضائع نہیں جانے دوں گا۔ بادشاہ کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔ اسکی بات سن کر سکندر کے ذہن پر پہلا سایہ جو لہرایا تھا وہ عزہ ملک کا تھا۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔ گن پٹی سہلاتے سکندر نے خود کو مخاطب کیا۔

مجھے اسکی بیٹی چاہیئے ہر حال میں اب وہ بدلہ چکائے گئی میری بہن کی موت کا۔ بادشاہ نے شہنشاہ کو دیکھتے حکم دینے والے انداز میں کہا۔۔۔مجھے صرف ایک دن کا وقت دیجئیے ڈیڈ۔ وہ لڑکی آپکے قدموں میں ہو گئی۔ شہنشاہ نے ترچھی نظر سکندر پر ڈالے کہا۔ وہ باہر کی جانب بڑھتا حازق کی تیز آواز اسکے کانوں میں گونجی تھی۔۔"اگر تم اپنی بہن کے بعد بیٹے کی موت پر نہیں رونا چاہتے تو اس لڑکی سے کوسوں دور رہنا بادشاہ۔ ورنہ سکندر حازق مغل اپنے کام میں آئی روکاوٹوں کو کیسے دور کرتا ہے یہ تم بہتر طریقے سے جانتے ہو"۔ وہ سرد برفیلے لہجے میں کہتا کوٹ بازو پر رکھ چکا تھا۔۔اس لڑکی کیلئے میں پاکستان آیا ہوں تو اس لڑکی کو حاصل بھی صرف سکندر حازق مغل کرے گا۔ اسکے علاوہ کوئی اسکی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ ورنہ... اسنے انگلی اٹھائے ان سب کو وارن کیا۔۔تم اسکے لئے پاکستان ضرور آئے ہو سکندر مگر وہ لڑکی تمہاری پراپرٹی نہیں ہے سمجھے۔ تم ہمیں یوں حکم نہیں دے سکتے۔۔بادشاہ کی آواز لڑکھڑائی تھی وہ سکندر حازق مغل کے غصے کی شدت سے بخوبی واقف تھا وہ آگ تھا وہ بھسم کر ڈالتا تھا وہ جانتا تھا۔۔۔تو پھر اپنا کفن تیار کروالو کیونکہ میں اپنی بات پر قائم رہنے والوں میں سے ہوں۔ حان کو اشارہ کرتے وہ باہر نکل گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

احمر ولا واپس آیا۔ فنکشن میں آٹھ دن رہتے تھے ولا میں ہر طرف تیاریاں چل رہی تھیں۔ احمر نے آتے ولا کا جائزہ لیا جانے کیوں اسے گڑبڑ سی محسوس ہوئی۔ اسنے یحییٰ کو کال کی اور باہر بلایا۔ صبح کے تقریباً دس بج رہے تھے۔ یحییٰ باہر آیا تو احمر سامنے ہی اضطرابی کیفیت میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔ عزہ میڈم ولا میں ہیں.؟۔۔ کیوں صبح صبح پھر سے کھڑی کھوٹی سننے کو دل کر رہا ہے کیا۔؟ یحییٰ اسکی اتری شکل دیکھ ہنس کر بولا۔۔۔ میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہوا پڑا ہے یحییٰ اسلئے بتاؤ کہ عزہ میڈم اندر موجود ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہاں ایک گاڑی کم ہے۔ ڈرائیور یہی موجود ہے۔ جبکہ آریان انکل اور باقی سب بھی ولا میں ہی موجود ہیں۔ اسکی بات سن کر یحییٰ کی پہلی نظر گیراج کی طرف اٹھی وہ ٹھیک کہہ رہا تھا وہاں ایک گاڑی کم تھی۔

جاؤ اندر چیک کر کے آؤ یحییٰ۔۔۔ تم بھی ساتھ چل سکتے ہو۔ یحییٰ نے اسے اندر آنے کی خود دعوت دی تھی قبل از جسے وہ ایک نظر دیکھ نہیں سکتا تھا. وہ دونوں اندر آئے۔ تم یہی رکو میں عزہ کو بلا کے لاتا ہوں۔ یحییٰ زینے پھیلانگتا اوپر کی جانب گیا تھا۔۔۔ وہی دوسری طرف آریان اپنے کمرے سے باہر آیا۔ ارے احمر تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ اسنے الجھے کھڑے احمر کو مخاطب کیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تو احمر نے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ آریان نے وہی سے حیام کو آواز دی۔۔۔جی آپ نے بلایا۔ وہ کچن کی سائیڈ سے اس طرف آئی۔۔ حیام عزہ کہاں ہے۔۔؟ آریان نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔ عزہ اپنے کمرے میں ہو گئی نا۔ حیام الجھی تھی۔۔ نہیں وہ اپنے کمرے میں نہیں ہے بڑی مما۔ یحییٰ نیچے آتا پریشانی سے بتایا۔ آریان کی آواز پر وقاص فیصل اور حمزہ بھی باہر آئے تھے۔

اگر کمرے میں نہیں ہے تو کہاں گئی پھر وہ۔۔۔ حیام پریشانی سے دوسرے کمروں کی طرف گئی تھی۔ زارا اور طوبیٰ بھی اسکے ساتھ ہوئی۔ ملائکہ نے فوراً موبائل نکالا۔ عفاف اور امیمہ بھی ولا میں نہیں ہے بڑے پاپا۔ مرسلین سیڑھیوں سے بھاگتا نیچے آیا تھا ملک ولا کے افراد کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ پریشانی انکے چہروں پر رقص کر رہی تھی۔ طوبیٰ اور حیام کی حالت مزید انہیں پریشان کر رہی تھی۔۔ کال کرو انہیں مرسلین۔ آریان نے حیام کو سنبھالتے کہا۔ تینوں کے نمبر بند ہیں اریان۔ ملائکہ موبائل واپس رکھتی غیر ہوتی حالت میں بولی تھی

آریان میری بیٹی۔۔۔ ملائکہ کی بات سنتے اسکے رونے میں روانی آئی تھی۔ حیام کا بھیگا چہرا دیکھتے آریان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی۔ وہ ٹھیک ہو گئی حیام۔۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں وہ ٹھیک ہو گئی۔ جبکہ آپ جانتے بھی نہیں ہیں وہ کہاں ہے۔ مم۔۔ مجھے میری بیٹی صحیح سلامت لا کر دے آریان ورنہ۔۔۔ وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آگے کچھ غلط کہتی اور آریان کی برداشت جواب دیتی آریان نے اسے اپنے حصار میں مضبوطی سے جکڑا تھا مجھے کمزور مت کرو حیام۔ میں لے آؤں گا اسے پلیز سنبھالو خود کو۔ وہ بے بسی سے بولا تھا۔ حیام نفی میں سر ہلاتی مزید روئی تھی۔

وقاص حمزہ فیصل بادشاہ کے اڈے پر ریڈ مارنے کی تیاری کرو۔

آریان اسے زارا کے حوالے کرتے شدت سے کہتا باہر نکلا۔۔ فیصل باہر نکلتا اسنے مڑتے صوفے پر بیٹھی طوبیٰ کو دیکھا جو ٹرانس کی کیفیت میں ایک ہی رخ میں دیکھ رہی تھی شاید وہ صدمے میں تھی فیصل جبڑے بھینچے اسکی طرف آیا اور گھٹنوں کے بل قریب بیٹھا تھا۔

تمہیں کچھ ہوا تو فیصل شاہ بھی بکھر جائے گا۔ تم ہو تو میں ہوں۔ میری ہمت تم ہو۔ بس اتنا یاد رکھنا۔ اسکا گال تھپتھپاتے اسے وہی ساکت چھوڑے وہ جا چکا تھا۔ ولا میں اب وہ تینوں ہی تھیں۔ سمیرا بیگم اور عون صاحب دوسرے شہر دوست کے بیٹے کی شادی اٹینڈ کرنے گئے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

بھائی مجھے نہیں لگتا یہ کام بادشاہ یا کسی اور کا ہے۔۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو حمزہ۔ ملائکہ مشتعل ہوئی۔۔ دیکھو ملائکہ اگر لڑکیوں کی کڈنیپنگ ہوئی ہے تو اب تک ہمیں کوئی فون کال آجانی چاہئیے تھی اور آپ سب کو کیا لگتا ہے بادشاہ جیسا بندہ اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دے کر یونہی چپ بیٹھے گا نہیں وہ ہمیں مزید ذلیل کرنے کیلیے ہمیں کال ضرور کرتا ہمیں مزید تڑپاتا۔ حمزہ کی بات میں دم تھا وہ سب سوچ میں پڑ گئے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کے مطابق لڑکیاں گاڑی لے کے خود گئی ہیں وہ بھی صبح چھ بجے کے قریب۔ وقاص اور فیصل انکے بیچ آئے۔۔ گارڈ بھی یہی کہہ رہا ہے وہ تینوں ہی گئی ہیں کوئی انکے ساتھ نہیں تھا۔ احمر اور یحییٰ بھی واپس آئے۔۔ مطلب ایک بات کلئیر ہے لڑکیاں جہاں بھی ہیں صحیح سلامت ہیں۔۔۔ تو پھر انکے موبائل کیوں آف ہیں۔۔۔ ملائکہ نے اریان کو دیکھا۔۔ شاید وہ نتاشا کی طرف گئی ہوں۔

مرسلین کافی دیر سوچنے کے بعد بولا تھا۔۔ سب نے اکتفا بھی کیا۔۔ بڑے پاپا میں نتاشا سے معلوم کرتا ہوں۔ مرسلین نے موبائل نکالے کال ملائی۔۔۔ کال اسپیکر پر ڈالیں۔۔ ہیلو کیا مصیبت ہے تمہیں... اسکی نیند میں ڈوبی آواز ابھری۔۔ اریان فیصل ملائکہ سمیت سب نے چہرے پر ہاتھ پھیرے رخ ادھر ادھر موڑا۔۔ مرسلین اتنی توہین پر صبر کے گھونٹ بھر کے کچھ کہتا نتاشا چیخ پڑی۔۔ اب بولو گئے کچھ کال کیوں کی ہے۔ نارات کو تمہیں چین آتا ہے اور نا صبح کو... نتاشا کے جملے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پر جہاں مرسلین کا چہرا سرخ پڑا وہی سب نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے مرسلین کو گھورا۔ یحییٰ نے احمر کو کونی ماری۔ احمر نے دانت نکالے۔۔رات بھی تم نے دو بجے تک اپنی فضول گوئیاں مجھ پے جھاڑی ہیں۔وہ مزید بولی۔ مگر مرسلین اب خاموش رہا۔ اس سے تو نظریں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا نا جانے سب کیا سوچ رہے ہوں گئے۔وہ تو اس وقت کو کوس رہا تھا جب اسنے کال اسپیکر پر ڈالی تھی۔۔ہیلو... نتاشا کو لگا کال کٹ گی۔۔نتاشا بیٹا۔۔۔ مگر دوسری طرف آریان کی آواز پر وہ بیڈ سے اچھلی۔۔۔ج..جی... ان... آریان انکل آپ... اسکی زبان لڑکھڑائی۔ تو مرسلین نے مزید دانت پیسے۔۔بیٹا عزہ امیمہ اور عفاف آپکی طرف آئی ہیں۔ آریان مدعے پر آیا۔۔ نہیں انکل میری طرف تو نہیں آئی وہ۔۔۔انکل کیا ہوا ہے اور وہ تینوں کہاں ہیں۔؟ اسکے پوچھنے پر آریان نے اسے ساری بات تفصیل سے بتائی تھی۔۔واااٹ۔۔۔وہ ایسے کیسے تینوں کہیں بھی جا سکتی ہیں۔ نتاشا چھلانگ لگائی بیڈ سے اٹھی تھی۔ آریان خاموش کھڑا تھا نتاشا نے فوراً دماغ لڑایا۔ آریان انکل آپ نے انکی لوکیشن ٹریس کروائی۔وہ پینڈنٹ جو انکے پاس تھے۔۔ہاں طٰہٰ سے کہا ہے وہ پتہ کر رہا ہے۔ جہاں وقاص بولا وہی نتاشا نے تھوک نگلا۔ڈیڈ آپ بھی وہاں ہیں۔۔جی کال اسپیکر پر ہے۔بتانے والا یحییٰ میر تھا۔۔دوسری طرف سے مکمل خاموشی چھا گئی۔ نتاشا تو مرسلین کے غصے کو سوچتے سر پکڑ کے رہ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھی۔یہ کیا کہہ دیا۔اب اس آئیس بیئر نے میرا قتل ہی کر ڈالنا ہے۔نتاشا نے خود کو ڈپٹا۔وہی دوسری طرف حمزہ کی آواز ابھری۔طٰہٰ کا میسج آیا ہے بھائی لوکیشن ملک ولا کی ہی شو ہو رہی ہے۔۔مطلب وہ تینوں اپنی مرضی سے گئی ہیں۔فیصل نے گہرا سانس بھرتے کہا۔۔۔۔مگر ڈھونڈنا پھر بھی لازمی ہے بادشاہ خان تاک میں بیٹھا ہے اگر اسے موقع ملا تو وہ کچھ بھی کر گزرے گا۔ویسے بھی وہ اپنی بہن کا قاتل آپ لوگوں کو ہی سمجھ رہا ہے۔احمر نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔مگر کیسے ڈھنوں ڈھتے۔۔کیسے اور کہاں..؟سب کے ذہنوں میں اٹھتا وہ مشترکہ سوال تھا۔تبھی نتاشا کے دماغ کی گھنٹی بجی۔۔آریان انکل شاید ہم انہیں ڈھونڈ سکتے ہیں۔نتاشا کے فقرے پر سب کا رواں رواں کان بنا تھا۔۔

کیسے جلدی بتاؤ۔

انکل میں نے عفاف کو ایک رنگ دی تھی اس میں چپ فٹ ہے جسکے بارے میں اسے معلوم نہیں ہے۔ہم اسکے ذریعے اسے ڈھونڈ سکتے ہیں۔تم سوچ نہیں سکتی اس وقت مجھے تم کتنی اچھی لگ رہی ہو نتاشا۔تم نا ہوتی تو پتہ نہیں کیا ہوتا۔کوئی کچھ کہتا یحییٰ فوراً بولا تھا۔۔تم دو منٹ چپ رہو گئے نتاشا بیٹا لوکیشن ٹریس کرنے کی کوشش کرو ہم ولا سے نکل رہے ہیں۔آریان نے بات ختم کرتے موبائل

مرسلین کو پکڑایا۔۔مرسلین بات سنو میری۔نتاشا کی آواز پر اسنے موبائل کان سے لگایا۔.....اتنا سب کچھ سنا چکی ہو اور کیا سنوں اب...!وہ ایکدم سے پھٹ پڑا۔

سوری مجھے معلوم نہیں تھا کال۔۔۔جس کام کیلئے روکا ہے وہ بتاؤ مجھے جانا ہے۔۔مجھے پلیز پک کر لو میری گاڑی سروس کیلئے گئی ہوئی ہے۔۔اوکے ریڈی رہو آرہا ہوں میں۔.!مرسلین نے موبائل واپس رکھا۔ملک ولا سے چار گاڑیاں آگے پیچھے نکلی تھیں۔

ایک میں احمر اور یحییٰ تھے دوسری میں مرسلین اکیلا تھا۔تیسری گاڑی میں وقاص اور ملائکہ تھے جبکہ چوتھی گاڑی میں آریان حمزہ اور فیصل اکٹھے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ اس وقت ایک بیکری پر موجود تھی۔بلیک جینز پر بلیک شرٹ اس پر جیکٹ پہنے سر پر حجاب اوڑھے بڑے بڑے گوگلز لگا رکھے تھے وہ ناک کی سیدھ میں چلتی بیکری کے کاؤنٹر پر آئی اور اپنا آرڈر دیا۔کافی کے انتظار میں کھڑی اسنے ادھر ادھر دیکھا بیکری میں اسکے سوا اور کوئی نہیں تھا تبھی بیکری کا دروازہ پھر کھلا۔عزہ نے آنے والی ہستی کو یونہی مڑ کر دیکھا پھر ویسے ہی نظریں گھمالیں۔مگر اگلے ہی لمحے اسنے فٹاک سے گردن موڑی تھی۔

تم یہاں بھی..؟۔۔شکر ہے پہچانا تو سہی ورنہ مجھے لگا تھا جتنی کالز میں کر چکا ہوں تم مجھے بھول ہی گئی ہو گئی۔ سکندر آج بھی اسکے سامنے ماسک لگائے آیا تھا۔ عزہ کاجل سے بھری آنکھوں میں اشتعال بھرے بس اسے گھورے جا رہی تھی۔۔۔ آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے ہاں اور مجھے معلوم تھا تم جیسا کوئی سڑک چھاپ گنڈہ ہی ایسی حرکت کر سکتا ہے۔ عزہ نے اسکی لاتعداد کالز کرنے پر ٹونٹ کیا۔۔جواباً بیکری کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے سکندر نے سر تا پیر بغور اسے دیکھا جیسے کچھ باور کروانا چاہا ہو۔ مگر وہ بھی عزہ آریان ملک تھی۔ جواباًوہ بھی تحمل سے سینے پر ہاتھ باندھے اور دو قدم کا فیصلہ چھوڑتے اسکے قریب آئی تھی۔

میں نے کل چار لڑکوں کو بلاک کیا ہے جو مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ اور ایک بیچارے کو کل شام ہی اسکے پروپوزل پورا کرنے سے پہلے ہی میں نے ریجیکٹ کیا ہے۔ اور اگر اب تم ان پانچ کی لسٹ میں چھٹے انسان کے طور پر شامل نہیں ہونا چاہتے تو آج کے بعد میرے راستے میں مت آنا ورنہ میں زبان سے زیادہ ہاتھ بہتر چلا لیتی ہوں۔ وہ جتنے تحمل سے بولی سکندر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا آج پہلی بار اسے کسی لڑکی نے حیران کیا تھا۔ وہ صرف تیز نہیں تھی شاطر بھی تھی۔ وہ جانتی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کب کسے کیا جواب دینا ہے۔ سکندر نے دل ہی دل میں آریان ملک کو داد دی تھی جسنے اپنی بیٹی کو شیرنی بنایا تھا۔۔ اور اگر میں راستے میں آؤں تو...؟ سکندر نے کہا تو جاتی عزہ واپس پلٹ آئی۔

ہو کون تم اور اتنی دیدہ دلیری دی کس نے ہے تمہیں۔۔۔ جانتے بھی ہو کس کی بیٹی ہوں میں۔۔۔ اور میرے بھائیوں کو جانتے ہو تم... حشر بگاڑ دے گئے تمہارا۔ اگر میں نے انہیں کہہ دیا کہ تم میرا راستہ روکتے ہو۔۔ کیوں عزہ آریان ملک میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ بذاتِ خود کسی سڑک چھاپ گنڈے کو سبق سیکھا سکے۔ باوجود اسکے اسے اپنے بھائیوں کو بتانا پڑے۔ سکندر اسکے قریب جھکتے تمسخرانہ انداز میں بولا مگر اس سوال کا جواب اسے زندگی بھر نہیں بھولنے والا تھا۔۔ عزہ نے اسکی چمکتی آنکھوں میں ابھرتا تاثر دیکھا اور پھر ایک ہی جھٹکے میں وہ تاثر غائب ہو گیا جب بلیک فوریسٹ چوکلیٹ کیک سکندر حازق مغل کے چہرے کی زینت بنا تھا۔۔ عزہ آریان ملک نے بذاتِ خود جواب دیا ہے بتایئے کیسا لگا آپ کو.؟ سکندر اپنی جگہ سٹل کھڑا رہ گیا۔ اسنے ایسے جواب کی توقع کبھی نہیں کی تھی۔ وہ وحشی گینگسٹر تھا جسکے خوف سے سامنے موجود لوگ نظریں تک نہیں اٹھا پاتے تھے اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے اسکے چہرے پر کیک کسی فٹ بال کی طرح کھینچ کر مارا تھا۔ اگر اسکی جگہ وہاں کوئی اور ہوتا تو اب تک وہ اگلی سانس نا لے سکا ہوتا۔۔ ٹیسٹ کر لیجئے گا ضرور پسند آئے گا آپ کو۔ عزہ کہہ کر پلٹتی سکندر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نے اسکی کلائی دبوچے اپنی جانب کھینچا۔۔میں اسے ضرور ٹیسٹ کروں گا اگر تم بھی اسے میرے ساتھ ٹیسٹ کرو تو..؟۔۔جسٹ شٹ اپ... پھر سے شٹ اپ کال۔اب کے سکندر کا موڈ بگڑا اسنے عزہ کو اپنی جانب مزید کھینچا جس پر وہ بمشکل خود کو سنبھالتی فاصلہ قائم رکھ پائی تھی۔۔میرا اصول ہے جو شروعات کرتا ہے وہی ختم بھی کرتا ہے۔اب اسے صاف کرو ورنہ۔۔۔سکندر نے اپنی سرد نظریں جھکائیں۔اسکے تعاقب میں عزہ نے بھی دیکھا اسکی ویسٹ پر گن دیکھتے عزہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔یہی ڈر تو وہ دیکھنا چاہتا تھا مگر یہ کیا ابھی وہ اس ڈر کو انجوائے کرتا عزہ کا قہقہہ بیکری میں گونجا۔۔وہ لڑکی عجیب تھی وہ دنیا کی سریس سے سریس سچوئیشن کو بھی انجوائے کرتی تھی۔سکندر نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔ایسے ری ایکشن کی امید مجھ سے کبھی مت رکھنا مسٹر ایکس۔کہتے ہی عزہ نے ہاتھ بڑھا کر بیگ سے چلی پیپر سپرے نکالا۔اور اسکی آنکھوں میں چھڑک دیا۔۔اگر وہ گینگسٹر تھا جس کے پاس ہمہ وقت گن موجود رہتی تھی

تو وہ سر پھری، پنگے باز لڑکی تھی جس کے پاس ہمہ وقت چِلی پیپر سپرے رہتا تھا۔۔اگر پھر اپنی ایسی حالت کروانے کا شوق پیدا ہو تو آجایئے گا۔ایک ملاقات اور سہی۔۔۔!وہ شریر لہجے میں کہتی بیکری سے باہر نکل گئی۔پیچھے سکندر جو ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولے کھڑا تھا اسکے جاتے ہی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ایکدم سے چیخا تھا۔۔پانی لا کے دو میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔!اپنا آپ بیکری کی شو کیس میں دیکھتے اسے مزید غصہ آیا تھا۔سر سے لے کر گردن تک ہر جگہ کیک لگا تھا ساتھ آنکھوں کا بھی بیڑا غرق ہوا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

نتاشا گاہے بگاہے اسکے چہرے پر نظر ڈال رہی تھی۔۔نتاشا بیٹا لوکیشن ٹریس ہوئی۔؟۔۔جی انکل عفاف کی لوکیشن یہاں سے کچھ دوری پر ایک بیچ کی شو ہو رہی ہے۔۔کتنی دوری پر ہے یہ جگہ۔؟

تقریباً دو گھنٹے لگے گئیں انکل۔نتاشا بتا کے خاموش ہو گئی۔

گاڑی میں پھر سے خاموشی چھا گئی تھی۔۔کیا تم مجھ سے ناراض ہو..؟۔۔کیا مجھے ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔وہ بھی شاید بولنے کے موقع میں بیٹھا تھا اسلئے جھٹ سے بول پڑا۔

پتہ نہیں سب میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گئے۔مرسلین بڑبڑایا۔تو نتاشا نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔۔تم عورتوں سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔وہ مزید بولا۔۔تو کیوں آئے تھے پھر میرے پاس۔۔۔میں نے تو نہیں بلایا تھا تمہیں۔؟۔۔میرا دماغ خراب ہو گیا تھا مجھے تمہاری فکر... تمہیں کب سے میری فکر ستانے لگی آئیس بیئر... نتاشا شریر لہجے میں بولی تو مرسلین نے چہرے پر ہاتھ

پھیرا۔۔جب سے تمہیں سمجھنے لگا ہوں شاید تب سے۔وہ ایک ہی جست میں کہہ گیا۔۔وہ حیرت میں ڈوبی رہ گئی وہی جملہ تو اسے سننا تھا۔۔تم جانتے ہو نا تم کیا کہہ رہے ہو آئیس بیئر۔؟

ہاں۔وہ کہہ کر پل کو رکا۔میں تمہیں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں اور..."اور..؟وہ جھٹ سے بولی"۔۔مرسلین نے نتاشا کی طرف دیکھا۔شاید میری رائے تمہارے بارے میں غلط تھی تم اتنی بھی بدتمیز نہیں ہو جتنی میں سمجھتا تھا۔اسکی بات سن کر جہاں نتاشا کا منہ بنا وہی مرسلین کا مدھم قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا۔

وہ کتنے عرصے بعد اسے یوں ہنستا دیکھ رہی تھی۔۔ویسے مجھے لگا تھا تم کھو گئے تمہیں مجھ سے ذرا ذرا سی محبت ہو رہی ہے.؟نتاشا نے منہ بسور کر کہا۔محبت ذرا ذرا سی نہیں ہوتی..."یاں تو وہ ہوتی ہے یاں نہیں ہوتی"...اور جس دن مجھے تمہارے بارے میں کچھ محسوس ہو گا تو وہ یہ ذرا ذرا سی محبت تو ہرگز نہیں ہو گئی۔۔تو کیا ہو گا پھر.؟...مرسلین نے سگنل پر گاڑی روکے نتاشا کو دیکھا اور ذرا سا مسکرایا۔۔"عشق ہو گا"..اسکی طلسم بکھیرتی مسکراہٹ اور ان حرفوں نے نتاشا کی دھڑکنوں کو منتشر کیا تھا۔اسکے چہرے پر پھیلے تاثرات کو مرسلین نے بغور جانچا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہمارا پلان تو سیدھا کاٹیج جانے کا تھا نا..؟۔۔۔ڈرائے فروٹ کیک کا ٹکڑا منہ میں رکھتے امیمہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔ہاں تھا مگر عفاف کا دل سمندر دیکھنے کا کر رہا تھا۔ڈرائیو کرتی عزہ نے بھی ویسے ہی جواب دیا۔ویسے عزہ آپی ہمیں بہت ڈانٹ پڑنے والی ہے !..

دیکھا جائے گا عفاف اور ویسے بھی جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے۔عزہ نے سامنے والی گاڑی کو اوور ٹیک کرتے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔انہوں نے سامنے والی گاڑی کو اوور ٹیک کیا جو کچھ سیکنڈ بعد انکی گاڑی کے بلکل قریب آئی تھی جس میں چار منچلے لڑکے سوار تھے انکی ڈریسنگ اور حولیے سے وہ چاروں کوئی عیاش گھر کے لڑکے معلوم ہوتے تھے۔

Baby... let's do a race...!

ڈرائیو کرتے لڑکے نے فقرہ اچھالا۔جس پر امیمہ نے سرد نظر اس پر ڈالتے کہا۔

Sound nice bro...but we are not available...!

گاڑی کا شیشہ ایکدم سے اوپر کرتے امیمہ نے ویسی ہی سنجیدگی سے گوگلز واپس لگائے تھے جبکہ پیچھے بیٹھی عفاف اسکے سرد لہجے پر بل کھا کے رہ گئی تھی۔اگلے پندرہ منٹ میں گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کرتے

عزہ نے بیچ پر گاڑی روکی۔ عفاف چہکتی گاڑی سے باہر نکلی عزہ اور امیمہ بھی اسکے پیچھے باہر نکلی۔ امیمہ وہی رکھے ایک بنچ پر بیٹھ گئی۔ عزہ گاڑی سے اپنا بیگ لینے گئی تھی واپس آتے اسکی نظر عفاف پر پڑی جو پانی میں واک کر رہی تھی۔ پھر اسنے امیمہ کو دیکھا جو بلکل چپ سادھے بیٹھی تھی آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ عزہ کی غلط بات بھی مان رہی تھی اور اسے ٹوک بھی نہیں رہی تھی اسکے چہرے پر رقص کرتی وہ برسوں والی معصومیت اور ڈر اب کہیں نہیں دکھتا تھا اسکی آنکھوں میں رچی وہ چٹانوں جیسی سنجیدگی دیکھ کوئی بھی یہ کہنے سے قاصر تھا کہ کبھی ان آنکھوں میں بلا کی معصومیت اور خوف بھی رہا ہو گا۔۔ وہ بدل نہیں رہی تھی وہ بدل گئی تھی۔ شاید ان حادثوں کی بدولت جنہوں نے اسے توڑا تو تھا مگر جوڑا ایسے تھا جیسے کوئی پتھر ہو۔ اسکے چہرے پر چھائی سنجیدگی اور سرد پن اسکے اندر پروان چڑھتے ان نئے حوصلوں کی داستان سناتا تھا جس کی زد میں کئی زندگیاں آنے والی تھی۔

وہ یونہی چلتی اسکے پاس آ کے بیٹھی۔ عزہ نے گہرا سانس اس کھلی ہوا میں بھرا۔۔ نا جانے کب سے وہ اس سکون کیلئے بھٹک رہی تھی جو آج وہاں تھا اس ہنگامے والی زندگی سے دور، گارڈز، بوڈی گارڈ، لڑائی جھگڑے، ان سب سے دور آج وہ خود کو پر سکون محسوس کر رہی تھی۔ پھر اچانک انکے چہرے ایکدم سے بھیگ گئے۔ عفاف نے پانی کی بوتل انکے سر پر انڈیلی تھی۔۔

کیا آپی آپ دونوں ایسے بت بن کے کیوں بیٹھی ہیں۔۔انجوائے کرتے ہیں نا...؟عفاف انہیں منہ بنا کے بیٹھے دیکھ بیزاریت سے کہا۔

عزہ اور امیمہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔ہاں انجوائے کرتے ہیں۔امیمہ نے کہتے پاس پڑی پانی کی بوتل عفاف پر انڈیلی ہی تھی کہ عزہ نے اپنی پانی کی بوتل امیمہ پر انڈیلے سمندر کی طرف ڈور لگائی۔۔وہ دونوں بھی اسکے پیچھے بھاگی تھی سمندر کی سطح پر پہنچتے عزہ ان سے بچنے کیلیے آگے کو مزید بھاگی۔اور پانی ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ان پر پھینکا تھا ان تینوں کی خوبصورت ہنسی سمندر کنارے کھنک رہی تھی ایک دوسرے کے ساتھ انہوں نے خوب انجوائے کیا تھا۔عفاف عزہ کا بیگ لے کر آگے کو بھاگی تھی اور عزہ اپنے بیگ کیلئے اسکے پیچھے۔امیمہ نے مسکراتے عفاف کا کیمرہ اٹھایا اور انکی دو تین پکچر لیں۔وہ انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی اپنے پیچھے کسی کی بھاری آواز محسوس کرتے وہ پلٹی۔۔ہماری بھی ایک پکچر بنالو اپنے ساتھ۔کیا کہتی ہو لڑکی۔۔یہ وہی گاڑی والے چار لڑکے تھے جن کی گاڑی کو انہوں نے اوورٹیک کیا تھا۔۔امیمہ کا موڈ انہیں دیکھتے غضب ناک حد تک خراب ہوا۔۔وہی دوسری طرف عفاف نے ان لڑکوں کو امیمہ کے پاس دیکھتے عزہ کو اشارہ دیا تو وہ بھی بیگ تھامے فوراً سے انکے پاس آئی۔اب منظر کچھ یوں تھا وہ چاروں ایک ساتھ انکے سامنے دیوار نما کھڑے

تھے جبکہ وہ تینوں بھی انکے روبرو ہوئی تھی۔کیا مسئلہ ہے تم لوگوں کے ساتھ... عزہ غصے سے پھنکاری۔

ہم تو بس ایک پکچر کا بول رہے تھے ان میں سے ایک نے عزہ کو سر تا پیر غلیظ نظروں سے دیکھتے شریر لہجے میں کہا۔۔مگر ہم آپ کے ساتھ پکچر لینے میں دلچسپی نہیں رکھتے بھائی آپ لوگ جاسکتے ہیں۔امیمہ چٹانوں جیسی سختی میں دھیرے لہجے میں کہتی عفاف کا ہاتھ تھامے سائیڈ سے نکلتی ان میں سے ایک سامنے آکھڑا ہوا۔۔اتنا بھی کیا نخرا اب لڑکی ایک پکچر کی ہی تو بات ہے۔۔تمہاری بہن ہے..؟امیمہ نے نرم لہجے میں پوچھا۔

اس اچانک سوال پر وہ ذرا چوکنے ہوئے پھر ایک نے سر اثبات میں ہلایا۔۔اسے لے آؤ میرا بھائی اسکے ساتھ پکچر بنوالے پھر میں تمہارے...اے ے ے۔۔۔امیمہ مزید کچھ کہتی ان میں سے ایک آگے آتا اس پر ہاتھ اٹھاتا عزہ نے تیزی سے اسکا ہاتھ ہوا میں ہی روک دیا۔۔ہاتھ لگانے کی جرآت مت کرنا ورنہ یہاں جنگ چھڑ جائے گئی۔

وہ پتھریلے لہجے میں گویا ہوئی۔ مگر مرد ازل کا بیوقوف لڑکی کو صفِ نازک ہی سمجھتا رہ جاتا۔ اور سوچتا وہ صرف باتیں کر سکتی ہے۔ دیکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے امیمہ کے حجاب پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ اور وہ ہوا تھا جو انکی سات پشتیں بھی نہیں بھولنے والی تھی۔ امیمہ نے اسکے بڑھتے ہاتھ کو ایک جست سے پکڑے اسکی کمر کے پیچھے لے جاتے اتنی بے دردی سے مڑوڑا اس لڑکے کی چیخیں اس خاموش فضا میں بلند ہو گئی۔

کہا تھا نا ہاتھ مت لگانا۔ امیمہ نے دھاڑتے ٹانگ اسکے پیٹ میں ماری وہ بل کھا کے زمین پر گرا۔ دوسری طرف باقی کے تین لڑکے بھی آگے آئے تھے عزہ نے انہیں اپنی طرف آتے دیکھ اپنے ناخن دیکھے پھر تاسف سے انہیں دیکھا۔ اور پھر وہ جیسے ہی قریب آئے اسنے پیچھے چھپایا سپرے ان تینوں کی آنکھوں میں چھڑک دیا۔ وہ تینوں بھی آنکھوں کی جلن سے بلبلاتے پانی کی طرف بھاگے تھے۔۔۔ واٹ ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔ اب ان چھچھوروں کی وجہ سے میں اپنے ناخن تو خراب نہیں کر سکتی نا۔ کل ہی نیل پینٹ لگایا ہے۔ عزہ کے منہ بنا کے کہنے پر وہ دونوں ہنس پڑی۔

چلو واپس چلتے ہیں۔ عزہ نے جیسے کہا وہ واپسی کیلئے پلٹتی ان میں سے ایک لڑکے نے انکے پیچھے سے غلاظت بکی تھی وہ تینوں ایکدم سے مڑی۔ وہ سرخ آنکھوں کو ملتا انکی طرف آرہا تھا۔

آپی رکیں میں دیکھتی ہوں اسے۔ عزہ آگے جاتی امیمہ آستین فولڈ کرتی آگے بڑھی۔ ہاتھ کو ایک طرز سے ہوا میں گھماتے اسنے مقابل کی گردن میں ایسے مارا تھا کڑک کی آواز آئی تھی۔

وہ ایکبار پھر زمین پر گر پڑا۔ باقیوں نے آگے آنے کی ہمت نہیں کی تھی۔ جب ایک بار کہا ہے ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ تو مطلب ہٹ جاؤ۔ درد سے بلبلاتے اپنی گردن کے درد سے نڈھال زمین پر پڑے شخص کے قریب جھکتی وہ سپاٹ انداز میں گویا ہوئی۔ عورت کے معیار کو تم جیسے مردوں نے ہی اتنا سستا اور گرا دیا ہے کہ تم لوگوں کیلئے ہر عورت گھٹیا ہے۔ پہلے آنکھوں سے ہوس پوری کرتے ہو اور جب دل نا بھرے تو مردانگی کا رعب جھاڑنے کیلئے اسے صفِ نازک سمجھ پر اس پر ظلم کرنے پہنچ جاتے ہو۔ تم جیسے گھٹیا مردوں کی وجہ سے ہی لڑکیاں گھر سے باہر نکلنے سے ڈرتی ہیں اور جب تم جیسے کچھ گھٹیا مرد جیسے تیسے اپنی ہوس پوری کر لیں تو کتے کی طرح اور جگہ منہ مارنے نکل پڑتے ہیں مگر اس لڑکی کا کیا جسکی زندگی تمہاری ہوس کی نظر ہو گئی۔ یہ کبھی نہیں سوچتے تم۔۔ مگر تم لوگ سوچو گئے بھی کیوں۔۔۔ جانوروں کو اللہ نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جو نہیں بخشی۔ اسکے چہرے پر تھوکے امیمہ نے اسکے پیٹ میں ٹھوکر رسید کی۔۔ شاباش میری شیرنی۔ عزہ ایکدم سے چہکی مگر اگلے ہی لمحے فضا میں گولی چلنے کی آواز گونجی اور امیمہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔۔

امیمہ کے پیچھے کھڑا وجود ڈھیر ہوا تھا لڑکے کے ہاتھ میں موجود گن بھی زمین پر گر پڑی۔ان تینوں نے جھٹکے سے گردن موڑی جہاں کھڑی لڑکی گن ویسٹ میں رکھتے انہیں ہی دیکھ رہی تھی وہ لک بھگ انکی ہی ہم عمر کی تھی وائیٹ جینز پر براؤن شرٹ پہنے بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنا رکھا تھا ہالف سلیوز جیکٹ اور ہاتھوں میں بھی ہالف فنگر بلیک لیدر کے گلوز پہن رکھے تھے سفید رنگت تیکھے نقوش سیاہ آنکھوں میں انوکھا سا جنون رقم تھا وہ بل چباتی انکے قریب آئی تھی۔

تم کون ہو اور اسے گولی کیوں ماری تم نے..؟۔۔میں ایناره عاظمی ہوں اور اگر اسے گولی نا مارتی تو یہ آپ کو شوٹ کر دیتا۔اسنے عام سے لہجے میں کہا۔عجیب تھا نا وہ لڑکی جو کسی کی بات کا درست جواب نا دینے والی انہیں ایک ہی بار میں سب کچھ بتا گئی تھی۔۔مرا نہیں ہے زندہ ہے۔گولی چھو کر گزری ہے اسے۔عفاف کے دیکھنے پر ایناره نے یقین دہانی کروائی۔۔ہمیں فرق نہیں پڑتا۔اول تو آپ کو اسے گولی سینے میں مارنی چاہئیے تھی۔

امپریسو۔امیمہ کی بات سنے وہ مسکرا کر بولی۔۔عزہ کو اس بہادر لڑکی نے خوب متاثر کیا تھا باتوں باتوں میں ایناره نے انہیں بتایا کہ وہ ایک بوڈی گارڈ ہے مگر جسکی تھی وہ اب پاکستان سے جا چکی ہے اسلئے اب وہ کام کی تلاش میں بھٹک رہی ہے۔اسکے اچھے اخلاق اور سادہ طبیعت پر ان تینوں نے ایناره کو بھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ساتھ چلنے کا کہا تھا۔ جس پر ایناره بھی خوشی خوشی راضی ہو گئی تھی۔ وہ تینوں مسکراتی گاڑی کی طرف بڑھی اس سے پہلے ایناره نے درخت کی اوٹ میں کھڑے حان کو تھمب ریایکٹ دیا تھا جس پر وہ بھی سر ہلاتا مسکرا کر گاڑی کی طرف چلا گیا۔

پہلا مشن ڈن ہوا تو وہاں سے نکلنے سے پہلے ایناره نے اپنا دوسرا کام بھی سرانجام دے دیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تقریباً دس منٹ بعد گاڑی بیچ پر آ کے رکی تھی وہ سب بھاگتے وہاں پہنچے مگر افسوس انکے آنے سے پہلے ہی وہ وہاں سے جا چکی تھی۔ لگتا ہے ہم نے دیر کر دی ہے۔ نتاشا حد درجے افسوس سے بولی۔ ڈیم اٹ ۔۔۔ آریان نے ضبط کے باوجود اپنا ہاتھ گاڑی کے بونٹ پر دے مارا تھا۔ مرسلین و قاص اور فیصل اپنی جگہ پریشان کھڑے تھے مگر ایک طرف سے انہیں عجیب سا اطمینان بھی تھا۔

کیا ہوا ملی وہ۔۔۔ کہاں ہیں وہ سب۔۔ عفاف کہاں ہے۔۔؟ طٰہٰ جو ابھی وہاں پہنچا تھا پھولی سانس میں اتنے سوال پوچھ گیا مگر جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔۔ بڑے پاپا۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔ بتائیں نا کہاں ہیں وہ۔۔؟ ان سب کے اترے چہرے دیکھ اسکے لہجے میں مزید پریشانی رقم ہوئی۔۔ ہم لیٹ ہو گئے طٰہٰ وہ یہاں سے جا چکی ہیں۔

شٹ..شٹ..شٹ..شٹ۔۔۔پے در پے گاڑی کے ٹائر پر ٹھوکریں رسید کرتے وہ اپنے آپے سے باہر ہوا تھا۔۔وہ مل جائیں گئی۔حوصلہ رکھو طٰہٰ۔آریان نے بے اختیار اسے سینے سے لگایا۔وہ جانتا تھا محبت جب کسی انسان سے بے حد ہو جائے اور اسکا چہرا دنیا کی سازشوں میں اچانک گم سا ہو جائے...ڈھونڈنے پر بھی نا ملے تو انسان کی تکلیف کس دہانے پر جا پہنچتی ہے۔۔"انکی لوکیشن ٹریس کرو نتاشا۔"...احمر جو پریشان سا کھڑا تھا اسکا موبائل بجا۔وہ ان نمبر دیکھ ایکسکیوزمی بول کر ان سے دس قدم کی دوری پر آیا۔مگر کال اٹھانے سے پہلے ہی کال کٹ چکی تھی وہ دوبارہ کال کرتا اسے واٹس ایپ پر تصویر ریسیو ہوئی۔اسنے جیسے ہی وہ تصویر دیکھی غصے اور حیرت سے اسکی دماغ کی نسیں تن گئی۔اسنے تصویر کو زوم کیا مگر ان تینوں کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آیا اسے اور بیک گراؤنڈ پر بھی وہی جگہ تھی جہاں ابھی وہ موجود تھے۔عزہ،امیمہ اور عفاف کے علاوہ اسے صرف انکی گاڑی نظر آئی تھی۔ابھی وہ نمبر ڈائل کرتا پہلے ہی اس نمبر سے کال آچکی تھی احمر نے بنا دیر کیے کال پس کی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہیلو...میں نے کہا اسلام علیکم مسٹر ایڈیٹ۔چہکتی ہوئی آواز احمر کے کانوں سے ٹکرائی۔اسنے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی۔

مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا یہ کام تمہارے اس ڈرپوک بوس کا ہی ہو سکتا ہے۔پیٹھ پیچھے وار کرنا ہی تو آتا ہے اسے۔وہ غصے کی زیادتی سے غرایا۔۔۔بلا بلا بلا بلا۔۔۔مذاق اڑانے والے انداز میں وہ بولی تو احمر مزید سلگ اٹھا۔۔مجھے بتاؤ وہ کہاں ہیں ورنہ میں تمہاری گردن دبا دوں گا۔۔میری گردن دبانے کیلئے تمہارا یہاں ہونا بہت ضروری ہے مسٹر ایڈیٹ جہاں ابھی میں اور وہ لڑکیاں موجود ہیں۔۔"لڑکی تم.."... آہاں۔۔۔اینارہ عاظمی نام ہے میرا۔اسنے فوراً سے اسکی تصحیح کی۔انداز ابھی بھی بے فکر سا تھا احمر نے اسکی ٹون سمجھتے گہرا سانس بھرا اور پھر کہا۔

کیوں کر رہی ہو یہ سب..چاہتی کیا ہو تم...بتاؤ کتنی رقم لو گی انکا پتہ بتانے کیلئے۔احمر جیسے بے بس سا ہوا۔۔پہلی بات میں تمہیں کلئیر کرنا چاہتی ہوں مسٹر ایڈیٹ یہ کام میرے بوس کا نہیں میرا ہے۔اور یہ سب کرنے کا مقصد بدلہ ہے وہ بھی تم سے۔۔۔"تو مجھ سے بدلہ لو نا انہیں کیوں بیچ میں لا رہی ہو۔" وہ چیخ پڑا۔۔وہ کیا ہے نا مسٹر اے ایس پی احمر شجیع مجھے معلوم ہوا ہے تیرا آریان ملک کی بیٹی پر دل آگیا ہے۔مگر مجھے یہ بات بلکل اچھی نہیں لگی۔۔آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔احمر نے ٹکا سا جواب دیا۔

یہ بتاؤ چاہتی کیا ہو...؟ اور اگر بدلہ ہی لینا ہے تو بتاؤ سزا میں بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔ احمر نے سفید جھنڈی دیکھاتے کہا۔

ایناره کا قہقہہ ابھرا۔ زیادہ کچھ نہیں بس میرے کچھ سوالوں کے جواب دینے ہوں گئے۔ اور جواب میری پسند کے ہونے چاہئیے۔

مجھے تمہاری پسند نہیں معلوم۔ سپاٹ انداز میں کہا گیا۔

سوال سن کے سب سمجھ جاؤ گئے مسٹر ایڈیٹ۔ "اوکے پوچھو۔"

احمر نے دانت پیسے۔۔ بولو میں نے صبح ایناره عاظمی سے جو کچھ کہا اسکے کیلئے معافی مانگتا ہوں اور اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

میں ایسا کچھ نہیں کہوں گا۔ موبائل پر پکڑ سخت کرتے وہ مدھم آواز میں غرایا۔ "اوکے ڈھونڈتے رہو پھر انہیں۔"۔ اوکے بول رہا ہوں۔ وہ کال کٹ کرتی عزہ کے خیال نے اسے بولنے پر مجبور کیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شاباش جلدی بولو۔ "میں نے تم سے جو..."۔۔۔میرا نام لے کر کہنا ہے جلدی کرو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔میں نے ایناره عاظمی سے جو کچھ کہا اسکے لئے معافی مانگتا ہوں اور اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ جیسے تیسے ہی سہی مگر احمر بول گیا تھا

میں تجھے بتا نہیں سکتی تیرے منہ سے اپنا نام سن کے مجھے کتنا اچھا لگ رہا ہے۔وہ شریر لہجے میں بولی تو احمر نے دل ہی دل میں اس گھڑی کو کوسا تھا جب وہ فتنہ اس سے ٹکرائی تھی

او کے اگلے سوال کا جواب ہاں اور ناں میں دینا ہے۔اور کتنے سوال ہیں وہ چیخ ہی پڑا۔یہ آخری ہے اسکے بعد سزا سناؤں گئی۔وہ مزے سے بولی۔۔اے ایس پی احمر شجیع کمینا ہے.؟ اینارہ ہنسی دبا کر بولی۔ احمر کو لگا اسکے کانوں سے دھوئیں نکل رہے ہوں اب اسے خوش کرنے کیلئے کیا اسے خود کو کمینا بھی کہنا پڑے گا۔دل چاہا موبائل سمندر میں اچھال دے اس فتنہ کو گولی سے اڑا دے مگر پھر پیچھے مڑتے ملک ولا والوں کی طرف دیکھا۔اور ہاں کہہ دیا۔اسنے خود کو کمینا ہونے کا لقب خود ہی دے ڈالا تھا۔۔مجھے سنائی نہیں دیا دوبارہ بولو۔۔۔ہاااں۔۔احمر نے تقریباً چیختے کہا۔

کیاہاں۔۔؟جواباًوہ بے نیازی سے بولی۔احمر جانتا تھاوہ کیاسننا چاہتی ہے۔ہاں اے ایس پی احمر شجیع کمیناہے۔وہ دانت پیستاایک ہی سانس میں بول گیا۔یک طرفہ محبت کی خاطر وہ ایک لڑکی کے ہاتھوں کٹ پتلی بن کے رہ گیا تھااسے اپنی اتنی توہین کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔تم یادرکھنا ایناره عاظمی میں تم سے بدلہ لوں گااور ایسے لوں گاتم ساری زندگی میرے ہونے پر پچھتاؤ گئی۔ایناره کی ہنسی تھم گئی وہ بھی سیریس ہوئی تھی

ایناره عاظمی نے پچھتانا نہیں سیکھاایس پی وہ گولی مار کے آگے بڑھنے والوں میں سے ہے۔سزابتاؤ۔؟ "مجھ سے نکاح کرناہو گا۔"..."ایڈریس بتاؤ۔"۔۔مطلب وہ راضی تھا۔ایناره کادل چاہاڈانس کرنا شروع کر دے۔۔پر اگر وہ اس وقت احمر کا چہرادیکھ لیتی اور آنکھیں پڑھ پاتی تواسے یہ اعتراف خود کیلئے کسی سزاسے کم نالگتا۔۔ایڈریس سینڈ کررہی ہوں۔احمر نے موبائل کان سے ہٹایا۔۔ایڈریس کاٹیج کا تھاجہاں کبھی کبھی ملک ولاوالے چھٹیاں گزارنے جاتے تھے۔۔وہ واپس سے ان سب کی طرف آیا۔لوکیشن ٹریس ہوئی۔۔احمر کے پوچھنے پر مرسلین نے وہ انگوٹھی آگے کر دی جو انہیں وہی پڑی ملی تھی مطلب اب وہ بلکل بے بس ہو چکے تھے۔احمر نے ان سب کے تاریک چہرے دیکھے مگر اسے بہانہ بنانا تھا۔۔کیایہاں سے دور آپکا کوئی کاٹیج ہے سر۔؟احمر نے انتہائی مکاری سے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آریان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔میرے خیال سے ہمیں کاٹیج جانا چاہئیے سر۔احمر نے فوراً کہا۔۔سب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔ایکچولی مجھے ابھی یاد آیا ہے میں نے کچھ دن پہلے عزہ میڈم کو کسی سے بات کرتے سنا تھا وہ کاٹیج جانے کا پلان بنا رہی تھی۔اگر میں غلط نہیں ہوں تو وہ سب وہی ہونی چاہئیے۔ہاں ہو سکتا ہے کیونکہ کاٹیج کو یہی راستہ جاتا ہے۔فیصل کے کہنے پر سب ایک سو کی سپیڈ سے گاڑیوں کی طرف بھاگے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ویسے ایسا کیا ہو گیا اتنے سے دنوں میں بھائی کہ آپ نے فلرٹنگ کی ساری حدیں ہی پار کر دی ہیں۔ یاحان نے آئی برو اچکائی۔

میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے مجھے بھائی مت کہا کرو۔۔آپ بات کو گھما رہے ہیں. حان نے آنکھیں دکھائی تو سکندر نے اسے گھوری سے نوازا۔۔ویسے آپ فلرٹنگ بہت اچھی کر لیتے ہیں کبھی مجھے بھی سکھائیے گا پلیز۔اسنے پھر سے فقرہ اچھالا۔۔سکندر چپ سادھے موبائل میں مگن بیٹھا رہا۔۔ویسے بھائی آپ اسے ایک بار اپنا چہرا دکھا دیں میری بات مانے وہ بھاگی بھاگی آئے گئی آپکے پاس۔اتنی محنت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھی نہیں کرنی پڑے گئی۔یاحان کے جملے پر سکندر نے اسکی گردن دبوچی تھی وہ جو مشورہ دے کر بتیسی نکال رہا تھا ایکدم سے گڑبڑایا تھا۔۔بکواس بند کرو۔وہ دھاڑا.

مم۔۔میں مذاق کر رہا تھا سچی پلیز گردن چھوڑیں میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔یاحان نے گردن چھڑواتے ہانک لگائی اور گاڑی سے باہر نکل گیا۔سکندر نفی میں سر ہلاتا اسکے پیچھے نکلا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

چھ بج چکے تھے شام کے گہرے سائے پھیل رہے تھے کاٹیج لاہور سے دور کم ابادی والی جگہ پر قائم تھا جسکے چاروں طرف صرف گھنے جنگل تھے وہاں بہت کم مقدار میں لوگ رہتے تھے ان چاروں نے گھوم پھر کے کاٹیج کا اچھی طرح معائنہ کیا ابھی وہ سب لاونج میں بیٹھی تھی۔تو مطلب آپ ولا میں بغیر بتائے آئی ہیں۔اسنے ایکٹنگ کرتے کہا۔۔ہاں آپی کا آئیڈیا تھا۔عفاف جھٹ سے بولی۔وہ دونوں مسکرا اٹھی۔"کچھ دنوں بعد ان دونوں کا نکاح ہے تو میں نے سوچا اس سے پہلے انکا ساتھ ایک اچھا سا دن گزارا جائے۔کیونکہ نکاح کے بعد تو ان دونوں کو اپنے ان سے ٹائم نہیں ملنا"عزہ ذرا سا ہنسی وہ دونوں نکاح کے موضوع پر ایسے منہ بنا رہی تھی جیسے کڑوا کریلا چبا لیا ہو۔۔آپی کیا ہم اس نکاح کے

فنڈے کو کچھ ٹائم کیلئے آف نہیں کر سکتے۔؟امیمہ نے نظریں ترچھی کر کے پوچھا تو عزہ سمیت ایناره بھی اسکی شکل دیکھ ہنس پڑی۔۔اوکے اوکے کر دیا آف چلو کھانے کی تیاری کرتے ہیں۔

جی آپی آپ لوگ جائیں کھانے کی تیاری کریں میں ذرا ریسٹ کر لوں اور جب کھانا بن جائے تو بلا لیجئیے گا مجھے بہت بھوک بھی لگی ہے۔وہی صوفے پر لیٹتی عفاف نے نیا حکم صادر کیا اسکے معصومیت سے کہنے پر وہ تینوں ہی مسکراتی کچن کی طرف چل پڑی۔۔وہ ایک کھلا اور خوبصورت کچن تھا امیمہ نے فریج کھولا اور اپنا ایک دن پہلے منگوایا سارا سامان فریج میں پا کر وہ مطمئن ہوئی تھی عزہ اور ان دونوں نے کھانا بنانا شروع کیا۔ساتھ وہ باتیں بھی کر رہی تھی امیمہ کی نظریں بار بار ایناره کی طرف جا رہی تھیں۔پھر ایکدم سے مسکراتی وہ اسکے سامنے آئی۔۔اگر تمہیں کھانا بنانا نہیں آتا تو کوئی بات نہیں۔تم ہمیں صرف کمپنی بھی دے سکتی ہو۔امیمہ کے کہنے کی دیر تھی ایناره ہر شے کو دور کرتے ہاتھ دھونے کیلئے واش بیسن کی طرف بڑھی۔۔ایکچولی میں نے کبھی کوئی کام نہیں کیا۔اسنے سچ بتایا۔۔مجھے بھی کچن میں کام کرنے کا شوق نہیں ہے بس آریان ملک کی معصوم بیوی نے ڈانٹ ڈانٹ کر تھوڑا سا کھانا بنانا سیکھا ہی دیا ہے۔"سو کیوٹ"اسکے اندازِ گفتگو اور کیوٹ شکلوں پر ایناره اسکے گال کھینچتی ہنسی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

یار مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔"اب تمہیں کیا سمجھ نہیں آرہا۔احمر نے سنجیدگی سے یحییٰ کو مخاطب کیا۔"یہی کے بڑے پاپا اور باقی سب کو جتنا پریشان ہونا چاہیئے وہ اتنے پریشان مجھے لگ کیوں نہیں رہے۔یحییٰ جھنجھلا کر بولا۔۔مطلب۔۔؟۔"مطلب یار دیکھو ملک ولا کی تین شہزادیاں (انکے بقول) صبح سے لاپتہ ہیں اور انہوں نے کسی کو خبر کیوں نہیں کی کسی ڈی آئی جی کو یا کسی اور پاور فل۔۔۔تمہیں لگتا ہے یحییٰ لاہور شہر میں آریان ملک سے زیادہ پاور فل کوئی اور ہو گا۔؟اسکے سوال میں دم تھا۔یحییٰ پر سوچ ہوا۔۔اور اگر خبر کر بھی دیں تمہارے بقول کسی ڈی آئی جی کو تو معاملہ مزید بگڑ سکتا ہے۔خبر دشمنوں تک بھی جا سکتی ہیں اسلئے احتیاط لازمی ہے۔

وہ تو ٹھیک ہے مجھے بس سب سے زیادہ سنو وائٹ کی فکر ہو رہی ہے عزہ اپنا خیال رکھ سکتی ہے۔مگر یار وہ بہت معصوم ہے۔

عزہ ان دونوں کا خیال کیسے رکھے گئی اگر کچھ غلط ہو گیا تو۔۔یحییٰ خود سے ہی مخاطب ہوا۔احمر اسکی سرگوشیاں سنے دھیما سا ہنسا۔۔میر انہیں خیال یحییٰ تمہیں اس لڑکی کی فکر کرنی چاہیئے جو مارشل آرٹ کی چیمپئین رہ چکی ہے۔احمر کا جملہ اسے اپنی جگہ گنگ کر گیا۔یحییٰ بے یقینی سے اسے تکنے لگا۔جو اسکے بدلے تاثرات سے خط اٹھا رہا تھا۔۔مارشل آرٹ کی چیمپئین...اسنے وہ لفظ دوہرائے۔بے یقینی ہی

بے یقینی تھی۔"وہ بھی سنو وائیٹ۔"۔نہیں..."سنو وائیٹ نہیں"..."امیمہ شاہ...احمر نے اسکی تصحیح کی۔"۔۔مگر کب کیسے۔۔؟وہ سوال واجب تھا احمر نے جواب دینا ضروری سمجھا۔۔۔وہ ہر روز شام کو ٹریننگ کیلئے ہی جاتی ہے۔یحییٰ کو عزہ کا کہا جملہ یاد آیا۔تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ سے۔وہ مزید بولا۔"مگر مجھے کچھ کیوں نہیں معلوم...یہ ملک ولا کے تمام انکشافات سب سے آخر میں یحییٰ میر پر ہی کیوں ہوتے ہیں۔"وہ صدمے میں بول رہا تھا۔۔"آگ لگے چاہے بستی میں یحییٰ میر رہتا اپنی مستی میں"احمر نے اسکا اکثر دوہرایا جانے والا جملہ دوہرایا۔جسکا مطلب سمجھتے یحییٰ بچوں جیسے منہ بسور کر رہ گیا۔"وہ یحییٰ میر تھا۔وہ آوارہ بادل جیسا تھا...اپنی مستی میں مگن۔"۔۔۔تم مسکرانا بند کر وگئے اب۔یحییٰ اسے مسلسل مسکراتے دیکھ ایکدم سے چڑتے بولا تو احمر نے مجبوراً رخ پھیر لیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اگر اسکی خبر جھوٹی ہوئی تو اسے ختم کر کے واپس آنا اور اگر اسکی خبر صحیح نکلے تو ان تینوں کے ساتھ ساتھ اسے بھی ساتھ لے کر آنا۔بادشاہ خان خود اسے انعام سے نوازے گا۔اوکے ڈیڈ شور۔شہنشاہ خان نے چبانث سے ہنستے موبائل پاکٹ میں رکھا۔جیسے تیسے وہ سکندر کے عتاب سے بچتے بچاتے ملک

ولا کی مخبری کر رہے تھے اور جو خبر انکے ہاتھ لگی تھی وہ انکے لئے کسی خزانے سے کم نہیں کی تھی۔ ملک ولا کی پرنسیسز اکیلی ہیں۔ آخر موقع مل ہی گیا۔ شہنشاہ کاٹیج کے گرد چکر لگاتے شیطانی ہنسی ہنسا۔

وہ تینوں تقریباً کھانا بنا چکی تھی عفاف وہی سو گئی تھی ایناره کو کھڑکی سے باہر کسی کا سایہ نظر آیا وہ بات کرتے کرتے ایکدم سے رک گئی۔ اسنے باہر جھانکا مگر سامنے کوئی نہیں تھا مگر احتیاط برتتے اسنے فوراً سے حان کو کال ملائی تھی۔

ہیلو اینی۔۔ حان کہاں ہو تم۔۔،؟۔۔ کیا ہوا ایناره سب ٹھیک ہے۔ یا حان کے پوچھنے پر سکندر نے اس سے موبائل چھینتے خود کان سے لگایا۔۔ کیا ہوا ایے ایناره۔ سکندر کی بھاری آواز گونجی۔

مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا بھا ایسا لگ رہا ہے یہاں کوئی ہے۔ تم وہی رہو انکے پاس ہم آرہے ہیں۔ شہنشاہ اپنے ساتھ بیس گارڈز کو لایا تھا انہیں وہی طیعنات کیے وہ خود بیک ڈور سے کاٹیج میں داخل ہوا ساتھ تین گارڈز بھی موجود تھے۔ اسے اندر جاتے پیچھے سے آتے سکندر نے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔

ہیلو ایناره کین یو لسن می۔ سکندر کی آواز اسکے ائیر پیس میں ابھری۔ "یس آئی کین۔۔۔" ایناره بی الرٹ شہنشاہ کاٹیج میں اینٹر ہو چکا ہے سب سے پہلے خود کو کور کرو اور پھر اس تیسری لڑکی عفاف کو۔

سکندر کے حکم کے مطابق اینارہ نے فوراً سے ماسک نکالا تھا اور کچن کی طرف آئی۔۔بی الرٹ عزہ امیمہ تم لوگوں کے دشمن یہاں تک آ گئے ہیں میں نے باہر سے کسی کو اندر آتے دیکھا ہے۔اینارہ کی دھیمی آواز پر ان دونوں کو شوک لگا۔۔کیا اس جہاں میں ہم ان دشمنوں کے بغیر سانس نہیں لے سکتے.؟..عزہ شرٹ کے کف فولڈ کرتی باہر کی طرف بڑھی..میرے خیال سے نہیں۔امیمہ بھی اسکے پیچھے ہوئی۔تم دونوں باہر نہیں جاؤ گئی۔اینارہ نے انکا راستہ روکا۔۔میں عفاف کو لینے جا رہی ہوں دونوں اندر رہنا میں سب سنبھال لوں گئی۔وہ بلکل بھی رسک نہیں لے سکتی تھی اگر شہنشاہ انکے سامنے اسے پہچان لیتا ہے تو انکا سارا پلان فلاپ ہو جائے گا۔اینارہ باہر کی طرف بھاگی۔آپی مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔ہوش سے کام لو امیمہ اگر اینارہ نے کہا ہے تو کچھ سوچ کر ہی کہا ہو گا۔عزہ نے اسے دلاسہ دیا۔کاٹیج دو فلور پر مشتمل تھا۔شہنشاہ خود اوپری فلور پر گیا تھا جبکہ گارڈز کو اسنے نیچے والے فلور پر انہیں ڈھونڈنے کو کہا۔۔عفاف گہری نیند سو رہی تھی لاؤنج سے ملحقہ کچن سے باہر نکلتے اینارہ نے اپنی چیل جیسی نگاہ ارگرد ڈورائی۔لاونج میں کوئی نہیں تھا وہ دبے پاؤں باہر آئی وہ انکا مقابلہ ڈٹ کے کر سکتی تھی مگر ابھی عفاف کی جان اسے سب سے زیادہ پیاری تھی کیونکہ اسے حکم ملا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

بھائی ہمیں اندر جانا چاہیئے۔۔ "رک جاؤ حان اندر خطرہ ہے اور اگر ہم گئے تو شہنشاہ انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔" باہر موجود گارڈز کو وہ دونوں بڑی چالاکی سے ٹھکانے لگا چکے تھے۔۔ پانچ منٹ مزید اگر آریان ملک یہاں نہیں پہنچا تو ہم اندر چلے جائیں گئے۔ سکندر نے گھڑی کو دیکھتے کہا مگر یہ صرف وہی جانتا تھا وہ کیسے خود پر ضبط کیے بیٹھا ہے۔ ایناره فوراً سے صوفے کے قریب پہنچی اور عفاف کو جگانے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر اس سے پہلے ہی ایک گارڈ انہیں دیکھ چکا تھا ایناره نے فوراً ماسک درست کیا۔ اے ے ے لڑکی۔ کوئی ہوشیاری نہیں گن مجھے دے۔ ایناره کو پلٹنے کا موقع دیئے بغیر ہی وہ اس سے گن چھین چکا تھا۔ عفاف نے ان آوازوں پر موندی موندی آنکھیں کھولی۔ سامنے دیو نما گارڈ کو اپنے سر پر کھڑے دیکھ اسکے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے بے ساختہ چیخ بلند ہوئی۔ جو کچن میں موجود وہ دونوں اور باہر موجود یاحان اور سکندر بھی سن چکے تھے۔ وہ دونوں اندر کی طرف بھاگے تھے۔۔ بوس لڑکیاں مل گئی ہیں۔ وہ دو گارڈز تھے جو ان دونوں کے سر پر گنز تانے کھڑے تھے۔ ایناره نے عفاف کو اپنے اوٹ میں لیا تھا۔ ریلیکس پر نسیسز سب ٹھیک ہے۔ ایناره نے اسکا گال کھینچے جتنی نرمی سے کہا اسکا آدھا ڈر ایسے ہی ختم ہو گیا تھا۔۔ مگر سب ٹھیک نہیں ہے میڈم۔ کیونکہ جہاں شہنشاہ خان ہوتا ہے وہاں کچھ بھی ٹھیک نہیں رہتا۔ شہنشاہ باقی کے گارڈز کے ساتھ اندر آتا تند ہی سے بولا۔۔ اے ے ے یہ

صرف دو لڑکیاں کیوں ہیں باقی کی ایک کہاں ہے۔ جاؤ ڈھونڈو اسے بھی۔ شہنشاہ چیخ کر کہتا اینارہ کی طرف بڑھا جسنے عفاف کو اپنے پیچھے چھپایا ہوا تھا۔ اینارہ اسے قریب آتے دیکھ پیچھے کی جانب قدم لے رہی تھی۔۔ شہنشاہ آنکھوں میں خبانث لیے آگے بڑھا اور اسکے ماسک پر ہاتھ ڈالتا اینارہ نے کھینچ کر ٹانگ اسکے پیٹ میں ماری تھی۔ عفاف سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگی۔ تیری تو۔۔۔ تو ضرور آریان ملک کی بیٹی ہے جس نے مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی جرآت کی ہے۔ شہنشاہ غصے کے بجائے بغیرتی سے کہتا پھر سے قریب آتا کچن سے آتی آوازوں پر وہ مشتعل سا پیچھے مڑا۔ جیسے ہی وہ مڑا اینارہ نے واس اٹھا کر اسکے سر میں دے مارا۔

آہہہ۔۔۔ شہنشاہ کی چیخ بلند ہوئی۔ سر سے نکلتے خون پر ہاتھ رکھے اسنے بھاگتی اینارہ کی پیٹھ پر وار کیا۔ اینارہ اس حملے پر دھڑام سے زمین بوس ہوئی۔ ساتھ ہی عفاف کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔ دو گارڈز جیسے ہی کچن میں داخل ہوئے۔ عزہ اور امیمہ نے بھرپور طریقے سے انکا ویلکم کیا تھا گارڈ جیسے ہی آگے بڑھا عزہ نے آٹے کا ڈبہ اسکے سر پر انڈیل دیا۔ دوسرا گارڈ ابھی آگے آیا ہی تھا امیمہ جو دوسری طرف کھڑی تھی اسنے مرچوں کے سارے ڈبے اسکے سر پر انڈیل دیئے۔۔۔ عزہ نے پہلے کے سر میں بیلن سے ایسا وار کیا اسکی چیخیں کاٹیج میں گونج اٹھی۔ دوسرا ویسے ہی مرچوں کے مکسچر کی وجہ سے بلبلا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رہا تھا دونوں ہی بیسن کی طرف بھاگے۔ ویسے مجھے نہیں لگتا بھائی ہماری یہاں زیادہ ضرورت پڑے گئی۔۔ سکندر اور حان دلچسپی سے وہ منظر دیکھ رہے تھے مگر چھپ کر وہ شہنشاہ کی نظروں میں قطع نہیں آسکتے تھے۔۔ کاٹیج میں مانو چوہے بلی کا کھیل چل رہا تھا جیسے بلی چوہے کو پکڑنے کیلئے اس کے پیچھے بھاگتی ہے اور گھر کا ستیاناس کر دیتی ہے ویسے ہی حالت ابھی کاٹیج کی تھی۔

شہنشاہ اب اس سب سے جیسے اکتا گیا تھا اسنے ایک نظر ایناره کو دیکھا پھر کچن کی طرف دیکھا جہاں سے ابھی ڈھول ڈھمکے کی آوازیں آرہی تھی شاید آج ان لڑکیوں کا ارادہ ان گنڈوں کی چٹنی بنا کے ہی چھوڑنے کا تھا۔ وہ سوچ کے کیا آیا تھا اور ہو کیا رہا تھا اسنے سوچا تھا وہ انہیں ڈرا دھمکا کے کڈنیپ کیے اپنے اڈے پر لے جائیگا مگر یہاں تو معاملہ سرے سے ہی الٹا تھا۔ یہ بھی اسکی غلطی تھی وہ کیسے بھول گیا تھا وہ تینوں ملک ولا کی پرنسیسز سہی مگر ہیں تو آریان ملک کی ہی پرچھائیاں۔ اس سے پہلے وہ موقع غنیمت ہاتھ سے نکلتا اور دوسری طرف ایناره اٹھتے شہنشاہ پر وار کرتی اس سے پہلے شہنشاہ نے دیوار سے چپکی کھڑی عفاف کو دیکھا اور اسے اپنی پکڑ میں لیتے گن اسکی گردن پر رکھ دی۔ اس کھینچاؤ پر عفاف کی چیخ بلند ہوئی سکندر اور حان کیا سٹیپ لیتے باہر سے آتے ملک ولا والے بھی چوکنا ہوئے تھے

یہ۔۔یہ کیا تھا یہ تو عفاف کی آواز تھی نا۔طٰہٰ چلتی گاڑی سے پہلے ہی چھلانگ لگا کے اترا تھا۔ادھر وہ سب بھی چوکنا ہوئے۔

لگتا ہے بادشاہ خان کو خبر ہو گئی ہے۔احمر گن نکالتا سنجیدگی سے بولا۔لگتا تو یہی ہے چلو سب الرٹ ہو جاؤ مگر یہ کیا وہ آگے بڑھتے وہاں ارگرد بھاری تعداد میں زمین بوس ہوئے گارڈز کو دیکھ کر وہ سب چوکنا ہوئے تھے آریان فیصل اور حمزہ نے بے ساختہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ایسا ہی ایک منظر ماضی سے نکلتا انکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔آریان کی آنکھوں میں خون اترا۔وہی حمزہ نے اسے آنکھوں سے کالم رہنے کا اشارہ دیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

چپ ایکدم چپ۔عجیب تماشا بنایا ہے تم لڑکیوں نے۔شہنشاہ نے عفاف کی بازو دبوچے چیخ کر کہا۔ اے ے باہر آؤ تم بھی ورنہ اس لڑکی کی گردن یہی اڑادوں گا۔اسے لگا تھا اندر ایک ہی لڑکی ہے۔مگر جب گارڈز ان دونوں کو باہر لے کر آئے تو شہنشاہ پل کو مبہوت سے ان دونوں کو دیکھتا رہ گیا۔یہاں چار لڑکیاں کیسے۔؟شہنشاہ نے انہیں دیکھتے سوچا پھر اسکی نظر ماسک والی لڑکی پر ٹھہر گئی۔اسے وہی

جھول نظر آیا۔۔۔تم میں سے آریان ملک کی بیٹی کون سی ہے۔۔؟شہنشاہ نے عفاف کو دبوچے ہی پوچھا۔

عزہ اسکے روبرو آئی۔جیسے اسی کے انتظار میں بیٹھی ہو۔

میں ہوں آریان ملک کی بیٹی عزہ آریان ملک۔وہ بانڈر تھی۔شہنشاہ اسکے لب ولہجے پر پل کو دنگ رہ گیا۔اسے سمجھ نہیں آیا اب وہ کیا جواب دے۔۔یہ لڑکی کیا چیز ہے بھائی۔حان حیرت کی زد میں بولا۔۔سکندر نے ذرا سا مسکرا کر کہا۔آریان ملک کی بیٹی ہے۔۔اب کیا کرنا ہے بھائی۔۔۔۔صبر کرو حان شاید مسئلہ سلجھ جائے کیونکہ ملک ولا والے بھی آچکے ہیں۔سکندر نے وہی کھڑے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کہا۔۔بولو اب کیا چاہیئے تمہیں کیوں یاد کیا تم نے آریان ملک کی بیٹی کو۔عزہ اسکے ہوش اڑا رہی تھی اسنے کبھی نہیں سوچا تھا کوئی لڑکی اتنی بھی بہادر ہو سکتی ہے۔مجھے تو صرف تم چاہیئے ہو ڈارلنگ۔ شہنشاہ سر تا پیر اسے دیکھتا خباثت سے بولا۔۔تو پھر اسے چھوڑ دو۔۔۔عزہ نے روتی عفاف کو دیکھ کر کہا۔یہ وہی جانتی تھی وہ خود پر اس شخص کی غلیظ نظریں اور عفاف کی کلائی پر اس شخص کا ہاتھ کیسے برداشت کر رہی ہے۔۔اسے کیسے چھوڑ دوں اسکی وجہ سے تم قابو میں آئی ہو ورنہ دیکھو تم نے میرے گارڈز کا کیا حشر کیا ہے۔شہنشاہ انہیں دیکھتے بولا۔عزہ ہنس دی۔ایسا حال میں تمہارا کرنے کی بھی خواہش

رکھتی ہوں۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولی۔ ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو اس لڑکی کی جان نکالنے میں دو سیکنڈ لگاؤں گا۔ شہنشاہ غرایا۔ اگر اسے ایک خروچ بھی آئی تو یاد رکھنا میں تمہارے لیے بھیانک تباہی ثابت ہوں گی۔ تمہیں میں چاہیئے ہوں اسے چھوڑو اور مجھے لے جاؤ اپنے ساتھ۔ یوں عورت کا سہارا لیتے خود کو بچانے کی کوشش ختم کرو۔ اسنے نخوت سے کہا۔ شہنشاہ نے ضبط سے اسے دیکھا۔ اسکا یوں دیکھنا سکندر کیسے برداشت کر رہا تھا صرف وہی جانتا تھا۔۔ تم میری ہمت کو اگر چیلنج کر رہی ہو تو بہت غلط کر رہی ہو لڑکی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے دو کراٹے کی کلاسز لے کر اگر تم مرد کا مقابلہ کر سکتی ہو تو تمہاری غلط فہمی ہے۔ اور تمہاری یہ غلط فہمی میں ختم کرنے میں مجھے بہت خوشی ملے گی۔ ابھی یہی اسی وقت۔ شہنشاہ نے کہتے اسکی طرف قدم اٹھائے مگر عفاف کا ہاتھ اسکی گرفت میں تھا۔ سکندر نے پاکٹ سے ہاتھ باہر نکالے شہنشاہ کے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اسکا ضبط کا پیالہ بھی بھر تا جا رہا تھا حان اسکے چہرے پر پھیلے تاثرات دیکھ جھرجھری لے کر رہ گیا۔

عزہ نے نظریں ارگرد ڈورائی۔ عفاف اسکے ارادے بھانپتی ضبط کے دہانے پر تھی۔ مگر عزہ یونہی پیچھے ہو رہی تھی اتنی پیچھے کے وہ دیوار کے ساتھ کھڑی امیمہ اور ایناره کے قریب پہنچ گئی۔

گارڈز بھی پاس ہی کھڑے تھے مگر انتہائی بری حالت میں۔ عزہ نے اینارہ کو اشارہ دیا۔ اینارہ نے امیمہ کو۔ امیمہ نے عفاف کو۔ وہ آنکھوں کو کھیل وہ دونوں انتہائی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔

ہمیں بہت دھیان سے اندر جانا ہو گا ہماری ذرا سی بے دھیانی سب کچھ بگاڑ سکتی ہے۔ آریان کے کہنے پر وہ سب سر ہلا گئے۔

مرسلین طٰہٰ یحییٰ احمر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ نتاشا نے ملائکہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے دلاسہ دیا تھا ابھی وہ کوئی سٹیپ لیتے اندر سے ایکبار پھر عفاف کے چیخنے کی آواز آئی۔ اور اب طٰہٰ جو کے مرسلین کی گرفت میں تھا ایکدم سے پھڑ پھڑایا۔

مزید ہمت نہیں ہے مجھے جانے دے بھائی ورنہ میں آگ لگادوں گا ہر ایک کو۔ خود کو مرسلین کی گرفت سے چھڑواتا وہ جنونی بنا اندر کی طرف بھاگا۔۔۔ شٹ کنٹرول ہم مرسلین۔ آریان چیخا۔ مگر وہ جا چکا تھا وہ سب بھی سب کچھ اللہ پر چھوڑے گن لوڈ کرتے اندر کی طرف بھاگے تھے۔ عفاف نے امیمہ کے اشارے پر شہنشاہ کے کان میں زوردار چیخ ماری تھی وہی اتنی بھیانک چیخ پر شہنشاہ کی گرفت ڈھیلی ہوئی عزہ بھاگ کر امیمہ کے پیچھے چھپی۔ عزہ نے اسکے پیٹ میں لات ماری مگر شہنشاہ نے دور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

لڑکھڑاتے اینارہ کا ماسک جھپٹا تھا۔ اور وہ بے نقاب ہو گئی۔ جہاں شہنشاہ نے اسے پہنچانا وہی سکندر چیخا۔ "کِل ہم رائیٹ ناؤ۔"..... خود کو ہمارے حوالے کر دو شہنشاہ۔ تبھی اس آواز کے ساتھ ہی ایک اور آواز گونجی۔ سکندر حان سمیت شہنشاہ اور وہ چار بھی پلٹی۔

حان کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔ اسنے جلدی سے سموگ بوم وہاں اچھالا۔ دھواں ہر طرف پھیل گیا۔ اینارہ ماسک پر جھپٹی۔ شہنشاہ عزہ پر۔ عزہ شہنشاہ پر۔۔۔ وہی امیمہ اور اینارہ نے گارڈز کو قابو کیا تھا۔ امیمہ نے ہوا میں ہاتھ جھلایا اور گارڈ کی گردن میں مارا اسکی گردن ایک طرف لڑکھ گئی اور وہ ایک طرف گر پڑا۔ ایک اور گارڈ آیا۔ اسنے امیمہ کا بازو پکڑا اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے امیمہ نے ایسے چکر کھایا کہ اس کی بازو میں سے کھٹک کی دوبار آواز آئی اسکی بھی چیخیں گونج اٹھی۔ اینارہ نے گارڈ کی گردن ایک ہی لمحے میں مڑوڑ دی دوسرے کے سر پر اپنی گن مارے اسنے زمین بوس کر دیا تھا۔ عزہ نے شہنشاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے خود کو اوپر جھلایا ساتھ ہی ٹانگ اسکے پیٹ پر رکھے مزید اوپر ہوئی اور ہوا میں قلابازی کھاتے اسنے دونوں ہاتھوں کا مکا بنائے شہنشاہ کے سر میں اتنی زور سے مارا وہ لڑکھڑاتا پیچھے ہوا اسنے فوراً گن نکالی۔ دھواں چھٹ گیا تھا ملک ولا کے تمام افراد خاص کر یحییٰ پورا منہ کھولے وہ منظر پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

عزہ نے جیسے ہی نظر ایک بار پھر پھیری۔ اسے اریان کا چہرا نظر آیا اسکے پیچھے اسے سکندر نظر آیا۔ وہ حیران ہوئی۔ بس اسی لمحے شہنشاہ نے گن نکالے اس پر تانی تھی۔ ملک ولا کے تمام لوگوں کے دل وہ ،ں ظر دیکھ دھک رہ گئے۔ چھوڑ دو میری بیٹی کو۔ آریان نے ایک قدم بڑھایا پیچھے سکندر کا بھی قدم اٹھا تھا۔ مگر وہ رک گیا۔ سکندر اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

اگر میں مروں گا تو یہ لڑکی بھی مرے گئی میرے ساتھ۔ شہنشاہ چیخا۔ مگر وہ شاطر کھلاڑی گم سم کھڑی تھی نا جانے ایسا کیا اسنے سکندر کی آنکھوں میں دیکھ لیا تھا۔ کہ اسے کوئی ہوش ہی نہیں رہا تھا۔۔ اٹیک ہِم عزہ۔ اینارہ چیخی۔ عزہ جیسے ہوش میں آئی۔ اسکی نظریں ہنوز سکندر پر تھیں اسنے سر اثبات میں ہلایا عزہ کو لگا وہ کہیں بہت پیچھے چلی گئی ہے۔ اسنے شہنشاہ کی طرف دیکھا جو اسکا سہارا لیا باہر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

عزہ نے ایک ہاتھ گھمایا اور اسکے گن والے پر ہاتھ پر رکھتے ایک ٹانگ اسکی ٹانگ میں پھنسائی۔ شہنشاہ کا ہاتھ مڑا گن گر گئی۔ وہ نیچے گر گیا۔ شوٹ ہم۔ وہ پھر چیخی۔ عزہ نے ویسٹ سے گن نکالی اور سکندر کی طرف دیکھا جہاں وہ نہیں تھا پھر اسنے گولی چلائی پہلی بار۔۔۔ وہ تیز آواز جو آج تک اسنے صرف سنی تھی آج اس آواز کو اتنی نزدیکی سے سنتے اسکے ہاتھ پل کو کانپے تھے۔ اسنے صرف ایک گولی چلائی اور

پھر دھواں پھیل گیا۔سب اندھا دھند بھاگنے لگے۔مگر عزہ وہی کھڑی تھی۔وہ قریب آیا۔انتہائی قریب وہ تب بھی کھڑی رہی وہ مزید پاس آیا اور رکا۔اسنے اپنی نیلی آنکھوں سے اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھا۔عزہ نے ہاتھ اٹھایا۔"میں یہاں تمہاری حفاظت کیلئے ہوں۔"وہ جملہ اسے ساکت کر گیا۔وہ ہل نہیں پا رہی تھی اسے لگا اسکے قدم وہی جم گئے ہیں آنکھیں پتھر ہو گئی ہیں۔سکندر ذرا سا مسکرایا۔اور اسنے ہاتھ کا رخ نیچے کی جانب کیا اور پھر ایک ساتھ تین گولیاں چلنے کی آواز آئی۔عزہ تب بھی ہوش گنوائے کھڑی تھی اور وہ اسکی نظروں میں جھانکتے شہنشاہ کو ابدی نیند سلائے اسکی نظروں کے سامنے ہاتھ اٹھائے خود غائب ہو گیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سب کچھ کلئیر ہو چکا تھا کاٹیج میں پھیلا دھواں بھی ختم ہو گیا مگر سب اپنی اپنی جگہ ساکت کھڑے تھے ملک ولا والے شہنشاہ کی موجودگی اور ان بہادر لڑکیوں کی بہادری پر دنگ کھڑے تھے جبکہ وہ تینوں یہ سوچ کر ساکت کھڑی تھی آج یہ ہوا کیا انکے ساتھ۔تبھی اریان آگے بڑھا۔اسنے ساکت کھڑی عزہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔عزہ چونک کر سنبھلی۔دل و دماغ گزری سوچوں سے آزاد ہوا اسنے بے ساختہ نظر

اٹھا کر آریان کے پیچھے والے کمرے کی اوٹ میں دیکھنا چاہا۔وہاں کوئی ہے کیا پرنسیس...؟ اریان نے جتنی نرمی سے پوچھا عزہ نے گردن نفی میں ہلائی۔

آپ ٹھیک ہو اور یہ سب... اس اگلے سوال پر سویا دماغ آخر بیدار ہوا تو عزہ نے آنکھیں اٹھا کر آریان کو دیکھا اور پھر ارگرد دیکھتی بھاگتی پیچھے کھڑی امیمہ اور عفاف کے گلے لگی۔۔تم دونوں ٹھیک ہو۔انکے چہرے گردن اور ہاتھوں پر ہاتھ لگاتے عزہ جس انداز میں پوچھ رہی تھی ان سب کو ہی اس پر رشک آیا تھا۔

آپی ہم ٹھیک ہیں۔"بس آپ ان سب کے غصے سے بچا لیجئے گا۔"

امیمہ کے بولنے کے بعد ہی عفاف نے بھی اسکے کان میں سرگوشی کی۔جسے سب ہی سن چکے تھے اور مسکرا دیئے۔مگر طٰہٰ سرخ آنکھوں سے بس اسے دیکھے جا رہا تھا۔آپ سب میری بات سنیں۔دل اور عفاف میرے کہنے پر میرے ساتھ آئی تھیں۔آپ میں سے کوئی بھی انہیں کچھ نہیں کہے گا۔اگر کسی کو ڈانٹنا ہے تو مجھے ڈانٹ لیں۔عزہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔آریان جانتا تھا اسکی ساری بہادری اب بس ختم ہو چکی ہے۔اسلئے آگے بڑھتے اسنے عزہ کو اپنے مضبوط حصار میں لے لیا۔اور عزہ اسکے

حصار میں آتی رو پڑی۔ وہی دوسری طرف امیمہ فیصل کی کھلی باہوں کو دیکھتی اسکی طرف آئی تھی۔ آئی ایم سوری ڈیڈ۔ میں بنا بتائے چلی گئی۔ امیمہ فیصل کے کندھے سے لگی اتنی معصومیت سے بولی حمزہ اسکی معصومیت پر صدقے واری ہوا تھا۔ خبر دار فیصل اگر تم نے میری بیٹی کو ڈانٹا بھی تو۔ فیصل نے کچھ کہنے کیلئے لب کھولے ہی تھے حمزہ امیمہ کو حصار میں لیتا بول پڑا۔۔ مجھے اپنی بیٹی پر فخر ہے حمزہ مجھے خوشی ہوئی یہ دیکھ کر وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے۔ مگر پھر بھی آج کے بعد یہ قدم دوبارہ نہیں اٹھانا۔ حمزہ بھی فوراً بولا۔ امیمہ مرسلین کی طرف بڑھی۔ اسکے حصار میں آتے امیمہ کو لگا وہ ہر تکلیف اور دشمنوں سے کوسوں دور آگئی ہے۔۔ ڈیڈ مما ہم ٹھیک ہیں تو آپی رو کیوں رہی ہیں۔؟ نتاشا کے حصار میں کھڑی عفاف معصومیت سے بولی۔۔ یہاں آؤ گڑیا۔ مرسلین نے امیمہ کے گرد بازو رکھے عفاف کو پاس بلایا۔ "بھائی میرا نام عفاف ہے گڑیا تو طوبیٰ آنی ہیں۔" عفاف اسکے حصار میں آئی آنکھیں پٹپٹا کر کہتی ان سب کو ہنسنے پر مجبور کر گئی۔ میری پرنسیس بہت کیوٹ ہے نا اسلئے میں گڑیا کہتا ہوں۔ مرسلین اسکے سر پر ہاتھ رکھے انتہائی محبت سے بولا تھا۔ اور آپکی عزہ آپی جتنی بہادر نظر آتی ہیں اتنی ہی حساس بھی ہیں آپ تینوں کیلئے۔ وہ رو نہیں رہی وہ جو خوف تھا آپ لوگوں کو کھونے کا وہ اسکے اثر کو رو کر زائل کر رہی ہے۔۔ نہیں میری عزہ آپی بہت بہادر ہیں۔ مرسلین کے بولتے ہی عفاف خفگی سے بولی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہاں ہاں وہ بہت بہادر ہے گڑیا آپ منہ نہیں بناؤ۔ امیمہ اسے دیکھتے پیچھے مڑی۔ مرسلین اور طٰہٰ عزہ کی طرف آئے۔ پرنسیسز۔۔۔ دونوں یک زبان بولے۔ عزہ نے نظر اٹھا کے مرسلین اور طٰہٰ کی طرف دیکھا۔ اور طٰہٰ کے بڑھائے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی کندھے پر سر رکھے نم آنکھوں سے مرسلین کو دیکھتی بولی۔ آپ ناراض ہیں مجھ سے...؟۔۔ نہیں کوئی بھی ناراض نہیں ہے پرنسیسز۔ رونا بند کرو چلو بلکل بھی اچھی نہیں لگتی۔ مرسلین مسکراتا اسکے سر پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا تو طٰہٰ اسکے آنسو پونچھ رہا تھا اس میں تو ملک ولا والوں کی جان بستی تھی۔ آریان حمزہ فیصل وقاص اور ملائکہ انکا پیار دیکھ مسکرا دیئے تھے۔۔۔ بس بس یہ ایموشنل سین بند کرو مجھے تو نیند آنے لگ گئی ہے۔۔ نتاشا امیمہ کو پاس کھڑا کرتی عزہ کو گھور کر بولی۔۔۔ کیوں آپی آپ جیلیس ہو رہی ہیں۔ اسنے مرسلین کو دیکھتے کہا تو سب ہنس دیئے اور وہ دونوں ہی گڑبڑائے تھے۔۔ آپ اس طوفان کو ساتھ نہیں لائے کیا..؟ عزہ نے پہلے ارگرد دیکھا پھر آریان اور مرسلین کو دیکھتے پوچھا۔ ابھی تو یہی تھا۔ طٰہٰ نے بھی گردن موڑتے کہا۔ اور وہ احمر بھی نظر نہیں آرہا۔ وقاص بھی بولا تھا۔ کچن سے آتی آوازوں پر سب کے کان اٹھے تھے تبھی ان سب نے کچن کی طرف رخ بڑھایا۔ جہاں یحییٰ اور احمر بکھرے کچن میں شیلف پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ وہ دونوں اپنی دنیا میں مگن تھے تبھی کچن کے دہانے پر ان سب کو کھڑا دیکھ وہ دونوں ہی شیلف سے اچھل

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کر نیچے اترے۔مجھے یحییٰ لے کر آیا تھا۔احمر نے آریان کو دیکھتے کہا۔ایسے تو نہیں دیکھے بڑے پاپا۔یحییٰ پلیٹ رکھتے جتنی معصومیت سے بولا وہ سب عش عش کر اٹھے۔۔آپ لوگوں کی پرنسیسز کو ڈھونڈنے کے چکر میں ہم بیچارے صبح سے بھوکے ہی مارے گئے تھے۔بس بس تمہیں ہماری جتنی فکر ہے نا ہمیں پتہ ہے۔۔ایسی بات نا کرو بلیک روز صبح سے پاگلوں کی طرح مارے مارے پھر رہے ہیں ہم سب اور تمہیں کوئی قدر ہی نہیں ہے۔۔تمہیں بھی نہیں ہے قدر یحییٰ۔۔۔عزہ نے بات کا رخ کہیں اور کیا تھا۔وہاں مزید جنگ چھڑتی اور کسی کا موڈ خراب ہوتا تناشا بول اٹھی۔ہمیں اب واپس چلنا چاہئیے رات بہت ہو گئی ہے۔۔جہاں وہ بولی وہی یحییٰ سب سے پہلے وہاں سے نکلا تھا وہ باہر آیا جہاں امیمہ کسی لڑکی کے ساتھ کھڑی تھی۔۔یہ لڑکی کون ہے.؟وہ قریب آ کے پوچھنے لگا۔

مگر امیمہ خاموش کھڑی رہی۔تبھی آریان اور باقی سب باہر آئے اور تب فیصل کے پوچھنے پر انہوں نے الف تا یے ساری بات انکے گوش گزار کر دی مگر اس دوران احمر کی کھا جانے والی نظریں ایناره کی طرف تھی۔وہ سب وہاں سے نکلے اور رات کے بارہ بجے ولا واپس پہنچے تھے جہاں زارا طوبیٰ اور حیام انکے انتظار میں پل پل گن رہی تھیں۔ان تینوں نے ان سے بھی معافی مانگی تھی سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا رات کے دو بجنے والے تھے وہ سب ابھی بھی لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے

تھے۔۔احمر اور ایناره واپس جا چکے تھے انکا ٹکراؤ نہیں ہوا تھا۔عفاف نیند کا کہہ کر اپنے کمرے کیلئے اٹھی۔۔تھوڑی دیر بعد ہی طٰہٰ بھی تھکان کا کہتا کمرے کی طرف چلا گیا۔حیام کی نظریں بار بار آریان کی طرف اٹھ رہی تھیں جو لاتعلق بنا بیٹھا تھا تبھی یحییٰ نے عزہ کو مخاطب کیا۔ویسے بلیک روز تم لوگ گئی کیوں تھی وہاں میرا مطلب ہے کہ ہمیں بتا سکتی تھی سب ساتھ جا سکتے تھے بڑے پاپا، گارڈز۔۔۔یحییٰ کے جملے پر سب نے عزہ کی طرف دیکھا۔

اس سوال کا جواب مجھے بھی چاہئیے..؟"اور مجھے بھی۔"

نتاشا اور مرسلین بھی بول اٹھے۔عزہ نے آریان اور حیام کی طرف دیکھا۔پھر نظریں جھکا لیں۔میں تنگ آ گئی ہوں اس ماحول سے، ان بے وقت پیچھے پڑے رہنے والے دشمنوں سے، گارڈز، بودی گارڈ یہ سب مجھے مینٹلی لو فیل کرانے لگے ہیں۔عزہ کا لہجہ ہنوز نرم تھا وہ کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی۔مگر دوسری طرف آریان نے بے یقین نظر ملائکہ وقاص حمزہ اور فیصل کی طرف اٹھائی۔جو سر جھکا گئے جیسے اس سب میں انکی کوئی غلطی ہو۔مگر جو بھی تھا جیسا بھی تھا وہ ان کا کام نہیں فرض تھا جو انہیں ہر حال میں پورا کرنا تھا مگر اس سب میں وہ یہ بھول گئے تھے انکے بچے بہادر سہی مگر وہ بھی عام بچوں جیسی زندگی ڈیزرو کرتے ہیں۔نتاشا اور مرسلین نے بے ساختہ ایک دوسرے کی طرف نظر

اٹھائی۔ یحییٰ نے امیمہ کی طرف دیکھا۔ جو فوراً سے پہلے رخ موڑ گئی۔ کچھ دیر مزید وہاں بیٹھنے کے بعد وہ سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ گیلے بال سکھا کر بیڈ کی طرف آئی مگر اگلے ہی لمحے طٰہٰ کو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے دیکھ عفاف کے پیروں تلے سے جیسے زمین نکلی تھی وہ چیخ مارتی اس سے پہلے طٰہٰ نے اسکے منہ پر ہلکا سا ہاتھ رکھا۔۔ اگر تمہاری ذرا سی بھی آواز نکلی تو میں تمہارا بھیجا اڑا دوں گا۔ دو قدم پیچھے ہٹتے اسنے انتہائی بے رخی سے کہا۔ عفاف نے آنکھیں پھیلائے پہلے اسے پھر کھلے دروازے کی طرف دیکھا اسنے جیسے ہی بھاگنا چاہا طٰہٰ اسکے راستے میں حائل ہوا۔۔ آپ کیوں رات کے اس وقت جن کی طرح میرے کمرے میں آ کے مجھے ڈرا رہے ہیں۔ عفاف کی آواز میں نمی گھلی۔۔ طٰہٰ کی سرخ انگارہ بنی نظریں اسکے اوسان خطا کر رہی تھیں۔۔ تم کس کی اجازت سے ملک ولا سے باہر نکلی تھی۔ جواباً طٰہٰ نے اسکی بازو دبوچے کرخت لہجے میں سوال کیا۔ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو مجھے بتاؤ کون زمہ دار ہوتا۔ میرا کیا ہوتا تم صرف اپنا کیوں سوچتی ہو میرے بارے میں کیوں نہیں سوچتی۔ کیا میں کوئی امپورٹنس نہیں رکھتا تمہاری لائف میں کہ تم مجھے صرف اتنی ہی خبر دے دو کہ تم جا کہاں رہی ہو۔۔ مجھے عزہ آپی نے منع کیا تھا۔

عفاف ڈھیٹائی سے بولی۔ وہ شاید اسکی بے بسی سے لطف اٹھا رہی تھی جو اس وقت طٰہٰ کی نظروں میں ہی نہیں لہجے میں بھی صاف جھلک رہی تھی۔ آج کے بعد تم ملک ولا سے باہر نہیں جاؤ گئی میں کل ہی گارڈ سے کہہ دوں گا تم کہیں بھی جانے سے پہلے مجھ سے اجازت لو گئی اور پھر جاؤ گئی ورنہ تمہیں گارڈ باہر جانے نہیں دے گا۔ طٰہٰ اسکا بدلہ رویہ دیکھ بس اتنا ہی کہہ سکا ورنہ جو طوفان ابھی اسکے اندر مچا ہوا تھا وہ عفاف کی سوچ سے بھی زیادہ بھیانک تھا۔ اسکے فیصلے پر عفاف نے گردن موڑ کے اسے دیکھا۔ آپ کی بیوی ضرور بننے والی ہوں مگر اسکا مطلب یہ نہیں۔ کہ آپ کہیں گئیں سانس لو تو میں سانس لوں گئ ورنہ نہیں لوں گئ۔ وہ تیز لہجے میں بولتی گئ یہ سوچے بغیر سامنے والے پر کیا گزرے گئ۔ طٰہٰ اسکی ٹون پر حیرت میں مبتلا قدم پیچھے لے گیا اور صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھا۔ عفاف نے عجیب نظروں سے اسکے جھکے سر کو دیکھا نظر سر سے پھسلتی اسکے چہرے پر رکھے ہاتھوں سے ہوتی جوتوں پر رک گئ۔ جہاں فرش پر قطرہ نما کچھ گر رہا تھا۔ اسے لمحہ لگا سمجھنے میں... وہ آنسو تھے۔ طٰہٰ میر رو رہا تھا۔ "جلاد بھی روتے ہیں وہ سوچ کے رہ گئ۔" وہ جو کب سے اندر ہی اندر ضبط کر رہا تھا اس لڑکی نے اسکی ہمت توڑ دی تھی اور وہ رو دیا تھا صرف اسے کھونے کے ڈر سے۔ اسکی سسکیاں سنے عفاف کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔

وہ دھیمے قدم اٹھاتی اسکے پاس پہنچی اور طٰہٰ کے قریب گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی۔۔میں تو صرف آپ سے آپ جیسے بات کر رہی تھی جیسے آپ مجھ پر رعب جھاڑتے ہیں غصہ کرتے ہیں۔میں تو نہیں روتی پھر آپ کیوں رو رہے ہیں۔اسکے رونے سے تنگ آتی عفاف پٹر پٹر بولی تھی طٰہٰ نے سرخ نظریں اٹھا کے سامنے بیٹھی لڑکی کو بغور دیکھا نیلے رنگ کے گھٹنوں تک آتے فراک میں وہ گیلے الجھے بالوں کو ہاتھ کی مدد سے پیچھے کرتی آنکھوں میں الجھن لیے اس سے سوال کرتی اسے کوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔۔بے ساختہ اسنے اسکے کندھوں کو تھامے اٹھایا اور اسے صوفے پر بٹھائے خود گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھ گیا۔عفاف کو اپنا مقام اسکی نظروں میں کہیں بہت اونچی جگہ پر محسوس ہوا تھا وہاں جہاں اسکے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔جہاں رہنے کا حق طٰہٰ میر نے صرف عفاف رضا کو دیا تھا۔۔میں تمہیں کیسے سمجھاؤں یہ دنیا ویسی نہیں ہے جیسی نظر آتی ہے۔تم بہت معصوم ہو عفاف۔اسکے نرم شدت بھرے لہجے پر عفاف کے دل کو کچھ ہوا۔تم سوچ بھی نہیں سکتی میں ان چار گھٹنوں میں چار سو مرتبہ مرا ہوں صرف یہ سوچ کر کے اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو۔۔۔آنسو مسلسل اسکی آنکھوں سے گر رہے تھے وہ اتنا کمزور تو نہیں تھا عفاف اسے پہلی بار اتنا کمزور دیکھ رہی تھی وہ تو اسے ایسی حالت میں دیکھ ہی پہلی بار رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ طٰہٰ میر کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتی ہے۔

عفاف نے بے ساختہ ہاتھ بڑھایا اور بولتے طٰہٰ کو چپ لگ گئی۔ اسنے ہاتھ بڑھاتے طٰہٰ کی تھوڑی سے گرتے آنسو کو اپنی مٹھی میں قید کیا وہ بنا پلکیں جھپکائیں اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا۔

آپ روتے ہوئے بلکل اچھے نہیں لگتے۔ وہ بے دھیانی میں بول گئی۔

طٰہٰ مسکرا دیا۔ تو کیا غصہ کرتے اچھا لگتا ہوں.؟۔ عفاف اسکے سوال پر جیسے ہوش میں آئی فوراً سے دور ہوئی۔ نہی... نہیں... مم.. میرا... مطلب پتہ نہیں۔... مم.. میں.. نہیں جاؤں گئی کہیں بھی آپ پلیز زجائیں یہاں سے۔ اسکی لو دیتی نظروں کی تپش سے بچنے کیلئے عفاف کو اسکی بات ماننا ہی معقول لگا۔ طٰہٰ اسکے چہرے سے نظریں ہٹائے وہاں سے اٹھا۔۔ ڈیٹس لائیک مائے کیوٹ لٹل برائیڈ۔ اسکی طرف مسکراہٹ اچھالے طٰہٰ کمرے سے نکل گیا تاکہ وہ بھی ایزی ہو سکے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کالا گھٹاٹاپ اندھیرا ہر سو پھیلا تھا آس پاس ہو کا عالم تھا ہر طرف اندھیرے کا بسیرا تھا ایسے میں اس کالی رات میں وہ بڑی ملک حویلی اس اندھیرے کو روشن کرنے کا باعث بنی تھی ہر طرف آگ پھیلی ہوئی تھی ملک حویلی چاروں اطراف سے آگ کی لپیٹوں میں تھی باہر موجود گارڈز آگ کو بجھانے کی تگ و دو میں نظر آرہے تھے ایسے میں ملک حویلی کا اندرونی منظر مزید ڈراؤنا نظر آتا تھا پندرہ سالہ

مرسلین دس سالہ بے ہوش امیمہ کو سینے سے لگائے باہر نکلنے کی کوششوں میں مصروف تھا وہی دوسری طرف حمزہ اور زارا یحییٰ اور طٰہٰ کو سنبھالے کوششوں میں مصروف نظر آئے تھے فیصل طوبیٰ کو لیے بیک ڈور کی طرف بڑھا تھا جسے لات مار کے کھولتے اسنے ان سب کو باہر نکال دیا پھر خود آسیہ بیگم کے کمرے کی طرف بھاگا تھا حمزہ عون صاحب اور سمیرا بیگم کے کمرے کی طرف لپکا تھا سب باہر آچکے تھے سوائے اریان حیام اور عزہ کے۔ حمزہ اور فیصل پھر سے اس آگ میں کود ے تھے اور اوپری منزل کی طرف بھاگے۔ جہاں سے حیام اور عزہ کے چیخنے کی آوازیں آرہی تھی اریان اپنی کوشش کے باوجود بھی عزہ کے کمرے کا دروازا نہیں کھول پارہا تھا۔

باقی حویلی کی نسبت اس کمرے کو آگ نے جیسے اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔ اندر سے آوازیں آنا بند ہو گئی تھی۔ آریان آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے ابھی بھی سر توڑ کوشش کر رہا تھا حیام روتے نڈھال ہوئی تھی۔ فیصل روتی بلکتی حیام کو باہر لے گیا تھا حویلی کے پلرز ایک ایک کر گر رہے تھے جو کسی بھیانک اور ڈراؤنی فلم کا منظر بیان کرتے تھے باہر سے سب کی چیخوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ عزہ کا کمرا جھلس چکا تھا ملک حویلی کی چھت گرتی اس سے پہلے حمزہ آریان کو گھسیٹتا باہر لایا تھا۔

نہی۔۔ نہیں مجھے چھوڑو حمزہ میری بیٹی اندر ہے مجھے جانے دو وہ مجھے پکار رہی ہے۔ آریان کو قابو کرنا انکے بس سے باہر ہو رہا تھا زارا طوبیٰ اور حیام کی آہ و پکار آسمان کو چھو رہی تھی۔ بیٹھے بٹھائے یہ کیسا روگ لگ گیا تھا انہیں۔ ظلم کی حد ہوئی تھی۔ تبھی اس پرپل کمرے کی کھڑکی کسی نے لات مار کے کھولی تھی عزہ جو کارپٹ پر بے ہوش پڑی تھی اندر آتے شخص نے اس کے اوپر سے وہ آگ میں لپٹا ڈوپٹہ ہٹایا تھا پھر اسے باہوں میں بھرے وہ ویسے ہی حویلی کے گارڈن میں اتر آیا تھا۔ عزہ ابھی بھی اسکی باہوں میں بے ہوش تھی۔ وہ بلا کی حسین تھی مقابل کی نیلی آنکھوں میں چمک ابھری۔ خود کو ہوا میں محسوس کرتے عزہ نے آنکھیں کھول دی۔ ان نیلی آنکھوں کو خود کو تکتا پا کر وہ دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی مقابل نے دھیرے دھیرے سے اسے نرم گھاس پر بٹھایا عزہ نے اسکی شرٹ جکڑی جس سے اس اندھیرے میں اسنے عجیب چیز دیکھی تھی۔ڈ...ڈیول... اسکے لب ہلے۔ ان نیلی آنکھوں میں مزید چمک ابھری۔ "میں یہاں تمہاری حفاظت کیلئے ہوں۔" وہ جملہ کہتے اسنے عزہ کی آنکھوں کے سامنے اپنا ہاتھ کیا پھر اسے ہوا میں لہرایا اور غائب ہو گیا۔

عزہ اس اندھیرے میں اسے ڈھونڈتی رہ گئی۔ ہوش میں تب آئی جب دوسری طرف سے اسے رونے کی آوازیں سنائی دی۔ وہ بھاگ کر اس سائیڈ گئی۔ اپنے ماں باپ کو روتے دیکھ اسکی جان اٹکی تھی اسنے

آریان کی طرف دیکھا جسے حمزہ حویلی میں جانے سے روک رہا تھا پھر اسنے نظر اٹھائی وہ دراز حویلی ہر طرف سے آگ کی لپیٹ میں تھی جیسے وہ آگ اسے خود میں سمانے کی سعی کیے بیٹھی ہو۔ڈیڈ... اسکے لب ہلے پھر زوردار چیخ ابھری۔ آریان جو حویلی کی طرف بھاگا تھا اس سمیت ملک حویلی والے یکے بعد دیگرے پلٹے۔وہاں عزہ کو سہی سلامت پا کر انکی جان میں جیسے جان آئی تھی۔ تبھی آریان عزہ کی طرف بھاگا ابھی اسنے دو قدم اٹھائے تھے۔وہ دراز حویلی اپنے پورے حجم سمیت روح لرزاتی اور دل چیرتی آواز کے ساتھ زمین بوس ہو گئی۔جو جہاں تھا وہی رہ گیا۔عزہ کے منہ سے آخری پکار ڈیڈ کی نکلی تھی۔اور وہ اٹھ بیٹھی۔اسنے ہاتھ مار کر لیمپ آن کیا۔اسکا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔وہ لمبے گہرے سانس بھر رہی تھی ٹائم دیکھا صبح ہو چکی تھی نا جانے کتنی صبح ہو چکی تھیں مگر وہ ایک رات پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔اسنے کمفرٹر اتارا۔واک کرنے لگی۔خود کو کمپوز کیا۔"میں یہاں تمہاری حفاظت کیلئے ہوں."جملہ بارہا دفعہ ذہن میں گردش کرنے لگا۔اسنے ذہن جھٹکا خود کو نفی کیا۔خیالوں کو جھٹلایا۔مگر ہوا وہی جو قسمت میں تھا اسنے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا۔تو آخر تم دس سال بعد پاکستان آ ہی گئے بلیک ڈیول۔تو عزہ آریان ملک نے قبول کر لیا تھا وہی ڈیول تھا اسکا ڈیول جسے وہ دس سال سے ڈھونڈ رہی تھی جسکے انتظار میں اسنے دس سال نہیں دس صدیاں گزار دی تھیں۔

اسنے موبائل اٹھایا مگر وہاں پہلے سے ہی تین میسجز شو ہو رہے تھے اسنے میسج اوپن کیے۔"جانتا ہوں تم حقیقت جان چکی ہو۔"

"ہاں میں واپس آ گیا ہوں مگر تم نے مجھے پہچاننے میں دیر کر دی۔۔۔"ایک دن آئے گا جب تمہارا سایہ بھی تم سے دور ہو جائے گا۔پھر تم تپتی دھوپ میں بھی کھڑی رہو گئی تب بھی تم اسے واپس نہیں ڈھونڈ پاؤ گئی۔وہ آخری میسج تھا جو اسے رات دو بج کر بائیس منٹ پر ریسیو ہوا تھا۔۔"کیا گیارہ سال کم تھے اس بلی چوہے کے کھیل کو.؟"اسنے سکرین کو دیکھتے ہوئے تاسف سے سوچا۔۔مگر اس بار نہیں ڈیول۔اس بار عزہ آریان ملک اپنے سمیت تمہیں بھی تپتی دھوپ میں لا کر کھڑا کرے گئ۔اور تم خود آؤ گئے۔وہ پر عزم لہجے میں بولی۔بالوں کا جوڑا بنایا اور ایک نئ فرمائش لیے وہ آریان کے کمرے کی طرف گئ تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آپ یہاں اکیلے اکیلے بیٹھے کیوں مسکرا رہے ہیں.؟وہ جو صبح صبح لان میں واک کر کے وہی رکھے بنچ پر بیٹھ گیا تھا اپنے پیچھے سے طٰہٰ کی آواز سن کر بد مزہ سا ہوتا اسکی طرف مڑا۔

سارے میرے تصورات کی ایسی کی تیسی کر دی تو نے کمینے۔

مرسلین نے اسکی گردن دبوچ کر کہا تو طٰہٰ تو اسکا بدلا مزاج دیکھ دنگ رہ گیا۔۔ کہیں بخاو خار تو نہیں چڑ گیا آپکے دماغ پر۔ کون سے تصورات ہاں... طٰہٰ نے سامنے آتے پریشانی سے استفار کیا۔

بخار نہیں چڑھا سر پر طٰہٰ۔۔۔ مرسلین نے گہری سانس کھینچتے کہا۔ اس لڑکی کا سرور سر پر چڑھ کر بول رہا ہے۔ جادو گرنی ہے وہ... آخر مجھے پھنسا ہی لیا اسنے اپنے عشق کے جال میں۔ اسنے سانس ہوا کے سپرد کرتے جتنی بیچارگی سے کہا طٰہٰ کو اتنی مشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرنے میں ہو رہی تھی۔۔ ایک نمبر کی چڑیل ہے جادو گرنی کہیں کی۔ مرسلین کہتے کہتے رک گیا۔

یار مجھے سکون نہیں مل رہا مجھے اسے دیکھنا ہے۔ ابھی دیکھنا ہے۔ وہ بے بسی سے کہتا اٹھا ہی تھا طٰہٰ پیٹ پر ہاتھ رکھے گھاس پر گرا اور ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوا تھا۔ مرسلین جھنبپ سا گیا۔

اٹھ جا کمینے ایسا بھی جوک نہیں سنایا میں نے۔ مرسلین دانت پیستا اسے ٹھوکر مار کر بولا۔ دفع ہو تجھ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ اسے ویسے ہی ہنستے دیکھ مرسلین جاتا طٰہٰ جیسے تیسے خود پر کنٹرول کیے اٹھا اور اسکے سامنے آیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اچھا میرے پاس ایک پلان ہے۔ سنیں گئے۔ہاں سنا۔وہ فوراً بولا۔....ویسے مجھے یقین ابھی بھی نہیں آرہا کہ اس جادوگرنی نے آپکو اپنے جال میں پھنسالیا ہے۔ آخر اتنی سر توڑ کوشوں کے بعد۔ مرسلین کا کوئی موڈ نہیں تھا اسکے قہقہے سننے کا۔ اسلئے وہ اندر جانے لگا۔ مگر اس سے پہلے ہی طٰہٰ اس تک پہنچا اور اپنا آئیڈیا سنایا۔ تیرا آئیڈیا کمال ہے کمینے۔ مرسلین اسے گلے لگاتے بولا۔

اب کمینا تو نا کہیں۔وہ منہ بنا کر بولا۔وہ کوئی مزید بات کرتے مرسلین کا موبائل بجا اور اسنے نمبر دیکھ کے کال اٹھائی۔ چہرے پر چھائی ساری خوشی ہوا ہوئی تھی۔ اور اسنے کچھ بھی کہے بغیر کال کٹ کر دی۔ طٰہٰ نے اسکی طرف دیکھا۔ کس کی کال تھی بھائی۔ بہادر خان کی..؟ اسکے چہرے پر رقم سرد تاثرات اور غصہ دیکھ طٰہٰ کو پہلا خیال اسی شخص کا آیا تھا۔۔مجھے مارنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ مرسلین نے استہزائیہ کہا۔ تو اب کیا کرے گئے آپ۔۔ طٰہٰ نے پریشانی سے دریافت کیا۔ دو دن بعد کورٹ کی ہیئرنگ ہے طٰہٰ اور میں صرف جاؤں گا نہیں بلکہ جیت کر بھی آؤں گا۔ مرسلین نے پختہ لہجے میں کہا اور اندر کی طرف چل دیا۔ پیچھے طٰہٰ نے نتاشا کا نمبر ملایا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ دونوں کینٹین میں بیٹھے تھے تبھی ارسل اسکے پاس آ کے بیٹھا۔تو نے بات کی گڑیا سے..؟....سلام دعا بھی کوئی چیز ہوتی ہے جانی تو بھی صحیح میرے گھر والوں کی طرح اسکی فکر میں گھلا جا رہا ہے۔یحییٰ نے ذرا غیر سنجیدگی سے کہا۔

بکواس بند کر کمینے تجھے پتہ ہے وہ شخص کیسا ہے پھر بھی تو اتنے آرام سے کیسے بیٹھا ہے۔ارسل بھڑک اٹھا۔۔تو اور کیا کروں بات کر کے دیکھ چکا ہوں وہ نہیں سنتی میری کوئی بھی بات تو اب تو کیا چاہتا ہے اسکے پاؤں میں گر جاؤ اور گڑگڑاوں کے خدا کا واسطہ مت کرو شادی اس انسان سے۔یحییٰ بغیر جگہ کا خیال کیے چنگھاڑا۔ارسل کو غصہ کرنا مہنگا پڑ گیا۔یہی۔۔۔یہی تیرا جو غصہ ہے اسے کنٹرول کرنا تو سیکھ لے اگر تو کچھ بگڑے ہی نہیں۔باخدا میرا غصہ قابو میں ہی ہے۔اگر نا ہوتا تو اب تک میں اس شخص کے ساتھ اسے بھی آگ لگا چکا ہوتا۔جو خوامخواہ ایک بغیرت سے شادی کرنے پر تلی ہوئی ہے۔یحییٰ نے سنو نہیں کہا تھا ارسل کو اس میں بہت کچھ بدلا ہوا نظر آیا۔۔یحییٰ ادھر دیکھ میری طرف۔ارسل نے جیسے کہا۔یحییٰ نے منہ پھیر لیا۔ادھر دیکھ کمینے مجھے بتا رات کہاں گزار کے آیا ہے؟اسکا گریبان پکڑے ارسل چیخ پڑا۔

جہاں کا تو سوچ رہا ہے بلکل وہی گزار کر آیا ہوں۔ اور پی کر بھی آیا تھا بس نشہ اتر گیا۔ وہ ڈھیٹائی کا مظاہرہ کرتے بولا تو ارسل نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔ اور حیرت تب ہوئی جب یحییٰ چہرے پر ہاتھ رکھے اونچے اونچے قہقہے لگانے لگا۔ آس پاس موجود لوگ حیرت کا شکار ہوئے انہیں دیکھ رہے تھے ارسل اسکی حالت کے زیرِ اثر اسے لئے لیب میں آیا تھا۔ اب وہ ہنس نہیں رہا تھا صرف خاموش تھا ارسل لیب کا دروازہ بند کرتے اسکی جانب مڑا اور جونہی وہ مڑا یحییٰ اسکے سینے سے لگا رو پڑا۔ ارسل نے اسے رونے دیا۔ اور جب وہ خاموش ہوا تو بولا۔ تجھے ڈرنک کرنے سے ڈاکٹر نے منع کیا تھا یحییٰ مت کر ایسا مر جائے گا تو۔ ارسل کی آواز میں نمی گھل گئی۔ مجھ جیسے ڈھیٹ اتنی آسانی سے نہیں مرتے جانی۔ ابھی تک صرف وہ مجھ سے نفرت کے دعوے کرتی تھی مگر اب مجھے لگتا مجھے بھی اس سے نفرت ہو رہی ہے۔ مجھے اب وہ اچھی نہیں لگتی وہ میری سنو وائیٹ نہیں رہی۔ جسکے لئے میں انسان بنا تھا اسنے مجھے پھر سے حیوان بنا دیا۔

وہ کہتی تھی یحییٰ تم اپنا خیال رکھا کرو کسی کیلئے نا سہی میرے لیے اپنی سنو وائیٹ کیلئے۔ نور کو بھلانا مشکل تھا مگر میں اسے خوش رکھنے کیلئے خوش رہنے لگا۔ اندر مچی بربادی کو دباتا رہا۔ صرف اسے مطمئن رکھنے کیلئے۔ اور آج اسنے کیا کیا میرے ساتھ جسکے لئے میں نے خود کو سر تا پیر بدل ڈالا وہ مجھ سے صرف

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسلئے نفرت کرنے لگی ہے کہ مجھے اس سے محبت نہیں ہوئی۔اور وہ ناراض ہے مجھ سے میں نے معافی مانگی نااور کون سامیں نے اسے پوری دنیا کے سامنے ڈرپوک کہا تھا صرف تیرے سامنے کہا تھا تو کس بات کی وہ مجھے اتنی سزا دے رہی ہے جبکہ وہ خود مجھے تمام گھر والوں کے سامنے کئی بار ذلیل کر چکی ہے۔بس بہت ہوا اسے بہت شوق ہے کنواں میں کودنے کا تو وہ کودے میری بلا سے بھاڑ میں جائے۔ جس سے مرضی شادی کرے۔اب یحییٰ میرا اسکی زندگی میں مداخلت نہیں کرے گا۔ارسل صرف اسے سن رہا تھا وہ لڑکا ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکی سمجھ سے باہر ہوتا جارہا تھا۔اسے ڈر تھا تو بس اس بات کا وہ غصّے کا تیز تھا وہ خود کو یا کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ویسے وہ لڑکی بہت کیوٹ ہے حان۔"کونسی لڑکی۔؟"۔آریان ملک کی بیٹی عزہ ملک۔جواب فوراً آیا۔ حیرت ہے تمہیں بھی کوئی اچھا لگا ہے۔یاحان ہنس دیا۔ویسے مجھے نہیں لگتا وہ مونسٹر کو ایکسیپٹ کرے گئی۔۔"تمہیں ایسا کیوں نہیں لگتا۔۔۔جبکہ اگر بھائی ایک بار اس لڑکی کے سامنے ماسک بغیر چلے جائیں نا تو مجھے یقین ہے وہ لڑکی پلکیں بھی جھپکانا بھول جائے گئی ریجیکٹ کرنا تو دور کی بات ہے۔"حان کے لہجے میں غرور تھا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیوں وہ کوئی فی میل مونسٹر ہے جو تمہارے اس مونسٹر کو دیکھنے کے بعد پلکیں جھپکانا بھول جائے گئی۔ اینارہ ٹیڑھے میڑھے منہ بناتی تندہی سے گویا ہوئی۔۔ "نہیں وہ فی میل مونسٹر نہیں ہے ہاں مگر یہ وہی لڑکی ضرور ہے جسے گیارہ سال کی عمر میں اس مونسٹر سے عشق ہوا تھا"۔ واٹ دا ہیل... اینارہ سر تھامے یاحان کو دیکھے گئی۔۔ وہ لڑکی سکندر سے محبت کرتی ہے۔ یہ وہی لڑکی ہے جسکی وہ... اینارہ آگے کچھ کہتی یاحان کی گھوری پر فوراً سے بات بدل دی۔ مگر سکندر تو اس سے محبت نہیں کرتا پھر کیوں اسکے پیچھے پڑا ہے۔؟۔۔ کیونکہ وہ سکندر حازق مغل کی جیت ہے۔ محبت تو وقتی جذبہ ہے مگر جیٹ ازل تک رہتی ہے۔ اور میں نے زندگی میں جیتنے کے علاوہ اور کچھ نہیں سیکھا۔ اپنے پیچھے سے اسکی بھاری آواز سنے اینارہ اور حان دونوں پلٹے۔۔۔ مطلب آپ اسکے ساتھ جھوٹی محبت کا ڈرامہ رچا رہے ہیں.؟ وہ بے یقینی سے بولی۔ نہیں... مختصراً کہا گیا۔ میں محبت کا ڈرامہ نہیں رچا رہا میں کھیل کھیل رہا ہوں۔ ایسا کھیل جس میں بظاہر جیت عزہ ملک کو ہو گئی مگر اصل کھلاڑی سکندر حازق مغل ہو گا۔ وہ تنفر سے کہتا ہنسا۔ میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گئی۔ سنا آپ نے۔۔۔ میں آپ کو اس لڑکی کی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گئی۔ اینارہ غصے کی زیادتی سے چیخنے لگی۔ سکندر کا بھی پارہ ہائی ہوا۔ وہ اپنی جیت کے اتنے نزدیک پہنچ کر ہار نہیں سکتا تھا اسنے ویسٹ سے گن نکالی اور یاحان کے سر پر رکھی

تھی۔۔ جس دن تم نے مجھ سے بغاوت کرنے کی سوچی اسی دن تمہارا بھائی میرے ہاتھوں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ یاحان مطمئن سا کھڑا تھا جبکہ ایناره آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے کبھی سکندر تو کبھی یاحان کو دیکھ رہی تھی۔۔ رونا بند کرو اینی۔ سکندر نے اب کے نرمی سے کہا اینی نام اسے سکندر کی بدولت ہی ملا تھا۔ جو ہو رہا ہے بلکل درست ہو رہا ہے تم وقت آنے پر سب سمجھ جاؤ گئی۔ یہ جیت ہی سب کچھ ہے ہمارے لیے۔ وہ بولتا گیا۔۔ یہ سب کچھ درست نہیں ہو رہا یہ صرف خود غرضی ہے یہ کھیل مت کھیلیں وہ لڑکی واقع میں آپ سے سچی محبت کرتی ہے میں نے دیکھی ہے اسکی آنکھوں میں آپ کیلئے محبت۔ اسے توڑے مت۔ وہ جیسے التجا کر رہی تھی۔۔ اس غرض سے بھرپور دنیا میں "بے غرض" ہونا میری صحت کیلئے مفید نہیں ہے۔ اور تم مجھے خود غرض کہہ سکتی ہو۔ مگر میں اپنی جیت نہیں چھوڑ سکتا۔۔ ہاں پھر آپ کی وجہ سے کسی لڑکی کا وجود تاڑ تاڑ ہو جائے اسکی کوئی فکر نہیں ہو گئی۔ نہیں ہو گئی کیونکہ خود غرض انسان صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے۔ سکندر کہتا نکل گیا۔۔ ایناره کی التجائی نظریں یاحان کی طرف اٹھتی اسلئے وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رات کے تقریباً گیارہ بج رہے تھے جب کوئی چھپتے چھپاتے اسکے فلیٹ پر آیا تھا گرے ہڈی میں چہرا چھپائے وہ ڈبلیکیٹ کی یوز کرتا فلیٹ میں داخل ہوا۔ سامنے ہی نتاشا صوفے پر بیٹھی گود میں لیپ ٹاپ رکھے مصروف سی نظر آئی۔ اسنے فلیٹ کا دروازہ بند کیا نتاشا اسے دیکھ کر پھر سے رخ موڑ گئی۔۔ تمہیں میں نے منع کیا تھا یہاں آنے سے۔؟ اسنے مخصوص لہجے کی بجائے نرمی سے استفار کیا۔۔ جبکہ مقابل نے دوسرے صوفے پر رکھے کشن کو اٹھا کر پوری قوت سے نتاشا کے سر میں سے دے مارا۔

اوئے کمینے یہ کیا حرکت تھی۔ نتاشا بپھری شیرنی بنی اس پر دھاڑی جب دوسرا تیسرا اور چوتھا کشن بھی اسکے سر میں بجا تھا۔۔۔ میں کمینا تو تو کیا ہے ہاں فراڈ ایک نمبر کی۔ مقابل اسکے وار سے بچتا چیخا۔ مجھے تو نے یہاں بلایا۔ مجھے وہاں فلاپ پڑے مشن میں پرانے بیک ہیرو کی طرح ڈال کر تو خود یہاں پر آ کے بیٹھ گئی۔۔ تجھے شرم آنی چاہیئے تاشا میں تیری وجہ سے پاکستان آیا تھا اور تو نے میرے ساتھ کیا کیا۔ اسکی دہائیاں سنے نتاشا ہنسی۔ "ہنسنا بند کر بندریا کہیں کی ورنہ سارے دانت توڑ دوں گا تیرے۔" اپنے آپ کیلئے لفظ بندریا پر نتاشا نے آئی برو اچکائی۔۔ کمینے انسان میں نے تجھے یہاں مشن کامیاب کرنے کیلئے بلایا تھا فلاپ تو تیری اپنی بغیرتی کی وجہ سے ہوا ہے۔ نتاشا نے وہی کشن پے در پے اسکے سر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں مارتے کہا تو اسنے بھی کشن اٹھایا۔۔رک جا میں نے تجھے کہا تھا یہاں آنا ہے عزہ کے دل سے اس ڈیول کی محبت کو ختم کرنا ہے۔ مگر نہیں تجھے سے یہ تو ہوا نہیں بلکہ آنے کے دو دن بعد ہی اپنا دل ہی اس لڑکی کے قدموں میں پٹخ دیا۔ واہ واہ واہ کیا کہنے ہیں تیرے۔۔تو کیا مشن فلاپ نا ہوتا۔؟ نتاشا نے اسے گھورتے استفار کیا۔۔وہ سر جھکائے بیٹھا رہا۔ نتاشا کو اس پر ترس آیا کشن فرش پر رکھے وہ اسکے قریب کارپٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔اب وہ اتنی خوبصورت ہے کہ مجھے اس سے محبت ہو گئی تو میرا کیا قصور ہے۔؟ بیچارگی سے کہا گیا۔

احمی کمینے۔ وہ میری بہن ہے۔ نتاشا نے اسکے سر میں ایک اور کشن دے مارا۔۔اگر تو میرا بچپن کا دوست نا ہوتا تو میں تیرا اس بات پر قتل کر چکی ہوتی..!نتاشا نے اتراتے کہا۔۔احمر شجیع نام ہے میرا میڈم کوئی کچیاں گولی نہیں کھیلتا میں بھی۔ اور اتنا احسان کیوں جتا رہی ہے۔ ایک تو میں تیرے لیے اس فلاپ مشن کی وجہ سے پاکستان آیا۔ پھر ملک ولا میں گھسا۔ اس نخریلی لڑکی کے نخرے اٹھائے۔ یہاں تک کے دل بھی ہار بیٹھا اور ملا بھی کچھ نہیں مجھے۔ وہ روانی میں کہتا جا رہا تھا۔۔اس پر میں نے ایک اتنا بڑا کارنامہ بھی سر انجام دیا عزہ میڈم کو آریان سر کو کچھ بھی بتانے سے جیسے تیسے روکا۔ اسے منع کیا کہ ان تک خبر نا پہنچے ورنہ تو جانتی ہے اگر عزہ کو یا آریان سر کو معلوم ہو جاتا بلیک ڈیول پاکستان

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں ہے تو وہ کیا کرتے۔ پھر گیا ہو تا تیرا مشن تیل لینے اور اس پر تو میرا احسان ماننے کے بجائے مجھے ہی نخرے دکھا رہی ہے۔ وہ بات ختم کرتے گہرے سانس لیتے اسے دیکھنے لگا۔ نتاشا آنکھوں میں دنیا جہاں کی معصومیت سجائے اسی دیکھ رہی تھی۔۔ لاحول ولا قوۃ مجھ سے ایسے کسی گناہ کی امید بھی مت رکھنا تاشی ورنہ میں کسی گٹر میں چھلانگ لگا دوں گا۔۔ کچھ یاد آنے پر احمر ایکدم سے چیختے دور بھاگا تو نتاشا بھی اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔ دیکھ احمی تو نے آج تک میری اتنی بار ہیلپ کی ہے یہ آخری بات مان لے ساری زندگی تیری احسان مند رہوں گئی۔۔۔ میں تیری بات ماننے سے اچھا تیرے ہاتھوں سے قتل ہونا پسند فرماؤ گا تاشا خدا کا واسطہ مجھے اس جہنم میں مت گھسیٹ۔ احمر کچن میں جاتا چیخ کر بولا۔۔۔ یار اتنی سی بات ہے تیرا کیا جاتا ہے صرف دو مہینے لگے گئے بس اتنا بھاؤ کیوں کھا رہا ہے۔ نتاشا کے جملے پر احمر کے حلق میں جاتا پانی فوارے کی صورت میں باہر نکلا۔۔ دو مہینے۔۔۔ وہ بھی اس لڑکی کے ساتھ تو کیوں مجھے مینٹل اسٹیلم بھیجنا چاہتی ہے سیدھا سیدھا گولی کیوں نہیں مار دیتی۔۔ میں کبھی اس لڑکی سے شادی نہیں کروں گا وہ تو ایسے ہی بول دیا تھا اسے۔ میں بدلے کی آگ میں اتنا بھی اندھا نہیں ہوا کہ ایک چلتی پھرتی ڈیڑھ گز لمبی زبان رکھنے والی فتنہ کو اپنے گلے میں ہی لٹکا لوں گا۔ وہ پانی کا گھونٹ بھر کے واپس سے لاونج میں آ گیا۔۔ تو پھر دفع ہو جاؤ مجھ سے بات نا کرنا آج کے بعد۔ نتاشا بھرائے ہوئے

لہجے میں بولی۔ دیکھ یہ بلیک میلنگ شروع مت کر۔۔۔ دس سال تک تجھے سکول ہوم ورک کر کے دیتی رہی۔ تیرے ساتھ اپنا ٹفن شیئر کیا تیرے لیے جاب سلیکٹ کی تجھے تیاری کروائی تجھ پر اپنا وقت اموشنز ضائع کیے اور مجھے کیا سننے کو ملا بدلے میں۔۔۔! اسنے فل ایکٹنگ کرتے دہائی دی تھی

اوبس کر انڈین ڈرامے کی فلاپ اداکارہ بہت منحوس لگ رہی ہے

ہاں اب تو تجھے منحوس لگوں گئی ہی۔ نتاشا جھوٹ موٹ کے آنسو پونچھتے پھر سے بولی۔۔ تو کیوں نہیں سمجھ رہی یار...

تو نہیں سمجھ رہا احمی اس لڑکی سے شادی مطلب ہم بہت کچھ جان سکتے ہیں اس ڈیول کے بارے میں۔ نتاشا نے اب کے امید بھری نظروں سے دیکھتے کہا۔۔ چل میں صبح تک تجھے سوچ کے بتاتا ہوں۔ جہاں احمر بولا وہی نتاشا خوشی سے چہکتی اسکی بازو پکڑے چیخی۔۔ چل چل اتنی خوشی جشن پر منانا۔ ویسے تیرے اس آئیس بیئر کا دماغ آج کل ہواؤں میں ہے۔۔ وہ پورا کا پورا ہوا میں ہے احمی۔ نتاشا کھکھلا کر ہنسی۔۔ چلو تو زمین پر کب لا رہی ہو اسے۔؟ احمر ہنسا تو نتاشا اسکی بات کا مطلب سمجھتے کشن لے کے بھاگی تھی۔ کمینے احمی دفع ہو جا یہاں سے۔ وہ بھی ہنستا باہر کو بھاگا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مرسلین جو گلاب کے پھولوں کا گلدستہ تھامے نک سک سا تیار ہوئے اسکے فلیٹ کی طرف آرہا تھا نتاشا کو کسی اور کے ساتھ یوں کھلکھلا کر ہنستا دیکھ اسکا وجود جل کے راکھ ہوا وہ آگے بڑھ کر اسے دبوچتا اس سے پہلے احمر جا چکا تھا نتاشا اسے بھیج کر پلٹی دوسری طرف مرسلین کو اتنی تیاری کے ساتھ کھڑے دیکھ وہ ذرا حیرت میں ڈوبی تھی۔۔ آئیس بیئر تم یہاں وہ بھی اس وقت..؟ نتاشا نے بظاہر مسکرا کر پوچھا مگر مرسلین کے سخت تاثرات اس سے چھپے نہیں رہے تھے۔۔ کیوں تم کسی اور کے ساتھ بزی تھی کیا۔؟ جواب بھی اتنی ہی تیزی سے آیا تھا۔ یہ پھول میرے لیے ہیں نتاشا اسکی بات کو نظر انداز کیے پھول اسکے ہاتھ سے اچکے فلیٹ میں چلی گئی۔۔ مرسلین بھی اسکے پیچھے آیا تھا۔ اور آتے ہی اسکی کلائی دبوچے رخ اپنی جانب پھیرا۔۔۔ بات کو گھماؤ نہیں نتاشا مجھے بتاؤ وہ لڑکا کون تھا اور رات کے اس وقت تمہارے فلیٹ میں کیا کر رہا تھا وہ۔؟ مرسلین ایک تیز نظر بکھرے سامان پر ڈال کر کرخت لہجے میں گویا ہوا۔

کیا مطلب کون تھا اور یہ کس ٹون میں تم مجھ سے سوال کر رہے ہو مرسلین۔ نتاشا ہکا بکا تھی۔۔ کس ٹون میں کیا مطلب ہے مجھے بتاؤ کون تھا وہ۔۔۔ وہ غصے کی زیادتی سے چیخ پڑا۔ آنکھیں حد درجے لال ہو رہی تھیں۔ اور کس حق سے رات کے اس پہر وہ تمہارے فلیٹ پر آیا تھا یہی سب کرنے کیلئے تم

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

الگ ہوئی تھی...یہی تاکہ ایسے کھلی آزادی سے کسی کو بھی رات کے کسی بھی وقت...وہ مزید کچھ بولتا کمرے میں تھپڑ کی گونج ابھری۔شٹ اپ...جسٹ شٹ اپ...!انگلی اٹھائے اسنے سخت تیوروں میں وارن کیا۔کیوں شٹ اپ ہاں کیوں...مرسلین بپھرا شیر بنے دھاڑا پھولوں کو انتہائی بے دردی سے زمین پر پٹخا۔۔تھا کون وہ جسکی وجہ سے تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ خود کو قتل کر دیتا یا اس لڑکی کو۔گردن کی رگیں تن گئی تھی آنکھوں میں عجیب سا سرد پن نمودار ہوا تھا۔۔یہ تھپڑ اسکی وجہ سے نہیں تمہاری بکواس کی وجہ سے میں نے تمہیں مارا ہے مرسلین شاہ اور وہ جو کوئی بھی تھا میرا بہت قریبی تھا تمہیں کس نے حق دیا ہے مجھ سے سوال جواب کرنے کا۔صرف محبت کرتی ہوں تم سے شوہر نہیں ہو تم میرے۔کہ تمہیں ہر بات کی جوابدہ ہو گئی میں۔اسے یوں آگ بگولہ ہوتے دیکھ نتاشا کی تیوری چڑھی تھی۔وہ کیسے برداشت کرتی جس پر وہ آنکھیں بند کر کے یقین کرتی ہے وہی شخص اس پر یوں الزام لگاتا۔

مرسلین کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔اسکا دماغ فریز ہو رہا تھا ہاتھ کپکپا رہے تھے۔نتاشا سے اسکی غیر ہوتی حالت چھپی نہیں رہی تھی۔۔مم۔۔میں غلط تھا تت۔۔تم بھی سب جیسی ہو۔وہ لڑکھڑاتی آواز میں کہتا پیچھے ہوا۔نتاشا نے اسکی حالت کے برعکس اسے تھامنا چاہا۔مرسلین تم ٹھیک ہو۔۔۔نتاشا اسے چھوتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مرسلین جھٹکا کھا کر پیچھے ہوا۔۔ہاتھ مت لگانا گھن آرہی ہے مجھے تم سے اور تمہاری سوچ سے۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے جسے تم سے محبت ہو گئی۔ کتنے عرصے لگے تھے اس اظہارِ محبت کو سننے کیلئے۔ مگر کبھی یہ خواہش تو نہیں کی تھی کہ ایسے لفظوں میں وہ اظہارِ محبت سنے گئی۔ ضبط کے باوجود نتاشا کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ اگر مجھ جیسی لڑکی سے تمہیں اتنی ہی گھن آرہی ہے تو تم یہاں کیا کر رہے ہو مرسلین۔ وہ ایکدم دھیمے لہجے میں بولی۔ جاؤ یہاں سے... اٹھاؤ اپنی پارسائی اور نکل جاؤ یہاں سے۔ وہ چیخی نہیں تھی نا روئی تھی اسنے آنسوؤں کو گرنے نہیں دیا تھا وہ سپاٹ انداز میں اسے بس باہر کا راستہ دکھا چکی تھی

اسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں نتاشا کو اپنا عکس جھلملاتا ہوا محسوس ہوا اور پھر وہ نظریں پلٹ گئی وہ چلا گیا تھا نتاشا دروازے میں کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی مگر وہ نہیں پلٹا۔ اور وہ غائب ہو گیا۔ نتاشا دروازے سے لگی چہرا ہاتھوں میں چھپائے رو دی تھی۔ وہ باہر آیا جہاں طٰہٰ گاڑی میں اسکا انتظار کر رہا تھا اسے اتنی جلدی واپس آتے دیکھ وہ کشمکش کا شکار ہوا ابھی وہ کچھ کہتا اور گاڑی سے اترتا مرسلین گاڑی تک پہنچنے سے پہلے ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔ بھائی۔۔ طٰہٰ ہزیانی انداز میں چیختا اس تک پہنچا تھا۔ مگر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مرسلین جیسے ہوش میں تھا ہی نہیں اسکا سارا جسم کانپ رہا تھا شاید نہیں یقیناً۔۔۔طٰہٰ کو اپنا شک صحیح ثابت ہوتے محسوس ہوا تو وہ فوراً اسے اٹھائے گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ اندھا دھند بھاگتی ہوسپٹل میں داخل ہوئی تھی حولیے سے بے نیاز وہ پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی ریسیپنٹس سے پوچھنے کے بعد وہ فرسٹ فلور کی طرف آئی رات کے تقریباً تین بج رہے تھے جب اسے طٰہٰ کی کال آئی تھی۔اور جو خبر اسنے سنائی تھی وہ نتاشا رضا کی سانسوں کو روکنے کو باعث بنی تھی۔ وہ جیسے ہی فرسٹ فلور پر آئی۔سامنے ہی طٰہٰ اضطرابی کیفیت میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔ط...طٰہٰ ...مرسلین کہاں ہے۔۔۔کہاں ہے وہ کچھ بول کیوں نہیں رہے تم۔؟اسکا گریبان پکڑے وہ پاگلوں جیسے چیخ رہی تھی وہ لمحہ تھا جب نتاشا رضا کو اپنی دنیا لٹتی ہوئی لگ رہی تھی اس پر سے اسکی خاموشی اسکا دل بند کرنے کے تہی تھی۔۔وہ ایمرجنسی میں ہیں مجھے بتاؤ تم نے انکے ساتھ کیا کیا ہے نتاشا۔۔۔انکی اس حالت کی ذمہ دار صرف تم ہو۔طٰہٰ اسکے دونوں بازو جکڑے چیخا۔۔نتاشا کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔اسکی وجہ سے وہ اس حال میں تھا تو وہ مر کیوں نہیں گئی۔؟آنسو آنکھوں سے رواں تھے وہ یک ٹک طٰہٰ کو دیکھ رہی تھی

جواب دو۔ڈیم اٹ کیا کہا تم نے بھائی سے۔۔۔وہ اتنی زور سے چیخا نتاشا اپنی جگہ سے پیچھے ہٹی اسنے طٰہٰ کو اتنے غصے میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔ مم... میں... ط... طٰہٰ... پپ... پلیز مجھے بتاؤ۔وہ زارو قطار روتی اس سے صرف جواب چاہتی تھی طٰہٰ نے ابھی کچھ کہنے کیلئے لب کھولے ہی تھے کہ ڈاکٹر وارڈ سے باہر آیا۔

آپ لوگ پلیز یہاں شور مت مچائیں پیشنٹ ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر کے کہنے پر طٰہٰ نے فوراً معذرت کی۔ڈاکٹر... ڈاکٹر کیا ہوا ہے مرسلین کو وہ ٹھیک تو ہے نا۔اسے کچھ نہیں ہوا بتائیں مجھے۔۔۔کیا ہوا ہے اسے۔؟ وہ بے ربط جملے بول رہی تھی۔ڈاکٹر شاید طٰہٰ کی پہچان کا تھا اسلئے اسنے پہلے طٰہٰ کی طرف دیکھا۔جس پر طٰہٰ نے ضبط سے اسکا انٹرو کروایا۔میری کزن ہے۔؟

اسکے جواب پر ڈاکٹر نے سر ہلاتے نتاشا سے کہا۔انہیں بیماری ہے جیسے عام طور پر لوگ ایپیلیپسی (epilepsy) کہتے ہیں۔نتاشا کے پیروں تلے سے زمین سرکی وہ شوکڈ ہوئی۔ڈاکٹر کے بعد طٰہٰ کو دیکھنے لگی۔۔ مم... مگر اسے کبھی سر پر کوئی چوٹ نہیں لگی ڈاکٹر۔۔یہ بیماری صرف چوٹ لگنے سے نہیں ہوتی میم یہ ایک ٹراما جیسے ہوتی ہے۔اور مرسلین سر پچھلے تیرہ سال سے اس ٹراما سے گزر رہے ہیں۔"ہی از مائے ریگولر پیشنٹ"... نتاشا کو لگا اسکا دل کسی نے بھاری شے کے بوجھ تلے دبا دیا

ہے۔بے ساختہ اسکا ہاتھ دل کے مقام پر پہنچا۔۔"ہی ازمائے ریگولر پیشنٹ" وہ لفظ اسکے ذہن پر ہتھوڑے برسا رہے تھے۔اس سے پہلے وہ گرتی طٰہٰ نے اسے سنبھالا اور بنچ پر بٹھا دیا۔نتاشا نے سرد بیگانہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔جو طٰہٰ کا دل چیر رہی تھیں۔ایسے مت دیکھو۔۔۔جتنے کرب کو تم پانچ منٹ سے جھیل رہی ہو اس سے کئی زیادہ کرب میں تیرہ سال سے یہاں دفن کیے ہوا ہوں۔طٰہٰ نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔وو...وہ اتنی تکلیف سے گزرتا رہا اور کسی نے مجھے کبھی بتایا تک نہیں...کیوں کیا میرے ساتھ تم لوگوں نے ایسا۔طٰہٰ کیوں...؟۔نتاشا ضبط کے باوجود اونچا اونچا رونے لگی طٰہٰ نے بغیر کچھ کہے اسے سینے سے لگایا اور نتاشا اسکے حصار میں آتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اسنے بھی اسے رونے دیا جب رو کر دل ہلکا ہوا تو نتاشا نے گلاس ڈور سے اندر جھانکا۔وہ مشینوں میں جکڑا ہوا تھا۔اسکی ہمت جواب دے رہی تھی۔ڈاکٹر کا بلاوا آیا وہ دونوں کیبین میں پہنچے۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا انہیں سٹریس سے دور رکھیں سر آپ کی ذرا سی بے احتیاطی نے انہیں آج موت کے منہ تک پہنچا دیا تھا۔ڈاکٹر کا لہجہ سخت ہوا تھا طٰہٰ نے اسے دیکھا نتاشا شرمندگی سے سر جھکا گئی۔آپ جانتے ہیں اگر کچھ دیر اور وہ اس حالت میں رہتے تو انہیں برین ہیمریج بھی ہو سکتا تھا۔ڈاکٹر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کے لفظ تیر کی طرح انہیں چھب رہے تھے۔ابھی وہ کیسے ہیں...؟طٰہٰ نے ہمت کر کے پوچھا۔خطرے سے باہر ہیں مگر آج رات انڈر ابزرویشن رکھیں گئے ہم انہیں۔ڈاکٹر نے بات ختم کی وہ دونوں یونہی شکست خورسے چلتے واپس اپنی جگہ پر آ کے بیٹھے۔تم مجھ سے کیا چھپا رہے ہو طٰہٰ۔اسکا سپاٹ انداز اسے ٹھٹھرنے پر مجبور کر گیا۔"میں جانتی ہوں ایسا کچھ ضرور ہے جو میرے علم نہیں ہے جو بہت بھیانک ہے جسکی وجہ سے آج مرسلین اتنی تکلیف میں ہے۔۔۔مجھ سے جھوٹ مت کہنا طٰہٰ۔۔۔تمہیں خدا کا واسطہ مجھے بتاؤ میں اسکی تکلیف کم کرنا چاہتی ہوں۔"اسکے لہجے کی شدت ایسی تھی جیسے اگر اسے حقیقت معلوم نا ہوئی تو وہ پاگل ہو جائے گئی۔

تم پہلے گہری سانس لو نتاشا خود کو سنبھالو اگر سچ سننا ہے تو خود کو مضبوط بناؤ۔ورنہ تم بھائی کو کیسے سنبھالو گئی۔

طٰہٰ نے اسکے بال سہلاتے بڑے بھائی کے جیسے نرمی سے کہا تھا

نتاشا نے ویسا ہی کیا اور بچوں جیسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں اور بھائی یونی میں اکٹھے ہوا کرتے تھے وہ ہمارا لاسٹ ڈے تھا سب بہت خوش تھے ہم سب نے اس دن کو

یاد گار بنانے کیلئے بہت کچھ کیا تھا مگر بھائی کیلئے وہ دن ایسے یاد گار بنے گا کبھی سوچا نہیں تھا۔ ہماری یونی میں اس وقت دو ہائیلی پاور فل پارٹیز ہوا کرتی تھی ایک کے نمائندے بھائی تھی اور دوسرے کے ہمارے رائیول کسی امیر باپ کی بگڑی اولاد تھا کوئی۔ یونی میں بھائی (The fighter) کے نام سے جانے جاتے تھے وہ کمال کے فائیٹر ہیں اور میں (The weapon) کے نام سے مشہور تھا سب کہتے تھے اگر مرسلین رمیز شاہ فائیٹر ہے تو طٰہٰ میر اسکا وپین ہے۔ ہمارے ووٹرز اور چاہنے والے ابشام سے ہمیشہ زیادہ رہے تھے یہی بات تھی جو اسے سکون نہیں لینے دیتی تھی۔۔ بھائی پڑھائی سے لے کر سپیچنگ فائٹنگ سپورٹس سب میں بیسٹ تھے اسلئے یونی کے طلبا ہی نہیں ٹیچرز بھی انکے گرویدہ تھے لڑکیاں تو بس انکی ایک نظرِ کرم پر مر مٹ جاتی تھیں۔

سب بہت اچھا چل رہا تھا آخری دن کو یاد گار بنانے کیلئے ہم سب نے کلاسز میں جا کر بورڈ پر پرمنٹ مار کر سے سگنیچرز کرنے کا پلین بنایا تھا سب انجوائمنٹ میں مصروف تھے اسلئے زیادہ تر کلاسز خالی تھیں۔۔ بھائی اور میں چھ دوستوں کے ساتھ ایک خالی کلاس میں پہنچے سگنیچرز وغیرہ کیے جب واپس نکلے تو بھائی کو یاد آیا وہ اپنا کوٹ اندر ہی بھول آئے ہیں۔۔ وہ واپس گئے جب کہ ہم سب اگلی کلاسز میں چلے گئے تھے۔۔ تبھی انہیں کلاس میں اکیلا دیکھ کر ابشام نے چال چلی اور اپنی گرل فرینڈ کو بھائی کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پیچھے بھیج دیا۔۔وہ جیسے ہی اندر گئی بھائی نے اسے دیکھا تو انہیں کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اس سے پہلے وہ باہر نکلتے اس لڑکی نے اپنی بازو خود ہی چاک کر دی۔بال خراب کر دیئے۔اپنے کپڑے جگہ جگہ سے پھاڑنے کے بعد وہ چیختی روتی بلکتی باہر نکلی اور دہائیاں دینے لگی۔۔سٹوڈنٹس تماشا دیکھنے کیلئے وہاں اکٹھے ہونے لگے۔جب ہمیں خبر ملی کے ابشام اور بھائی کی لڑائی ہو گئی ہے ہم بھاگتے وہاں پہنچے تھے جہاں وہ ایک دوسرے سے گھتم گھتا تھے وہ لڑکی واہیات الزام لگا رہی تھی بھائی پر کہ انہوں نے اسکے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے پہلے تو انہیں کچھ سمجھ نہیں آیا۔وہ مفلوج ہوتے زہن کے ساتھ تمام سٹوڈنٹس کو دیکھ رہے تھے جو چہ مگوئیاں کرنے میں مصروف تھے کچھ کا کہنا تھا۔ان جیسے درندے یہاں رہنے کے قابل نہیں ہے۔کچھ بول رہے تھے۔ایسے فرشتہ صفت لوگ ہی حیوانیت کا دوسرا روپ ہوتے ہیں۔اور کیا کیا بتاؤں وہ الفاظ نہیں تھے وہ پگھلا ہوا سیسہ تھا جو انکے کانوں میں لوگ انڈیل رہے تھے وہ زہر تھا جس نے اس معصوم سے شخص کی زندگی میں اتنا زہر گھول دیا کہ اسے انسانوں سے ہی ڈر لگنے لگا۔اس معصوم سے انسان کا انسانوں سے بھروسہ اٹھ گیا۔بات پرنسپل تک پہنچی۔ابشام چاہتا تھا خبر میڈیا میں جائے مگر جیسے تیسے انہوں نے اسے سنبھال لیا تھا مگر وہ ایک کھرے انسان تھے جنہیں لوگوں کو پرکھنا آتا تھا۔انہیں مرسلین بھائی سے ایسی کسی حرکت کی کوئی امید نہیں تھی وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جانتے تھے یہ سب ابشام کی چال ہے۔ مگر ہمارے پاس کوئی پروو نہیں تھا وہ مسئلہ ٹھپ ہو گیا پرنسپل نے ملک ولا میں کسی کو اس بات کی خبر نہیں ہونے دی۔۔ وہ آخری دن قیامت کی طرح تھا جو آج تک ان پر گزر رہا ہے۔ وہ خاموش ہو گئے تھے لوگوں کی تمسخر اڑاتی نظروں اور لہجوں نے انکے صاف ذہن پر ایسا اثر چھوڑا تھا کہ وہ دنیا جہاں سے کٹ کے رہ گئے۔ ان دنوں میں ہم یونی کے بعد اسلام آباد چلے گئے تھے اور وہی سے بھائی کو یہ دورے پڑنا شروع ہوے۔ انکا جسم سخت ہونے لگتا۔ وہ وہ ہوش و حواس کھو بیٹھتے تھے خالی نظروں سے دیکھتے رہتے کبھی کبھی گر پڑتے اور پھر ایسے دیکھتے جیسے وہ کسی الگ ہی دنیا میں آ گئے ہیں۔ اس دن کا اثر آج تک انکے ذہن پر ہے ہم نے اچھے سائیکولوجسٹ سے لے کر بہترین ڈاکٹر تک چنا مگر وہ بیماری جیسے انہیں چپک کے رہ گئی تھی وہ ہر رات کو اٹھ کے بیٹھ جاتے۔ کبھی کبھی رونے لگتے وہ ٹوٹ سے گئے تھے انہیں لگتا تھا وہ واقع میں قصوروار ہیں۔ مگر ایسا نہیں تھا وہ خود سے بھاگنے لگے تھے ان دنوں میں وقاص انکل نے تمہارے لیے جب وہاں بات کی تو مرسلین بھائی نے فوراً منع کر دیا۔ انہیں خود سے ڈر لگنے لگا تھا وہ سمجھتے تھے وہ اچھے انسان نہیں ہیں وہ تمہارے قابل نہیں ہیں۔ اسلئے وہ تم سے دور بھاگتے رہے۔ ولا میں سب نے انہیں بہت ڈانٹا مگر وہ کسی کو اپنے ساتھ ہوئی ناانصافی نہیں بتا سکتے تھے اسلئے خاموشی سے سب کی باتیں سن لیتے۔

کیا تم ایسے شخص کی تکلیف کا مداوا کر سکتی ہو۔ جس نے اپنی زندگی میں کبھی کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر نا دیکھا ہو۔ اور ان پر کسی لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے کا الزام لگا دیا جائے۔۔ ایسا پاکیزہ شخص جسکی پاکیزگی کو داغدار کر کے اسے درندہ اور حیوان جیسے لقب سنائے گئے ہیں۔۔ میں نے بہت سہا ہے نتاشا میں نے اسے شخص کو ٹوٹتے دیکھا اسکی ذات کر ذرا ذرا بکھرتے دیکھا ہے۔ یہ آسان نہیں ہوتا جب آپ کسی ایک شخص کیلئے خود کو اسکی امانت سمجھ کر ہمیشہ محفوظ رکھو مگر کوئی آپ پر آ کے بدکردار کا ٹیگ لگا دے۔ آپ کو غلط نا ہوتے ہوئے بھی کوئی انصاف نا دلا سکے۔ میں نے اس شخص کو اپنے آپ میں مرتے دیکھا ہے۔ میں نے اس شخص کے قہقہوں کو صرف ذرا سی مسکراہٹ میں بدلتے دیکھا ہے۔۔۔ اپنی گفتگو سے دوسروں کو زِیر کرنے والے کو صرف ہوں ہاں میں بات کرتے سنا ہے۔ اپنے آپ میں قید ہوتے دیکھا ہے۔ خود سے خود ہی کو جنگ لڑتے دیکھا ہے۔ میں تھک گیا ہوں۔ میں انہیں اب اور تکلیف میں نہیں دے سکتا۔۔ جس دن تم انہیں بغیر بتائے دشمنوں کے علاقے میں گھسی تھی وہ رات بھی انہوں نے ہوسپٹل گزاری تھی۔ وہ اس سب سے باہر آ رہے تھے تمہیں سمجھنے لگے تھے اپنے ڈر پر قابو پا کر انہوں نے تمہاری طرف قدم اٹھایا تھا۔ مگر آج انکی ایسی حالت مجھے نہیں معلوم تم دونوں کے درمیان کیا ہوا ہے۔ مگر جو بھی ہوا ہے بلکل ٹھیک نہیں ہوا نتاشا میں نے انکی اتنی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

خراب حالت کبھی نہیں دیکھی۔اسکے آنسو ٹپ ٹپ کرتے طٰہٰ کے ہاتھوں پر گرتے انہیں جھلسا رہے تھے وہ گم سم سی بیٹھی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے، کیا نا کرے۔اسے کیا جواب دے وہ بلکل خاموش ہو گئی تھی۔طٰہٰ نے بھی مزید کچھ نہیں کہا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مرسلین نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔ صبح کی روشنی پردوں کو چاک کرتی کمرے میں داخل ہو رہی تھی اسنے جیسے ہی آنکھیں کھولی ذہن کے پردے پر رات والے منظر ایک ایک کر کے جگمگانے لگے۔وہ یونہی بت بنا لیٹا رہا تا دروازہ کھلنے کی آواز پر اسنے ترچھی نظر سے اس جانب دیکھا وہاں طٰہٰ کو کھڑا پا کر اسکی نظریں پلٹتی۔اسکی نظر واپس اس طرف متوجہ ہوئی جہاں اسکے پیچھے سے نتاشا بھی آگے آئی تھی۔مرسلین کا دماغ اسے وہاں موجود دیکھ آؤٹ ہوا۔مجھے طٰہٰ سے اکیلے میں بات کرنی ہے.؟ سرد برفیلے لہجے میں کہا گیا۔نتاشا کچھ بھی کہے بغیر باہر نکل گئی۔طٰہٰ اسکے قریب آیا۔یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا..ورنہ جان لے لونگا تیری۔مرسلین دھاڑا۔طٰہٰ حواس باختگی سے اسے دیکھنے لگا پھر سوچنے لگا کیا بولے کیونکہ اگر مرسلین کو خبر ہو جاتی کہ وہ اسے حقیقت بتا چکا ہے تو اگلے ایک گھنٹے بعد مسجد میں اسکی نمازِ جنازہ کا اعلان ہو رہا

ہوتا۔۔یہ ابھی یہاں آئی ہے بھائی۔اسے جو سمجھ میں آیا بول گیا۔مگر کیوں اور اسے کس نے بتایا میں یہاں ہوں اور تو نے اسے کیا کہا.؟"آپ کے نام ایک انویلپ آیا تھا میں یہاں تھا اس لئے اسے ریسیو کرنے کیلئے بھیج دیا۔ابھی وہ وہی لے کر آئی تھی آپ فکر نہیں کریں میں نے اس سے کہا کہ آپ کو فوڈ پوائزنگ ہو گئی تھی"وہ طوطے کی طرح فر فر بولا تھا۔وہ کچھ کہتا تبھی نتاشا انویلپ لیے اندر آئی۔طٰہٰ نے موبائل کان سے لگایا۔اور نتاشا کے ساتھ سے گزرتے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔اگر تم نہیں چاہتی کل کے دن تمہارے ہونے والے بہنوئی کے قُل پڑھے جا رہے ہوں تو مہربانی کر کے سب سنبھال لینا ورنہ مجھے کوئی نہیں بچا پائے گا۔وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔

نتاشا اسکے بیڈ کے قریب آئی اور انویلپ ٹیبل پر رکھ دیا۔

آپ کے اس احسان کا بدلہ میں پھر کبھی چکا دوں گا اس وقت یہاں سے چلی جائیں۔اسے بولتے دیکھ مرسلین یخ بستہ لہجے میں کہتا نتاشا کو مزید اداس کر گیا۔۔تم ایک بار میری بات سن لو مرسلین وہ صرف میرا دوست ہے اسے مجھ سے کچھ کام۔۔۔

میں نے آپ سے کوئی صفائی نہیں مانگی مس نتاشا رضا آپ جا سکتی ہیں ہیں یہاں یہ...!اسے اب غصہ آرہا تھا وہ پاؤں پٹختی مرسلین کے بیڈ کے قریب پہنچی اسکے اوپر جھکی چیخی تھی۔

آخر تم اتنے ڈھیٹ کیوں ہو...غلط بات کا ایشو بنا رہے ہو تم!..

مرسلین اسکی غصے بھری نظروں میں دیکھتا رخ موڑ گیا۔میری طرف دیکھو مرسلین۔۔۔معاف کر دو مجھے۔۔۔میرا ایسا کوئی مقصد نہیں تھا۔میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی نا تھپڑ مارنا چاہتی تھی۔ آخر میں اسکا لہجہ بھرا گیا۔مرسلین نے اسکی بازو دبوچے اپنے نزدیک تر کیا اتنا کہ مرسلین کی گرم سانسوں کی تپش نتاشا کا چہرا جھلسانے کا باعث بننے لگیں۔وہ اتنی نزدیکی پر آنکھیں میچ گئی۔مرسلین نے سرد نظریں اسکے چہرے پر گاڑھے اپنا چہرا اسکے مزید نزدیک کیا تھا۔۔تم نے مجھے تھپڑ مار کر میری نہیں میری محبت کی توہین کی ہے نتاشا رضا۔اور میں مرسلین شاہ اپنی محبت کی توہین ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔دفع ہو سکتی ہو تم یہاں سے۔لفظ آپ والا بھوت جو چڑھا تھا وہ اتر چکا تھا۔۔نتاشا کا پورا جسم لرزنے لگا بند آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر مرسلین کے سینے پر گرا اسکے تیر جیسے لفظ اور آنکھوں میں جھلکتی بے رخی نتاشا کو کمزور کر رہی تھی۔وہ چاہ کر بھی اسے سچ نہیں بتا سکتی تھی اور مرسلین کی ناراضگی وہ کسی صورت سہہ نہیں پا رہی تھی۔وہ پہلی بار نتاشا کو روتے دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں سے بہتا

گرم سیال اور ہنوز چھائی سنجیدگی اسے کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔ آنسو بنا بندھ کے بہے جا رہے تھے مرسلین نے اب تک اسکی بازو دبوچ رکھی تھی نتاشا اسکے قریب دوسرا بازو خود کو متوازن رکھنے کیلئے اسکے سرہانے رکھے کھڑی تھی۔ اچانک وارڈ کا دروازہ کھلا اور جو نرس اندر آ رہی تھی انہیں دیکھتے وہی سے الٹے پاؤں واپس نکل گئی ان دونوں کو بھی اپنی حالت کا اندازہ ہوا تو ایکدم سے پیچھے ہوئے تھے۔

تم باہر جا کے رونے کا مشغلہ فرماؤ میرے سر پر سوار مت ہو۔

وہ تلخ لہجے میں کہتا کروٹ لے گیا۔ نتاشا اسکی پشت کو گھورتی وہی سے نکلتی چلی گئی۔۔ اتنا بھی میں نے نہیں ڈانٹا جتنا یہ رو رہی ہے پاگل عورت۔ مرسلین نے اسے ہمیشہ سے دیا جانے والا لقب دوہرایا۔ نتاشا وہاں سے جا چکی تھی طہ اور مرسلین بھی ڈاکٹر کی پرمیشن کے بعد ملک ولا پہنچے تھے جہاں اس وقت کسی جنگ کا سماں تھا۔ عفاف اور امیمہ عزہ کو کشن دے رہی تھی اور عزہ میڈم وہ کشن یحییٰ کو ایسے مار رہی تھی جیسے پانی پت کی جنگ میں تلوار چلا رہی ہو۔ سمیرا بیگم اور عون صاحب جو کل ہی واپس آئے تھے وہ سر پکڑے بیچارے صوفے پر بیٹھے تھے اولاد کی اولاد بھی ویسی ہی تھی۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے... مرسلین کی گرجدار آواز پر وہ چاروں اپنی اپنی جگہ کرسٹل نما ہو گئے۔ مرسلین کم ہی اتنے غصے میں نظر آتا تھا اور اسے اتنے غصے میں دیکھ ان سب کی جان جاتی تھی۔۔ یحییٰ تھوک نگلتے کھسکتا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مرسلین نے اسکی گردن دبوچی۔۔اب کیا کیا تم نے...؟"بب۔۔بھائی قسم لے لیں مجھ جیسا شریف انسان آپکو موم بتی لے کر بھی ڈھونڈنے سے نہیں ملے گا۔"۔اسکی الٹی بات پر طہ کا ہاتھ سر کو پہنچا اور مرسلین نے آنکھیں گھمائی۔۔آپ بتاؤ روز کیا ہوا ہے..؟مرسلین نے عزہ سے پوچھا جو کھڑی منہ کے زاویے بگاڑ رہی تھی

بھائی یہ ہمیں شاپنگ پر لے کر نہیں جا رہا صرف دو دن باقی رہ گئے ہیں اور ہم نے ابھی تک کچھ بھی نہیں خریدا۔اندازہِ گفتگو ایسا تھا جیسے کوئی ظلم ڈھا دیا گیا ہو۔مرسلین میں انہیں اکیلے بھیجنے کا رسک نہیں لے سکتا بیٹا آپ لے جاؤ انہیں ساتھ۔۔۔آریان نے باہر آتے مرسلین کو مخاطب کیا۔۔بڑے پاپا میں آج فری نہیں ہوں کل لے جاؤں گا۔آج مجھے کورٹ جانا ہے ہیئرنگ ہے۔"وہ تو دو دن بعد تھی نا۔"۔جی دو دن بعد تھی مگر آج ہی کورٹ سے نوٹس آیا ہے۔اچھا ٹھیک ہے بیٹا خیال رکھنا اپنا۔انہیں آپ کل لے جانا۔

آریان عزہ کا سر تھپتھپاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہاں اسے عدالت پہنچنے کی بھی مہلت نہیں ملنی چاہئیے۔ آجکادن وکیل صاحب کااس دنیامیں آخری ہوناچاہئیے اور ایسے ہوناچاہئیے کہ اسکے گھر والے کیااسکی اگلی سات پشتیں بھی خان سے ٹکرانے کا خیال بھی دماغ میں نالائیں۔ جلاڈالو یاکاٹ ڈالو مگر مرسلین رمیز شاہ بچنانہیں چاہئیے۔

مرسلین کورٹ کیلئے نکل چکا تھاوہ جانتا تھابہادر خان کچھ بھی کرے گا تاکہ وہ عدالت نا پہنچ سکے۔ مگر وہ بھی مرسلین رمیز شاہ تھاجسکا کہنا تھااگر اسے اپنی زندگی اتنی ہی پیاری ہوتی تووہ کبھی ان عدالتوں کے چکر میں پڑتاہی نہیں۔ اسلئے تواسنے طہ کو بھی سیکیورٹی بھیجنے سے منع کر دیا تھاابھی وہ اپنے راستے پر گامزن تھااسنے فرنٹ مرر سے بیک ویو پر نظر ڈالی جہاں ایک نہیں تین تین گاڑیاں اسکا پیچھا کر رہی تھیں۔۔ بہادر خان اپنے علاقے کورئیس زادہ معلوم ہوتا تھاجسکے مطابق اسکے علاقے میں رہنے والے تمام لوگ اسکے غلام تھے اور انہیں غلاموں میں انکی بیٹیاں بھی شامل تھیں جنکووہ استعمال کر کے پیروں تلے روند دیتا تھامگر یہ بھی اسکی بدقسمتی تھی کہ اب یہ معاملہ مرسلین رمیز شاہ تک پہنچ گیا تھا۔ اور وہ ان تمام لڑکیوں کو ہر حال میں انصاف دلانے والا تھااور اسکی راہ میں روکاوٹ بننے والے صرف بہادر خان نہیں بلکہ اسکاباپ شجاعت خان بھی تھاجو کسی بھی طرح یہ معاملہ رفع دفع کر دینا چاہتا تھاتاکہ اسکے خاندان کی عزت بنی رہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مگر مقابل جو شخص اس بار انکو ٹکڑا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ انصاف کا رکھوالہ اور قانون پرست انسان تھا وہ کسی بھی صورت معاف کرنے والوں میں سے نہیں تھا وہ ہر حال میں مجرم کو پھانسی کے پھندے تک پہنچاتا تھا چاہے پھر ایسے کام میں اسکی اپنی جان ہی کیوں ناداؤ پر لگ جاتی۔ وہ انکی پرواہ کیے بغیر پاؤں ریس پر رکھے گاڑی کی عدالت کی طرف بڑھا چکا تھا جیسے ہی اسنے گاڑی کی رفتار بڑھائی۔ پیچھے آتے لوگوں نے اس پر فائرنگ سٹارٹ کر دی وہ ڈرائیونگ میں ماہر شخص انکے ہر وار سے بچتا اپنی منزل کی طرف گامزن تھا تبھی ایک موڑ سے گزرتے ہیوی بائیک ہوا سے باتیں کرتی اسکی گاڑی کے قریب آئی۔

تمہارے باراتی تمہارے پیچھے ہی ہیں...! نتاشا نے بائیک کی سپیڈ بڑھاتے تیز آواز میں کہا۔۔ مگر میں نے انکی کوئی بیٹی نہیں بھگائی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ تڑخ کر کہتا گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھا گیا۔ اسکے جواب پر نتاشا کا میٹر آؤٹ ہوا تو وہ بھی بائیک بھگاتی گاڑی کے قریب آئی۔۔ ایسا کرنا تو دور تم نے اگر سوچا بھی تو میں تمہیں جہنم رسید کر آؤں گی مرسلین شاہ !..

مجھے چیلنج مت کرو نتاشا رضا میں وہ ہوں جو اگر چاہے تو ایک وقت میں دس لڑکیوں کے دلوں میں اپنا آپ ایسے بسا سکتا ہوں کہ وہ جیئے گئی بھی تو میرا نام لے کر اور مریں گئی بھی تو مجھے یاد کر کے۔ آج اسکی

ٹون ہی نہیں وہ خود بھی پورا کا پورا بدلہ ہوا تھا۔ نتاشا سامنے خالی سڑک کو دیکھتی اسکی بات سن کر کچھ سوچنے لگی پھر اسکی طرف دیکھا۔ جو آنکھوں میں عجیب سا تمسخر لیے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔ چیلنج ایکسیپٹڈ مرسلین شاہ۔ مگر اسکے بعد جو ہو گا اسکی ذمہ دار میں نہیں ہر گز نہیں ہوں گئی۔ وہ آندھی طوفان بنی وہاں سے غائب ہوئی۔۔ پاگل عورت۔ مرسلین نے پیچھے آتے گنڈوں کو دور سے آتے دیکھ گاڑی کی سپیڈ بڑھائی ہی تھی کہ سامنے سڑک پر کھڑی بائیک کو دیکھتے وہ چوکنا ہوا مگر اسکے ہوش تب اڑے جب بائیک کے قریب وہ دونوں ہاتھوں میں گنز تھامے زمین پر گھٹنا ٹیکے بیٹھی تھی ہیلمٹ ویسے ہی لگا تھا۔ سامنے سے ہٹو بیوقوف عورت۔ مرسلین چیخا مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ مرسلین نے گاڑی اسکے قریب سے جیسے ہی گزاری۔ نتاشا نے پیچھے آتی گاڑیوں کو قریب آتے دیکھ دونوں ہاتھوں میں پکڑی گنز سے ان پر فائرنگ سٹارٹ کی تھی اسکا نشانہ بہت پکا تھا اور اگلے چند منٹوں میں انکی تینوں گاڑیوں کے ٹائر سے چرچراہٹ کی آواز آئی اور گاڑیاں سڑک پر غیر متوازن طریقے سے گھومتی ایک دوسرے میں لگی تھیں۔

وہی دوسری طرف سے طہ کہیں سے نمودار ہوا اور مرسلین کو گاڑی سے اترتے دیکھ حوالداروں کو ان سب کو گرفتار کرنے کا آرڈر دیتے خود وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا کیونکہ پلان اسکا نہیں نتاشا کا تھا مگر گردن مرسلین کے ہتھے اسکی ہی چڑھنی تھی

مرسلین اسے بھاگتے دیکھ تاسف سے نتاشا کی طرف مڑا جو گن ویسٹ میں رکھے اس سے پہلے اسکی گاڑی کی طرف پہنچی تھی۔

آئیس بی... اسکے آدھے الفاظ منہ میں ہی دفن ہوئے تھے مرسلین نے اسکی بازو پکڑے کھینچ کر اپنے سامنے کرتے گاڑی سے پن کیا تھا۔

سمجھتی کیا ہو تم خود کو ہاں...؟ مرسلین کے سوال پر نتاشا کی آنکھوں میں چمک ابھری۔ وہ کچھ کہتی مرسلین اسکے منہ پر دھاڑا۔ خبردار اگر کوئی فضول جواب دیا تو... جان لے لونگا تمہاری۔

اسکا غصہ کم ہونے کے بجائے بڑھتا جا رہا تھا۔ تمہاری بے رخی جان ہی لے رہی ہے آئیس بیئر پلیز معاف کر دو۔ ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھیں جھلملائی۔ مرسلین کوفت سے اسکے چہرے کو دیکھتا رخ موڑ گیا۔ معاف نہیں کر سکتے کیا..؟ وہ بھرائے لہجے میں بولی تو مرسلین نے رخ پھیرتے چہرا اسکے

اتنے نزدیک کیا کے نتاشا اگر ذرا سا ہلتی تو اسکا چہرا مرسلین کے چہرے سے مس ہوتا۔وہ جانتی تھی یہ سب وہ صرف اسے مزید تکلیف پہنچانے کیلئے اور خود سے دور کرنے کیلئے کر رہا ہے۔ مگر نتاشا اب کسی صورت اس سے دور ہونے کا تصور نہیں کرنے والی تھی چاہے پھر مرسلین کچھ بھی کر گزرتا۔۔مجھے اس شخص کا نام بتاؤ جو وہاں موجود تھا میں تمہیں معاف کر دوں گا۔مرسلین کا ٹھنڈا یخ لہجہ اور سانسوں کی گرم تپش نتاشا کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گئی

آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا اسنے آج تک خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس نہیں کیا تھا مرسلین نے اسکے پھسلتے آنسو کو دیکھ بے رخی سے نظریں پھیری اور اسکی ملتجائی نظروں کو نظر انداز کر گیا۔۔میں تم پر بھروسہ کرتا تھا اسنے تھا پر زور دیا مگر اب مجھے تمہارے بارے میں سوچ کر ہی صرف تکلیف ملتی ہے۔ میں کیسے کروں تمہیں معاف مجھے بتاؤ۔مرسلین ذرا سا دور ہٹتے گویا ہوا۔

ناراضگی تو میری بھی بنتی ہے تم نے مجھے دوسری لڑکیوں کے ساتھ کمپیئر کیا۔تمہیں لڑکیوں پر یقین نہیں ہے اور تم نے مجھے بھی انہی میں شا...مل...نتاشا جو چہرا جھکائے بولے جا رہی تھی اسے ایکدم سے خیال آیا تو زبان پر فقل لگا تھا مگر اس سے پہلے مرسلین نے اسکی گردن دبوچ کر چہرا اوپر کیا۔اور سپاٹ نظریں اسکے چہرے پر گاڑھ دی۔۔کس لحاظ سے یہ بات کی ہے تم نے...جواب دو کیا جانتی ہو

تم جس کی بنا پر تم نے کہا ہے کہ مجھے لڑکیوں پر بھروسہ نہیں ہے۔ مرسلین کی سنجیدگی اور غصے سے بھری نظروں کی تاب نالاتے اسنے خود کو دل ہی دل میں سو صلوتیں سنائی تھیں۔۔ اگر اسے معلوم ہو جاتا وہ اسکے پاسٹ کے بارے میں جانتی ہے تو یقیناً اسکے بہنوئی کے قُل کل کے دن میں پڑھے جا رہے ہوتے۔۔ مم... میرا مطلب تھا تم کسی لڑکی سے بات نہیں کرتے اور تم مجھے بھی انہی لڑکیوں میں شامل کر رہے ہو یہ سب کر کے۔۔۔ جیسے تیسے نتاشا نے اپنی جان چھڑانی چاہی تھی۔

یہ سب بھی تمہاری اپنی وجہ سے ہوا ہے۔ مرسلین کہتا کورٹ کیلئے نکل گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تو آج فائنلی تین ہفتے سے چلنے والا کیس مرسلین رمیز شاہ نے اپنی ذہانت اور بہادری کے بل بوتے پر جیت ہی لیا تھا اور ساتھ ہی ان تمام لڑکیوں کو بھی انصاف دلا چکا تھا۔ سب کی مبارکباد وصول کرتا وہ باہر آیا جہاں طہ گاڑی کے بونٹ کے ساتھ ٹیک لگائے اسکے انتظار میں کھڑا تھا۔۔ جیت مبارک ہو بھائی جان۔ طہ اسے جان تب ہی کہتا تھا جب اسے مرسلین پر حد سے زیادہ پیار آ رہا ہوتا۔ مرسلین بھی مسکراتے اسکے بغل گیر ہوا۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتے طہ نے نوٹ کیا وہ کچھ پریشان نظر آ رہا تھا۔ بھائی آپ ٹھیک ہیں..؟ ہاں ٹھیک ہوں۔ مختصر جواب آیا۔ نہیں آپ مجھے پریشان لگ رہے ہیں بھائی۔

طہ نے پھر سوال کیا جس پر مرسلین گہری سانس بھر کے رہ گیا۔۔یار وہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گئی۔ لہجے میں بے بسی سی تھی۔۔کون سی لڑکی بھائی..؟۔۔"وہی جادو گرنی..!"مرسلین نے دانت پیس کر کہا۔۔میں نے آج تک اسے اتنا کمزور کبھی نہیں دیکھا مجھے وہ ایسے بلکل اچھی نہیں لگتی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اپنی اندرونی کیفیت کیسے اور کن لفظوں میں بیان کرے۔میں نے اسے کبھی روتے نہیں دیکھا مگر آج وہ صبح بھی رو رہی تھی اور ابھی... اسنے بات اُدھوری چھوڑی۔

طہ مشتعل سا کھڑا بس اسے سن رہا تھا۔۔تو لڑائی ختم کر لیں بھائی وہ رو بھی تو آپ کیلئے رہی ہے۔اسنے آسان سا حل دیا۔"نہیں بات کوئی اور ہے طہ میں نے جب جب اسے دھتکارا ہے نتاشا کبھی میرے پاس واپس نہیں آئی مگر اب تو جیسے وہ کسی آسیب کی طرح چپک سی گئی ہے مجھے۔"اسکے دل سے اپنے لیے محبت ختم کرنے کے چکر میں وہ لڑکی الٹا مجھے ہی اپنے جال میں پھنسا چکی ہے۔وہ جادو گرنی ہے۔ اسکا اثر میرے سر چڑھ کے ناچ رہا ہے۔میں ناراض رہنا چاہتا ہوں اور اسے روتا بھی نہیں دیکھ سکتا۔وہ بولے جا رہا تھا جب طہ کی نظر اسکی دائیں سائیڈ اٹھی اور پھر اسکی پشت کی جانب۔"بھائی اگر آپ نہیں چاہتے کہ عدالت میدانِ جنگ بنے تو ایک منٹ کے اندر بغیر پیچھے مڑے گاڑی میں بیٹھے اور نکل جائیں یہاں سے۔"طہ جتنے سیریس انداز میں بولا مرسلین کو کھت پت سی ہوئی اور وہ مڑ گیا۔ابھی وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھاگتا وانیہ باہیں پھیلائے اسکے لگے کا ہار بنی تھی۔۔مرسلین نے طہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو تھوڑی دیر پہلے نہیں بتا سکتے تھے۔طہ نے مرسلین سے نظر چراتے نتاشا کو دیکھا جو ہاتھ میں بکے پکڑے اسکو کامیابی کی مبارکباد دینے آئی تھی اسے کسی لڑکی کے اتنے قریب کھڑے دیکھ اسے اپنا آپ آگ میں جلتا محسوس ہوا تھا۔مرسلین نتاشا کو دیکھتا وانیہ سے دور ہٹا تھا۔ "Many many congratulations to you baby..."

"I am happy for you..."

وانیہ اسے چپک کر کھڑی خوشی سے چہکی۔۔۔بے بی کی ماں پیچھے کھڑی ہے اگر تو دیکھ لے تو کبھی کسی کو دیکھنے لائق نہیں بچے گئی۔طہ نے دانت پیس کر کہا۔۔سوری تم نے کچھ کہا کیا طہ۔۔۔وانیہ اسکی جانب پلٹی۔۔نہیں میں نے کہا کہ کرونا پھیلا ہوا ہے تھوڑا سوشل ڈسٹنس کا خیال رکھو ورنہ اگلے دن قبر میں پڑی ملو گئی۔آخری جملہ اسنے منہ میں ہی کہا جو مرسلین سن چکا تھا۔ تھینکس وانیہ۔۔۔نتاشا کا سرخ چہرا دیکھتے وہ بمشکل بول پایا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا اسے نتاشا کے غصے سے کس حد تک ڈر لگتا ہے۔اس جیت کی خوشی میں ایک پارٹی تو بنتی ہے نا بے بی۔وہ پھر سے اسے چپکی۔طہ نے ناگواریت سے اسے دیکھا اور اسکی بازو پکڑے مرسلین سے دور کھڑا کیا۔۔جی ابھی ہمیں کچھ کام ہے آپ کو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

انوائیٹ ضرور کریں گئے بھائی اگر کل تک زندہ بچ گئے تو... اسے گاڑی کی طرف دھکا دیتے طہ بھی مسکرا کر کہتا گاڑی میں بیٹھا۔۔ نتاشا وہاں سے جا چکی تھی۔۔ یار طہ بچا لے مجھے ورنہ وہ پاگل عورت جیسے مجھے دیکھ رہی تھی مجھے لگتا کچا کھا جائے گئی۔ مرسلین نے دہائی دی۔۔ میں اسے بولوں گا بھائی کچا نہیں پکا کے کھالے... اسکے علاوہ میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ طہ نے فقرہ اچھالا تو مرسلین اسے گھور کے رہ گیا۔

اسے آنے والے وقت سے ڈر لگ رہا تھا وہ نتاشا رضا کو جیلیس کرنے کیلئے صرف باتیں کر سکتا تھا ان باتوں کو حقیقت کا روپ دینا اس بہادر انسان مرسلین رمیز شاہ کے بس سے باہر ہی تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہم کہاں جا رہے ہیں اینی... عزہ نے سوال کیا۔ بس یہی قریب ایک پارک ہے وہاں تک۔۔۔ وہ دونوں پیدل ہی واک کرتی جا رہی تھیں۔

عزہ کھلی ہوا میں تر و تازہ فیل کر رہی تھی ذہنی الجھنوں سے کچھ دیر کیلئے چھٹکارا سا ملا تھا۔ دوسری طرف آئیس کریم والے کو دیکھ اینارہ اسے وہی چھوڑے آئیسکریم لینے گئی تب ہی عزہ کا موبائل بجا اسنے ان نان نمبر دیکھ کال اٹینڈ کی۔۔ چہرا کیوں مرجھایا ہوا تمہارا..؟ وہ ڈیول کا پہلا ایسا سوال تھا جس نے عزہ کی

دھڑکنوں کو پہلی بار منتشر کیا تھا۔۔ نہی.. نہیں... میں ٹھیک ہوں۔ عزہ نے بمشکل خود کو متوازن رکھتے کہا۔۔ اگر کوئی پریشانی ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو۔ آئی وِل ہیلپ یو۔ اسکا نرم لہجہ وہ اپنائیت عزہ کو کہیں دور لے جا رہی تھی وہ ڈیول کا نیا روپ تھا یا کوئی جال جسے ابھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

پریشانی ہے تو سہی... ایک انسان ہے جو بزدلوں کی طرح چھپ رہا ہے جسکے لئے دس سال بھی کم تھے وہ اب بھی مجھ سے دور بھاگ رہا ہے۔ وہ ایکدم سے پھٹ پڑی۔۔ تمہیں یقین ہے وہ انسان بزدل ہی ہے.؟۔۔ ہاں مجھے یقین ہے اگر وہ نا ہوتا تو میرے سامنے آجاتا۔ مجھ سے یوں چھپتا نہیں۔ عزہ نے تیز لہجے میں کہا۔

مگر اسنے تمہیں موقع دیا تھا تم میں ہی اتنی صلاحیت نہیں تھی کہ تم اسے پہچان سکو وہ بس تمہیں سزا دے رہا ہے خود کو نا پہچان پانے کی۔۔۔ تو اسے چاہیئے تھا ماتھے پر بلیک ڈیول کا ٹیگ لگا کے پھرے تا کہ میں اسے پہچان سکوں۔ کیونکہ میں کوئی ولی نہیں ہوں جسے الہام ہوں گئے۔۔ مگر میں تو تمہیں تمہاری خوشبو سے بھی پہچان سکتا ہوں تو تم کیوں نہیں... کیا محبت یہ ہنر نہیں سکھاتی...؟ اسکے بھاری گھمبیر لہجے پر عزہ نے سر جھٹکا۔ میرے سامنے آؤ تو بات کرے گئے۔ بہت جلد آؤں گا۔ اسکی سنتے عزہ نے فون رکھ دیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ فلیٹ میں واپس آئی غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا وہ پاگل ہو رہی تھی اس منظر کو سوچتے بس نہیں چل رہا تھا مرسلین کو گولی مار دے۔ مگر وہ سبق سکھانے کی ٹھان چکی تھی احمر کو کال ملائی۔۔ ہیلو احمی..؟"ہاں بول..!"۔۔۔"تجھے ایک لڑکی کی پک بھیج رہی ہوں اسے لوکیشن سے اٹھا اور اپنے اڈے پر رکھ باقی کا کام بعد میں بتاؤں گئی۔"وہ تیز تیز بولی تھی۔

او ہیلو شیطان کی نانی۔ کون ہے تو اور میں کون ہوں... کیا پاگل واگل ہو گئی ہے تو۔ لڑکی کو اٹھا اڈے پر رکھ... کیا میں تجھے کوئی دو ٹکے کا گنڈہ نظر آتا ہوں یا تو کوئی سیریل کلر ہے۔

پولیس آفیسر ہوں غیر قانونی کام نہیں کرتا۔ وہ ایک ہی سانس میں بولے گیا۔ نتاشا نے پاس پڑی دو گلاس کی ٹرے اتنی زور سے زمین پر پھینکی احمر کی بولتی منٹوں میں بند ہوئی تھی۔۔ لڑکی کو اٹھا کے... میرا مطلب ہے کڈنیپ کر کے کال کرتا ہوں۔ اسنے جھٹ سے کہتے کال رکھ دی۔ وہ اس وقت جنونی ہو رہی تھی اور ہوتی بھی کیوں نا۔"وہ جنونیت اور پاگل پن کی اعلیٰ مثال نتاشہ رضا تھی "اسنے زندگی میں صرف حاصل کرنا سیکھا تھا وہ اپنی ماں کا دوسرا روپ تھی۔ اور اب وہ مرسلین رمیز شاہ کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حاصل کرنے والی تھی۔ طہ اور وہ دونوں ولا پہنچے سب نارمل تھا مطلب وہ

فلیٹ گئی تھی مرسلین تھکا ہارا سا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔طہ بھی کمرے کی طرف جاتا موبائل رنگ ہوا نتاشا کی کال تھی اسنے کچھ سوچتے کال اٹینڈ کی مگر آگے سے جو سننے کو ملا وہ اسکے ہوش سلب کر گیا وہ اندھا دھند مرسلین کے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔شام کے سات بج رہے تھے طہ اور وہ نتاشا کے فلیٹ کے باہر پہنچے تھے بیل بجاتے کافی ٹائم گزر گیا۔انہیں فکر نے آن گھیرا۔۔بھائی مجھے لگتا دروازہ توڑنا پڑے گا۔طہ کے کہتے ہی مرسلین نے دو ہی وار میں دروازہ کھولا وہ اندر داخل ہوئے۔فلیٹ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا مرسلین کے دل کو کچھ ہوا۔نتاشا کہاں ہو تم...اسکی آواز میں خوف نمایاں تھا۔

جواب دو کیوں تنگ کر رہی ہو۔میں ایکسپلین کروں گا یار ویسا کچھ نہیں ہے جو تم سمجھ رہی ہو۔وہ اس وقت ہر حال میں اسے اپنی نظروں کے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔۔بھائی میں مین سوئچ ڈھونڈتا ہوں۔طہ کہہ کر فلیٹ سے باہر نکل گیا کیونکہ اسکا کام ختم ہو چکا تھا۔۔نتا...شا...مرسلین کے ہونٹوں پر اسکے نام کی پکار بے ربط ہوئی تھی۔نتاشا نے پیچھے سے آتے اسے کے ناک پر رومال رکھا وہ اسے ہٹا لیتا اگر وہ کوئی عام بیہوشی والی دوا ہوتی تو۔۔۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد مرسلین کو ہوش آنا شروع ہوا اسنے آنکھیں کھولی تو سامنے کا منظر دھندلایا ہوا تھا۔مزید کچھ لمحے لگے۔اسنے آنکھیں کھول کر دیکھا سامنے نتاشا گن

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ماتھے سے ٹیکائے بیٹھی اسے گھور رہی تھی۔ مرسلین نے ہلنے کی کوشش کی مگر وہ چیئر پر رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اسنے نتاشا کی طرف دیکھا جسکی آنکھیں اس وقت حد سے زیادہ لال ہو رہی تھیں۔

یہ سب کیا بچپنا ہے نتاشا کھولو مجھے۔ مرسلین غصے سے گویا ہوا۔ مگر وہ یونہی بیٹھی تھی۔ اگر تمہیں لگتا ہے تم ایسے مجھے گھور کر ڈرا لو گئی تو ہاں مجھے واقع تم سے ڈر لگ رہا ہے۔ اب کے مرسلین نے تھوک نگلتے کہا وہ جانتا تھا وہ لڑکی سائیکو ہے اسکے معاملے میں۔ یہی وجہ تھی جو اسے خوف میں مبتلا کرتی تھی جس پر وہ ہمیشہ قابو پا لیتا تھا مگر آج ایسا نا ہو سکا۔

نتاشا تم پاگل ہو گئی ہو کھولو مجھے... میرا اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسکی مسلسل خاموشی پر وہ زور سے چیخا۔

تم نے مجھے یہ پاگل پن کرنے پر مجبور کیا ہے مرسلین شاہ۔ وہ اسکے قریب آتی بولی۔۔ تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے نا ہی میں باتیں گھما پھیرا کر کرنے کی عادی ہوں۔ نتاشا نے ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھاتے اسکے سامنے کیا۔ اس لڑکی نے تمہیں چھونے کی کوشش کی ہے اور اب اسے اس بات کی سزا ملے گئی۔ مرسلین نے غور سے اس ویڈیو کو دیکھا جس میں وانیہ نیم بیہوشی کی حالت میں چیئر پر گم سم

پڑی تھی۔۔تمہارا دماغ چل گیا ہے نتاشا جانے دو اسے وہ جج کی بیٹی ہے۔۔وہ جج کی بیٹی ہو یا منسٹر کی اسکی جرآت کیسے ہوئی تمہیں ہاتھ بھی لگانے کی۔جج کی بیٹی ہے تو کیا تم اسکی پرائیویٹ پراپرٹی ہو کچھ بھی کرے گئی وہ۔ہر چیز تہس نہس کرتے وہ غصّے سے چنگھاڑی۔مرسلین نے اسکی حالت کے برعکس خود کو آزاد کروانا چاہا۔۔اسے جانے دو نتاشا۔میری بات مان لو پلیز۔غلطی میری ہے تم مجھے سزا دو۔

سزا تو تمہیں بھی ملے گئی مرسلین شاہ مگر زندہ یہ بھی نہیں رہے گئی۔وہ غصّے سے چلائی۔۔اندر لاؤ اسے۔اسکے اونچی آواز میں کہنے پر مولوی صاحب اندر آئے۔۔یہ مولوی یہاں کیا کر رہا ہے۔؟

جس بارے میں تم سوچ رہے ہو۔بلکل وہی کام یہ یہاں سرانجام دینے آئے ہیں۔جواب دھڑلے سے آیا۔۔تت..تم کیا کرنے والی ہو میرے ساتھ..؟وہ زندگی میں پہلی بار کسی لڑکی کے سامنے خوف سے ہکلایا تھا۔۔ڈرو مت...ابھی صرف نکاح کروں گئی تمہارے ساتھ۔آنکھ دبا کر کہا گیا۔مگر چہرے پر پھیلی حد درجہ سنجیدگی نے مرسلین کا سانس روکا تھا۔۔میں یہ نکاح ہرگز نہیں کروں گا نتاشا۔

تمہیں ہر حال میں نکاح کرنا ہو گا مرسلین شاہ ورنہ تمہاری چہیتی کو تو میں جان سے ماروں گئی تم بھی نہیں بچو گئے۔

تو اب تم میں اتنی ہمت آگئی ہے کہ تم مجھے مارو گئی مرسلین شاہ کو۔ مرسلین نے کچھ غصے اور کچھ حیرت سے استفار کیا۔

تو نتاشا نے گن کی نال اسکی طرف گھمائی اور گولی چلا دی۔ مرسلین کی ہلکی سی چیخ کمرے میں گونجی۔ گولی اسکی بازو کے آر پار ہوئی تھی۔۔ میں صرف کہہ نہیں رہی میں کروں گئی بھی مرسلین شاہ۔ کیونکہ تم صرف میرے ہو...! وہ پاگل ہو رہی تھی۔

پاس کھڑا مولوی خوف سے کانپ رہا تھا جبکہ مرسلین شوکڈ تھا۔

وہ لڑکی جو اس پر جان چھڑکتی ہے اسے کانٹا تک نہیں چبھنے دیتی تھی اسنے ہی اس پر گولی چلا دی تھی۔۔ میں کسی صورت نکاح نہیں کروں گا سمجھی تم جو کرنا ہے کر لو۔ مرسلین کا میٹر گھوما تو اسنے چیخ کر کہا۔ جواباً نتاشا استہزائیہ ہنسی۔ ہاں گولی مار دو اسے۔ احمر کو حکم دیتے اسنے موبائل اسکی طرف گھمایا۔

جہاں صرف وہی لڑکی نظر آ رہی تھی شوٹر سامنے نہیں تھا اور وہاں بھی گولی کی آواز گونجی۔ ساتھ لڑکی کی چیخیں بھی۔

مرسلین نے آنکھیں پھاڑے اس لڑکی کی بازو کی طرف دیکھا جہاں سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔۔اگر نہیں چاہتے اگلی گولی اسکے دل کے آر پار ہو تو میری شرط مان لو۔مرسلین نے بے بسی سے اسکی طرف دیکھا۔مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔نتاشا کے کہنے پر نکاح شروع ہوا۔پہلے مرسلین سے پوچھا گیا جس نے نتاشا کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے..؟وہ دوسری بار بھی خاموش رہا۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے..؟مولوی صاحب نے تیسری بار پوچھا۔نتاشا نے اٹھتے مرسلین کے ماتھے پر گن ٹکائی۔اب بولو قبول ہے ورنہ۔۔۔نتاشا نے نال پر زور دیا مرسلین نے آنکھیں گھمائی لمبی سانس بھری ایک نظر نتاشا کو دیکھا۔اور بول دیا۔"قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے"وہ ایک ہی بار میں بول گیا۔تو آخر اس جادوگرنی نے اسے آج پوری طرح سے اپنے شکنجے میں پھانس لیا تھا کچھ کی قسمت ایسی بھی لکھی ہوتی ہے مرسلین شاہ بس سوچ کے رہ گیا تھا۔

مولوی صاحب اسکی طرف پلٹے۔نتاشا نے انتہائی اطمینان سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تین بار قبول ہے کہا تھا۔

تو آخر آج سے قصہِ جدائی ختم ہوا اور اب سے قصہِ لڑائی کبھی نا ختم ہونے والی جنگ کا آغاز ہوتا ہے۔

طہ تالی بجاتے باہر آیا۔

مرسلین اسے دیکھ حیرت میں مبتلا ہوا مولوی صاحب جا چکا تھا

"دیکھا بھائی کیسے میری معصوم بھابھی نے آپ کو اتنی معصومیت سے اپنا بنالیا..؟"۔۔ہاں گن پوائنٹ پر۔۔۔مرسلین نے دانت کچکچائے۔۔نتاشا ہنسی۔وہ اول درجے کی معصوم اشرف المخلوقات تھی جس نے گن پوائنٹ پر زبردستی اپنے کرش سے نکاح کیا تھا کمینا انسان تو بھی اس سب میں شامل تھا۔ میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔مرسلین بھڑک اٹھا۔میں اکیلا نہیں تھا طہ نے اشارہ دیا جس پر ڈاکٹر اسد بھی باہر آئے تھے۔

آپ بھی...وہ غش کھانے کو تھا۔۔آپکی مسز نے بتایا تھا آپ بہت ڈھیٹ ہیں ایک گولی تو آپ کو ضرور مارنی پڑے گئی اسلئے میں بھی گواہ کے طور پر آپکی مرہم پٹی کرنے چلا آیا۔وہ ہنسے۔مرسلین نے نتاشا کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

سب کچھ پلان کے مطابق ہوا تھا۔۔اس لڑکی کو چھوڑ دو اب...!"وہ الریڈی جا چکی ہے"نتاشا نے احسان کرنے والے انداز میں بتایا۔

نتاشا موبائل لیے بالکنی میں آئی اور احمر کو انسٹرکشنز دینے لگی۔ڈاکٹر اسکی مرہم پٹی کیے ساتھ مبارکباد دیتا جا چکا تھا طہ اسکے ہتھے چڑھتا اسنے بھی نکلنے والی کی تھی۔

اب فلیٹ میں صرف وہی دونوں تھے۔نتاشا واپس آئی تو مرسلین صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹنے والے انداز میں بیٹھا تھا

گن اور موبائل ٹیبل پر رکھتے وہ اسکے پاس آئی۔۔یہ لو پین کلر لے لو۔درد کم ہو جائے گا۔نتاشا نے پانی کا گلاس اور میڈیسن اسکی طرف بڑھائی۔مرسلین نے آنکھیں کھولی۔اور اسکا ہاتھ زور سے جھٹکا گلاس زمین پر گرتے چور چور ہو گیا۔۔جسکی زندگی میں تم جیسی لڑکی ہو گئی اس پر تو ان دوائوں کا اثر بھی نہیں ہو گا۔وہ غصے سے بولا نتاشا صرف اسے دیکھتی رہی اگلے ہی پل وہ مرسلین کے پاس بیٹھتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔۔مرسلین کا سانس اٹکا وہ چند لمحے ساکت بیٹھا رہا۔۔میں کبھی تم سے لڑائی نہیں کروں گئی نا ہی تھپڑ ماروں گئی نا تم پر گولی چلاؤں گئی بس آخری بار مجھے ان سب کیلئے معاف کر دو۔وہ رو رہی تھی

اگر تمہیں لگتا ہے تمہارے ان آنسوؤں سے میں پگھل جاؤں گا تو تمہاری بھول ہے میں نہیں مانوں گا۔

وہ ضدی انداز میں بولا۔

میں منالوں گئی۔"میں نہیں مانوں گا"...وہ نظریں پھیر گیا۔

میں بہت ضدی ہوں۔۔تو میں بھی بہت ڈھیٹ ہوں۔۔میں تمہاری بیوی ہوں۔نتاشا نے اسکا کالر دبوچے کہا۔۔تو میں بھی تمہارا شوہر...کہتے وہ رک گیا۔نتاشا اسکے زبان سے پھسلتے لفظ کو سنتی گہرا مسکرائی۔مرسلین نے پہلی بار بغور اسکے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کو دیکھا اسے وہ بہت بھلی لگی تھی۔ نتاشا نے اسکی آنکھوں کو ہولے سے انگلی کے پوروں سے چھوا مرسلین نے اسکے ٹھنڈے لمس پر آنکھیں موندلی۔اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔سو جاؤ تھوڑی دیر تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔ نتاشا اسکی آنکھوں کو چھوتے کہہ کر اٹھی ہی تھی بے ساختہ بلا اختیار مرسلین نے اسکی کلائی تھامے اپنے پاس واپس بٹھایا۔وہ خاموشی سے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا شاید وہ اپنے اندر کی حالت سے کنفیوز تھا وہ بولنا تو چاہتا تھا مگر کچھ کہنے کی سکت میں نہیں تھا نتاشا نے اسکے چہرے کے قریب ہاتھ رکھتے جھک کر عقیدت سے اسکی دونوں آنکھیں پر لب رکھے۔اسنے پھر سے آنکھیں موندلیں۔اسکا لمس روح کو سکون بخش رہا تھا دل پر ٹھنڈی پھوار جیسا تھا مرسلین نے اتنے عرصے بعد سکون کی سانس خارج کی

تھی۔اس لڑکی کی محبت میں وہ پگھل رہا تھا اسکا غصہ، انا، ڈھیٹائی سب کہیں دفن ہو گئی تھی۔۔تم بہت بُری ہو...!وہ کافی دیر بعد بولا۔۔نتاشا کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔میں اچھی بن جاؤں گئی تمہارے لیے۔کہتے وہ اسکے پاس سے اٹھی۔۔مرسلین اسے نظر بھر کے دیکھتا وہی لیٹے آنکھیں بند کر گیا۔اسے نیند کی ضرورت تھی نتاشا نے کمفرٹر لا کے اس پر دیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ارسل کی اتنی منتوں کے بعد آج وہ ایک بار پھر کوشش کرنے آیا تھا مرسلین ولا میں موجود نہیں تھا جسکا فائدہ اٹھاتے یحییٰ امیمہ کے کمرے میں آیا جہاں وہ کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی۔ اسنے دروازہ کھٹکھٹایا۔امیمہ نے مڑ کر دیکھا اسکے چہرے پر ناگواری چھا گئی جو یحییٰ سے چھپی نہیں رہی تھی وہ اٹھتی دروازے کے پاس آئی اور اسے بند کرتی یحییٰ دروازہ کھولے اندر آ گیا۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے ابھی کے ابھی میرے کمرے سے باہر دفع ہو جاؤ۔امیمہ نے باہر کی طرف اشارہ دیا۔

میں دو منٹ بات کرنے آیا ہوں صرف وہ سن لو پھر چلا جاؤں گا۔اسنے انتہائی اطمینان سے کہا کیونکہ امیمہ کا ایسا رویہ اب معمول بن چکا تھا۔۔میں نے پہلے بھی کہا تھا یہ میری زندگی ہے اسے میں جیسے بھی جئیوں یہ میری مرضی ہے۔اسکے سامنے آتے سپاٹ انداز میں کہا گیا۔۔یحییٰ نے اگلے ہی پل اسکی بازو

دبوچے دیوار سے پن کیا۔۔ سمجھنے کیا لگی ہو تم خود کو... ایک محبت نا ملنے کا اتنا سوگ کہ خود کو کھائی میں دھکیلنے جا رہی ہو۔ امیمہ کو اسکا کاٹ دار لہجہ چبھا تھا۔۔ اگر تو تم سمجھتی ہو کہ یہ سب کر کے تم مجھے تکلیف دے پاؤ گئی تو افسوس یہ صرف تمہاری سوچ ہی رہے گئی۔ البتہ یہ سب کر کے تم مجھے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہی ہو۔ "تو کرو نا نفرت یحییٰ میر، کرو نفرت کس نے روکا ہے تمہیں.. پر اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ وہ لڑکی جو تمہاری محبت نا ملنے پر نہیں مری اسے تمہاری نفرت سے کوئی فرق پڑے گا تو یہ تمہاری صرف سوچ ہے۔" اسی کے انداز میں تڑخ کر کہتی وہ اسے دھکا دیتی یحییٰ نے اپنے سینے پر رکھے اسکے دونوں ہاتھ جکڑے تھے۔ اسے امیمہ کے رویے پر دلی افسوس ہو رہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا وہ کیسے ضبط کیے ہوئے ہے۔

آخری بار سمجھا رہا ہوں امیمہ شاہ اپنی زندگی کو جہنم مت بناؤ۔

اسنے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔ آج پہلی بار امیمہ کو اپنا نام اتنا برا لگا تھا آنکھیں بے ساختہ جھلملائی تھی۔۔ میری زندگی کو جہنم بنانے والے صرف تم ہو۔ "صرف تم"... وہ جس انداز میں چیخی۔ یحییٰ ششدر کھڑا اسے دیکھے گیا اسکے جسم میں درد کی لہر سی اٹھی۔۔ "اللہ کرے مر جاؤ تم" وہ ضبط کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

باوجود بہت غلط کہہ گئی تھی۔ اور اسے لگا وہ واقع میں مر گیا ہے۔ دل میں عجیب سا درد اٹھنے لگا۔ آنکھوں کے کنارے بھیگے تھے یحییٰ مفلوج ہوتے ذہن کے ساتھ باہر نکل گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لیے کافی بناتی ہوں۔۔ تم نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں میں یہی سو گیا تھا مما پریشان ہوئی ہوں گئی۔ وہ بھی اٹھا۔ نہیں طہ نے وہاں سب سنبھال لیا تھا۔ اسنے عام سے انداز میں کہا۔۔ تم کافی نہیں بناؤ میں واپس جا رہا ہوں۔

فریش ہو جاؤ پھر چلے جانا۔ وہ مصروف سے انداز میں بولی۔

فریش ہو کے کیا تمہارے کپڑے پہنوں گا۔؟ مرسلین نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔ نتاشا نے آنکھیں گھمائی۔۔ طہ نے تمہارا ڈریس بھجوا دیا تھا۔ وہ بولتی فریج کھول کے کھڑی ہو گئی۔ یہ کمینا کبھی نہیں سدھر سکتا۔ اس نے نوٹ کیا وہ اسے دیکھ نہیں رہی۔ وہ بھی سر جھٹکتے فریش ہونے چلا گیا۔

فریش ہو کے واپس آیا تو نتاشا بھی فریش ہوئی کچن میں کھڑی کافی مگ میں ڈال رہی تھی۔ پشت پر اسکے گیلے بال جا بجا بکھرے ہوئے تھے سفید رنگ صاف شفاف چہرا سرخ رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ سفید جینز میں ملبوس وہ سادگی میں بھی اس پر قیامت ڈھا رہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پتہ نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے۔ وہ سر جھکاتے بڑبڑایا۔

اسکی نظروں کے زاویے ہی نہیں بلکہ دل کے راہ بھی اس لڑکی کی جانب پلٹ پلٹ کر جا رہے تھے۔۔ تم فریش ہو گئے یہ... نتاشا اسکی بڑبڑاہٹ پر پلٹی۔ مگر اسے شرٹ لیس دیکھتے اسکے باقی کے الفاظ حلق میں ہی رہ گئے تھے۔ وہ بازو کی پٹی کر دو ورنہ شرٹ خراب ہو جائے گئی۔ مرسلین نے ٹاول صوفے پر پھینکتے اسکی بھٹکتی نظروں کا مفہوم سمجھتے کہا تھا۔ نتاشا ہاں میں سر ہلاتے فرسٹ ایڈ باکس لے کے اسکے پاس آئی اور پٹی کرنے لگی۔ اسکے پاس سے آتی خوشبو مرسلین کے نتھنوں سے ٹکرائی اسنے بازو پکڑے نتاشا کو اپنے قریب کیا اور اسکے بالوں میں چہرا چھپایا۔ نتاشا کے ہاتھ اسکی قربت پر کپکپائے وہ بمشکل خود کو نارمل رکھ رہی تھی۔

تم مجھے اوئیوڈ کیوں کر رہی ہو..؟ اسکی تھوڑی کو پکڑے اسکا چہرا اوپر کیے وہ مدھم لہجے میں بولا۔۔ کیونکہ میں جانتی ہوں یہ سب تم مجھے تنگ کرنے کیلئے کر رہے ہو۔؟ نتاشا نے اسکی نظروں کی تاب نالاتے چہرا موڑا۔۔ کیا کر رہا ہوں میں...؟ گھمبیر لہجہ۔

یہی... بار باریوں تمہارا قریب آنا۔ کیونکہ میں جانتی ہوں تم ناراضگی میں کبھی میرے پاس نہیں آتے۔۔۔ انٹرسٹنگ... اچھا لگا سن کے تم مجھے پہچانتی ہو۔ مرسلین کی آنکھوں میں چمک ابھری نتاشا اسے دیکھنے پر مجبور ہوئی۔۔ پر اگر میں کہوں میں یہ سب ناراضگی میں نہیں کر رہا تو..؟ اسکی تھوڑی کو پکڑے اسنے نتاشا کا چہرا اپنے مزید قریب کیا۔ نتاشا کا چہرا سرخ ہوا۔

ہم.. ہمیں جانا چاہیئے عزہ کی تین کالز آچکی ہیں۔ وہ گھبرائی۔ مرسلین نے دلچسپی سے اسکے چہرے پے آتے جاتے رنگوں کو دیکھا۔ اتنی کیا جلدی ہے نکاح زبردستی کا صحیح مگر تحفہ تو پھر بھی تمہارا بنتا ہے۔ مرسلین نے کہتے جھکتے اسکے گال پر ناک رگڑی تھی نتاشا اسکی قربت میں پگھل رہی تھی دل پسلیاں توڑنے باہر آنے کو تھا۔ وہ اسے دھکا دیتی دور ہٹی۔

مم۔۔ میں باہر ویٹ کر رہی ہوں تمہارا۔ وہ بیگ اٹھائے باہر بھاگی۔ پیچھے کمرے میں مرسلین کا جاندار قہقہہ گونجا تھا۔

وہ دونوں جیسے ہی ولا پہنچے تو اندر سے آتے شور وغل نے انکا استقبال کیا۔ نتاشا اس سے نظریں چراتے اندر کو بھاگتی مرسلین نے اسکی کلائی دبوچے اپنی جانب کھینچا۔۔ یہ.. یہ کیا کر رہے ہو تم... کوئی دیکھ لے

گا مرسلین۔ نتاشا نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔ مرسلین کے ہونٹوں پر تبسم پھیلا۔۔ نکاح تم نے اپنی مرضی سے کیا۔ اب مجھے جھلینا بھی تمہارے ذمے ہے۔" جہاں جب جیسے میرا دل کرے گا میں قریب آؤں گا تم نے سنبھلنا اور مجھے سنبھالنا کیسے ہے یہ تمہارا ہیڈیک ہے۔"۔ مطلب تم مجھ سے بدلہ لے رہے زبردستی نکاح کرنے پر۔؟ نتاشا نے آنکھیں پٹپٹائی۔۔ یہی سمجھ لو۔ مرسلین نے جھکتے اسکے گال پر لب رکھے اور پیچھے ہٹ گیا۔ اسنے آنکھ ونک کی مگر نتاشا تو اسکی حرکت پر ہکا بکا کھڑی تھی۔ وہ اندر کی طرف بڑھتے طہ باہر پہنچ گیا۔ "معلوم ہے کل ہی نیا نیا آپ دونوں کا نکاح ہوا ہے مطلب یہ تو نہیں کہ آپ ایسے نیولی میرڈ کپل کی طرح ہمیں انتظار کی گھڑی میں سوئیوں کی طرح لٹکا دیں۔" تو باز آجا فضول کی بکواس سے۔ مرسلین نے اسکی گردن دبوچے کہا۔ تو وہ نتاشا کی طرف مڑا۔۔ کیسی بھابھی ہو تم اپنے دیور کو مار کھاتے دیکھ رہی ہو۔ میرا کوئی دیور نہیں ہے۔ وہ نروٹھے پن سے کہتی اندر کی طرف بڑھی۔ "شوہر کیا ملا اس لڑکی کے تو مزاج ہی بدل گئے ہیں خدایا۔" طہ نے ہانک لگاتے کہا تو وہ شٹ اپ بول کے چلی گئی۔۔ میں نے پہلی بار اس خونخوار شیرنی کو شرماتے دیکھا ہے بھائی۔ طہ کے بعد اسکا بھی قہقہ گونجا۔ وہ مطمئن سا اندر کی طرف بڑھا۔ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شادی کی شاپنگ کرنے کیلیئے کچھ دیر بعد ہی وہ سب مال کی اینٹرنس پر موجود تھے۔مرسلین کچھ کہتا نتاشا فوراً بولی۔

میں لڑکیوں کو ساتھ لے جاتی ہوں تم سب اپنی اپنی شاپنگ کرلو۔نتاشا کے فیصلے پر اور کسی کے نا سہی لڑکوں کے منہ بنے تھے

نہیں...مرسلین بھی بولا وہ جانتا تھا نتاشا اس سے دور بھاگ رہی ہے۔بڑی مما نے کہا ہے کہ دولہا دولہن اپنی شاپنگ خود کریں نا کہ کسی اور کی پسند سے۔خاص اسکی نظروں میں نظریں ڈالے باور کروانے والے انداز میں کہا گیا۔اسلیئے طہ تم عفاف کو لے جاؤ اور اسے اسکی پسند سے شاپنگ کروادو۔

"اوکے بھائی۔"تابعداری سے کہتے اسنے عفاف کی طرف دیکھا جو منہ بسورے کھڑی تھی۔

امیمہ منیب کب آرہا ہے.؟؟طہ نے سوال کیا۔بھائی تھوڑی دیر تک۔اوکے پھر ایناره بچے آپ عزہ اور امیمہ کے ساتھ جاؤ۔منیب آجائے گا تو تم اس کے ساتھ شاپنگ کرلینا۔جہاں مرسلین نے ایناره کہا وہی پیچھے سے یحییٰ کے ساتھ آتے احمر کے کان کھڑے ہوئے تھے اسنے نظر دوڑائی جہاں وہ عزہ کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ساتھ کھڑی باتوں میں مگن تھی۔۔یہ یہاں کیا کر رہی ہے..؟کیوں تمہیں نہیں معلوم..؟یحییٰ نے موبائل میں دیکھتے کہا۔"کیا نہیں معلوم..؟"اسے تشویش ہوئی۔

یہ عزہ کی نیو باڈی گارڈ ہے کچھ چار دنوں سے۔اور احمر کی شکل دیکھنے والی ہوئی تھی۔یحییٰ نے اسے دیکھا۔اور اسکی ہنسی چھوٹی۔کمینے تم کیوں دانت نکال رہے ہو۔خوشی ہو رہی ہے بہت خوشی ہو رہی ہے مجھے آج تک لگتا تھا ملک ولا میں جو بھی ہوتا ہے اسکی خبر سب سے آخر میں مجھے ہوتی ہے آج یہ جان کر خوشی کی انتہا ہوئی ہے کہ ایک بندہ اور بھی ہے ملک ولا میں مجھ جیسا۔یحییٰ اسے دھپ رسید کرتا قہقہہ لگا گیا۔اسکے لئے واقع خوشی کا سماں تھا۔احمر اسے مارنے کو بھاگا۔یحییٰ مرسلین میں بجا۔سب نے انہیں دیکھا۔تم دونوں کونسی ریس میں بھاگ رہے ہو۔وہ تپ کر بولا۔بھائی احمر کہہ رہا تھا اسے بھی ایک عدد لڑکی چاہیئے شاپنگ کرنے کیلئے۔جہاں یحییٰ نے گلا پھاڑ کے کہا وہی اینارہ نے اسکی طرف دیکھتے آنکھ دبائی دی۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا یہ جھوٹ بول رہا ہے اپنی ہونے والی دلہن آئی نہیں ابھی تک۔میرے لیے ڈھونڈے گا۔احمر نے دانت کچکچائے۔نینا کہاں ہے یحییٰ۔۔۔؟آرہی ہے وہ بھائی...وہ سب جواب

سنے خاموش ہو گئے۔۔اوکے تقریباً دو گھنٹے بعد سب اسی جگہ پر پہنچ جانا۔سب اوکے بول کر ادھر ادھر نکل گئے۔

میں سب سمجھ رہی ہوں تم یہ سب کیوں کر رہے ہو..؟سب کے جاتے ہی وہ اکیلے ہوئے نتاشا تپ کر بولی۔۔کیا کر رہا ہوں میں اور کیوں..؟مرسلین نے اسکی کلائی دبوچے اپنی جانب کھینچ کر پوچھا۔۔میرا ہاتھ پکڑے اور دور رہے بغیر بھی بات ہو سکتی ہے۔

مگر میں تو تمہارے قریب رہنا چاہتا ہوں۔اسنے بال کان کے پیچھے اڑستے کہا۔نتاشا بس اسے دیکھ کے رہ گئی۔۔مم۔۔مجھے شاپنگ کرنی ہے مرسلین پلیز۔۔۔وہ اپنا آپ چھڑوانے لگی۔"تم میرے ساتھ شاپنگ کرو گئی اور میری پسند سے۔"دو انگلیوں سے اسکا گال ٹریس کرتے وہ مخمور ہوتے لہجے میں بولا۔۔تم یقیناً اس پل کو کوس رہی ہو گئی ناجب تم نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا تھا۔نتاشا کی بے تاثر چہرے کو دیکھتے مرسلین نے اسے مزید تپانا چاہا تو وہ مسکرا دی۔۔میں تو ہر گزرتے پل کے ساتھ اللہ کا شکر ادا کر رہی ہوں کہ میں نے تمہیں اپنا محرم بنالیا چاہے زبردستی ہی سہی۔وہ مزید مسکرائی تو اسکی مسکراہٹ سمٹی۔

تمہارا مجھے یوں تنگ کرنا مجھے بلکل بھی اڑیٹیٹ نہیں کرتا آئیس بیئر۔۔۔بلکہ خوشی ہوتی ہے یہ دیکھ کے تم خوش ہو چاہے پھر مجھے تنگ کر کے ہی سہی...وہ والہانہ انداز میں مسکرائی۔

مرسلین نے اپنا پلان فیل ہوتا دیکھ اسکا ہاتھ نرمی سے تھام کر لبوں سے لگالیا۔۔میں نے یہ نہیں کہا کہ تم ایسی لوفرانہ حرکتوں پر اتر آؤ۔اسکے سینے پر ہاتھ رکھے کھڑی نتاشا غصہ ہوئی۔مرسلین کا مدھم قہقہہ ابھرا۔۔تمہیں تنگ کرنے کیلئے تمہارا شوہر کسی بھی قسم کی لوفرانہ حرکت کرے گا۔اسنے دل جلانے والی مسکراہٹ میں کہا۔۔اور کب تک تم مجھے زبردستی کے نکاح پر ایسے سزا دو گئے۔نتاشا اسکی حرکت پر کرنٹ کھا کے پیچھے ہٹی۔وہ تو اچھا تھا وہ دوپہر کا وقت تھا اسلئے مال میں زیادہ بھیڑ نہیں تھی۔

جب تک میرا دل کرے گا اور ہاں سزا کی نوعیت میں اضافہ بھی ہو سکتا تھا البتہ کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔مرسلین آگے چلتا ذو معنی لہجے میں بولا تو نتاشا بھی سر جھٹکتے اسکے پیچھے چل دی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ موبائل پر کسی سے بات کرتا آگے بڑھ رہا تھا عفاف اسکے قدم کے ساتھ قدم ملانے کے چکر میں چل کم بھاگ زیادہ رہی تھی وہ کال پر محو گفتگو تھا عفاف کے پاس موقع اچھا تھا طہ کی نظر سے بچتے اسنے بھاگنے کی ابھی سوچی ہی تھی موبائل پے بات کرتے طہ نے اسکی بازو دبوچ لی۔اچھا ٹھیک ہے میں آپ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کو باقی کی ڈیٹیلز آفس میں آ کے دیتا ہوں۔ ادھر بات ختم کرتے اسنے اپنے قریب کھڑی پنک اور وائیٹ کلر کی گھنٹوں تک آتی فراک میں ملبوس لڑکی کو بغور دیکھا۔۔ میں بات وہاں کر رہا تھا مگر میرا دھیان تمہاری طرف ہی تھا۔ اب بتاؤ کیوں بھاگ رہی تھی۔ طہ نے قدرے نرمی سے استفار کیا۔۔ مجھے آپکے ساتھ شاپنگ نہیں کرنی۔ منہ بسورے کہا گیا۔ کیوں نہیں کرنی میرے ساتھ شاپنگ... اسنے فوراً پوچھا۔ آپ برے ہیں آپ نے مجھے ہرٹ کیا اور میرے دوست... میرا مطلب ہے اسکو بھی... عفاف کی زبان پھسلتی طہ کی سرد نظروں کا ارتکاب دیکھتے اسنے بات کو درست کیا تھا۔

بھاڑ میں گیا وہ انسان ہمارے اتنے امپورٹنٹ دن پر بھی تم اس شخص کا رونا رو رہی ہو ابھی تک۔ طہ طیش میں آیا ضبط سے بولا۔ عفاف سہم سی گئی۔ چلو اب... اسکی شکل بتا رہی تھی وہ رو دے گئی اسلئے طہ مزید کچھ کہے بغیر چل پڑا۔

وہ دونوں بوتیک میں اینٹر ہوئے۔ وہاں پر موجود سٹاف نے فنکشن کے حساب سے اسکے سامنے ڈریسز رکھے۔ عفاف کنفیوز سی ان سب کو دیکھ رہی تھی طہ اسکی الجھن سمجھتے اسکے پاس آ کے بیٹھا۔ اور ڈریسز دیکھنے لگا۔۔ یہ تمام ڈریس بہت ہیوی ہیں میری لٹل برائیڈ سے اپنا آپ سنبھالا نہیں جاتا وہ اسے کیسے سنبھالے گی۔ طہ نے فقرہ اچھالا۔ عفاف کا چہرا اسکے لہجے کی شگفتگی پر جھکا تھا۔ ایکچولی سر۔۔۔ سٹاف

ممبر مسکرائی۔ اجکل برائیڈز ایسے ہی ہیوی ڈریسز پہنتی ہیں۔ اور اپکی لٹل برائیڈ پر یہ بہت سوٹ کرے گا ماشاءاللہ سے وہ ہیں بھی بہت خوبصورت باقی انہیں سنبھالنے کیلئے اللہ نے آپ کو انکی زندگی میں بھیجا ہی ہے۔

وہ کہتے مدھم سا مسکرائی۔ طہ کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ رینگی جسے دیکھتے عفاف خجالت کے باعث چہرا جھکا گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

منیب آچکا تھا اسلئے امیمہ اسکے ساتھ ہی شاپنگ کرنے جا چکی تھی عزہ اور ایناره جوتوں کی شاپ میں کھڑی جوتے ٹرائے کر رہی تھی عزہ اپنا ڈریس لے چکی تھی ایناره بھی اسکی ہیلپ کر رہی تھی تبھی ایناره کا موبائل بجا۔ وہ نمبر دیکھتے شاپ کی پچھلی سائیڈ پر آئی۔۔ وہی دوسری طرف اسکے نکلتے ہی بلیک ہالف سلیوز ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز میں ملبوس چہرے پر ماسک لگائے ایک خوبرو شخص شاپ میں اینٹر ہوا۔ وہاں موجود تمام لوگ اسے ستائش نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔ ہالف سلیوز کی وجہ سے اسکی سفید وینی بازو فٹ شرٹ کی وجہ سے اسکا کسرتی جسم نیلی آنکھوں میں لمحہ بالمحہ اترتی چمک ہر ایک کی

نظر اسکی جانب کھینچ رہی تھی۔۔ مگر وہ مغرور انسان اپنی مخصوص چال چلتا بغیر کسی کی جان لٹاتی نظروں کی پرواہ کیے آگے بڑھ رہا تھا۔

اینی دیکھو یہ کیسی ہے..؟ عزہ نے اپنے سفید پاؤں سے نظر اٹھائے سر اٹھا کے اسے مخاطب کیا جو وہاں تھی ہی نہیں۔

یہ کہاں گئی۔ وہ بڑبڑائی۔ تبھی سٹاف ممبر کا ایک لڑکا ہاتھ میں ہیل پکڑے اسکی طرف آیا۔۔ میم یہ رہی ہیل جو آپ نے کہی تھی۔ عزہ ابھی کوئی جواب دیتی سٹاف ممبر نے جھکتے اسکے پاؤں سے خود ہی جوتا نکالا اور وہ سامنے رکھی ہیل اسے پہنانی چاہی۔

وہ منظر دور کھڑے سکندر نے جبڑے بھینچے ضبط سے دیکھ کر برداشت کیا عزہ جو اسے منع کر رہی تھی سکندر نے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے ایک زوردار کک اس کی پشت میں ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا۔۔ یہ کیا بدتمیزی ہے..؟ جہاں وہ لڑکا غصے سے بولا۔ وہی عزہ بھی ناک بھنوئیں چڑھائے اس شخص کو دیکھنے لگی مگر اسے پہچانتے ہی اسکے تاثرات پل میں نارمل ہو گئے اسنے کچھ کہنے کے بجائے ویسٹ سے شرٹ اٹھائی وہاں موجود گن دیکھتے وہ لڑکا نو دو گیارہ ہو گیا۔ عزہ ابھی بھی ویسی ہی حالت میں بیٹھی

اسے تک رہی تھی۔ تبھی سکندر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا۔ ہیل اٹھائی اسکے سفید دودھیا پاؤں کو اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں قید کیا اور اس سرخ رنگ کی ہیل کو انتہائی نرمی سے عزہ کے پاؤں کی زینت بنادی۔

اگر کوئی دیکھتا تو اپنا سر پیٹ لیتا، صدمے سے قومہ میں چلا جاتا۔ ترکیہ کا گینگسٹر جس کے روبرو آنے سے ہی لوگوں کی جان جاتی تھی وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ایک لڑکی کو ہیل پہنا رہا تھا۔

عزہ حیرت میں تھی کیا وہ اسکے لئے اتنی اہم تھی کہ وہ اسکے قدموں میں جھکا اسے جوتے پہنا رہا تھا۔۔ میرے علاوہ کوئی اور تمہیں ہاتھ لگاتا تو میرا دل کرتا میں اسے گولی مار دوں۔ بس تمہاری وجہ سے ایسا نہیں کیا۔ مگر میں معافی صرف ایک بار ہی دیتا ہوں کیونکہ اگلی بار کیلئے میں نا اس وجہ کو زندہ رہنے دیتا ہوں نا ہی اپنے اشتعال پر قابو رکھتا ہوں۔ اسلئے تم بھی الرٹ رہا کرو۔ اسکی معصومیت سے لبریز شفاف نیلی آنکھوں میں اپنی سرد سفاکیت سے بھرپور نیلی آنکھیں گاڑھے وہ عزہ کو سٹپٹانے پر مجبور کر گیا۔۔ شکریہ۔۔ اسنے سر اثبات میں ہلاتے کہا۔

"کافی کیلئے پوچھا تو شٹ اپ..." ..... "لنچ کیلئے پوچھا تو شٹ اپ.." ..... "شاپنگ کیلئے پوچھنے والا تھا تو بھی یہی جواب دماغ میں آیا مگر کیا کہنے ہیں لٹل اینجل جوتے پہنائے تو شٹ اپ نہیں کہا۔" سکندر نے شریر لہجے میں سوال کیا۔ وہ بس اسے دیکھتی رہی۔ اسکا انداز ایسا تھا جیسے ان میں صدیوں کی بے تکلفی ہو۔

وہ کہہ کر پلٹا ہی تھا عزہ نے اسے جالیا۔ "تم ایسے نہیں جاسکتے..!" "کیسے..؟ سکندر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

بغیر اپنا چہرا دکھائے۔ اسنے استحقاق بھرے لہجے میں کہا۔

سکندر کو اس لڑکی کا کانفیڈنس ہمیشہ ہی حیران کرتا تھا۔

کیا کرو گئی میرا چہرا دیکھ کر... تم جتنا خوبصورت نہیں ہوں۔

میک اپ کروں گئی تمہارا اب چہرا دیکھاؤ۔ وہی کانفیڈنٹ لہجہ۔

سکندر ہنسا۔ عزہ پیچھے ہوتی کاؤنٹر کے پاس رکی۔

تم واقع اتنی بہادر ہو یا میرے سامنے بن جاتی ہو۔ اسکے دونوں اطراف میں بازو ٹکائے چہرا نزدیک لاتے پوچھا گیا عزہ نے آئی برو اچکائی۔۔ اپنی بہادری کا تو معلوم نہیں پر تمہاری بہادری دیکھ چکی ہوں میں۔ خفگی سے کہا گیا۔۔۔ میری بہادری پرکھنے کیلئے ابھی اتنا ہی کافی ہے کہ تم پبلک پلیس میں میرے حصار میں اتنے قریب کھڑی ہو۔ کہ دیکھنے والا ہمیں کپل سمجھے گا۔ وہ بھی رومینٹک کپل...! سکندر نے آنکھ ونک کی۔ اسے غصے میں خیال ہی نہیں رہا تھا مگر جب خیال آیا تو عزہ کے گال سرخ ہوئے۔

جانے دے مجھے۔۔۔ ہٹیں..! اسے چھونے سے گریز کرتی وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ سکندر نے آئی برو اچکائی اور پیچھے ہٹ گیا۔

الٹے قدم پیچھے کی جانب لینے لگا۔ مگر نظریں اس پر ہی جمی تھیں۔۔ کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے..؟ کہنے کو دس سال پرانا عاشق تھا مگر اتا پتہ کچھ نہیں۔ وہ ہر ملاقات میں یہی سوچتی رہ جاتی کہ وہ اسے شادی کیلئے پروپوز کرے گا مگر شاید اس بلیک ڈیول کا دماغ واقع خالی تھا اسلئے آج ہمت کر کے عزہ نے خود ہی پوچھ لیا اسنے دیکھا تھا اس سوال پر سکندر کے قدم تو رکے تھے ساتھ آنکھوں میں عجیب سا تاثر ابھرا تھا وہ پہچاننے سے عاری تھی وہ خوش تھا یا نہیں۔۔ نہیں میری کوئی بیوی نہیں ہے۔ جواب گھما پھیرا کر دیا گیا۔۔ ہاں مگر بیوی لانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تمہیں اپنی شادی میں ضرور انوائیٹ کروں گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیونکہ تمہارے بغیر میری شادی میں مجھے مزہ نہیں آئے گا۔ سکندر کی بات سنتے عزہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں میں حیرت سموئے اسے دیکھا وہ کیسے اتنی آسانی سے کسی اور سے شادی کر سکتا ہے جبکہ اسنے خود دس سال میں اسکے علاوہ کسی اور کا تصور تک نہیں کیا تھا۔ وہ جا چکا تھا عزہ وہی دیوار سے لگی سوچوں میں غرق ہوئی

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کسی نے انتہائی بے دردی سے اسے پیچھے کی جانب کھینچا تھا

اب کونسا نیا کھیل کھیل رہی ہو ملک ولا میں گھس کے..؟

میں جو کہتی ہوں وہ کر کے دکھاتی ہوں تمہیں میری شکل سے نفرت تھی تو بس میں ہر پل تمہارے سر پر منڈلانے کیلئے وہاں بھی پہنچ گئی۔ اسنے شوخ لہجے میں کہا۔ مگر مجھے افسوس ہوا ایس پی صاحب آپ اپنے وعدے سے مکر گئے۔ اسکی براؤن آنکھوں میں جھانکتی وہ نرمی سے بولی۔ کونسا وعدہ...؟ احمر نے موبائل پر شو ہوتے میسج کو پڑھتے پوچھا۔ مجھے اپنی بیوی بنانے کا وعدہ اور کونسا...! وہ بھڑک ہی اٹھی۔۔ کب بنانا ہے تمہیں اپنی بیوی...؟ وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے کوئی مہندی والی باجی لڑکی سے پوچھتی ہے کونسا ڈیزائین بنوانا ہے... اوہیلو میں کوئی ڈبل روٹی یا بھنڈی توڑی نہیں ہوں جسے تم بناؤ

گئے۔ چلتی پھرتی حسین خوبصورت سی سمجھدار لڑکی ہوں۔ تو یہ بھاؤ کھانے کا ناٹک بند کرو اور سیدھے مدعے پر آؤ۔ اسکا کالر دبوچے وہ اپنی توہین پر تپ اٹھی۔۔ چلتی پھرتی حسین خوبصورت کا تو پتہ نہیں... مگر چلتی پھرتی ڈیڑھ گز لمبی زبان رکھنے والی لڑاکا لڑکی تم ضرور ہو۔ احمر بھی تپ کر بولا۔۔ بول تو ایسے رہا ہے جیسے میری زبان ماپ کے بیٹھا ہو۔۔ بکواس بند کرو فضول لڑکی۔ احمر اسکی گوہر افشانی پر بل کھا کے رہ گیا۔۔ میسج کروں گا جب نکاح کرنا ہو گا ابھی مجھے کچھ کام ہے جاؤ یہاں سے۔۔۔ وہ اپنی کہتے چل پڑا۔۔ بات ایسے کر کے گیا ہے جیسے نکاح نہیں ہو گیا کوئی ڈیل ہو گئی جسے یہ مغرور شہزادہ سائن کرے گا۔ تجھے تو ایسا سیدھا کروں گا مسٹر ایڈیٹ تیری آنے والی سات نسلیں بھی اینارہ عاظمی کے نام سے ڈریں گئیں۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مرسلین سر... اسے نتاشا کے ساتھ دیکھ احمر نے دور سے پکارا۔

ہوو وہ قریب آ کے رکا۔ سر وہ یحییٰ کا میسج آیا تھا اسکی ہونے والی بیوی خود نہیں آسکتی تھی تو وہ اسے لینے گیا ہے۔

کس کے ساتھ گیا ہے..؟۔ارسل آیا تھا۔احمر کی ارسل سے اچھی جان پہچان تھی اسلئے وہ اسے جانتا تھا۔اوکے ٹھیک ہے وہ آجائے تو مجھے انفارم کر دینا باقی ایک دفعہ لڑکیوں کو دیکھ آؤ۔احمر اوکے کہتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

ارسل اور وہ دونوں گاڑی سے اترتے اس ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔جہاں پر نینا نے انہیں آنے کا کہا تھا۔اتنی ایمرجنسی میں پتہ نہیں اس لڑکی نے مجھے کس سے ملانا تھا۔یحییٰ ارسل کے ہمراہ چلتا بولا۔ہو گا کوئی فیملی ممبر...ارسل نے کہا۔۔ویسے تو بتا تیرا معاملہ کہاں تک پہنچا۔؟یحییٰ نے نینا کو تلاش کرتے سوال کیا۔ارسل ہنکار بھر کے رہ گیا۔۔یحییٰ نے ایک نظر اسکے افسردہ چہرے پر ڈالی۔اور پھر اسکی نظریں پلٹی اور انہوں نے وہ منظر دیکھا جو شاید ہی کبھی یحییٰ میر کو اپنی زندگی میں بھولنے والا تھا

اسکی خاموشی نوٹ کرتے ارسل نے بھی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔او تیری یہ تو شہناور ہے اپنا یونی والا۔مگر نینا اسکے ساتھ کیا کر رہی ہے۔؟ارسل نے حیرت میں ڈوبے استفار کیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ساتھ کوئی لڑکی بھی ہے...!ارسل ابھی بول رہا تھا یحییٰ بھاری ہوتے قدم لیے اس ٹیبل کی جانب بڑھا۔ پتہ نہیں کتنی سوچیں تھی جو اس وقت اسکا ذہن مفلوج کر رہی تھی انہیں چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا تو تب لگا جب انہوں نے نینا کے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔ماہرہ...ارسل کے لب پھڑ پھڑائے۔

ان تینوں نے بیک وقت سر اٹھائے ان دونوں کو دیکھا۔ یحییٰ کو دیکھتے ماہرہ اور شہناور کے چہرے پر قاتلانہ مسکراہٹ رینگ گئی۔یہ دونوں کون ہیں نینا اور تم انکے ساتھ یہاں کیا کر رہی ہو..؟ یحییٰ نے بمشکل غصے پر قابو پاتے سوال کیا۔۔نینا سے کیوں پوچھ رہے ہو ہینڈسم میں خود کروا دیتی ہوں اپنا تعارف۔وہ دلربائی سے بولی مگر آنکھوں سے پھوٹتا تمسخر یحییٰ کو غلط طرف اندیشہ دے رہا تھا۔۔یہ جسے تم نینا اقبال کے نام سے جانتے ہو وہ دراصل نینا اقبال خان ہے میری کزن۔میرا وہ ہتھیار جسکے ذریعے آج تمہیں میں نے ماہرہ خان نے وہ شکست دی ہے جسے تم ساری زندگی نہیں بھول پاؤ گئے۔یحییٰ کا چہرا تاریک پڑ گیا۔وہ خالی نظروں سے پیچھے کھڑی نینا کو دیکھ رہا تھا جس نے اسکے ساتھ اتنا بڑا کھیل کھیلا تھا۔ماہرہ نے بتایا تم سٹینڈرڈ سٹینڈرڈ بہت کرتے ہو۔تو سوچا تمہیں ذرا تمہاری اوقات یاد دلائی جائے۔ کیا کہا تھا تم نے ماہرہ خان جیسی لڑکیوں کا کوئی اسٹینڈرڈ نہیں ہے وہ تمہارے قابل نہیں ہیں۔یہی بول کے تم نے ماہرہ کو ریجیکٹ کیا تھا ناں۔نینا کے الفاظ تھے یا تیر یحییٰ کو اپنا آپ چھلنی ہوتا محسوس

ہوا۔۔۔ آج میں تمہیں ریجیکٹ کرتی ہوں یحییٰ میر تم میرے اسٹینڈرڈ کے نہیں ہو۔ وہ تحقیر آمیز لہجے میں بولتی گئی۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی تم نے کہا تھا تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔ اتنا بڑا دھوکہ نہیں دے سکتی تم مجھے۔ یحییٰ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔ بولو جواب دو کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا۔۔۔ کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا جو دل توڑ دیا تم نے میرا۔ میں نے سچی محبت کی تھی تم سے۔۔۔ تمہارے لیے اپنی فیملی کے اگینسٹ تک گیا۔ اور تم ان لوگوں کی وجہ سے میرے ساتھ دھوکہ کر رہی ہو۔ وہ نینا پر جھپٹ رہا تھا مگر راستے میں کھڑے شہناور نے اسے دھکا دیتے اس سے دور کیا۔ اس سے کیا پوچھ رہا ہے مجھ سے پوچھ جو اس کھیل کا ماسٹر مائنڈ تھا تیری وجہ سے میں نے جو ساری یونی کے سامنے زلت سہی تجھے کیا لگتا میں تجھے یونہی جانے دیتا۔۔ بیٹا تو نے بہت غلط جگہ پنگا لیا تھا ماہرہ میری دوست ہے اور دشمن تو ہم دونوں کا ایک تھا بس یہ پلان رچایا تجھے پاگل بنایا اور ٹھیک تیری منگنی سے ایک دن پہلے تجھے عرش سے فرش پر لا پٹخا۔ کیسا لگا گفٹ کبھی نا ہونے والی منگنی کا۔۔۔ شہناور کے پیچھے ان دونوں کے بھی قہقہے ریسٹورنٹ میں گونجے تھے۔ یحییٰ کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی وہ حقیقت تھی جس پر اسے لگا ریسٹورنٹ کی چھت اسکے سر پر آن گری ہے اتنا بڑا دھوکہ اسکے ہونٹوں میں جنبش ہوئی۔ وہ

اپنا آپ نہیں سنبھال پا رہا تھا دل میں مانوس سا درد اٹھنے لگا۔ دل ٹوٹنے کی تکلیف تھی جس وجہ سے وہ تینوں سامنے کھڑے قہقہے لگا رہے تھے وگرنہ یحییٰ میر جیسا طوفان کبھی ہی دیکھا ہو گا انہوں نے اپنی زندگی میں۔۔ تیری تو کمینے بغیرت گھٹیا انسان... ارسل جو یحییٰ کے ریایکشن کے انتظار میں تھا اسے گم سم کھڑا دیکھ شہناور پر جھپٹا تھا۔۔ ایک زوردار مکا اسکے دائیں گال پر مارتے وہ اس پر مزید حملہ کرتا یحییٰ نے اسکی بازو دبوچے پیچھے کیا۔۔ اگر آج میری خوشی کی انتہا نا ہوتی تو میں تجھے اسکا جواب ضرور دینا ارسل مگر تو بھی کیا یاد رکھے گا میں تجھے معاف کرتا ہوں۔ شہناور کا مکروہ قہقہہ پھر گونجا۔

یحییٰ تو چپ کیوں کھڑا ہے کچھ بول کیوں نہیں رہا۔ ارسل اتنی بے عزتی پر اسکا کندھا جھلاتے چیخا۔ مگر وہ تو سپاٹ نظریں غیر مرئی نقطے پر جمائے ایسے کھڑا تھا جیسے پتھر کا ہو گیا ہو۔

وہ ابھی ماتم منا رہا ہے ارسل ڈارلنگ اسے ڈسٹرب مت کرو۔ نینا چہکتی اسکے پاس آئی۔ یہ میری شادی کا کارڈ ہے ٹھیک دو دن بعد میری شادی ہے ضرور آنا مجھے اچھا لگے گا۔ نینا نے کارڈ یحییٰ کے سینے پر پھینک کر مارا۔ اسنے کرب سے آنکھیں میچی تھیں۔

کتنا خوش تھا وہ... پہلی نا سہی دوسری محبت کو وہ اپنا نصیب بنانے والا تھا مگر دوسری بار بھی محبت اسکے حصے میں نہیں آئی تھی۔ وہ خالی ہاتھ رہ گیا تھا۔ ذہن اور جسم ایسے ہو رہا تھا جیسے کسی نے یخ بستہ برف کے ڈھیر میں لا کر اسے کھڑا کر دیا ہو۔ پتھریلی نظریں اس کارڈ پر ٹکی تھیں جہاں نینا کے ساتھ کسی اور کا نام لکھا تھا آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا اور کارڈ کے وسط میں جا گرا۔ ابھی وہ ہوش گنوا تا ارسل اسے گاڑی میں ڈالے وہاں سے نکلا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ملک ولا کے تمام لوگ اس وقت ڈرائنگ روم میں مجتمع تھے۔ یحییٰ نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا ینگ پارٹی بھی شاپنگ سے واپس آچکی تھی۔ آریان اور باقی بڑے پریشان صورت لیے بیٹھے تھے۔ ارسل بھی ان میں موجود تھا۔ ارسل نے ساری روداد انہیں سنا ڈالی تھی۔۔ میں اس لڑکی کا قتل کر دوں گئی اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی میرے بھائی کو دھوکہ دینے کی۔ عزہ اپنے آپے سے باہر ہوتی چیخی۔۔ مجھے ابھی اسی وقت اس لڑکی کا ایڈریس دیں ارسل بھائی میں نے اسکی سات پشتوں کو نانی یاد نا دلائی تو میرا نام بھی عزہ آریان ملک نہیں۔ وہ غصّے کی زیادتی سے چیخی اسکی نظر نینا کے انویٹیشن کارڈ پر پڑی وہ اسے اٹھا کر باہر کو بڑھتی۔ مرسلین اور طہ نے فوراً سے اسے قابو کیا۔۔ مجھے چھوڑ دیں بھائی میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اس لڑکی کا سر پھاڑ کے آؤں گئی ایسے کیسے کر سکتی ہے وہ یحییٰ کے ساتھ۔ مرسلین کی گرفت سے بازو چھڑواتی وہ بے قابو ہو رہی تھی آریان نے اٹھتے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

شششش۔۔۔ کالم ڈاؤن پرنسیس اتنا غصہ نہیں کرتے۔۔ نو ڈیڈ یحییٰ ہرٹ ہوا ہے اسکا کوئی قصور نہیں تھا اسکے ساتھ غلط ہوا میں چپ نہیں بیٹھوں گئی۔ وہ ضدی انداز میں بولی تو اریان نے احتیاطاً کندھے سے لگی اپنی پرنسیس پر گرفت مضبوط کی تھی

ہم اس سے بدلہ ضرور لیں گئیں گڑیا۔ یحییٰ خود اس سے نپٹے گا۔

ارسل نے اسے مطمئن کرنے کو کہا۔ آریان نے نتاشا کو اشارہ دیا جو اسے جیسے تیسے کمرے میں کھینچ کے لے گئی۔۔ کل انگیجمنٹ ہے لوگوں کو کیا جواب دیں گئیں۔۔ لوگوں کی فکر کسے ہے وقاص مجھے یحییٰ کی فکر ہو رہی ہے۔ حمزہ شکست خور لہجے میں بولا۔

تبھی زارا روتے حیام اور طوبیٰ کے ساتھ وہاں آئی تھی۔۔ وہ دروازہ نہیں کھول رہا مما مجھے اسکی بہت فکر ہو رہی ہے وہ بہت جذباتی ہے خود کو کوئی نقصان نا پہنچا لے۔ زارا بدحواسی کے عالم میں کہہ رہی تھی

سمیرا بیگم نے آریان کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا۔۔جاؤطہ ڈبلیکیٹ کی لے کر آؤ۔آریان کے کہنے پر وہ باہر کی طرف لپکا ہی تھا کہ عفاف چیختی نیچے آئی۔

مما...ڈیڈ...حمزہ انکل...وہ سہمی سے بھاگی آرہی تھی۔کیا ہوا عفاف...ملائکہ اسکی طرف بڑھی۔مما..وہ...وہ یحییٰ بھائی کے کمرے سے دھواں نکل رہا ہے وہ دروازہ بھی نہیں کھول رہے۔

یااللہ خیر میرا بیٹا۔سمیرا بیگم اور زارا سمیت وہ سب بھی اندھا دھند اوپر کی طرف بھاگے تھے۔یحییٰ دروازہ کھولو۔

یحییٰ پلیز اوپن داڈور۔۔۔وہ سب اپنی اپنی طرف سے کوششوں میں لگی تھی۔وہ سب بھی وہاں پہنچے۔۔یحییٰ دروازہ کھولو بیٹا...اپنے ڈیڈ کیلئے دروازہ کھولو پلیز۔۔یحییٰ میرا دل بند ہو رہا ہے یحییٰ پلیز باہر آجاؤ بیٹا۔حمزہ کے بعد زارا بھی روتی اسکی منتیں کرنے لگی۔سب ہی اسکی منتیں کر چکے تھے۔

طہ چابی لے کر آیا۔دروازہ جیسے ہی کھلا سامنے کا منظر انہیں حیران کر گیا پورے کمرے میں دھواں پھیل چکا تھا کچھ بھی صاف نظر نہیں آرہا تھا سوائے اس بھڑکتی آگ کے جس میں ایک ایک پینٹنگ کو یحییٰ اسکی نظر کر رہا تھا۔سب کھانسنے لگے۔

ارسل اندر کودتا اسکی طرف بھاگا تھا مر سلین اور طہ سمیت وہ سب آگ بجھانے کی سعی میں جٹ گئے۔۔یحییٰ میری جان یہ کیا کر رہا ہے تو... ارسل اسے آگ سے دور کرتا غمگین لہجے میں گویا ہوا۔ اسکی آواز بھاری ہو رہی تھی۔اسکی یادوں کو جلا رہا ہوں۔تا کہ حقیقت پر چھایا دھواں چھٹ جائے اور تکلیف کی شدت جو بڑھنی ہے وہ ایک ہی بار بڑھے اور دل چیر دے میرا۔وہ کہہ کر پھر سے آگ کے قریب ہوا۔ تبھی حمزہ نے آگے بڑھتے اسے کھینچ کر اپنے پاس گھسیٹتے کندھے پر لادا اور پاس والے طہ کے کمرے میں لا کر صوفے پر پٹخا تھا۔۔کیا پاگل ہو گئے ہو تم ایک لڑکی کی وجہ سے خود کو اذیت کیوں دے رہے ہو..؟حمزہ کا دل ابھی بھی خوف کے باعث دھمک رہا تھا۔یحییٰ سرگرائے سرخ ہوتی آنکھوں سے غیر مرئی نقطے کو تکتا رہا۔۔اپنی کی محبت کو کوس رہا ہوں ڈیڈ۔اس لڑکی کی وجہ سے نہیں کر رہا اسنے جو دھوکہ دیا اس درد کی شدت سے لڑ رہا ہوں۔۔وہ دھیمے لہجے میں بولتا گیا۔

تو محبت نہیں کرنی تھی پھر یحییٰ جب اسکے انجام کو سہنے کی برداشت نہیں تھی تم میں تو...! آریان نے اسے بولنے سے روکنا چاہا مگر حمزہ کا اسکی حرکت پر پارہ ہائی تھا۔یحییٰ نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائے اپنے باپ کو دیکھا۔۔مگر میں ایسا انجام ڈیزور نہیں کرتا تھا ڈیڈ...!معصوم نظریں جو ان سب کا دل ہولا رہی تھی۔بہتے آنسو تاریک چہرا بکھری حالت وہاں سب کی آنکھیں نم کر گیا۔۔میں اچھا

ڈیز...رو...کرتا تھا...مم...میں اتنا برا نہیں تھا ڈیڈ...وہ ہچکیاں لیتا آنسوؤں سے لبریز آنکھیں لیے انکے دل پر چابک برسا رہا تھا۔ یحییٰ...حمزہ نے اسے سینے میں بھینچا۔ یحییٰ شدت سے رویا وہ ٹوٹ کے بکھر گیا تھا وہ اپنے باپ کے سائے میں آتا ذرا ذرا پاش ہو گیا تھا وہ رو دیا تھا شدت سے۔۔۔تکلیف سے۔۔میں برا نہیں تھا ڈیڈ...میں برا نہیں تھا۔۔۔وہ انہی لفظوں کو دوہرا رہا تھا۔ اسکا ہچکولے لیتا وجود حمزہ کی گرفت سے پھسلا تھا وہ زمین پر گرتا دو مضبوط بازوؤں نے اسے سہارا دیا تھا۔۔اسنے سرخ آنکھیں اٹھائی۔ فیصل نے اسے سنبھالا تھا بلکل ویسے ہی جیسے وہ بچپن سے اسے سنبھالتا آیا تھا۔

اور یحییٰ میر اپنے باپ کی باہوں سے نکلتا فیصل کے سینے پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ بلکل ویسے ہی جیسے بچپن میں سب سے ڈانٹ کھانے کے بعد وہ فیصل کے کندھے پر سر رکھ کر روتا تھا اور وہ اسے چپ کرواتا تھا۔۔میں ہار گیا پارٹنر...مجھے وہ نہیں ملی۔ جسکی وجہ سے مجھ سے میری دوست دور ہو گئی۔ آپ ناراض ہو گئے جسکی وجہ سے میں نے اپنے خاندان سے بغاوت کی وہ مجھے دھوکہ دے کر چلی گئی۔ اسنے کیوں کیا ایسا..؟ وہ خود تو رو رہا تھا ساتھ انہیں بھی رولا رہا تھا وہ جس کے چہرے پر صرف مسکراہٹ رہتی تھی وہ آج ضبط کی انتہا پر کھڑا اتنی شدت سے رویا کہ سب کے دل چھلنی ہوئے تھے۔۔میں تم سے کبھی ناراض نہیں تھا یحییٰ تم سے فیصل شاہ کبھی ناراض نہیں ہو سکتا میں چاہوں تب

بھی نہیں۔ فیصل نے اسکا سر تھپتھپاتے دھیرے سے کہا۔۔ ہماری زندگی میں جو بھی ہوتا ہے وہ پہلے سے لکھ دیا گیا ہوتا ہے۔ ہمیں وہ تکلیف ہر حال میں سہنی پرتی ہے جو ہماری قسمت میں لکھی ہوتی ہے۔ ہم اس سے بھاگ نہیں سکتے، ناں اس وجہ کو کوس سکتے ہیں جسکی وجہ سے ہمیں وہ تکلیف ملتی ہے۔۔ مگر یہ نہیں بھولنا چاہئیے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔ کچھ لوگ ہمارے لیے نہیں ہوتے... نہیں ہوتے مطلب نہیں ہوتے... پھر ہم انکے بچھڑنے کی وجہ کو دھوکہ کہیں یا کوئی حادثہ..." وہ بس ہمارے نہیں ہوتے... ایسے لوگ آتے ہی جانے کیلئے ہیں۔ مگر ایسے لوگ ایک سبق ضرور دے کے جاتے ہیں ساتھ شعور بھی.. ، جسکے بعد آپ کو زندگی کے ساتھ لوگوں کی چالوں کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے" یحییٰ روتے روتے خاموش ہو گیا۔ وہ دم سادھے اسکے کندھے سے لگا سن رہا تھا۔ وہ آنکھیں موند چکا تھا شاید وہ کافی حد تک پر سکون ہو گیا تھا۔

وہ سب اسکی تکلیف کا مداوا نہیں کر سکتے تھے مگر دلاسہ دے کر کم ضرور کر سکتے تھے۔ اسے زارا اور حمزہ کے حوالے کرتے فیصل سب کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

طوبیٰ امیمہ کے کمرے میں آئی جہاں وہ ہینڈ فری لگائے موبائل پکڑے بیٹھی تھی انکی آواز اتنی اونچی تھی کہ ہینڈ فری سے باہر تک آرہی تھی۔ طوبیٰ نے آگے آتے اسکے کان سے ہینڈ فری نکالے۔۔انکو اب نکال سکتی ہو تم... یحییٰ روچکا۔ امیمہ نے انجان بنتے اسے دیکھا۔"تمہاری ماں ہوں سب سمجھتی ہوں۔"اتنی ہی اسکے رونے پر تکلیف ہورہی تھی تو آکے اسے خاموش کیوں نہیں کروایا۔

اسکے پاس اور بہت لوگ تھے خاموش کروانے کو مجھے وہاں میری ضرورت محسوس نہیں ہوئی اسلئے نہیں آئی۔"سپاٹ انداز۔"

وہ تمہارا دوست ہے امیمہ... وہ میرا کچھ نہیں ہے..وہ میرے لیے راہ چلتے اجنبی جیسے ہے مما۔ امیمہ نے اسکی گود میں سر رکھتے کہا۔ اسے غلط مت سمجھو بیٹا وہ اپنی جگہ صحیح ہے۔۔میں جب چھوڑنے والے کو ایکبار چھوڑ دیتی ہوں تو مجھے دوبارہ تعلق بنانے میں پھر دلچسپی نہیں رہتی مما۔ کون صحیح کون غلط میں نہیں جانتی۔ صرف اتنا جانتی ہوں مجھے میری محبت نہیں ملی۔

اور اب میں اسکی زندگی سے دور چلی جانا چاہتی ہوں بہت دور۔

جہاں اسکا اور میرا کبھی سامنا ہو۔ مگر افسوس ایسا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہم تب بھی اسی دنیا میں ایک آسمان تلے ہوں گئے۔

اسکے لہجے کی شدت اسکی معصومیت پر عاری آچکی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سستی سر پر چڑھی ہوئی تھی مگر ذہن گزرے کل میں اٹکا تھا سکندر کے الفاظ اسکے کانوں میں ابھی تک گونج رہے تھے وہ آنے والے وقت سے خوف زدہ رہنے لگی تھی وہ خود کو دوسری امیمہ بنتے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ سوچ نہیں پا رہی تھی وہ کہاں جائے کس سے بات کرے کس کو اپنی اندرونی کیفیت سے آگاہ کرے۔ آخر کوئی پوچھتا تو وہ کیا جواب دیتی وہ ایک ایسے انسان سے محبت کرتی ہے۔ جسے دنیا ڈیول کہتی ہے۔ عزہ کا دل ہر ایک شے سے اچاٹ ہو گیا ولا میں فنکشن تھا مگر وہ خود کو کمرے میں بند کر لینا چاہتی تھی۔ وہی دوسری طرف اسنے بالوں کو جکڑی انگلیوں سے آزاد کروایا اور رخ خود بخود ٹیبل کی جانب اٹھا جہاں فریش گلاب کے پھولوں کا بکے رکھا تھا وہ حیران ہوئی۔۔ یہ کون لایا۔ وہ خود سے ہمکلام تھی تبھی نظر ان پھولوں پر لگی سفید کاغذ پر پڑی۔ وہ بلکل صاف کاغذ تھا جس پر صرف ایک سطر نمایاں تھی۔

"Do you want to be a part of devil's life..?"

اس سوالیہ نشان پر عزہ کے دل کی دھڑکن معمول سے تیز ہوئی

مگر ایک بات میں ابھی بھی وہ کنفیوز تھی۔کیا وہ پروپوزل تھا...اگر ہاں تو کیا ڈیول ایسے پروپوز کرتے ہیں..؟وہ سوچتی بکے اٹھا چکی تھی۔

وہ خوش تھی۔۔اسکی خوشی ساتویں آسمان کو چھو رہی تھی۔۔۔بس فنکشن کے ختم ہونے کے بعد وہ نتاشا سے بات کرنے والی تھی ابھی وہ امیمہ کے کمرے میں گئی دن کے بارہ بج رہے تھے دو بجے نکاح کی تقریب شروع ہونی تھی نکاح کی تقریب ملک ولا کے وسیع لان میں منعقد کی گئی تھی۔جسے سنوارنے میں کام والوں سمیت لڑکے بھی مدد کر رہے تھے۔عفاف اور امیمہ اسکے کمرے میں تھیں جہاں بیوٹیشن آچکی تھیں۔ان دونوں کو تیار کر رہی تھی۔وہ بھی اپنا ڈریس لیے اسی کمرے میں چلی آ گئی۔مہمانوں کا آنا جانا شروع ہو چکا تھا مگر ملک ولا کے تمام بڑے اور خواتین ڈائننگ ہال میں جمع تھے وجہ کچھ خاص تھی اور وجہ یہ تھی کہ عفاف اور طہ،امیمہ اور منیب کے ساتھ ایناره اور احمر کا بھی نکاح ہونے والا تھا۔جس بات کو شروع مرسلین نے کیا تھا احمر نے خود اس سے بات کی تھی ایناره کی

رضامندی پر وہ سب بات کرنے بیٹھے تھے ایمارہ نے اپنی فیملی کے متعلق کچھ نہیں بتایا تھا صرف اتنا کہا تھا دو بھائی ہیں جو باہر کے ملک ہیں جبکہ اسکے بھائیوں کو خبر تک نہیں تھی۔ احمر نے اس بارے میں کوئی سوال نہیں اٹھایا تھا۔۔ آپ کو اداس ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپکا نکاح میں کرواؤں گئی ہم ہیں نا آپکی فیملی۔ حیام نے اداس بیٹھی ایمارہ کو گلے سے لگاتے کہا تو آریان نے اٹھتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ انشاءاللہ سب بہتر ہو گا۔ انکی اتنی محبت پر ایمارہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔ میں تمہیں اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کو تیار ہوں احمر مگر ایک شرط ہے۔ وہ کیا آریان سر...؟ احمر نے شریفانہ انداز میں پوچھا۔۔ وہ یہ کہ تم میری بیٹی کو خوش رکھو گئے۔ عون صاحب کو آج اپنے بیٹے میں اپنی پرچھائی نظر آئی تھی۔ ایمارہ کی آنکھیں لبالب بہنے لگی۔ زارا اور طوبیٰ نے اسے ساتھ لگاتے چپ کروایا۔ میں اسے ہمیشہ خوش رکھوں گا سر...! وہ مؤدبانہ انداز میں بولا۔۔ سر نہیں بڑے پاپا کہہ سکتے ہو تم مجھے...! آریان اسکے بغل گیر ہوتے خوشی سے بولا۔ وہاں سب نے انہیں مبارکباد دی۔ نتاشا بیٹا ایمارہ کو اپنی بہنوں کے پاس لے جاؤ اسے بھی تیار کروادو آج اسکا بھی نکاح ہو گا۔ نتاشا جو ابھی وہاں آئی تھی اسنے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی کیونکہ پلان سارا اسکا اور احمر کا ہی تھا۔ مرسلین طہ تم لوگ احمر کو ساتھ لے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جا کر تیار کروا دینا۔ یحییٰ نہیں جاگا ابھی تک...؟" نہیں بھائی وہ کل رات کافی دیر تک جاگتا رہا تھا اسلئے میں نے نہیں جگایا۔" زارا نے کہا تو سب بات ختم کرتے اپنے اپنے کاموں کی طرف نکل گئے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مرسلین کہاں ہو تم...؟ وہ کمرے میں آتی اسے پکارنے لگی۔۔ یہاں ہوں میں... آواز سٹڈی روم سے آئی تھی وہ وہاں گئی مگر وہاں بھی وہ سامنے نہیں تھا وہ اندر داخل ہوئی تو پیچھے کھڑے مرسلین نے سٹڈی کا دروازہ بند کیے اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ہی دروازے سے پن کر دیا۔۔ کیوں بلایا ہے مجھے..؟۔۔ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے... تم مجھے دیکھتی کیوں نہیں ہو۔ میں تمہاری دائیں سائیڈ پر کھڑا ہوتا ہوں کہ تم مجھے دیکھو مگر تم بائیں سائیڈ دیکھنے لگ جاتی ہو میں اس طرف آتا ہوں تو تم کہیں اور دیکھنے لگ جاتی ہو۔ آخر مصیبت کونسی ہے۔ میں چاہتا ہوں تم مجھے دیکھو اور ایک تم ہو۔ میرے علاوہ ہر کسی کو دیکھتی ہو۔ وہ خفگی سے کہے جا رہا تھا اور نتاشا مسکراہٹ روکے اسے سن رہی تھی۔ میں تمہارے علاوہ سب کو دیکھتی ضرور ہوں مگر ان نظروں سے نہیں... جن سے تمہیں دیکھتی ہوں۔ نتاشا اسکے چہرے کو چھوتی آہستگی سے بولی اسکی جان لیوا مسکراہٹ پر مرسلین کے دل نے بیٹ مس کی تھی۔ کیسی نظروں سے دیکھتی ہو تم مجھے...؟۔" مم.. محبت بھری نظروں سے"۔۔ مرسلین... ڈیڈ

ناراض تو نہیں ہوں گئیں ناں...؟... مرسلین نے اسے ساتھ لگایا۔وہ جھجکی۔مجھے کیا خبر نکاح تم نے کروایا تھا زبردستی۔مرسلین کی شریر آواز پر نتاشا بل کھا کے پلٹی۔۔تو بس ٹھیک ہے میں سنبھال لوں گئی سب۔تم ہٹو میرے راستے سے۔۔۔اسے دھکا دیئے وہ نکلتی مرسلین نے اسکی کلائی دبوچے روک لیا۔۔مزاق کر رہا تھا اور وہ ناراض نہیں ہوں گئیں۔فکر نہیں کرو۔اسے نرمی سے ساتھ لگائے مرسلین نے اسکی ناک سے ناک مس کرتے کہا تو نتاشا بے ساختہ مسکرا دی۔۔۔اوشٹ....میں نے کچھ نہیں دیکھا... سچی کچھ نہیں دیکھا۔۔طہ کی آواز پر وہ دونوں ہوش میں آئے تو نظریں وہاں اٹھی جہاں وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔نتاشا فوراً سے دور ہٹی۔۔مانا کہ نکاح ہوا ہے اگر رومانس کرنا ہی ہے تو کم از کم دروازہ تو بند کر دیا کرے۔طہ نے فقرہ اچھالا۔تو نتاشا اپنا سرخ چہرا لیے باہر کو بھاگی تھی۔۔۔ایک تو تمہیں کباب میں ہڈی ضرور بننا ہوتا ہے۔مرسلین نے مصنوعی خفگی سے کہا۔تو طہ نے آنکھیں گھمائی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

نکاح کی تقریب شروع ہونے والی تھی تینوں دولہنیں بھی تیار ہو چکی تھیں ساری ایک سے بڑھ کر ایک حسین لگ رہی تھیں۔

عفاف اور امیمہ مرسلین کے ساتھ سٹیج تک آئی جبکہ ایمارہ کو عزہ اور نتاشا لے کر آرہی تھیں۔امیمہ نے ڈارک براؤن اور وائیٹ کلر کا شرارہ زیب تن کیا تھا۔لائیٹ سے میک اپ میں بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا جسکی کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھیں۔وہ مرسلین کی دائیں سائیڈ پر تھی جبکہ بائیں سائیڈ پر عفاف تھی جو وائیٹ اور گولڈن کلر کے شرارے میں ملبوس لائیٹ سا میک کیے بالوں کی بریڈ بنوائی تھی۔۔ایمارہ فل وائیٹ کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی اسنے بھی خاص کوئی میک اپ نہیں کیا تھا وہ تینوں ہی انتہا کی حسین لگ رہی تھیں نتاشا نے سرخ اور بلیک کلر کے کنٹراسٹ کا ہیوی فراک پہنا تھا جسکے گلے اور بازوؤں پر بلیک ہی کلر کی جالی کا نفیس کام ہوا تھا جو اسکی سفید رنگت پر خوب جچ رہا تھا۔مگر ان تینوں میں سے جو سب سے منفرد تھی وہ تھی عزہ آریان ملک۔ڈارک براؤن کلر کی نفیس سے کام والی لانگ پیروں تک آتی میکسی میں سر پر حجاب سجائے میک اپ کے نام پر صرف کاجل اور ہونٹوں پر لائیٹ کلر کی لپسٹک لگائی تھی وہ آسمان سے اتری اپسرا معلوم ہوتی تھی۔

وہاں موجود تمام مہمان دولہنوں کو تو دیکھ ہی رہے تھے مگر عزہ پر تو جیسے انکی نظریں جم گئی تھیں اسکی سحر انگیز شخصیت اور چمکتی نیلی آنکھوں میں ہونٹوں پر سجی رہنے والی ہمیشہ والی خوبصورت مسکراہٹ کسی کو بھی اسکا دیوانہ کر سکتی تھی وہ قیامت خیز حسن رکھتی تھی۔۔اب کیا نظر لگاؤ گئے میری بہن

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کو...؟ساتھ کھڑے لڑکے کو دیکھتے یحییٰ نے طنزیہ انداز میں کہاتو وہ لڑکا شرمندگی سے چہرا جھکا گیا۔۔تین سٹیج بنائے گئے۔۔پہلے سٹیج کی ایک سائیڈ پر طہ بیٹھا جبکہ درمیان میں سرخ رنگ کا جالیدار پردہ لگایا گیا تھا دوسری طرف عفاف کو بٹھایا گیا۔دوسرے سٹیج پر ایناره اور احمر بیٹھے تھے۔تیسرے سٹیج پر امیمہ اکیلی بیٹھی تھی جبکہ منیب تو کیا اسکی فیملی میں سے ہی ابھی تک کوئی نہیں آیا تھا۔فیصل معلوم کرو غفار صاحب لیٹ ہو گئے ہیں۔آریان نے فیصل کو دیکھتے کہاتو اسنے فوراً سے کال ملائی۔وہ پریشان سا لگ رہا تھا اور ہوتا بھی کیوں نہیں اسکی بیٹی دولہن بنی بیٹھی تھی آج اسکا نکاح تھا اور دولہا ابھی تک نہیں آیا تھا مرسلین انہیں پریشان دیکھ پاس آ کھڑا ہوا۔پہلے عفاف اور طہ کا نکاح ہوا۔جسکا بھائی مرسلین بنا تھا۔مولوی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا تھا طہ قبول ہے کہہ چکا تھا جب عفاف سے پوچھا گیا تو اسکی دھڑکنیں یکدم تیز ہوئی تھیں پورا وجود کانپنے لگا تھا۔ساتھ کھڑے وقاص نے اسکے سر پر ہاتھ رکھے تسلی دی اور تب ہی عفاف نے بھی اپنے زبردستی کے شوہر کو نکاح میں قبول کر لیا۔مولوی صاحب ایناره اور احمر کی طرف گئے۔جن کا بھائی یحییٰ بنا تھا اور ایسے ہی دیکھتے ہی دیکھتے احمر نے بھی زبردستی کی بیوی کو اپنے نکاح میں قبول کر لیا تھا۔ہر طرف مبارکباد کا شور اٹھا۔عفاف نے طہ کی طرف اس جالی دار کپڑے میں سے دیکھا۔۔تو آخر آپ نے اپنی ضد پوری کر ہی لی۔زبردستی والے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شوہر... عفاف نے منہ بگاڑا۔ دوسری طرف احمر نے ایمارہ کی طرف دیکھا۔ میرے ساتھ تمہیں اپنی بھی بربادی مبارک ہو زبردستی کی بیوی۔ احمر نے آنکھ ونک کرتے کہا تو جواباً ایمارہ نے بھی آنکھ ونک کی۔ جسکا مطلب صاف تھا وہ ہر بربادی کو جھیلنے کیلئے تیار ہے۔ امیمہ سٹیج پر مطمئن سی بیٹھی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی آج اسکا نکاح نہیں ہونے والا۔ جانتی تو وہ دو دن سے تھی مگر خود ہی چپ تھی۔ منیب نے خود اسے کال کر کے نکاح سے منع کیا تھا مگر اسکا کہنا تھا منع کرنا ہے تو اپنے اور اسکے پیرنٹس کو کرے وہ کچھ نہیں کر سکتی۔ وہ چاہتی تو اس نکاح کو ایک دن پہلے ہی روک سکتی تھی مگر نا جانے اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا مہمان اور ملک ولا والے دولہے کے انتظار میں آدھے ہو رہے تھے جبکہ یحییٰ پلر کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا سامنے سٹیج پر بیٹھی امیمہ کو دیکھ رہا تھا امیمہ بھی آنکھوں میں غرور لیے اسے دیکھ رہی تھی وہ دونوں ہی منیب کی اصلیت سے واقف تھے مگر دونوں ہی اپنی اپنی ضد میں خاموش تھے

کیا ہوا تم کافی پریشان لگ رہی ہو۔؟ مرسلین نتاشا کے پاس آیا۔ جو گم سم سی کھڑی تھی۔ پتہ نہیں مرسلین میرا دل بہت گھبرا رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ بہت غلط ہونے والا ہے۔ وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کے کہتی اسے بھی پریشان کر گئی۔ مرسلین نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھاما تھا۔ "اللہ خیر کرے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تم پریشان نہیں ہو۔" مرسلین کے چہرے پر بھی پریشانی نے احاطہ کیا۔ مرسلین... نتاشا دبی دبی آواز میں چیخی۔۔ ہمم کیا ہوا... وہ ذرا ڈر کے بولا۔

ہاتھ چھوڑو میرا حمزہ انکل دیکھ رہے ہیں ہمیں۔ نتاشا نے جیسے ہی کہا مرسلین نے اسکا تھاما ہاتھ چھوڑ دیا۔ وہ بھی رخ فوراً پھیر گئی۔ تبھی مرسلین شرمندہ سا ہوتا نظریں پھیرنے ہی والا تھا جب اسکی نظر فیصل پر پڑی۔ جو گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھا تھا۔ سب ایکدم سے چوکنا ہوئے اسکی طرف بھاگے تھے۔ جبکہ امیمہ سٹیج پر ہی بیٹھی تھی۔۔ فیصل... فیصل کیا ہوا ہے۔؟

کچھ تو بولو یار کیوں ڈرا رہے ہو.....؟ فیصل جواب دیں کچھ بول کیوں نہیں رہے آپ۔۔؟ سب باری باری پوچھ رہے تھے۔

ڈیڈ کیا ہوا آپ کو... ڈیڈ... مرسلین نے اسے پکارتے موبائل اٹھایا جہاں غفار صاحب کی کال چل رہی تھی مرسلین نے موبائل کان سے لگایا۔ سب کی سوالیہ نظریں مرسلین پر تھیں۔

وہ لوگ نہیں آرہے... انکے بیٹے نے نکاح سے منع کر دیا ہے۔ مرسلین ٹرانس کی کیفیت میں وہ الفاظ ادا کر رہا تھا۔ سب کے دل دھک سے رہ گئے۔ طوبیٰ باقاعدہ رونے لگی۔ انہونے کہا ہے انکے بیٹے نے

کسی اور لڑکی سے شادی کر رکھی ہے اور یہ بات وہ پہلے ہی امیمہ کو بتا چکا تھا۔ جہاں فیصل نے ادھوری بات مکمل کی وہی تمام ملک ولا والے سناٹوں کی زد میں آ گئے۔ سب کی تادیبی نظریں سٹیج پر بیٹھی امیمہ کی طرف اٹھی جو سکون سے بیٹھی تھی۔ مہمانوں میں چہ مگوئیاں ہونے لگی۔ فیصل اور طوبیٰ کا دل پھٹ رہا تھا اگر آج انکی بیٹی کا نکاح نا ہوتا تو لوگوں نے انکی بیٹی کو جینے نہیں دینا تھا ایسا ہی تھا معاشرہ۔ جہاں قبل از ڈھول اور گانوں کی آوازیں گونج رہی تھیں اب وہاں ہو کا عالم تھا کہ ایک پتا بھی ہوا سے زمین پر گرتا تو اسکی آواز آتی۔ فیصل کی حالت خراب تھی ایک آنسو آنکھ سے نکلتا ڈاڑھی میں جذب ہوا۔ آریان کی برداشت سے باہر تھا اپنے بھائی کو رونا۔۔ اسنے یحییٰ کی طرف قدم اٹھائے۔ سب اسے دیکھ رہے تھے۔ ہماری عزت رکھ لو یحییٰ... آج سے پہلے کسی نے آریان ملک کے لہجے میں ایسی بے بسی محسوس کی ہو گئی۔ میں ایک بیٹی کا باپ بن کے آیا ہوں۔ آریان نے دھیمے لہجے میں کہا۔ فیصل بھی وہاں آیا تھا آنسو ابھی بھی اسکی آنکھ سے گر رہے تھے وہ خاموش کھڑے یحییٰ کے سامنے ہاتھ جوڑتا یحییٰ اچھل کر ہوش میں آیا۔ مجھے گنہگار نا کریں پارٹنر... یحییٰ شرمندگی سے بولا۔۔ میری بیٹی سے نکاح کر لو۔ فیصل نے کہا پیچھے کھڑے زارا اور حمزہ نے ملتجائی نظروں سے اسے دیکھا۔۔ تبھی اسنے امیمہ کی طرف نظر اٹھائی جو سٹل بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔ یحییٰ نے سر جھکا دیا۔ مطلب وہ راضی تھا۔ یہ نکاح

آج ہی ہو گا۔ امیمہ شاہ کا نکاح آج اسی وقت یحییٰ میر سے ہو گا۔ جہاں آریان نے اعلان کیا وہی امیمہ سناٹوں کی زد میں آئی۔۔

مہمان خاموشی سے اس نکاح میں شامل تھے ملک ولا کے کچھ لوگ یحییٰ کی طرف تو کچھ امیمہ کی سائیڈ کھڑے تھے مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا۔ جب یحییٰ سے پوچھا گیا تو اسنے پل کو آنکھیں بند کیں اور پھر سیکنڈ بعد کھولیں اس ایک سیکنڈ میں اسنے وہ ساری گزری زندگی دوبارہ ریوائن کی۔ "تو اسے کہتے ہیں زندگی کے کھیل۔ وہ تلخی سے مسکرایا اور قبول ہے کہہ گیا۔ ہاں اسنے آخر اس ڈرپوک لڑکی کو اپنے نکاح میں قبول کر ہی لیا تھا جس سے وہ تو محبت نہیں کرتا تھا مگر وہ اس پر جان دیتی تھی۔ "سب مطمئن سے ہوئے۔ سکھ کا سانس لیا۔ مولوی صاحب اس طرف آئے۔ نکاح شروع ہوا۔

انہوں نے امیمہ کے سامنے بیٹھے الفاظ دوہرانے شروع کیے۔ وہ بلا کی پرسکون بیٹھی تھی مولوی صاحب نے ایک بار پوچھا وہ خاموش بیٹھی رہی۔ دوسری بار پوچھا۔ وہ تب بھی چپ سادھے بیٹھے تھی۔ ملک ولا والے پریشانی میں گھرے کھڑے تھے مہمانوں میں پھر سے چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔ مولوی صاحب نے پھر سے وہی الفاظ مختصراً دوہرائے۔ امیمہ شاہ ولد فیصل شاہ کیا آپ کو یحییٰ میر ولد حمزہ میر سے نکاح قبول ہے...؟ انہوں نے تیسری بار پوچھا۔ یحییٰ ضبط سے مٹھیاں بھینچے اسے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جالی دار کپڑے سے دیکھ رہا تھا تبھی امیمہ نے فیصل کی طرف دیکھا۔ سر جھٹکا۔ بے تاثر آنکھیں یحییٰ میر کی طرف گھمائی۔ چہرا مزید بے تاثر ہوا۔ یحییٰ اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ پتھریلی نظروں سے اسے دیکھے گئی۔ پھر اسکے لب پھڑ پھڑائے۔ ملک ولا والوں نے سکھ کا سانس بھرا وہ بولی تھی۔ وہ دونوں یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ اسنے نفی میں سر ہلایا۔ "مجھے امیمہ شاہ ولد فیصل شاہ کو یحییٰ میر ولد حمزہ میر اپنے نکاح میں کسی صورت قبول نہیں ہے۔" وہ جملہ کہتے اسکے چہرے اور آنکھوں میں خوف کا شائبہ تک نہیں تھا یحییٰ کی طرف دیکھتے اسنے طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔ سنگل صوفے سے اٹھی۔ اکڑائی گردن، بے خوف آنکھیں، سنجیدہ چہرا... وہ اپنا بھاری جوڑا ہاتھوں میں سنبھالے ناک کی سیدھ میں سٹیج سے اتری اور ملک ولا میں داخل ہو گئی۔

یحییٰ کا تحقیر اور اہانت کے باعث چہرا سرخ ہوا۔ وقت گزر جاتا ہے اسنے تو گزرنا ہی ہوتا ہے اسکی ایک اچھی عادت ہوتی ہے وہ زخموں کو مندمل کر جاتا ہے۔ اور یہاں کچھ زخم کسی گہری محبت کے روگ کے برابر بھی ہوتے ہیں۔ جو نظر تو نہیں آتے مگر اندر ہی اندر انساں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتے ہیں۔ پھر کونسی دیوانگی اور گہری محبت باقی رہتی ہے جب بات عزتِ نفس پر آجائے تو۔ یحییٰ میر بھول گیا تھا وہ اب وہ معصوم لڑکی نہیں رہی تھی وہ اسکی سنو وائیٹ نہیں تھی جو صبح شام اسکو پانے کے وظیفے کیا

کرتی تھی۔وہ اب صرف امیمہ شاہ تھی جسے یحییٰ میر سے محبت نہیں رہی تھی۔جو اسے پورے خاندان کے سامنے ٹھکرا کے جا چکی تھی۔وہ بھی جھٹکے سے چیئر سے اٹھتا اسکے پیچھے گیا۔مگر ملک ولا والوں کے سانس وہی رکے تھے۔مہمانوں نے پھر سے فقرے اچھالنے شروع کر دیئے۔وہ سب بھی اندر کی طرف بڑھے۔جبکہ احمر اور ایمارہ نے مہمانوں کو سنبھالا کھانا پیک کروا کے انہیں دیتے چلتا کیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ پاؤں پٹختا اندر داخل ہوا وہ لاونج میں رکھے صوفے پر بیٹھی ٹھنڈا جوس پی رہی تھی اطمینان ہنوز قائم تھا۔یحییٰ پیر پٹختا اندر آیا۔اسکے سر پر پہنچا وہ اپنی جگہ شل بیٹھی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔سمجھتی کیا ہو تم خود کو اگر نہیں کرنا تھا نکاح تو پہلے کیوں نہیں بولی جب یہ فیصلہ سنایا گیا تھا۔اسکی بازو جکڑے اپنے روبرو کیے وہ اتنی زور سے چیخا امیمہ نے لاپرواہی سے کان میں انگلی گھمائی۔ایک جھٹکے سے بازو چھڑوایا اور اتنی ہی دلیری سے جواب منہ پر مارا۔۔مجھ سے کسی نے پوچھا تھا۔؟اسنے سوالیہ نظر پیچھے آتے ملک ولا والوں پر ڈالے کہا۔۔ارے نہیں پوچھا تھا تو تم خود بول دیتی مجھے کیوں زلیل کروایا۔.؟آواز نیچی رکھو چیخنا مجھے بھی آتا ہے یحییٰ میر۔وہ اپنی پوری قوت سے چیخ کر بولی۔وہ زندگی میں پہلی بار اتنی اونچی آواز میں بات کر رہی تھی وہاں موجود تمام نفوس گویا صدمے میں جا چکے تھے۔۔مجھ سے کسی نے

نہیں پوچھا۔میری رائے کسی نے نہیں لی۔البتہ صرف فیصلہ سنایا گیا تھا۔میں کوئی گائے بکری نہیں ہوں جسے معاشرے کے خوف سے آپ لوگ کہیں بھی کسی کے ساتھ بھی باندھ دیں گئیں۔وہ کسی نہیں ہے دل وہ یحییٰ ہے وہ انسان جس سے تم محبت کرتی ہو...؟عزہ نے اسکا پاگل پن دیکھتے سمجھانا چاہا۔ہاہاہا...وہ زوردار طریقے سے ہنسی۔

یہ شخص آپی...یہ انسان...یہ میری محبت ہے...وہ سوالیہ انداز میں کہتے ہنسے جارہی تھی۔۔انہیں وہ کوئی پاگل معلوم ہورہی تھی جبکہ یحییٰ میر کڑے ضبط سے کھڑا اسے سن رہا تھا۔۔یہ انسان میری محبت تھا۔محبت تو اسی دن مرگئی تھی جس رات اسنے امیمہ شاہ کی محبت کو اپنے پیروں تلے روند دیا تھا صرف اس وجہ سے کہ وہ کمزور تھی ڈرپوک تھی دنیا کے آگے سر جھکا کے چلتی تھی۔جس وقت اسنے بھرے مجمعے میں اس لڑکی کو شریک حیات بنانے کا فیصلہ سنایا تھا۔محبت تو اسی دن فنا ہوئی تھی وہ تو بس درد تھا ایک چھبن تھی جس پر صبر کرتے وقت گزر گیا ورنہ میں اسے بتاتی...اسے کیا دنیا دیکھتی کہ عورت کمزور نہیں ہوتی وہ بہادر ہوتی ہے اگر وہ کمزور نظر آرہی ہے تو صرف اس مان سے کہ اسکے پاس سنبھالنے والے اپنے موجود ہیں۔

اگر اتنا ہی برا تھا میں تو ایک دفعہ بول دیتی مجھے یوں بھرے مجمعے میں بے عزت کیوں کیا۔تب سر کیوں جھکائے رکھا جب میں تمہارے برابر میں آ کے بیٹھا تھا تب کیوں نہیں بولی کچھ۔جب میں نے تمہیں قبول کیا تھا۔وہ تیز لہجے میں گویا ہوا مگر اندر وہ طوفان مچا تھا جو امیمہ شاہ کا دماغ ٹھکانے لگانے میں پل بھی ضائع نا کرتا۔۔تمہیں اس احساس سے گزارنے کیلئے جس سے میں گزری تھی۔تمہیں یہ محسوس کرانے کیلئے کہ وہ طمانچا کتنی زور سے لگتا ہے جو آپکے محبوب کے ہاتھوں اپنے چہرے پر نہیں آپکی روح پر لگتا ہے۔اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی وہ سفاکیت کی انتہا کر گئی تھی۔یحییٰ کا دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا شدید غصے کی وجہ سے کانوں کی لو تک سرخ ہو گئی تھیں۔سمیرا بیگم چلتی امیمہ کے سامنے آئی۔کیا اب یہی ہونا باقی رہ گیا تھا کہ ہمارے خاندان کی لڑکی یوں بیچ نکاح کے انکار کر کے اٹھ کے آجائے گئی۔وہ لاکھ ان سے محبت کرتی مگر غلط بات پر چپ رہنا انہوں نے نہیں سیکھا تھا

امیمہ نے اب کے دھیمے لہجے میں بات کی۔میں معافی چاہتی ہوں نانو آپ سب سے...مگر ایک بات بتاؤں آپ کو...؟وہ سپاٹ انداز میں بولی۔آج جو حرکت میں نے کی ہے اگر وہی حرکت اس خاندان کا کوئی مرد کرتا تو پتہ ہے آپ سب اور آپکا یہ معاشرہ کہتا کہ وہ مرد ہے اسے حق ہے اسنے انکار کیا ہے

تو کوئی وجہ ہو گئ۔ وہ تمسخرانہ انداز میں کہتی آگے بڑھی۔"مرد ہے تو کیا اسے تو ہر حق حاصل ہے۔ مرد ہے تو اسے کسی لڑکی کو ریجیکٹ کرنے کا پورا حق حاصل ہے مگر لڑکی کو نہیں۔"وہ بیچ نکاح میں انکار کر کے بھی جا سکتا ہے کیونکہ وہ مرد ہے۔ وہ لڑکی سے محبت بھی کر سکتا ہے وہ گھر والوں کے اگینسٹ بھی جا سکتا وہ رات رات تک گھر سے باہر بھی رہ سکتا وہ ہر من مانی بھی کر سکتا اور شادی سے پہلے اس سے رضامندی بھی لی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مرد ہے۔

"واٹ دا ہیل اِز دِس..."ٹیبل پر پڑی گلاس کی ٹرے کو پوری قوت سے زمین پر پٹختے وہ اپنی پوری قوت سے چیخی تھی۔۔ مجھ سے کسی نے آ کے پوچھا کہ امیمہ ہم تمہارا نکاح اس شخص کے ساتھ کر رہے ہیں تمہیں قبول ہے کہ نہیں... کسی نے بھی پوچھا ہو...؟ مرسلین آریان فیصل حمزہ وقاص عون صاحب سب کو باری باری دیکھتے وہ گویا ہوئی تو سب کی نظریں جھک گئیں۔

ارے کوئی تو آ کے پوچھ لیتا کہ تمہیں یہ نکاح کرنا بھی ہے کہ نہیں... مگر آپ سب کیوں پوچھتے آپ سب کیلئے تو خاندان کی عزت مجھ سے بڑھ کر تھی اور پوچھتے بھی کیوں میں تو عورت ہوں نا اور عورت کی تو کوئی مرضی ہوتی ہی نہیں۔ مرضی تو صرف مرد کی ہوتی ہے وہ جب چاہے بھرے مجمعے میں دھتکار دے اور جب چاہے سر جھکا کے ہمدردی کے ناطے نکاح کیلئے راضی ہو جائے۔۔ واہ واہ واہ.... وہ تالیاں

بجاتی نم آنکھوں سے ہنستی جارہی تھی۔۔یہ ہے دستورِ زندگی مگر یہاں بھی ایک غلطی ہے دستورِ زندگی تو صرف کہنے کو ہے در حقیقت تو یہ دستورِ معاشرہ ہے وہ جاہل معاشرے جسکے ڈر سے آپ جیسے پیرنٹس اپنی بیٹیوں کو کسی بھی شخص کے ساتھ چلتا کر دیتے ہیں اور پھر چاہے وہ شخص کسی اور حسینا کے ہی سوگ میں سر تا پیر کیوں ناڈوبا ہو۔۔ملک ولا والوں کو امیمہ شاہ نے لاجواب کر دیا تھا وہ کبھی کسی کو کچھ نا بولنے والی آج وہ سب کچھ بول گئی تھی جو کبھی ہی انکے کان سننے کے متمنی ہوتے۔وہ تحقیر آمیز لہجے میں کہہ کر بات ختم کرتی منظرِ عام سے ہٹتی یحییٰ نے آگے بڑھتے اسکی کلائی دبوچی۔۔۔تم جسکے سوگ میں مجھے سر تا پیر ڈوبا ہوا بول رہی ہو وہ یحییٰ میر کا سوگ تھا تم کون ہوتی ہو میری زندگی میں دخل اندازی کرنے والی۔اور کب تک اپنی اس خود غرض محبت کی سزا ہمیں دو گئی۔ہاں... آخر کب تک... اسکی آنکھوں میں اپنی سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں گاڑھے وہ سپاٹ انداز میں مستفر ہوا۔۔میری محبت خود غرض سہی یحییٰ میر تمہاری جھوٹی محبت سے تو لاکھ گنا بہتر ہے۔۔۔خود غرض سہی مگر میری محبت میری میں کوئی دوسرا یا تیسرا نہیں آیا !...

وہ کاٹ دار لہجے میں کہتی اسکے ہرے زخموں ہر نمک چھڑک رہی تھی۔یحییٰ کا میٹر گھوما تھا ویسٹ سے گن نکالے وہ اسکے سر پر رکھ چکا تھا۔امیمہ اسکی گرفت میں دم سادھے پر سکون کھڑی تھی۔میں اگر

چاہتا نا تو اسے اپنا بنا سکتا تھا مگر وہ جھوٹی تھی مجھے جھوٹ سے نفرت ہے۔ اسلئے آج وہ کسی اور کے ساتھ ہے۔

اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا گردن کی نسیں باہر کو ابھر آئی تھیں۔ اور اگر آج میں تمہیں اپنا بنانا چاہتا تو ایسا کرنے سے تم بھی مجھے نہیں روک سکتی تھی سمجھی اگر تمہیں لگتا تمہارا یہ سو کالڈ ایٹیوڈ مجھے کچھ کرنے سے روک سکتا تھا تو یہ تمہاری بھول ہے میں صرف فیصل چاچو کی وجہ سے خاموش تھا۔

مجھے خود کے مقابل لانے کی کوشش مت کرو امیمہ شاہ برباد کر دوں گا تمہیں سمجھی تم۔ آج کے بعد مجھے استعمال کرنے کا سوچنا بھی نہیں ورنہ... یحییٰ نے اسکے سر پر رکھی گن پر زور دیتے کہا۔ سارے لحاظ بھول جاؤں گا۔ تب ہی امیمہ نے اپنا دایاں ہاتھ کمر کے پیچھے لے جاتے سامنے کیا اور ہاتھ میں موجود گن اسکے سر پر رکھ دی۔ اب منظر کچھ یوں تھا ہال کے وسط میں ایک دوسرے کے قریب آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ ایک دوسرے کی گن پٹی پر گن رکھے کھڑے تھے۔۔ "مقابل تو میں آچکی ہوں یحییٰ میر... اب دنیا کی کوئی طاقت مجھے نا تمہارے سامنے سے ہٹا سکتی ہے، نا تمہارا بنا سکتی ہے۔" وہ استہزائیہ ہنسا۔

"تو تم بھی اسی دنیا میں رہو اور میں بھی یہی ہوں۔ مقابلہ تو مقابلہ سہی۔ میں بھی دیکھتا ہوں اب دنیا کی کونسی طاقت تمہیں میرا بننے سے روک سکتی ہے۔" اسکی آنکھوں میں یکدم جنون اترا۔۔۔ تمہارا بننے سے پہلے میں تمہیں مارنا پسند کروں گئی۔ وہ اسے دھکا دے کر کہتی گن ویسٹ میں رکھتی پیچھے ہٹی۔

"تم بھی یہی، میں بھی یہی۔ دیکھتے ہیں پہلے کون کس کی گولی کا شکار بنتا ہے۔" وہ جنونی انداز میں کہتا پیچھا ہٹا گن ویسٹ میں رکھی۔ وہ پشت کیے زینوں کی طرف بڑھ گئی۔ اور وہ رخ موڑ تا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ دونوں اپنی اپنی راہ لے چکے تھے مگر منزل کیا تھی دونوں کو معلوم نہیں تھا۔ مگر ملک ولا والے حیرت کے پچاس پہاڑوں کے بوجھ تلے دبے کھڑے تھے۔ یہ سب کیا ہوا تھا۔ یہ کیسے چیلنج ہوئے تھے۔ یہ کیسی محبت تھی جو ایک کو خود غرض بنا گئی تھی اور دوسرے کو جنونی۔ وہ دو وجود جو ایک دوسرے پر جان دیتے تھے آج ایک دوسرے کے مقابل آ گئے تھے ایک دوسرے کے سر پر گن تانے کھڑے تھے۔ میرے خیال سے ابھی بات کرنے کو کچھ نہیں بچا۔ سب کو اپنے اپنے کمرے میں جانا چاہیئے۔ عون صاحب نے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا۔ وہ نہیں چاہتے تھے اب مزید کوئی بحث ہو۔ سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ معلوم نہیں اب زندگی انہیں کون سے رنگ دکھانے والی تھی کیونکہ اب وہ زندگی سے کچھ خاص اچھی امید نہیں رکھ سکتے تھے بھلا رکھتے بھی کیسے

جن کی اولاد ایسی جنونی تھی وہ کیسے کسی اچھے کی امید رکھتے اب تو انہیں ہر موڑ پر نئے اٹھنے والے طوفان کا اندیشہ رہنے والا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اگلی صبح بہت خاموش تھی۔ملک ولا کی خواتین کچن میں مصروف تھی بڑے آج بھی آفس جانے کی تیاری میں تھی کیونکہ کل سے شادی کے فنکشن سٹارٹ ہونے والے تھے سب ناشتے کی ٹیبل پر آچکے تھے سوائے یحییٰ عفاف امیمہ اور عزہ کے۔

وہ دونوں سو رہی تھیں جبکہ یحییٰ زینے پھیلا نگتا نیچے آیا تھا سب کی نظریں اسکی تیاری دیکھ پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں جبکہ نتاشا اور طہ کا نوالہ گلے میں ہی اٹک گیا تھا۔وہ براؤن کلر کے تھری پیس میں ملبوس بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے چہرے پر چھائی مصنوعی سنجیدگی اور آنکھوں میں پھیلی وحشت لیے انکے بیچ آیا تھا۔۔تم کہیں جا رہے ہو یحییٰ..؟سوال حمزہ کی طرف سے آیا۔جی...چائے کا سپ لیتے کہا۔کدھے جا رہے ہو تم...؟میں آپکے ساتھ جا رہا ہوں۔وہی سپاٹ انداز۔

مطلب آفس..؟اب کے فیصل بولا۔جی...وہی انداز۔میں نے سوچ لیا ہے آج سے ہی آفس جوائن کروں گا۔اور کسی پیشے میں مجھے انٹرسٹ نہیں۔اگر آپ سب کو کوئی اعتراز نا ہو تو..؟آخر میں لہجہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سوالیہ ہوا۔۔اب اتنی تیاری کرنے کے بعد پوچھو گئے تو کون اعتراض دکھائے گا۔حمزہ نے ذرا حیرت سے نکلتے کہا۔وہ سب اسکی طرف متوجہ تھے جب طوبیٰ ایکدم سے چیختی دوسری طرف بھاگی جہاں سے امیمہ اندر آرہی تھی۔

یہ...یہ کیا ہوا ہے آپ کے سر پر چوٹ کیسے لگی بیٹا۔؟طوبیٰ کے بعد سب اسکی طرف آئے۔وہ صبح روز واک پر جایا کرتی تھی سب اسکے پاس کھڑے وجہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ وہ اکیلا ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔مجھے کچھ لڑکے تنگ کر رہے تھے ڈیڈ ان سے لڑائی ہو گئی تھی۔اسنے عام سے انداز میں کہا۔حیام اسکا زخم صاف کر رہی تھی۔آریان حمزہ نتاشا ملائکہ اور طہ کا ہاتھ سر کو پہنچا تھا ایک گنڈی کم تھی کیا ملک ولا میں۔طہ بڑبڑایا۔نتاشا نے اسے کونی ماری۔۔صحیح نام روشن کر رہی ہے آپکی بیٹی...دنیا والوں کو بتا کے آرہی ہیں میڈم کے وہ ملک خاندان کی بیٹی ہیں۔نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے وہ چیئر سے اٹھتا کرخت لہجے میں بولا۔سب نے یحییٰ کی طرف دیکھا۔

اگر وہ بول رہی ہے وہ اسے تنگ کر رہے تھے تو مجھے نہیں لگتا وہ کچھ غلط کر کے آئی ہے یحییٰ اور اگر میری بہن کسی کا قتل بھی کر آئے گئی تب بھی میں اسکا ساتھ دوں گا۔مرسلین نے تیز لہجے میں کہا۔وہ مجھے گڑیا کہہ کر چھیڑ رہے تھے بھائی اور میں نے اگنور بھی کیا اور آپ جانتے ہیں تب مجھے ایسا محسوس ہو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رہا تھا جیسے میں کسی دکان کے شو کیس میں رکھی اس بے جان گڑیا کی طرح ہوں جسکے جسم میں جان نہیں ہے۔ جو نا تو انہیں روک سکتی ہے اور نا بولنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ میں نے کوشش کی تھی اس خاندان کی عزت کو بچالوں مگر پھر مجھے میری عزت اس خاندان کی عزت سے زیادہ پیاری محسوس ہوئی تو میں نے انہیں تھوڑا سا مارا اور اپنی عزت محفوظ کر لی۔ "کیونکہ اگر میری عزت محفوظ رہے گئی تو اس خاندان کی عزت محفوظ رہے گئی ناں.. "ورنہ کچھ لوگ پھر سے واویلا مچانے پہنچ جاتے۔ کہ لڑکی ڈرپوک ہے یہ ہے... وہ ہے۔ وہ دن بادن بدلتی جارہی تھی وہ جسکی آواز حلق سے بمشکل نکلا کرتی تھی وہ معصوم لڑکی اب آفت بن رہی تھی اب وہ بولنے لگی تھی اور اسے سننے والے حیرت کے سمندر میں ڈوبے غوطہ زن ہوئے ہوتے تھے۔۔۔ڈیڈ میرے خیال سے اس ڈرامے کے بجائے ہمیں آفس چلنا چاہیئے۔ یحییٰ نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے کہا۔ اور باہر نکل گیا۔ اپنا خیال رکھنا بیٹا. ڈیڈ پراوڈ آف یو۔ اسکا ماتھا چوم کر کہتے فیصل بھی باہر نکل گیا۔ مرسلین کو سمائل پاس کرتے وہ طوبیٰ کو مطمئن کرتی کمرے میں جاچکی تھی۔ نتاشا بلکل خاموشی سے اسکی ساری باتیں سن رہی تھیں۔ عزہ اسے تمام ملاقاتوں کے متعلق بتا کر خاموش ہوئی تو نتاشا کے بگڑے تاثرات دیکھ وہ تھوڑی سی پریشان ہوئی۔ عزہ میں زیادہ کچھ نہیں بولوں گئی مگر۔ نتاشا خاموش ہوئی۔ مگر کیا آپی...؟ عزہ نے فوراً

پوچھا۔ مگر تم ایک بار اس شخص سے یہ ضرور پوچھنا کہ دنیا اسے بلیک ڈیول کیوں کہتی ہے۔ نتاشا کے سوال پر عزہ کو حیرت ہوئی۔ بھلا یہ کیسا سوال ہوا آپی اسکا جو نام ہے اسی سے ہی دنیا اسے پکارے گئ ناں۔ عزہ نے جھنجھلاتے کہا۔ نتاشا اٹھ کھڑی ہوئی۔ بلیک ڈیول کوئی نام ہے عزہ۔؟ وہ تلخ ہوئی۔ بس تم یہ سوال پوچھ لینا اس سے پھر مجھے بتانا کیا جواب دیا اسنے..! اریان انکل سے کیسے بات کرنی ہے پھر میں دیکھ لوں گئ۔ نتاشا کہہ کر کمرے سے نکل گئ۔ عزہ اسکے عجیب سے لہجے پر الجھی کھڑی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

یہ ہے وہ ساری ڈیٹیلز جو تم نے منگوائی تھی۔ اور وہ باقی کا کام... اسکا کیا بنا..؟ لیپ ٹاپ سے نظر اٹھائے اسنے سنجیدگی سے استفار کیا۔ وہ بھی ہو گیا ہے مگر یحییٰ تمہیں نہیں لگتا۔ یہ سب کرنے سے پہلے تمہیں حمزہ انکل کو یا کسی کو بتا دینا چاہئیے۔ احمر نے آگے ہونے والی تباہی کو سوچتے اسے وارن کرنے والے انداز میں کہا۔ یحییٰ نے ترچھی نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔ چیئر سے پشت ہٹائی انگلیاں ایک دوسرے میں پوسٹ کرتے وہ ذرا آگے کو جھکا۔

میرا دل توڑنے سے پہلے نینا اقبال نے مجھے بتایا تھا۔؟ کیا میرے ساتھ دھوکہ کرنے سے پہلے ماہر خان نے مجھے اطلاع دی تھی.؟

شہناور شاہ انکی مدد کر رہا تھا کیا اس بارے میں مجھے خبر دی گئی تھی. ؟امیمہ شاہ نے بھرے مجمعے میں میرے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا... کیا یہ سب کرنے سے پہلے مجھے کسی نے کچھ بھی بتایا تھا۔؟وہ انتہائی سنجیدگی سے سرد لہجے میں وہ سوال پوچھ رہا تھا جسکے جواب میں احمر کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔یحییٰ میر کا دل کوئی کھلونا نہیں ہے جو جب جس کا دل چاہے گا آئے گا، کھیلے گا، اور نکل لے گا۔ سختی سے جبڑے بھینچے وہ پشت اسکی طرف گھمائے شدت سے گویا ہوا۔۔اب اگر کسی نے میرے دل کے ساتھ چھڑکانی کرنے کی کوشش بھی کی تو میں اسکی گردن توڑ دوں گا۔ گن کو دیکھتے اسنے سرد برفیلے لہجے میں کہا اور ٹیبل پر رکھی کیز اٹھاتے باہر نکل گیا۔

اللہ اسے اپنی امان میں رکھئیے گا۔وہ یحییٰ میر تھا۔ملک ولا کی رونق، حمزہ کی طوفانی اولاد... جو کبھی امیمہ شاہ کی دیوانگی ہوا کرتا تھا۔"دوبار محبت میں ہارا ہوا شخص..."اب تباہی بننے والے تھا۔وہ ہنستا مسکراتا مرد... لوگوں کی سازشوں کی نظر ہو گیا تھا۔وہ سب کی مدد کو تیار رہنے والا اب بدلنے والا تھا۔

"وہ انتقام کی ایک نئی داستان لکھنے والا تھا."حمزہ کہتا تھا۔۔وہ لوگوں کی زندگیوں میں مشکلیں پیدا کرتا ہے۔مگر اب یحییٰ میر انکی زندگیوں میں طوفان برپا کرنے والا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ شادی ہال تھا وہاں بڑے پیمانے پر ارینجمنٹس کی گئی تھی وہاں لوگوں کا ہجوم برپا تھا دنیا کی نامور شخصیات وہاں مدعو تھیں ہوتی بھی کیوں نہیں۔ عزیز خان کی اکلوتی بھتیجی کا نکاح تھا۔ نکاح شروع ہونے میں کچھ ٹائم باقی تھا دولہا دولہن مولوی صاحب سب وہاں موجود تھے۔ جب ہال کی اینٹرنس پر بلیک کلر کی بڑی سی سٹائلش گاڑی آ کے رکی۔ اسکے پیچھے دو گاڑیاں اور بھی رکیں تھیں۔ جن میں سے ایک سے تین گارڈز اترتے اسکے ساتھ ہوئے جبکہ دوسری میں سے ارسل بلال اور شیزی نکلے تھے

وہ تھری پیس میں ملبوس نہایت پرکشش لگ رہا تھا اسکی جاذب شخصیت وہاں سب کو مڑنے پر مجبور کر گئی۔ وہ ناک کی سیدھ میں چلتا سٹیج کے سامنے آ رکا۔ وہاں رکھی چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا۔ گارڈز ساتھ کھڑے تھے۔۔ یہ کیا بدتمیزی ہے کون ہو تم اور ایسے کیسے اندر گھس آئے ہو۔؟ عزیز خان طیش کے عالم میں آگے آیا۔۔ اپنی بھتیجی سے پوچھیں انکل اسنے مجھے اپنی شادی میں انوائیٹ کیا تھا۔ جواباً یحییٰ نے ہاتھ میں پکڑا کارڈ سٹیج کی طرف اچھالا۔۔ یہ آدمی کون ہے نینا۔؟ ساتھ بیٹھے شعیب نے اس سے غصے سے دریافت کیا۔ میں بتاتا ہوں، میں کون ہوں۔ ماہرہ کچھ کہتی یحییٰ طنزیہ لہجے میں گویا ہوا۔ ساتھ شیزی اور بلال کو اشارہ دیا۔ میں آپ کی ہونے والی بیوی کا ایک دن پرانا ایکس بوائے فرینڈ ہوں۔ جہاں یحییٰ نے بارعب انداز میں اپنا تعارف کروایا وہی نینا اس پر لپکی تھی۔۔ ہاؤ ڈیئر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

یو۔ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری میرے بارے میں ایسی بکواس کرنے کی۔یہ۔۔یہ جھوٹ بول رہا ہے شعیب میں ایسی نہیں ہوں۔نینا یحییٰ پر جھپٹتی مگر گارڈز نے اسے روک دیا تو وہ واپس شعیب کی طرف آئی جو اشتعال ضبط کیے کھڑا تھا۔جسکے چہرے پر بے یقینی قائم تھی۔

نینا ٹھیک کہہ رہی ہے شعیب یہ لڑکا ہی برا ہے اسکا ہر لڑکی کے ساتھ افیئر رہ چکا ہے مگر نینا نے اسے بھاؤ نہیں دیا تو یہ ایسی نیچ حرکت...ماہرہ مزید کچھ کہتی ایک زوردار تھپڑ اسکے دائیں گال پر لگا تھا۔خبردار ... نیچ گھٹیا ہو گئی تم اور تمہارا یہ خاندان اگر اسکے بعد ایک لفظ میرے بھائی کے بارے میں تم نے منہ سے نکالا سے گدی سے زبان کھینچ لوں گئی تمہاری۔عزہ وہاں اچانک کیسے نمودار ہوئی یحییٰ بھی حیران تھا مگر پھر جلد ہی کلائیمیکس شروع ہوا۔ماہرہ عزہ پر لپکتی یحییٰ نے اسے کھینچ کے اپنے برابر میں لیا۔

You play better.But now it's my turn...!!

تبھی ہال کی لائیٹس آف ہوئی اور ساؤنڈ سسٹم پر کچھ ایسا بجا کے سب کے کان وہ سننے کے بعد بے یقینی کے عالم میں ڈوب گئے۔سامنے بڑی سی سکرین پر جس پر شیزی نے سپاٹ لائیٹ ڈالی تھی وہاں یحییٰ اور نینا کی تصویریں جگمگا رہی تھیں۔جس میں یحییٰ تقریباً دور تھا مگر نینا اس سے چپکی ہوئی تھی۔ساؤنڈ

سسٹم پر چلنے والی وہ کال ریکارڈنگ اور وائس نوٹ تھے جو نینا نے اسے کیے تھے۔۔"میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں یحییٰ کیا تمہارے گھر والے ہمارے رشتے کیلئے مان جائیں گئیں۔"۔۔"مجھے دھوکہ دینے کے بارے میں سوچنا بھی مت یحییٰ ورنہ نینا اقبال مر جائے گئی وہ تم سے بے تحاشا محبت کرتی ہے۔میں تمہارے لیے کچھ بھی کر گزروں گئی۔اگر تمہاری فیملی نامانی تو تم مجھ سے کورٹ میرج کر لینا۔"اسکے علاوہ اور ایسی کئی ریکارڈنگز تھیں جسے سننے کے بعد عزیز خان کا سر شرم سے جھک گیا۔اور دولہے والے غصے کی انتہا پر جا پہنچے۔یحییٰ نے ہاتھ جھلایا۔لائیٹس واپس اون ہوئیں۔شعیب نے رکھ کے ایک تھپڑ نینا کے گال پر مارا۔جبکہ دوسرا تھپڑ عزیز خان کی طرف سے تھا۔وہ آنکھوں میں آنسو لیے یحییٰ کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی اسنے کبھی اخذ تک نہیں کیا تھا یحییٰ اتنا بھی سنگدل ہو سکتا ہے کہ اسکی شادی میں آکر یہ سب کرے گا۔اسکی آنکھوں میں رچی بے یقینی دیکھ وہ سٹیج پر آیا۔

I'm back with my new version...!

اسکی آنکھوں میں برپا اشتعال دیکھ یحییٰ نے سکون سے کہا تھا۔تمہیں کیا لگا تھا یحییٰ میرا اتنا سوفٹ ہارٹ ہے کہ اسکے ساتھ تم اتنا بڑا گیم کھیل جاؤ گئی اور وہ تمہیں یونہی جانے دے گا۔

جب تم نے اپنے عورت ہونے کا لحاظ نہیں کیا تو میں کیوں کرتا بھلا۔۔۔!وہ غیض و غضب کے عالم میں بولا۔۔وہ غلط فہمی اب ختم کر دو۔اس سوئیٹ یحییٰ میر کو میں نے دفن کر دیا سالا اپنے ساتھ میری بھی بینڈ بجواتا تھا۔اب میں آگ ہوں۔۔۔جو جو الجھے گا، بھسم ہو جائے گا۔انہیں اگلی بار کیلئے بھی وارن کرتے وہ پلٹتا پھر سے واپس اسکی طرف مڑا تھا۔میری طرف سے تحفہ قبول کرو اپنی کبھی ہونے والی شادی کا۔اسی کا گیم اس پر الٹتے وہ اسی کے انداز میں اسے آگ لگاتا پلٹ آیا۔۔اگر اب بھی آپ اس جیسی لڑکی سے شادی کریں تو لعنت ہے آپ پر بھی...!عزہ بیچارے شعیب کو بھی سناتی یحییٰ کی بازو پکڑے باہر نکل گئی۔

اسکے جانے کے بعد ہی دولہے والے بھی رشتہ توڑ کر جا چکے تھے۔

وہ عزہ سے سوال کرتا سامنے گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑے احمر کو دیکھ یحییٰ کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔یحییٰ تو گڑیا کو گھر ڈراپ کر آ۔پھر ملاقات ہوتی ہے وہ سب نظریں جھکائے گاڑی میں بیٹھے نکل گئے۔تبھی یحییٰ اسکی بجائے احمر کی طرف لپکا اسے وہ ہٹ کرتا عزہ بیچ میں آئی تھی۔ڈونٹ ڈو دِس یحییٰ وہ میرے کہنے پر مجھے یہاں لایا تھا۔احمر اسے اپنا بچاؤ کرتے دیکھ رخ موڑ گیا۔

مگر تم آئی کیوں یہاں۔وہاں اگر کوئی ویڈیو بنالیتا تو۔ یحییٰ غصے سے چیخا۔وہ پہلی بار تھا یحییٰ نے عزہ سے ایسے تلخ رویے میں بات کی تھی۔احمر نے اسکی بازو دبوچے روکنا چاہا۔

چھوڑ مجھے تو۔۔۔یحییٰ اس پر بھی چڑھ ڈورا۔مجھے سمجھ نہیں آتی یہاں سب کے دماغ اتنے آؤٹ آف ریخ کام کیوں کرنے لگے ہیں۔؟کیونکہ تمہارے پاس دماغ نہیں ہے اسلئے تمہیں ایسا لگ رہا ہے۔انکھوں میں نمی لیے وہ خفگی سے بولی۔۔بندر کہیں کا۔آئی ہیٹ یو۔چلو بوڈی گارڈ۔وہ کہتی تن فن کرتی گاڑی کی طرف جاتی واپس پلٹ آئی۔۔میں ڈیڈ سے تمہاری شکایت کروں گئی۔اسے وارن کرتے وہ گاڑی میں جا بیٹھی۔اسکی بچکانہ حرکت پر یحییٰ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری جسے وہ مہارت سے چھپا گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ لان میں بیٹھے سکندر کو مسکراتا دیکھ رہا تھا۔حان اسکے بدلتے تیور باخوبی نوٹ کر رہا تھا۔اپ نے کیا سوچا ہے اس لڑکی کے متعلق..؟..میں اسے بہت جلد اپنا بنالوں گا یا حان۔سکندر نے پر عزم لہجے میں کہا۔وہ صرف ایک موہرہ ہے جیت حاصل کرنے کا سکندر اس سے زیادہ کسی اور فساد میں خود کو مت الجھالینا۔اسنے بات گھما کر کہی تو سکندر سر گرا گیا۔بے فکر رہو۔وہ اتنا ہی بولا۔نہیں رہ سکتا کیونکہ مجھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آپ کی آنکھوں میں وہی گیارہ سال پہلے والی شناخت نظر آنے لگی ہے پھر سے ایچ ایم۔اسنے سنجیدگی سے کہاتو وہ غصے کے مارے اٹھ کھڑا ہوا۔۔کتنی بار بولوں ایسا کچھ نہیں ہے میں اس لڑکی سے محبت نہیں کرتا اور میں اس سے نکاح بھی صرف اپنی جیت کیلئے کروں گا۔۔کیاااانکاح..؟حان صدمے سے چیخا۔یہ پلان میں کب شامل تھا..؟

یہ وہ دھماکہ ہے جو میں حرب دادا کے سر پر کروں گا جب وہ عزہ آریان ملک کو میری سرپرستی میں دیکھے گا۔سکندر قہقہ لگا کر ہنسا۔۔یہ سب کو کونسا بھوت چڑھ گیا ہے نکاح کرنے کا...؟حان نے منہ بگاڑتے کہاتو سکندر نے آئی برو آچکا کر اسے دیکھا۔

جس پر یاحان نے اسے اپنی اور ایناره کی فون کال پر ہوئی گفتگو کے متعلق بتایا جس میں اسنے اپنے نکاح کے بارے میں بھی بتایا تھا۔۔مجھے اسکی فکر ہو رہی ہے بھائی وہ ایسے ہی منہ اٹھا کے دشمن کے غول میں چلی گئی ہے۔وہ پریشانی سے کہنے لگا۔

وہ ایسے ہی نہیں گئی حان اسنے بہت بڑا کام سرانجام دیا ہے۔

حان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔کچھ دیر پہلے مجھے اس کی کال آئی تھی اسنے نکاح کے متعلق مجھے نہیں بتایا مگر یہ ضرور بتایا ہے کہ وہاں ایک لڑکی ہے نتاشا رضا جو لٹل اینجل کو میرے خلاف کر رہی ہے۔اسنے کچھ سوچتے کہا۔یا حان بھی مشتعل سا ہوا۔اسلئے میں نے نکاح کرنے کا سوچا ہے...!سکندر نے اطمینان سے کہا۔مگر آریان ملک کبھی ایک گینگسٹر کو اپنی بیٹی نہیں دے گا اور نکاح تو بہت دور کی بات ہے جب اسکا والد ہی نہیں مانے گا تو لڑکی کیوں نکاح کرے گئی۔۔اور اگر اسے مجھ سے نکاح کرنے پر راضی خود آریان ملک کرے تو...؟سکندر نے غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے کہا تو حان نے اسکی تیز کھوپڑی میں پھر سے کوئی چال بنتی ملاخط کی تھی۔۔تب تو وہ ڈیفینیٹلی آپ سے نکاح کرے گئی۔مگر یہ ہو گا کیسے.؟۔یہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو۔بس دیکھتے جاؤ میں عزہ آریان ملک کو کیسے اپنے جال میں پھنساتا ہوں۔سگریٹ کے کش لگاتا وہ اٹل لہجے میں گویا ہوا۔اینارہ سے تو پہلے ہی وہ پلان ڈسکس کر چکا تھا بس اس پر عمل کرنا باقی تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رات گہری ہو رہی تھی نا جانے کیوں رات کے اس پہر اسے بے چینی نے آن گھیرا تھا وہ کمرے سے نکلتی باہر لان میں آ کے ٹہلنے لگی۔ طہ بھی ابھی تک واپس نہیں آیا تھا وہ عموماً اتنا لیٹ نہیں ہوتا تھا عفاف بے چینی کے عالم میں وہی چکر کاٹنے لگی۔

ابھی کچھ پانچ منٹ گزرے تھے طہ کی جیپ اسے میں گیٹ سے اندر آتی دکھائی دی۔ وہ جیسے اپنی جگہ پر سٹل ہو گئی۔۔ نا جانے کیا بات تھی دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔ جیپ پورچ پر آ کے رکی۔ عفاف وہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جسے وہاں موجود دیکھ جیپ سے اترتے طہ کے ہونٹوں پر قاتلانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ عفاف والہانہ انداز میں اسکی مسکراہٹ کو دیکھ رہی تھی معلوم نہیں کیسی انجانی سی کیفیت تھی جس میں وہ گرفتار ہو چکی تھی طہ نے وہی سے بازو اٹھائی جسکا مطلب سمجھتے عفاف بنا کسی ڈور کے اسکی طرف کھینچتی چلی گئی۔ اور پھر کسی کٹی پتنگ کی طرح وہ اسکی مضبوط بازوؤں کے حصار میں جا قید ہوئی۔ اور شاید وہ اسے نا بتاتی مگر طہ کے محبت بھرے حصار میں آتے اسکی ساری بے چینی یکدم غائب ہو چکی تھی۔ وہ اسے اپنے حصار میں لیے خاموش کھڑا تھا جب عفاف کا ہاتھ اپنی بازو پر محسوس کیا وہ ابھی کوئی ردِ عمل دیتا عفاف جھٹکا کھا کر اس سے ذرا سی دور ہوئی تھی۔ اس تاریک رات میں چاند کی روشنی اور لان میں لگے گلوب سے اسنے اپنے ہاتھ پر خون دیکھا تھا بے یقینی کے عالم میں اسنے طہ کی

طرف نظریں اٹھائیں۔اسکی آنکھوں میں حیرت سمیت آنسو بھی امڈ آئے۔اسی لمحے سے طہ بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔آ... آپ.. آپ.. کو چوٹ لگی ہے...؟وہ ہچکیاں لیتے رو دی۔اسکا یوں رونا طہ کو پریشان کر گیا۔

ہے ہے ہے عفاف.. جان ادھر دیکھو کچھ نہیں ہوا۔مت رو یار کسی نے تمہیں روتا دیکھ لیا تو میرا قتل ہو جائے گا۔اسے حصار میں لیتے وہ تکلیف کے باعث ہنس کر بولا۔۔جیسے تیسے اسے چپ کرواتے طہ بچتا بچاتا اسے لیے اپنے کمرے میں آیا تھا۔کمرے میں آتے اسنے دروازہ لاک کیا۔ابھی وہ مڑا ہی تھا عفاف کسی کٹی ڈالی کی طرح آ کے اسکے سینے سے لگی تھی وہ طہ کیلئے کسی جھٹکے سے کم نہیں تھا۔۔آپ کو پتہ میرا دل گھبرا رہا تھا مجھے بار بار آپ کا خیال آ رہا تھا۔آپ... آپ... کو چوٹ کیسے لگی۔وہ واقع بہت حساس تھی۔مگر طہ کو اپنے بارے میں اسکی حساسیت کا علم اب،اس پل ہوا تھا اسکی خوشی کی انتہا آسمانوں سے بھی پرے کی تھی۔"نکاح جیسے پاکیزہ رشتے کی یہی تو خاصیت ہوتی ہے۔انسان کے تمام جذبات،احساسات اور محبتیں صرف ایک شخص کیلئے مرکوز ہو جاتی ہیں"...پھر چاہے وہ لاکھ اس چیز سے انکار کرے اس کا دل اور دماغ خود بخود ہی اس پاکیزہ رشتے کی نوعیت کو سمجھنے لگتا ہے اور اس میں ملوث احساسات میں بھی اپنا آپ ڈوبتا محسوس کرتا ہے.."اسنے کیا کیا سوچا تھا طہ کو تنگ کرے گئ۔

اس سے دور رہے گئی۔ آج وہی ذرا سی الحامی پر اتنا رو دی تھی۔ وہ اسے حصار میں لیے خاموش کھڑا رہا جب رو کر اسکا دل ہلکا ہوا تو طہ نے اسکے بھیگے چہرے سے بال ہٹائے۔۔۔ چوٹ کیسے لگی آپ کو...؟ وہ بار بار ناک سکیڑتی اس سے پوچھتی بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔ مم.... میں زخم پر مرہم پٹی کرتی ہوں۔ زخم کا خیال آتے ہی وہ فرسٹ ایڈ باکس لینے چلی گئی۔ وہ واپس آئی جہاں طہ بیڈ پر شرٹ لیس بیٹھا تھا اسے یوں بیٹھا دیکھ عفاف کے قدم وہی جم گئے۔ طہ نے مڑتے اسکے چہرے پر چھائی الجھن دیکھی تو نرمی سے اسے اپنے پاس بلایا۔ یہاں آؤ لٹل برائیڈ۔ اسکے بلانے پر عفاف جھجکتی اسکے قریب آئی۔ نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں۔۔ اگر تم ایسے شرماؤ گئی تو بازو سے گولی کون نکالے گا جان۔ جہاں طہ نے وہ فقرہ ادا کیا وہی عفاف کی آنکھیں پوری کی پوری کھلی۔۔ کک... کیا... گولی... آپ کو گولی لگی ہے...؟ وہ پھر سے رونے کا مشغلہ فرماتی۔ طہ نے اسے ساتھ لگایا اور آنسو پونچھے۔۔ خبردار اب اگر تم نے پھر سے رونا دھونا مچایا تو..؟ وہ برہم ہوا۔ عفاف آنسو پی کر رہ گئی۔ مذاق کر رہا تھا جان.. "بس گولی چھو کر گزری ہے۔ اور پٹی بھی میں کروا آیا تھا بس تم رونے میں مصروف تھی اسلئے بتا نہیں سکا۔ اب میرا بھی تو قصور نہیں ہے میری لٹل برائیڈ اتنا روتی ہے بندہ بات کرنے سے پہلے ہی بھول جاتا ہے۔ وہ جو اسکی تکلیف میں رو رہی تھی اپنے قصیدے سنے بھنوئیں سکیڑی۔ آپ بہت برے ہیں... شرم آپ

کے پاس سے بھی نہیں گزری۔ عفاف منہ کے زاویے بگاڑتی کندھے پر سر رکھتی بولی۔۔ نہیں جان شرم پاس سے گزری تھی۔ اسنے ہنسی دباتے کہا۔۔ مگر کیا کرتا وہ شرم فی میل تھی جیسے ہی پاس سے گزرنے لگی تو میں سائیڈ ہو گیا۔ اسکا کیا بھروسہ اگر تمہارے معصوم زبردستی کے شوہر کو چپک جاتی تو... جیلیس تو تم نے ہی ہونا تھا ناں... وہ شریفوں جیسے کہتا عفاف کو حیران ہی کر گیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سب کو اپنے اپنے روم میں جاتے دیکھ وہ فوراً سے مرسلین کے کمرے میں آئی جہاں وہ اسی وقت فریش ہو کر واشروم سے باہر ہی آیا تھا۔ بلیک جینز شرٹ میں وہ انتہائی جاذب لگ رہا تھا۔ ماتھے پر بکھرے چند بال مگر چہرے اور آنکھوں میں صاف ناگواریت چھائی ہوئی تھی۔ وہ اسے مکمل اگنور کیے ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ بال بنانے کی غرض سے برش اٹھایا ہی تھا جسے نتاشا نے ہاتھ سے کھینچ لیا۔۔ رات کے اس وقت کہاں جا رہے ہو تم..؟۔۔ جہاں بھی جا رہا ہوں تم خوش ہو جاؤ۔ کم از کم اب تمہارا وقت تو بلکل نہیں مانگوں گا۔ لہجے میں خفگی تھی۔ وہ پھر سے ڈریسنگ کی طرف گھوم گیا۔۔ اچھا سوری ناں... میں اگین ایسا کچھ نہیں بولوں گئی۔ نتاشا اسکے سینے پر ہاتھ باندھے کمر سے سر ٹکائے دھیمے لہجے میں گویا ہوئی۔ ویسے جا کہاں رہے ہو... یہ تو بتا کر جاؤ..؟۔۔ کلب جا رہا ہوں۔ مگر کیوں۔؟ وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گھوم کر سامنے آئی۔۔ تھکن اتارنے جارہاہوں۔اسکے جواب پر نتاشا کی آنکھوں میں زمانے بھر کا غصہ اتر آیا۔۔تو تم بیوی کے ہوتے کسی اور عورت کے پاس جاؤ گئے..؟اسکا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا اس پر اسکے جواب نے اس کے غصے پر پیٹرول ڈالنے کا کام کیا تھا۔جب بیوی وقت نہیں دے گئی تو میں یہی کروں گا۔وہ ڈھیٹائی کا مظاہرہ کرتے بولا۔اسے غصہ دلا کر مرسلین کو مزہ آرہا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا اسے یہ مذاق کتنا مہنگا پڑنے والا ہے۔

اسکے سامنے آتی نتاشا نے سینے پر ہاتھ باندھے۔۔۔اگر تم نے اپنی جگہ سے ایک قدم بھی مزید آگے بڑھایا تو انجام کے زمہ دار تم خود ہو گئے۔اسکے کہنے کی دیر تھی مرسلین چل پڑا۔نتاشا نے ٹیبل پر پڑا واس اٹھا کے اسکی پشت میں دے مارا۔مرسلین کو اندازہ تھا وہ ایسا ہی کچھ کرے گئی وہ ایکدم سے پلٹتا اس واس کو بڑی مہارت سے کیچ کر گیا۔مگر وہ رکی نہیں تھی۔تمہاری اتنی جرآت تم میرے ہوتے کسی اور کے پاس جاؤ گئے۔اسکی ڈریسنگ پر پڑے تمام پرفیوم ایک ایک کر کے زمین پر پٹختی وہ اسکے چودہ طبق روشن کر گئی۔۔میں تمہارا قتل کر دوں گئی اگر تم نے میرے علاوہ کسی کو دیکھا بھی تو۔اسنے ایک واس مزید اٹھا کر دیوار میں مارا۔۔پورے کمرے میں اسکی آوازیں اور کانچ ٹوٹنے کی آوازیں پھیلنے

لگی۔۔مرسلین ہکا بکا کھڑا اسکا جنونی روپ دیکھ رہا تھا۔اس سے پہلے کوئی کمرے میں آتا وہ اسکے قریب آیا۔

اچھا سوری میں مذاق کر رہا تھا یار۔مرسلین نے اسے تھامنا چاہا۔

بھاڑ میں گیا تمہارا مذاق سوچ بھی کیسے لیا تم نے... تم... اسکا کالر دبوچے وہ مزید چیخی تو مرسلین ایک ہی جست میں اسکے چہرے پر ہاتھ جما دیا۔۔میری کچھ دن پرانی بنی بیوی میں صرف تمہارا ہوں... سچی... وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔تو نتاشا اسے دھکا دیئے وہاں سے نکلی. مرسلین نے گہرا سانس بھرتے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اسکے پیچھے آیا۔پورا کمرا تہس نہس ہوا پڑا تھا ہر طرف کرچیاں ہی کرچیاں بکھری ہوئی تھیں۔وہ روتی بیڈ سے اپنی چیزیں اٹھا رہی تھی اسکی کمر میں بازو ڈالے مرسلین نے اسکا رخ اپنی طرف پھیرا۔اب نہیں کروں گا ایسی بات۔۔۔پلیز رونا بند کرو۔اسکے لہجے میں شرمندگی تھی نتاشا بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی موبائل اٹھانے کیلئے پلٹی۔مرسلین نے اسے واپس سے حصار میں لیا تھا۔ناراض رہو گئی تو نہیں جانے دوں گا۔اسے مضبوطی سے خود میں بھینچے وہ کھڑا ہو گیا۔نتاشا اب اڑیٹیٹ ہو رہی تھی وہ کچھ کہتی موبائل بجا۔اسنے نمبر دیکھتے کال فوراً کاٹ دی۔چھوڑو مجھے جانا ہے۔وہ ذرا اکتا کر بولی۔۔بول رہا ہوں نا۔ناراضگی ختم کرو پہلے۔وہ برہم ہوا۔۔نہیں کرنی۔

اب چھوڑو مجھے۔وہ مزید مزاحمت کرنے لگی۔۔ تبھی پھر موبائل بجا۔مرسلین نے غصے میں اس سے موبائل جھپٹتے کال اٹھالی۔

ہیلو تاشی۔احمر فوراًبولا۔مردانہ آواز پر مرسلین کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔کون ہو تم...؟جہاں وہ بولا وہی فٹاک سے کال کٹ ہو گئی۔اب نتاشا اپنے ہونے والے انجام کو سوچ رہی تھی مرسلین نے اسے چھوڑتے دوبارہ نمبر ملایا مگر وہ بند تھا۔اسنے موبائل بیڈ پر دے مارا۔کون تھا یہ آدمی۔۔۔اور تمہیں کال کیوں کر رہا تھا۔؟اسنے آہستگی سے مگر سنجیدگی سے سوال کیا۔۔دوست ہے میرا بہت پرانا پاکستان آیا ہوا تھا۔اس سے ملنے جانا تھا مجھے۔اسنے بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔۔دوست تھا اب نہیں رہا سمجھی تم۔۔۔اب میری بیوی ہو تم۔اور تم کسی سے ملنے نہیں جاؤ گئی۔اینڈ ڈیٹس اِٹ۔وہ اٹل انداز میں بولتے غصہ ضبط کرنے کو مڑا۔۔مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔جھوٹ وہ بولنا نہیں چاہتی اسلئے جیسے بھی لہجے میں سہی وہ اسے بتا کر ضرور جانے والی تھی

اگر آج تم اس سے ملنے گئی تو میرے پاس واپس کبھی مت آنا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکی طرف دیکھتے وہ سخت ترین لہجے میں بولا۔ نتاشا اسے دیکھ کر بیگ اٹھاتی کمرے سے نکل گئی۔ دل ہی دل میں اسنے کئی بار اس سے معافی مانگی تھی مگر وہ مجبور تھی عزہ کی جان بچانے کیلئے وہ مرسلین کی ناراضگی بھی برداشت کرنے کو تیار تھی۔ اسے جاتا دیکھ مرسلین کو اپنے تن بدن میں آگ لگتی محسوس ہوئی دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کرتے جو چیزیں اسکی بیوی کمرے میں سلامت چھوڑ گئی تھی انہیں اٹھا کر اسنے زمین پر پٹخ دیا۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا نتاشا۔ کبھی نہیں...!وہ غرا کر کہتا کمرے کا حشر نشر کر چکا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آپ کو لگتا یہ پلان کام کرے گا۔؟ کیونکہ اگر ہم آریان ملک کو قائل نا کر سکے تو لینے کے دینے بھی پڑ سکتے ہیں۔ حان نے اپنی پریشانی استفار کی۔۔ ہم یہ پلان سر انجام نہیں دیں گئیں حان۔ یہ کام اینی کرے گئی۔ میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ ہمیشہ کی طرح اسنے بہادری کا مظاہرہ کیا تھا۔ حان نے سر پیٹا۔ یہ تم تیس مار خان مت بنو تو بہتر ہے۔ اور بھائی آپ۔۔۔ حان اسکی طرف بھی مڑا۔

آپ دونوں کو ہوا کیا ہے بھول گئے ہیں تو یاد دلا دوں سامنے بادشاہ خان نہیں آریان ملک ہے۔ اسکے ساتھ گیم کھیلنا اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مارنے جیسا ہے۔ وہ تینوں اسوقت کمرے میں بیٹھے پلان بنا

رہے تھے جس میں اس وقت سے حان کیڑے ہی نکالے جا رہا تھا۔۔ دیکھو کچھ منٹ بڑے بھائی...
ایناره اب اکتائی۔ یہاں تم نہیں... میں ہوں... اسنے گردن اکڑائی۔ حان جواب میں کچھ کہتا ایناره کا موبائل بجا۔ پہلے اپنے اس زبردستی کے جاسوس شوہر کو سنبھال لو کچھ منٹ چھوٹی بہن پھر کسی اور آفت سے پنگا لینے کا سوچنا۔ حان نے اسی کے انداز میں تڑخ کر کہا تو سکندر بھی ہنس پڑا۔ جبکہ ایناره ان دونوں کو گھورتی سائیڈ پر گئی دو منٹ بات کی پھر واپس آئی تو دونوں ہی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اب بتا بھی دو کیا کہہ رہا تھا تمہارا جاسوس... حان اب اگر تم نے میرے شوہر کو جاسوس کہا تو میں تم سے بات نہیں کروں گئی۔ اب جو جیسا ہے اسے ویسا ہی بولیں گئیں نا بھائی۔؟ حان نے سکندر کو بھی بیچ میں گھسیٹا جو صرف مسکرا رہا تھا

اب اگر آپ بھی اسکی سائیڈ ہوئے تو میں یہاں سے اپنے شوہر کے پاس ہی چلی جاوں گئی۔ پکا پکا۔ وہ منہ بسور کر بولی۔ اس مشن کو پورا کر لو پھر بیشک ہمیشہ کیلئے چلی جانا۔ اب کے اسنے بھی فقرہ اچھالا۔ تو حان کا اسکی شکل دیکھ قہقہہ چھوٹا۔۔ گلا مت پھاڑو حان کے بچے۔ ایناره نے اسے مکا رسید کیا۔ ویسے بھی میرا شوہر ہے تو سہی نا۔ بیشک زبردستی کا ہی سہی۔۔ تمہاری طرح تو نہیں ہوں۔ تمہیں تو کوئی اپنی لڑکی دیکھنے کیلئے بھی نا بلائے۔ ایناره اس پر چڑھ ڈوری۔ حان نے ہنستے آئی برو اچکائی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میری پیاری بہن جس دن مجھے کوئی لڑکی پسند آئی نا میں اسے زبردستی اپنا بنالوں گا۔ یہ گھر والوں کے جھنجھٹ میں یا حان عاظمی پڑے گا ہی نہیں...! کندھا جھاڑتے اسنے جس دلیری سے بات کی۔ سکندر کی گھوری پر وہ ساری ہوا ہوئی تھی۔

مم۔۔ مذاق تھا بھائی۔ بھلا ایسے نیک کام میں پہلا حصہ تو گھر والوں کا بنتا ہے۔ اسنے تھوک نگلتے کہا۔ تو اب کی بار ایناره کا قہقہہ چھوٹا۔ سکندر مسکراتے ان دونوں بہن بھائی کی لڑائی انجوائے کر رہا تھا جب اسکا موبائل بجا۔ عزہ کی کال دیکھ وہ ذرا سیریس ہوا اور ٹائم دیکھا۔۔ حان تمہاری ہونے والی بھابھی کی کال آئی ہے۔ ایناره نے اسے کندھا مارتے شریر لہجے میں کہا۔ انکی باتیں اگنور کیے وہ باہر لان میں آیا۔۔ ہیلو رات کے اس پہر تم نے کال کی...؟ اسکے لہجے میں پریشانی واضح تھی۔۔ مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے..؟ کمرے کے چکر کاٹتی عزہ نے لب بھینچ کر سوال کیا۔

پوچھو۔ یک لفظ جواب دیا گیا۔۔ دنیا آپ کو بلیک ڈیول کیوں کہتی ہے..؟۔۔ کیونکہ یہی میرا نام ہے... چمکتے چاند کو دیکھتے اسنے عام سے انداز میں بتایا۔۔ لوگوں کے نام اتنے پیارے ہوتے ہیں آپ کا نام اتنا عجیب کیوں ہے.؟ نیا سوال تیار تھا۔۔ کیونکہ میں لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں ان سے منفرد ہوں۔۔ وہ حاضر جواب تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آپ کے سر پر کونسا سینگ لگے ہیں یا آپ کونسے کسی دوسرے پلینٹ سے یہاں تشریف لائیں ہیں جو آپ منفرد ہیں.؟؟الجھتے پوچھا گیا۔سکندر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری۔۔میں منفرد ہوں کیونکہ میں نے کچھ ایسے کام کیے ہیں جو کوئی عام بندہ نہیں کرتا۔سادہ سا جواب۔۔جو بھی کیا ہے۔صرف اتنا بتادیں۔وہ سارے کام شریفوں والی لسٹ میں تو آتے ہیں ناں...؟وہ سوال تھا یا جوک تھا وہ بھی سکندر حازق مغل کیلئے۔۔کیوں تمہارے ڈیڈ کیا تمہیں کسی غنڈے سے شادی نہیں کرنے دیں گئیں..؟

آپ غنڈے ہیں..؟حیرت بھرا لہجہ۔۔جی...کیونکہ میرے کام شریفوں والی لسٹ میں نہیں آتے۔۔تو کونسی لسٹ میں آتے ہیں..؟پھر سے سوال۔

میں کام کسی لسٹ کے مطابق نہیں کرتا لٹل اینجل۔"مگر میں ہر وہ کام کرتا ہوں جو کوئی شریف انسان نہیں کرتا اور وہ سب میں صرف جیت حاصل کرنے کیلئے کرتا ہوں۔"

I do very bad things and I do them very well.

سرکشی اختیار کیے کہا گیا۔اگر کبھی آپ ہار جائیں تو..؟

ناممکن ہے کیونکہ ہار ناڈاکٹر نے میری صحت کیلئے مضر بتایا ہے۔

لہجے میں غرور تھا۔۔ایسے جعلی ڈاکٹرز کے پاس نہیں جایا کریں۔

کیوں ناجایا کروں..؟کیونکہ ایسے ڈاکٹرز نے آپکے دماغ کو ساتویں آسمان پر پہنچا دیا ہے۔وہ لڑکی اسکی بے عزتی کر رہی تھی اور وہ صرف مسکرا رہا تھا۔۔اور ناجانے سے کیا ہو گا...؟دلچسپی سے پوچھا گیا۔ناجانے سے آپ کو معلوم ہو گا کہ ہار ناصحت کیلئے مضر نہیں ہوتا۔کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے "ہر عروج کو زوال آتا ہے"۔تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ چھوٹی سی ہار کے باعث انسان کمتر ہو جاتا۔بلکہ جب وہ صبر کرتا ہے تو اللہ اسے بہترین سے نوازتے ہیں۔

یہ سب باتیں صرف کہنے میں اچھی لگتی ہیں لٹل اینجل ورنہ حقیقت کی جس دنیا سے میرا تعلق ہے وہاں صرف جیت ہی سب کچھ مانی جاتی ہے۔اسنے اسے اپنی سوچ سے بھی آگاہ کیا۔

آپ کی دنیا کونسی ہے...؟"وحشتوں کی دنیا"ٹکا سا جواب دیا گیا۔۔کوئی نہیں جب میں آپ کی دنیا میں آؤ گئی تو وہ وحشت زدہ نہیں رہے گئی۔اسکے لہجے میں مسکراہٹ کی کھنک تھی

کاش ایسا ممکن ہوتا۔وہ صرف سوچ سکا۔عزہ نے اسے پھر پکارا۔آپ کا اصل نام کیا ہے..؟۔۔"سکندر حازق مغل"...واؤ مطلب شادی کے بعد میرا سر نیم ملک سے مغل میں تبدیل ہو جائے گا۔وہ

کھکھلائی۔ عموماً ہوتا تو ایسا ہی ہے. وہ ہنسا۔ آپ سے ایک آخری بات کہوں۔؟ اجازت طلب کی گئی۔..جی...!... آپ شریف بن جائیں۔ ورنہ ڈیڈ آپ کو ریجیکٹ کر دیں گئیں۔ لہجے میں التجا سی تھی. سکندر نے گہرا سانس کھینچا۔

Sorry litlle angel but I always prefer dangerous freedom, over peaceful slavery...!

لہجے میں شدت در آئی۔ عزہ خاموش ہوئی۔

میرے لیے بھی نہیں...؟ اب کے لہجے میں مان بھی شامل ہوا۔

تمہاری اور میری دنیا بہت الگ ہے لٹل اینجل مجھے تم سے محبت ہو چکی ہے اسلئے میں کافی حد تک بدل رہا ہوں مگر اپنی دنیا نہیں بدل سکتا۔ وہ ایک ماہر اداکار تھا۔۔ آخر فرق کیا ہے آپ کی اور میری دنیا میں؟ لہجے میں غصہ اتر آیا۔۔ تمہاری دنیا میں صرف غلامی ہے میری دنیا میں ہر طرف آزادی ہی آزادی ہے۔ میں اپنی مرضی سے زندگی گزارتا ہوں۔۔ میری دنیا میں خوف نہیں ہے۔ میں بے خوف ہوں۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کونسے دشمن کی بندوق سے نکلی گولی پر میرا نام لکھا ہے۔ مگر مجھے رتی برابر

فرق نہیں پڑتا۔۔میری زندگی خطروں سے بھری پڑی ہے مگر مجھے خوشی اس بات کی ہے میں آزاد انسان ہوں۔۔میں اس دنیا کا بشر نہیں ہوں۔میں یہاں سروائیو صرف اس صورتحال میں کر سکتا ہوں کہ اپنی وحشت کو مٹانے کیلئے لوگوں کو جہنم رسید کر دوں۔

کیوں جہاں آپ رہتے ہیں کیا وہاں کے لوگ آپ سے ڈرتے ہیں یا وہاں کوئی اور ہے ہی نہیں۔؟۔۔میں وہاں ایک کامیاب انسان ہوں۔اور دوسروں کا معلوم نہیں۔مگر میرا یہ ماننا ہے۔ انسان کی ہر کامیابی کے پیچھے ایک بھیانک بربادی چھپی ہوتی ہے۔جو مجھے وہاں جانتا تھا وہ میرے سامنے نگاہ اٹھانے سے بھی خوف کھاتا ہے۔۔میں اپ کی دنیا میں آنے کیلئے ایکسائیٹڈ ہوں۔وہ چہک اٹھی۔

سکندر کا ہاتھ باقاعدہ سر کو پہنچا۔عجیب لڑکی تھی وہ۔۔اسکی جگہ کسی اور لڑکی کو اگر اسنے یہ ساری باتیں بتائی ہوتیں تو وہ اب تک اسے انکار کر چکی ہوتی۔خوف سے اسکی آواز نا نکلتی مگر عزہ آریان ملک کی چہکتی آواز نے تقریباً اسکے کان کے پردے پھاڑے تھے۔۔میں یقین کرتا ہوں تم اپنے اس فیصلے پر پچھتاؤ گئی نہیں۔بے تاثر لہجے میں کہا گیا۔۔میں نے پچھتانا نہیں سیکھا۔ہاں مگر میں اس پریشانی کو پچھتانے پر مجبور ضرور کر دیتی ہوں جو میرے گلے پڑنے کی کوشش کرتی ہے۔وہ بھی اس سے کم نا تھی۔سکندر مسکرا دیا مگر اس بار کی مسکراہٹ پر اسرار تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ موبائل رکھ کے پلٹا۔

پیچھے حان کو کھڑے پایا۔ مسکراہٹ پل میں سمٹ گئی۔ وہ کھڑا تو خاموش تھا مگر نظریں بہت کچھ کہہ رہی تھیں۔۔"وہ لڑکی صرف میری جیت کا ذریعہ ہے۔ مجھے اس سے محبت نہیں ہے، میں صرف اسکے ساتھ کھیل کھیل رہا ہوں۔"

یا حان سے زیادہ اسنے خود کو یہ بات کہہ کر باور کروائی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

بھائی آپ کا منہ سڑے ہوئے کریلے کی طرح کیوں بنا ہوا..؟

لگتا ہے گرل فرینڈ ناراض ہو گئی ہے بھائی کی..!جواب احمر نے دیا

ہاں مجھے بھی لگتا ہے دیکھو انکے غم میں ہاتھ زخمی کیے بیٹھے ہیں۔ طہ نے پٹی بندھے ہاتھ پر چوٹ کرتے کہا۔ مرسلین خود کو موبائل میں مصروف دکھاتا انکی گفتگو نظر انداز کر رہا تھا۔

اب اتنا بھی کیا دیوانہ پن بھائی ایک لڑکی کی وجہ سے ہاتھ کاٹ لیا کاٹنا ہی تھا تو کوئی نس تو کاٹتے۔۔ہاں امپریشن بھی اچھا پڑتا۔اسکے بعد طہ نے بھی فقرہ اچھالا دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کے قہقہہ لگا گئے۔مرسلین نے اٹھتے دونوں کی گردنیں دبوچی تھیں۔

دیکھوں گا دو دن بعد۔۔۔جب بیوی کے ہاتھوں گھن چکر بنے ہو گئے نا تم دونوں پھر پوچھوں گا۔۔ارے بھائی میں گھن چکر نہیں زن مرید بنوں گا۔بہت سکوپ ہے۔طہ نے آنکھ مارتے ہنس کر کہا۔تو احمر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔اور یہ احمر گدھا بنے گا کیونکہ اسنے بتایا ہے اسکی بیوی پوری آفت ہے۔۔کمینے انسان میں نے تجھے اسلئے نہیں بتایا تھا کہ تم ایک معزز انسپکٹر کے نام پر اشتہار لگاتے پھرو۔احمر بدک کر بولا۔۔ہاں آیا بھی تو خود ہی تھا۔میں اس آفت سے پیار کرتا ہوں۔بھلا پیار کرنے کو بھی ایک آفت ہی ملی تھی اسے۔اب کے مرسلین بھی بولا تو احمر چہرا جھکائے ہنس دیا۔وہ آفت نہیں فتنہ ہے بھائی مگر ہے کمال کی۔احمر دلکشی سے مسکرایا۔لڑکوں نے وائیٹ قمیض شلوار زیب تن کی تھی جبکہ احمر اور طہ ان میں منفرد تھے انہوں نے بلیک کلر کی قمیض شلوار پہنی تھی۔لڑکیاں ایک روم میں تیار ہو رہی تھیں۔ایناره اور عفاف دونوں نے مہندی کلر کی فراک پہنے تھے۔آریان ابھی تک عزہ نہیں آئی اور نا ہی یحییٰ واپس آیا ہے۔حیام اسکے پاس آئی۔میں نے یحییٰ کو بھیجا تھا اسے لینے کیلئے ابھی تک

آجاناچاہیئے تھادونوں کو۔اسنے وقت دیکھتے کہا۔اوکے میں کال کرتاہوں تم فکر مت کرو۔آجائیں گئیں۔آریان اسے تسلی دیتے خود سائیڈ پر آگیا۔فنکشن شروع ہونے میں ابھی وقت ہے عفاف میں تھوڑی دیر ریسٹ کرنے جارہی ہوں۔سر میں شدید درد ہے۔اینارہ سر پر ہاتھ رکھے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔امیمہ آپی معلوم کریں نانتاشا آپی کہاں رہ گئیں ہیں.؟عفاف نے امیمہ کو کہاجو ابھی روم میں آئی تھی۔اوکے میں کال کرتی ہوں۔امیمہ اسے کال ملانے لگی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ جیسے تیسے ملک ولا سے نکلی تھی فنکشن نے ابھی ایک گھنٹہ تھاوہ بائیک وہی روکے اس سڑک پر رکی گاڑی کے قریب آئی۔

پلان کہاں تک پہنچا.؟۔۔پلان ابھی سٹارٹ کہاں کیا تمہارا انتظار کررہے تھے۔جواب حان نے دیا۔۔اوکے توپلان میں دوہرا دیتاہوں۔ان دونوں بہن بھائی کی جنگ پھر سے شروع ہوتی سکندر بول پڑا۔

میں اس لڑکی کے پاس جاؤں گا۔اینی تم تقریباً دس منٹ بعد آریان ملک کو کال کروگئی اور پھر اسکے فوراً بعد ہال کی لائیٹس آف ہوگئی۔جیسے ہی لائٹیں آف ہوں گئی میں اس لڑکی کو لے کر باہر آؤں گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

حان تم تقریباً دس منٹ پہلے بادشاہ خان کو کال کر و گئے آریان ملک کے دشمن بن کے۔اور پھر لاسٹ جو ہو گا۔ سکندر بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔ان دونوں نے ترچھی نظر آسکے سپاٹ چہرے پر ڈالی۔یاحان اس لڑکی کی حفاظت کا زمہ میں تمہیں سونپ رہا ہوں اسے ذراسی بھی خراش نہیں آنی چاہئیے۔

"وہ لڑکی میری جیت ہے اور میں اپنی جیت کے اتنے قریب پہنچ کر کوئی بھی رسک نہیں لے سکتا۔"وہ دونوں کچھ اور سمجھتے اسنے ساتھ تفصیلاً کہا۔ایک طرف جیت کی اتنی چاہ ہے اس مونسٹر کہ اس لڑکی کو اپنے سب سے بڑے دشمن کے لئے مہرہ بنا رہا ہے اور دوسری طرف کہتا ہے اسے خراش بھی نا آئے۔ ایناره اسے دیکھتی سوچ کے رہ گئی۔۔ سر جھٹکتے وہ سب اپنے اپنے پلان کی مطابق جگہ سنبھال چکے تھے۔۔ آج اسکی بیسٹ فرینڈ مشعل کی برتھڈے پارٹی تھی وہ جانا نہیں چاہتی تھی مگر اسکے ولا میں خود آکر کہنے پر مجبوراً اسے جانا پڑا تھا۔اسنے وہاں خوب انجوائے کیا تھا کیک کٹ کرنے بعد اب وہاں کپل ڈانس کا دور اشروع ہوا۔ مشعل کا نکاح ہو چکا تھا تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی عزہ خوشی سے اسے دیکھتی ساتھ دعائیں بھی دے رہی تھی تبھی ایک لڑکا اسکی طرف بڑھا ذرا سا جھکتے اپنا ہاتھ آگے کیا جسکا مطلب صاف تھا وہ اسے اپنے ساتھ ڈانس کرنے کی پیشکش کر رہا تھا۔عزہ نے مسکرانے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کی سعی کی اور نفی میں سر ہلائے قدم پیچھے لے لیے وہ لڑکا واپس چلا گیا۔ اسنے موبائل دیکھا وہ آدھے گھنٹے سے یحییٰ کا انتظار کر رہی تھی۔

معلوم نہیں دنیا کے کونسے کونے میں جا کر یہ بندہ گم ہو گیا ہے۔ سامنے آ جائے بال نوچ لوں گئی اسکے۔ وہ غصے سے بھری کھڑی تھی یحییٰ کی دیری اور اس پر پیروں میں پہنی ہیل کی وجہ سے پاؤں بھی دکھنے لگے تھے۔۔ ہیلو آریان انکل... اسکی آواز ہانپ رہی تھی۔۔ کیا ہوا ایناره بیٹا آپ پریشان کیوں لگ رہے ہو۔۔ انکل مجھے عزہ کی ٹینشن ہو رہی تھی اسلئے میں اسے لینے آئی ہوں۔ بیٹا یحییٰ اسے لے آتا آپ نے کیوں زحمت کی فنکشن بھی شروع ہونے والا ہے۔ آریان نے وقت دیکھتے کہا۔۔ انکل مجھے بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا اسلئے میں عزہ کی طرف آئی انکل یہاں کچھ گڑبڑ ہے میں نے بادشاہ خان کے آدمیوں کو یہاں دیکھا ہے۔ عزہ میری کال بھی ریسیو نہیں کر رہی۔۔ وہ ایک ہی سانس میں ایسے بولی کہ اریان کو پریشانی لاحق ہوئی۔ ایناره بیٹا آپ وہی رکو میں فوراً وہاں پہنچ رہا ہوں۔۔ نہیں انکل آپ یہاں مت آیئے میں عزہ کو لے کر ولا پہنچ رہی ہوں آپ مجھ پر یقین کریں میں آپکی بیٹی کو ایک خراش تک نہیں آنے دوں گئی۔ وہ پر اعتماد لہجے میں بولی۔

آریان کو اسکی بات صحیح بھی لگی۔ مگر وہ اپنی بیٹی کو مشکل میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔انکل اگر بادشاہ خان کا یہ ٹریپ ہوا تو ضرور وہ لوگ وہاں بھی آسکتے ہیں۔اسلئے آپ وہاں کی سیکیورٹی پر خصوصی توجہ دیں باقی میں عزہ کی طرف ہوں آپ فکر مت کریں۔۔اسے ابھی طرح قائل کیے وہ کال کاٹ چکی تھی اگر آج وہاں ایناره کی جگہ کوئی اور ہوتا تو آریان کبھی سکون سے نا بیٹھتا مگر وہ ایناره پر یقین کرنے لگا تھا اسے یقین تھا وہ اسکی بیٹی کا ہمیشہ خیال رکھے گئی۔اسنے سب اپنے اللہ کے حوالے کرتے فوراً سے ملائکہ اور حمزہ کو سیکیورٹی چیک کرنے بھیجا تھا۔فرسٹ مشن ڈن لکھتے اسنے میسج سینڈ کیا۔مجھے معاف کر دیجئے گا آریان انکل۔ایناره کو اپنے کیے پر دلی افسوس ہوا۔وہ ماسک پارٹی تھی ہر لڑکے اور لڑکی کے چہرے پر فینسی

ماسک موجود تھا۔وہ ایک کونے میں سمٹ کر کھڑی تھی اسکے چہرے پر بھی فینسی ماسک موجود تھا۔ کوئی اسکی طرف ماسک لگائے بڑھ رہا تھا بلا اختیار اسکی ڈھرکنیں مشتعل ہوئی تھی وہ جو کوئی بھی تھا اسنے عزہ کا ہاتھ تھامے اپنی جانب کھینچا۔اور سٹیپ لینے لگا۔میسج ملتے ہی سکندر ماسک لگائے پارٹی میں شامل ہوا اسنے بلیک ڈنر سوٹ پہن رکھا تھا جبکہ عزہ نے بلیک چمکیلے دھاگے والی نفیس سی میکسی زیب تن کی تھی۔

اسکی نیلی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔ عزہ اس سے دور ہونا چاہتی تھی مگر کمر پر گرفت سخت ہونے کی وجہ سے دور نہیں ہو پا رہی تھی کچھ پل تو وہ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔ سکندر کی نظریں بار بار اسکے گلے میں پہنے پینڈنٹ پر ٹھہر رہی تھی اسکی سفید گردن میں چمکتا وہ نیلے رنگ کا موتی انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا وہ خوبصورت تھا یا اسکی گردن کی زینت بن کر مزید خوبصورتی بکھیر رہا تھا۔۔ یاحان گاڑی سے اتر کر سائیڈ پر گیا اور بادشاہ خان کو اچھی طرح اپنے جال میں پھنسائے وہ گاڑی کی طرف واپس آیا جہاں سکندر موجود نہیں تھا۔ اسنے فوراً سے اندر کی راہ لی وہ دونوں بلوٹوتھ کے ذریعے کونیکٹڈ تھے اینارہ مین سوئچ ڈھونڈنے اندر کی طرف جا چکی تھی۔۔ یاحان نے عزہ کو ڈھونڈنا چاہا اینارہ کی طرف سے بھیجی گئی تصویر کے مطابق اسنے جو ڈریس دیکھا تھا وہ اسے ڈھونڈنے میں کامیاب رہا تھا مگر اسکے ساتھ کسی اور کو ڈانس کرتے دیکھ اسنے فوراً سے بلوٹوتھ پر ہاتھ رکھا۔ ہیلو ایچ ایم ...

اسکے بلوٹوتھ سے آواز ابھری۔Where are you...?

She is on dance floor with another guy...Are you listening me...?Angel dance with somebody else...!

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اب کے اسنے زور دے کر کہا۔

No, she is not with someone else...جواب سنجیدگی سے آیا۔

She is with me..."little angel dance with a devil."

ایک دم سے اسکی بازو پکڑے گھمایا اور ساتھ خود بھی گھوما جسکی بدولت حان جسکی طرف اسکی پشت تھی وہ اسے پہلے سے ہی وہاں موجود دیکھتے مسکرا اٹھا۔

"Cute.."اور کنکیشن کٹ گیا۔

حان تیزی سے باہر نکلا۔۔ آپ نے کچھ کہا۔ عزہ سٹیپ لیتی آہستگی سے بولی۔ سکندر نے نفی میں سر ہلایا۔۔ آپ میرا پیچھا کرتے ہیں کیونکہ میں جہاں بھی جاتی ہوں آپ وہاں موجود ہوتے ہیں۔ عزہ فاصلہ قائم رکھتے مستفر ہوئی۔۔ "میں صرف وہاں جاتا ہوں جہاں مجھے قسمت لے جاتی ہے" ماہر اداکاری سے اسنے مسکرانے کی سعی کرتے کہا۔ ورنہ اس لڑکی کے قریب اسے اپنے حواس مختل ہوتے محسوس ہو رہے تھے نا جانے کیسی کشش تھی اس لڑکی کے دیکھنے کے انداز میں، بولنے میں، مسکرانے میں، وہ اسے اپنا اسیر کر رہی تھی۔ وہ ایسے ہزاروں خوبصورت چہروں کو روز دیکھنے والا اس لڑکی کی

خوبصورتی میں اپنا دل ڈوبتا محسوس کر رہا تھا۔ وہ ابھی اسکے لئے نا محرم تھی تو اسکا یہ حال ہو رہا تھا جب وہ محرم بن جائے گئی اور کوئی روکاوٹ نہیں رہے گئی۔ تو تب وہ خود کو کیسے سنبھالے گا۔ سکندر کو آج پہلی بار خود پر اور اپنے دل پر انتہا کا غصہ آرہا تھا جو اس سے بغاوت کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ عزہ نان سٹاپ بول رہی تھی۔ "کتنا بولتی ہو تم لڑکی، زبان ہے یا ٹرین چلتی ہی جا رہی ہے۔" سکندر خود کو کمپوز کرنے کی خاطر اپنا ذہن الجھانے کو بولا۔ عزہ نے اسکی بات پر ناک چڑایا۔ آپ ٹرین سمجھے یا ٹرین کی پٹڑی میری زبان تو ایسے ہی چلتی رہے گئی۔ منہ بسورے کہا۔ سکندر نے سر جھٹکا۔ کالر گردن سے ہٹا۔ جہاں بڑے بڑے کٹ کے نشان تھے۔ عزہ نے بے اختیار ہاتھ بڑھایا وہ اب بھی اسکے حصار میں تھی اسنے شرٹ کو انگلی کے پوروں سے ہٹایا۔

پھر اس کٹ کے نشان کو انگلی کے پوروں سے ذرا سا چھوا۔

سکندر جو دوسری طرف دیکھ رہا تھا اسکو مانو کرنٹ سا لگا۔

اسنے جھٹکا کھا کر گردن موڑی۔ وہ لمس اور اسکا احساس اسکے لئے عجیب تھا۔ عزہ اسکے رد عمل پر خجل سی ہوتی سر جھکا گئی۔ تبھی ہال کی لائیٹس آف ہوئیں۔ چلو تمہاری جان خطرے میں ہے۔ وہ الفاظ بے

ساختہ تھے عزہ اسکے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی۔ تبھی اسے اپنے نام کی پکار پیچھے سے سنائی دی۔ مگر وہ تب تک باہر آچکی تھی دور سکندر اور حان کی گاڑی کھڑی تھی ہر طرف اندھیرا تھا سکندر غائب ہو چکا تھا اسے پھر اپنے نام کی پکار سنائی دی۔ وہ پلٹی پیچھے ایناره کھڑی تھی۔۔ ایناره تم یہاں۔ عزہ حیران تھی۔۔ ابھی سوال جواب کا وقت نہیں ہے عزہ جلدی چلو میرے ساتھ بادشاہ خان یہی موجود ہے۔ وہ اسے لئے گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔ بادشاہ خان تمہاری تلاش میں یہاں آیا ہے۔ میں نے تمہارے ڈیڈ کو کال کی تھی انہوں نے بتایا تم یہاں ہو اور سیف ہو کیونکہ انہوں نے تمہاری سفیٹی کیلئے کسی کو تمہاری طرف بھیجا ہے۔ وہ سکندر سے بھی بڑی اداکار تھی۔۔ میری سیفٹی کیلئے۔ عزہ کو ایک اور جھٹکا لگا۔۔ اسکا پہلا شک سکندر کی طرف اٹھا کیونکہ اسکے پاس تو صرف وہی موجود تھا۔۔ وہ لڑکا کون تھا عزہ جسکے ساتھ تم ڈانس کر رہی تھی۔ شاید وہی تھا۔ ایناره نے اسکا دماغ وہاں لگانا چاہا۔۔ تو کیا ڈیڈ اسکے بارے میں جانتے ہیں۔ وہ ابھی سوچ رہی تھی فضا میں گولیاں چلنے کی آواز گونجی۔ عزہ نے فوراً مڑ کر دیکھا۔ شٹ۔ ایناره نے گاڑی بھگائی۔ دوسری طرف سکندر کی گاڑی بھی انکے پیچھے تھی۔ بھگاؤ گاڑی رحمان مجھے آریان ملک کی بیٹی ہر صورت میں آج چاہیئے۔ بادشاہ خان ڈرائیور پر چیخا۔ وہی دوسری طرف اسکا آدمی سامنے گاڑی کے ٹائر میں گولی مارتا۔ سکندر نے رفتار بڑھاتے ٹرن لیا اور گاڑی بادشاہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

خان کی گاڑی کے سامنے آن روکی۔اسنے ایک نظر سامنے تن کر کھڑے سکندر کی طرف اور پھر دور جاتی اینارہ کی گاڑی کو افسوس بھری نظروں سے دیکھا۔۔میں نے منع کیا تھا تمہیں بادشاہ خان اس لڑکی سے دور رہنے کیلئے کہا تھا۔سکندر نے اسکی طرف قدم اٹھائے۔بادشاہ خان کی جان ہوا ہوئی تھی۔ مم...مجھے کسی نے کال کی تھی۔میں اسلئے یہاں آیا۔سکندر سے تو ویسے اسکی جان جاتی تھی۔۔کل کو تمہیں تمہاری موت کال کر کے بلائے گئی تو بھی تم ایسے ہی بھاگے بھاگے آؤ گئے۔حان نے تڑخ کر کہا۔

میں غلطی کرنے والوں کو معاف نہیں کرتا بادشاہ خان۔سکندر نے گن نکالی اور بس اسکی ڈوریں لگی تھیں۔یہ تو بھاگ گیا۔حان ہنسا۔یہی چاہتا تھا میں..!سکندر نے استہزائیہ کہا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

نہیں میں عزہ آپی اور نتاشا آپی کے بغیر باہر نہیں جاؤ گئی۔وہ ضد پکڑ کے بیٹھی تھی امیمہ اور حیام اسے سمجھا کے تھکی تھی ملائکہ نتاشا کو کالز ملا رہی تھی جو کے موبائل بند کر کے بیٹھی تھی دوسری طرف یحییٰ اور عزہ بھی ابھی تک نہیں پہنچے تھے۔

دل آپ جاؤ اینارہ کو دیکھو۔ اسے تو بلاؤنا۔۔ وہ بھی ولا میں نہیں ہے بڑی مما۔ امیمہ دھیرے سے بولی۔۔ یہ سب ہو کیا رہا ہے یہ لڑکیاں پاگل کر دیں گئیں ہمیں۔ حیام جھنجھلا کر کہتی آریان کی طرف نکلی تھی۔ وہ ابھی باہر آتی۔ عزہ کی گاڑی اندر آئی۔ اریان تو جیسے انتظار میں کھڑا تھا وہ مہمانوں سے بچتا پورچ کی طرف لپکا۔

عزہ گاڑی سے اترتی آریان کو اپنی طرف آتے دیکھ اسکے سینے سے لگی تھی۔ پرنسس... آپ ٹھیک ہو..؟ آریان کے لہجے میں خوف نمایاں تھا۔ عزہ سے تو کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا یہ سوچ ہی اس کیلئے ٹھنڈے آبشار کے جیسی تھی کہ آریان سکندر حازق مغل کو جانتا ہے۔ مگر اس معصوم کو خبر ہی نہیں تھی اسکے ساتھ گیم کھیلی جا رہی ہے۔۔ ڈیڈ میں ٹھیک ہوں... عزہ دھیمی سی آواز میں بولی۔۔ شکر ہے اللہ کا اسنے مجھے ٹائم پر کال کر دی اور اسنے تمہاری حفاظت بھی کی۔ ورنہ میں تو گھبرا گیا تھا۔ آریان نے مترنم لہجے میں کہا۔۔ تو مطلب اینارہ ٹھیک کہہ رہی تھی ڈیڈ نے ہی سکندر کو کال کر کے وہاں بھیجا تھا۔ عزہ کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔۔ وہ اب جلد از جلد آریان سے سکندر کے متعلق بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ اریان عزہ آگئی۔ حیام اس طرف آئی۔

اپنی مما کو کچھ مت بتانا ورنہ وہ پریشان ہو گئی۔ آریان نے فوراً سے اسے کہا تو عزہ اور پیچھے کھڑی ایناره بھی سر ہلا گئی۔

جی مما میں آ گئی ہوں۔ عزہ اسکے گلے لگی چہچہا کر بولی۔

اتنی بھی دیر کرتا ہے کوئی بھلا روز اور ایناره بیٹے آپ کو جانے کی کیا ضرورت تھی فنکشن شروع ہونے والا ہے۔ اور دولہن ہی غائب ہے۔ سوری۔۔ ان دونوں نے بیک وقت کہا۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

فنکشن سٹارٹ ہو چکا تھا سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے بڑوں نے رسم شروع کی۔

مرسلین ابھی روم سے وہاں آیا تھا سر میں شدید درد ہونے کی وجہ سے وہ اپنے کمرے میں تھا وہاں آتے ہی اسکی پہلی نظر اس دشمنِ جاں پر ٹھہر گئی۔ گرین کلر کے شرارے میں ملبوس وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی عزہ اور اسنے سیم ڈریسنگ کی تھی۔ بڑوں کے بعد نتاشا پہلے سٹیج پر آئی۔ اسے اکیلے آتے دیکھ طہ نے پیچھے کھڑے مرسلین کو پکارا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھائی آپ بھی آئیں ناوہاں کیوں کھڑے ہیں۔طہ نے شریر لہجے میں کہا۔تو مجبوراًسب کی نظریں خود پر ٹکی دیکھ وہ بھی سٹیج پر چلا آیا۔۔میری بہن کو ہمیشہ خوش رکھنا طہ ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گئی۔نتاشا رسم کرتی مسکرا کر بولی۔

اسکا تو معلوم نہیں پر اگر میری بہن کی آنکھوں میں تیری وجہ سے آنسو آئے تو میں تجھے الٹا لٹکا کے ماروں گا کمینے انسان۔مرسلین بھی اسی کے انداز میں بولا۔۔ایک پولیس والے کی تو کوئی عزت ہی نہیں ہے۔طہ انکی دھمکیاں سنے منہ لٹکا گیا۔عفاف ہنسی تھی۔۔تمہیں بڑی ہنسی آرہی ہے۔طہ نے اسے گھور کر کہا تو عفاف نے ناک چڑائی تھی۔۔تبھی عزہ سٹیج پر آئی۔اللہ پاک آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھیں بھائی اور میری کیوٹ سی بھابھی۔وہ مسکرا کر بولی تو دونوں مسکرا اٹھے۔۔عزہ کے جاتے ہی طہ نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔عفاف سٹپٹائی اور نظریں ارگرد گھمائی۔۔طہ ہاتھ چھوڑیں۔وہ چہرا جھکائے ممنائی۔۔نہیں اب ہنسو بڑی ہنسی آرہی تھی تمہیں مائے لٹل برائیڈ۔طہ نے آنکھ ونک کرتے کہا تو عفاف نے ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی تھی۔

سب رسم کیے ایناره اور احمر کی طرف آئے۔نتاشا نے ایناره کو کوئی دعا نہیں دی تھی اسنے رسم بھی مارے بندھے کی تھی۔جسے ایناره سمیت احمر نے بھی محسوس کیا تھا۔مرسلین کے بعد عزہ وہاں آئی۔

رسم کی اور انہیں دعا دیئے وہ مسکراتی نتاشا کے پاس چلی گئی۔۔ایسا کون سا ضروری کام تھا جو تم اپنا مہندی کا فنکشن چھوڑ کر کرنے گئی تھی۔احمر نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے سامنے دیکھتے سنجیدگی سے استفار کیا۔۔تم میرے جاسوس مت بنو تو بہتر ہے۔۔۔اب زبردستی کا شوہر تم نے بنایا ہے تو میں جاسوس بنو یا ہیرو تمہیں مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے۔احمر نے اسکی کلائی پکڑی۔۔ایناہ پہلے تو اسکے رد عمل پر حیران ہوئی پھر آگ بگولہ ہوتی اسے دیکھنے لگی۔۔کیا ایسے کیوں دیکھ رہی ہوں۔تمہیں چھونے کیلئے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔احمر نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے کہا۔ایناہ رخ موڑ گئی۔

میڈم فتنہ دیکھو تمہارا خواب پورا ہو گیا۔ایناہ عاظمی سے تم ایناہ احمر شفیع بن گئی ہو۔۔ایناہ اپنا ہاتھ پیچھے لے جاتے اپنی کمر پر رکھے اسکے ہاتھ پر رکھے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔

میں جانتی ہوں تم یہ سب مجھے تنگ کرنے کیلئے کر رہے ہو مگر میں پھر بھی تمہیں نہیں بتاؤں گئی کہ میں کہاں گئی تھی۔

ایناہ نے مزاحمت کرتے دھیمی آواز میں کہا۔احمر نے آئی برو اچکائی۔۔مت بتاؤ کیونکہ میں خود معلوم کروالوں گا۔سادگی سے کہا گیا۔۔تو پھر مجھے چھوڑو کمینے ایس پی اپنی یہ ٹھرک کہیں اور جا کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پوری کرو۔ اینارہ لب دبا کر بولی کیونکہ اسکا ہاتھ تقریباً مڑ چکا تھا۔۔ ٹھرک ہوتی تو تم سے شادی کیوں کرتا بھلا۔ احمر آہستگی سے ہنسا۔۔ زبردستی کا شوہر ہوں تھوڑی سی زبردستی کی محبت تو جتانا میرا حق بنتا ہے ناں۔۔۔ احمر پلیز لیو مائے ہینڈ اٹ ہڑ ٹنگ می۔ التجائیہ لہجے میں کہا گیا۔۔ میں تو تمہیں بہادر لڑکی سمجھتا تھا میڈم فتنہ۔ اسکا ہاتھ چھوڑے تمسخرانہ انداز میں کہا گیا۔۔ سارے حساب لوں گئی کمینے انسان۔ کلائی پر اسکی انگلیوں کے نشان دیکھتے وہ مدھم لہجے میں غرائی۔ ابھی لو حساب سامنے ہوں۔۔ سٹیج پر دولہن بنی نا بیٹھی ہوتی تو تمہیں بتاتی زبردستی کی محبت کیسے جتاتے ہیں۔ وہ تڑخ کر کہتے رخ موڑ گئی۔ احمر بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہنسی دبائے چہرا موڑ گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

بازو پر کوٹ ڈالے چہرے پر تھکن سجائے ماتھے پر بکھرے بال اور شرٹ کے بٹن کھلے چھوڑے وہ بے ڈھنگے سے حال میں ولا میں داخل ہوا مگر پھر بھی انتہائی دلکش لگ رہا تھا کہ تمام مہمان اس کھڑی ناک والے مغرور شہزادے کو مڑ کے دیکھ رہے تھے۔ وہ روم میں آیا اور کوٹ بیڈ پر پھینک دیا۔ زارا اور حمزہ بھی اسکی پیچھے آئے تھے۔۔ کہاں رہ گئے تم یحییٰ جانتے ہو بھائی کا فنکشن ہے پھر بھی اتنا لیٹ کیوں ہوئے۔۔ ممابزی تھا آنے میں لیٹ ہو گیا۔ آپ ڈریس دیں میں فریش ہو جاؤں۔ اسکا ماتھا چومتا وہ

دھیرے سے بولا۔ آج اسکے چہرے پر زارا نے اطمینان دیکھا تھا۔۔ کہاں بزی تھے موصوف یہ بھی پوچھ لو۔ حمزہ تیز لہجے میں بولا اسے یحییٰ کی لاپرواہی پسند نہیں تھی۔۔ ایک دشمن کی عقل ٹھکانے لگانے گیا تھا ڈیڈ۔ وہی سے آرہا ہوں۔ کیوں غصہ کر رہے ہو حمزہ اب آتو گیا ہے ناں۔ زارا نے اسے ٹوکا۔۔ غصہ کیسے نا کروں پتہ نہیں کس پر چلا گیا ہے یہ گدھا۔ میں تو ایسا بلکل نہیں تھا۔ اور اس سے سچ پوچھو کہاں سے آرہا ہے یہ۔۔ حمزہ مزید بولا تو یحییٰ جو بیڈ پر لیٹا تھا اٹھ کے بیٹھ گیا۔۔ آپ کی ہونے والی بہو کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر رہا تھا ڈیڈ۔ وہ جل کر بولا۔۔۔ حد ہے مطلب سچ بولو تو بھی آپ غصہ کرتے ہیں جھوٹ بولو تب بھی۔ وہ منہ بگاڑ کر بولا۔ تو زارا نے اپنے شوہر کو گھوری سے نوازا تھا جسکا مطلب تھا میرے بیٹے کو مزید کچھ کہا تو تمہاری خیر نہیں ہو گئی۔

میں جا رہا ہوں فوراً تیار ہو کے نیچے آؤ۔ وہ زارا کی گھوری پر اپنا بھرم قائم رکھنے کو بولے باہر نکل گیا۔۔ میں ڈریس بھجواتی ہوں تم فریش ہو جاؤ۔ زارا بھی کمرے سے نکل گئی۔

ملک ولا میں کوئی بھی موجود نہیں تھا سب باہر لان میں تھے امیمہ جو کچن کی طرف پانی پینے آئی تھی ملازمہ کو دیکھ کر ٹھٹکی۔۔ یہ ڈریس کس کا ہے خالہ۔ اسنے پانی پیتے پوچھا۔۔ یہ چھوٹے صاحب کا ہے بی بی جی آپ انہیں دے آئیں مجھے مرسلین صاحب کیلئے کافی بنانی ہے وہ بہت غصے میں ہیں۔ ملازمہ نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ڈرتے ہوئے بتایا۔۔میں بھلا کیوں دے کے آؤں گا آپ کسی اور کو بول دیں۔امیمہ جانے لگی تو ملازمہ پھر سے بول اٹھی۔۔بی بی جی اتنی سی مدد کر دیں۔ورنہ مرسلین صاحب کی کافی کی دیر ہو جائے گئی۔اسے کافی بھی بنانی نہیں آتی تھی بظاہر وہ لاکھ کٹھور بن جاتی اندر سے وہ آج بھی نرم دل ہی رکھتی تھی ڈریس لیے اسکے کمرے کی طرف چلی گئی۔کمرے میں پہنچ کر اسنے ادھر ادھر دیکھا یحییٰ سامنے کہیں نہیں تھا وہ ڈریس رکھ کے مڑی اور بھاگنے کو ہی تھی کسی نے اسکی کلائی جکڑے کھینچا تھا۔

میں نے تو بیوی بننے کا کہا ہی تھا تم نے تو بیویوں والے کام ابھی سے شروع کر دیئے۔آئی برو اچکائے وہ دل جلانے والے انداز میں گویا ہوا تو امیمہ کو اپنے تن بدن میں آگ لگتی محسوس ہوئی۔پیچھے ہٹ کے بات کرو۔اسکے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھے وہ خود سے دور دھکیلتی غصے سے تلملائی۔۔اور رہی بات بیوی بننے کی تو میں تمہارا قتل کر دوں گئی مگر تمہاری بیوی نہیں بنوں گئی۔

تو کوئی بات نہیں میری دوسری بیوی بن جانا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔اسکا انداز گفتگو سامنے والے کے دل پر چھریاں چلانے جیسا تھا۔۔مر جاؤ تم گھٹیا انسان۔امیمہ چیخ کر کہتی پلٹ آئی۔

کوئی حسینا ملے تو اس پر ضرور مر جاؤں گا۔ ویسے موت ابھی اپنے نصیب میں نہیں ہے۔ وہ دوٹوک انداز میں کہتا مکروقہقہ لگا گیا۔ امیمہ اسے سلوتیں سناتی پاؤں پٹختی نکلی تھی دل ایکدم سے مرجھا گیا ہر چیز سے اچاٹ۔ وہ لان میں خالی نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔ وہ یحییٰ کا سامنا ہرگز نہیں کرنا چاہتی تھی جا کر ایک کونے میں بیٹھ گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سر درد سے پھٹ رہا تھا آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھیں سانس تھی جو سینے میں اٹکتی جا رہی تھی مونچھوں تلے عنابی لب ایک دوسرے میں سختی سے پیوست تھے۔ اسے اپنا سر گھومتا محسوس ہو رہا تھا دوا لینے کے باوجود بھی اسے اپنے جسم میں کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ نتاشا بیٹے میں نے آپ سے فائل لانے کو کہا تھا نتاشا جو مرسلین کے کمرے کی طرف جا رہی تھی وقاص کی آواز پر پلٹی۔۔۔ رئیلی سوری ڈیڈ وہ میں لانا بھول گئی۔ اسنے سر کھجاتے کہا۔۔ کوئی بات نہیں میں لے آتا ہوں مجھے وکیل کے پاس بھی جانا ہے۔ اوکے میں آپ کو کیز لا دیتی ہوں اور وہ ڈیڈ لاؤنج میں صوفے کے پاس رکھی ٹیبل پر رکھی ہو گئی۔ وقاص کے وہاں سے جاتے ہی نتاشا مرسلین کے کمرے میں آئی۔

جہاں وہ بازو چہرے پر رکھے بے سدھ لیٹا ہوا تھا۔ اسے سوتا دیکھ نتاشا اسکے پاس آئی اور بازو چہرے سے ہٹایا۔ مرسلین کا چہرا غیر معمولی طور پر سرخ ہو رہا تھا اسے تشویش نے آن گھیرا۔ ہاتھ اسکے گال اور ماتھے پر رکھا وہ تیز بخار میں پھنک رہا تھا نتاشا کے دل کو کچھ ہوا۔۔ مرسلین آنکھیں کھولو۔ میری طرف دیکھو تم ٹھیک ہو. وہ اس پر جھکی اسے پکار رہی تھی مرسلین نے بمشکل ذرا سی آنکھیں کھولیں اسکی کلائی تھامے نزدیک کیا۔ مجھ... سے... دور چلی... جاؤ... جیسے کل رات... چلی گئی تھی۔ آئندہ میرے... قریب... یا میرے... کمرے میں... نظر مت آنا... کمزوری کے باعث اسکے الفاظ بے ربط ہو رہے تھے اسکی اتنی خراب حالت پر نتاشا کا کلیجہ منہ کو آیا تھا وہ پہلے سے ہی بیمار تھا اور پھر اسے ایسی حالت میں یوں چھوڑ کر جانا اسے اپنی سب سے بڑی غلطی محسوس ہوئی تھی۔ اسکی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر مرسلین کے گال پر گرا اور پھسلتا چلا گیا۔ اسنے فوراً سے ڈاکٹر اسد کو کال کی اور اسے طبعیت کے متعلق بتاتی وہ ساتھ ساتھ اسے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں بھی کر رہی تھی جو نیم بے ہوشی میں بھی کبھی اسے پاس بلاتا تو کبھی دور جانے کو کہہ رہا تھا۔ ملازمہ سے سوپ بنانے کا کہتی وہ میڈیسن لے کر واپس آئی تھی ملازمہ سوپ دے کر جا چکی تھی۔ اسنے خود کو جھٹکتے مرسلین کے ہاتھ بمشکل قابو میں کیے تھے وہ اسے بار بار دھتکار رہا تھا مگر وہ اسکی حالت پر آنسو ضبط کرتی اسے جیسے تیسے سوپ پلا چکی تھی وہ اپنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہوش میں نہیں تھا اگر ہوتا تو مرسلین رمیز شاہ اپنی ناقدری کرنے پر نتاشا شاہ کا کیا حال کرتا وہ بہتر جانتی تھی اسے میڈیسن دے کے وہ کچھ دیر وہی بیٹھی رہی۔ جب اسے یقین ہو گیا وہ گہری نیند سو گیا ہے وہ واپس سے نیچے آ گئی تھی۔ فنکشن ختم ہو چکا تھا مہمانوں کیلئے جو الگ پورشن رکھا گیا تھا وہ وہاں جا چکے تھے جبکہ ملک ولا والے خود ولا میں موجود تھے

رات کے گیارہ بج چکے تھے نتاشا ابھی تک وہی بیٹھی تھی یحییٰ گاڑی لیے لانگ ڈرائیو پر نکل گیا تھا۔ امیمہ اپنے کمرے میں جلے پیر کی بلی بنے چکر کاٹ رہی تھی عزہ ملک تو جانے کب سے دنیا سے بے خبر سو چکی تھی۔۔ ایک گھنٹہ مزید گزر گیا۔ نتاشا کی آنکھ لگ گئی تھی کسی کی بھاری آواز پر اسکی آنکھ کھلی۔ دیکھا تو سامنے وقاص غصے کی حالت میں موجود تھا اسے کسی انہونی کا آسماں ہوا۔۔ یہ سب کیا ہے نتاشا۔۔۔ وضاحت دیں گئیں آپ۔۔؟ وقاص نے اسکے سامنے ٹیبل پر فائل پٹخی جس کے اوپر کوئی اور کاغذ تھے جنہیں نتاشا شاہ ایک لمحے میں پہچان گئی تھی۔ وہ نکاح کے پیپرز بھی اسی فائل میں سنبھال آئی تھی کہ بعد میں نکال لے گئی۔ مرسلین کی ناراضگی نے جان آدھی کی تھی اور اسکے دماغ سے بلکل ہی یہ بات نکل گئی تھی۔۔

ڈیڈ دراصل یہ... نتاشا اپنی جگہ سے اٹھتی انکے روبرو ہوئی۔۔ کیا یہ وہ۔۔۔ میں نے آپکی کونسی خواہش پوری نہیں کی نتاشا یا میں نے کب منع کیا تھا اس رشتے سے۔ تو یہ قدم اٹھانے کا آخر ریزن کیا بنتا تھا۔ بیشک انکے رشتے سے خاندان میں کسی کو کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر ایسا قدم اٹھانے پر ایک باپ کے وقار اور دل کو کیسی ٹھیس پہنچتی ہے شاید وہ اپنے جنون کی راہ میں یہ بھول گئی تھی انجانے میں ہی سہی وہ اپنے ڈیڈ کو بری طرح ہرٹ کر چکی تھی۔ وقاص کی اونچی آواز پر وہاں سب سے پہلے ملائکہ حیام اور آریان آئے تھے۔

کیا ہو گیا وقاص کیوں ڈانٹ رہے ہو نتاشا کو...؟ ملائکہ نے اسکے جھکے سر کو دیکھتے سوال کیا۔۔ کیا ہوا ہے وقاص بھائی کچھ تو بتائیں۔ حیام بھی بول اٹھی کیونکہ اسنے کبھی وقاص کو اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا تھا وہ اچھی خاصی پریشان ہوئی تھی۔۔ آریان نے اسکی خاموشی دیکھ نظر ارگرد ڈورائی نظر پیپرز پر ٹھہر گئی۔ اسے بھی وقاص جیسے دھچکا لگا تھا۔ حیام اور ملائکہ نے بھی پیپرز دیکھے۔۔۔ سوری مما سوری ڈیڈ۔۔۔ میں آپ دونوں کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ضبط کے باوجود نتاشا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔ مجھے آپ سے ایسی حرکت کی امید ہرگز نہیں تھی نتاشا۔ آپ اتنا بڑا اسٹیپ بغیر کسی کو اعتماد میں لیے کیسے لے سکتی ہیں کیا آپ اتنی بڑی ہو گئیں ہیں کہ اب اپنی زندگی کے فیصلے یوں چھپ

کر کرے گئی۔ ہمیں اندھیرے میں رکھ کر۔ ملائکہ کی آواز افسوس اور تکلیف کے باعث اونچی ہوئی۔ جسے سن کر طوبیٰ زارا کے علاوہ فیصل اور حمزہ بھی وہاں آ چکے تھے۔ ان چاروں کو بھی ویسا ہی دھچکا لگا کم از کم انہیں مرسلین سے ایسی حرکت کی امید ہرگز نہیں تھی فیصل سر تھامے کھڑا تھا۔۔ ایک منٹ ملائکہ آنی... اچانک کسی کی بارعب بھاری آواز پر سب ایک ساتھ پلٹے تھے۔ نتاشا نے سر اٹھا کے مرسلین کو دیکھا سرخ آنکھیں لیے، چہرے پر سنجیدگی چھائی تھی ماتھے پر بکھرے بال گواہ تھے وہ ابھی ابھی نیند سے جاگا ہے۔ پیچھے طہ بھی کھڑا تھا۔ طہ جو عفاف کے کمرے سے نکل رہا تھا وقاص کو بات کرتے سن چکا تھا فوراً سے اسنے مرسلین کے کمرے کی طرف ڈور لگائی تھی۔۔ آپ میں سے کسی کو میں نے حق نہیں دیا کہ وہ میری بیوی سے ایسے لہجے میں بات کرے۔ جسے جو سوال کرنا ہے وہ مجھ سے کرے میری بیوی سے نہیں۔ پورے خاندان کے سامنے اسکا ہاتھ تھامے مرسلین نے اسے اپنے پیچھے کیے دوٹوک انداز میں کہا۔۔ وہ سلگتی دھوپ میں چھاؤں جیسا تھا مگر صرف اپنوں کیلئے۔ آریان حمزہ وقاص اور فیصل نے ایک دوسرے کی طرف بیک وقت دیکھا اور تاسف سے سر ہلا گئے۔ ایسے جنونی اور پاگل وہ بھی نہیں تھے اپنے وقت میں جیسی اولاد سے انہیں نوازا گیا تھا۔۔ یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا مرسلین بیٹا۔ طوبیٰ اسکے قریب آئی۔۔ تو آپ سب کس لہجے میں بات کر

رہے ہیں نتاشا سے۔ اسنے الٹا سوال کیا۔ ہاں ہم نے نکاح کیا مگر کسی کو اندھیرے میں رکھ کے نہیں ہم شادی کے بعد آپ سب کو خود بتانے والے تھے۔۔ ہم نے ایسا کوئی جرم نہیں کیا ملائکہ آنی آپ پلیز نتاشا سے غصہ مت ہوں۔ اب کے اسنے نرمی سے کہا۔ وہ جسے وہ کل رات ضد میں چھوڑ گئی تھی آج وہی پورے خاندان کے سامنے اسکی ڈھال بنے کھڑا تھا نتاشا کو بے ساختہ اپنے نصیب پر رشک آیا۔۔ مگر اتنی بھی کونسی امیر جنسی آگئی تھی مرسلین۔ جو تم دونوں کو یہ سٹیپ لینا پڑا۔ پوچھنے والا اسکا باپ تھا۔

ڈیڈ میں نے ہی نتاشا سے کہا تھا وہ راضی نہیں تھی اسے وقاص انکل اور ملائکہ آنی کی ناراضگی کا ڈر تھا مگر میرے فورس کرنے پر اسنے حامی بھری تھی۔ اسلئے آپ میں سے کوئی بھی میری بیوی سے کچھ بھی نہیں کہے گا۔ اسنے جتنے حق سے وہ بات کہی تھی سب ہی غش کھا کے گرنے کو ہوئے تھے۔۔ وہ ایک وقت تھا جس میں مرسلین رمیز شاہ نتاشا رضا کے سائے سے بھی دور بھاگتا تھا اور اب اسکا استحقاق بھرا لہجہ اور اسکے لئے نڈر ہو کے بیوی کا لفظ استعمال کرنا سب کو صدمے میں بھیجنے کے جیسا تھا۔۔ وجہ کیا تھی یہ بتاؤ...؟۔۔ وہ میں نہیں بتا سکتا بڑے پاپا

مرسلین نے سر جھکائے کہا۔ آریان اسکے گریز کی وجہ کو سمجھتا پھر سے تاسف سے سر ہلا گیا۔۔سب ہی ان دونوں کے جنونی روپ سے واقف تھے۔۔ گواہ کون کون تھا..؟ جہاں حمزہ نے وہ سوال پوچھا وہی اندر داخل ہوتے یحییٰ کے کان کھڑے ہوئے طہ کی جان لبوں کو آئی اور یحییٰ کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہوئے۔

ڈاکٹر اسد، طہ، یحییٰ اور چوتھا نتاشا کا دوست تھا۔ یحییٰ بھی ہمارے نکاح میں شامل تھا.؟ نتاشا نے حیرت سے مرسلین کی بازو دبوچی۔ سب نے کن اکھیوں سے اس لڑکی کو گھورا۔ مرسلین سر ہلا گیا۔۔مجھے لگتا میں غلط وقت پر واپس آگیا ہوں۔ میں چلتا ہوں۔ یحییٰ سامنے لگی عدالت دیکھ باہر کو بھاگا تھا اسے معلوم تھا قصور جسکا بھی ہو گا ٹکا کے جو بے عزتی ہوتی ہے وہ اسی کی ہو گئی۔ اسلئے فوراً نو دو گیارہ ہوا تھا۔۔ جہاں سب نے یحییٰ کو گھورا وہی نتاشا کو بھی گھورا جو مرسلین کے کندھے سے لگی کھڑی اسے کچھ بول رہی تھی ۔۔نتاشا ہڑبڑا کے سیدھی ہوتی واپس نظریں جھکا گئی۔۔مجھے نیند آرہی ہے کل ملاقات ہوتی ہے۔ طہ نے بھی بھاگنا چاہا۔۔ کل دولہا بھی بننا ہے زیادہ دیر جاگا تو کل چہرے پر نور نہیں آئے گا۔ اسکے نئے فقرے پر سب نے جاتے طہ کی پشت کو تیز گھوری سے نوازا۔۔ اب آپ سب کے سوال ختم ہو گئے ہوں تو ہم بھی جاسکتے ہیں..؟ مرسلین نے نرم لہجے میں پوچھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نکاح کر لیا ہے رخصتی کب کروانی ہے یہ بھی بتاتے جاؤ۔ ملائکہ نے اسکا کان کھینچ کر کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔ آپ لوگوں کا جب دل چاہے کروا دیجیے گا۔ مرسلین نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو سب ہنس دیئے۔ طوبیٰ خوشی سے واری نیاری ہوتی اپنی بہو کے گلے لگی تھی۔ اس معصوم کو بہو مل گئی تھی اسے فرق نہیں پڑتا تھا نکاح کیسے بھی ہوا ہو۔۔ وقاص فیصل کے اور اس طرح زارا حیام ملائکہ بھی خوش تھیں جیسے بھی سہی ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک تھا انہیں اسی بات کی خوشی تھی نتاشا اور مرسلین نے وقاص سے معافی مانگی تھی جس نے دل بڑا کرتے انہیں خوش رہنے کی دعا دی تھی انکے بچے خوش تھے انکے لئے اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہونی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تھینکس مجھے سپورٹ کرنے کیلئے مرسلین۔ میں نے تمہیں نہیں اپنی بیوی کو سپورٹ کیا ہے نتاشا شاہ ورنہ تم تو اتنی خود غرض ہو کہ کسی غیر محرم مرد کیلئے مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ وہ لفظ تھے یا کوئی خنجر نتاشا کو اپنے دل کے آر پار ہوتے محسوس ہوئے۔۔ ایسے لہجے میں بات نہیں کرو مجھ سے مرسلین تمہارا لہجہ مجھے چبھ رہا ہے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اسکے قریب جاتی ڈارک براؤن آنکھوں میں اپنی سمندر جیسی گہری گرے آنکھیں ڈالے وہ لب بھینچ کر بولی تھی تکلیف کے آثار اسکے چہرے پر نمایاں

تھے۔۔وہ لاکھ مضبوط سہی مگر اسکی ناراضگی اسکے لئے آدھے سر کے درد سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتی تھی۔

اپنی بار تمہیں تکلیف کا احساس ہو رہا ہے اور میرا کیا نتاشا۔۔کیا میں انسان نہیں مجھے تکلیف نہیں ہوتی۔ کیوں تم یہ بات ہر بار بھول جاتی ہو۔اسکی دونوں بازو جکڑے وہ اسکے چہرے پر غرایا۔

نتاشا نے اپنی ڈگمگاتی نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھتے آنکھیں میچ لیں۔کچھ پل اسی خاموشی میں گزر گئے۔نتاشا نے اسکے بخار کی حدت میں تپتے چہرے کو پر اپنے گرم ہاتھوں کے لمس سے چھوا۔مرسلین نے بے ساختہ آنکھیں بند کیں۔غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔۔اسکی بند آنکھوں پر لب رکھے نتاشا نے اپنا آنسوؤں سے تر چہرا اسکے گرم چہرے سے مس کیا۔۔وہ اسے دی تکلیف کا مداوا کرنا چاہ رہی تھی۔وہ غصے میں ہونے کے باوجود بھی اسے خود سے دور نہیں کر پایا تھا وہ لڑکی اسکی تشنگی بنتی جا رہی تھی ایسی عادت جو کم ہونے کے بجائے بڑھتی چلی جائے۔۔مجھے تکلیف مت دیا کرو نتاشا پلیز... کیا کچھ نہیں تھا اسکے لہجے میں۔اسے اپنا کندھا بھگیتا محسوس ہوا۔وہ رو رہا تھا وہ پوری جان سے تڑپ اٹھی وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر مرسلین نے ایسا نہیں ہونے دیا۔۔مجھ سے دور مت جایا کرو پلیز۔تم میری بیوی ہو میری ملکیت ہو میں نے کبھی تم پر شک نہیں کیا مگر سوال جواب کرنے کا میں حق رکھتا ہوں۔کیونکہ تم

میری بیوی ہو تم مجھے جوابدہ ہو اور میں تمہیں جوابدہ ہوں۔ مگر کل رات تم نے زیادتی کی ہے نتاشا تم غلط ہونے کے باوجود چلی گئی۔ تم کیسے مجھے اکیلا چھوڑ کے جا سکتی تھی۔ اسکے آنسو قطرہ قطرہ نتاشا کے کندھے کو بھیگو رہے تھے اسے لگا تھا وہ اس پر غصہ کرے گا، چیخے گا، لڑائی کرے گا، سچ پوچھے گا۔ مگر اسکا یوں رونا نتاشا کو دوہری اذیت میں مبتلا کر گیا۔ وہ محبت اور اس لڑکی سے دور بھاگنے والا، آج اسی لڑکی کے حصار میں ٹوٹا بکھرا ہوا رو تا ہوا اس سے اسکی ہی شکایت کر رہا تھا نتاشا اسے جتنا مضبوط سمجھتی تھی وہ اندر سے اتنا ہی کھوکھلا تھا وہ بہت کمزور تھا اسنے نتاشا رضا پر بہت مشکل سے یقین کیا تھا جسے وہ توڑ چکی تھی اسکے ساتھ وہ مرسلین شاہ کے مان اور اسکو بھی توڑ گئی تھی تکلیف کی شدت تھی جو وہ خود پر خول چڑھا کے رکھنے والا آج نتاشا شاہ کی پناہوں میں بکھر سا گیا تھا

می۔۔میں مجبور تھی مرسلین۔ میں تمہیں تکلیف نہیں دے سکتی تم نتاشا شاہ کیلئے سانسوں جیسے ضروری ہو بھلا میں تمہیں کیوں چھوڑ کے جاؤں گئی۔ اسکے بال سہلاتے وہ خود بھی روتے اسے دلاسہ دینے لگی۔۔کونسی مجبوری تھی ایسی جو تم مجھے اس شخص کیلئے چھوڑ کے چلی گئی۔ مرسلین نے گردن اٹھا کے اپنی سرخ آنکھیں اسکے بھیگے چہرے پر مرکوز کیں۔۔وہ میں تمہیں نہیں بتا سکتی۔ مگر اتنا کہوں گئی تم وہ واحد مرد ہو جسکے لئے میری ساری وفا میں نے سنبھال کے رکھی ہے میں صرف تمہاری امانت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہوں تم کبھی اس امانت میں خیانت نہیں پاؤ گئے مرسلین بس کچھ وقت پھر میں تمہیں خود ہی سب کچھ بتادوں گئی بس مجھ سے بدزن مت ہونا۔ تم میری بچپن کی دعاؤں کا حصول ہو اگر ایسا ہوا تو مجھے بہت تکلیف ہو گئی۔ اسکے چہرے کو تھامے وہ بس بولے جا رہی تھی۔ مرسلین اس پل بے بسی کی انتہا پر پہنچا ہوا تھا وہ خاموشی سے اس سے دور ہو گیا۔

رات بہت ہو گئی ہے تمہیں اپنے کمرے میں جانا چاہیئے۔

کیا میں یہیں نہیں رہ سکتی، تمہارے پاس۔ آس سے پوچھا گیا۔

یہاں رہو گئی تو بلاوجہ اذیت میں مبتلا رہو گئی۔ جو کہ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔ اسلئے جاؤووو... پلیز... اسکے لہجے کی سختی نے نتاشا کی آنکھیں بھیگوئی تھیں۔ وہ کچھ بھی کہے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی اس کا کچھ وقت تنہائی میں رہنا ہی بہتر لگا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مگر ہوا کیا ہے بھائی کچھ بتائیں گئیں ہمارا پلان تو اس شادی کے ختم ہونے کے بعد اختتام پر پہنچنے والا تھا ناں۔۔"ضروری نہیں یاحان عاظمی جیسے ہم پلان بنائیں گئیں یہ زندگی انہیں ویسے ہی اختتام پر لے

کے جائے گئی۔ وہ کمرے میں ٹہلتا سپاٹ انداز میں گویا ہوا۔ مگر میں بھی سکندر حازق مغل ہوں یہ زندگی نا سہی، یہ وقت بھی میرا ہے اور طاقت بھی میرے پاس ہے اپنی کہانی تو میں اپنے حساب سے ہی لکھوں گا انجام جتنا بھی بھیانک کیوں نا ہو اختتام میری پسند کا ہی ہو گا۔ وہ جنونیت سے بھرپور لہجے میں بولتا انہیں ٹھٹھرنے پر مجبور کر گیا ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرا کو دیکھا۔"...مجھے حرب دادا کی کال آئی تھی کچھ دیر پہلے، بادشاہ خان واپس جا چکا ہے اسنے میرے خلاف جو چال چلنی تھی وہ چل چکا ہے جسکے تحت آرڈر آیا ہے اس لڑکی کو لیے واپس آنے کا مگر آرڈر دیتے وقت انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ اس لڑکی کو واپس کیسے لانا ہے۔ اسکے چہرے پر شیطانی ہنسی تھی۔۔ اینارہ اور یاحان کو بہت کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا۔۔ اب کونسا کھیل کھیلنے والے ہیں آپ بھائی؟ معلوم ہو جائے گا تم دونوں کو ابھی بس اتنا جان لو آج کا دن ہمارا پاکستان میں آخری دن ہے اور عزہ آریان ملک کا بھی۔ پیپر ویٹ گھماتا اسنے دلکشی سے قہقہہ لگایا۔ مگر یہ سب اتنی جلدی۔۔ میرا مطلب ہے بھائی آج میری شادی ہے۔

اینارہ نے الجھتے کہا چہرے پر اداسی در آئی۔۔ شادی نہیں کانٹریکٹ کہو وہ بھی دو مہینے کا اینارہ عاظمی۔۔ جو بھی ہے مگر مجھے اس کمینے سے محبت ہو گئی ہے۔ لہجے میں بے بسی در آئی۔ تو تم یہی رہ سکتی

ہو اسکے ساتھ ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ سکندر نے عام سے انداز میں بات ختم کی۔۔وہ خالی ذہن سے انہیں دیکھتی رہی اداسی رگ رگ میں گھل رہی تھی وہ پاؤں پٹختی باہر نکل گئی۔

تمہیں بھی جو مسئلے ختم کرنے ہو آج ہی کر آنا یاحان ترکی میں وہی یاحان عاظمی جانا چاہئیے جو وہاں سے یہاں آیا تھا اپنے ساتھ یہاں سے کچھ بھی لے کے جانے کی حماقت مت کرنا چاہے پھر وہ کسی کی یادیں ہوں یا محبت۔وہ سفاکی سے کہتا باہر نکل گیا۔پاکستان نے ان تینوں کو بدل دیا تھا اسے بھی دل میں اداسی کے ہول اٹھتے محسوس ہو رہے تھے مگر جو ہو رہا تھا غلط تھا وہ محبت کیلئے نہیں بنا تھا وہ صرف جرم کی دنیا میں رہنے والا ایک ایسا انسان تھا جسے اسکی دنیا بے رحم شوٹر کے نام سے جانتی تھی اور یاحان عاظمی بس وہی رہنے والا تھا اسے کسی نئے تعارف کی ضرورت نہیں تھی وہ دل مضبوط کرتا واک آؤٹ کر گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آج ملک ولا میں بارات کا فنکشن تھا سب تیاریوں میں مگن تھے ایسے میں وہ ہستی ولا میں ہونے کے بجائے ریسٹورنٹ میں بیٹھی بار بار اپنی سفید کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھتے کسی کا انتظار فرما رہی تھی اور اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا سامنے موجود ہستی کو وائیٹ جینز شرٹ میں تر و تازہ سا اپنی

طرف آتے دیکھ اسکے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا جو دوسری طرف کسی کو زہر کی مانند لگی تھی۔۔

اسلام علیکم یاحان سر کیسے ہیں آپ۔"وعلیکم اسلام الحمدللہ آپ کیسی ہیں مس امیمہ۔" نظر ٹیبل پر رکھے مینیو کارڈ کے کونے پر گاڑھے مسکرا کر جواب دیا گیا مگر چہرے پر پھیلی بے رونقی کچھ اور ہی کہانی بیان کر رہی تھی۔۔یہ ہماری دوسری ملاقات ہے مگر میں آپ کو یہ بتا سکتی ہوں کہ آپ اداس ہیں وہ بھی شدید والے۔وہ پر اعتمادی سے بولی۔۔مس امیمہ آپ بہت سمجھدار ہو گئی ہیں۔"جب انسان ٹوٹتا ہے تو سب سے پہلے اسے سمجھداری ہی مفت میں ملتی ہے پھر دکھاوے کی ہمدردیاں اور آخر میں ٹوٹی ٹانگ والے سہارے جنہیں بظاہر خود سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ایسے بولی وہ سن کے حیران ہوا۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آپ مجھے پریشان ہو کر، فکر نہیں کریں میں ابھی بھی وہی امیمہ شاہ ہوں۔وہی ڈری سہمی سی جو آپ سے پہلی بار اس سیمینار میں ملی تھی وہ پھر مسکرائی۔۔۔نہیں آپ واقعی میں بدل گئی ہیں آنکھوں میں اب مخصوص ڈر کی جگہ بے خوفی نے اور چہرے پر معصومیت کی جگہ سنجیدگی نے لے لی ہے آپ نرم دل سے پتھر دل بن گئی ہیں۔ایک وہی شخص تھا جو اسے سکنٹوں میں پہچاننے کا ہنر رکھتا تھ۔۔میں یونہی پتھر کی نہیں بنی ہوں۔میں نے اسے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

محفل میں کسی لڑکی کو اپنی شریکِ حیات بنانے کا وعدہ کرتے دیکھا تھا۔ وہ ہنسی جیسے اپنی بے بسی کا مذاق اڑایا ہو میں نے ایک کتاب میں سطر پڑھی تھی۔ اور مجھے لگتا وہ میرے لیے ہی لکھی گئی ہے۔ "broken girl, blossom into warriors" اسنے کہتے کندھے سے بال پیچھے کیے اور وہی لمحہ تھا حان نے مبہوت سے اسے دیکھا وہ سادگی میں بھی کمال تھی۔ خیر ان باتوں کو چھوڑیں آپ مجھے بتائیں آپ نے اتنی ارجنٹ مجھے کال کر کے کیوں بلایا تھا؟ جی مجھے آپکو بتانا تھا کہ میں کل واپس جا رہا تھا اسکے بعد شاید ہی زندگی میں کبھی پاکستان واپس آسکوں تو سوچا ایک آخری بار آپ سے ملاقات کر لوں۔۔۔ تو مجھے لگتا تیس منٹ اور بارہ سیکنڈ اس ملاقات کیلئے کافی ہوں گئیں اب آپ یہاں سے تشریف لے جاسکتے ہیں۔ انہیں نہیں معلوم وہ آسمان سے ٹپکا تھا یا کسی جن کی طرح کیسے وہاں نمودار ہوا مگر امیمہ شاہ کا پارہ نا صرف ہائی ہوا بلکہ بی پی ہی شوٹ کر گیا یحییٰ میر کو وہاں موجود دیکھ۔۔ آپ کی تعریف..؟" آپ سے نہیں ہو پائے گئی سر جی" تو یہ ہیں تمہارے سر جن سے تمہیں ملنے کیلئے یہاں آنا تھا دکھنے میں کافی ہینڈسم ہیں نہیں... لگتا اجکل مارکیٹ میں ایسے پیس بھی آنے لگے ہیں اسکا چہرا دائیں بائیں گھماتے وہ قابلِ دید اطمینان سے مستقر ہوا۔ سر جی۔ یحییٰ گھوم کر اسکے سامنے آیا۔

اگر میں آپکے چہرے شریف کے نقشے میں تھوڑے سے اتار چڑھاؤ ڈال دوں تو میرے خیال سے آپ کو برا تو بلکل نہیں لگے گا۔

یاحان نے اس فالٹ پیس کو آنکھیں گھما کے دیکھا۔ یحییٰ بہت ہوا دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ۔۔۔ امیمہ چیخ ہی پڑی۔

اوہ تو آپ ہیں وہ بد قسمت انسان یحییٰ میر۔ یاحان اٹھتا اسکے روبرو ہوا۔ "واؤ کیا میں اتنا فیمس ہو گیا ہوں۔" یحییٰ ہنسا۔

جی بغیر توں کی ٹاپ لسٹ میں آج کل یحییٰ میر سب سے اوپر آرہے ہیں آپ کو کون نہیں جانتا ہو گا۔ یاحان نے سپاٹ انداز میں کہتے اسکی طرف مسکراہٹ اچھالی۔۔ اگر تو یہ تعریف تھی "یاحان عاظمی مفت میں کسی کی تعریف نہیں کرتا" یحییٰ جملہ پورا کرتا وہ بول اٹھا۔۔ تو پھر معاف کروا بھی میرے پاس چھٹے پیسے نہیں ہیں۔ وہ بھی یحییٰ میر تھا اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کا ہنر رکھتا تھا امیمہ ان دونوں کو یوں بحث کرتا دیکھ سر پکڑ گئی

یاحان سر آپ ابھی جائیں میں آپ کو کال کروں گئ آپ کا بہت شکریہ آپ مجھ سے ملنے کیلئے آئے۔ نوبت ایسی تھی جیسے ابھی وہ ایک دوسرے کو نوچ کھائیں گئیں۔۔شکریہ آپ کا کہ آپ یہاں آئیں مس امیمہ جانے سے پہلے ایک ایڈوائس دوں گا ٹاپ لسٹ چیک کرتی رہیئے گا کیونکہ آپ جیسی معصوم لڑکیوں پھر باتوں میں بھی جلدی آجاتی ہیں۔وہ دونوں جانتے تھے یاحان کس ٹاپ لسٹ کی بات کر رہا تھا مگر وہ ڈھیٹوں کی طرح ہنستا رہا۔اسے وہاں سے بھیجتے امیمہ اسکی طرف آئی۔"آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے ہوتے کون ہو تم میری زندگی کے معاملوں میں ایسے دخل اندازی کرنے والے"جب تمہارا دل کرتا ہے تم منہ اٹھا کر میری زندگی میں آجاتے ہو جب جی چاہتا ہے منہ اٹھا کے دفع ہو جاتے ہو دور رہو میری زندگی سے آخری وارننگ دے رہی ہوں۔انگلی اٹھائے وارن کرتے کہا گیا۔۔میں اس بار دفع ہونے کیلئے نہیں آیا ہوں یہ بات اپنی چادر کے پلو سے باندھ لو۔"اپنی جیسی کوئی بہادر ڈھونڈو یحییٰ میر میری زندگی میں اب تمہاری اینٹری کے چانسز بلکل بھی نہیں ہیں"۔۔اینٹری تو میری ہو چکی ہے ہیر و تمہاری زندگی کا میں ہی ہوں اور ولن کو میں پہلے ہی بھگا چکا ہوں۔اسنے کندھے آچکا کر کہا۔اسکی بات امیمہ کے سر پر لگی تلوؤں پر بجھی تھی ٹیبل پر رکھے گلاس ایک کے بعد ایک زمین پر پھینکے تھے یحییٰ چپ چاپ کھڑا اسکا نیا جنونی روپ دیکھ رہا تھا۔۔اگر آج کے بعد تم نے یاحان سر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیلئے ایک لفظ بھی کہا تو میں تمہیں کھڑے کھڑے یہی آگ لگا دوں گئی۔ وہ آگ کا شعلہ بنی ہوئی تھی۔ وہ یاحان عاظمی کی سٹوڈنٹ تھی اس واحد مرد کیلئے سٹینڈ لینے والی۔ جواباً یحییٰ نے ٹیبل پر رکھا اکلوتا بچا ہوا جگ زمین پر پھینکا۔ بتانا چاہا میں بھی تمہاری طرح سر پھرا ہوں۔ صرف بولوں گا نہیں اگر وہ سالہ آئندہ تمہارے آس پاس نظر آیا تو ٹانگیں ہاتھ پاؤں کمر ناک سر گردن سب توڑوں گا اسکی۔ لہجہ بیشک عام سا تھا مگر آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں جیسے کسی نے اسکے حق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی ہو۔ "مجھ پر حق جتانا چھوڑ دو تمہارے حصے کا مر چکی ہوں۔" سینے پر انگلی رکھے سرخی مائل آنکھوں سے دیکھتے غرا کر کہا گیا۔۔ ریسٹورنٹ والے بیچارے منہ کھولے آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھ رہے تھے وہ پاؤں پٹختی باہر نکل گئی۔ "ایسے کیا دیکھ رہے ہو گجرے نہیں لا کر دیئے اسلئے ناراض ہے پگلی تم یہ پیسے رکھو اپنے نقصان کی بھرپائی کر لینا" یحییٰ ویٹر کو پیسے تھماتا مسکراتا بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر نکل آیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سب اس وقت ہال کے سائیڈ پر بنے برائیڈ روم میں موجود تھیں آپی عفاف شادی کر کے ولا میں ہی رہنے والی ہے پھر آپ اتنی اداس کیوں ہیں؟ معصومیت بھرا سوال تھا مگر ان تینوں نے ہنسی بھی چھپائی تھی۔ ارے ارے امیمہ نتاشا آپی اداس عفاف کی وجہ سے نہیں اپنے شوہر نامدار مطلب ہمارے

پیارے بھائی کی وجہ سے ہیں جن کا دیدار صبح سے انہیں نصیب نہیں ہوا۔ عزہ کے کہنے پر ان تینوں نے اوہو کا نعرہ لگایا۔ عزہ تم بہت بکواس کرنے لگی ہو۔ اسنے دانت پیسے۔ نہیں آپی آپ تیز ہو گئیں ہیں ہمارے بھائی سے نکاح کر لیا اور ہمیں بلایا تک نہیں۔ "بلایا تو میں نے تمہارے بھائی کو بھی نہیں تھا اس بیچارے کو بھی زبردستی گن پوائنٹ پر وہاں لایا گیا تھا" جہاں نتاشا نے ڈھیٹائی سے کہا وہی انکے قہقے آسمانوں کو چھونے لگے۔ کوئی شرم اگر پاس سے گزری ہے تو پکڑ کے صرف آج کیلئے ساتھ باندھ لو کیونکہ تم دو دو لہن ہو اور تم.... یحییٰ آگے کچھ کہتا اسکی نظریں امیمہ پر ٹھہر گئیں۔ وہ تینوں اسے دیکھنے لگی جو محویت سے امیمہ کو دیکھ رہا تھا جسنے بلیک اور گولڈن کلر کا لہنگا پہنا تھا بالوں کی سمپل بریڈ بنوائے وہ ہلکے سے میک اپ میں کوئی قاتل حسینا لگ رہی تھی یحییٰ میر کو۔۔ آنکھیں گھما لو یحییٰ ورنہ خوامخواہ جلنے لگے گئیں عزہ نے ذو معنی انداز میں کہا تو وہ اپنی حرکت پر شرمندہ سا ہوا۔ امیمہ نے اسے دو سو صلواتیں سنائی تھیں دل ہی دل میں۔۔۔ میں اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ "یہ تو ہم دیکھ چکے ہیں یحییٰ تم کس کو دیکھ رہے تھے" نتاشا نے اسکے کندھا پر تھپڑ مارا۔۔ تم تو چپ کرو بھابھی جی اپنے شوہر کو سنبھالو جا کر بیچارے کی آنکھوں میں لگتا لٹو فٹ ہو گیا پورے ہال میں ایسے گھوم رہی ہیں جیسے پتہ نہیں کیا کھو گیا ہو۔ "میرا جو بھی کھو گیا ہے اگر تم نہیں چاہتے تمہارے اگلے کے چھ دانت ٹوٹ جائیں تو اپنی زبان کے

جوہر کم دکھایا کرو۔ کسی نے بھی اسے محسوس نہیں ہونے دیا کہ مرسلین اسکے پیچھے کھڑا ہے جب اسکی گردن مرسلین کے شکنجے میں آئی تو ان سب نے قہقہے لگائے تھے۔

بھائی معاف کر دیں اب سے کچھ نہیں بولوں گا۔ اسنے فوراً کہا

ان کو باہر لے آؤ سب ویٹ کر رہے ہیں یحییٰ کے جاتے ہی ایک نگاہ بھی نتاشا پر ڈالے بغیر وہ چہرا جھکا کر کہتے باہر نکل گیا۔

اسکے ساتھ ان تینوں نے بھی مرسلین کے بیہیویر کا نوٹس لیا تھا

دولہن کے آنے کا شور اٹھا تو دولہے جو لڑکوں کی ٹولی میں سٹیج پر بیٹھے تھے ایکدم سے محتاط ہو گئے طہ کی نظر اپنی لٹل برائیڈ کی طرف اٹھی اسے دیکھتے طہ کا ہاتھ بے ساختہ دل پر پہنچا تھا۔ دوسری طرف ایناره میڈم تھیں جسے احمر نے بھی نظر بھر کے دیکھ ہی لیا تھا سلور اور گرے کلر کے لہنگے میں وہ بھی سمپل سا تیار ہوئی تھی مگر ایک چیز تھی جو اسے ان کمفرٹیبل کر رہی تھی وہ تھی پیروں میں مقید ہائے ہیلز وہ بمشکل چلی آرہی تھی اسے کب عادت تھی وہ اونچی اونچی ہیلز پہننے کی وہ تو سنیکرز کی شوقین تھی۔ لیحییٰ ایناره کی سائیڈ جبکہ مرسلین عفاف کے ساتھ چلا آرہا تھا لڑکیاں انکے پیچھے تھیں مگر سٹیج تک آنے سے

پہلے ہی احمر سٹیج سے نیچے اترا اور ایمارہ کی طرف بڑھا وہ اسے اپنی طرف آتے دیکھ وہی رک گئی۔ احمر نے آگے بڑھتے اسکے آگے ہاتھ بڑھایا جسے ایمارہ نے فوراً تھام لیا اور اسی لمحے پورا ہال اوہو کے نعروں سے گونج اٹھا سب جانتے تھے وہ ہیلز میں نہیں چل پا رہی اور اسکے شوہر کے رد عمل پر سب ہی ایمارہ کی خوش قسمتی پر رشک کرنے لگے۔ جسے اپنی بیوی کا اتنا خیال تھا ایک ہاتھ میں اسکا لہنگا تھامے دوسرا اسکی کمر کے گرد گھمائے احمر نے اسے احتیاط سے سٹیج پر لے جاتے صوفے پر بٹھایا۔

میں تو زن مرید تھا ہی اس بندے نے تو پی ایچ ڈی کر رکھی ہے زن مریدی میں مطلب ابھی سے یہ حال ہے۔ طہ کے فقرے پر سب کے قہقہے گونجے۔ ایمارہ احمر کی مسکراہٹ دیکھتی رہ گئی۔

اپنی بیوی کی ہیلپ ہی کی ہے اس میں بھلا کیا مضائقہ ہے۔ احمر نے مسکرا کر کہتے ایمارہ کیلئے منگوائے جوتے ویٹر کے ہاتھ سے لیے اور اسکے قریب گھٹنوں کے بل جھکا لہنگے کو ذرا سا اوپر اٹھایا اسکے سفید پاؤں سے سلور ہائی ہیلز کو نکالتے وہاں وہ سلور رنگ کے کھسے پہنا دیئے۔ ہال پھر تالیوں اور سیٹیوں سے گونج اٹھا۔

ان لوگوں کو دیکھ رہی ہو یہ مجھے اپنی بیوی کا دیوانہ اور زن مرید کہتے ہیں اور ایک میں شریف النفس بیچارا ہوں جسنے اپنی بیوی کو ایک بار نظر بھر کر دیکھا تک نہیں ناں ہی اسکے لمس کو کھل کے محسوس کیا ہے۔ اسکے ذو معنی لہجے پر ایناره کان کی لو تک سرخ ہوتی نظریں جھکا گئی اسنے احمر کا وہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔ مگر حقیقت اسکے برعکس ہے یاد رکھنا۔ اسنے دل مضبوط کرتے کہا۔ "جانتا ہوں۔ احمر نے ہولے سے جواب دیا۔"

آپ دونوں کو گفتگو فرمانے کا موقع کمرے میں جا کر بھی مل جائے گا ابھی یہاں واپس لوٹ آئیں سب آپ دونوں کو ہی دیکھ رہے ہیں۔ یحییٰ نے گلا گھنگالتے کہا تو احمر بھی مسکراتے سیدھا ہو بیٹھا۔ "مائے لٹل برائیڈ۔" طہ نے پاس بیٹھی عفاف کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا وہی وہ چونک کر سنبھلی۔ طہ نے محسوس کیا وہ کھوئی کھوئی سی تھی کیا ہوا عفاف کوئی پریشانی ہے.؟ طہ نے اسکا ہاتھ سہلایا جسے جھٹکے سے عفاف نے پیچھے کھینچ لیا۔ وہ دیکھتا رہ گیا۔ ہماری شادی ہو گئی طہ..؟ اسے سمجھ نہیں آیا وہ بتا رہی یا پوچھ رہی۔ "ہاں تو۔۔" مگر میں تو آپ سے محبت نہیں کرتی.؟ اس پل طہ کا دل رک کر پھر دھڑکا۔ اسکی آنکھوں میں الجھن صاف واضح تھی آپ نے زبردستی شادی کی ہے۔ "طہ نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔" شادی ہو گئی ہے انشاء اللہ نکاح جیسے پاک بندھن میں اتنی طاقت ہے تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو جائے

گئی۔وہ ذرا سا ہنس کر بولا وہ سر جھکا گئی مگر چہرے پر الجھن ویسی ہی تھی وہ ایک نہیں اس سے زائد الجھنوں کا شکار تھی۔"باقی باتیں بعد میں کیجیئے گا ابھی دودھ پلائی کی رسم کر لیتے ہیں۔"عزہ امیمہ اور نتاشا کے ساتھ سٹیج پر آئی امیمہ احمر کی طرف عزہ اور نتاشاطہ کی طرف تھیں باقی لڑکیاں آس پاس بیٹھی تھیں۔مانگنے والی تو آگئی ہیں مگر بد قسمتی سے آج جمعرات نہیں ہے۔یحییٰ نے پہلا جملہ اچھالا۔"ویسے طہ بھائی آپ نے بتایا نہیں تھا آپ نے مفت میں فضول بولنے والوں کو بھی اپنی شادی میں بلایا ہے۔"جواب امیمہ کی طرف سے آیا۔عزہ کا قہقہ چھوٹا۔۔بس تمہارے بھائی کا دل بہت بڑا ہے دل اسلئے بلا لیا اور کچھ نا سہی دعا ہی دے دیں گئیں۔طہ نے کالر جھاڑتے کہا۔۔منہ بند رکھو اپنا یحییٰ ہمیں رسم کرنے دو۔وہ کچھ کہتا نتاشا نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔نکالو پہلے دو لاکھ اور پھر یہ دودھ کا گلاس تمہارا۔"دو لاکھ۔۔طہ سمیت احمر اور یحییٰ کا بھی منہ کھلا رہ گیا۔"یہ دودھ کا گلاس ہے یا سونے کا۔دو لاکھ بہت زیادہ ہیں. احمر نے فوراً کہا۔"ابھی تو بڑے بیوی کو جوتے تک پہنائے جا رہے تھے اب ایک لاکھ روپے کا سن کر ہارٹ فیل ہونے لگ گیا۔اب اتنی پیاری لڑکی لے جا رہے ہو تو کچھ تو معاوضہ بھی دے کر جاؤ گئے ناں"عزہ نے دھڑلے سے کہا تو سب مسکرا دیئے۔تو چپ کیوں کھڑا ہے کمینے کچھ بول انہیں جان چھڑوا اتنے پیسے انہیں دے دیئے تو خود تو پھر کٹورا اٹھا کے سڑک پر نا بیٹھ جاؤں میں۔

طہ نے چپ کھڑے یحییٰ کو لتاڑا تو وہ بپھر پڑا۔ "ابھی کسی نے کہا تھا اسکا دل بہت بڑا ہے اب دل مزید بڑا کرو اور ان کو پیسے دو۔ اسنے ناک سے مکھی اڑائی۔ ""مرسلین بھائی آپ ہی کچھ بولیں ورنہ ہم تو انکی رسموں میں ہی کنگال ہو جائے گئیں احمر نے اسے گھسیٹا "تم بھی کسے بول رہے ہو انکی تو اپنی بولتی بند ہو جاتی ہے بیوی کے سامنے۔ یحییٰ کے فقرے پر نتاشا نے مرسلین کی طرف دیکھا جو تپا کھڑا تھا۔ وہ اس پر لپکتا یحییٰ نتاشا کی طرف بھاگا۔ بچاؤ بھابھی تمہارے شوہر تو کھانے کو ڈورتے ہیں۔ وہ اسکے پیچھے ہوتا پھر بولا۔ تو کس نے کہا تھا سوئے شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈالنے کو۔ نتاشا نے اسے مرسلین کے سامنے دھکا دیتے کہا۔ اسنے اسے گردن سے دبوچا۔ بھائی بھابی دونوں ظالم ہی دے دیئے یا اللہ۔۔۔ یحییٰ کی ہانک پر سب ہنسے۔ اسی نوک جھوک میں لڑکیوں نے رسم ادا کی۔ رخصتی کا وقت قریب آن پہنچا۔ عفاف کی اضطرابی کیفیت طہ کو پریشان کر رہی تھی اسے روتا دیکھ وہ باہر نکل گیا ایناره کو یحییٰ نے بھائی کی طرح رخصت کیا تھا جبکہ عفاف کو مرسلین نے، اسی گھر میں ہونے کے باوجود سب کی انکھیں نم ہوئی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رخصتی کے بعد سب ملک ولا کی طرف واپس لوٹ گئے تھے جبکہ نتاشا بائیک لیے فلیٹ کی طرف نکل آئی ابھی اسے آئے آدھا گھنٹہ گزرا تھا وہ فریش ہو کے باہر آئی جہاں صوفے پر مرسلین شاہ بازو ار گرد

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رکھے سر ٹیک سے لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔ نتاشا یونہی گیلا ٹاول رکھے اسے ایک نظر دیکھ کے کچن میں چلی گئی دو کپ کافی بنا کر اسنے ٹیبل پر رکھی اسکے قریب بیٹھی اور ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ مرسلین نے ایک نظر اس پر ڈالی۔ "سر درد ہے۔؟" دھیرے سے پوچھا گیا۔۔ تم یہاں کیوں آئی ہو۔؟ الٹا سوال کیا گیا "وہاں رہتی ہوں تو تمہاری طرف دھیان رہتا ہے مگر تم ایک نظر تک دیکھتے بھی نہیں ہو اسلئے تکلیف ہوتی ہے تو یہاں آ گئی" مطلب تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو۔؟ مرسلین نے خطرناک تیوروں میں سوال کیا۔ "ہاں... کیوں کہ تم اپنے پاس نہیں رکھتے.. اسنے سپاٹ انداز میں کہا" مرسلین بس اسے دیکھتا رہا۔۔ یہ سب بھی تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے..؟" میں نے تمہیں نہیں کہا کہ تم مجھے یوں اگنور کرو۔ لہجہ رندھ گیا۔۔ کیا یہ ناراضگی ختم نہیں ہو سکتی میں وعدہ کرتی ہوں دوبارہ کبھی تمہیں چھوڑ کے نہیں جاؤں گئی۔۔۔ "میں نے بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ لہجہ سرد ترین تھا"

مرسلین میں شرمندہ ہوں تم.... ارے تم کیوں شرمندہ تو میں ہوں۔ اسکی الفاظ اچکتے وہ برفیلے لہجے میں گویا ہوا۔۔ اور خود سے بھی ہوں ابھی پورا تمہارے قابل نہیں بنا ناں اسلئے، اگر میری یہ سوچ غلط ہوتی تو میری بیوی میرے علاوہ کبھی کسی تیسرے کے پاس نا جاتی وہ مجھ سے اپنی پریشانی کہتی۔ مگر اسنے ایسا نہیں کیا شاید اسنے مجھے اس قابل نہیں سمجھا بس اسی بات کی تکلیف ہے جو ختم نہیں ہو رہی مجھے تم

سے کوئی شکوہ نہیں ہے تم آج بھی میرے لیے ویسی ہی خاص ہو جیسے پہلے تھی۔بات ختم کیے وہ اٹھا شاید وہ واپس جارہا تھا نتاشا بے بس نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی صبر جواب دے گیا جاتے مرسلین کے کانوں میں اسکی سسکیاں ابھری وہ حیرت سے پلٹا وہ چہرے پر ہاتھ رکھے شاید خود پر قابو پانا چاہ رہی تھی اسکے دل میں درد کی ٹیس سی اٹھی وہ آگے بڑھا اور اسے گلے سے لگالیا اور وہ اسکے سینے سے لگی دھاڑے مارتی رودی۔۔مرسلین نے اسے صوفے پر بٹھایا۔تکلیف کی شدت تھی جو وہ ابھی تک اسکے سینے سے لگی روئے جارہی تھی مرسلین دھیرے سے اسکے بال سہلاتا رہا وہ روتے خاموش ہوگئی کچھ پل مزید خاموشی کی نظر ہوئے اسکی مدھم سانسوں کی تپش گردن پر محسوس کرتے مرسلین نے اسکا چہرا سامنے کیا وہ روتے نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی۔نتاشا کو اسکے کمرے میں لائے کنفرٹر اوڑھ کے وہ پیچھا ہٹتا نتاشا نے موندی آنکھیں کھولے اسکی شرٹ کو بچوں کی طرح پکڑ الیا۔"مجھے چھوڑ کے نہیں جاؤ آئیس بیئر"اسے لگا اگر وہ اسکا ہاتھ اپنی شرٹ سے ہٹا کر چلا گیا تو وہ پھر سے رودے گئی۔

مرسلین سر جھٹکتا اسکے پاس بیٹھ گیا نتاشا اسکے کندھے پر سر رکھے کچھ ہی لمحوں میں گہری نیند میں ڈوب گئی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مگر آپکی طبیعیت ٹھیک نہیں ہے مما آپ نہیں جائیں اور سفر بھی رات کا ہے آپ تھک جائیں گئیں۔ حیام نے سمیرا بیگم سے کہا۔

جو عون صاحب کے ساتھ اسلام آباد جانے کی تیاری کر رہی تھیں مگر ہمارا جانا بہت ضروری ہے بیٹا کلثوم آپا سے ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں بہنوں کی طرح ہیں وہ انکے جوان جہاں بیٹے کی موت ہوئی ہے اگر نہیں جائیں گئیں تو لوگ تو باتیں بنائیں گئے وہ بھی سوچیں گئیں ہم نے انہیں اکیلا چھوڑ دیا انکا تو آپ کے ڈیڈ کے علاوہ کوئی ہے بھی نہیں۔ وہی انکے لئے باپ اور بھائی دونوں ہیں۔ سمیرا بیگم نے متوازن لہجے میں اسے سمجھانا چاہا۔ حیام نے آریان کی طرف دیکھا جو خود پریشان کھڑا تھا۔۔ تو ٹھیک ہے مما میں اور آریان چلے جاتے ہیں آپ دونوں کل صبح آجایئے گا۔ حیام بھا بھی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں مما۔ بھائی اور وہ بڑے ہیں آپ کے بعد تو اگر وہ آپکی جگہ چلے جاتے ہیں تو میرے خیال سے کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔ حمزہ نے بھی اپنا پوائیٹ آف ویو دیا۔ اچھا تو ٹھیک ہے آپ دونوں چلے جائیں ہم کل صبح وہاں آجائے گئیں۔ ولیمہ بعد کیلئے پوسٹ پونڈ کر دیا گیا مہمان بھی جا چکے تھے۔ آریان اور حیام بچوں اور سب سے مل کر اسلام آباد کیلئے نکلے تھے عزہ نے انہیں اللہ کی امان میں رخصت کیا اور وہ انکے واپس آنے کا بے صبری سے انتظار کرنے لگی وہ جتنی جلدی ان سے سکندر کے متعلق بات کرنا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

چاہتی تھی اتنا ہی لیٹ ہو رہا تھا۔ مگر اسے اور ملک ولا کو کیا خبر تھی کہ کل کا دن انہیں زندگی کا کیا نیا روپ دکھانے والا ہے۔۔ وہ کافی دیر بعد کمرے میں واپس آیا مگر کمرے میں بکھری چیزیں دیکھ اسکا تو دماغ ہی گھوم گیا گھوم پھر کے کمرا دیکھا اسکا روم ہی تھا پھر عفاف کو ڈھونڈنا چاہا جو وہاں نہیں تھی البتہ بیڈ پر اسکی چنری پڑی آدھی زمین پر لٹک رہی تھی۔ کمر بند اور آدھی جیولری بیڈ پر جبکہ کچھ ٹیبل پر بکھری ہوئی تھی ہیلز آڑی ترچھی فرش پر پڑی تھی۔ افففف یہ لڑکی... طہ وہ سب دیکھ کوئی رد عمل دیتا ہوا میں اڑتا کمفرٹر اسکے منہ پر گرا پھر وہ کمفرٹر اسکے سر پر ہی آدھارہ گیا جسکا فائدہ اٹھاتے اسکی نئ نئ شیرنی بنی دولہن جسکو وہ انوسینٹ لٹل برائیڈ کہتا تھا اسے اپنے شکنجے میں لے چکی تھی طہ کمفرٹر کے اندر دم سادھے کھڑا تھا وہ بھاگ کر آئی اسے کے گرد حصار باندھا ایسے جیسے اسکی بازوؤں کی مضبوط گرفت سے وہ کبھی آزاد ہو ہی نہیں پائے گا۔۔ پھر مطلوبہ شے نکالی اور اسکے ہاتھ باہر نکالے ان پر ہتھکڑی ڈال دی۔ طہ کمفرٹر کے اندر کھڑا اسکی حرکتوں سے محظوظ ہوتا مسکرا رہا تھا۔ پھر عفاف نے اپنا عظیم کارنامہ سرانجام دیا اور ہاتھ جھاڑے اس پر سے کمفرٹر کھینچا طہ کے بال بکھر کے ماتھے پر گرے اسنے سامنے کھڑی اپنی لٹل برائیڈ کو دیکھا جو کمر پر ہاتھ رکھے چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت سجائے اسنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تالیاں بجائی۔طہ نے سینے میں اٹکی سانس کو خارج کیا۔"یہ سب کیا ہے شہزادی.؟انتہائی محبت سے استفار کیا گیا۔

یہ آپکی سزا ہے مجھ سے زبردستی شادی کرنے کی،زبردستی کے شوہر..اسنے ناک سکیڑتے کہا۔"تو مجھے ہتھکڑیاں لگا کر آپ مجھے سزا دے رہی ہیں شہزادی صاحبہ۔""جی بُرے ہسبنڈ میں یہی کر رہی ہوں۔"۔۔طہ نے آگے بڑھ کے اپنے ہتھکڑی لگے ہاتھ اسکی گردن میں ڈال دیئے۔"ایسے تو پھر آپ بھی سزا کی حقدار ہیں کیونکہ اب آپ میری بیوی کے عہدے پر ہیں اور ایک معصوم پولیس انسپکٹر کو ہتھکڑی پہنا کر اگر آپ سمجھتی ہیں کہ آپ مجھے سزا دے سکتی ہیں تو یہ آپ کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے شہزادی صاحبہ"اسکا گال سہلاتے طہ نے اسے محویت سے دیکھا۔عفاف کو لگا وہ بہت بڑی غلطی کر چکی ہے۔آگے کو ہوتے اسنے طہ کی گردن پر اپنے دانت گاڑھ دیئے۔وہ لب بھینچے آنکھیں میچ کر اس معصوم سے تشدد پر ساکت کھڑا رہا۔عفاف جھٹکے سے پیچھے ہٹی اور اسکی گرفت سے آزاد ہو گئی۔"تو آپ بھی نا بھولیں میں بھی عفاف طہ میر ہوں ایک غصے والے پولیس انسپکٹر کی بیوی غلط فہمیوں کو حقیقت بنا سکتی ہوں"سینے پر ہاتھ باندھے وہ ایک ادا سے کہتی بیڈ سے اتر گئی۔طہ تو اسکی اداؤں پر ہی چاروں خانے چت ہو گیا تھا بیڈ پر اوندھے منہ گرے اسنے گہرا سانس بھرا۔""یہ لڑکی ایک ہی دن میں

انوسینٹ تتلی سے خونخوار شیرنی پتہ نہیں کیسے بن گئی" گردن پر جلن محسوس کرتے اسنے آہ بھری وہ اٹھا کمرے میں وہ نہیں تھی طہ مسکرایا۔اسکی خوش قسمتی کیلئے یہی کافی تھی کہ وہ لڑکی اب اسکی بیوی تھی اسکی ملکیت۔ ہتھکڑی لگے ہاتھوں سے اسکی ہیلز اٹھائے بیڈ کی سائیڈ پر رکھی چنری اور جیولری صوفے پر رکھی اور کمرے سے ملحقہ کمرے میں گیا جہاں کا ماحول اسکی سوچ کے مطابق تھا وہ اسکا سٹڈی روم تھا مگر اپنی لٹل برائیڈ کیلئے طہ میر نے اس میں چینجز کروائے تھے دیوار پر بڑی سی ایل سی ڈی اور صوفہ سیٹ رکھوایا ساتھ ایک چھوٹی سی فریج بھی کیونکہ اسکی لٹل برائیڈ کو آدھی رات کو بھوک لگ جایا کرتی تھی وہ کمرے میں آیا جہاں وہ لیز کا پیکٹ ساتھ رکھے صوفے پر بیٹھی ٹانگیں ٹیبل پر رکھے سامنے سکرین کو محویت سے دیکھ رہی تھی۔طہ بھی اسکے قریب بیٹھ گیا وہ یک ٹک اسے بغور دیکھتا رہا جسے آس پاس کا کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔بالآخر افسوس ناک نظر اپنی نئی نویلی دلہن پر ڈالی پھر اپنے ہتھکڑی والے ہاتھوں کو دیکھ کر اسنے ایک نظر سامنے سکرین پر ڈالی جہاں بیوئی اینڈ دابیسٹ چل رہی تھی۔۔"وہ یقیناً اس کرہ ارض پر پہلی بیوی ہو گئی جو اپنی شادی والے دن شوہر کو ہتھکڑی لگائے خود مزے سے بیٹھی کارٹونز دیکھنے میں محو تھی"

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"تم فریش ہو جاؤ اور اگر بھوک لگی ہو تو فریج میں کھانا رکھا ہے"۔۔"مجھے کچھ نہیں چاہیئے بس کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو۔ چنری اتار کے دور اچھالتی وہ ننگے پاؤں بالکنی میں آ کھڑی ہوئی "احمر شانے اچکاتا فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تو وہ ابھی تک وہی کھڑی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ سامنے والے کو پل میں الجھا کے رکھ دینے والی لڑکی آج خود کونسی الجھنوں کا شکار ہو گئی تھی۔ اسکی خاموشی سے اسے کوفت ہونے لگی وہ بھی بالکنی میں آ کھڑا ہوا۔"کوئی پریشانی ہے؟""نہیں. اسنے نفی میں سر ہلایا"..."کسی کو مس کر رہی ہو؟"۔"اینارہ نے اثبات میں سر ہلایا"احمر نے بے ساختہ گہری سانس کھینچی۔"کسی سے محبت کرتی تھی کیا تم.؟""پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے تمہاری ارینج میرج ہوئی ہو بھولو نہیں یہ شادی میری ہی ضد کی وجہ سے ہوئی ہے۔"..."جب تمہاری ضد پوری ہو گئی تو پھر کیا مسئلہ ہے شکل پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں اسنے الجھ کر پوچھا۔"..."کچھ رشتے جب ضد کی بنیاد پر جوڑے جائیں تو صرف انا کو تسکین ملتی ہے روح کو سکون نہیں"وہ چاند کو دیکھ رہی تھی..."بعض رشتے جڑتے ہی ٹوٹنے کیلئے ہوتے ہیں اگر اس بات کیلئے اداس ہو کہ دو مہینے بعد یہ رشتہ ختم ہو جائے گا تو یہ اداسی دور کہیں کسی ڈسٹ بین میں اچھال دو کیونکہ جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ اور یہ تو تم بھی جانتی ہو تمہارا میرا کوئی جوڑ نہیں ہے یہ شادی صرف ہم دونوں کی ضد میں ہوئی ہے۔"...اینارہ دم سادھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسے سن رہی تھی وہ حقیقت ہی بتا رہا تھا مگر اسکا دل دکھ رہا تھا اسے کیسے وہ بتاتی جس آفت سے جان چھڑوانے کیلئے وہ دو مہینے کا انتظار کرنے والا تھا وہ کل اسے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ کے جا رہی ہے۔"اور اگر میں کہوں کہ میں آج ہی تمہیں چھوڑ کے جا رہی ہوں؟"۔"تو میں پہلا سوال یہی کروں گا کیا یہ مذاق ہے،اگر نہیں تو میں خوشی کے مارے کسی غریب کو کھانا کھلاؤں گا۔"وہ ہنس کر بولا ادھر ایمارہ کا دل چھلنی چھلنی ہوا تھا۔"مگر میں جانتا ہوں تم مجھے چھوڑ کے نہیں جاؤ گئی۔"

" تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔اسکے لہجے میں عجیب سا تاثر تھا"

"کیونکہ میں تمہاری ضد ہوں اور تم اپنی ضد کی بہت پکی ہو مجھے چار ہفتوں میں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہے وہ ذرا سا مسکرایا"ایمارہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی۔

"بعض اوقات کسی بہت اپنے کا بھرم قائم رکھنے کیلئے میں اپنی ضد سے پیچھے ہٹ جایا کرتی ہوں۔"احمر نے اسکا چہرا دیکھا جو چاند کی روشنی میں دمک رہا تھا۔۔جس دن مجھے یقین ہو گیا میں تمہاری ضد نہیں رہا اس دن مجھے بہت خوشی ہو گئی۔"زندگی کے جس پل یہ ہوا اسی لمحے ایمارہ عاظمی کی سانسیں اسے دغا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دے جائیں گئ۔ سپاٹ انداز "وہ اسے دیکھ کے رہ گیا۔ طویل خاموشی چھا گئی وہ کمرے میں چلا گیا اینارہ نے ساری رات اسے دیکھتے گزاری تھی

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سورج چڑھ چکا تھا ملک ولا کے مکین اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے ایسے میں ملک ولا کے باہر گاڑی میں موجود شخص نے دوسرے کو مخاطب کیا۔ "تم اندر نہیں آؤ گئے۔"..."میں اسکا سامنا نہیں کر سکتا آپ ہی جائیں۔ حان نے سنجیدگی سے کہا"

اینارہ اندر کی سچوئیشن پہلے ہی سنبھال چکی تھی مرسلین اور نتاشا صبح ہی واپس آ گئے تھے عون صاحب اور سمیرا بیگم جانے کی تیاری کر رہے تھے عفاف اور طہ انکے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے یحییٰ کچن میں گھسا ہوا تھا امیمہ زارا اور طوبیٰ کے ساتھ ناشتا لگوا رہی تھی وقاص حمزہ فیصل اور ملائکہ آفس جا چکے تھے۔ عون صاحب اور سمیرا بیگم لاونج میں بیٹھے چائے کے آخری گھونٹ بھر رہے تھے انکی نظر ملک ولا کی اینٹرنس کی طرف اٹھی جہاں تھری پیس میں ملبوس خوبرو نوجوان گلاسز لگائے بڑی شان سے اندر کی طرف چلا آ رہا تھا۔ "بیٹا کون ہو تم..؟" عون صاحب نے مخصوص نرمی سے پوچھا۔ "آپکی پوتی کا ہونے والا شوہر ہوں۔" انتہائی اطمینان سے جواب دیتے وہ صوفے پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی۔ یہ

کیابکواس ہے عون صاحب چیخ پڑے۔سب انکی آواز پر لاونج کی طرف آگئے جہاں کسی انجان شخص کو دیکھ مرسلین طہ اور یحییٰ کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔"کون ہو تم اور ہمت کیسے ہوئی اندر گھسنے کی تمہاری.؟"

"دی آریان ملک جسے دنیا تباہی کے نام سے جانتی ہے اسکا ہونے والا داماد ہوں میں...میرے خیال سے میری ہمت کو جانچنے کیلئے میرا اتنا تعارف کافی ہو گا"سکندر نے مرسلین کو دیکھتے انتہائی کھردرے انداز میں اسے باور کروایا۔وہاں سب کی تیوری چڑھ آئی۔

تمہاری اتنی جرات میری بہن کا نام بھی کیسے لیا تم نے..یحییٰ نے ویسٹ سے گن نکالے اس پر تانی۔

وہی سکندر ہنسا۔رئیلی اس کھلونے سے ڈراؤ گئے تم مجھے۔سکندر نے استہزائیہ کہتے نظر دوڑائی جہاں ملک ولا کی چاروں اطراف میں پانچ پانچ گارڈز ہتھیار سے لیس کھڑے تھے۔یحییٰ کو انہوں نے گرفت میں لیا۔

نتاشا انکی بحث میں بیچ کر نکلتی سکندر نے اسے جالیا۔کوئی بھی ہوشیاری دکھانے کی کوشش مت کرنا کیونکہ میرے آدمی ملک ولا کی چالیس فٹ کی دوری تک پھیلے ہوئے ہیں میرا ایک اشارہ اور یہ ملک ولا

نست ونابود ہو جائے گا تم سب سمیت۔ سفاکیت سے کہتے وہ دوبارہ سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ نتاشا کیسے بھی کر کے احمر سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ جانتی تھی سکندر یہاں عزہ کیلئے آیا ہے وہ اس لئے بغیر یہاں سے نہیں جائے گا۔ تم جانتے ہو جس لڑکی کی بات تم کر رہے ہو وہ کس کی بیٹی ہے اگر اسنے تمہاری بکواس سن لی تو وہ سب سے پہلے تمہیں نسیت ونابود کر دے گا۔ نتاشا بپھرتی اسکے روبرو ہوئی۔ مرسلین نے بے ساختہ اسے اپنی اوٹ میں کر لیا۔

ہم نہیں جانتے تم کون ہو مگر یہ جان لو تم آریان ملک کے ولا میں کھڑے ہو زندگی چاہتے ہو تو نکل جاؤ یہاں سے۔ "بس بہت ہوا یہ ڈائیلاگ بازی ختم کرو" میری زندگی میں اور بہت امپورٹنٹ کام ہیں آریان ملک کی بہادری کے مظاہرے سننے کے علاوہ۔ لے جاؤ ان تینوں کو الگ الگ روم میں بند کر دو اور پہلے موبائل لے لینا میں کوئی خلل نہیں چاہتا اپنے کام میں۔ اور سنو پہلے انکی بیویوں کو ایک روم میں بند کرو۔ صوفے پر بیٹھے اسنے حکم جاری کیے گارڈ عفاف کی بازو پکڑ تا طہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کے ایسے مڑوڑا اسکی چیخیں نکل گئی۔ "خبردار اگر کسی نے میری بیوی یا کسی بھی عورت کو ہاتھ لگایا تو ہاتھ کاٹ کے کتوں کے آگے ڈال دو گا۔ طہ سیناتا نے غرایا۔ انٹرسٹنگ تو خود سر انجام دے دو یہ کام کیونکہ عورت کی عزت میں بھی بہت کرتا ہوں۔ اسنے سرشاری سے کہا۔ مرسلین اس پل خود کو انتہا کی حد تک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بے بس محسوس کر رہا تھا۔ طہ خود ولا کی عورتوں کو ایک کمرے میں بند کر چکا تھا۔ یحییٰ کے بعد طہ کو کمرے میں لے جایا گیا ابھی مرسلین کو وہ وہاں سے لے کے جاتے اسنے گن نکالے سکندر پر گولی چلا دی۔

سکندر کو اس سے ایسے ہی ہوشیاری کی امید تھی گولی اسکی بازو کو چھو کے گزری تھی۔ کیا یار گولی ہی مارنی تھی تو دل کے مقام پر مارتے کم از کم تمہاری بہن میری دولہن بننے سے تو بچ جاتی۔ پر اب کچھ نہیں ہو سکتا تم یہ موقع گنواہ چکے ہو اور میں دوسرا موقع دینے والوں میں سے نہیں ہوں۔ سکندر نے جبڑے بھینچے سمیرا بیگم کے سر پر گن رکھ دی۔ مرسلین کو اپنی دنیا لٹتی محسوس ہوئی۔ نہی۔۔ نہیں ایسا نہیں کرنا وہ خوف کے زیر اثر ہکلایا۔ "اگر تم چاہتے ہو ایسا نا ہو تو چپ چاپ کمرے میں چلے جاؤ کیونکہ اگر میرا دماغ گھوما تو تمہارے ساتھ ساتھ انکے بھی بھیجے اڑا دوں گا۔" سکندر کے کہتے مرسلین نم آنکھوں سے انہیں دیکھتا کمرے میں چلا گیا اسکے جاتے ہی مولوی صاحب اندر آئے۔

وہ ولا کے بیک ڈور سے کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر عزہ کے کمرے میں گئی تھی اسنے کمرے کا جائزہ لیا واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی وہ شاور لے رہی تھی ایناره نے سکندر کو اطلاع دی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

خود وہی بیٹھ گئی۔ تبھی کچھ دیر بعد عزہ باہر آئی ایناره کو اضطرابی کیفیت میں وہاں دیکھ وہ بھی پریشان ہوئی۔

کیا ہوا ایناره تم یہاں اتنی صبح اور پریشان کیوں ہو..؟

یہ سب باتیں بعد میں عزہ تمہاری جان کو خطرہ ہے بادشاہ خان ملک ولا پر حملہ کرنے کیلئے آرہا ہے وہ ہر حال میں تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسکی باتیں سنتے عزہ کو اپنے کانوں سے دھوئیں نکلتے محسوس ہوئے۔ آریان انکل جلد از جلد یہاں پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے تمہیں اتنی کالز کی۔۔ میرا موبائل کل سے نہیں مل رہا ایناره۔ عزہ نے پریشانی سے بتایا۔۔ موبائل کو چھوڑو عزہ آریان انکل نے تمہارے لیے پیغام بھیجا ہے۔ وہ تمہیں ہر صورت محفوظ کرنا چاہتے ہیں جسکی وجہ سے انہوں نے ایک اہم فیصلہ لیا۔ عزہ پوری توجہ سے ہمہ تن گوش تھی۔۔ باہر وہ آچکا ہے تم سے نکاح کرنے کیلئے... ایناره نے رخ موڑتے کہا۔

نن۔۔ نکاح۔۔ عزہ کی آدھی آواز حلق میں ہی رہ گئی۔ کک۔۔ کون آیا ہے باہر اور نکاح کیوں وہ مجھے ایسے پروٹیکٹ نہیں کر سکتا کیا..؟ عزہ سوال پر سوال کر رہی تھی چہرا الٹھے کی مانند سفید ہو چکا تھا۔ باہر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سکندر حازق مغل تمہارا انتظار کر رہا ہے عزہ اس سے تمہارا نکاح ہے آریان انکل نے کہا ہے وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا کچھ دنوں کیلئے۔ "مگر نکاح کیوں اینارہ..؟" عزہ تذبذب کا شکار ہوئی۔ کیونکہ وہ تمہیں یونہی کسی نامحرم کے حوالے نہیں کرنا چاہتے اور۔۔۔ "اور کیا۔۔ عزہ کا دل دھک دھک ہو رہا تھا۔ "اینارہ نے ایک اور جھوٹ گڑا۔ "نتاشا آپی کل ہی انہیں تمہاری پسندیدگی کے متعلق بھی بتا چکی ہیں اسلئے انہوں نے یہ فیصلہ لیا ہے۔ "واااٹ... عزہ کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا۔ اپنا پلان وہ آریان کی موجودگی میں سر انجام دینے والے تھے انہیں معلوم تھا آریان اور عزہ دونوں ہی کبھی اس نکاح پر زبردستی راضی نہیں ہوں گئیں مگر سکندر حازق مغل نے طے کر رکھا تھا وہ کل کی ڈیٹ میں ہر حال اسے اپنے نام کر لے گا اسکے لئے اسے پھر چاہے تمام ملک ولا کی لاشیں ہی کیوں نا بچھانی پڑے عزہ کے سامنے۔ مگر انکی خوش قسمتی نے دستک دی جب انہیں خبر ملی آریان ملک لاہور میں موجود نہیں ہے۔ اس بات کا فائدہ اٹھاتے ایک نیا پلان بنایا گیا جسکے تحت وہ عزہ سے زبردستی نہیں آریان کا حوالہ دے کر نکاح کرنے والا تھا وہ جانتا تھا عزہ ملک پوری دنیا میں صرف آریان ملک کی بات کبھی نہیں ٹال سکتی۔ اینارہ نے اسکا موبائل کل ہی چھپا دیا تھا۔ جسکی وجہ سے انہیں مزید آسانی ہوئی تھی۔ اینارہ اسے سب سمجھاتے نیچے آئی جہاں وہ صوفے پر بیٹھا تھا سیڑھیوں کے زینوں سے نیچے اترتی وہ سفید کلیوں

والے پیروں تک آتے فراک میں آسمان سے اتری کوئی حور لگ رہی تھی سکندر یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔اسے دیکھتے وہ ان ساتھ بیٹھی بوڑھی ہستیوں کی طرف مڑا۔ایک لفظ آپ دونوں کی زبان سے ادانا ہو گواہ کے طور پر آپ دونوں یہی رہے گئیں مگر کوئی بھی ہوشیاری نہیں ورنہ اس سے تو نکاح میں کر ہی لوں گا پر آپ دونوں سمیت اندر موجود ایک ایک شخص کو بدتر موت سے بھی نوازوں گا۔"تم پچھتاؤ گئے تمہیں جہنم میں بھی جگہ نہیں ملے گئی تم درندے ہو چھوڑ دو میری پوتی کی جان وہ بہت معصوم ہے۔عون صاحب پہلے اشتعال سے پھر تکلیف کی زیادتی سے سامنے بیٹھے سفاک شخص کے سامنے ہاتھ تک جوڑ چکے تھے مگر وہ ہنس کر خاموش ہو گیا۔وہ تین بہادر بیٹوں اور ایک بہادر بیٹی کا باپ آج انکے ہوتے ہوئے بھی خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہے تھا۔انکی نظروں کے سامنے سے کوئی انکی پوتی سے زبردستی نکاح کر رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پا رہے تھے۔

وہ دھیمے قدم اٹھاتی اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی سمیرا بیگم وہاں جاتیں سکندر کی گھوری پر وہی ٹک گئی۔عزہ نے نظریں اٹھائی سامنے وہ تھری پیس میں ملبوس مغرور شہزادہ آنکھوں میں انوکھی چمک لیے اسے ہی نہار رہا تھا دل بلا اختیار ہو کر دھڑکا اسنے عون صاحب اور سمیرا بیگم کی طرف دیکھا جو زبردستی کی مسکراہٹ سجا کے بیٹھے تھے اسے ایک بات کھٹکی وہاں کوئی اور موجود نہیں تھا وہ ابھی کچھ

بولتی پیچھے کھڑی ایناره نے اسکے کندھے پر دباؤ ڈالا اور آنکھوں سے خاموش رہنے کا اشارہ دیا عزہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی سر جھکا گئی۔ سر پر اسنے سفید رنگ کا ڈوپٹہ اوڑھا ہوا تھا نکاح شروع ہوا۔

سکندر حاذق مغل ولد عدنان مغل آپ کا نکاح عزہ آریان ملک ولد آریان ملک سے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے..؟

سکندر جو صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ "قبول ہے" وہ دو لفظ اسنے انتہائی دلچسپی سے کہے تھے اسکے لہجے سے پھوٹتی حیرت انگیز خوشی کی رمق وہ جیت کی سرشاری کی وجہ سے تھی نکاح کے تقاضے اس طرف مکمل ہوئے تو مولوی صاحب عزہ کی طرف آئے۔۔ عزہ اریان ملک ولد آریان ملک آپکا نکاح سکندر حاذق مغل ولد عدنان مغل سے طے پائے گئے حق مہر کے مطابق سکہ رائج الوقت ایک کروڑ روپے میں کیا جاتا ہے۔ "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.؟"۔ حق مہر کی رقم پر عزہ نے چونک کر گردن اٹھائی۔۔ اگر کم ہے تو میں مزید بڑھا دیتا ہوں... سکندر نے اطمینان سے کہا اسنے فوراً سے آنکھیں جھکائے نفی میں سر ہلایا۔ "تو کس چیز کا انتظار کر رہی ہیں جواب دیں۔" سکندر نے نرمی سے کہا۔ عزہ نے زور سے آنکھیں میچیں دل تھا جو الگ ہی دھڑلے پر دھڑک رہا تھا عجیب سے وسوسوں نے گھیرا

ہوا تھا وہ اسکی تب کی محبت تھی جب اسے محبت لفظ لکھنا بھی نہیں آتا تھا آج وہ نصیب میں لکھا جا رہا تھا مگر اسکا رواں رواں جانے کیوں کانپ رہا تھا اپنی حالت اسکی اپنی سمجھ سے باہر تھی۔

عزہ اریان ملک ولد آریان ملک آپکا نکاح سکندر حاذق مغل ولد عدنان مغل سے طے پائے گئے حق مہر کے مطابق سکہ رائج الوقت ایک کروڑ روپے میں کیا جاتا ہے۔ "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.؟"

مولوی صاحب پھر بولے وہ خاموش بیٹھی تھی سکندر کے ماتھے پر بل پڑے۔ عزہ اریان ملک ولد آریان ملک آپکا نکاح سکندر حاذق مغل ولد عدنان مغل سے طے پائے گئے حق مہر کے مطابق سکہ رائج الوقت ایک کروڑ روپے میں کیا جاتا ہے۔ "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.؟" سوال پھر دوہرایا گیا مگر وہ یونہی برف کا ڈھیر ہوئی بیٹھی تھی سکندر نے انکی طرف دیکھا۔ تو سمیرا بیگم اسکی لہو چھلکاتی آنکھیں دیکھ بول اٹھی۔ عزہ بیٹا جواب دیں..! وہ جملہ کہتے انکے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا تھا۔ عزہ نے میچی آنکھیں کھولیں۔ گہری سانس بھری اسکے باپ نے اسکے لئے جو بھی فیصلہ لیا ہے بہتر نہیں بہترین ہو گا۔ اسنے خود کو تسلی دی۔

"قبول ہے"۔۔۔"قبول ہے"۔۔۔"قبول ہے" اسنے کہتے طویل سانس ہوا کے سپرد کر دی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

عون صاحب اور سمیرا سے ملوانے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ ہی باہر لایا وہاں حان جو گاڑی کے ساتھ کھڑا تھا عزہ کو آتے دیکھ اسنے سر جھکائے سلام کیا پھر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

چلو لڑکی فوراً سے گاڑی میں بیٹھو..! سکندر نے سنجیدگی سے کہا عزہ تو اس بلیک ڈیول کو اچانک کول سے کولڈ ہوتے دیکھ ہی غش کھانے کو تھی۔ "یہ لڑکی کیا ہوتا ہے میرا نام عزہ آریان ملک ہے۔ "

سکندر اپنی طرف کا دروازے بند کرتے اسکی طرف آیا عزہ اسے سپاٹ انداز میں آتے دیکھ گاڑی سے چپکی۔ "عزہ آریان ملک نہیں عزہ سکندر حازق مغل ہو تم اپنے چھوٹے سے دماغ میں بٹھالو یہ بات... دو انگلیاں اسکی گن پٹی پر رکھے سرد لہجے میں کہتا وہ پیچھا ہٹا"... "انداز ایسا ہے جیسے نکاح نہیں کڈنیپ کر کے لے جا رہا ہو۔ اسنے منہ بسورا۔ "تم اپنے چھوٹے سے دماغ میں جو با آسانی فٹ کر سکو وہی سمجھ جاؤ۔ اسنے بھی دوٹوک انداز میں کہا۔

اگلے ہی لمحے عزہ نے خوشی سے اچھلتے سکندر کی بازو تھامی۔

"مجھے بڑا ہی شوق تھا اپنی زندگی میں ایک بار کڈنیپ ہونے کا۔۔۔ سکندر نے اپنا ماتھا پیٹا۔ """آپ مجھے کڈنیپ کر لیں مگر میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھوں گئی۔ "اسنے نیا شوشا چھوڑا۔ گاڑی میں بیٹھے اینارہ اور

یاحان سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا سکندر نے اس انوکھی مخلوق کو سر تا پیر گھورا پھر اپنا بازو چھڑوایا۔ اگر تم نہیں چاہتی کہ میں ظالم بنوں اور تمہاری عقل ٹھکانے لگاؤں تو فوراً سے گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ اسکے چہرے پر غرا کر کہتے سکندر نے اسے گاڑی میں زبردستی بٹھایا اور خود بھی بیٹھ گیا۔ "ایک سوال پوچھوں آپ سے.؟" سفر پر روانہ ہوئے پانچ منٹ گزرے تھے وہ پھر بولی۔ "ہوو.. سکندر نے دیکھنے سے پرہیز کیا"... "میرا سسرال کہاں ہے.؟" "جہنم میں"... "اللہ اللہ اتنے برے ہیں آپ کے گھر والے کہ جہنم میں ہی ٹھکانہ لگالیا۔" سکندر نے تیوری چڑھائی۔ عزہ نے دانتوں تلے لب دبائے۔ ایناره نے بے ساختہ ہاتھ ہونٹوں پر رکھا۔ "اچھا صرف اتنا ہی بتادیں کہ میرے سسرال میں کون کون ہے تاکہ میں ابھی سے انہیں پٹانے کی تھوڑی سی پریکٹس کرلوں۔" سکندر نے گہرا سانس کھینچا اور اس کو دیکھا۔

"صرف میں ہوں۔۔"۔۔۔ "مگر آپ کو تو میں الریڈی پٹا چکی ہو..ں۔"

سکندر کی گھوری پر اسکی فراٹے بھرتی زبان لڑکھڑائی وہی اینی کا قہقہہ چھوٹا۔ جسکا اسنے فوراً سے گلا گھونٹا۔ عزہ نے دانت نکالے۔ سکندر نے موبائل رکھا کوٹ اتارا شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے کف کھول کے فولڈ کیے پھر اسکی کمر سے پکڑے اپنی طرف کھینچا عزہ جو اسکی ہر کاروائی بغور دیکھ رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ایکدم سے سٹپٹائی۔ تمہیں میرے خیال سے سو جانا چاہئیے۔۔۔کہتے ہی سکندر نے اسکی گردن کی حساس رگ کو دبایا اور وہ بیہوش ہوتی اسکی باہوں میں جھول گئی۔۔۔"کیا وقت آگیا ہے ایک ڈیول جسکے خوف سے دنیا تھر تھر کانپتی ہے وہ اپنی بیوی کو خاموش نہیں کروا سکا تو اسے بیہوش ہی کر دیا۔حان نے سانس بھر کے کہا اینا رہ ہنسی۔"پتہ نہیں کونسی مشین فٹ ہے اس لڑکی میں اتنا بولتی ہے میں تو پاگل ہی ہو جاؤں گا۔سکندر نے دانت پیسے۔

کچھ گھنٹے مزید گزر گئے عزہ کسمسا کے اٹھی اسنے دھیرے سے آنکھیں کھولیں پہلی نظر کھڑکی کے باہر گئی نیلا صاف آسمان دیکھ اسکی آنکھیں پھیل گئی پھر شیشے پر سر ٹیکا پوری آنکھیں کھول کر دیکھا کہیں کسی خواب میں نا ہو مگر وہ حقیقت تھی وہ اس وقت سکندر کے پرائیوٹ جیٹ میں تھے۔وہ پلٹی جہاں سکندر تھوڑی تلے ہاتھ ٹکائے اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔"ہم کہاں جا رہے ہیں حازق...اتنی معصومیت سے وہ سوال آیا تھا کہ سکندر کا دل اس سے لڑ پڑا وہ اسکے منہ سے پھر اپنے نام کی پکار سننا چاہتا تھا"کتنے عرصے بعد اسے کسی نے حازق کہہ کر پکارا تھا اسے اپنا نام اتنا پیارا پہلے کبھی نہیں لگا تھا۔۔بتائیں ناں ہم کہاں جا رہے ہیں؟"ترکی جا رہے ہیں۔""واؤ پلینٹ آف لو"عزہ چہچہائی۔سکندر نے بے ساختہ اسکی ساحرانہ مسکراہٹ سے نظریں چرائیں۔وہ سیٹ بیلٹ کھول کے اٹھی تھی اسی وقت جیٹ کا توازن بگڑا اور عزہ

منہ کے بل گرتی سکندر نے اسے کمر سے تھامے اپنی آغوش میں لے لیا۔ یہ کوئی پارک نہیں ہے جہاں تم سیر کرنے کیلئے نکل پڑی ہو چپ چاپ اپنی جگہ پر بیٹھ کیوں نہیں جاتی. سکندر نے سختی سے کہا۔۔ عزہ اسکی گود میں بیٹھی گلے میں اپنی باہیں ڈالتی کندھے پر سر رکھے آنکھیں موند گئی۔ سکندر ساکت سا ہو گیا۔ معلوم نہیں اس لڑکی پر میری کسی بات کا اثر کیوں نہیں ہوتا۔ اسکے گرد گرفت مضبوط کرتے وہ غصے سے بڑبڑایا۔ ساتھ شکر کا کلمہ پڑھا کہ انکی پرائیویسی برقرار تھی ورنہ کوئی اس گینگسٹر کو اپنی بیوی کے ہاتھوں کاٹھ کا الو بنے دیکھتا ہنس ہنس کر پاگل ہو جاتا۔۔۔ تمہاری سیٹ وہ ہے وہاں کیوں نہیں بیٹھتی.. سکندر اسے دیکھنے سے گریز برت رہا تھا البتہ مخالف جنس کی مدھم سانسیں اسکا تنفس ضرور بگاڑ رہی تھیں۔ "آپ ہر وقت غصہ کیوں کرتے رہتے ہیں. ؟عزہ جھنجھلائی۔ "" مجھے غصہ بہت آتا ہے میں کرتا نہیں ہوں۔"... "اچھا کتنا غصہ آتا ہے آپ کو... اسکی مونچھوں کو چھوتی وہ دلچسپی سے پوچھنے لگی۔ ""اتنا... کہ میں تمہیں اٹھا کے اس جیٹ سے نیچے پھینک دوں گا"... "مگر مجھے یقین ہے میں اتنی پیاری ہوں کہ آپ یہ گناہ سر انجام نہیں دے سکیں گئیں "عزہ اسکی آنکھوں کو چھوتی ہنسی۔ اسکی مدھم کھنکھار کو اتنے پاس سے سنتے سکندر نے اسکی طرف نظریں پھیریں وہ محبت پاش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی سکندر کے حلق میں معدوم سے گلٹی ابھر کے غائب ہوئی جسے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

عزہ نے بغور دیکھا۔۔ آپ اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں آپ جیسے شہزادے پر اتنا غصہ نہیں جچتا حازق وہ والہانہ انداز میں مستفر ہوئی۔ "مجھے وراثت میں ملا ہے اسلئے۔ مختصراً کہا۔ "عزہ نے منہ بسور لیا۔

اداس ہو اینی..؟.. "کیا نہیں ہونا چاہئیے حان اسنے باہر دیکھتے سوال کیا"... "مجھے زندگی میں پہلی بار کوئی اس جیسا شخص ملا تھا حان "وہ آخری مرد نہیں تھا اس دنیا کا۔؟ "میرے لیے تھا۔ سپاٹ انداز "۔۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے حان جب وہاں آریان ملک کو معلوم ہو گا کہ جسکو اسنے بیٹی کا درجہ دیا اسی نے اسکے ساتھ دھوکہ کیا ہے تو وہ کتنا ہرٹ ہو گئیں وہ بہت اچھے انسان ہیں حان انہوں نے مجھے بلکل عزہ جیسی محبت دی تھی ویسی محبت مجھے میرے سگے باپ نے بھی کبھی نہیں دی تھی حان نے بے ساختہ اسے سینے سے لگایا۔ تم بہت بہادر ہو اینی مجھے یقین ہے تم اس بار بھی بہت جلد موو اون کر جاؤ گئی۔

"انسان اپنی اکلوتی محبت سے کبھی موو اون نہیں کر سکتا۔ "میں کبھی اسے نہیں بھولوں گئی میں اسکے نام کو ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ جوڑ کے رکھوں گئی۔ آنسو اسکی شرٹ کو بھیگو رہے تھے

حان نے اسے پہلی بار اتنا کمزور دیکھا تھا۔

عزہ مسلسل تین گھنٹے اسکا سر کھانے کے بعد نیند کی وادی میں کھو گئی تھی جس پر سکندر کا بس چلتا تو وہ شکرانے کے نفل بھی ادا کرتا مگر وہ ہنوز اسکی آغوش میں سو رہی تھی اپنا کوٹ اٹھا کر اسکے ارد گرد لپیٹتے سکندر نے اسکے وجود کو خود میں بھینچا اور آنکھیں موند لی۔ بھوک کی وجہ سے اسکی آنکھ کھلی تو اسنے سکندر کو اپنے سر کے ساتھ ماتھا ٹیکے سوتے پایا عزہ نے ہاتھ بڑھا کر چہرے سے اسکے بال ہٹائے خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں قید دیکھ اسکی آنکھ کھلی جہاں عزہ آنکھوں میں محبت کا جہاں بسائے بنا پلکیں جھپکائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ سکندر اسکی لو دیتی محبت بھری نظروں سے اکتا رہا تھا۔

"حازق..؟" خبردار اگر تم نے ایک بھی لفظ اپنے منہ سے نکالا تو میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے چپ چاپ بیٹھی رہو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔" عزہ جو اسے اپنی بھوک کا بتانے لگی تھی اسکے اتنے سخت لہجے پر دل میں ٹیس سی اٹھی مگر پھر اسنے اپنے گرم ہاتھ سکندر کے ماتھے پر رکھے اور اسکا سر دبانے لگی۔ سکندر نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور سرخ نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑھ دی۔ تمہیں سمجھ نہیں آتی میری ایک بار کہی ہوئی بات آخر کیا بلا ہو تم...؟ سکندر نے اب غصے سے کہا تو عزہ پل کو سہم گئی وہ روپ وہ برف کی مانند لہجہ نیا تھا اسکے لئے۔ اٹھو اور اپنی جگہ پر جا کے بیٹھو اور اب مجھے تمہاری آواز نا آئے۔ عزہ کا دل دکھا وہ خالی نظروں سے اسے دیکھتی چپ چاپ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی اور رخ موڑ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

لیا۔"اسے تکلیف نے آن گھیرا مگر کٹھور بناوہ بھی رخ موڑ گیا۔"عزہ کی خاموشی اور یوں چپ چاپ وہاں جا کے بیٹھ جانا اسے بری طرح چبھ رہا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

شام کے سائے گہرے ہو چکے تھے ہر طرف تاریکی پھیل چکی تھی ملک ولا پر جو قیامت ٹوٹی تھی اسنے سب کو توڑ کے رکھ دیا تھا وہ سب اس وقت بڑے سے لاونج میں جمع تھے حیام تو جیسے اس خبر پر پاگل ہو گئی تھی ڈاکٹر نے اسے بیہوشی کا انجیکشن لگایا تھا سمیرا بیگم اپنے کمرے میں نڈھال سی بستر سے لگ گئی تھیں بڑے خاموش ہو گئے تھے تو چھوٹے سہم سے گئے تھے طوبیٰ سمیرا بیگم کے پاس تھی جبکہ زارا حیام کے روم میں تھی ۔

ہال کے وسط میں رکھے صوفے پر وہ سر ہاتھوں میں گرائے شکست خورسا بیٹھا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا زندگی ایسے بھی پلٹا کھاتی ہے۔وہ بس رویا نہیں تھا کیونکہ اس میں ابھی ایک امید باقی تھی وہ امید جو ایک راز تھی ایسا راز جو صدیوں سے صرف آریان ملک تک محدود رہا تھا مگر اب شاید سب کو معلوم ہونے والا تھا ان پر چھایا سکتہ نتاشا کی بھرائی آواز سے ٹوٹا۔ آریان انکل مجھے معاف کر دیں میں آپکی عزہ کی حفاظت نہیں کر سکی اسکے ہاتھوں کو تھامے وہ شکست خور لہجے میں بولی تھی۔سب کچھ جانتے

ہوئے بھی میں اس ڈیول کو عزہ تک پہنچنے سے نہیں روک سکی۔ جہاں سب ملک ولا والے اسکے رونے سے مزید تکلیف محسوس کر رہے تھے وہی اسکے اگلے جملے پر وہ تمام لوگ حیرت کا شکار ہوئے۔۔ کس ڈیول کی بات کر رہی ہو تم نتاشا..؟ ملائکہ کے سوال پر اسکی ہچکی بندھ گئی تو احمر جو پیچھے کھڑا تھا آگے آیا۔۔ وہی ڈیول جسنے آج عزہ سے نکاح کیا ہے سکندر حازق مغل، میں اور نتاشا جانتے تھے کہ وہ عزہ میڈم کیلئے پاکستان آیا ہے۔ وہ سب دم بخود رہ گئے۔۔ اتنی بڑی حقیقت چھپائی تم نے ہم سے نتاشا۔ ملائکہ کی آواز دھیمی پڑ گئی۔

ہمیں مشن ملا تھا ملائکہ میم میں اور نتاشا اس مشن میں ساتھ کام کر رہے تھے۔ ایک نئ حقیقت اور اب مرسلین شاہ جو خاموشی سے سب سن رہا تھا اسکے ذہن نے بلا اختیار سارے پرانے تاڑ جوڑنے شروع کر دیئے وہ حیرت انگیز سا نتاشا کو دیکھ رہا تھا۔ جو سر جھکائے مجرموں کی طرح بیٹھی تھی۔ کس نے دیا تھا تمہیں یہ مشن..؟ فیصل نے سوال کیا۔ "آریان سر نے...! احمر نے انکے سر پر دھماکہ کیا۔ سب حیرت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گئے حمزہ و قاص فیصل اور ملائکہ اسکی طرف بڑھے۔ یہ کیا کہہ رہا ہے احمر ہمیں بتائیں بھائی یہ کیا راز ہے جو آپ نے ہم سے اپنی ٹیم سے بھی چھپایا۔ حمزہ نے شکوہ کیا۔ "آپ جانتے تھے بھائی ہماری شہزادی مصیبت میں ہے پھر بھی آپ نے کچھ نہیں کیا آخر کیوں

بھائی۔۔۔کیوں.؟"فیصل نے روتے اس سے شکوہ کیا یحییٰ نے آگے بڑھ کے اسے سنبھالا تھا۔آریان خاموش کیوں ہو جواب دو یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ وہ ڈیول جس سے ہماری بیٹی کو خطرہ ہے وہ یہی موجود ہے تم اتنے اطمینان سے کیسے بیٹھے رہے۔۔کیسے؟ ملائکہ کی آواز اونچی ہوئی تو آریان نے سپاٹ نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔"وہ خطرے میں نہیں ہے ملائکہ بے فکر رہو۔"سپاٹ انداز میں کہتے وہ سر جھکا گیا۔"ملائکہ کا دماغ ہی گھوم گیا اسکی جان سے عزیز بیٹی کڈنیپ ہوئی تھی اور وہ بول رہا تھا وہ خطرے میں نہیں ہے"کیا پاگل ہو گئے ہو تم آریان بول کیا رہے ہو جانتے ہو عزہ کڈنیپ ہوئی ہے ہماری بیٹی کو ہم سے چھین کے لے گیا ہے کوئی اور تم بول رہے ہو وہ خطرے میں نہیں ہے۔آر یو ان یور سنسیز۔۔ملائکہ صدیقی نے زندگی میں پہلی بار آریان ملک کے سامنے اونچی آواز کی تھی وہاں سچوئیشن مزید بگڑ رہی تھی۔ملائکہ ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی وقاص اور حمزہ سے وہ کنٹرول نہیں ہو رہی تھی وہ جواب چاہتی تھی مگر آریان ملک تو زبان پر قفل لگائے بیٹھا تھا۔"یہ سب کیا ہو رہا ہے بھائی خدا کا واسطہ جواب دیں ہمیں بتائیں کیا حقیقت ہے اپکو بھابھی کی قسم۔فیصل منتوں پر اتر آیا۔"حیام کی قسم پر آریان نے سرخ لہو چھلکاتی نظریں اٹھائیں۔۔"وہ ایک گینگسٹر ہے مگر عزہ کیلئے وہ اسکا پرسنل بوڈی گارڈ ہے۔"آریان نے چپ کا روزہ توڑا اور جو جملہ کہا اس پر وہاں سناٹا چھا گیا۔وہ مزید بولا تھا۔وہ

عزہ کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ بچپن سے اب تک پرنسیس کو ہر حملے سے محفوظ کرنے والا وہی بلیک ڈیول ہے۔ جب پہلی بار بادشاہ خان نے اسے کڈنیپ کروایا جب اسکول میں حادثہ ہوا جب ملک حویلی میں آگ لگی جب کالج سے باہر ان پر حملہ ہوا تب تب ہر لمحہ وہ یہاں رہ کر بھی اور نا ہو کر اسکی حفاظت کرتا آیا ہے۔ آریان کے لہجے کی مضبوطی پر وہاں سب دل کے کسی کونے میں ذرا سے مطمئن ضرور ہوئے تھے۔ مجھے حرب فجار کی طرف سے اپڈیٹ ملی تھی زارا اس دن ہوسپٹل میں ایڈمٹ تھی تو تم سب وہاں موجود تھے حرب فجار نے آرمی بنانی تھی لڑکوں کی تذکری ہو رہی تھی کم عمر لڑکوں کو وہ گن چلانا سیکھاتا تھا اسکے علاوہ ہر اس تکلیف سے گزارتا جسکے بعد وہ انہیں مضبوط بنتا دیکھتا تھا میں نے اس رات اسکے اڈے پر ریڈ ماری وہ کچھ دنوں کیلئے پاکستان آیا تھا میں نے تمام لڑکوں کو بازیاب کروالیا تب میں سکندر حاذق مغل سے ملا جو لگ بھگ گیارہ سال کا تھا وہ میرا مشکور تھا اسنے میرا شکریہ ادا کیا مگر وہ پراسرار بھی تھا اسنے مجھ سے اس لمحے ایک سوال کیا کہ میری زندگی میں میرے لئے سب سے زیادہ قیمتی شے کیا ہے۔ میرے لبوں پر پرنسیس کا نام آیا اسنے کہا وہ میری اس قیمتی شے کا خیال تا قیامت تک رکھے گا میں حیران سا ہوا میں نے وجہ پوچھی تو اسنے کہا کہ اسے اپنی زندگی بہت پیاری ہے اسے اپنی ماں کے خواب پورے کرنے ہیں اگر آج وہ مر جاتا تو اسے کبھی سکون

نا ملتا۔ مجھے اسکی باتوں نے بہت متاثر کیا وہ اتنی سی عمر میں بہت بڑی بڑی باتیں کر رہا تھا۔ خیر میں نے سوچا بچا ہے بھول جائے گا۔ مگر میں غلط تھا میں وہاں سے نکل آیا۔ جب عزہ چھ سال کی تھی تو اس پر پہلا حملہ ہوا جب ہمیں وہ صحیح سلامت ملی تو اسکی ہتھیلی پر بلیک ڈیول لکھا تھا مجھے اس وقت حیرانی ہوئی جب معلوم کروایا تو پتہ چلا یہ وہی لڑکا ہے لاہور شہر میں بلیک ڈیول کا رعب دبدبہ قائم ہو چکا تھا مجھے مزید حیرت تب ہوئی جب میں نے سکندر حاذق مغل کو بلیک ڈیول کے روپ میں دیکھا۔ میں اسے پڑھانا لکھانا چاہتا تھا مگر وہ جن کاموں میں پڑ چکا تھا وہ ایک غلط راہ تھی میں نے اسے عزہ سے دور رہنے کا کہا مگر اسنے نہیں سنی۔ وقت پر لگا کے اڑ گیا میں اسکی پل پل کی خبر رکھتا تھا ایک دن خبر ملی وہ پاکستان سے باہر جا چکا ہے مجھے کھلبلی سی ہوئی مگر ایک سکون بھی تھا کہ اب وہ عزہ کے ارگرد نہیں ہو گا وہ ضدی تھا اپنے قول کا پکا مجھے کبھی اسکی طرف سے کوئی پریشانی نہیں رہی تھی کیونکہ مجھے یقین تھا وہ ڈیول کے بھیس میں چھپا ایک عام انسان ہی ہے۔ پاکستان سے جانے کے بعد مجھے معلوم ہوا وہ حرب فجار کے گروہ میں شامل ہو چکا ہے جو کہ میرا سب سے بڑا دشمن تھا مجھے فکر نے آن گھیرا۔ میں نے اس سے کانٹیکٹ کیا کال کسی اور نے ریسیو کی وہ اسکا بھائی تھا جسنے مجھے بتایا وہ ابھی کسی کا قتل کرنے میں مصروف ہے میں نے یونہی پوچھ لیا تو اسنے کہا کہ حرب فجار نے پاکستان اپنا بندہ بھیجنے کی کوشش کی بس

اسے ہی ٹھکانے لگا رہا ہے۔تب اس لڑکے نے پہلی بار مجھے جھنجھلاہٹ کا شکار کیا تھا۔وہ کہنے کو حرب فجار کا خاص آدمی تھا مگر اسنے عزہ تک اسے کبھی نہیں پہنچنے دیا تھا اسکا وفادار ہو کے وہ ڈارک اوٗل بن کے اس سے غداری کرتا رہا مجھے نہیں معلوم وہ پاکستان سے کیوں گیا تھا یاں اسکی زندگی کا مقصد کیا تھا وہ کیوں حرب فجار کا دشمن ہوتے ہوئے اس جیسے آدمی کیلئے کام کر رہا تھا مجھے اسنے کچھ نہیں بتایا تھا سوائے اسکے وہ مرتے دم تک پرنسیس کی حفاظت کرے گا کیونکہ میں نے اسکی جان بچائی تھی۔مجھے مسئلہ نہیں تھا کیونکہ وہ پاکستان میں نہیں تھا مگر مجھے اصل فکر تب لاحق ہوئی جب میں نے پرنسیس کی آنکھوں میں اس گمنام شخص کیلئے پسندیدگی دیکھی تھی اسکا مجھ سے باتوں باتوں میں اسکا ذکر کرنا پوچھنا مجھے عجیب وسوسے میں ڈال رہا تھا تب میں نے نتاشا اور احمر کو یہ مشن سونپا کہ نتاشا کیسے بھی کر کے پرنسیس کو کنونس کرے وہ اچھا انسان نہیں ہے یا اسکے متعلق کوئی کچھ نہیں جانتا دوسری طرف سر کے ساتھ پلان بنایا اور نتاشا کے دوست احمر کو یہاں بلایا تا کہ وہ عزہ کا بوڈی گارڈ بن جائے کیونکہ مجھے خبر مل چکی تھی وہ پاکستان واپس آرہا ہے۔"مگر کیوں یہ مجھے معلوم نہیں تھا" اسنے یہاں آکر بھی حرب فجار سے دشمنی نبھائی پہلے بادشاہ خان کی بہن کو مار کر پھر اسکے بیٹے کا قتل کر کے۔میں نے احمر کو اسلئے اس پوسٹ پر رکھا تا کہ وہ اسے پرنسیس سے دور رکھے مگر ایسا بھی نہیں ہو سکا۔آریان نے گہری

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سانس کھینچی سب اپنی اپنی جگہ ساکت بیٹھے تھے "وہ اسے ایک خراش بھی نہیں آنے دے گا میں جانتا ہوں مگر اسنے آریان ملک کی دی امانت میں خیانت کی ہے مجھے صرف اس بات کا غصہ ہے اور اسنے ایسا کیوں کیا اس بات کا جواب اسے دینا ہو گا۔"... مگر ابھی وہ کہاں ہے اور اسنے عزہ سے نکاح کیوں کیا ہے۔؟۔۔۔"اور کیا ہو گا اگر اس ڈیول نے اپکو دھوکہ دے دیا اور ہماری شہزادی کو اسنے حرب کے حوالے۔۔۔بولتے فیصل کی زبان لڑکھڑائی تھی۔"۔۔۔اگر اسے ایسا ہی کرنا ہوتا تو وہ اسی دن کر لیتا جب عزہ چھ سال کی تھی فیصل پریشان نہیں ہو تم سب میں بہت جلد اپنی پرنسیس کو واپس لے آؤں گا۔۔اور حیام اسے کیا کہو گئے..؟ ملائکہ کے سوال پر آریان نے بے بسی سے سر گرایا۔ سنبھال لوں گا اسے بھی میں بے فکر رہو۔ آریان کہتے رکا نہیں تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ ترکی کی سرزمین پر قدم رکھ چکے تھے عزہ ابھی بھی نیند میں جھول رہی تھی وہاں رات کا سماں تھا ہر طرف گھپ اندھیرا تھا انکے جیٹ سے اترتے ہی سامنے چھ بڑی گاڑیاں انکے انتظار میں کھڑی تھی ایناره یاحان اور سکندر سب سے پہلی گاڑی میں سوار ہوئے تھے کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ مغل ایمپائر کے سامنے موجود تھے سکندر گاڑی سے باہر نکلا عزہ یونہی سو رہی تھی سکندر نے اسے جگانا

چاہاتو وہ کسمسا کر اسکے ساتھ چپک گئی اسنے گہرا سانس بھرا۔بھائی انہیں اٹھالیں اگر وہ اٹھ نہیں رہیں تو... حان نے پریشان کھڑے سکندر سے کہا جسنے دانت پیستے اسے باہوں میں بھرا تھا گارڈ سر جھکائے راہداری میں کھڑے تھے وہ طویل لان عبور کر کے گلاس ڈور کو کھسکاتے مغل ایمپائر کے اندرونی حصے میں داخل ہوئے۔وہ ایک وسیع ہال تھا چاروں اطراف کی ایک سائیڈ دیوار پر چار کمرے جبکہ سامنے وسیع سرخ کارپٹ بچھی زینوں والی سیڑھیاں موجود تھیں جو لگ بھگ پچاس سے زائد تھیں تیسری اطراف میں لفٹ بنی ہوئی تھی ملازم جگہ جگہ سر جھکائے ہاتھ باندھے کھڑے تھے وہ صرف مغل ایمپائر کی شروعات تھی وگرنہ وہ ایمپائر کسی بھول بھلیاں سے کم نہیں تھا سکندر اسے باہوں میں بھر کے آگے بڑھا۔ملازمین کن اکھیوں سے وہ حیرت انگیز منظر دیکھ رہے تھے اس درندے کی باہوں میں پری موجود تھی منظر قیامت جیسا تھا اسکے کالے لمبے کرل بال سکندر کی بازوؤں سے نیچے لٹک رہے تھے سفید فراک پاؤں سے نیچے ڈھلکا ہوا تھا وہ انتہائی نازک سی چھوٹے چھوٹے تیکھے نقوش کی مالک لڑکی قیامت خیز حسن سے نوازی گئی تھی۔سکندر حازق مغل اپنی ریاست کا شہنشاہ تصور تھا عزہ آریان ملک اسکی ریاست کی ملکہ تصور ہوئی تھی۔مگر کیا وہ پری راستہ بھٹک گئی تھی یا اس درندے نے قید کر لیا تھا وہ اتنی معصوم دکھنے والی اپسرا اس گینگسٹر کی دنیا میں کیسے آسکتی تھی یہ تو ناممکنات میں سے تھا ان

دو الگ الگ ملکوں میں رہنے والوں کو قسمت نے ایک منزل پر لا کھڑا کیا تھا اب دیکھنا یہ تھا انہیں زندگی اور کن راستوں پر لے کے جاتی ہے خواہ وہ کانٹے بھرے راستے ہوں گئیں یا زندگی ان سے مزید آزمائش نہیں لے گئی۔ رات کافی ہو گئی تھی وہ عزہ کو اپنے روم میں بیڈ پر سولا آیا تھا خود وہ کچھ ضروری کام نپٹا کے واپس آیا تو وہ اب بھی گہری نیند کے مزے لے رہی تھی سکندر نے اپنے کمرے کو دیکھا اس بڑے سے ویل فرنشڈ کمرے میں ہر چیز بلیک رنگ کی تھی اس جہازی سائز بیڈ کے قریب آتے اسنے بنا پلکیں جھپکائے لٹل اینجل کو دیکھا، بولتی ہو تو ایسے جیسے کسی نے تمہاری چابی پھیر دی ہو اور چپ ہوتی ہو تو... سکندر نے اسکے چہرے سے بال ہٹاتے گہری سانس کھینچی۔ "تمہاری دل کو لبھاتی آواز اور مدھم ہنسی کی کھنک سنتا ہوں تو دل کسی اور ہی دھڑلے سے دھڑکتا ہے مگر تمہاری خاموشی اتنی ہی جانلیوا ہے لٹل اینجل۔ میں نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کو کہا تھا تم نے خاموشی کا لبادہ ہی اوڑھ لیا۔۔۔ اس پر تمہاری یہ بے خبر نیند... دل کرتا ہے تمہیں اٹھا کے کسی ایسی جگہ چھوڑ آؤں جہاں تم رہو تو میری دسترس میں مگر تمہاری یہ سحر انگیز آواز، تمہاری باتیں میرے کانوں تک نا پہنچ سکیں۔ تمہاری شرارتیں اور تمہارا یہ دلنشین سراپا میرے وجود سے دور ہو جائے۔۔ کیونکہ تم مجھے میرے مقصد سے بھٹکا رہی ہو اور اسکے لئے میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔" مدھم سرگوشیوں پر وہ اٹھی تو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سامنے ہی سکندر کو دیکھ عزہ جز بز سی ہوئی۔ "مجھے بھوک لگی ہے اگر آپ کا دیکھنا ختم ہو گیا ہو تو کچھ کھانے کیلئے لا دیں، میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔" اسنے جتانے والے انداز میں کہا۔ سکندر نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جو اسے حکم دے رہی تھی مگر پھر پریشان بھی ہوا۔ تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا، پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے کہ تمہیں بھوک لگی ہے۔ سکندر نے شکوہ کیا۔ "یہی بتانے والی تھی جب مجھے ڈانٹ کر خود سے دور کر دیا تھا وہ غصے سے لب بھینچ گئی۔ "ہمم اوکے فریش ہو جاؤ تم میں کھانے کا بول کر آتا ہوں۔ سکندر کمرے سے باہر نکلا جہاں ایمپائر میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا ہوتا بھی کیوں نہیں رات کے تین بج رہے تھے اب ملازمین سے کیا کہتا وہ اسلئے خود ہی کچن کی طرف چل پڑا۔ جسنے کبھی خود ایک گلاس پانی کا اٹھا کر نہیں پیا وہ گینگسٹر کچن میں گھسا اپنی بیوی کیلئے کھانا گرم کر رہا تھا۔ کھانا لیے وہ کمرے میں آیا۔ شکر ہے کسی ملازم نے دیکھا نہیں مجھے ورنہ کیا عزت رہ جاتی میری۔ ڈاڑھی میں ہاتھ پھیرے اسنے ہمکلامی میں کہا۔ سامنے عزہ بیڈ پر بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی سکندر کھانا لیے آگے بڑھا وہ جنجھلایا۔ "مجھے اس طرح سے مت دیکھا کرو لٹل اینجل۔" اسکے لہجے میں بے بسی تھی۔ "کیسے۔؟" "تمہاری آنکھوں میں عجیب سی کشش ہے جب تم مجھے دیکھتی ہو تو مجھے لگتا ہے میں نے تمہاری آنکھوں سے زیادہ خوبصورت منظر اور کہیں نہیں دیکھا تمہاری کشش مجھے تمہاری جانب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کھینچتی ہے" وہ وہی کھڑا بول رہا تھا عزہ سر جھٹکتے اسکے قریب آئی سکندر نے بے ساختہ قدم پیچھے لیا۔ "اگر میری کشش آپ کو میری جانب کھینچتی ہے تو میرے خیال سے اس میں کوئی غیر اخلاقی بات نہیں ہے میں آپکی بیوی ہوں" استحقاق بھرے لہجے میں کہا تو سکندر نے نظریں گھمالی۔ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ وہ ہچکچاتا باہر نکل گیا۔ عزہ پریشان سی وہی کھڑی تھی اسے ناتو اسکے رویے کی سمجھ آرہی تھی اور نا ہی گریز کی۔ پھر اسنے کھانا کھانے کا سوچا تو نظر پانی کی تلاش میں گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا سیکریٹ روم میں داخل ہوا جہاں اس وقت ایناره اور حان اسکا انتظار کر رہے تھے۔ کیا خبر ملی..؟ اپنی نشست پر بیٹھتے سکندر نے سوال کیا۔ "جیسا آپ نے سوچا تھا ویسا ہی ہوا آریان سر نے یورپ میں آپکی تفتیش کروانا شروع کر دیا ہے۔ اسنے سنجیدگی سے کہا"۔۔۔ "انٹرسٹنگ مجھے معلوم تھا ایسا ہی ہو گا۔"۔۔۔ "تو کیا انہیں نہیں معلوم کہ آپ ترکیہ میں رہتے ہیں۔"۔۔۔ اینی کے سوال پر سکندر نے نفی میں سر ہلایا۔ "آگے کا کیا پلان ہے بھائی ان کا کیا کریں گئے میرا مطلب ہے کچھ دن تک تو وہ خاموش رہے گئیں مگر جب وہ واپس جانے کی بات کرے گئی تو انہیں کیسے سنبھالے گئیں"۔۔ سمپل ہے حان اسے حقیقت بتا کر... سکندر نے عام سے انداز میں کہا۔ اگر بھول گئے ہیں تو

بتادوں مقابل آریان ملک کی بیٹی ہے عزہ آریان ملک... ایمارہ اسکے انداز پر تپ کر بولی۔"میں کچھ نہیں بھولا اپنی مگر شاید تم بھول رہی ہو کہ اب وہ عزہ آریان ملک سے عزہ سکندر حازق مغل ہو چکی ہے۔"۔۔۔"ہو چکی ہو ایچ ایم، مگر یہ نہیں بھولیں صرف سر نیم بدلا ہے لڑکی نہیں بدلی وہ آج بھی ایک آفت ہے بلکل ویسی ہی سر پھری ہے جیسی پاکستان کے لاہور شہر میں تھی۔۔ترکی آنے کے بعد وہ چینج نہیں ہو گئی"ایمارہ نے سخت لہجے میں کہا۔صاف تھا اسے سکندر کا عزہ کیلئے یوں بات کرنا بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔سکندر کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ رولنگ چیئر سے اٹھ کر ہال نما کمرے کے وسط میں آ کھڑا ہوا۔ایمارہ اور یاحان اسکا ہر قدم بغور دیکھ رہے تھے۔"تمہاری ہر بات بجا ہے مگر یہ نا بھولو اس سر پھری کے مقابل ترکی کا گینگسٹر ہے کوئی سڑک چھاپ گنڈہ نہیں۔اگر نوبت آئی تو میں اسے ساری حقیقت بتادوں گا تم لوگوں کیلئے وہ ایک آفت ہو گئی مجھے اسکے غصے یا اسکے کسی بھی طرح کے ریایکشن سے کوئی سروکار نہیں ہے۔"اسنے سفاکی سے کہا۔اب کے یاحان بول پڑا۔"کیا بتائیں گئیں آپ اسے بھائی کہ آپ نے ان سے محبت کا جھوٹا کھیل کھیلا، جس نکاح کو وہ آریان سر کی رضامندی تصور کر کے آپ کے ساتھ یہاں تک آگئی ہیں وہ صرف ایک جھوٹ تھا ایک

دھوکہ جسکے متعلق آریان ملک کو دور دور تک کوئی اندیشہ نہیں ہے۔"...وہ ابھی بول رہا تھا چھناک کی آواز آئی جیسے کوئی کانچ فرش پر گرتے چور چور ہو گیا ہو۔

ان تینوں نے نظریں اس طرف پھیری جہاں عزہ ششدر کھڑی تھی۔ عزہ کو وہاں موجود دیکھ ان تینوں کے پل کو چھکے چھوٹے تھے اسکے فیس ایکسپریشن بتا رہے تھے وہ سب سن چکی ہے اسکے قدم وہی جم گئے تھے زبان پر لکنیت طاری تھا ایناره کے دل کو کچھ ہوا تھا یا حان آگے آیا۔

آ۔۔ آپ جیسا سمجھ رہی...وہ ایک لفظ بھی اور کہتا عزہ نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔"میرے ہر سوال کا جوابدہ صرف یہ شخص ہے اسکے علاوہ مجھ سے کوئی بھی ہمکلام نا ہو" عزہ نے ایک نظر لاپرواہ انداز میں بیٹھے سکندر پر ڈال کر ایناره پر ڈالی۔ اسکی نظروں میں ٹوٹے مان کی کرچیاں تھیں جو اپنی کو اپنے دل میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی عزہ وہاں رکی نہیں تھی۔

جائیں اب اس سمپل سی بات کو سمپل وے میں انہیں سمجھا کے آئیں بھائی۔ حان نے سنجیدگی سے طنز گڑا۔ سکندر نے اسے گھورا۔ اور باہر چلا گیا وہ خود کو مینٹلی تیار کر رہا تھا اسکے سوالوں کیلئے اسکے غصے کو جھیلنے کیلئے ایسا نہیں تھا اسے عزہ کے غصے کا خوف ہو بس وہ اس بحث مباحثے سے بچنا چاہتا تھا جو عزہ کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

روبرو ہو کے اسے کرنی تھی المختصر وہ اسکے روبرو جانے سے کتراتا تھا وہ انہی سوچوں میں کمرے میں آیا سامنے کا منظر دیکھ اسے حیرت کا شدید ترین جھٹکا پوری وقت سے لگا وہ سامنے ہی بیڈ پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی اتنا سکون کیسے تھا وہ اس قدر مطمئن کیسے نظر آ رہی تھی اسے غصہ کیوں نہیں آیا تھا اسے تو لگا اسکا کمرا اب تک تہس نہس ہو چکا ہو گا کیونکہ وہ آریان ملک کی بیٹی ہے۔ عزہ نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا۔

"مجھے کھانے سے پہلے پانی پینے کی عادت ہے پانی یہاں موجود نہیں ہے پانی لا دیں" اسنے اسی اطمینان سے کہا۔ پیاس اسے لگی تھی اور حلق اسے اپنا سوکھتا محسوس ہو رہا تھا۔ خیر وہ چپ چاپ پانی کا جگ بھرے کمرے میں آیا اور ٹیبل پر رکھ دیا۔ عزہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا کھڑا تھا وہ جو مقابل کو ایک ہی وار میں چت کرنے کا ہنر رکھتا تھا اسے اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے محض ایک دن میں گھوما کے رکھ دیا تھا۔ "انہیں لگا تھا تماشا ہو گا، ہم نے چپ رہ کے بازی ہی پلٹ دی".

عزہ اسکی حالت سے خط اٹھاتی قابل دید اطمینان سے گویا ہوئی۔ سکندر نے گردن میں ہاتھ پھیرا۔

"آپ حیران تو ایسے ہو رہے ہیں جیسے آج سے پہلے آپ کا مجھ جیسی نڈر لڑکی سے سامنا نہیں ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو ابھی آپ کے مقابل ہوں جی بھر کے دیکھ لیں کہ کچھ لڑکیاں مجھ جیسی بھی ہوتی ہیں جو آپ جیسے دھوکے باز لوگوں کے سامنے ڈٹ کر کھڑی رہتی ہیں نا کہ رو دھو کے اپنے لیے انصاف کی بھیک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مانگے اسی شخص سے جس نے انہیں استعمال کیا ہو۔" عزہ کے لفظ استعمال نے سکندر کے ماتھے پر بل ڈالے وہ چپ چاپ چلتا اسکے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

اگر تو آپ نے سوچا تھا کہ میں آپ کے سامنے روؤ گئی کہ مجھے یہاں سے جانے دیں یا آپ سے لڑائی کروں گئی کہ آپ نے مجھے دھوکہ کیوں دیا تو یہ سب آپکی بہت بڑی غلط فہمی ہے میں آریان ملک کی بیٹی ہوں عزہ آریان ملک اسنے نام جتانے والے انداز میں کہا۔" مجھے میرے ڈیڈ نے کسی کے سامنے جھکنا نہیں سکھایا خواہ پھر سامنے موت ہی کیوں نا کھڑی ہو اور میری ماں حیام آریان ملک معلوم ہے اسنے مجھے کیا سکھایا ہے.؟" گلاس میں بچے پانی کو گھورتی وہ سپاٹ انداز میں بول رہی تھی" وہ کہتی ہیں جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے انسان کے ساتھ ہوئی ٹریجڈی میں اللہ کی کوئی نا کوئی مصلحت چھپی ہوتی ہے۔" میرا یہاں ایسے ہی آنا لکھا گیا تھا۔ میرا اس شخص کے ہاتھوں دھوکہ کھانا بھی یوں ہی طے کیا گیا تھا جس پر میں نے اپنے ڈیڈ کے بعد سب سے زیادہ بھروسہ کیا۔ سکندر دم سادھے اسے سن رہا تھا۔

" آپ مجھے یہاں جس مقصد کے تحت لائے ہیں اسے پورا کر لیں، استعمال تو آپ مجھے پہلے بھی کر ہی چکے ہیں" اسنے ایک اور طنز گڑھا۔ سکندر بپھر تا وہاں سے اٹھا تھا اسے عزہ کا اپنی ذات کیلئے لفظ مقصد یوز کرنا بلکل نہیں بھایا تھا۔" وہ غصّے کے عالم میں اس تک آیا بازو دبوچ کے اپنے روبرو کیا۔" تم سکندر

حاذق مغل کی بیوی ہو... ملکیت ہو تم میری، اور آج کے بعد اپنے لیے لفظ "استعمال اور مقصد "یوز مت کرنا میں ترکیہ کا گینگسٹر ہوں کوئی سڑک چھاپ گنڈہ نہیں ہوں جسے اپنا مقصد پورا کرنے کیلئے اپنی بیوی کو استعمال کرنا پڑے گا۔ میں چاہوں تو سامنے والے کے جسم کی بوٹی بوٹی کر دوں، سر دھڑ سے الگ کر کے رکھ دوں، مجھے کسی کا کوئی خوف نہیں ہے یہاں میری حکومت چلتی ہے یہ میری ریاست ہے اور تم میری بیوی جسے میں دھوکے سے سہی مگر عزت بنا کر لایا ہوں سمجھیں اگر تمہیں استعمال کرنا ہوتا تو تم آج سے دس سال پہلے ہی میری قید میں آچکی ہوتی وہ بھی بغیر نکاح کے "ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتے اسنے عزہ کی بے تاثر نگاہوں میں دیکھا جیسے اسکے لئے اسکا ہر ایک لفظ بے معنی ہو۔

اب وہ کچھ بھی کہہ لے اسے فرق نہیں پڑے گا۔ میرے کھانا کھانے تک کا وقت ہے آپکے پاس اے ٹوزیڈ مجھے ایک ایک لفظ جاننا ہے ساری حقیقت... اسنے پیچھے ہوتے بغیر کوئی تاثر دیئے کھانا شروع کر دیا۔ سکندر حازق مغل کو اس پل شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ واقعی آریان ملک کی بیٹی سے پنگا لے چکا ہے۔ اسنے واپس سے نشست سنبھالے اسے سب کچھ بتا دیا آریان سے ملاقات سے لے کر حرب فجار کے متعلق اور پاکستان میں ہوئے ایک ایک حملے کے متعلق، نتاشا احمر کے بارے میں سب۔۔۔ عزہ چپ چاپ سب سنتی رہی۔ "آپ کے پاس میں امانت تھی میرے ڈیڈ کی ذرا شرم نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آئی امانت میں خیانت کرتے ہوئے آپ کو.؟"۔۔"میری زندگی میں میرے اپنے اصول ہیں میں وعدے توڑنے کیلئے کرتا ہوں امانت میں خیانت کرنا میری فیورٹ ہوبی ہے" سکندر نے لاپرواہی سے کہا۔عزہ صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گئی۔یہ برتن اٹھالیجیئے گا میں سو رہی ہوں۔وہ بیڈ پر چت لیٹ گئی۔۔۔میں تمہارا ملازم نہیں ہوں لڑکی شوہر ہوں پہلے کھانا گرم کر کے دیا پھر پانی اٹھا کے دیا اور اب یہ برتن بھی میں اٹھاؤں۔اپنی زندگی میں نے کبھی ایک گلاس پانی کا اٹھا کر خود نہیں پیا اور تم نے مجھے ایک گینگسٹر کو ویٹر ہی سمجھ لیا۔وہ غصے سے تیز تیز بول گیا عزہ نے اٹھ کے اسکے سرخ چہرے کو دیکھا۔۔دھوکے سے بنے ہوئے شوہر ہیں آپ میرے،اسلئے زیادہ شوہر گیری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔اگر میں نے بیوی گیری دکھائی تو آپ جیسا گینگسٹر بھی میری شکل میں اٹھنے والے طوفان کو روک نہیں پائے گا۔باور کروانے والے انداز میں کہتی وہ واپس لیٹ گئی۔۔سکندر ایک جھٹکے سے صوفے سے اٹھا۔جاتے ہوئے لائیٹ آف کر کے جایئے گا۔"گولی مار کے بلب ہی نا توڑ دوں۔"سکندر نے دانت کچکچائے۔"جیسا آپ کو مناسب لگے۔اسنے آنکھیں موندی سکندر لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔"

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ آریان کے آفس میں موجود تھا۔"یہ ان تینوں جگہ کی ڈیٹیل ہے یہاں جاکے۔۔۔"آریان بات مکمل کرتا دروازہ نوک ہوا۔اسنے اجازت دی تو آریان سمیت یحییٰ نے بھی مڑتے آنے والی ہستی کو دیکھا امیمہ اسے وہاں موجود دیکھ پہلے ٹھٹھکی مگر پھر سنبھل کے آگے آئی۔"بڑے پاپا میں عزہ آپی کو ڈھونڈنے میں آپکی ہیلپ کرنا چاہتی ہوں پلیز منع نہیں کریئے گا اسے بولتے دیکھ وہ فوراً بول پڑی۔" میں یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتی دماغ خراب ہو رہا ہے میرا۔وہ جھنجھلاتی بولی یحییٰ چہرا جھکائے شریف بن کے بیٹھا تھا کیونکہ آریان کے سامنے موجود تھا ورنہ اس ہستی نے چپ رہنا نہیں سیکھا تھا۔"ٹھیک ہے بیٹا آپ ایسا کرو یحییٰ کے ساتھ چلے جاؤ اسے میں نے ڈیٹیلز بتادی ہیں۔"جہاں آریان نے کچھ سوچتے کہا وہی یحییٰ کی آنکھوں میں چمک ابھری امیمہ نے دانت پیسے تھے کوئی اور وقت ہوتا تو وہ انکار کر دیتی مگر ابھی مناسب نہیں لگا تو اوکے بول کر باہر نکل گئی یحییٰ بھی اسکے پیچھے نکلتا آریان کی آواز پر رک گیا۔"اسے تنگ نہیں کرنا یحییٰ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"آریان کی رعب دار آواز پر اسنے بمشکل تھوک نگل کر ہاں میں سر ہلایا اور باہر چلا آیا جہاں وہ گاڑی کے پاس کھڑی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ڈرائیور تم واپس چلے جاؤ۔ اسنے کہا اور وہ گاڑی لیے نکل گیا۔ امیمہ موبائل جیکٹ میں رکھ کے پلٹی وہاں ناڈرائیور تھا نا گاڑی مگر یحییٰ میر گلاسز لگائے گاڑی سے ٹیک لگا کے ضرور کھڑا تھا۔

میر اڈرائیور کہاں ہے..؟ اسکے ڈھیلے اعصاب پل میں تن گئے۔

واپس بھیج دیا ہے میں نے ہم ایک ہی جگہ جا رہے ہیں اسلئے تم میرے ساتھ میری گاڑی میں جاؤ گئی۔ عام سے لہجے میں کہا گیا۔

امیمہ تو بھڑک ہی اٹھی۔ "جب میرے پاس میری گاڑی موجود ہے تو میرا دماغ خراب ہے جو میں تمہارے ساتھ تمہاری گاڑی میں آؤ گئی۔ کمر پر ہاتھ رکھے وہ تڑخ کر بولی۔ "۔۔۔ میری گاڑی تمہیں کاٹنے کو نہیں ڈور رہی اسلئے چپ چاپ بیٹھو زیادہ چک چک نا کرو۔ "میر اڈرائیور واپس بلاؤ ابھی میں نہیں جاؤں گئی تمہارے ساتھ" دونوں ایک سے بڑھ کر ضدی تھے فرنٹ ڈور ٹھاہ سے مارتے وہ اسکی طرف آیا۔ کیا دماغ کہیں گرا آئی ہو اتنی سی بات کا بتنگڑ کیوں بنا رہی ہو.؟ اسنے اب بھی نرمی سے استفار کیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تم خود کو کیا سمجھتے ہو تمہیں کس نے حق دیا کہ تم میرے ڈرائیور کو آرڈر دو۔ امیمہ دوبدو بولی۔

"افففففف... یحییٰ نے سر تھام لیا۔ یاررر میری گاڑی میں کیا مسئلہ ہے.؟۔۔۔ مسئلہ یہی ہے کہ وہ تمہاری گاڑی ہے میں تو تمہارے سائے سے بھی دور رہوں کجا کے تمہاری گاڑی میں بیٹھنا میری توہین برابر ہے۔ وہ آگ برسا رہی تھی

یحییٰ تو اسے دیکھ کے رہ گیا پھر یکدم سے اسنے جبڑے بھینچ لیے نرمی کی جگہ اب غصہ تھا۔ اب تو تم میری ہی گاڑی میں جاؤ گئی میرے ساتھ سنو وائیٹ۔ میں دیکھتا ہوں تم کیسے نہیں جاتی۔ یحییٰ نے حتمی انداز میں کہا امیمہ نے پہلے جتانے والے انداز میں اسے گھورا پھر ادھر ادھر دیکھا وہی ساتھ روڈ پر ایک لوہے کا پائپ پڑا اسے نظر آیا۔ "دیکھتی ہوں تم مجھے اپنے ساتھ کیسے لے کے جاتے ہو۔ چیلنجنگ انداز میں کہتے اسنے وہ پائپ اٹھایا اور یحییٰ کی گاڑی کے فرنٹ شیشے پر پوری قوت سے مارے اسے چکنا چور کر دیا۔ چھناک کی آواز سے شیشہ زرا زرا ہو کر باہر اور فرنٹ سیٹ پر پھیل گیا پھر اسی قوت سے وہی پائپ کھڑکی کے دونوں شیشیوں پر مارا اور پائپ وہی پھینک کر یحییٰ کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔"

۔۔۔ اب لے جا کر دیکھاؤ مجھے اپنے ساتھ اپنی گاڑی میں یحییٰ میر۔۔۔ امیمہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

یحییٰ وہی دیوار کے ساتھ اطمینان سے کھڑا تھا اسکے ماتھے پر ایک شکن بھی نمایاں نہیں ہوئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"جب کسی چیز کو توڑتے ہیں سنو وائٹ تو پوری طرح توڑتے ہیں" یحییٰ نے کہتے وہی پائپ اٹھا کر اس سے ڈبل قوت میں گاڑی کے بیک شیشے پر ماری اب کی آواز میں چھنکار اور رد ھم پہلے سے کئی نسبت زیادہ تھی۔ اگر وہ سخت اور کٹھور امیمہ شاہ تھی تو وہ بھی ضدی بگڑا ہوا یحییٰ میر تھا اس سے دو ہاتھ آگے۔ اوپر آفس روم کی کھڑکی سے آریان ملک نے وہ منظر انتہائی تاسف اور غصے سے دیکھا تھا ان دونوں کا کیا بنے گا یہی سوچتے وہ اپنا سر تھام گیا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔ امیمہ جو کیب بک کرا چکی تھی اسے آتے دیکھ اسے صلوتیں سناتی اس میں بیٹھتی یحییٰ بھی زبردستی اسی کیب میں بیٹھ چکا تھا" چلو ڈرائیور۔۔۔ نہیں تم نیچے اترو پہلے۔۔۔ امیمہ چیخی۔ میں نے کہا چلو... یحییٰ پہلے سے زیادہ تیز آواز میں دھاڑا مگر اسے اب کونسا فرق پڑھنا تھا لحاظہ وہ بھی چیخ اٹھی۔ میں نے کہا ہے دفع ہو جاؤ یہاں سے یہ کیب میں نے بک کروائی تھی۔ ڈرائیور ان دونوں کی لڑائی میں انکی شکل دیکھ رہا تھا۔ تم نے سنا نہیں شاید تمہیں سنائی نہیں دیتا۔ یحییٰ نے کہتے ویسٹ سے گن نکال کر ڈرائیور کے سر پر رکھی۔ ڈرائیور بوکھلا ہی اٹھا۔ "میرے دماغ کی دہی مت کرو سمجھی ورنہ تمہارے ساتھ اسکا بھی بھیجا اڑا دوں گا۔" امیمہ کو اس پل اپنے اندر غصے کے شدید ابال اٹھتے محسوس ہو رہے تھے اگر خطرہ ڈرائیور کو نا ہوتا تو وہ یحییٰ میر کی عقل ٹھکانے لگا چکی ہوتی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اسکے بعد سکندر کمرے میں نہیں آیا تھا عزہ نے بھی باقی کی رات یونہی چکر کاٹتے گزار دی تھی اسکے مما اور ڈیڈ کس حال میں ہو گئیں یہ سوچ کر ہی اسکی روح جل رہی تھی وہ صرف ایک بار ان سے بات کرنا چاہتی تھی مگر اسکے لئے بھی اسے سکندر سے بات کرنا پڑتی وہ نماز پڑھ کے دعا مانگ کر اٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی جب کمرے کا دروازا کھلا اور ایناره کمرے میں آئی پہلے تو اسے دیکھ اسنے منہ پھیر لیا پھر اٹھ کر واشروم کی طرف جاتی ایناره اسکے رستے میں حائل ہو گئی۔ تم مجھ سے ناراص ہو تو مجھ پر غصہ کرو مجھے مار لو مگر یوں منہ پھیر کر نہیں جاؤ عزہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔"تکلیف ایناره عاظمی رئیلی۔۔۔عزہ سپاٹ انداز میں پلٹی۔۔۔میں پہلی بار سن رہی ہوں کہ دھوکہ دینے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے انٹر سٹنگ" وہ دھیمے لہجے میں کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی ایناره کی آنکھ سے موتی نکلتا اسکے ہاتھ پر جا گرا۔ عزہ نے نظریں اٹھائی وہ پہلی بار ایناره عاظمی کے چہرے پر شکست دیکھ رہی تھی۔ اسکا ہاتھ تھام کر عزہ نے اپنے برابر بیٹھالیا۔ "میں سب معاف کر سکتی ہوں سوائے دھوکے اور شراکت کے تم نے میرا دل تو دکھایا ہی میرا مان بھی توڑ دیا۔"۔۔۔جانتی ہوں مگر میں سکندر کا کہا نہیں ٹال سکتی۔۔میں مجبور تھی وگرنہ میں کبھی تم پر کسی کی بری نظر بھی نا پڑنے دیتی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تمہیں معلوم ہے ایناره آریان کی معصوم بیوی مجھ سے ہمیشہ ایک بات کہا کرتی تھی" وہ کہتی تھیں نامحرم..نامحرم ہوتا ہے وہ قبر کے سانپ کی طرح ہوتا ہے وہ آپ پر ایک وقت میں جان نچھاور کرے گا اور دوسرے وقت میں آپ کو زہریلے ناگ کی طرح ڈس بھی دے گا۔اس پر کبھی یقین نہیں کرنا چاہئیے میں ہمیشہ انکی بات ٹال دیتی تھی مگر مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ایسا کیوں کہتی تھیں میں نے سکندر پر یقین کیا خود سے زیادہ۔۔۔میں نے ایک نامحرم پر یقین کیا مجھے لگتا تھا محبت جسا کھرا جذبہ جس رشتے میں ہو وہاں کوئی دھوکہ نہیں ہو سکتا مگر میں غلط تھی میں نے محبت بھی کی، میں نے ایک نامحرم پر یقین بھی کیا، میں نے خود اسے یہ موقع بھی دیا کہ وہ مجھے دھوکہ دے اور آج میں یہاں ہوں تمہارے سامنے۔۔۔میری کھری محبت اور انتہائی یقین کے بعد آج بھی نامحرم کا دیا دھوکہ جیت گیا ایناره۔۔۔اریان کی معصوم بیوی کا کہا صحیح ثابت ہوا۔وہ ہنسی اسکی آنکھوں سے آنسوں گر رہے تھے۔"وہ نامحرم تھا عزہ اب وہ شوہر ہے تمہارا"

عزہ نے سرخ نظروں سے اسے دیکھا۔میں تمہیں بتانا بھول گئی آریان کی معصوم بیوی یہ بھی کہا کرتی تھی کہ اسکے بہت سے نقصانات بھی ہوتے ہیں۔اسکی مسکراہٹ میں پوشیدہ گہرا راز ایناره کو ہولا رہا تھا۔"تم کیا کرنے والی ہو عزہ۔۔؟"... سمپل ہے۔۔۔اسنے سکندر کے انداز میں کہا۔دھوکہ مجھے دیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گیا مگر نقصانات کے مشاہدے اب سکندر حاذق مغل جھیلے گا۔ میں اسکا مقصد تو پورا کرواؤ گئی مگر میں اسے خود سے محبت کرنے پر بھی مجبور کر دوں گئی میں اسے انسان بناؤ گئی میں اسے اس وحشت کی دنیا سے باہر لے جاوں گئی، اپنی دنیا میں۔ وہ ایک عزم سے بولی۔ "مطلب سکندر نے اسے ساری حقیقت نہیں بتائی تھی عزہ کی باتیں سن کر اسنے پہلا اندازہ لگایا تھا"۔۔ تو مطلب آپ نے ابھی بھی انہیں حقیقت نہیں بتائی.؟۔۔۔ تم کیا چاہتے ہو حان میں اسے حقیقیت بتادوں تاکہ وہ مجھ سے پہلے جا کر حرب دادا کا قتل کر آئے۔ سکندر نے نپے تلے انداز میں کہا۔ تو اب کیا اگر حرب دادا سے انکی ملاقات ہو گئی تو..؟۔۔۔ تو سمپل ہے۔۔۔ بس کر دیں بھائی خدا کا واسطہ ہے آپ کا یہ سمپل لفظ صرف کہنے کی حد تک سمپل پوتا ہے ورنہ آپکے پلانز توبہ توبہ۔ حان اسکی بات بیچ میں اچکے تڑخ کر بولا سکندر نے گردن میں ہاتھ پھیرا۔ ابھی وہ کوئی مزید بات کرتے انٹر کام بجا حان نے ریسور اٹھایا آگے سے جو خبر ملی اسکے ہوش اڑا چکی تھی۔ "حرب دادا یہاں آگئے ہیں باہر آپکا انتظار کر رہے ہیں۔" حان نے لٹھے کی مانند سفید پڑتے چہرے کے ساتھ کہا اسکا یوں خوفزدہ ہونا سکندر کو اچھا لگا تھا وہ جانتا تھا یہ خوفزدگی صرف عزہ کیلئے اسکی فکر تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ ہنوز اطمینان سے چلتا حان کے سنگ نیچے ہال نما ڈرائینگ روم میں داخل ہوا جہاں سامنے ہی بادشاہ خان کے ساتھ حرب دادا صوفے پر شان سے براجمان تھے۔۔۔اسے آتے دیکھ حرب فجار کے چہرے پر گہری مسکراہٹ چھا گئی۔باہیں پھیلانے اسنے سکندر کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔"مجھے یقین تھا جو کام دنیا کا کوئی شخص نہیں کر سکتا وہ میرا شیر میرا اچیتا سکندر کر لے گا۔"اسنے خوشامدی سے کہا۔مگر سکندر ہنوز سنجیدگی سے کھڑا تھا۔"بس کیا کہہ سکتا ہوں چیلنج سے پیچھے ہٹنا سکندر حازق مغل کو اپنی توہین لگتا ہے اسنے گھمبیرتا سے کہا۔"...تمہاری یہی ادا تو حرب فجار کے دل کو چھوتی ہے میرے شیر تم واقعی میں شیر ہو۔۔۔ویسے وہ لڑکی کہاں ہے.؟وہ مدعے پر آیا۔سکندر کی آنکھوں میں طنز ابھرا۔"میرے پاس ہے اور بلکل محفوظ ہے"اسکے لہجے کے سرد پن اور استحقاق نے بادشاہ خان سمیت حرب فجار کو بھی متاثر کیا۔...حازق مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے.؟

عزہ جو ملازمہ کا پوچھتی وہاں آنکلی تھی اندر کے منظر سے بے خبر اسکی بازو دبوچے مان سے کہنے لگی۔ اسکی وہاں موجودگی پر سکندر کے ماتھے پر بل پڑے اسنے حان کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تو اسنے اپنی کی تلاش میں اپنی نظریں دوڑائیں دوسری طرف بادشاہ خان سمیت حرب فجار مبہوت ہی رہ گئے تھے اس اپسرا کو دیکھ کر۔وہ اب تک اسے صرف تصویروں میں دیکھتا آیا تھا اب تصویر سے تصور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں دیکھنے کے بعد حرب فجار کو یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی جنت کی حور اسکے سامنے کھڑی کر دی گئی ہو۔۔وہ اسے یونہی دیکھتا رہتا۔عزہ اسے خود کو تکتا پا کر تیوری سجائے سکندر کو دیکھنے لگی جو اسے گھیرے میں لیے کھڑا تھا۔"کیا یہ آپ کے مہمان ہیں.؟سکندر نے اثبات میں سر ہلایا۔"۔۔۔تو انہیں کوئی تمیز نہیں ہے کیا۔۔۔ہیلو انکل اپنی نظروں کے زاویے بدلو ورنہ آنکھیں نوچ لوں گئی۔۔۔پہلا تو اسے انکل کہنا اور دوسرا اسکا پھاڑ کھانے والا انداز سکندر تو اپنی امڈ آنے والی ہنسی ضبط کر گیا مگر یاحان نہیں کر سکا۔حرب دادا نے اہانت کے باعث سرخ پڑتے چہرے سمیت حان کے بعد سکندر کو گھورا جو پر سکون کھڑا تھا۔"اسے بتاؤ سکندر یہ لڑکی کس کے سامنے کھڑی ہے۔اسے سمجھاؤ اپنی زبان اور لہجہ درست کرے۔"حرب دادا غصے کے باوجود ہلکی آواز میں غرایا۔جواباً سکندر نے اپنا ایک بازو عزہ کے کندھے پر رکھا۔۔۔میں اسے الریڈی سب کچھ بتا چکا ہوں حرب دادا آپ کو بتانا باقی ہے"یہ میری بیوی ہے اسلئے اپنی نظروں کے زاویے سنبھالیں"وہ کوئی بم بلاسٹ تھا جو اسنے حرب فجار اور بادشاہ کے سر پر کیا تھا۔وہ دونوں ہکا بکا کھڑے تھے عزہ نا سمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔اسے اپنا بیس سال کا کیا انتظار مٹی ہوتا محسوس ہوا وہ یک ٹک سکندر کو گھور رہا تھا اور سکندر عزہ کو۔۔"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔؟عزہ پھر بولی۔"۔۔۔تم جاؤ میں آتا ہوں۔سکندر نے اسکا گال سہلایا۔عزہ اسکے بدلے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رویے پر حیران تھی وہ حان کو دیکھتی چپ چاپ نکل گئی۔۔۔تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے سکندر وہ میری امانت تھی تمہارے پاس وہ لڑکی مجھے ہر حال میں چاہیئے تھی تم اس سے نکاح کیسے کر سکتے ہو.؟ اسکے جاتے ہی حرب نے بپھرتے کہا جبکہ بادشاہ کو تو ساری گیم اپنے ہاتھوں سے نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔"میں ہر وہ کام کرتا ہوں جس سے میری روح کی تسکین ہو حرب دادا اس لڑکی سے نکاح بھی۔۔۔"۔۔۔اسے طلاق دو سکندر۔۔ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا حرب بول اٹھا۔اس لمحے سکندر کی آنکھوں میں خون اترا تھا ہاتھ میں موجود گلاس اسنے پوری وقت سے دیوار پر دے مارا۔طلاق دینی ہوتی تو نکاح کیوں کرتا.؟اسنے خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے کر خنگی سے کہا۔اسکے لہجے کا باغی پن حرب نے بغور محسوس کیا وہ اسے ایک لمحہ دیکھ کر باہر نکل گیا۔پیچھے بادشاہ بھی تھا۔۔۔یاحان سکندر کے پاس آیا۔

تمہاری بہن کہاں مر گئی ہے یاحان۔اسنے سنجیدگی سے دریافت کیا۔جج۔۔جی بھائی وہ شاید۔۔۔جاؤ دفع ہو جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔۔۔وہ غصے پر قابو پاتا دھاڑا۔یاحان اسکا غصہ سمجھتا سر جھکائے وہاں سے نکل گیا۔سکندر گردن میں پاتھ پھیرتا بالوں کو سنوارے کمرے کی طرف بڑھا جہاں وہ اسے بیڈ پر بیٹھی نظر آئی۔۔۔"آج کے بعد یوں کسی کے سامنے میرے قریب آنے کی حماقت نہیں

کرنا. "اسنے بولنے کو لب وا کیے تھے سکندر نے اسکے سر پر کھڑے باور کروانے والے انداز میں کہا۔ عزہ اسکا منہ تک رہی تھی اور وہ ویسے ہی کمرے سے واک آؤٹ کر گیا اینارہ حان کی ڈانٹ کھا کے اسکے کمرے کی طرف آئی سکندر سے تو ٹکر نہیں ہوئی مگر سامنے موجود اس لڑکی کے خونخوار تیور دیکھ اسنے سر ضرور تھاما تھا۔ "ایسے منہ کیوں لٹکا کے بیٹھی ہو عزہ کیا سکندر نے کچھ کہا ہے۔" اینارہ نے کندھے پر ہاتھ دھرے پوچھا۔ نیچے ہال میں ابھی کون آیا تھا؟۔۔۔ وہ حرب فجار اور بادشاہ خان تھے.۔۔۔ بادشاہ خان۔۔ عزہ زیرِ لب بڑبڑائی۔ ہاں وہی کیوں..." حازق کہاں ہیں.؟ وہی سپاٹ لہجہ۔ "۔۔۔ وہ آفس روم میں ہو گا شاید...! عزہ پاؤں پٹختی آفس روم کی طرف گئی۔ وہ جو تیسرے فلور پر بنے آفس روم میں بیٹھا حرب فجار کی خاموشی پر غور فرما رہا تھا۔۔ عزہ کو یوں بنا اجازت کے اندر آتے دیکھ اسکے ماتھے پر بل پڑے۔ مگر کہا کچھ نہیں۔ "عزہ تن فن کرتی آئی ٹیبل پر رکھی ساری فائلز اٹھا کر زمین بوس کر دی پانی کا گلاس اٹھایا پانی سکندر کے چہرے پر دے مارا گلاس ٹیبل پر پٹختے اسکے قریب گئی جو اپنی جگہ ساکت کھڑا تھا" اسکی ٹائی دبوچے عزہ نے اسے اپنی طرف جھکایا سکندر نے بے ساختہ اپنا ایک ہاتھ کانچ کی ٹیبل پر رکھا اور اسکی طرف جھک آیا۔ وہ خونی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ بے تاثر سا کھڑا تھا۔ "بیوی بنا کر لائے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے آپ اپنے دشمنوں کے

سامنے مجھے اپنے قریب تر کر کے میری فیلنگز کا تماشا بنائیں گئیں اور کمرے میں آ کے مجھ پر رعب جھاڑئیں کہ تم میرے قریب مت آیا کرو۔"۔۔۔اگر اب کسی غرض کے تحت مجھے چھونے کی کوشش بھی کی تو ہاتھ کاٹ دوں گئی آپ کے..مائینڈ اِٹ..!اسکی ٹائی چھوڑے گن پٹی پر اپنی دو انگلیاں مس کیے وہ شیرنی کی دھار لیے غرائی۔سکندر حاذق مغل نے آنکھیں میچی اسے وہ لمحہ یاد آیا جب بادشاہ خان اسکے خوف سے کانپ رہا تھا ایک اور منظر نظروں کے سامنے آیا جب اسکے آدمی اسکے سامنے ہکلا کے بول رہے تھے مگر ایک سامنے کھڑی وہ لڑکی تھی نہیں اسے لڑکی کہنا غلط تھا وہ تو گنڈی تھی۔وہ آنا فانا اسکے آفس سے نکل گئی۔"سکندر حاذق مغل۔۔سکندر کو اپنے نام کی پکار سنائی دی۔"ترکیہ کے جانے مانے گینگسٹر ہو تم۔۔میرے شیر...وہ سائیکو ہے اس سے ٹکر لینا خود کو موت کے گھاٹ اتارنے کے برابر ہے۔"میں ایک گینگسٹر ہوں۔۔۔کیا میں ایک گینگسٹر ہوں.؟"اسنے خود سے سوال کیا۔پھر اپنا آپ دیوار پر لگے آئینے میں دیکھا گردن میں ہاتھ پھیرے گیلے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔"مجھ سے دنیا خوف کھاتی ہے مگر میری اپنی بیوی کے سامنے میری زبان تو کیا نظریں بھی اوپر کو نہیں اٹھتی۔"اسنے سرد آہ بھری اور ایک افسوس بھری نظر اپنے آفس پر بھی ڈالی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ لوگ تین ٹیم میں بٹ چکے تھے پہلی ٹیم امیمہ اور یحییٰ کی تھی جو ان جگہوں پر جا رہے تھے جہاں سکندر اور اسکی ٹیم نے سٹے کیا تھا تاکہ کوئی انفارمیشن مل سکے۔ جبکہ دوسری ٹیم طہ، نتاشا، احمر اور مرسلین کی تھی وہ ابھی کورٹ میں تھا مگر وہ تین بادشاہ خان کے خفیہ اڈوں پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے مقصد اسکے خاص آدمیوں کو گرفت میں لینا تاکہ سکندر کی کوئی خبر مل سکے۔ آریان کی ٹیم حرب فجار کے خفیہ اڈوں پر چھاپا مار رہی تھی تاکہ وہاں سے بھی کچھ انفارمیشن مل سکے۔

انکو تین ہوٹل کے متعلق خبر ہوئی تھی جن کے مطابق سکندر اور اسکی ٹیم ان چودہ دنوں میں وہاں سٹے پر تھی۔ وہ دونوں اس وقت اس دوسرے ہوٹل میں موجود تھے سارے راستے ان دونوں نے تُو تُو میں میں ہی گزاری تھی امیمہ یحییٰ کے ساتھ ریسیپشن پر پہنچی۔ یحییٰ میر کے ساتھ مشن پر جانا اسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی محسوس ہو رہی تھی مگر خیر وہ عزہ کیلئے کچھ بھی برداشت کرنے کو تیار تھی وہ دونوں ریسیپشن پر پہنچے جہاں ایک یحییٰ کی عمر کا ہی سٹاف ممبر موجود تھا۔

گڈ ایوننگ میم، گڈ ایوننگ سر۔۔۔ آپ دونوں کو شادی مبارک ہو۔ اسنے خوشدلی سے کہا امیمہ اور یحییٰ نے حیرت سے اسے پھر اپنے حولیے کو دیکھا۔ جانے کہاں سے وہ اسے نیولی میرڈ کپل لگ رہے تھے۔ "نہیں آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ یحییٰ اسکے خونخوار تیور دیکھ فوراً بولا۔ "اچھا تو مطلب آپ

دونوں کی شادی کو عرصہ ہو گیا ہے..." نہیں۔۔۔ایسا بھی کچھ نہیں ہے آپ زیادہ بول رہے ہیں۔امیمہ نے ضبط سے دانت پیس کر کہا۔"سٹاف ممبر مسکرایا اور یحییٰ کی طرف جھکا۔سر مجھے لگتا آپ کی بیوی ہیزیٹیٹ ہو رہی ہیں آپ ہی بتا دیں آپ دونوں کیلئے ہنی مون سپیشل بک کروانا ہے۔اسکی انگلیاں لیپ ٹاپ پر رینگ رہی تھی۔"ایکسکیوزمی...یس میم...ادھر آئیں ذرا۔امیمہ نے اسے نرمی سے پکارا۔"۔۔۔یس میم۔۔وہ امیمہ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔امیمہ نے کھینچ کر اپنے سیدھے کا تھپڑ اسکے گال پر دے مارا۔نسوانی تھپڑ کی گونج پر سب پلٹے۔یحییٰ یونہی ریک سے ٹیک لگائے دلچسپی سے وہ سین دیکھ رہا تھا۔"کیا پاگل ہیں آپ۔۔یہاں آپکو نوکری پر کس نے رکھا ہے آپ کو تو مینٹل اسائلم میں ہونا چاہئیے"سٹاف ممبر چہرے پر ہاتھ رکھے کھڑا اس خونخوار شیرنی کو دیکھ وہ پیچھے یحییٰ کی طرف مڑا۔"سر آپکی وائف۔۔۔ابے بغیرت بیوی نہیں ہے وہ میری۔۔۔مگر بننے ضرور والی ہے۔"یحییٰ نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالے سخت لہجے میں کہا اسی وقت امیمہ چیخ پڑی۔

"یحییٰ۔۔۔جی جانِ یحییٰ"اسکا گریبان چھوڑے وہ شریر لہجے میں گویا ہوا۔امیمہ پاؤں پٹخ کے رہ گئی۔میں جا رہی ہوں باہر یہاں سے پوچھ تاچھ کر لو خود ہی۔۔وہ پاؤں پٹختی نکل گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ حرب کے کمرے کے باہر چکر کاٹ رہا تھا وہ جب سے سکندر کی طرف سے واپس آئے تھے اسنے خود کو اپنے کمرے میں اکیلا کیا ہوا تھا سختی سے حکم دیا گیا تھا کہ کوئی بھی اسکے کمرے میں قدم بھی نا رکھے۔ جانے اسکے شیطانی دماغ میں اب کونسی پلاننگ چل رہی تھی۔ بادشاہ اسکے کمرے کی ساتھ والے کمرے میں صوفے پر بیٹھا کوئی نئ سازش گڑ رہا تھا جب اسکا موبائل بجا وہاں اینارہ کا نمبر دیکھ اسے تشویش سی ہوئی پھر کال اٹینڈ کی۔ ابھی وہ کچھ بولتا کوئی اور ہی نسوانی آواز اسپیکر سے ابھری۔ "اگر آج کے بعد تم نے مغل ایمپائر میں قدم بھی رکھا تو میں تمہاری اور تمہارے اس بوس کی ٹانگیں توڑ دوں گئی بادشاہ خان پاکستان تو پاکستان تم تو ترکی تک پہنچ گئے ہو۔"۔۔۔حاذق تو تم سے حساب لیں گئیں ہی میں ان سے پہلے تمہارا بھیجا اڑا دوں گئی۔۔۔وہ بول رہی تھی ابھی بادشاہ خان نے موبائل کان سے ہٹا کے دیکھا اور ابھی وہ کچھ کہتا کال منقطع کر دی گئی۔ تبھی حرب کا آدمی اسکے کمرے میں آیا اور حکم سنا کے چلا گیا۔ بادشاہ الجھے ذہن کے ساتھ اسکے کمرے میں گیا۔

اب کیا کریں گئیں حرب اسنے تو آریان کی بیٹی سے نکاح کر لیا ہے۔ عزہ کی کال کے بارے میں اسنے اسے بتانا ضروری نہیں سمجھا اور ذہن میں پنپتا سوال اسکے آگے رکھ دیا۔۔۔تم جانتے ہو بادشاہ مجھے وہ لڑکی کیوں چاہیئے تھی..؟۔۔۔کیونکہ وہ خوبصورت ہے..!اسنے دلچسپی سے کہا۔ حرب کا قہقہہ ابھرا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ٹھیک کہا تم نے وہ کمبخت لڑکی واقعی میں قیامت خیز حسن رکھتی ہے جسے دیکھ کر میں تو کیا کوئی کافر بھی بے ایمان ہو جائے۔ مگر اسے حاصل کرنے کے پیچھے جو میرا بڑا مقصد تھا وہ آریان ملک کی بربادی تھا میں اسے برباد ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں۔" مگر اب یہ ناممکن ہے کیونکہ وہ لڑکی اب ایچ ایم کے گھیرے میں ہے اور جو چیز اسکے گھیرے میں آجاتی ہے وہ اسے کسی اور شخص کی نظروں میں بھی نہیں آنے دیتا۔"۔۔ ٹھیک کہہ رہے ہو تم بادشاہ۔۔ اور تم بھی چپ چاپ وہاں سے اٹھ آئے مجھے تو لگتا تم اپنے ہی پالے چیتے سے ڈر گئے ہو۔ بادشاہ نے آگ لگائی۔ حرب قہقہہ لگا تا شراب انڈیلنے لگا۔

تم نے اسکی آنکھوں میں اس لڑکی کیلئے جنونیت دیکھی تھی حرب مجھے تو لگ رہا تھا ہم کچھ اور دیر وہاں رکے تو وہ ہمیں زندہ جلا کے راکھ کر ڈالے گا... ہے بھی سنکی سا بندہ کوئی بھروسہ نہیں ہے اسکا۔۔ کب کیا کر دے۔ وہ تاسف سے بول رہا تھا۔" اسکی آنکھوں میں وہ جنونیت نئی نہیں ہے بادشاہ، سکندر کی آنکھوں میں نے آج باغی پن دیکھا ہے وہ باغی پن جو اسے میرے خلاف کر رہا ہے وجہ صرف وہ لڑکی تھی، اور رہی بات اس جنونیت کی تو وہ نئی بلکل نہیں ہے وہ تو میں نے اسی دن بھانپ لی تھی جب میں نے پہلی بار اسکے سامنے عزہ آریان ملک کا نام لیا تھا اب تو اسکی آنکھوں میں دیوانگی نظر آتی ہے وہ دیوانگی جسکی حقدار صرف وہ لڑکی ہے۔ سکندر حازق مغل کی دیوانگی کی اکلوتی وارث عزہ آریان

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ملک۔۔۔جسے محفوظ رکھنے کیلیئے وہ باغی گینگسٹر کسی بھی حد کو پار کر سکتا ہے۔اور تم جانتے ہو یہی اسکی سب سے بڑی کمزوری بھی اخذ ہونے والی ہے۔۔۔"بادشاہ اسکی باتیں سن کے حیران تھا وہ اتنا سب کچھ جانتا تھا۔تو اب کریں گئیں کیا کیونکہ مجھے اپنے بیٹے کی موت کا بدلا ہر حال میں چاہیئے۔۔۔ہم اس لڑکی کو سکندر کی بیوی تسلیم کریں گئیں اسے کچھ دن دیں گئیں جب تک وہ لڑکی پوری طرح سکندر حازق مغل کا نشہ بن جائے گئی تب ہم اسکی دکھتی رگ پر وار کریں گئیں اور تب وہ لڑکی ہی نہیں خود وہ بھی ہمارے شکنجے میں پھنس جائے گا۔

واہ حرب میں تو تمہاری پلاننگ کا قائل ہو گیا ہوں۔بادشاہ نے اسکی چاپلوسی کرتے کہا اور پھر اسے وہ فون کال والی داستان بھی سناڈالی۔جسے سن کر حرب کا قہقہہ پھر گونجا۔"اسکا مطلب جانتے ہو بادشاہ۔۔۔اس لڑکی کو ابھی تک اصل حقیقت معلوم ہی نہیں ہے۔"اگر اسے معلوم ہوتا میں کون ہوں اور وہاں کس مقصد کیلیئے آیا تھا تو اب تک وہ ہمارے سمیت سکندر کے خون سے بھی اپنے ہاتھ رنگ چکی ہوتی۔اسنے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔تو کیا ہوا ہم بتا دیتے ہیں پھر۔بادشاہ نے خباثت سے کہا۔"ضرور بتائیں گئیں مگر صحیح وقت آنے پر"ابھی تم وہ کرو جیسا جیسا میں کہہ رہا ہوں۔وہ حرام مادہ حلق میں انڈیلتے سرشاری سے بولا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سکندر اسکے بعد عزہ کے سامنے نہیں گیا تھا جبکہ ایناره توحیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی کیونکہ عزہ اسے اپنی کاروائی کی متعلق بتا چکی تھی مگر ابھی تک سکندر نے اسکے سامنے افف تک نہیں کی تھی۔ سکندر آفس سے نکلتا کچھ دیر گرین ہاؤس چلا گیا وہاں سے واپسی آتے شام ہونے کی تھی وہ مغل ایمپائر میں داخل ہوا اور سیدھا جم میں چلا گیا وہاں میز پر اسے حان کا موبائل پڑا نظر ایا۔ مگر وہ نہیں تھا سکندر کی نظر موبائل کی آن ہوئی سکرین پر ٹھہر گئی وہاں کوئی چیٹ اوپن تھی اسنے نام پر غور کیا۔"لٹل بنی۔۔اسنے تاسف سے سر ہلایا۔حان جم میں واپس آیا۔ سکندر ورک آؤٹ کر رہا تھا اسے دیکھ حان موبائل پر لپکا۔ سکندر کی تادیبی نظریں اس پر ہی ٹکی تھیں جن کا مطلب حان کو بہت کچھ سمجھا رہا تھا وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتا تھا ابھی وہ وہاں سے غائب ہوتا سکندر کی سرسراتی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔"افسوس میرا بے رحم شوٹر دل کے معاملے میں بہت کمزور نکلا آخر اپنا دل چھوڑ آئے نا تم پاکستان میں۔"حان نے زبان دانتوں تلے دبائی کچھ لمحے خود کو کمپوز کیا اور پلٹا۔۔۔"میں نے تو پہلے بھی بتایا تھا آپ کو کے دل کے معاملوں میں انسان کا زور نہیں چلتا۔اسنے بیچارگی سے کہا گویا اسکے مفہوم پر درستگی کا ٹھپا لگایا ہو۔""تو مطلب پہلی محبت بھول چکے ہو تم۔"۔۔۔"آپ میرے زخموں پر

نمک چھڑکنے کیلئے یہاں بیٹھے ہیں۔وہ تلملایا۔"اور ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔"انسان کی ایک خصلت ہے وہ نِک نیم ہمیشہ انہیں ہی دیتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے۔"سکندر نے جتانے والے انداز میں کہا۔حان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا اور پھر ٹیبل پر رکھے سکندر کے موبائل پر لپکا۔۔۔"میرا موبائل واپس رکھو حان اسنے فوراً کہا۔"۔۔۔اتنی کیا جلدی ہے حان اس سے دور بھاگتا عزہ کا نمبر ڈھونڈ رہا تھا جس میں اسے دیر نہیں لگی تھی کیونکہ اسکی کونٹیکٹ بک میں صرف ایک لڑکی کا نمبر موجود تھا۔

"Lady of the Moon..!"حان نے قدرے شریر لہجے میں کہا۔

ویسے بھائی نک نیم کافی اچھا رکھا ہے آپ نے بھابھی کا۔۔وہ معنی خیزی سے مسکرایا۔سکندر شرٹ لیس ٹاول اٹھائے صوفے پر جا بیٹھا۔ویسے بھائی کیا سوچ کر آپ نے بھابھی کو یہ نک نیم دیا؟قدرے دلچسپی سے پوچھا گیا۔۔۔سکندر نے ٹیک پر سر گرائے طویل سانس کھینچا۔۔۔"وہ انوکھی ہے اسے تفصیل میں بیان نہیں کیا جا سکتا،میرے مطابق کوئی قلم یا زبان اسکی خوبصورتی کو ویسے بیان نہیں کر سکتی جس نظر سے میری آنکھیں اسے دیکھتی ہیں۔"۔۔۔انٹرسٹنگ۔۔۔تو چلیں آپ ہی بتا دیں آپ کو وہ کیسی لگتی ہیں.؟"...میں نے اسے کبھی تفصیلاً دیکھا نہیں سوائے اسکی آنکھوں کے...وہ آنکھیں میچے کسی سحر

کے اثر میں بول رہا تھا۔"میں نے اسکی آنکھوں میں جادو دیکھا ہے... گہرا، تاریک اور خوبصورت.."وہ ایک تباہ کن جادو سی بنائی گئی ہے۔۔۔اس لڑکی کو مجھ جیسے سنگدل گینگسٹر کو اپنے قابو میں کرنے کیلئے اداؤں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

"Because she could kill me with a wink of her eye...!"

ویری انٹرسٹنگ..!حان نے تعریفی انداز میں کہا۔جبکہ وہ مسکرا بھی نہیں سکا۔حان اسکے پریشان چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا سکندر پریشان ہے اسے لگتا تھا وہ وجہ بھی جانتا تھا۔مگر اسے کہاں معلوم تھا اسکی پریشانی کی جس وجہ کو وہ وجہ سمجھ رہا تھا وہ دراصل صرف ایک کور تھا سکندر کا بنایا کور اس حقیقت کو چھپانے کیلئے جسے وہ صرف خود تک چھپا کے رکھنا چاہتا تھا اپنی ذات میں۔۔۔"میں جانتا ہوں آپ ان سے محبت کرتے ہیں۔حان کی سنجیدہ آواز نے سکوت کو توڑا تھا"۔۔۔آپ انہیں حقیقت بتا دیں میں جانتا ہوں وہ آپ کو قبول کر لیں گئیں۔"اور تمہارے مطابق حقیقت کیا ہے حان... اسکے ٹھنڈے لہجے نے یا حان کو جھنجھوڑا۔"۔۔۔حقیقت یہی ہے کہ حرب دادا سے جیتنے کیلئے آپ نے ان سے نکاح کیا کیونکہ وہ انہیں چاہیئے تھی آپ نے ان سے نکاح کر کے حرب دادا کو شکست سے تو نواز دیا مگر وہ ابھی بھی انکی ٹوہ میں لگے ہوئے ہیں۔یا حان نے جھجھکتے وہ سب کہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سکندر ویسی ہی پوزیشن میں بیٹھا رہا حقیقت یہ نہیں ہے یا حان۔۔۔ حقیقت اسکے برعکس ہے۔ سکندر کے لہجے میں بے بسی محسوس کر حان ٹھٹھکا۔

حقیقت کیسی حقیقت بھائی..؟ وہ جاننے کا متمنی تھا۔"عزہ کو لگتا ہے میں نے اسے دھوکہ دیا۔۔۔ اریان سر کو لگتا ہے میں انکی امانت میں خیانت کیا۔۔۔ تمہیں اور اینی کو لگتا ہے میں نے حرب دادا سے جیتنے کیلئے اسے استعمال کیا۔"... مگر حقیقتاً یہ سب دکھاوا تھا یہ جیت، دشمنی، حرب دادا کو ہرانے کا جنون... یہ سب ایک جھوٹ کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔ اصل ڈرامہ وہ ہے جو میں پچھلے تیرہ سال سے کر رہا ہوں۔۔۔"میں اس لڑکی سے دور بھاگ رہا ہوں۔۔۔ میں اس سے محبت نہیں کرتا پچھلے تیرہ سال سے یہی جملہ جانے کتنی بار میں نے خود کو رٹانے کی کوشش کی ہے مگر یہ سالہ دل ہر بار ایک ہی صدا لگاتا ہے کہ اگر وہ جدا ہوئی تو کچھ نہیں بچے گا۔"وہ میری محبت تیرہ سال پہلے تھی پھر وقت گزرتا گیا اور وہ میری دیوانگی بننے لگی ہے۔۔۔ وہ لڑکی کب میرے جینے کی وجہ بننے لگی مجھے خود کو معلوم نہیں ہو سکا۔ میں اسے ان دشمنوں سے دور لے جانا چاہتا تھا اور جب ایک تیرہ سال کا لڑکا یہ نہیں کر سکا تو اسنے محبت چھوڑ دی اور خود کو اس کالی جرائم کی دنیا میں سے دھکیل دیا۔۔۔ جانتے ہو کیوں صرف اس ایک لڑکی کیلئے۔۔۔ میں وہاں رہ کے اسکی حفاظت نہیں کر سکتا تھا میں اسکے دشمنوں سے جا ملا۔۔۔ میں

اس سے دور ہو گیا جو کہ جانلیوا تھا۔۔۔مجھے لگتا تھا میں اس سے دور رہ کے اسکے تمام دشمنوں کو ختم کر کے اسکے پاس واپس لوٹ جاؤں گا مگر ایسا نہیں ہوا۔۔۔میں اس کالی جرائم کی دنیا کا گینگسٹر اور وہ ایک معصوم سی پاکیزہ اپسرا وہ اس دل کی تمنا آخر کو کیوں بننا چاہے گئی جسے یہ دنیا مونسٹر کہتی ہے یہ سوچ کر ہی میں نے اپنے قدم اسکی طرف سے روک لیئے میں نے پاکستان تک جانے والے اسکے ہر دشمن کے قدم اسکے دھڑ سے الگ کر دیئے مگر میں اپنے دل کو زنجیریں نہیں ڈال سکا یہ سالا آج بھی اسی کے نام پر دھڑکتا ہے۔۔۔وہ بولا تو بولتا گیا سالوں سے اندر رکھی کسک کو اسنے آج لفظوں کی مار دے دی تھی۔۔۔جم روم میں پھر سے سکوت چھا گیا۔حان حیرت انگیز سا بیٹھا تھا۔

"حرب دادا کو لگتا میں نے ان سے جیتنے کیلئے اس سے نکاح کیا ہے مگر سچ یہ ہے میں نے اسے محفوظ کرنے کیلئے نکاح کیا ہے میں جانتا ہوں آریان سر اسکی حفاظت کر سکتے تھے مگر مجھے اسکی طرف سے بے چینی رہنے لگی ہے یہ سوچ ہی پاگل کرتی ہے اگر حرب اس تک پہنچ گیا...ہاتھوں کی انگلیاں بالوں میں پھنسائے وہ اضطرابی کیفیت میں بیٹھا تھا"..."میں نے سوچا تھا اس سے نکاح کر کے اسے اپنے پاس لے آؤں گا وہ میرے ارگرد رہے گئی تو مجھے بے چینی نہیں ہو گئی اور میں اسکے دشمنوں کو بھی جلد از جلد ختم کر دوں گا۔"۔۔۔"مجھے یہ سب پلان کرتے وقت صرف ایک ڈر تھا وہ تھی اس لڑکی کی قربت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جو میرے حواسوں پر چھانے لگی ہے میں کم از کم اپنی حقیقت اس پر ظاہر کرنے سے پہلے اسکے قریب نہیں جانا چاہتا۔۔۔میں یہ نہیں چاہتا کل کو وہ ایک اور الزام میرے سر کر دے۔"مگر سب الٹ ہو گیا حان۔۔۔وہ بے بسی کی حد پر کھڑا چیخا۔۔۔وہ جو پہلے صرف میرے دل پر سوار تھی اب دماغ پر بھی قبضہ کر چکی ہے۔جتنا اس سے دور رہنے کی کوشش کر رہا ہوں اتنا وہ لڑکی قریب آتی جا رہی ہے اور تو اور معلوم نہیں اس لڑکی کے سامنے میرا غصہ کہاں چلا جاتا ہے۔میں اسے کچھ سخت کہنا چاہوں تو بھی نہیں کہہ پاتا۔مجھے وہ بے بس کر دیتی ہے۔۔۔وہ بیچارگی سے کہہ رہا تھا حان پورا منہ کھولے اسے گھور رہا تھا۔اسنے ایک ہاتھ سکندر کے ماتھے پر رکھا۔بھائی یاں تو میرے کان خراب ہو گئے ہیں یا آپ پاگل ہو چکے ہیں۔سکندر نے اسے گھورا۔مطلب آپ نے اتنی بڑی حقیقت چھپا کے رکھی ہم سے اور ان سے بھی۔۔۔"یہی بہتر ہے ہم دونوں کیلئے۔۔۔میں حرب کو مار کر اسے واپس پاکستان بھیج دوں گا میں اسکی منزل نہیں ہوں۔"حان کو جھٹکا لگا۔بھائی آپ محبت کرتے ہیں ان سے آپ ایسے کیسے انہیں جانے دیں گئیں۔۔۔محبت میری اصلیت پر حاوی ہے حان سمجھو وہ مسکرا کر اٹھا۔۔۔کیا کچھ نہیں تھا اسکی مسکراہٹ میں...درد،تکلیف،صبر...اذیت...!وہ دیکھ کے رہ گیا وہ پل کو کچھ بول نہیں سکا۔"میں آپ کو ایسا کچھ نہیں کرنے دوں گا بھائی میں پہلے ضرور اس بات کے خلاف تھا مگر آپ کا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھی محبت پر حق ہے حقیقت جو بھی ہے جیسی بھی ہے وہ ہم نہیں بدل سکتے مگر آپ نے خود سے یہ راستہ نہیں چنا آپ کو حالات نے مجبور کیا تھا اور رہی بات عزہ بھابھی کی تو اگر انہوں نے آپ کو چھوڑ کے جانا ہوتا تو اسی دن چلی جاتی جس دن وہ نکاح کی اصلیت جان چکی تھیں۔۔۔بھابھی لفظ پر سکندر نے پلٹ کر اسے دیکھا۔"ایسی باتیں صرف کتابوں اور فلموں میں اچھی لگتی ہیں ورنہ آج کل کی لڑکی اور اسکے خاندان کو ایک شریف سلجھا ہوا لڑکا چاہیئے نا کہ ایک گینگسٹر اور اب طے یہی ہوا ہے کہ میں عزہ آریان ملک کے قابل نہیں ہوں۔"وہ دوٹوک انداز میں کہہ کر جم سے باہر نکل گیا۔حان گہری سوچ میں مبتلا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میری اگلی سات نسلوں کی بھی توبہ ہے جو میں تمہارے ساتھ کسی مشن پر چلی جاؤں۔۔۔ہاں...!میں تو جیسے تمہارے ساتھ مشن پر جانے کیلئے مرا جا رہا تھا نا۔۔۔اگر مرے نہیں جا رہے تھے تو میرے ڈرائیور کو واپس ہی کیوں بھیجا تھا۔۔۔کونسی قیامت آجاتی اگر تم میری گاڑی میں بیٹھ جاتی تو یہ تماشا شروع ہی نا ہوتا۔۔۔تم جہاں ہو گئے وہاں یہ تماشے یونہی لگتے رہیں گئیں۔۔امیمہ کا غصہ حد سے سوا ہوا۔۔ہاں اب یہ بھی بول دو کہ اس ہوٹل والے نے جو کہا وہ بھی میری وجہ سے کہا۔۔یحییٰ اکتاسا

گیا۔۔ہاں بلکل ایسا ہی ہے۔۔۔کیوں میں کونسا سر پر کُلار کھ کے وہاں گیا تھا جو میری وجہ سے کہا۔ ڈرامے مت کرو میرے ساتھ سنو وائیٹ ورنہ سر پھاڑ دوں گا تمہارا۔۔۔یحییٰ نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ہاں جیسے میرے تو ہاتھ ہی ٹوٹ گئیں ہیں۔۔تمہاری تو۔۔۔"یہ سب کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے تم لوگوں نے۔۔؟"وہ دونوں لڑنے میں اتنے مصروف تھے یہ بھی بھول گئے کہ وہ ملک کے وسط میں کھڑے ہیں۔۔۔آریان کی آواز پر وہ دونوں پلٹے جہاں ساتھ ہی اوپن ڈائینگ ہال میں موجود تمام ملک والے انہیں حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے۔"مجھے نہیں معلوم اس سے ہی پوچھ لیں بڑے پاپا عجیب پاگل لڑکی کے ساتھ آپ نے مجھے مشن پر بھیج دیا۔یحییٰ تیزی سے بولا۔"۔۔۔ہاں بلکل تم نے تو جیسے عقلمندی میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے ناں۔۔۔وہ چیخ ہی پڑی۔۔یہ دونوں پھر سے شروع ہو گئے...طہ کے بعد نتاشا اور عفاف نے بھی سر پکڑ لیا۔مسئلہ کیا ہے کوئی کچھ بتائے گا.؟۔۔۔ اس سے پوچھیں چھوٹے پاپا مجھے کہتا میں اسکے ساتھ اسکی گاڑی میں بیٹھوں۔امیمہ نے ایسے کہا جیسے کوئی بہت بڑی بات ہو گئی ہو۔حمزہ نے سر تھام لیا۔

تو یہ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے پرنسیس۔فیصل نے اپنی خونخوار پرنسیس کو سمجھانا چاہا۔یہی تو پارٹنر مگر نہیں عورت کا تو کام ہے ہر چھوٹی چھوٹی بات کا بتنگڑ بنانا۔جہاں یحییٰ بولا وہی زارا، طوبیٰ، ملائکہ، عفاف

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اور نتاشا نے جھٹکے سے گردن پھیری۔ مم۔۔ میرا مطلب تھا صرف اس عورت کا آپ سب کی بات نہیں کی میں نے... اس سے تو ابھی ایک نہیں نپٹ پا رہی تھی کہاں وہ سب۔۔۔ یحییٰ نے فوراً سے بات بنائی۔ لگتا ہے ملائکہ کا اثر میری اس بیٹی پر بھی پڑ گیا ہے۔ فیصل نے گہرا سانس بھرا تو پاس بیٹھی ملائکہ نے نیپکن اٹھا کے فیصل کے کندھے پر دے مارا۔ بکواس بند کرو اپنی۔ وقاص ہنس پڑا۔ دیکھا آج بھی نہیں بدلی یہ جنگلی بلی۔۔۔ تم بھی تو ویسے ہی ڈھیٹ ہو تو میں کیوں بدلتی بھلا۔ ملائکہ نے ایک اور نیپکن مارا۔ ادھر لڑائی ختم نہیں ہوئی وہاں شروع ہو گئی۔۔۔ اب بس کرو تم دونوں اور کتنا لڑو گے۔۔۔ اسے بول دیں نتاشا آپی آئندہ میرے ڈرائیور پر حکم نا چلائے۔۔۔ میں تو تم پر بھی حکم چلاؤں گا کر کیا لو گی تم... یحییٰ نے تیوری چڑھائی۔۔۔ منہ توڑوں گئی تمہارا۔۔۔ اس ساری لڑائی میں طہٰ، حمزہ اور آریان سر پکڑے بیٹھے تھے ایک طرف ملائکہ اور فیصل تھے تو دوسری طرف یحییٰ اور

امیمہ۔۔۔۔ افففف... وقاص اور زارا طوبیٰ نے بیک وقت کہا۔۔۔ "خاموش ہو جاؤ سب... خبر دار اب اگر کسی کی ذرا سی بھی آواز آئی تو۔۔۔ اریان کی بھاری آواز وہاں گونجی تو سب ایکدم سے سیدھے ہوئے۔"۔۔۔ فیصل ملائکہ یحییٰ اور امیمہ نے سر جھکایا۔۔ کیا بچپنا لگا ہوا ہے چلو انکا تو سمجھ میں آتا ہے اور تم دونوں کیا ابھی تک بچے ہو۔۔۔ اریان نے فیصل اور ملائکہ کو سختی سے کہا۔۔ اس کی زبان کو چپ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نہیں آتی میں تو کھانا کھا رہی تھی۔۔۔ہاں تو اب اس سے سچ برداشت نہیں ہوا تو میرا کیا قصور ہے۔فیصل بھی بولا۔۔۔یحییٰ لوگ تو انہیں بچوں کی طرح لڑتے دیکھ حیرانگی سے ہنس رہے تھے۔۔۔تبھی مرسلین کی وہاں اینٹری ہوئی وہ صبح کا کورٹ گیا اب واپس آرہا تھا ہاتھ میں پکڑا کوٹ اسنے صوفے پر رکھا اور اس لگی عدالت میں قدم رکھا۔۔۔یہاں کیا ہو رہا ہے...؟اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔جہاں وہ بولا وہی نتاشا نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔۔۔کچھ خاص نہیں بیٹا تم بتاؤ کیس کے متعلق... آریان نے سب اگنور کیے پوچھا۔جی بڑے پاپا سارا دن وہی بزی تھا۔۔۔ہاں یہ تو اتنا بزی تھا آریان انکل اسکے پاس بیوی کی کال اٹینڈ کرنے کا بھی وقت نہیں تھا مگر اپنی اسسٹنٹ کے ساتھ کافی پینے کا وقت ضرور تھا۔۔۔کوئی کچھ کہتا نتاشا اسکی طرف بڑھی تپ کر بولی۔۔۔وہ میرے کام کا حصہ تھا۔۔۔یہ کونسا کام ہے جس میں تمہیں کسی غیر لڑکی سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا پڑتی ہیں مرسلین رمیز شاہ۔۔۔تم اندھی ہو گئی ہو اور کوئی مسئلہ نہیں ہے مرسلین نے ذرا بیزاری سے کہا۔۔۔ابھی دو لڑائیاں ختم نہیں ہوئی تھی اب تو وہاں جنگ ہی چھڑنے والی تھی وہ ملک ولا تھا ہی نہیں آریان ٹھیک کہتا تھا وہ میدان جنگ تھا ہر دو منٹ بعد کوئی نا کوئی جنگ چھڑی ہوئی ہوتی تھی۔۔۔اب آپ دونوں کس بات پر لڑائی کر رہے ہیں.؟طہ نے بیچ میں آتے پوچھا۔۔۔کیوں تو بہرا ہے کیا سنائی

نہیں دیتا یہ مجھ پر شک کر رہی ہے۔۔مرسلین نے تپ کر کہا۔۔۔جسکی حرکتیں جیسی ہوں اسے ویسا ہی سمجھا جاتا ہے۔۔۔تو ٹھیک ہے میں گیا تھا اس لڑکی کے ساتھ کافی پینے کیا کر لو گئی تم..اسنے قدرے اکتاہٹ سے کہا۔۔۔نتاشا کا مانو دماغ ہی گھوم گیا۔۔۔ایکدم سے ویسٹ سے گن نکالے اسنے مرسلین کا کالر دبوچے اسکے سر پر رکھی تھی۔۔۔میرے حق پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو میں زندہ نہیں چھوڑتی مرسلین رمیز شاہ اسلئے ایسا سوچنا بھی مت ورنہ خود کو بیوہ کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گئی۔۔۔وہ جتنی شدت سے دھاڑی سب ہی شوکڈ ہو گئے ملائکہ تو تھی ہی آفت وہ بلا تھی۔۔۔ایسی بلا جو سب جلا کے راکھ کرنے میں سیکنڈ کا وقت بھی ضائع نہیں کرتی تھی۔۔۔تمہیں اس دنیا میں تو چھوڑ کے نہیں جاؤں گا بیوی یہ سوچ تم بھی دماغ سے نکال دو کہ تم یہاں رہو گئی۔۔۔جہاں میں جاؤں گا وہاں تمہیں ساتھ لے کے جاؤں گا پھر وہ قبر ہو یا جہنم۔۔۔اسکا گن والا ہاتھ سر سے ہٹائے دل کے مقام پر رکھے وہ بھی اتنی ہی شدت سے گویا ہوا۔نتاشا نے اسکا ہاتھ جھٹکا گن ویسٹ میں اٹکائی۔۔۔ابھی تو اس لڑکی کی موت پر رونے کیلئے تیار رہو جس کی وجہ سے تم نے میرے ساتھ ایسے بات کی ہے وہ دھاڑ کے کہتی باہر کی طرف لپکتی مرسلین نے اسے جا لیا۔۔۔کیا پاگل ہو گئی ہو اسے مارو گئی اب تم..؟۔۔۔جان سے ماروں گئی میں اسے۔۔۔تو ٹھیک ہے پھر تم بھی اپنے دوست کی موت پر

رونے کیلئے تیار رہنا۔۔۔اسنے بھی دوٹوک لہجے میں کہا۔نتاشا طنزاً ہنسی اسکے قریب ہوئی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑھی۔۔۔اسے کوئی ہاتھ کیا انگلی بھی لگا کے دکھائے مجھے۔۔چیر کے نار کھ دیا تو میرا نام بھی نتاشا شاہ نہیں۔۔۔وہ اسی شدت سے غرائی۔مرسلین نے گہری سانس کھینچتے سر نفی میں ہلایا اسے اپنے کندھے پر ڈالا اور انکے پاس آیا جو سب انہیں منہ کھول کے دیکھ رہے تھے۔۔۔میں آپ سے اپنی پاگل بیوی کی بیہیویر کی معافی چاھتا ہوں کل ملاقات ہو گئی آپ سب سے۔۔۔پاگل ہو گئے تم اور تمہارے دشمن چھوڑو مجھے ورنہ قتل کر دوں گئی تمہارا۔مرسلین اسکی ان سنی کرتا اپنی کہے اسے جکڑے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔وہ سب اپنی اپنی جگہ جنونیت رکھتے تھے مگر مرسلین شاہ اور نتاشا شاہ ان سب کی سوچ سے آگے کے جنونی تھے۔دونوں ہی ایک دوسرے کیلئے پاگل ایک دوسرے کے لئے مرنے اور مار دینے والے تھے۔۔۔شکر ہے یہاں مما نہیں تھی۔۔۔زارا بے اختیار بولی۔۔۔یہ دونوں تو جنونیت میں آریان بھائی اور ملائکہ آپی کو بھی کراس کر گئے ہیں۔۔طوبی نے بھی فقرہ اچھالا۔ صحیح کہہ رہی ہو گڑیا۔۔حمزہ سر تھامے بولا۔۔۔مجھے ہر بات میں کیوں گھسیٹا جاتا ہے.؟ ۔۔۔کیونکہ نتاشا تمہاری بیٹی ہے تم جیسی آفت۔فیصل نے فوراً ٹانگ اڑائی۔۔اور مرسلین تمہارا بیٹا ایک نمبر کا پوزیسسو۔۔۔ملائکہ نے بھی دوبدو کہا۔آپ سب اپنے اپنے بچوں پر تبصرے کریں میں

اپنی بیوی کو لے کے جا رہا ہوں۔ طہ نے عفاف کو گھیرے میں لیتے کہا۔ یہ ملک ولا کے واحد پیس ہیں جن کا آج تک کوئی پنگا نہیں ہوا۔ وقاص نے فوراً کہا۔۔۔ بس اللہ انہیں نظرِ آفت کے اثر سے بچائے ۔۔۔ فیصل نے طوبیٰ کو لیے ہانک لگائی۔ زاراو قاص اور حمزہ ہنس دیئے۔ میں بھی معصوم ہوں بس جب تک غلط لوگ متھے نا لگیں تو... امیمہ نے ہاتھ جھاڑ کے کہا اور اوپر کی طرف چلی گئی۔۔۔ ہاں میں تو چھ قتل کر کے بھاگا ہوا ہوں بس میں ہی غلط ہوں یہاں۔۔۔ یحییٰ اکتا کر کہتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ تم سب بھی بغیر کسی چوں چراں کے اپنے اپنے کمرے میں جاؤ ورنہ اب میرا دماغ خراب ہو جائے گا۔ آریان نے بارعب آواز میں کہا تو وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ ٹرے میں کھانا لیے کمرے میں آیا سامنے وہ جائے نماز میں سجدے میں جھکی اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہی تھی اسے یوں شدت سے روتا دیکھ آریان کا دل اتنی ہی شدت سے تکلیف سے گزر رہا تھا ٹرے ٹیبل پر رکھے اسنے قدم بڑھائے حیام آہٹ پر جلدی سے آنسو پونچھتے سیدھی ہو بیٹھی وہ اسکے قریب جا کر گھٹنوں کے بل پاس بیٹھ گیا۔ حیام نے سرخ نظریں اٹھا کر اسکے سپاٹ چہرے پر ڈالی اور وہ ایک بار پھر ضبط کھو بیٹھی آریان کے سینے میں چھپی وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔ "تم نے

کہا تھا تم صبر کرو گئی حیام اب ایسے روؤ گئی تو میں بھی ہمت ہار جاؤں گا میری معصوم بیوی۔"۔۔۔اسنے دھیمے لہجے میں کہا وہ سینے سے لگی سر نفی میں ہلانے لگی۔میں صبر کر رہی ہوں مگر مجھ سے نہیں ہو رہا وہ میری اکلوتی اولاد ہے آریان میں نے کیسے یہ دو دن اسے دیکھے بغیر گزار لیے ہیں یہ صرف میں جانتی ہوں۔"تم ہی تو کہتی ہو کہ جو ہوتا ہے اس میں اللہ کی کوئی مصلحت ہوتی ہے تو پھر کیوں نہیں صبر کر پا رہی تم۔۔۔ادھر دیکھو میری طرف۔۔اریان نے اسکا چہرا سامنے کیا۔۔۔رونے کے باعث آنکھوں کے پپوٹے سوجھ چکے تھے اسنے جھکتے اسکی نم آنکھوں پر لب رکھ دیئے۔۔۔تم نے کہا تھا تم اس آزمائش میں ڈٹ کے کھڑی رہو گئی میرا ساتھ دو گئی۔۔۔اب ایسے وعدے سے مکرو گئی تو میں ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔اسکے بال سہلاتے وہ بچوں جیسے اسے سمجھانے لگا۔"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہماری زندگی میں یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔یہ آزمائش بھی لکھی تھی ہماری زندگی میں...!وہ شکست خورہ لہجے میں کہنے لگی۔۔۔اریان نے گہری سانس بھر کے اسے دیکھا۔۔۔جب کچھ ایسا ہماری زندگی میں ہو رہا ہو جسکی سمجھ ہمیں نا آرہی ہو تو ہمیں صبر کر لینا چاہیئے کیونکہ ضروری نہیں ہے حیام کہ ہمیں ہر چیز کی حکمت فوری سمجھ میں آجائے۔۔۔کبھی کبھی کچھ باتیں وقت کے ساتھ سمجھ آتی ہیں وقت سارے راز کھول دیتا ہے۔۔۔حیام من و عن اسے سن رہی تھی وہ رونا بھول چکی تھی مگر ایک کسک تھی اپنی بیٹی کو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نا دیکھ پانے کی اسے سن نا پانے کی وہ صبر تو کر رہی تھی مگر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اسے اپنا صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اب بتاؤ کیوں ناراض ہو..؟ مرسلین اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھا۔

شوہر بیٹھ کے دوسری عورتوں کے ساتھ کافی پیئے گا تو میں ناراض ہی ہوں گئ۔ وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔۔ میں اسکے ڈیٹ پر نہیں گیا تھا نتاشا وہ میرے کام کا حصہ تھا اسنے کافی آرڈر کر دی تو میں کیا کہتا۔۔۔ تم کہتے کہ میں کافی نہیں پیتا اور بس... اسنے جیسے سجیشن دیا۔ "میں نے جو س آرڈر کرنے سے پہلے یہی کہا تھا۔۔ مگر پھر اسنے کافی آرڈر کر دی۔ تو تم کہتے کہ میں کافی صرف اپنی بیوی کے ساتھ پیتا ہوں۔ نتاشا نے غصے سے نیا آئیڈیا دیا۔ مرسلین نے گہرا سانس بھر کے کہا۔ "پھر وہ کہتی کیس ڈسکس بھی جا کے اپنی بیوی کے ساتھ کر لو۔" وہ ذرا سا ہنسا۔ نتاشا نے منہ بسورا۔ "ہاں تو میں تمہارا لیے پرا سیکیوٹر بھی بن جاتی۔" کونفیڈینس برقرار تھا۔ "تم ابھی صرف بغیر ناراضگی والی بیوی بن جاؤ اور کچھ نہیں بنو" اسنے ہنستے اپنے حصار میں لیا نتاشا بھی مسکراتی مطمئن سے ہوئی۔۔۔ تمہیں مجھے منانا چاہیئے مرسلین۔۔۔ ناراض میں ہوں بیوی۔ جیسے یاد دلایا گیا ہو۔

میں نے اتنے دن سے منایا تو تھا۔۔میں نے سوری کرنے کیلئے کال کی تھی تم نے مجھے بلاک کر رکھا تھا فلیٹ کی چابی تم پہلے ہی چرا چکی ہو۔اسے غصہ کرتا دیکھ مرسلین نے آہستگی سے اسے اسکے کارنامے بتائے جس پر نتاشا نے دانت نکالے تھے۔اچھا ٹھیک ہے میں تمہیں معاف کرتی ہوں۔آئندہ مجھ سے لڑائی نہیں کرنا۔احسان جتایا گیا مرسلین کا قہقہ ابھرا تھا۔لڑائیاں جھگڑے تو ہر رشتے میں ہوتے ہیں مگر رشتوں کی بنیاد مضبوط ہونی چاہئیے ایسی لڑائیاں پھر کبھی رشتوں پر برے اثرات مرتب نہیں کر پاتی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

عزہ کی انکھ کھلی اسنے فوراً گھڑی کی طرف دیکھا جہاں اس وقت صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔اسنے کمرے میں طائرانہ نظر ڈالی۔تو کل رات بھی وہ کمرے میں نہیں آئے۔عزہ غصے کی زیادتی سے بیڈ سے نیچے اتری اور انٹر کام اٹھایا۔"حازق سے کہیں اگلے دس منٹ میں وہ کمرے میں موجود ہوں وگرنہ مغل ایمپائر سمیت میں انکا بھی حلیہ بگاڑ کے رکھ دوں گئی۔"انٹر کام واپس رکھے وہ فاتحانہ مسکرائی اور ڈریس اٹھائے واشروم میں بند ہو گئی۔۔

وہ وال گلاس سے مزین ویل فرنشڈ آفس تھا انتہائی نفاست اور سادگی سے مزین کیا گیا وسط میں رکھی رولنگ چیئر پر سکندر موجود تھا جبکہ سامنے کانچ کی بڑی سی ٹیبل موجود تھی اور اسکے ارد گرد پانچ کرسیاں رکھی گئی تھیں آج اسکی ایک امپورٹنٹ میٹنگ تھی آفس میں اس سمیت یا حان اور دیگر چار لوگ اور موجود تھے وہ اسکی ٹیم کے ہی خاص اور وفادار لوگ تھے جہاں آج حرب کی بربادی کے متعلق پلاننگ کی جارہی تھی دروازہ نوک ہوا۔۔باہر موجود شخص اندر نہیں دیکھ سکتا تھا مگر اندر موجود شخص بخوبی باہر کا منظر دیکھ سکتا تھا ایناره کو وہاں دیکھ سکندر نے اسے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔"بولو اینی۔۔!" سکندر نے مصروف سی آواز میں کہا۔۔۔ایناره چلتی تھوڑا قریب آئی۔۔۔وہ جو کہنے آئی تھی سب کے سامنے نہیں بول سکتی تھی اور سکندر کے قریب جا کر کہنا اسے اپنی موت برابر لگ رہا تھا وہ جانتی تھی سکندر کو لڑکیوں کا اپنے قریب آنا سخت زہر لگتا ہے۔کیا میں وہاں آ کے بتا سکتی ہوں..؟۔۔۔سکندر سمیت وہ سب مشتعل ہوئے۔۔۔"نہیں۔۔دوٹوک کہا گیا۔۔۔جو کہنا ہے وہی سے کہو۔۔۔اسنے کہتے لیپ ٹاپ پر نظر جمالی۔"ایناره کو اس پر جی بھر کے غصہ آیا تھا۔۔۔جو ہو گا دیکھا جائے گا دل میں ہی سوچتے اسنے اس کھڑوس کو دیکھا اور بلند آواز میں کہا۔۔۔"آپ کی بیوی آپ کو کمرے میں بلا رہی ہیں حکم آیا ہے اگر اگلے دس منٹ میں آپ وہاں موجود نا ہوئے تو اس مغل

ایمپائر سمیت آپ کا حلیہ بھی بگاڑ دیں گئیں۔"۔۔۔جہاں ایناره ایک سانس میں بولی وہی سکندر کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے اسنے اپنی ٹیم کو دیکھا جو ہنسی چھپانے کو چہرا جھکا گئے تھے۔۔۔میرے خیال سے پہلے بیوی کا حکم سن لینا چاہئیے سکندر صاحب۔۔۔مرات صاحب نے ہنسی دبا کر کہا۔۔۔سکندر نے مٹھیاں بھینچ لیں۔"یہ لڑکی مجھ پر زن مریدی کا ٹھپا لگوا کے رہے گئ"دل ہی دل میں اسے کوستے سکندر اپنی جگہ سے اٹھا ایناره کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے اسنے قدم عزہ کے کمرے کی طرف لیے۔۔۔پیچھے ان سب کے قہقہے جاری

وہ تن فن کرتا اپنے کمرے میں پہنچا۔۔۔اسکے کانوں میں اپنی ٹیم کے قہقہے ابھی بھی گونج رہے تھے ٹھاہ کی آواز سے ماتھے پر بل ڈالے اسنے ابھی دروازہ کھولا سامنے وہ کمرے کے وسط میں کھڑی تھی۔عزہ نے ماتھے پر تیوری چڑھائی۔اسکے تیور دیکھ حازق کے بل فوراً غائب ہوئے۔۔۔میں نے دروازہ آرام سے کھولا تھا خود ہی۔۔۔وہ بیچارگی سے بولا۔وہ جسے دنیا جوابدہ ہوتی تھی وہ آج اپنی بیوی کو ایکسپلینیشن دیتا انتہائی کیوٹ لگ رہا تھا۔۔۔"بتانا پسند کرو گئ کہ کیوں بلایا ہے میں امپورٹنٹ میٹنگ چھوڑ کے آیا ہو۔اسنے تیزی سے سوال کیا۔۔۔عزہ جو اپنے لمبے بالوں میں الجھی کھڑی تھی ڈوپٹہ اٹھائے اسکے قریب آئی۔۔۔سکندر نے بے اختیار قدم پیچھے لیے۔۔۔وہی سے بتاؤ جو بھی بتانا

ہے۔اسنے ذرا سختی سے کہا۔۔۔مگر سامنے بھی عزہ ملک تھی کوئی عام لڑکی نہیں۔۔۔ہمیشہ کی طرح اسکی ان سنی کرتی وہ اسکے انتہائی قریب آ رکی۔سکندر اسے دیکھنے سے گریز برت رہا تھا۔۔۔"آپ کل رات پھر کمرے میں نہیں آئے..؟"...تم نے یہ پوچھنے کیلئے مجھے اتنی امپورٹنٹ میٹنگ سے بلایا ہے۔۔اسنے تیوری چڑھائی۔۔۔ہاں..!قدرے معصومیت سے سر ہلایا۔۔۔"مجھے تم پر غصہ نہیں آتا تو اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ تم میرے سر پر چڑھ کے ناچو گئی۔۔۔میں ایک گینگسٹر ہوں جسکے سامنے لوگوں کی زبان تالو سے چپک جاتی ہے اور میرے ہی بندوں کے سامنے میری بیوی مجھے حکم دے کر بلا رہی ہے کہ اگر میں دس منٹ میں نا آیا تو وہ میرا حلیہ بگاڑ دے گئی۔سکندر نے لاچاری سے کہا لہجے میں غصے کی رمق بھی تھی۔"۔۔ویسے کتنی عجیب بات ہے نا سکندر حازق مغل۔۔۔عزہ نے اسکی ٹائی کی ناٹ سیٹ کرتے آنکھوں میں آنکھیں ڈالی۔"ایک گینگسٹر جس سے دنیا ڈرتی ہے اور وہ خود اپنی بیوی سے کتراتا ہے اس سے دور بھاگتا پھر رہا ہے کہ کہیں اسے اس سے محبت نا ہو جائے۔۔۔اسنے آنکھوں سے دل کا حال جاننے کا ہنر اپنے باپ سے وراثت میں لیا تھا"۔۔۔سکندر نے فوراً نظریں گھمائیں۔وہ لاجواب ہو گیا تھا۔۔"آجاؤ گا رات کو کمرے میں...!وہ کہتا نرمی سے دوری بنا گیا۔"گویا بہادری کا ثبوت دینا چاہا ہو۔۔وہ جانے کیلئے پلٹا،۔۔۔ایک سوال پوچھوں.؟عزہ کی آواز پر وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

واپس سے چند قدم آگے آیا۔۔۔کیا آپ کو کبھی مجھ سے محبت محسوس نہیں ہوئی۔۔اسکے لہجے میں عجیب سا تاثر تھا سکندر کو سمجھ نہیں آئی وہ سب جانتے ہوئے بھی یہ سوال کیوں کر رہی ہے۔۔۔جواب دیں۔کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔؟۔۔"کیوں میرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔"اسنے سنبھل کے کہا۔۔تو نفرت کرتے ہیں۔۔؟"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔گردن میں ہاتھ پھیرتے کھٹاک سے جواب آیا۔"۔۔۔تو پسند کرتے ہیں۔؟۔۔پر سوچ انداز میں پوچھا گیا۔۔۔"نہیں۔۔۔مختصراً کہا گیا۔"

"پھر مجھ سے شادی کس منطق پر کی ہے آپ نے۔؟"وہ بھڑک اٹھی۔۔"وہ تو تمہارا بات بات پر مجھے جسٹ شٹ اپ کہنا پسند آگیا تھا۔"اسکی آنکھوں میں شرارت جھلکی عزہ نے منہ بسورا۔۔۔ویسے کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔؟..."جسٹ شٹ اپ"۔۔وہ یونہی زچ کرنے کو پوچھ گیا مگر عزہ نے اسے جو جواب دیا وہ سن کر کمرے میں اسکا مدھم قہقہہ گونجا۔۔۔ابھی وہ پلٹتا وہ ایک مان سے بول پڑی۔۔۔"مجھے یقین ہے آپ کو ایک دن مجھ سے محبت ہو جائے گئی۔"اسکی پر اعتمادی پر وہ ٹھٹکا۔۔"تم اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتی ہو۔؟"...کیونکہ لوگ کہتے ہیں"میں واجب المحبت ہوں۔"اسنے فخریہ بتایا۔"مجھے پھر بھی محبت نہیں ہو گئی وہ کہہ کر رکا نہیں۔"دیکھیں گئیں۔۔ابھی آپ ملازمہ سے بریک فاسٹ کا بولتے جایئے گا۔۔۔سکندر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے

دیکھا۔انٹر کام سے بول دو۔۔۔"خراب ہے۔عزہ نے فوراًبتایا۔"سکندر نے آگے بڑھ کے اسے دیکھا۔ٹھیک ہے...!۔۔۔عزہ نے ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کے اس میں الٹ دیا۔۔۔اب خراب ہو گیا...سکندر نے اسکی حرکت پر ضبط سے گہرا سانس بھرا۔"واجب المحبت کا تو معلوم نہیں...واجب القتل ضرور ہو تم"اور اگر تمہیں کچھ نا کہہ سکا تو کسی دن میں اپنا سر تمہاری حرکتوں کی وجہ سے ضرور کسی دیوار میں مار لوں گا۔۔۔وہ غصے سے کہتا تن فن کرتا نکل گیا۔۔۔میں نے کہا تھا نکاح کریں مجھ سے ۔۔عزہ نے وہی سے ہانک لگا کر قہقہہ لگایا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ ایک بڑی سی کھنڈر بلڈنگ تھی جو صرف باہر سے کھنڈر تھی اندر سے وہ جوئے کا اڈا تھا ایک دن کی محنت تھی انہوں نے بادشاہ کے خاص آدمی کی انفارمیشن سے لے کر ان کے خفیہ اڈے اور اسکے تمام فرار رستوں کی خبر اکٹھی کر لی تھی اب وہ اس بلڈنگ کے باہر تھے طہ احمر اور نتاشا وہاں مرسلین کا انتظار کر رہے تھے جو کہ پھر سے لیٹ ہو چکا تھا۔۔۔میرے خیال سے ہمیں اندر جانا چاہئیے وہ بھی آجائیں گئیں۔۔۔احمر نے کہا۔۔ایک منٹ شہزادی کی کال آرہی ہے۔طہ کے کہنے پر وہ دونوں مسکرائے۔۔۔"طہ آج آپ مجھے کالج سے پک کر لیں گئیں۔۔۔کال اٹینڈ کرتے ہی اسکے کانوں میں

معصوم سی آواز ابھری۔"۔۔۔اوکے میں ابھی بزی ہوں اگر ٹائم سے فری ہو گیا ہو تو آجاؤں گا ورنہ ڈرائیور کو بھیج دوں گا۔۔۔"نہیں مجھے ڈرائیور کے ساتھ نہیں جانا آپ ہی آئیں گئیں مجھے لینے۔۔وہ ضدی ہوئی۔"اوکے میں آجاؤ گا۔طہ نے پیار سے کہتے موبائل واپس رکھا۔۔مجھے لگتا ہمیں اندر جانا چاہئیے جب تک ہم سچوئیشن دیکھتے ہیں بھائی بھی آجائیں گئیں۔۔۔شکر ہے جناب کو یاد تو آیا کہ ہم یہاں مشن پر آئیں ہیں۔احمر کے بھرپور طنز پر طہ نے اسے گھورا۔وہ تینوں اندر داخل ہوئے۔۔۔وہ فرسٹ فلور سے ہوتے تیسرے فلور پر آئے۔۔۔وہاں صرف پانچ فلور تھے مجھے لگتا اگلے فلور پر گارڈز ضرور ہو گئیں۔۔۔"ہونے تو چاہئیے احمی مگر ہم نے چھپ کر جانا ہے اگر ذرا سی بھی انہیں بھنک پڑی تو ساری محنت برباد جائے گئی۔ہمیں آج ہر حال میں طفیل کو پکڑنا ہے کیونکہ وہی بتا سکتا ہے سکندر رہتا کہاں ہے"...نتاشا کی بات پر ان دونوں نے سر ہلایا اور ایک کمرے سے ہوتے وہ دوسرے کمرے میں آئے۔۔۔جہاں سے وہ باہر کا منظر دیکھ رہے تھے وہاں گنے چنے گارڈز موجود تھے مگر طفیل سامنے نہیں تھا۔ہمیں انہیں.... شششش احمی لگتا ہے کوئی اس طرف آرہا ہے۔۔نتاشا کی آواز پر وہ دونوں بھی چوکنا ہوئے۔نتاشا گن لوڈ کیے آگے بڑھی۔اے ے رک جا تو ڈون کہیں کی میں دیکھتا ہوں۔۔۔احمر اسے پیچھے کرتا خود آگے آیا۔تو پیچھے رہ میں دیکھتی ہوں تم دونوں انکو ٹھکانے لگاؤ۔۔۔طہ ادھر گیا وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دونوں دیوار کی اوٹ میں ہوئے۔۔۔ادھر جیسے ہی کسی نے قدم رکھا احمر نے اسکی بازو دبوچے پیچھے کی طرف موڑتے اپنے قابو میں کیا تھا وہ سب اتنی جلدی میں ہوا مرسلین کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا۔۔۔اوئے کمینے یہ میرا بندہ ہے انکا نہیں۔۔۔بازو چھوڑا اسکی۔۔۔نتاشا کی آواز پر احمر نے جھٹکے سے اس خونخوار شیر کی بازو چھوڑ دی۔۔۔اب مجھے کیا پتہ تھا آگے تیرا شوہر ہو گا۔۔۔اسے دیکھ وہ بڑبڑایا۔۔۔اسلئے کہہ رہی تھی کہ مجھے دیکھنے دے۔۔۔ہاں تجھے تو الہام ہوا تھا آگے تیرا بندہ کھڑا ہے۔۔۔احمر نے دانت کچکچائے۔۔۔یہ یہاں کیا کر رہا ہے..؟۔۔۔ڈانس بار تو ہے نہیں سالے صاحب جو ڈانس کرنے آیا ہوں گا۔۔۔مشن پر آیا ہوں۔۔۔احمی کمینے بکواس بند کر۔۔۔مرسلین کا سرخ پڑتا چہرا دیکھ نتاشا نے اسے گڑکا۔۔وہاں کون ہے..؟۔۔۔بسسس تم لوگ تو لڑوا نہیں پتہ چل گیا یہاں کوئی ہے۔طہ نے ادھر آتے ان تینوں کو گھور کر کہا۔۔۔تو تم یہاں کیوں آگئے چل انہیں بتاتے ہیں یہاں کون ہے...؟۔۔۔احمر نے کہتے گن لوڈ کی وہ دونوں آگے بڑھے۔۔۔اور اندھا دھند گولیوں کی برسات کر دی وہ سب ڈھیر ہوئے ہی تھے سامنے سیڑھیوں سے آتا طفیل انہیں دیکھ اوپر کو بھاگا تھا۔۔۔مار ڈالو ان سب کو۔۔۔اپنے گنڈوں کو حکم دیتا وہ خود بھاگا۔۔۔ایسے کیسے۔۔۔نتاشا سامنے سے آتے گنڈے کے پیٹ میں لاتے مارتے طفیل کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔نہیں تاشی رک جا...احمر

ابھی چیخا تھا گنڈے نے اسکی پشت پر گولی چلادی سامنے طہ تھا اسنے اس گنڈے کا نشانہ بنایا۔۔۔دائیں سائیڈ مرسلین اور بائیں سائیڈ احمر اور وہ خود اوپر کی جانب بھاگ رہی تھی۔۔۔وہ دونوں اسکی طرف بڑھتے بیچ میں آتے احمر نے اسے دھکا دیا اور جو گولی نتاشا کو لگنی تھی وہ اسے لگ گئی۔۔۔

احمر۔۔۔مرسلین نے اسے تھاما۔گولی اسکے کندھے میں لگی تھی۔طہ اسے سنبھالو۔۔۔اسے حکم دیئے وہ نتاشا کے پیچھے بھاگا۔۔۔وہ ایک کھلا بڑا سا کمرا تھا ہر جگہ چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔نتاشا پھونک پھونک کر قدم آگے رکھ رہی تھی طفیل جو دروازے کی اوٹ میں تھا بنا کوئی آواز کیے اس پر لپکتا پیچھے سے آتے مرسلین نے اسکی ٹانگ کا نشانہ بنایا۔وہی نتاشا پلٹی اور طفیل زمین بوس ہوا۔۔۔تم پاگل ہو گئی ہو۔۔اگر تمہیں گولی لگ جاتی تو۔۔؟وہ غیض و بغضب کے عالم میں دھاڑا۔۔۔"تو تم اس کافی والی لڑکی سے شادی کر لینا۔۔۔اسنے قدرے چہک کر کہا۔۔"تم میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گئی کسی دن۔۔۔وہ تپ ہی گیا۔۔نتاشا ہاتھ جھلاتی باہر نکل گئی جیسے بتانا چاہا ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

وہ سب ہوسپٹل میں تھے احمر کے کندھے کی ڈریسنگ ہو رہی تھی نتاشا اور وہ دونوں پاس کھڑے تھے۔۔درد تو نہیں ہو رہا تجھے۔۔؟نتاشا نے اداسی سے سوال کیا۔۔۔ارے میری پیاری دوست میری تاشی کو کتنی فکر ہے میری۔۔!۔۔۔احمر نے اونچی آواز میں صدا لگاتے کہا پیچھے بیٹھا طہ لب دبا گیا جبکہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نتاشا نے مرسلین کا سرخ چہرا دیکھا۔۔۔تجھے بچانے کیلئے تو میں ایسی دس گولیاں بھی خود پر کھا سکتا ہوں تاشی۔۔۔"میری ہی بیوی سے میرے سامنے فلرٹ کرتے ہوئے تم اپنی موت کو بلاوا دے رہے ہو احمر شجیع۔۔۔اسنے نخوت سے ہنکار بھرا"۔۔۔اپ کی بیوی میری بہت اچھی والی دوست ہے کیوں تاشی..."وہ صرف اور صرف مرسلین رمیز شاہ کی بیوی ہے۔"اور تم کیا دھری کا سر ہلا رہی ہو۔۔۔میرے ہی سامنے تم اسکی فکر میں گھلی جا رہی ہو خوامخواہ مرا نہیں ہے وہ زندہ ہے۔۔۔اسکی حد درجہ پوزیسسونس اور سرخ چہرے پر طہ اور احمر نے بمشکل ہنسی دبائی تھی۔۔۔اسے گولی لگی ہے مرسلین وہ بھی میری وجہ سے۔۔۔تو اب کیا فکر بھی نا کروں میں..!نتاشا نے حیرت سے کہا۔۔۔نہیں بلکل نہیں...اگر اب تم نے اسکی فکر کی تو میں اسکی گردن توڑ دوں گا۔۔۔دیکھ لے تاشی میں نے پہلے ہی تجھے کہا تھا تیرا بندہ بہت بڑا دماغ پھیر ہے۔۔۔دیکھ مجھے مارنے کی دھمکی دے رہا ہے۔۔۔میں دھمکی نہیں دے رہا میں واقع یہ کر گزروں گا اور یہ کوئی تاشی نہیں ہے نتاشا نام ہے اسکا۔۔۔اسنے باور کروایا۔۔۔ارے کیا آپ دونوں تب سے گندی سوتن کی طرح لڑ رہے ہیں۔۔لڑنا ہے تو کوئی گولی مارو ایک دوسرے کو پتہ بھی چلے کے ملک ولا کے دو بہادر منہ ماری کر رہے ہیں۔۔بکواس بند کرو طہ اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

احمی۔۔میرا مطلب ہے احمر تم جاؤ صبح ملتے ہیں۔مرسلین کی تیز نظروں کے ارتکاز کو سمجھتی اسنے فوراً سے درستگی دی۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ویسے آپ کے جانے کے بعد مرات صاحب کہہ رہے تھے عشق اچھے اچھوں کے ہوش سلب کر جاتا ہے۔۔۔اس تبصرے پر سکندر نے سر جھٹکا۔۔۔ تبھی حان کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔بھائی حرب دادا کی کال ہے۔۔۔اسپیکر پر ڈالو۔۔۔یاحان نے کال اٹینڈ کر کے سپیکر پر ڈال دی۔۔۔سکندر کہاں ہے کیا اب ہماری یہی اوقات رہ گئی ہے اس کل کی آئی لڑکی کی وجہ سے وہ میری کالز اگنور کر رہا ہے۔۔۔اسکی چنگھاڑتی آواز پر سکندر کے لب مسکرائے۔۔۔اپ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں دادا مجھے میری بیوی سے آجکل بلکل ہی فرصت نہیں ملتی پتہ نہیں کونسا جادو کر دیا ہے اسنے مجھ پر۔۔۔اسنے مزید آگ لگائی جو لگ بھی گئی دوسری طرف حرب نے غصے سے دانت پیسے تھے۔۔وہ اس جلا رہا تھا مگر حرب بھی اپنے نام کا ایک ہی بغیرت تھا۔۔۔"میں سمجھ سکتا ہوں اس نئے نئے خمار کو یہ یونہی سر چڑھ کے بولتا ہے میرے چیتے۔۔۔اسکے جملے پر سکندر کا قہقہہ ابھرا جیسے اسکی بات کی توہین کی گئی ہو"وہ پھر ضبط کر گیا۔

میں نے تمہارے نکاح کی خوشی میں ایک گرینڈ پارٹی رکھی ہے میرے چیتے۔۔اج شام اگر تم اپنی بیوی سمیت ہمارے مہمان بنو تو ہمیں خوشی ہو گئی۔۔حان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ضرور دادا آپ بلائیں اور میں نا آؤں ایسا بھلا ہو سکتا ہے۔۔۔اسنے قابلِ دید اطمینان سے دشمن کے انویٹیشن کو قبول کیا تھا۔۔۔وہ کال رکھتا حرب کی گھمبیر آواز گونجی۔۔۔ہمارے لوگ تمہاری بہادر بیوی سے ملنے کیلیئے بے تاب ہیں..وہ جرائم کی دنیا کے بے تاج گینگسٹر کی اس بہادر بیوی سے ملنا چاہتے ہیں جس نے بادشاہ خان کو دھمکی سے نوازا ہے۔۔۔وہ پرجوش لہجے میں بولا۔۔سکندر کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے موبائل دیوار میں مارتے اسنے حان کو تیکھی نظروں سے دیکھا۔۔۔بپھرے شیر کی طرح اپنی جگہ سے اٹھتے وہ نیچے کی طرف گیا۔۔۔ایناره کے کمرے کے دروازا ٹھاہ کی آواز سے کھلا سکندر گن نکالے اس تک پہنچا اسے گردن سے دبوچے گن اسکے ماتھے پر رکھ دی۔۔۔تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کی وہاں بات کروانے کی..میں نے تمہیں اسکی حفاظت کیلیئے رکھا تھا اور تم میرے ہی دشمنوں سے اسکی باتیں کروا رہی ہو۔۔۔آنکھیں خون چھلکا رہی تھیں جبڑے بھینچے وہ اشتعال زدہ سا اسکے چہرے پر غرایا۔۔۔ایناره چپ چاپ نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔چھوڑیں اسے حازق...حان کے ساتھ عزہ اس کمرے میں داخل ہوئی ایناره کی گردن سے اسکا ہاتھ ہٹائے وہ ان دونوں کے بیچ آ رکی۔۔۔گن

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ابھی بھی ہاتھ میں موجود تھی تیز نظروں کا ارتکاز اب عزہ ہوئی تھی۔ کیا پاگل ہو گئے ہیں آپ اس پر ہاتھ کیوں اٹھا رہے ہیں میں نے کہا تھا اسے کے میری بات کروائے۔۔۔ مگر کیوں... تم کون ہوتی ہو میری اجازت کے بغیر کسی سے بات کرنے والی۔۔۔ وہ پوری قوت سے چیخا عزہ ایکدم سے سہمی اسکا ہاتھ چھوڑے پیچھے ہٹ گئی۔۔ وہ ابھی تک کیئرنگ اور کالم حازق کے ساتھ رہ رہی تھی آج اسنے پہلی بار اسکا جنونی گینگسٹر والا روپ دیکھا تھا۔۔۔ و.. وہ۔۔ مجھے نہیں پسند اسلئے میں نے اسے منع کیا یہاں آنے سے اور بسس... وہ روہانسی ہو رہی تھی۔۔۔ "نہیں پسند تھا تو مجھے کہتی میں اسے کہیں دفن کر آتا تم نے کیوں کی وہاں کال... وہ اتنی ہی شدت سے پھر چیختے آگے بڑھا عزہ دیوار سے جا لگی۔۔۔ ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتی وہ کہیں سے بھی اسے بہادر عزہ نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ "آگین نہیں کروں گئی سوری... وہ بمشکل بول پائی۔"۔۔۔ میں ایک ہی غلطی کو دوبارہ دوہرانے کی مہلت نہیں دیتا عزہ حازق مغل۔۔۔ تمہیں اپنے کیے کی سزا جھیلنی پڑے گئی تاکہ تم دوبارہ ایسا سوچو بھی مت۔۔۔ دائیں بائیں بازو جوڑے وہ سرد برفیلے لہجے میں کہتا اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا۔۔۔ انکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی وہ منظر عزہ کا دل ہولا رہا تھا۔۔۔ بھائی وہ سوری بول۔۔۔ بکواس بند کرو اپنی اور دفع ہو جاؤ یہاں سے تم دونوں... پاس پڑے واس کو پوری قوت سے ٹھوکر

مارے وہ ضبط کی انتہا پر کھڑے چیخا عزہ کی زبان مانو تالو سے چپک گئی تھی اسنے کب سوچا تھا اتنا پولائیٹ نیچر کا مالک انسان۔۔اتنا جزباتی اور جنونی بھی ہو سکتا ہے۔۔۔سکندر اسکی کلائی دبوچے اپنے ساتھ لیے دوسری ڈائریکشن میں گیا تھا۔۔۔اللہ یہ کیا ہو گیا۔۔اینارہ سر پکڑے کھڑی تھی۔۔۔جو دیکھ رہی ہو وہی ہو رہا ہے کس نے کہا تھا ایسی حماقت کرنے کو۔۔جانتی بھی ہو وہ اپنی سرپرستی میں آئی چیز کو کسی کو دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔۔وہ تو پھر انکی بیوی ہیں۔۔۔انکی اکلوتی دیوانگی۔۔۔اتنی بڑی غلطی کر کیسے لی تم نے۔۔۔وہ غصے کے عالم میں کہتا چکر کاٹنے لگا ان دونوں کو ہی اس پری کی فکر ستا رہی تھی جسے بگڑا، غصیل مونسٹر اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

حا۔۔زق۔۔۔ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔"پہلے میری تکلیف کا مداوا کر لو پھر تمہاری تکلیف کا سوچیں گئیں۔"سکندر کہتے اسے ساتویں فلور پر لایا جہاں ہر طرف گھپ اندھیرا تھا وہاں کا ماحول ہو سپٹل جیسا تھا لمبی گزر گاہ پر ہر طرف دروازے اور ان پر لکھے نمبر۔۔۔عزہ کی آنکھیں حیرت سے تب کھلی جب وہ اس مدھم سی روشنی سے ہوتے آگے آئے جہاں کا ماحول ایکدم ہی بدل گیا تھا۔۔۔وہاں ہر طرف لوہے کی سلاخیں لگی تھیں اگر وہ غلط نہیں تھی تو وہ جیل والا ایریا تھا جسکے متعلق اینارہ نے سرسری سا ذکر کیا تھا۔۔۔عزہ مارے حیرت کے اسے دیکھنے لگی جو اسے ایک جیل کے سامنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کھڑا کر چکا تھا چہرے اور انکھوں میں اس قدر وحشت چھائی تھی کہ اندازہ لگانا ناممکن تھا زیادہ وحشت زدہ اسکی آنکھیں ہیں یا وہ خود پورا کا پورا وحشت میں ڈوبا ہوا ہے۔۔۔اب آپ مجھے جیل میں بند کریں گئیں..؟۔۔۔عزہ نے آنکھیں گھما کر پوچھا۔ سکندر نے اسے دیکھے بنا اسکی کلائی پکڑے اندر بند کر دیا۔ عزہ بغور اس سنکی گینگسٹر کو دیکھ رہی تھی جو خود اپنی بیوی کو جیل میں بند کر چکا تھا۔۔۔" آج رات یہی گزارو گئی تم تاکہ تمہیں معلوم ہو جب حد سے زیادہ اپنی مرضی چلائی جاتی ہے تو اسکے کیا نقصانات دیکھنے پڑتے ہیں۔"۔۔۔سرد لہجے میں کہتا وہ آگے نکل گیا۔۔۔عزہ پہلے اسے جاتے دیکھتی رہی پھر اسنے ارگرد دیکھا اور ایک طائرانہ نظر جیل پر ڈالی خالی اونچی دیواریں اور کچھ نہیں تھا وہاں۔۔۔میری خواہش تھی میں ایک بار اپنی زندگی میں جیل ضرور جاؤں..!اسنے قدرے چہکتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک ہی منہ بسورا۔۔۔حازق...اسنے اونچی آواز میں اسے پکارا۔ مگر جواب ندارد...حازق اسنے پھر پکارا۔۔اب کے وہ جن کی طرح تنے ہوئے نقوش کے ساتھ وہاں نمودار ہوا۔۔۔کیا مصیبت ہے.؟وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔۔۔وہ میں کہہ رہی تھی آپ کو اگر مجھے جیل میں ڈالنا ہی تھا تو یہاں کوئی اور قیدی بھی ہونے چاہئیے تھے نا اب ایسے اکیلی جیل میں تو..میں بور ہو جاؤ گئی۔۔۔انکھیں پٹپٹا کر کہتی وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ چکی تھی۔۔۔یحییٰ ٹھیک کہتا تھا وہ کبھی سیریس نہیں ہو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سکتی۔۔اللہ اللہ وہ ایسی کیوں تھی وہ دنیا کی ہر کرٹیکل سچوئیشن کو بھی انجوائے کرتی تھی کجا کے جس میں کوئی دوسری لڑکی ڈر کے مارے بے ہوش ہو جاتی۔۔۔سکندر سپاٹ انداز میں اسے دیکھتا رہا عزہ کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔"تمہیں صرف اپنی زات سے مطلب ہے تمہیں میری تکلیف کا بلکل بھی اندازہ نہیں ہے ناں۔۔وہ سپاٹ انداز میں کہہ رہا تھا عزہ کچھ کہتی اسنے اسے ٹوک دیا۔"اگلے تین دن تم اسی جیل میں رہو گئی پھر تمہیں شاید احساس ہو جائے ہر بات مذاق نہیں ہوتی۔۔۔وہ اب کی بار وہاں نہیں رکا تھا بلکہ اس فلور سے غائب ہو چکا تھا۔۔۔عزہ ساکت کھڑی اسکی پشت دیکھتی رہی۔۔"میں بھی دیکھتی ہوں تین دن تک آپ کیسے مجھے اس جیل میں رکھتے ہیں۔"وہ طنزاً مسکرائی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میم آپ کو یہاں نہیں آنا چاہئیے تھا طہ سر غصہ ہوں گئیں.؟وہ کہنے والا صادق تھا جسے طہ نے عفاف کو لینے کیلئے کالج بھیجا تھا اور وہ طہ سے ناراضگی کے چکر میں ملک ولا کے بجائے تھانے آگئی تھی اسی ضد پر وہ اسے لے آیا تھا مگر طہ کو بھی انفارم کر چکا تھا۔۔۔کچھ نہیں کہیں گئیں وہ.. آپ مجھے انکے کیبن میں لے جائیں۔۔۔عفاف نے دلیری دکھاتے کہا یہ جانے بنا کہ طہ اسکے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔۔۔صادق سر گرائے اسے لیے طہ کے آفس میں جاتا کمشنر صاحب کے آفس سے بلاوا

آیا۔۔۔صادق اسے طہ کے کیبن میں چھوڑے خود انکے کیبن میں گیا تھا۔۔۔یس سر۔۔۔اسنے سیلوٹ کرتے کہا۔۔۔باہر لڑکی کون ہے صادق۔۔۔؟۔۔۔سر وہ طہ سر کی وائف ہیں!۔۔

اسکی وائف یہاں کیا کر رہی ہے۔۔؟وہ جو ایک جھلک عفاف کی دیکھ چکا تھا اسے دوبارہ دیکھنے کا متمنی ہوا تھا۔۔۔جی وہ۔۔۔"۔۔۔تم یہی ٹھہرو میں پوچھتا ہوں۔۔۔اسکے جواب پر صادق کو ناچار وہاں رکنا پڑا۔۔۔ابھی اسے گئے کچھ منٹ گزرے تھے طہ تھانے میں ہانپتا ہوا داخل ہوا۔۔۔"میری بیوی کہاں ہے صادق۔"۔۔۔ماتھے پر شکنیں، گردن کی ابھری نسیں اور غصیلی آنکھیں صادق کی زبان ایکدم سے لڑکھڑائی تو اسنے کیبن کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

کمشنر صاحب طہ کے کیبن میں داخل ہوئے تو پہلی نظر بلیک چادر میں سر تا پیر لپٹی عفاف پر ٹھہر گئی۔۔۔وہ مبہوت سا اسے دیکھنے لگا۔۔عفاف جو طہ کی ٹیبل پر رکھا فوٹو فریم دیکھ رہی تھی نظروں کی تپش پر اسنے گردن گھمائی وہی کسی انجان شخص کو دیکھ اسکا دل پھڑ پھڑایا ابھی وہ کوئی سوال جواب کرتی طہ دھڑلے سے کیبن میں داخل ہوا۔۔۔وہ دونوں پلٹے کمشنر صاحب کی وہاں موجودگی پر طہ کے ماتھے پر بلوں میں مزید اضافہ ہوا ایکدم سے وہ عفاف کے سامنے آرکا۔۔۔"آپ کو کوئی کام تھا سر۔۔۔؟اسنے مارے بندھے پوچھا۔"۔۔۔نہیں۔۔اسکی نظریں ہنوز عفاف کی طرف اٹھ رہی تھیں۔۔۔تو اگر آپ

برا نا مانیں تو مجھے میری بیوی سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے.. عفاف پر ایک گہری نظر ڈالے انہوں نے طہ کو دیکھا۔۔۔"اور ہاں میری بیوی کو کوئی میرے علاوہ گھورے مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہے.." کمشنر صاحب نے تیز نظر طہ کی طرف اچھالی۔"میں اپنے سے عمر میں بڑھے لوگوں کی عزت ضرور کرتا ہوں مگر عہدے میں بڑے کی عزت صرف بدلے میں عزت ملنے تک ہی کر پاتا ہوں"۔۔وہ اپنی بات کا مطلب صاف طریقے سے انہیں سمجھا چکا تھا کمشنر صاحب غصے سے لال پیلے ہوتے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے۔۔۔طہ پلٹا اور خونخوار نظروں سے پیچھے ڈری سہمی سی کھڑی عفاف کو دیکھا بازو میں سے کھینچ کر اپنی نشست پر بٹھایا اور خود کرسی کے دائیں بائیں ہاتھ جوڑے اس کے قریب ہوا۔۔۔عفاف ایکدم سے ٹیک سے لگی متحیر ہوئی آنکھوں سے اسکے غصے بھرے تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔۔صادق نے تمہیں منع کیا تھا یہاں آنے سے تو... پھر تم یہاں کیوں آئی... وہ دبے دبے لہجے میں غرایا۔۔۔عفاف کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔۔۔جانتی بھی ہو کیسی جگہ ہے یہ... نظریں دیکھی تھیں اس بغیرت انسان کی... شریف خاندان کی لڑکیاں یوں منہ اٹھا کر تھانوں میں نہیں آجاتیں ۔۔۔وہ غصے کی زیادتی میں اسکی کلائی جکڑے چیخا۔عفاف اسکی سخت گرفت پر مچلتی رو دینے کو تھی۔۔۔مم.. میں تو آپ سے ملنے آئی تھی۔۔آنسو ٹوٹ کر گل پر لڑھکا۔۔۔کیا گھر نہیں آنا تھا میں

نے جو تم یہاں آگئی۔۔بولو جواب دو۔۔میں تمہیں لاسٹ ٹائم وارن کر رہا ہوں عفاف اگر آج کے بعد تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو بہت برا پیش آؤں گا میں تمہارے ساتھ۔۔۔عفاف نے اسکی کرخت آواز پر بھیگی پلکیں اٹھا کر دیکھا اسکا چہرا غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی بے رخی اور غصے سے اسے دیکھ رہا تھا عفاف کا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کے روئے۔۔۔مم..میں بڑے پاپا کو بتاؤں گئی آپ نے مجھے ڈانٹا ہے...اسکے چہرے سے نظریں ہٹائے وہ سوں سوں کرتی بولی۔۔۔طہ کا اسکی بات پے دماغ ہی الٹ گیا۔۔۔ایک تو غلطی اسکی اور ابھی وہ دھمکیاں بھی اسے دے رہی تھی۔۔ایکدم سے اسکی تھوڑی پکڑے طہ نے چہرا اوپر کیا۔۔تو یہ بھی بتانا تم کہاں سے واپس آرہی ہو۔اسکے لہجے کی سختی پر عفاف کے آنسو بہنے لگے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ اس فلور سے نیچے تو آگیا مگر دل اور دماغ ابھی بھی وہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔ایناره اور یاحان خاموشی سے اسے اضطرابی کیفیت میں چکر کاٹتے دیکھ رہے تھے۔اسے سزا دے کر چین میں وہ خود بھی نہیں تھا۔۔بھائی آپ کیلئے کافی منگواؤں..؟۔۔۔جسٹ شٹ اپ حان۔۔سکندر دھاڑا۔۔۔دیکھو اپنی بھائی کو بھابھی کی اتنی یاد آرہی ہے انکا تکیہ کلام انکی زبان پر بھی آگیا ہے ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔وہ یاحان

عاظمی نہیں جو طنز کرنے سے باز آجاتا۔۔۔ہو و تین دن کے لئے سزا دیں گئیں انہیں۔۔بھائی اپنی شکل دیکھیں آئینے میں صرف بیس منٹ میں آپ ایسے ہوں گئے ہیں جیسے کسی نے آپ سے آپکی آدھی سانسیں چھین لی ہوں۔حان نے ہنکار بھرا۔اینارہ کو لگا آج اسکا بھائی مرنے کی سوچ کے بیٹھا ہے۔۔۔میری سانسوں کا معلوم نہیں مگر میں ایک سیکنڈ لگاؤں گا یا حان تم سے تمہاری سانسیں چھیننے میں۔۔۔وہ طیش کے عالم میں غرایا۔میں جارہا ہوں ایمپائر سے جب بھابھی کی سزا ختم ہو جائے تو مجھے بلالینا اینارہ۔۔۔وہ خفگی سے کہتا ایک خفا نظر سکندر پر ڈالے راہداری کی طرف چل پڑا۔۔۔پیچھے سکندر غصے سے تن فن کرتا واپس اسی فلور پر آیا تھا۔اسے رہائی دینے نہیں بلکہ صرف اسے دیکھنے کیلئے مگر سامنے کا منظر دیکھ اسے اپنے پیروں تلے سے زمین نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔سامنے عزہ فرش پر بے سدھ پڑی تھی اور سکندر کو لگا اسکی ساری سانسیں کسی نے چھین لی ہوں وہ پھرتی سے آگے بڑھا اور اسے باہوں میں بھرے وہاں سائیڈ میں موجود کمرے کی طرف لایا صوفے پر اسے لیٹائے خود پانی کا گلاس لے کر پلٹا۔۔۔پھر ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا سامنے ہی عزہ مسکراتی فاتحانہ مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔کیسی لگی میری ایکٹنگ..؟وہ چہکی۔۔۔سکندر گلاس یونہی تھامے اسکے قریب آیا۔۔۔کیا ہوا مسٹر ڈیول آپ کی ہوائیاں کیوں آڑی ہوئی ہیں۔۔۔اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھے اسکی

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ ایکبار پھر چہکی مگر پھر حیران ہوئی جب سکندر نے ہمیشہ کی طرح نظریں پھیرنے کے بجائے اپنی سرد نظریں اسکی آنکھوں میں ہی گاڑھی رکھی۔۔۔پل میں چہرا تاریک پڑ گیا وہ اسے دیکھنے لگی پھر ایکدم سے چھناک کی آواز آئی اور سکندر کے ہاتھ موجود گلاس اسکے ہاتھ میں ہی چور چور ہو چکا تھا عزہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکے ہاتھ کو دیکھنے لگی جہاں سے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا عزہ نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔یہ..یہ کیا کیا آپ نے سکندر خود کو زخم کیوں دے رہیں ہیں آپ..؟ اپنے دوپٹے کا کچھ حصہ اسکے زخم پر رکھتی وہ بھرائے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی سکندر نے ہاتھ جھٹکا اور اسکا چہرا اپنی گرفت میں لیا۔۔کیوں عزہ سکندر کو بھی تکلیف ہوتی ہے...وہ سرد لہجے میں مستفر ہوا۔ابھی تو تمہیں بہت ہنسی آرہی تھی اب بھی ہنسو نا لٹل اینجل کیونکہ تمہارے لیے تو ہر بات مزاق ہے۔۔حتی کہ میں بھی۔۔اسکا چہرا دبوچے وہ شعلہ بار لہجے میں دھاڑا۔ادھر عزہ کی جان پر بن رہی تھی وہ کبھی اسے تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔اسکی باتوں کو اگنور کیے عزہ نے نظر دوڑائی وہاں فرسٹ ایڈ باکس دیکھ وہ سکندر کی سائیڈ سے ہوتے ٹیبل تک پہنچی اسے جیسے ہی اٹھانے لگی سکندر نے اسکے کندھے سے دبوچے فرسٹ ایڈ باکس کو ہاتھ مارے پوری قوت سے زمین بوس کر دیا اس میں موجود چیزیں فرش پر بکھرتی چلی گئی عزہ لمحہ بھر سہم گئی۔۔حا..زق..دیوار سے لگی وہ ممنائی۔

چپ.. بلکل چپ... زخم والا ہاتھ دیوار پر مارے وہ وحشت زدہ سا چیخا۔ آ.. آپ.. کک.. کا ہاتھ... دکھ جائے گا پلیز ایسا نہیں کریں۔

اسکا ہاتھ سختی سے تھامے وہ روہانسی ہوئی۔۔۔ تمہاری جرآت بھی کیسے ہوئی اس گھٹیا شخص سے ہمکلام ہونے کی۔۔ میں تمہارا سائے کو بھی اس کالی دنیا کے لوگوں سے بچاتا پھر رہا ہوں

اور تم۔۔۔ آپ مجھے یہاں سے دور لیں جائیں اس کالی دنیا سے اور ان لوگوں سے دور۔۔۔ مجھے صرف آپ چاہیئے ہیں۔۔۔ سکندر کے زخم پر اسکے آنسو تیزاب بن کے گر رہے تھے۔۔۔ میں آپ سے محبت کی دعویدار نہیں ہوں مگر یوں خود کو تکلیف مت دیں۔۔۔ سکندر نے لاکھ ضبط سے خود کو کچھ سخت کہنے سے روکے نظریں اسکی نیلی لبالب آنسوؤں سے بھری کرسٹل آنکھوں میں گاڑھی۔۔ تب اسنے ایک بات اخذ کی تھی۔۔۔ "مسکراتے اگر اسکی آنکھیں قیامت خیز لگتی تھیں تو روتے ہوئے بھی کسی سحر زدہ جال سے کم نا تھی ایسا جال جس میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ خود کو الجھتا محسوس کر رہا تھا۔" وہ بنا کچھ کہے قریب ہوا اپنا سر اسکے کندھے سے تھوڑے اوپر دیوار سے لگایا ایک ہاتھ سے اسکے آنسو پونچھے وہ اسے دیکھ نہیں رہا تھا صرف محسوس کر رہا تھا سکندر نے گہری سانس کھینچی عزہ اسکی

سلگتی سانسوں کو کندھے پر محسوس کرتے آنکھیں میچ گئی۔۔۔"تم ٹھیک کہتی ہو تم واجب المحبت ہو... عزہ نے اس جملے پر پٹ سے آنکھیں کھولیں۔"

"مگر مجھے تم سے پھر بھی محبت نہیں ہو سکتی... وہ خالی نظروں سے اسکے گریبان کو دیکھ رہی تھی" وہ پیچھے ہٹا شکست خور صرف لہجہ نہیں تھا چہرے پر بھی آثار نمایاں تھے وہ یونہی پیچھے ہٹتا گیا وہ باہر نکلتا عزہ خالی نظروں سے اسکی طرف بڑھی۔۔۔اسکی ہلکی سی چیخ گونجی۔ سکندر تیر کی تیزی سے پلٹا ٹوٹے کانچ کے ٹکرے اسکے پاؤں میں پیوست ہو چکے تھے وہ روتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔"جوتے کہاں ہیں تمہارے... اسکے پاؤں کو دیکھتے اسنے غصے سے دریافت کیا" وہ تو مانو گونگی اور بہری ہو گئی تھی صرف دیکھنے پر اکتفا کیا۔۔ سکندر اسے ماتھے پر بل ڈالے نیچے کی طرف آیا۔۔۔سامنے اینی اور کچھ ملازم وہ منظر دیکھ چونکے۔۔۔جلدی سے ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔وہ چلایا اور اسے لیے کمرے میں چلا گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

شام ہو چکی ہے اور یہ انسان معلوم نہیں کہاں جا کے گم ہو گیا ہے۔۔۔امیمہ چکر کاٹتی یحییٰ کو کوس رہی تھی اسکا ڈرائیور چھٹی پر تھا مر سلین کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ کوچنگ آئی تھی۔ جس پر مر سلین

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نے اسے کہا یحییٰ اسے لینے آجائے گا۔۔۔وہ اسے فری ہو کر میسج کر دے۔۔ میسج تو وہ کر چکی تھی مگر اتنی دیر ہو گئی تھی وہ ابھی تک نہیں آیا تھا کال وہ اسے کرنا نہیں چاہتی تھی مگر اب لگ رہا تھا کال کرنی پڑے گئی۔۔۔اندھیرا چھانے لگا تھا ایسے میں باہر رہنا خطرے سے خالی نہیں تھا اسنے یحییٰ کو کال ملائی۔۔جو دو بیل جانے کے بعد اٹھالی گئی۔۔۔ہیلو یحییٰ کہاں ہو تم۔۔مجھے پک کرنے کیوں نہیں آئے.؟وہ سامنے والے کی سنے بغیر غصے سے چیخی۔۔۔میم میں ویٹر بات کر رہا ہوں یحییٰ سر میرے سامنے ہیں انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ جلدی یہاں پر آئیں۔۔۔وہ کہاں ہے ابھی.؟اسے فکر نے آن گھیرا۔۔۔میم دانائیٹ کلب۔۔۔اسکے نام لیتے امیمہ کو تشویش ہوئی وہ کیب بک کرواتی کلب پہنچی وہ پہلی بار کسی ایسی جگہ پر آئی تھی۔۔ڈرتے ڈرتے قدم اندر رکھے۔۔مدھم لائیٹس میں تیز گانوں کی آواز گونج رہی تھی لڑکے اور لڑکیاں نشے میں دھت سٹیج پر ناچ رہے تھے امیمہ کو وہاں کوفت محسوس ہوئی ماتھے پر بل پڑے اسنے مزید آگے آتے نظر دوڑائی جہاں ایک کونے میں رکھے صوفے پر یحییٰ آرا تر چھا لیٹا ہوا تھا اس ایک لمحے کچھ غلط گمان ہوا مگر خیالوں کو جھٹکتے وہ آگے آئی۔۔ویٹر اسے پہنچانتے موبائل پکڑائے وہاں سے ہٹ گیا۔۔وہ یحییٰ کی طرف جھکی اور اسکا گال تھپکا۔یحییٰ آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔اسنے جانی پہچانی آواز پر موندی سرخ آنکھیں کھولیں۔۔سنو..وائیٹ..تم..

آ گئی... وہ بہکے بہکے سے لہجے میں بولا۔۔ امیمہ کا تو دماغ ہی گھوم گیا۔۔۔ یحییٰ تم نے پی رکھی ہے اسکا گریبان جھنجھوڑنے وہ اسے ہوش دلانے لگی مگر شاید اسنے زیادہ پی رکھی تھی وہ اٹھتا لڑکھڑاتی چال چلنے لگا۔۔۔ دد.. دیکھو۔۔ بلکل ٹھیک چل رہا ہوں۔۔ میں نے تو نہیں پی۔۔ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ جھکتے ہنس کر بولا۔۔۔ اگر بڑے پاپا کو خبر ہوئی نا تمہاری حرکت کے بارے وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گئیں۔۔ کسی کے... سس.. سیکریٹ کسی اور کو نہیں بتاتے سنو وائیٹ... وہ آسودہ سا ہنسا۔ امیمہ سر جھٹکتی اسے کندھے سے تھامے باہر گاڑی تک لائی۔۔۔ مم.. میں.. تمہیں ایک.. سیکریٹ.. ب.. بتاؤں..؟ وہ گاڑی میں بیٹھنے کے بجائے اسکی طرف پلٹا۔۔۔ یحییٰ گاڑی میں بیٹھو پھر میں سنتی ہوں۔ امیمہ نے اسے سمجھاتے کہا وہاں موجود لوگ انہیں مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔ نن.. نو.. سنو وائٹ... نو... تم.. تم پہلے میرا سیکریٹ سنو.. پھر میں.. تمہارے... ساتھ جاؤں گا۔۔ اسکا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے بیٹھے بٹھائے نئی مصیبت میں پھنس گئی تھی۔۔۔ اچھا بتاؤ مگر پرومس کرو پھر تم اچھے بچوں کی طرح میری بات مانو گئے... او.. او کے ساری باتیں.. مانوں گا۔۔۔ اسنے تعبیداری سے کہا۔۔ "تت.. تم بہت نکچڑی ہو... اسکے کان میں کہتا وہ قہقہ لگا گیا" امیمہ کا چہرا دھواں دھواں ہوا۔۔ "مم... مگر تم.. پھر بھی.. مج.. مجھے بہت اچھی لگتی ہو "..I..love..you.." وہ ٹھہر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ٹھہر کر کہتا ہنستا گیا۔۔امیمہ ساکت سی کھڑی تھی۔۔۔اسنے نشے کی حالت میں اظہارِ محبت کر دیا تھا کیا اتنا ہی آسان تھا اسکے لئے وہ الفاظ کہنا اتنا سب ہونے کے بعد...وہ ہوش میں نہیں تھا اسکے دل نے فوری گواہی دی۔امیمہ نے الجھی نظریں جوتوں سے ہٹائی سامنے وہ کہیں نہیں تھا دل ایک دم سے فل سپیڈ میں دھڑکا۔۔۔اسنے گاڑی لاک کی اور بھاگنے لگی نظریں چاروں اطراف میں گھوم رہی تھی مگر وہ نظر آتا تب ناں۔۔وہ ہوش میں نہیں تھا دل عجیب وسوسوں میں پڑ رہا تھا۔جان ہتھیلی پر تب آئی جب سامنے کا منظر ان بھوری کانچ سی آنکھوں کی زینت بنا تھا۔۔۔سامنے ہی وہ برتیج کے کنارے پر بنی دیوار پر کھڑا تھا وہاں سے اگر وہ نیچے گرتا تو شاید ہی کوئی ہڈی پسلی سلامت بچتی۔۔۔اسکے منہ سے یحییٰ کے نام کی پکار بے ساختہ نکلی مگر وہ پلٹا نہیں۔۔۔وہ بھاگتی برتیج کے کنارے پر آئی۔۔یحییٰ نیچے اترو پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔اسکی بازو پکڑے وہ چیخی۔۔رات کا اندھیرا مزید پھیل چکا تھا اس خالی روڈ پر چند گاڑیاں بھی دور دور سے نظر آرہی تھیں۔۔امیمہ نے بے بسی سے اسے دیکھا جو اسکی نہیں سن رہا تھا۔۔یحییٰ کیا تم اپنی سنو وائیٹ کی بات نہیں سنو گے..؟وہ ٹوٹے بکھرے لہجے میں بولی۔۔اسنے سپاٹ چہرا گھمایا اور سرخی مائل نظروں سے اسے دیکھا جسکا شبہ تھا وہ ابھی رونے لگ جائے گئی۔۔وہ ویسے ہی وہاں سے نیچے کود گیا۔۔۔امیمہ نے سکھ کا سانس بھرا۔۔وہ اس دیوار کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گئی دل

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ابھی بھی دھک دھک کر رہا تھا یحییٰ بھی اسکے قریب بیٹھ گیا۔۔امیمہ نے بھنوئیں سکیڑے بیگ سے پانی کی بوتل نکالی اور اسکے سر پر انڈیل دی۔۔ یحییٰ جھٹپٹایا۔۔امیمہ نم آنکھوں سے بس اسے دیکھ رہی تھی آج وہ واقع ڈر گئی تھی۔۔"امیمہ شاہ نے آج موت کو بہت قریب سے دیکھا تھا"۔۔۔وہ ابھی اسے ڈانٹتی یحییٰ اسکی گود میں سر رکھے وہی زمین پر لیٹ گیا اسکے عمل پر امیمہ کی آنکھیں متحیر ہوئی دل دو سو اسی کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا وہ اپنی جگہ مجنمد ہو گئی۔۔۔م..مجھے تم سے...بہت سی باتیں کرنی ہیں۔۔۔اسکی آواز بھاری تھی شاید نشے کا اثر کم ہو رہا تھا امیمہ کی آنکھوں کی ساکت پتلیوں میں حرکت ہوئی وہ رو رہا تھا۔۔۔"

نہیں...وہ رو نہیں رہا تھا اسکی آنکھیں خشک تھیں..وہ سسک رہا تھا...تکلیف اب سسکیوں کی صورت میں باہر نکل رہی تھی..آنکھیں تو کب کی بنجر ہو چکی تھیں۔"۔۔۔اسنے یونہی نظریں گھمالیں وہ اسے جھٹک نہیں سکی وہ کچھ بول بھی نا سکی وہ ساکت بیٹھی رہی۔۔۔"میری زندگی میں کچھ بھی نارمل نہیں رہا...کیا میری زندگی نارمل نہیں ہو سکتی...کیا تم پھر سے میری زندگی کا حصہ نہیں بن سکتی..؟"لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔۔"زندگی سے نکلے ہوئے لوگ انگلی کے اس ناخن کی طرح ہوتے ہیں جو ایک بار ٹوٹ جائے تو واپس کبھی نہیں جڑتے"۔۔"میں نے تمہیں غلط کہا میں یہاں برا بن گیا...تم

مجھے غلط کہہ لو..، سزا دے لو...، چاہو تو مار لو..!"۔۔۔"ہاتھوں سے دیئے گئے زخم بھر بھی جاتے ہیں مگر لفظوں کے دیئے گئے زخم کبھی نہیں بھرتے انکی کوئی دوا نہیں ہوتی۔"۔۔۔اسکے جواب اسکے اندر ہی گونج رہے تھے اور وہ کہتی بھی کیوں جانتی تھی وہ شخص نشے کی حالت میں ہے صبح تک سب بھول جائے گا۔ سنو وائیٹ بولو نا کیا سب ٹھیک نہیں ہو سکتا... کیا ہم پہلے جیسے نہیں رہ سکتے... میں تھک گیا ہوں خوش رہنے کا ڈرامہ کرتے ہوئے... میں اس جھوٹی مسکراہٹوں کے کھیل سے اکتا گیا ہوں... تم ہی تو کہتی تھی کہ یحییٰ دنیا تمہارے خلاف ہو جائے مگر امیمہ شاہ تمہاری سائیڈ پر کھڑی رہے گئی.. پھر کیوں بدل رہی ہو... وہ یونہی لیٹا سسک رہا تھا۔"گیا وقت کسی روپ میں واپس آ بھی جائے تو گزرے حالات سے ملی تکلیف انسان کو کبھی نہیں بھولنی چاہیئے" برتج پر چھائی خاموشی ٹوٹ گئی آنکھوں کے آگے دھند چھانے لگی۔ بولتے یحییٰ کو چپ لگ گئی۔ وہ اٹھ بیٹھا۔ کچھ لمحے خاموشی کی نذر ہوئے۔ تم جانتی ہو امیمہ شاہ عورت کی سب سے بڑی خوش قسمتی کیا ہے..؟۔۔۔امیمہ نے گردن موڑی۔ سنو وائیٹ سے امیمہ شاہ کا سفر بہت مختصر رہا تھا۔ وہ چپ رہی۔

"ایک مخلص اور وفادار مرد کا اسے چاہنا اور اپنی چاہت کو نکاح میں تبدیل کرنا۔"۔۔۔مگر یہی چیز ایک مرد کیلئے بد قسمتی بن جاتی ہے جب کوئی مخلص اور وفادار عورت اسے سب سے افضل رکھتی ہے اس

نامحرم کے محرم بننے کی دعائیں مانگتی ہے مگر وہ مرد اسے بدلے میں وہی عزت اور وفاداری نہیں لوٹا سکتا۔ کیونکہ وہ کسی تیسرے انسان کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہوتا ہے۔

تو مجھے بتاؤ کیا اس میں قصور اس شخص کا ہے جسنے پہلے شخص کو دھوکے دینے کے بجائے تیسرے شخص سے وفاداری قائم رکھی یا اس دوسرے شخص کا جو بنا کسی قصور کے قصوروار بن گیا۔۔۔"اس میں قصور وار پہلا شخص بھی نہیں تھا اسنے تو صرف محبت کی تھی بدلے میں انکار تو ملا ہی ساتھ اسکی روح کی ڈھیجاں بھی اڑادی گئی۔ خاموشی ایک بار پھر ٹوٹی۔"

مجھے تم سب سے زیادہ عزیز رہی ہو مگر تم نے میرا دل تین بار توڑا ایک بار تب جب تم نے کہا تم میرے لیے مر چکی ہو، دوسری بار جب تم نے کہا میں تمہاری زندگی سے دفع ہو جاؤں تیسری بار جب تم نے مجھے مرنے کی بد دعا دی۔ اسکا گلا رندھ گیا۔ وہ اپنے ساتھ اسے بھی رلا رہا تھا۔"تم خوش نصیب ہو کیونکہ تم نے محبت کر کے دل پر پتھر رکھنا سیکھ لیا میں ٹھہرا بدنصیب جو تمہیں راضی تک نا کر سکا۔" امیمہ نے بمشکل سسکیوں کا گلا گھونٹنا چاہا۔ کیا تم اسے میری ایک آخری خطا سمجھ کے معاف نہیں کر سکتی..؟ امیمہ نے اسے دیکھا وہ گردن جھکائے ہارے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ میں سب کچھ بھول جاؤں گا جب جب تم نے میرا دل دکھایا وہ سب... کیا تم نہیں بھول سکتی وہ سب جو میں نے کیا.. جسنے

تمہیں تکلیف دی..؟۔۔۔وہ بے آواز رو رہی تھی۔وہ بے بس تھی۔برتیج پر چھائی خاموشی پھر ٹوٹی مگر اب آواز گاڑی کے ٹائروں کی تھی سامنے گاڑی آ کے رکی۔امیمہ کے جسم میں حرکت ہوئی مرسلین اور نتاشا انکی طرف بڑھے۔۔۔امیمہ نے اسکی طرف دیکھا جو نیند میں ڈوب چکا تھا۔۔۔وہ انہیں ساتھ لیے وہاں سے ملک ولا نکل گئے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ اس وقت دراز بیڈ پر تکیوں کی مدد سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی سامنے ہی وہ موبائل میں مگن مگر سارا دھیان اسکی طرف مائل کیے صوفے پر بیٹھا تھا۔"تم کچھ بول کیوں نہیں رہی..؟"اسکی خاموشی سے جھنجھلا کر سکندر نے پوچھا۔"آپ نے کہا آپ کو مجھ سے کبھی محبت نہیں ہو گئی۔"وہ دھیرے سے بولی۔

تمہیں کھانا کھالینا چاہیئے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تم نے..؟

"جب بھی بات محبت کی ہوتی ہے تو آپ موضوع بدل دیتے ہیں۔"اسنے طنز کیا۔"آپ کو میری فکر نہیں ہونی چاہیئے۔"وہ مزید بولی۔۔۔اور کیوں نہیں ہونی چاہیئے.؟وہ خفا سا بولا۔"کیونکہ آپ ایک بناوٹی انسان ہیں..آپ نے خود پر ایک کور چڑھایا ہوا ہے..آپ ایک جھوٹ کا سہارا لیے ہوئے

ہیں.. خود کو بوسیدہ اور بنا سر والی تسلیوں کے سہارے جینا سیکھا رہے ہیں۔" آج پہلی بار اسنے سکندر کے سامنے اتنی میچورٹی سے بات کی تھی۔"تمہاری ایک ایک بات میرے سر کے اوپر سے گزر گئی ہے۔"۔۔۔گزرتی بھی کیوں نہیں ان میں ذکر محبت کا جو تھا۔۔۔اسنے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے رعب سے کہا۔۔۔سکندر آسودہ سا مسکرایا۔وہ لڑکی اسکا دماغ پڑھ لیتی تھی۔وہ اٹھتا اسکے قریب بیڈ پر آبیٹھا۔عزہ نے پاؤں سمیٹنے چاہے۔"رہنے دو تمہیں چوٹ لگی ہے."وہ مبہم سا بولا اور پاؤں سے ہاتھ ہٹا لیے۔"میں نہیں جانتا تم نے محبت کی ایسی ڈکشنری کہاں سے خریدی ہے جس میں ہر الزام گھما پھیرا کر بیچارے محبوب کے سر پر تھوپ دیا جاتا ہے...وہ کھانے کا نوالا بناتا اسکے منہ کی طرف لے جاتا بولا۔"۔۔۔"مگر آپ مجھے وہ لائبریری ضرور بتائیے گا جہاں سے آپ نے خود میں اتنی اچھی ایکٹنگ سکلز پروکرئیٹ کرنے والی کتاب خریدی تھی"وہ دونوں ایک دوسرے کو لاجواب کرنے کا ہنر رکھتے تھے۔"تمہیں یہ مغل ایمپائر کیسا لگا..؟"اسنے موضوع بدلا۔"مجھے ڈیڈ سے ایکبار بات کرنی ہے.؟"...عزہ نے اسے دیکھتے کہا۔"تم نے میرے خیال سے ابھی تک ایمپائر کے سارے فلور نہیں دیکھے ہیں۔"۔۔۔پہلے مجھے میری بات کا جواب چاہیئے۔"کل میں اینی سے کہوں گا وہ تمہیں تمام فلورز

ویزٹ کروالائے۔"۔۔۔حازق... نظر اندازی پر لہجے میں غصہ در آیا۔ سکندر نے سارے وقت میں پہلی بار نظریں اٹھائیں۔

مجھے ڈیڈ سے بات کرنی ہے۔اب کے اسنے جملے پر زور دیتے کہا۔

نہیں کر سکتی ابھی۔ مختصراً کہا گیا۔"کیوں آپ ڈرتے ہیں میرے ڈیڈ سے... اسکے ہاتھ نرمی سے پیچھے کرتی وہ غصے سے بولی "

مجھے کیوں ڈر لگے گا ان سے... اسنے زبردستی نوالا اسکے منہ میں ڈال دیا۔"۔۔اسلئے کہ وہ مجھے آپ سے دور کر دیں گئیں۔اسنے اپنی سوچ ظاہر کی۔ سکندر کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ ابھری۔ "ہاں شاید..!وہ خود شیور نہیں تھا"۔۔۔کھانا ختم کرو پھر تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔عزہ نے خاموشی سادھے اسکے ہاتھ سے کھانا ختم کیا۔ سکندر نے برتن اٹھا کر ٹیبل پر رکھ دیئے اور خود واپس اسی جگہ پر آ بیٹھا۔"کچھ وقت اور لگے گا پھر میں یہاں کا کام ختم کر کے تمہیں پاکستان واپس چھوڑ آؤں گا۔ کبھی تو بتانا تھا آج اسے سہی لگا۔"۔۔۔عزہ کا چہرا وہ جملہ سن کے لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔مطلب آپ کہنا چاہتے ہیں آپ مجھے ڈیڈ سے ملانے کیلئے وہاں لے کے جائیں گئیں.؟انکھوں

میں التجا تھی وہ سپاٹ چہرے لیے بیٹھی تھی۔۔۔ نہیں میرا ایسا کوئی مطلب نہیں ہے... اسنے سفاک بنتے کہا۔۔۔ میں تمہیں پاکستان واپس چھوڑ... اسکی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی عزہ زخموں کا خیال کیے بنا پاؤں پیچھے کو موڑتی کسی ہوا کے جھونکے کی طرح اسکے سینے سے لگی تھی سکندر ششدر رہ گیا۔ "مجھے یہاں سے کہیں نہیں جانا آپ مجھے خود سے دور نہیں کریں گئیں... آپ کر بھی نہیں سکتے میں آپکی بیوی ہوں.. ہمارا نکاح ہوا ہے یہ کوئی مذاق نہیں ہے" اسکی سینے سے لگی وہ اسے بتا کم اور یاد زیادہ کروا رہی تھی۔ سکندر کو اس پل اپنی ذات سے ہی بے بسی اور گھٹن محسوس ہوئی وہ ایک ہی دن میں دوسری باریوں زاروزار رو رہی تھی۔ اسے جھنجھلاہٹ ہوئی۔ سکندر نے اسکا کندھا تھاما۔ تمہیں چوٹ لگی ہے عزہ..!۔۔۔ آپ کی بات نے اس چوٹ سے زیادہ تکلیف دی ہے حاذق.. وہ روتی گئی۔ اچھا چپ ہو جاؤ سکندر نے اسکا چہرا سامنے کیا گال کو نرمی سے چھوا۔ عزہ اس میں سمٹی۔ سکندر نے گردن میں ہاتھ پھیرا۔ موبائل بجا وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔ اسے گئے دو منٹ گزرے تھے ایناره کمرے میں داخل ہوئی پیچھے یاحان بھی تھا عزہ اسے دیکھتی ڈوپٹہ سر پر اوڑھنے لگی۔ "اب کیسی طبعیت ہے آپ کی بھابھی۔۔ پوچھنے والا حان تھا۔" ۔۔۔ الحمدللہ بہتر ہوں... وہ مسکرائی۔ ویسے تو میں انکا بھائی ہوں مگر میں آپ سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں بھابھی..؟ "پوچھیں۔۔" ۔۔۔ "آپ کو پورے زمانے میں ایک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہی مونسٹر ملا تھا محبت کرنے کیلئے۔"۔۔۔حان کی سنجیدگی پر بھی وہ ہنس پڑی۔ چلو تمہیں بھی احساس ہوا تمہاری بہن یونہی اس سنکی گینگسٹر کو مونسٹر نہیں کہتی۔ ایمارہ نے بھنوئیں سکیڑ کر کہا۔۔۔حازق مونسٹر ہیں..؟عزہ نے بے یقینی سے دریافت کیا ان دونوں نے بچوں جیسے سر اثبات میں ہلائے۔

"نہیں مجھے وہ مونسٹر نہیں لگتے...وہ تو سراپا عشق ہیں۔"...ان دونوں کے ہاتھ سر کو پہنچے۔"ان میں ایک ایسی کشش ہے جسکی وجہ سے کوئی بھی خود کو ان سے محبت کرنے سے نہیں روک سکتا مگر وہ خود کسی کی طرف دیکھتے بھی نہیں ہیں...مجھے بھی نہیں... آخری بات پر اسنے کیوٹ سا منہ بنایا"۔۔۔یا حان اور وہ ہنس پڑے۔ پھر اسکے دماغ کی بتی جلی۔۔اچھا آپ کو معلوم ہے وہ آپ سے کیوں کتراتے ہیں.؟حان نے رازدانہ پوچھا عزہ نے ناسمجھی سے نفی میں سر ہلایا۔"کیونکہ انکی ایک گرل فرینڈ رہ چکی ہے جس سے وہ بہت زیادہ محبت کرتے تھے...اتنی کے انکے خوابوں میں دن رات ڈوبے رہتے"۔۔۔اب اتنے بھی عاشق نہیں ہوئے تھے بھائی اس پر۔۔۔حان نے اسے کونی مارتے آنکھیں دکھائی۔۔۔تھوڑے قصیدے پڑھنے کو کہا تھا تم تو لمبی لمبی ہانکنے لگ گئی ہو۔اسنے ڈپٹا۔۔۔

مجھے بتائیں نا آپ کس لڑکی کی بات کر رہے ہیں..؟عزہ انہیں آپس میں کھسر پھسر کرتے دیکھ رنجیدگی سے بولی۔۔۔بھابھی آپ انکا موبائل چیک کر لینا آج تک اس لڑکی کے علاوہ کسی اور کا نمبر نہیں رکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

انہوں نے کونٹیکٹ لسٹ میں... حان آج واقع آگ لگانے پر تلا ہوا تھا۔ اور وہ دونوں اپنا کام کیے اسکے کمرے سے جیسے آئے ویسے ہی نکل گئے تھے۔ سکندر کمرے میں آیا تو اسکی چھٹی حس نے اسے گڑبڑ کا احساس دلایا وہ سر جھٹکتا واڈراب کی طرف گیا اپنا ڈریس ہینگ کیا۔ کلائی سے واچ نکالی۔ شرٹ ان بٹن کرتے اسکے ہاتھ رکے اسنے آئینے سے پیچھے بیٹھی عزہ کو دیکھا جو ساکت سی اسے ہی دیکھ رہی تھی سکندر کے دیکھنے پر وہ نظریں چرا گئی۔ وہ مسکرایا اور واشروم میں بند ہو گیا۔ واپس آیا تو پھر سے کسی گڑبڑ کا اندیشہ ہوا البتہ اسکی آفت وہی بیٹھی تھی اسنے ڈریسنگ پر دیکھا۔ برش اٹھائے کنگھی کی اور بیڈ کی طرف آگیا۔ عزہ اسے آتے دیکھ اپنی طرف سمٹی تھی۔ "موبائل دو.. ان لاک کر دوں... پاسورڈ لگا ہے۔" اسنے جتنی سنجیدگی سے کہا عزہ کا دل اتنی سپیڈ سے دھڑکا تھا اسنے خفت سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ موبائل کمفرٹر سے نکال کر اسکے سامنے کر دیا۔ اگر اسنے یہ حرکت کسی اور کے ساتھ کی ہوتی اور ایسے پکڑی گئی ہوتی تو اب تک وہ اپنی حالت پر خود ہی ہنس ہنس کر پاگل ہو چکی ہوتی مگر خیر سامنے سکندر حازق تھا چیل جیسی نگاہیں تھیں اسکی۔۔ عزہ نے اسے دیکھ کے سوچا۔ "یہ لو۔ سکندر نے موبائل اسے دیا۔" ۔۔۔ یا حان بھائی نے کہا آپ کی ایک گرل فرینڈ ہے اسلئے آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔ وہ کانٹیکٹ لسٹ کھولے ساتھ اسے بتا بھی رہی تھی سکندر نے تاسف سے حان کو سوچا۔ "lady of

"the moon"۔۔۔اسنے اونچی آواز میں وہ نام پڑھا۔لہجے میں اداسی چھا گئی۔سکندر نے کوئی ردِ عمل نہیں دیا۔۔۔"مگر یہ نمبر تو پاکستان کا...وہ آگے کچھ کہتی اسنے نمبر پڑھا وہ نمبر تو اسکا ہی تھا۔"اسنے بے ساختہ گردن اٹھا کے سکندر کو دیکھا جو آنکھوں پر بازو رکھے لیٹ چکا تھا یاں شاید وہ اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔اسے حان اور اینی کی کاروائی سمجھ میں آئی موبائل ٹیبل پر رکھے وہ سکندر کے کندھے پر سر رکھے لیٹ گئی سکندر نے اسے جھٹکا نہیں تھا۔۔حاذق..لہجے میں مان تھا۔جو پہلے سے کئی زیادہ بڑھ چکا تھا۔اگر تم نے مجھے پھر سے ٹیز کیا عزہ تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔عزہ نے منہ بسورے بازو گھما کر اسکی دوسری سائیڈ پر رکھا وہ اسکی کاروائی پر ہنس دیا اسے وہاں روکنے کا طریقہ سکندر کو اچھا لگا تھا۔

"آپ میرے ایک سوال کا جواب سچ سچ دے دیں میں سکون سے سو جاؤ گئی۔"۔۔۔"پوچھو..!"...

"میں آپ کیلئے کیا ہوں..؟"..."تم میرے لیے میرے گناہوں کی وہ سزا ہو جو سکندر حازق مغل کو اسی دنیا میں تمہاری صورت میں تا عمر بھگتنی ہے"۔۔۔اللہ اللہ وہ کبھی کوئی جواب سیدھی طرح کیوں نہیں دیتا تھا۔عزہ نے گردن اٹھائے اسے دیکھنا چاہا تو سکندر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھے روک دیا۔"سچ کہہ رہا ہوں حالات جیسے بھی ہوں تا عمر تمہیں ہی اس زندگی کا حصے دار بنا کے رکھوں گا۔"۔۔۔وہ بے اختیار مسکرائی۔"تو پھر میرا پاکستان واپس جانا کینسل۔۔وہ جھٹ سے بولی"۔۔۔"تم پاکستان میں رہ کر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھی ہمیشہ میری زندگی کا اہم پہلو رہو گئی۔" وہ واقعی میں بہت ڈھیٹ تھا۔ اپنا کہا وہ ہر حال میں پورا کرنے والا تھا عزہ نے بنا کچھ کہے آنکھیں موند لی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سارے راستے گاڑی میں سکوت پھیلا رہا۔ نتاشا اسے لئے ملک ولا میں آئی دوسری طرف مرسلین امیمہ کے کہنے پر یحییٰ کو بیک ڈور سے اسکے کمرے میں چھوڑ آیا تھا مگر اسکی اس حرکت کا جواب وہ ضرور مانگنے والا تھا۔۔۔ کل صبح تم نو بجے تک مجھے ملک ولا میں چاہئیے ہو۔ مرسلین نے موبائل رکھ کے ایک تیکھی نظر سوئے یحییٰ پر ڈالی۔ رات بہت ہو چکی تھی اسلئے کوئی ہنگامہ برپا نہیں ہوا تھا ورنہ یحییٰ میر کی آج خیر نہیں ہوتی۔

"میں اب اتنی بھی بہادر نہیں ہوں" جب میرا صبر ٹوٹتا ہے تو میں بچوں جیسے اپنی آنکھ سے گرتے آنسوؤں کو ہتھیلی کی پشت سے صاف کرتی ہوں ہونٹوں پر ابھرتی سسکیاں اس بات کی گواہ ہوتی ہیں "کہ اللہ جی مجھے وہ شخص چاہئیے" مگر جب میں اپنی تکلیف کی وجہ پر پہنچتی ہوں تو میرے دل سے ہوک اٹھتی ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"اللہ جی مجھے کبھی اس بے قدرے کے ہاتھ مت لگنے دینا" اتنی شدت سے رونے پر اسکی سانس سینے میں ہی اٹک گئی تھی۔ نتاشا نے آگے بڑھ کے اسے گلے سے لگایا تھا وہ دونوں اس وقت امیمہ کے کمرے میں تھی کمرے میں آتے اسکا ضبط بھی ٹوٹ گیا تھا۔ "قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔۔۔ تم پریشان نہیں ہو دل اللہ سب بہتر کریں گئیں"... "وہ ذات خود فرماتی ہے کہ مجھے سے مانگو، دعا کرو..، دعا سے نصیب بدلتے ہیں اور جب نصیب بدلتے ہیں تو قسمت کا لکھا بھی بدل جاتا ہے۔"۔۔۔ "تو تم دعا کیوں نہیں کرتی اسے اپنا نصیب بنانے کیلئے.؟ نتاشا نے افسردگی سے اسے دیکھتے کہا"۔۔۔ "دعا مانگی تو تھی مگر ملا کچھ بھی نہیں۔"۔۔۔ تو شاید وہ سہی وقت نہیں تھا تمہاری دعا کے قبول ہونے کا۔۔ اب دوبارہ مانگ لو اسے.؟۔۔۔ "سہی اور غلط وقت کو کیا خبر... کہ زندگی نے کیسی کیسی تکلیفوں سے دوچار کیا۔۔ اب آپ کیا چاہتی ہیں میں دوبارہ اسے مانگوں۔۔ میں اسے مانگ بھی لوں مگر مجھے بتائے میں وہ سب کیسے بھولوں جو مجھے حفظ ہو گیا ہے۔ اسکا لہجہ بکھرا سا تھا"۔۔۔ تو رو کیوں رہی ہو... صبر کرو پھر.؟ نتاشا نے اب کے تحمل سے کہا۔۔۔ "کر تو رہی تھی مگر آج جب وہ میرے سامنے گڑگڑایا تو مجھے لگا میرا دل پھٹ جائے گا۔ میں نے اسے کبھی اتنا کمزور تصور نہیں کیا تھا" اسنے سر گرائے روتے ہوئے کہا۔ "محبت کمزور ہی کرتی ہے دل کیونکہ یہ موم جیسی ہوتی ہے جس دل پر اترتی

ہے اسے نرم بنا دیتی ہے، اور عطر جیسی خوشبو دار ہوتی ہے جس وجود کو چھوتی ہے اسے مہکا دیتی ہے" وہ روانی میں کہتی اسکے قریب آئی۔۔۔"اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو ان الجھنوں سے خود کو آزاد کر دو وہ خود ہی تمہیں سلجھا دے گا۔"۔۔۔امیمہ نے سرخ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا وہ ذرا سا مسکرائی اور کمرے سے نکل گئی وہ واشروم میں بند ہوتی وضو کرنے چلی گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ اس وقت سٹڈی میں تھا نتاشا سٹڈی کا دروازے کھولے تن فن کرتی اسکے سر پر پہنچی تھی۔طہ نے گردن گھما کر اسے دیکھتے پھر فائل ریڈ کرنی شروع کر دی۔یہ سب کیا ڈرامہ لگایا ہوا ہے تم نے طہ..؟ ۔۔۔تم یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہو ڈرامہ لگا ہوا ہے نہیں میرا مطلب ہے فلم بھی تو ہو سکتی ہے۔اسنے آئی برو اچکائی۔نتاشا نے اسے گھورا وہ سنجیدہ تاثرات لیے صوفے پر براجمان تھا۔عفاف پر غصہ کیوں کیا تم نے طہ..؟۔۔۔جب اسنے یہ بتا دیا تو وجہ بھی بتائی ہو گئی.!وہ ہنوز لاپرواہی دیکھا رہا تھا۔۔۔طہ تم سیدھے طریقے سے بات کر رہے ہو یا میں مرسلین کو بلاؤں۔واضح دھمکی تھی۔طہ جو لیٹا ہوا تھا اٹھ بیٹھا۔۔ایک کام کرنا یہاں سے جاتے ہوئے بڑے پاپا ڈیڈ اور چھوٹے پاپا کو بھی بلا کے لانا تاکہ انہیں بھی ساتھ ہی معلوم ہو جائے۔نتاشا اسکے ٹھنڈے ریایکشن پر مشتعل ہوئی۔وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

عفاف تب سے رو رہی ہے طہ تم ہی بتا دو ہوا کیا ہے پلیز..؟ اسکی منت پر طہ نے اسے سب بتا دیا۔ نتاشا نے آنکھیں گھمائی۔ یار تم اتنے پوزیسسو کیوں ہو رہے ہو وہ تھانے آگئی تھی تو تم اسے آئندہ کیلئے پیار سے منع کر دیتے اور اگر وہ کمشنر اسے دیکھ رہا تھا تو اس میں عفاف کی کونسی غلطی ہے۔" اسکی غلطی یہ ہے کہ وہ مجھ سے بنا پوچھے وہاں آئی۔ وہ شدت سے گویا ہوا۔" اور تم جانتی بھی ہو وہ کمشنر کتنا بڑا بغیرت انسان ہے۔ نتاشا اسکے لب و لہجے پر پل کو دنگ رہ گئی وہ اتنا ہی پر سکون رہتا تھا کہ جب غصے کی سٹیٹ میں آتا تو سامنے والا کچھ بولنے لائق نہیں رہتا تھا۔ طہ نے اپنے لیپ ٹاپ پر ایک ویڈیو پلے کی اور ایک چہرے پر زوم کیا۔ نتاشا کو شدید ترین جھٹکا لگا۔" یہ تو کمشنر... وہ حیرت کے پہاڑ تلے دبی کچھ بول بھی نا سکی۔ بلکل یہ ہمارا قابل احترام کمشنر ہی ہے جو اس دن بادشاہ خان کی بہن کے کوٹھے پر موجود تھا میں اسے تب ہی پہچان گیا تھا مجھے وقت نہیں مل رہا کہ میں اسکی گردن دبوچوں مگر آج اسکی آنکھوں میں عفاف کیلئے وہ تاثر دیکھ میرا خون کھول رہا تھا اگر اس وقت میری بیوی سامنے نا ہوتی تو میں اسکی گردن موڑ دیتا۔ اسکے لہجے میں سرد مہری اتری۔ نتاشا کچھ پل اسے دیکھتی رہی۔" اچھا ٹھیک ہے ابھی تو پلیز جا کر اسے منا لو میں اسے سمجھاؤں گی وہ اگین ایسا کچھ نہیں کرے گئی۔۔ یار وہ صبح سے بھوکی بیٹھی ہے اگر تم نے اس پر غصہ ہی کرنا تھا تو پہلے اتنا سر نہیں چڑھاتے ناں۔" اسکے تاثرات میں

جب کوئی ردوبدل نہیں آیا تو وہ سختی سے مستقر ہوئی۔طہ گہری سانس بھرے سٹڈی روم سے نکل آیا۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو.؟اسکے جاتے ہی مرسلین وہاں آیا۔"عفاف کے طہ میر کو کنونسن کرنے کی کوشش کر رہی تھی"نتاشا اسکے کندھے سے لگی دھیرے سے بولی۔

مرسلین اسکی بات سمجھتے مسکرایا۔وہ سب جانتے تھے طہ میر انتہائی شریف قسم کا انسان ہے مگر عفاف کے لئے وہ بلکل جنونی اور پوزیسسو طہ میر بن جاتا تھا باقی حالات میں اسے سمجھایا جا سکتا تھا مگر عفاف کے معاملے میں وہ ضدی اور جنونی انسان تھا۔جسے سمجھانا اور قابو کرنا ناممکن تھا۔

وہ کمرے میں آیا عفاف اسے آتے دیکھ خود پر کمفرٹر اوڑھ کے لیٹ گئی۔جسکا مطلب تھا ناراضگی حد سے سوا ہے۔طہ نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔اور خود اسکی سائیڈ جاتے کمفرٹر نرمی سے اسکے چہرے سے ہٹایا۔"میرا بچہ ناراض ہے مجھ سے.؟"لہجے میں حد درجے محبت تھی عفاف نے اسے گھورا تھا نے والے طہ میں اور سامنے بیٹھے شخص میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

اب کیا تم اپنے شوہر کے ساتھ ایسا بیہو کرو گئی.؟اسے پھر سے کمفرٹر میں گھستے دیکھ وہ لاچاری سے بولا۔۔۔"آپ جب سے آئے ہیں سٹڈی میں بیٹھے ہیں جب آپ کو میری فکر نہیں تو میں کیوں کرو۔وہ

روتے بولی۔طہ نے اسے حصار میں لیا سینے سے لگایا۔"عفاف تم سے ناراض تھا میں، منانے تمہیں آنا چاہئیے تھا"اسنے شکوہ کیا۔۔۔"ناراض میں ہوں آپ سے کیونکہ آپ نے مجھ پر غصہ کیا سخت لہجے میں بات کی۔"وہ سینے سے سر ہٹائے برہم ہوئی۔طہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔اچھا میں سوری کرتا ہوں بس تم رونا بند کرو۔۔۔ایسے نہیں کان پکڑ کے سوری بولیں۔بھیگی پلکیں اٹھائے معصوم سے انداز میں کہا گیا۔۔۔اگر آپ نے کان پکڑ کے سوری نا کہا تو میں پھر سے روؤ گئی۔طہ کے گھورنے پر اسنے دھمکی دی۔سوری...اسنے دونوں کان پکڑے کہا۔۔عفاف رونا دھونا بھولے اسے دیکھ ہنسنے لگی۔طہ نے مسکراتے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔مجھ سے پرومس کرو آج کے بعد کبھی مجھ سے پوچھے بغیر کہیں نہیں جاؤ گئی۔"نہیں جاؤں گئی۔وہ فوراً بولی۔

"گڈ گرل۔۔میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر کھانا کھاتے ہیں...اسکا گال کھینچتے وہ کہہ کر واشروم میں بند ہو گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ینگ پارٹی کے علاوہ آریان کی پوری ٹیم اسکے آفس میں موجود تھی۔وہاں سکتہ طاری تھا جو شاید آریان کے لیے گئے فیصلے کے باعث تھا۔"آریان یہ خطرناک ہو سکتا"۔۔۔کہنے والی ملائکہ تھی۔ملائکہ ٹھیک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کہہ رہی ہے بھائی...زندگی میں پہلی بار فیصل نے اسکی بات کی تائید کی تھی وجہ صرف اسکی بیٹی امیمہ شاہ تھی جسکے متعلق بات کی جارہی تھی.

ہمم...وہ پر سوچ ہوا۔

ان سب کو بلاؤ آفس پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے..؟۔۔۔اوکے۔حمزہ اور وقاص باری باری سب کو کال کرنے لگے۔

وہ اس وقت یحییٰ کے کمرے میں موجود سامنے کھڑی ہستی کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔۔بھئی قسم لے لیں مجھے نہیں معلوم تھا یہ کل رات وہاں گیا ہے۔ارسل نے گلا تر کرتے کہا۔

یہ سلسلہ چل کب سے رہا ہے مجھے صرف اتنا بتاؤ.؟وہ دھاڑا۔

جج۔۔جب سے نوریہ کی ڈیتھ ہوئی ہے۔مرسلین پر ایک نیا انکشاف ہوا۔نوریہ کی ڈیتھ سے اس سب کا کیا تعلق ہے.؟۔۔۔و..وہ نوریہ سے محبت کرتا تھا اسکے مرنے کے بعد اسے بھلانے کیلئے اسنے شراب پینی شروع کر دی اور اب نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے۔ارسل نے گردن جھکائے اسے بتایا۔

مرسلین نے ایک نظر یحییٰ پر ڈالی جو ابھی تک سو رہا تھا۔اسے بے ساختہ امیمہ کا خیال آیا۔"گڑیا اس

حقیقت کے بارے میں نہیں جانتی" ارسل نے اسکی پریشانی بھانپتے بات رکھی۔ مرسلین کی نظریں ابھی تک یحییٰ پر تھی۔ اگر وہ جان جاتی تو... اسکا دل رک کے دھڑکا۔ طہ وہاں آیا۔

بھائی پانی... میں نے ایک گلاس پانی لانے کو کہا تھا طہ۔۔۔ ان دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا جو ایک بالٹی پانی کی بیچ میں آئیس کیوب ڈال کر لایا تھا۔ "میں نے سوچا شاید ابھی کچھ نشہ سر پر سوار ہو تو... اسکی منطق عجیب تھی "تو ٹھیک ہے پھر انڈیل دو بالٹی اس گدھے پر... مرسلین نے اجازت دی۔ حکم بجالایا گیا۔ "یہ ظلم کرنے کی وجہ میں پوچھ سکتا ہوں.؟" احمر بھی وہاں ٹپکا۔ طہ جو ابھی بیڈ کے قریب تھا مڑ کے اسے دیکھنے لگا۔

پی کے آیا ہے کمینا... مرسلین نے دانت کچکچائے۔ "تو کھڑے کیوں ہو بھائی ڈالو پانی اسکے سر پر... احمر نے آئی برو اچکاتے کہا"۔۔

طہ نے بالٹی ایک ہی بار میں اسکے سر پر انڈیل دی۔

مماااا... سیلاب... سیلاب کہاں سے آگیا... میرے کمرے میں... وہ جھٹپٹاتے چیخ مارتا اٹھ بیٹھا۔۔۔ پھر سامنے تن کے کھڑے ان تین آفتوں کو دیکھا جو لب ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کیے اسے دیکھ رہے تھے جیسے سالم نگل جائے گئیں۔

آپ تینوں کیوں مجھے بھوکے شیروں کی طرح گھور رہے ہیں. ؟ یحییٰ نے چہرے سے پانی صاف کرتے پوچھا۔"کل رات کہاں تھے تم..؟"سوال طہ کی طرف سے تھا۔"مجھے یاد نہیں ہے۔"۔۔۔"یاد کیسے ہو گا نشہ کرنے کے بعد بھلا کسے کچھ یاد رہتا ہے۔"۔۔۔جواب احمر نے دیا۔یحییٰ نے بجائے شرمندہ ہونے کے اپنے دکھتے سر کی دائیں سائیڈ سے گن پٹی کو دو انگلیوں سے مس کیے آنکھیں ابھی موندی تھی کہ کل رات کے کچھ سینز نظروں کے سامنے آئے اسے امیمہ شاہ کا چہرا نظر آیا۔وہ چھلانگ لگاتا بیڈ سے نیچے اترا۔

بھائی... سنو وائیٹ... وہ تقریباً چیخا۔ان تینوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔اسے بتا دو طہ میں اپنی بہن کی شادی ایک شرابی سے بلکل نہیں کروں گا۔مرسلین نے فیصلہ سنایا۔میں آپ کے ساتھ ہوں طہ بھی بولا۔"خدا کا خوف کھائیں بھائی میں بڑی مشکل سے اسے راضی کر رہا ہوں ابھی تو پتہ نہیں وہ میری اس حرکت کے بعد میرا کیا حال کرے گئی۔"۔۔۔اسے چھوڑ بیٹا ابھی یہ شکر کرو ملک ولا کے بڑوں کو تیری

اس گھٹیا حرکت کے بارے میں معلوم نہیں ہوا۔" مگر کچھ دیر بعد سب کو معلوم ہو جائے گا۔ طہ دوبدو بولا۔"۔۔۔ویسے بھی بڑے پاپا نے کچھ اہم بات کرنے کیلئے آفس بلایا ہے۔"بھائی میں پکا پرامس کر رہا ہوں اب سے کبھی شراب نہیں پیوں گا، پلیز بڑے پاپا کو نہیں بتانا... یحییٰ نے اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔"۔۔۔ارسل جا چکا تھا۔ نتاشا اور امیمہ کمرے میں آئی۔ نتاشا اسے گھوری سے نوازتی رخ موڑ گئی۔ امیمہ مرسلین کیلئے آئی تھی۔ بھائی بڑے پاپا بلا رہے ہیں آفس میں چلیں۔ اسنے یحییٰ کو دیکھے بنا بات مکمل کی۔ اور باہر نکل گئی

پیچھے یحییٰ نے اپنے بال نوچ لیے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

دن کے گیارہ بج چکے تھے وہ ابھی تک سو رہی تھی وہ اتنی دیر تک نہیں سوتی تھی سکندر ہاتھوں میں بوکسز تھامے کمرے میں آیا جہاں وہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی اسے دیکھتے آنکھیں موند گئی۔ ڈرامہ کوئین.. اسنے بے اختیار کہا۔ عزہ بند آنکھوں سے مسکرائی وہ بھی مسکرا دیا۔ حرب دادا نے ہمارے نکاح کی خوشی میں شام میں ایک فنکشن آرگنائز کیا ہے۔"انہیں کس بات کی خوشی ہے جب دولہا ہی خوش نہیں ہے تو"عزہ نے بھنوئیں سکیڑی۔"میں نے میڈ سے تمہارا بریک فاسٹ ریڈی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کرنے کو بول دیا۔ فریش ہو کے کھالینا میں باہر جارہا ہوں اپنا خیال رکھنا۔"۔۔۔ سکندر اسے نظروں کے حصار میں لیے ایک ایک لفظ نرمی سے کہہ کر اٹھا۔ اپ مجھ سے ویسے بات کیوں نہیں کرتے جیسے میں کرتی ہوں۔ عزہ بال سمیٹتی برہمی سے مستفر ہوئی۔ "وہ کیسے..؟"..."محبت سے..!"..."محبت سے کیسے بات کرتے ہیں.؟۔۔ سکندر نے تحمل سے پوچھا۔"۔۔۔ عزہ اٹھتی بیڈ پر کھڑی ہوئی سامنے کھڑے سکندر کے کندھوں کے گرد بازو ڈالے نزدیک ہوئی تھی۔۔ سکندر ہمیشہ کی طرح ساکت ہو گیا۔"ایسے... اسنے چہرا قریب کر کے کہا۔"۔۔۔ سکندر نے نظریں جھکالیں۔"مجھے ایسی محبت کرنی نہیں آتی۔"۔۔۔ عزہ نے اسکی پلکوں کو نرمی سے چھوا۔

"I LOVE YOU...!"

ایسی محبت بھی نہیں کرنی آتی۔ اسنے نرمی سے پوچھا۔ سکندر نے بمشکل گہرا سانس بھرا اسکی ادائیں اسکے دل میں طوفان برپا کر رہی تھیں اسنے نظریں اٹھائی اسے دیکھا۔۔"نہیں... یک لفظی جواب دیا۔"۔۔۔"کوئی بات نہیں میں سیکھادوں گئی۔ عزہ نے اسکے چہرے پر اپنے نرم ہاتھوں کو ہلکے سے پھیرا پھر پیچھے ہٹ گئی۔ بیڈ سے اتری اور واشروم میں بند ہو گئی۔"سکندر نے اسکے جاتے آنکھیں کھولیں سینے پر ہاتھ دھرا گہرا سانس لیا۔"محبت سکھانے کے چکر میں یہ لڑکی کسی دن بری طرح پھنسے

گئی "اسنے گردن میں ہاتھ پھیرتے بند دروازے کو گھورتے کہا۔۔۔عزہ جانتی تھی وہ محبت کرتا ہے مگر مانتا کیوں نہیں ہے اس وجہ کو وہ ڈھونڈ کے بھی نہیں ڈھونڈ پا رہی تھی مگر آج کا دن اسنے ایک عزم کے ساتھ شروع کیا تھا سکندر کے دل میں اپنے لیے چھپی ہوئی محبت کو اجاگر کرنے کا سفر وہ شروع کر چکی تھی۔اور یہی قدم اسے ایک دردناک حقیقت کی طرف لے جانے والا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سب اس وقت آفس میں موجود تھے آریان کی ٹیم پیچھے صوفوں پر بیٹھی جبکہ ینگ ٹیم ٹیبل کے ارگرد کھڑی تھی۔یحییٰ کے اشارے مسلسل چل رہے تھے جنہیں وہ تینوں سرے سے اگنور کر رہے تھے آریان کسی فائل کو ریڈ کر رہا تھا۔۔۔

بڑے پاپا آپ اپنی بات کریں مجھے کچھ اہم بتانا ہے آپ کو..؟

ہاں بتاؤ..."مرسلین نے ایک نظر یحییٰ کو دیکھ گلا صاف کیا۔اسکے پسینے چھوٹ رہے تھے۔"۔۔۔"بڑے پاپا..."...دراصل بڑے پاپا مرسلین بھائی آپ سے اپنی رخصتی کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔یہ کمینا جھوٹ...!۔۔۔دیکھیں طہ بھائی کو بھی میری بات بری لگ گئی کیونکہ وہ بھی بول رہے تھے کہ انہیں اپنا ہنی مون پلان کرنا بھابھی کے ساتھ۔۔وہ جو اسکی درگت بنوانے آئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھے یحییٰ نے سب کے سامنے انہیں ہی شرم سے پانی پانی کر دیا تھا۔ فیصل اور حمزہ اپنے اپنے سپوت کو کن اکھیوں سے گھورنے لگے۔۔ میں بتاتا ہوں آریان انکل۔۔۔۔ اب احمر بھی انکی سائیڈ لے گا بڑے پاپا کیونکہ یہ بھی کچھ دیر پہلے اپنی بیوی کی یاد میں خودکشی کے پلانز بنا رہا تھا۔۔ احمر، مرسلین اور طہ اپنی جگہ بھونچکے رہ گئے تھے جبکہ نتاشا اور امیمہ یحییٰ کی اتنی چالاکی پر عش عش کر اٹھی تھیں۔ وہ دونوں اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے جبکہ احمر کے چہرے کے زاویے بیوی کے ذکر پر خطرناک حد تک بگڑے تھے جسے نتاشا نے بغور دیکھا تھا۔

کیسے بھائی ہو تم لوگ۔۔ بہن لاپتہ ہے تم لوگوں کی اور تمہیں اپنے ٹرپ اور تمہیں رخصتی کی پڑی ہے۔ فیصل ان دونوں پر چڑھ ڈورا۔

ان دونوں نے یحییٰ کو خونخوار نظروں سے دیکھا جسنے نامحسوس انداز میں ان کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔ رہنے دو فیصل ان سب کو اپنی اپنی لائف انجوائے کرنے کا پورا حق ہے۔ آریان نے تحمل سے کہا۔ انہوں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا بڑے پاپا یحییٰ اپنا کارنامہ چھپانے کیلئے جھوٹ بول رہا ہے۔ نتاشا فوراً بولی۔

یہ سب باتیں بعد میں ہوں گئیں نتاشا بیٹا ابھی جس کام کیلیئے آپ سب کو بلایا گیا ہے وہ سن لیں۔ آریان نے انتہائی سیریس انداز میں کہا تو وہ سب اسکی طرف متوجہ ہو گئے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

عزہ اینارہ کے ساتھ لان میں بیٹھی تازہ ہوا میں خود کو پر سکون محسوس کر رہی تھی جونہی وسیع سفید رنگ کا گیٹ وا ہوا اور کالے رنگ کی گاڑی راہداری سے ہوتی وسعت پورچ پر آ رکی۔ گارڈز نے جھک کا دروازہ کھولا سکندر بلیک پینٹ کوٹ میں کوٹ کے بٹن بند کرتا باہر نکلا وہ عزہ کو دور سے ہی دیکھ چکا تھا عزہ اسے دیکھ خوشی سے چہکتی اسکی طرف لپکی۔ اور کسی کا بھی لحاظ کیے بنا ایکدم سے سکندر کے کشادہ سینے میں چھپ گئی۔ اسکے رد عمل پر سکندر نے گلاسز اتار کر اپنے گارڈز کو ترچھی نظر سے دیکھا جو سر جھکائے وہاں سے نکل گئے۔ "کیا ہوا عزہ..؟" سکندر نے اسکے گرد باہوں کا حصار باندھا۔ جب باہر سے واپس آتے ہیں تو سلام کرتے ہیں۔ عزہ نے اسے ٹوکا۔ "اسلام علیکم..! کہتے وہ ذرا سا ہچکچایا کیونکہ وہ پہلی بار کسی کو سلام کر رہا تھا"

شام ہو چکی ہے حازق آپ نے کہا تھا آپ تھوڑی دیر تک واپس آ جائیں گئیں۔ اسکے سلام کا جواب دیتے عزہ نے شکوہ کیا۔ سکندر نے گہری سانس کھینچی وہ لڑکی اس سے زیادہ ہی امیدیں وابستہ کرنے لگی

تھی۔"میں بزی تھا عزہ مجھے اور بھی بہت کام ہوتے ہیں۔"وہ اسے نرمی سے دور کیے آگے چل پڑا۔ عزہ اسکی پشت دیکھتی رہ گئی۔وہ اسکے دن بادن خود پر طاری ہوتے طلسم سے جتنا بچ رہا تھا وہ اتنا ہی اسکے سر پر سوار ہو رہی تھی اگر وہ شہزادوں جیسی شکل وصورت رکھنے والا گینگسٹر تھا وہ بلند حوصلوں اور اونچی اڑان کی خواہش رکھنے والی اپسرا تھا انکی ہر عادت ایک دوسرے سے مختلف تھی سوائے ایک کے ...وہ دونوں ہی اپنی صدی کے انتہائی ضدی مشہور تھے۔

ایک محبت سے بھاگ رہا تھا جبکہ مقابل اسے اپنی محبت میں پورپور ڈبونے کی ٹھانی بیٹھی تھی۔۔تم نے بریک فاسٹ کیا تھا..؟اسنے کمرے میں آتے سوال کیا۔عزہ مسکراتی اسکے پیچھے آئی۔"آئی لو یو...اسکی مسکراہٹ عجیب تھی"۔۔۔سکندر نے اسکی آنکھوں میں جھلکتی شرارت دیکھی۔میڈیسن لی تھی..؟"آئی لو یو۔"۔۔۔دوپہر کا کھانا کھایا تھا..؟"آئی لو یو۔"۔۔۔ریسٹ کیا تھا..؟"آئی لو یو."...اسکی مسکراہٹ گہری ہو رہی تھی۔"وہ ہار نہیں مان رہا تھا پیچھے ہٹنے کو راضی عزہ بھی نہیں تھی"۔۔۔سکندر نے دلچسپ نظروں سے اسکا معائنہ کیا۔عزہ کی مسکراہٹ مدھم ہوئی۔وہ چلتا آگے آیا اور قریب رک گیا۔"تمہاری ننھی سی جان کسی دن بہت بڑے عذاب میں پھنسے گی ڈرامہ کوئین اور اس دن تم بہت پچھتاؤ گی۔"اسکے گال کو دو انگلیوں سے ٹریس کرتے سکندر نے اسے باز رکھنے کو ڈرانا

چاہا۔ عزہ نے اپنی گہری نیلی آنکھیں اسکی نیلی روشن آنکھوں میں گاڑھی اور مسکائی۔ "ابھی تو جان آپ کی عذاب میں لگ رہی ہے مجھے مسٹر کنگ آف ٹریجڈی" وہ آریان ملک کی بیٹی تھی اللہ اللہ سکندر حاذق مغل ہمیشہ یہ بات کیوں بھول جاتا تھا۔ کیوں اسے یاد نہیں رہتا تھا کہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ اسکی مسکراہٹ کو اگنور کیے وہ واشروم میں بند ہو گیا۔

عزہ اینارہ کے روم میں تھی شام کے سات بج چکے تھے سکندر گھڑی دیکھتا اسکا انتظار کر رہا تھا حان اسکے قریب کھڑا تھا۔

یار حان معلوم کرو یہ لڑکی اس صدی میں تیار ہو جائے گئی یا نہیں..؟ اسنے کوفت سے کہا۔ وہ اینی کے کمرے کی طرف جاتا۔ نظر سیڑھیوں سے اترتی اس اپسرا پر ٹھہر گئی۔۔۔ بھائی آپ کی اکلوتی دیوانگی... میرا مطلب ہے اکلوتی بیوی... سکندر کی گھوری پر یاحان نے فوراً درستگی دی۔ وہ پلٹا اور اسی لمحے سکندر حازق مغل کی دنیا رک سی گئی اسے لگا آس پاس کی ہر شے رک گئی ہے وقت تھم گیا ہے اسکے دل نے بے ساختہ بیٹ مس کی تھی وہ بنا پلکیں جھپکائے مبہوت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ عزہ کیلئے اسنے خود سرخ رنگ کی ویلوٹ کی فلئیر لانگ نفیس سی میکسی پسند کی تھی ساتھ سفید نگینوں والی جیولری مگر سر پر اوڑھے ہم رنگ حجاب پر آج سکندر کو اپنی پسند پر رشک محسوس ہوا تھا۔ وہ اسکا شوہر تھا مگر

اسے محبت اور بیوی والے حقوق دینے سے انکاری تھا وہ اسکی بیوی تھی جو اسکے ہر فیصلے کے بعد بھی خود کو اسکی امانت سمجھ کے ڈھک کے رکھنا فرض سمجھتی تھی۔اسنے جیولری نہیں پہنی تھی میک اپ کے نام پر صرف اسکے ہونٹوں پر سرخ رنگ کا میٹ لگا تھا جسے ایناره نے ضد کر کے لگایا تھا وہ خود وائیٹ کلر کے تھری پیس میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کیے چہرے پر اپنی ہمشیہ رہنے والی سنجیدگی اور ساحرانہ شخصیت سنبھالے کھڑا تھا۔عزہ ہیلز میں آہستگی سے چلتی اسکے سامنے آرکی۔حان مسکرا تا ذرا سائیڈ ہو گیا وہ اب بھی اسی پوزیشن میں اسے دیکھ رہا تھا عزہ نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی "جن سے محبت ہو جانے کا ڈر ہو پھر انکو یوں نظر بھر کر دیکھا نہیں کرتے... کہ دل میں اٹھتے وبالوں کو پھر سکون صرف محبوب کی پناہیں ہی عطا کر سکتی ہیں۔" وہ معنی خیزی سے بہت گہری بات کہہ گئی تھی۔سکندر کا حلق تک خشک ہوا تھا وہ گردن میں ہاتھ پھیر تا یوں نظریں چرا گیا جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

طہ،احمر،مرسلین اور حمزہ یحییٰ کی طرف تھے جبکہ امیمہ کی طرف نتاشا اور ملائکہ تھی۔۔۔مجھے لگتا یہ بہت اوور ہو جائے گا ملائکہ آنی۔۔اسنے خود کو بڑے سے آئینے میں دیکھتے پریشانی سے کہا۔"نئی نویلی دلہن ایسی ہی ہوتی ہے دل۔نتاشا ہنسی۔اسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا"۔۔۔ڈیڈ آپ لوگ مجھے ایسے تیار کر

رہے ہیں جیسے آج میری بارات ہو۔۔ حمزہ جو اسکی ٹائی سیٹ کر رہا تھا مسکرا دیا۔ "وہ دن بھی جلدی آئے گا...، مگر ابھی بارات نہیں ولیمہ گزرا ہے تمہارا۔ حمزہ کی مسکراہٹ پر یحییٰ خجل سا ہوا"

چلیں سب ریڈی ہے تو... آریان نے اندر آتے کہا۔ جی بھائی لڑکی کی تیاری کا پتہ کروائیں دولہا ریڈی ہے۔ حمزہ ہنسا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔ دو کمرے آمنے سامنے تھے۔ لڑکے والے فرنٹ ڈور کھولے کمرے سے باہر نکلے سامنے یحییٰ تھا لڑکی والے بھی کمرے سے باہر آئی تھیں آگے امیمہ شاہ تھی۔ دونوں کی نظریں بیک وقت ایک دوسرے کی طرف اٹھیں۔۔ دونوں نے ہی ایک دوسرے کو سر تا پیر بغور دیکھا۔ یحییٰ کا دل الگ ہی رو میں دھڑکنے لگا پسینے کے ننھے قطرے امیمہ کے ماتھے پر بھی چمکنے لگے تھے۔ "ریلیکس پرنسیس یہ صرف ڈرامہ ہے کچھ دیر کا۔۔ پھر سب نارمل ہو جائے گا۔ طہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھے اسے مطمئن رہنے کو کہا۔ تو وہ بھی گہرا سانس لیتی مسکرا دی۔ جبکہ طہ کی منطق پر یحییٰ کا دل چاہا اپنے بھائی کا سر پھاڑ دے۔ جو اسکا دل جلا رہا تھا"

میری بہن کو تنگ کیا تو تمہارے سارے دانت توڑ دوں گا۔ مرسلین نے کسی کا بھی لحاظ کیے بنا یحییٰ کو گڑکا۔ "آج تنگ نہیں کروں گا باقی کی ساری زندگی کی گرینٹی میں نہیں دیتا۔ وہ بھی یحییٰ میر تھا اسکے جملے پر طہ اور احمر نے ہنسی دبائی تھی"۔۔۔ بہت ہوئی باتیں اب ہمیں اصل مقصد کی طرف بڑھنا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

چاہیئے۔ملائکہ کی آواز پر وہ سب اکٹھے ہو گئے۔ طفیل سے انہیں کوئی خبر نہیں مل پائی تھی بادشاہ چالاک تھا اسنے اپنے خاص بندے کو بھی اپنے مخصوص علاقے کے متعلق نہیں بتایا تھا اب انکی ساری امیدیں خضر آشام پر ٹکی تھیں جو حرب فجار کا خاص آدمی تھا اسکو اگواہ کر کے کچھ بھی پوچھنا فضول تھا کیونکہ وہ اسکا وفادار تھا اسلئے آریان نے یحییٰ اور امیمہ کو اس پارٹی میں بھیجنے کا پلان بنایا جو خضر نے اپنے فارم ہاؤس پر رکھی تھی جب بھی کوئی بڑی ڈیلنگ ہوتی تو اسکی خوشی میں جشن منایا جاتا تھا آج اسی بات کا فایدہ اٹھاتے وہ سب انہیں ہی چکما دینے والے تھے۔ مرسلین اور باقی ینگ پارٹی لوگوں کی نظر میں آئی ہوئی تھی سوائے امیمہ اور یحییٰ کے تو اسلئے آج انہیں وہاں بھیجا رہا تھا جو ان سے بظاہر ڈیلنگ کرنے کو جا رہے تھے مگر اصل مقصد خضر سے حرب کی موجودگی کا معلوم کروانا تھا۔

فیصل اپنے جان کے ٹوٹے کو نظروں میں بھرے اسکا ماتھا چومے گاڑی تک چھوڑ کے آیا تھا اسکی فکر بنتی تھی وہ اپنی پرنسیس کو دشمنوں کے علاقے میں بھیج رہا تھا۔ انکی حفاظت کیلئے ینگ پارٹی ایک گاڑی میں فارم ہاؤس سے کچھ دوری پر رکی تھی جبکہ آریان کی ٹیم فارم ہاؤس کی بیک پر موجود تھی گن ان دونوں کے اپنے پاس بھی موجود تھی امیمہ نے کان میں بلوٹوتھ لگا رکھے تھے جس کو اسنے بالوں سے چھپایا تھا۔ گرے پینٹ کوٹ میں وہ سادگی میں بھی وہاں موجود لڑکیوں کے دلوں پر وار کر رہا تھا۔ جبکہ امیمہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رائل بلو کلر کی میکسی میں موجود تھی۔۔۔گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے سنو وائیٹ میں ہوں تمہارے ساتھ... اسکے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ یحییٰ نے داخلی دروازے پر کھڑے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں لپیٹا تھا امیمہ کا دل اس افتاد پر شدت سے دھڑکا مگر چہرے پر سنجیدگی اور کچھ مسکراہٹ سجائے وہ دونوں اس پارٹی میں داخل ہوئے۔وہ وہاں کپل بن کے گئے تھے۔خضر جو سب کو ویلکم کر رہا تھا انہیں آتے دیکھ انکی طرف بڑھ گیا۔سلام سلام ینگ مین وہ خوشدلی سے انکی طرف بڑھا اور اسکی وجہ وہ جھوٹ تھا وہ انکے ساتھ ڈلینگ کا ارادہ رکھتے تھے خطرناک ویپنز، اور ڈرگز وہاں ہر طرح کی ڈیلنگ ہوتی ہے۔۔وعلیکم اسلام خضر صاحب بڑا خوشی ہوئی آپ نے ہمیں ایک موقع دیا۔یحییٰ کا ایکٹنگ موڈ آن ہو چکا تھا۔ان سے ملیئے یہ ہیں ہماری پیاری زوجہ محترمہ... یحییٰ نے اسکی کمر کے گرد بازو رکھے انتہائی محبت سے کہا۔۔اسلام علیکم۔۔۔ینگ لیڈی۔۔وللہ حبیبی آپکی زوجہ محترمہ بہت خوبصورت ہے۔خضر نے اسے گہری نظروں سے تکتے کہا۔۔یحییٰ کا موڈ بگڑا۔بلکل حبیبی مگر یہ تعریف کرنا صرف ہمارے کو پسند ہے کیونکہ زوجہ یہ ہماری ہے کوئی اور اسے دیکھے بھی تو مارا ہم اسکا دماغ میں گولی اتار دیتا ہے۔۔۔وہ بظاہر مسکرا کر بولا۔خضر کو جھٹکا لگا جبکہ امیمہ کا دل چاہ رہا تھا سامنے کھڑے بندے کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے۔اللہ کے بندے تم تو برا مان گئے۔وہ بھی مسکرا کر بولے اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکا کندھا تھپتھپا کر پارٹی انجوائے کرنے لگ گئے۔۔۔تمہارا دماغ سیٹ ہے یحییٰ خبر دار اگر اب تم نے میرا ہاتھ پکڑا تو..."ہاتھ پکڑا ہی تھا کونسا کھا گیا ہوں تمہیں۔۔یحییٰ چڑ گیا۔"بلوٹوتھ میں ابھرتی آواز سپیکر سے باہر ابھری وہ سب انکی لڑائی سنے سر پکڑ گئے۔"جسٹ ریلیکس دل وہ تمہارا نقلی شوہر ہے۔نتاشا نے جیسے اسے یاد دلانا چاہا۔"امیمہ ہنکار بھر کے رہ گئی۔"انشاءاللہ اصلی شوہر بھی بن جاؤں گا۔ایئر بگ سے اسکی آواز سنے یحییٰ نے بھی فقرہ اچھالا۔"

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ حرب فجار کے بڑے سے فجار مینشن میں داخل ہوئے۔ان دونوں کا پرتپاک استقبال کیا تھا وہ دونوں اس فنکشن کے مین ناٹھی ہوتے تب بھی ان سے کسی کی نظریں ہٹنے سے انکاری ہوتی۔وہاں موجود تمام کرپٹ لوگ اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ ہی موجود تھے جو کہ صرف دنیا کے سامنے بیویاں تھیں وگرنہ انکے معشوقوں کے قصے عام تھے وہ الگ بات تھی وہ کالی دنیا کے جرائم کے وہ طاقتور کیڑے تھے جن کے سامنے لوگوں کی زبان تالو سے چپک جاتی تھی۔"کوئی بھی ایسی ویسی حرکت مت کرنا عزہ نا کسی سے لڑائی کرنا...قدم قدم اسکے ساتھ لیتے سکندر نے اسے تنبیہہ کی۔"..."مجھے اگر کسی نے گھور کر دیکھا تو میں اسکا منہ توڑ دوں گئی اس سے زیادہ کچھ نہیں کروں گئی۔سب کی نظریں خود پر ٹکے دیکھ وہ

پر اعتمادی سے بولی"۔۔۔تمہارا شوہر یہاں موجود ہے تمہیں کوئی نظر بھر کے دیکھنے کی جرات بھی نہیں کر سکتا۔۔بے فکر رہو۔۔۔اسکے لہجے میں پہلی بار شوہر والا استحقاق محسوس کرے عزہ ہواؤ میں اڑنے لگی۔۔"تم تو مصروف ہی ہو گئے ہو میرے چیتے۔حرب اسکے بغل گیر ہوا"۔۔۔"جی ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔اسنے تحمل سے انکی تائید کی تو حرب بھنا اٹھا"۔۔۔عزہ کو ان دونوں نے طریقے اور ادب سے سلام کیا جسکے جواب میں عزہ نے مصنوعی مسکراہٹ میں سر ہلا کے سلام کا جواب دیا تھا اس پل وہاں موجود تمام لوگوں کو اس سنکی گینگسٹر کی بیوی نکچڑی اور مغرور معلوم ہوئی تھی اور وہ تھی بھی ایسی نامحرم کو لمٹ میں رکھنے والی۔تب ہی انکے قریب مہتاب صاحب اور انکے پیچھے مسز مہتاب بھی سکندر اور حرب کے قریب آئیں۔چونکہ انکے شوہر کی نظر عزہ سے ہٹ نہیں رہی تھی وہ عزہ کو تیکھی نظروں سے گھورنے لگی۔۔"کافی دنوں بعد نظر آئے ہو ایچ ایم...اسنے مصافحہ کیا"۔۔۔میں تو منظرِ عام پر ہی تھا تم ہی غائب ہو گئے تھے۔سکندر نے مسکراتے طنز کیا۔کیونکہ مہتاب قصوری سمگلنگ کیس میں بری طرح پھنسنے کی وجہ سے انڈر گراؤنڈ ہو گیا تھا۔"ہاہاہا...ویسے میں سوچ ہی رہا تھا تمہاری طرف آنے کا..دیکھنا چاہتا تھا اس لڑکی کو جسکی قسمت تم جیسے سنکی کے ساتھ لکھی ہوئی تھی۔۔مگر باخدا تمہاری بیوی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ مجھے بہت سمجھدار بھی لگ رہی ہیں۔اسنے عزہ کو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گھورتے دلچسپی سے کہا۔"۔۔۔"بیشک میری بیوی بہت خوبصورت ہے مگر اسکی خوبصورتی سے زیادہ مجھے اسکی فائیٹنگ سکلز پسند ہیں دشمن کے ہاتھ اور منہ وہ مجھ سے بھی بہتر انداز میں توڑ لیتی ہے"سکندر نے اسکی کمر کو جکڑے خود میں بھینچ کر مسکراتے سرد سپاٹ لہجے میں کہا تو مہتاب کھسیانی ہنسا۔عزہ صرف مسکرا سکی۔"تم پہلے سے کئی زیادہ ڈھیٹ اور منہ پھٹ ہو گئے ہو سکندر... مہتاب نے جلے بھنے انداز میں کہا۔"۔۔۔"میں جہنم کی آگ اور مقدس پانی دونوں ہوں اور یہ آپ کے ذائقے پر منحصر کرتا ہے آپ میرے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں"اسنے مہتاب قصوری سمیت بادشاہ اور حرب کو شعلہ بار نظروں سے دیکھتے برفیلے لہجے میں کہا تھا۔وہ نڈر تھا اسکے لہجے میں خوف کی رمق تک نہیں تھی عزہ جانتی تھی وہ جہاں کھڑے ہیں وہاں موجود تمام لوگ انکے دشمن ہیں اس پر سے سکندر کا باغیانہ انداز اسے متاثر کر گیا تھا۔۔۔وہاں سب جانتے تھے مہتاب کی سکندر سے ہمیشہ ٹکر رہی ہے۔۔سکندر اسے ٹیبل کی طرف اشارہ کیے خود حرب کے ساتھ باہر نکل گیا اس سے پہلے اسنے بادشاہ کو عزہ کا خیال رکھنے کا اشارہ دیا تھا جبکہ اسکا شوہر اطمینان سے باہر آیا کیونکہ وہ جانتا تھا اسکی بیوی اپنی حفاظت کرنا بہت اچھے سے جانتی ہے۔۔۔"خضر نے بتایا ہماری دوسری ڈیلنگ بھی ڈن ہو چکی ہے۔حرب کے لہجے میں جیت کی خوشی تھی"۔۔۔"کیا واقعی.؟سکندر حیران سا ہوا۔"۔۔۔حرب کو اسکے لہجے پر تشویش

ہوئی۔کیوں نہیں ہونی چاہیئے تھی۔"نہیں میر اوہ مطلب نہیں تھا دادادراصل میں سوچ رہا تھا میرے سسر صاحب کے ہتھے کیسے نہیں چڑھا وہ...؟اسنے شاہانہ انداز میں کہا۔"۔۔۔حرب تلملا اٹھا سسر لفظ پر۔وہ میرا خاص آدمی ہے سکندر کوئی کاٹھ کا الو نہیں...جو محبت کے جال میں خود کو پھنسا کر اپنا کام ہی بھول جائے۔وہ طنز تھا سکندر کا جاندار قہقہہ ابھرا۔حرب دادا نے مٹھیاں بھینچ لیں۔"میں صرف ایک عورت کیلئے عقل سے پیدل ہوا ہوں وگرنہ ہوں میں آج بھی وہی سنکی گینگسٹر چاہیں تو الجھ کے دیکھ لیں۔"اسکا انتہائی تحمل حرب سے برداشت نہیں ہوا۔"میں سمجھ رہا ہوں سکندر تم مجھے اپنا دشمن کیوں سمجھنے لگے ہو۔۔کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں رہا۔؟"...ایسی کوئی بات نہیں ہے دادا بشرطیکہ میں نے کسی پر بھی بھروسہ کرنے کے بارے میں محتاط رہنا سیکھا ہے کیونکہ نمک اور چینی ایک جیسے نظر آتے ہیں۔"اور جو تم اپنی بیوی پر اندھا اعتبار کر رہے ہو...اسکا کیا..؟"...وہ بیوی نہیں دیوانگی ہے میری...اس پر سکندر حازق مغل انکھیں بند کر کے یقین کرتا ہے..کیونکہ وہ مجھ پر یقین کرتی ہے۔نرم مسکراہٹ میں وہ اسے باور کرواتا اندر بڑھ گیا۔عزہ وہی بیٹھی تھی جب مہتاب ایکبار پھر اسکی طرف آیا اور چیئر گھسیٹ کر وہاں بیٹھ گیا۔عزہ نے حاذق کی تلاش میں نظریں گھمائیں۔وجہ ڈر نہیں خود پر قابو رکھنا تھا۔"میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ برا نا مانیں تو.؟"۔۔۔"میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بہت زیادہ برا مانوں گئی اسلئے آپ رہنے دیں۔" اسنے دوٹوک کہا۔ مہتاب کو وہ دونوں میاں بیوی ایک جیسے ہی بد تمیز لگے تھے۔ "ویسے آپ بتا ہی دیں آپ سکندر جیسے وحشی گینگسٹر کے ساتھ ساری حقیقت معلوم ہوتے ہوئے بھی کیوں رہ رہی ہیں. ؟ اسنے استہزائیہ ہنستے پوچھا۔"

بلکل ویسے ہی جیسے آپ کی بیوی آپکا گھٹیا پن جانتے ہوئے بھی آپ کے ساتھ رہ رہی ہے۔ عزہ اسکے ہنستے چہرے کو دیکھ شعلہ بار لہجے میں بولی۔ مہتاب کی ہنسی اڑن چھو ہوئی۔ "خیر میں نے ویسے ابھی گھٹیا پن کا مظاہرہ کیا نہیں تھا۔۔ مہتاب نے عزہ کا ٹیبل پر دھرا ہاتھ پکڑا۔ عزہ کی بس ہوئی اسنے اپنے دائیں ہاتھ کا تھپڑ گھوما کر مہتاب کے بائیں گال پر مارا۔ وہاں سب اسطرف متوجہ ہوئے"... مہتاب قصوری کا چہرا دھواں دھواں ہو گیا۔ آج کے بعد ہاتھ لگانے کی جرات مت کرنا مجھے۔ عزہ نے اسے وارن کیا فنکشن میں سناٹا چھا گیا۔ سب نے سنا تھا سنکی گینگسٹر ایچ ایم کی بیوی بہادر ہے مگر اسکی بہادری کا مظاہرہ دیکھ وہ سب شوکڈ ہوئے کھڑے تھے۔ "یہ کیا بد تمیزی ہے لڑکی تم نے میرے خاص آدمی پر ہاتھ اٹھانے کی جرات کی بھی کیسے. ؟"... جیسے اسنے مجھ سے واہیات بات کرنے کی جرات کی بلکل ویسے ہی.. عزہ غصے کی زیادتی سے چیخی۔ سکندر جو حان کی کال پر لان میں چلا گیا تھا شور سن کے وہاں آیا جہاں عزہ حرب کے سامنے ڈٹ کر کھڑی تھی اور مہتاب اسے سرخ انگارہ ہوتی نظروں سے گھور رہا

تھا۔۔" سمجھاؤ اپنی بیوی کو سکندر... وہ جس دنیا میں آئی ہے وہاں ایسے ہی لوگ ہیں اور یہاں کا طریقہ کار یہی ہے"... سکندر کو لگا عزہ ایک تھپڑ ابھی حرب فجار کو بھی جڑ دے گئی۔ وہ جلدی سے آگے بڑھا اور عزہ کو اپنی اوٹ میں لے لیا۔ مگر اسکا اپنا غصہ سوا ہو رہا تھا وجہ سے عزہ بھی نامعلوم تھی۔

غلط بات نہیں کریں دادا۔۔۔ مہتاب معافی مانگو میری بیوی سے..! اسنے دونوں کو کڑے تیوروں میں دیکھتے کہا۔"اس میں کونسی غلط بات ہے اور مہتاب کیوں معافی مانگے گا اس کل کی آئی لڑکی سے ..."... یہ کل کی آئی لڑکی سکندر حاذق مغل کی بیوی ہے وہ آپ لوگوں کی دنیا میں نہیں میری زندگی میں آئی ہے یہ واہیات طریقہ کار آپ لوگوں کا ہو گا میری بیوی کیلئے کسی کے منہ سے ایک غلط لفظ بھی برداشت نہیں کروں گا۔"میں اسے تھپڑ نہیں مارنا چاہتی تھی اسنے پہلے میرا ہاتھ پکڑا۔"۔۔۔ عزہ سکندر کو غصے میں دیکھ بولی۔ سکندر نے جھٹکا دے کر اسے اپنے سامنے کیا اور ویسٹ سے گن نکالی۔"تو میں مر گیا تھا کیا.. تم نے کیوں اسے تھپڑ مارا۔؟"وہ دھاڑا۔ سب دم بخود کھڑے تھے۔ عزہ اسے اس قدر غصے میں دیکھ حیران ہی ہوئی مگر پھر اسکا غصہ بھی بڑھنے لگا۔"غلطی اس انسان کی تھی میری نہیں... آپ مجھ پر چلا رہے ہیں کیونکہ آپ کو برا لگا میں نے آپ کے دوست کو تھپڑ مارا۔ اسے جو سمجھ آیا وہ غصے میں بول گئی۔"۔۔۔ سکندر نے مہتاب کے ہاتھ پر گولی چلائی۔ اور اسے کھینچ کر خود میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھینچا۔ مہتاب کی ہلکی سی چیخ نکلی۔ عزہ کی آنکھیں نم سی ہوئیں۔ مگر سکندر پر ایک بار پھر جنون سوار ہوا تھا۔ "سکندر حازق مغل صرف دشمن بناتا ہے دوست نہیں... وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ مجھے برا نہیں لگا مجھے تم پر شدید غصہ آرہا ہے میں یہاں موجود تھا میں اس انسان کا ہاتھ جڑ سے کاٹ کے پھینک دیتا مگر تم نے کیوں اس انسان کو چھوا۔ "عزہ لمحہ بھر ساکت رہ گئی یہ کیسی عجیب منطق تھی کیا اب اس پر پابندی تھی کہ وہ کسی نامحرم کو چھو بھی نہیں سکتی۔ ہاں یہ پابندی ہی تھی جب اسکی حفاظت کیلئے اسکا شوہر موجود تھا تو وہ کیوں ایسا کرے گئی۔

اسنے سکندر کو پاکستان بھیج کر زندگی کی سب سے بڑی غلطی مول لی تھی اس پل حرب فجار کو اس بات کا شدت سے احساس ہوا۔ "تم نے مجھ پر گولی چلا کے اچھا نہیں کیا سکندر اسکا بدلہ تمہیں چکانا ہو گا"۔۔۔ "آج ہاتھ میں گولی ماری ہے آئندہ میری بیوی کے راستے میں بھی نظر آئے تو اگلی گولی سیدھا تمہارے سینے میں ماروں گا"۔۔۔ وہ شدت ضبط سے دھاڑا۔ عزہ کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل گیا۔ پیچھے کھڑے تماشائی اس شخص کا ایک عورت کیلئے جنون دیکھ ششدر رہ گئے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

سب لوگ ملک ولا لوٹ چکے تھے سوائے آریان ملک کے وہ رات کے اس پہر بھی آفس میں موجود صوفے پر شکست خورسا بیٹھا کھڑکی سے اندر آتی چاند کی روشنی کو سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا انکا پلان کامیاب ہونے والا تھا مگر کمشنر کی وہاں موجودگی پر سب کیے کرائے پر پانی پھر گیا تھا۔ آریان کی ٹیم اور ینگ پارٹی خضر کو تو دبوچ چکی تھی مگر اسنے وفاداری کا ثبوت دیا اور گلے میں لٹکے لاکٹ میں سے چھپا زہر منہ میں ڈالے وہ انکے ہاتھوں میں ہی دم توڑ گیا۔ وہ اٹھا باوضو ہو کر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوا دو رکعت نفل ادا کیے اور دعا میں اٹھائے ہاتھوں سے پہلے اسکی دردناک سسکیاں وہاں گونجنے لگی۔ انسان بعض اوقات سمجھتا ہے کہ مال و دولت، رتبہ اور شہرت ہی ہر شے ہے جو اسکے دنیاوی مسئلے کا حل ہے۔ مگر یہ نادان انسان یہ بھول جاتے ہیں کہ کبھی کبھار ہر آزمایش کا حل پیسے اور شہرت سے نہیں ملتا۔ کچھ آزمائشوں کو سر کرنے کیلئے اللہ کے ساتھ ہمارا مضبوط تعلق قائم ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ آریان ملک آج ایک بار پھر اس ذات کے سامنے ویسے سسک رہا تھا جیسے وہ اکیس سال پہلے رویا تھا اسوقت اسنے دعا اپنی بیوی کے حصول کیلئے کی تھی آج وجہ اسکی بیٹی تھی وہ کبھی اپنے رب کو نہیں بھولا تھا مگر آزمائشیں بھی اللہ کے پیارے بندوں پر ہی آتی ہیں تاکہ وہ انہیں اپنے مزید قریب کر سکے۔ آج بھی ہمیشہ کی طرح وہ اس پاک ذات کے سامنے جھکا اپنی بیٹی کی خیر و عافیت کیلئے گڑگڑا رہا تھا

اور وہ ذات کب کس لمحے ہماری سن لے ہمیں تھوڑی نا معلوم ہوتا۔۔"میں واپس نہیں جا سکتا...میں کیسے واپس جاؤں خدایا میری بیوی مجھ سے میری بیٹی کے متعلق پوچھے گئی تو میں اسے کیا جواب دوں گا۔وہ اسے حوصلے دینے والا آج خود سجدے میں گرا زار و زار رو رہا تھا اسکا صبر نہیں ٹوٹ رہا تھا مگر وہ انسان تھا تھک رہا تھا"وہ یونہی سجدے میں روئے جا رہا تھا اچانک آہٹ اسکے کانوں میں پڑی وہ جانتا تھا باہر کون ہو گا وہ یونہی کچھ دیر سجدے میں رہا اور پھر اٹھ کر جائے نماز فولڈ کی اور باہر نکلا جہاں ملائکہ وقاص فیصل اور حمزہ چہرے پر ڈھیروں اداسی سجائے بیٹھے تھے۔اسے دیکھتے ہی وہ دونوں آریان کے گلے لگے تھے۔ہم آپ کو کمزور ہوتا نہیں دیکھ سکتے بھائی پلیز آپ روئیں نہیں۔۔کہنے والا فیصل تھا جسکی اپنی آواز بھرا گئی تھی آریان نے گہری سانس بھری اسے انہیں بھی سنبھالنا تھا وہ کیسے ہار مان سکتا تھا آسودہ سا مسکراتے انہیں دلاسے دیئے وہ سب ملک ولا لوٹ گئے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

صبح کا اجالا ہر طرف پھیل رہا تھا ایسے میں کھڑکی سے آتی روشنی اسکے چہرے پر پڑی تو اسکی آنکھ کھلی اسنے دیکھا وہ جائے نماز پر ہی سو گئی تھی۔کل رات جو کچھ بھی ہوا اسکے بعد حازق کا غصہ یونہی ساتویں آسمان پر تھا وہ عزہ کو کمرے تک چھوڑے خود جم روم میں بند ہو گیا۔اسکے بعد وہ کمرے میں نہیں آیا تھا

عزہ بھی اس سے خفا تھی اسلئے باہر نہیں گئی۔وہ تہجد پڑھ کر کافی دیر آریان حیام کیلئے دعا کرتی رہی تھی۔جب چوٹ کسی بہت اپنے سے ملے تو سب سے پہلے یاد ماں باپ ہی آتے ہیں۔وہ بھی انہیں یاد کرتے وہی سو گئی تھی۔کمرے کا دروازا کھلا سکندر جو سوچ کر آیا تھا وہ ابھی تک سو رہی ہو گئی اسے جائے نماز پر بیٹھے دیکھ اسکے قدم کچھ دوری پر ہی رک گئے تھے آہٹ پر عزہ نے نظریں پھیری۔دونوں کی آنکھوں میں رت جگے کی سرخی نمایاں تھی دونوں ہی اپنی اپنی ضد میں ایک دوسرے کو خود سے دور کیے بے سکون رہے تھے اسکی آنکھیں سوجھی ہوئی تھی سکندر کے دل میں ٹیس سی اٹھی اسکا چہرا مرجھایا ہوا تھا وہ بلا اختیار آگے بڑھا اور اسکے قریب فرش پر بیٹھ گیا۔عزہ کا ضبط جواب دے گیا۔اسکے سینے سے لگی وہ بچوں جیسے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔سکندر اسکی پیٹھ تھپکتا رہا اتنے میں وہ چپ ہو گئی۔چہرے پر سنجیدگی نمایاں تھی۔"میں نے کل رات تمہیں ڈانٹا میں اس کیلئے سوری کرتا ہوں۔سکندر نے اسکا چہرا سامنے کیا جو ابھی بھی اسے سرد سپاٹ نظروں سے دیکھ رہی تھی"۔۔۔"آپ مجھے اپنی بیوی نہیں مانتے مگر آپ مجھ پر حق جتانا ضروری سمجھتے ہیں"اسکے لہجے میں خفگی تھی۔

"آپ چاہتے ہیں میں آپ سے کوئی حق بھی نا مانگوں اور آپ جب چاہیں دنیا کو دکھانے کیلئے میرے قریب آجائیں اور پھر مجھے خود سے دور کر دیں آپ میری محبت اور میرے جذبات کی توہین کر رہے ہیں حاذق یہ میں برداشت نہیں کروں گئی۔ کل رات بھی آپ مجھے اکیلا چھوڑ کے چلے گئے۔ اسکا لہجہ بھرا گیا" سکندر بے بس سا بس لب بھینچے اسے سن رہا تھا۔ "میرے جذبات سے مت کھیلیں کیونکہ آپ یہ کھیل جیت جائیں گئیں مگر پھر مجھے ہمیشہ کیلئے ضرور کھو دیں گئیں۔ عزہ نے اسکے دل پر آخری وار کیا۔ سکندر نے جانے کتنے کرب سے آنکھیں میچی تھیں"۔۔۔ عزہ وہاں سے اٹھتی سکندر نے اسکی بازو تھام لی۔ "میں اپنے حق میں کوئی گواہی نہیں دوں گا بس مجھے اتنا بتاؤ میری سزا کیا ہے۔ میں تمہاری تکلیف کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں۔"۔۔۔ عزہ نے بھیگی پلکیں اٹھائیں۔ مجھے ڈیڈ سے بات کرنی ہے میں انہیں مس کر رہی ہوں۔ کہتے وہ روتی اسکے کندھے سے لگی۔ ٹھیک ہے میں بات کرواتا ہوں۔ مگر صرف ایک بار کیلئے..!۔۔۔ اسنے حامی بھری عزہ کو حیرت نے آن گھیرا۔۔

مگر پھر خود پر ضبط کیے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ سکندر نے موبائل نکالا اور لاکر میں رکھی چھوٹی سی ڈبی میں سے ایک پرانی سی سم موبائل میں انسرٹ کرتے کال ڈائل کی۔

ملک ولا کے تمام لوگ اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر موجود تھے آج وہاں کافی دنوں بعد حیام اور سمیرا بیگم بھی موجود تھیں ورنہ وہ تو عزہ کی وجہ سے جیسے سب سے کٹ کے رہ گئی تھیں۔ سب ناشتے میں مصروف تھے سوائے عفاف اور طہ کے۔ عفاف کی تیز بخار تھا جسکی وجہ سے وہ کافی دنوں سے بیڈ ریسٹ پر تھی۔ طہ کی بھی راتیں اسکی دیکھ بھال کرتے گزر جاتیں۔ وہ ابھی تک سو رہا تھا عفاف ہشاش بشاش سی انکے بیچ آئی۔ وہ رات کو دیر سے سویا تھا اسلئے عفاف نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ مگر وہ جو شرارت کر کے آئی تھی اسے مہنگی پڑھنے والی تھی۔

ڈائینگ ہال میں سکوت طاری تھا عزہ کی غیر موجودگی کی خلش ایسی تھی ہر کوئی اداسی کی مورت بنا ہوا تھا۔ حیام آریان کو چائے پکڑاتی اپنی نشست پر بیٹھی۔ وہ دونوں اپنی اپنی جگہ کڑے ضبط سے گزر رہے تھے عزہ انکی اکلوتی اولاد انکے جگر کا ٹکڑا تھی جسے لگتا تھا کوئی ان سے نوچ کر بہت دور لے گیا ہے۔

آریان اپنی معصوم بیوی کے اداس چہرے سے نظریں ہٹاتا کپ کو گھورنے لگا۔ تب ہی اسکا موبائل بجا اسنے موبائل الٹایا سکرین پر جو نمبر جگمگا رہا تھا وہ ان نان تھا۔ وہ دوسرے ملک کا نمبر تھا جس پر وہ فوراً پہچان گیا یہ کون ہو گا۔ "یا اللہ تیرا شکر ہے... وہ لفظ بے ساختہ تھے جو اسکے منہ سے نکلے۔ "سب اسکی طرف دیکھنے لگے جسکے چہرے اور نیلی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھر آئی تھی۔ آریان نے اپنی

خوشی کنٹرول کرتے کال پیس کی اور کال اسپیکر پر ڈال دی۔"عزہ مائے پرنسیس..!"...اور وہ الفاظ جہاں عزہ کی روح میں سکون بن کر اترے تھے وہی تمام ملک ولا والے بھی دم بخود سے خوشی سے سرشار ہوئے تھے۔"ڈیڈ...مما...اسکی آواز بھرا گئی"سکندر نے اسے رونے سے باز رہنے کا اشارہ دیا۔تو اسنے گیلی سانس اندر کھینچی۔

عزہ میری بچی...میری جان کہاں ہو آپ...واپس آجاؤ بچے مما بہت مس کر رہی ہیں آپ کو...حیام باقاعدہ رونے لگی۔ادھر عزہ بھی زاروزار رونے لگ گئی۔باقی گھر والے تو اسکی آواز سن کر ہی جیسے جی اٹھے تھے۔"مسز اریان آپ پلیز روئیں نہیں ورنہ میں کال کٹ کر دوں گا کیونکہ آپ اپنے ساتھ عزہ کو بھی رلا رہی ہیں۔"وہ تو خود اپنی بیوی کو رونے تک نہیں دیتا تھا کجا کے کوئی اور اسکی رونے کی وجہ بنے۔سکندر کی بھاری پرسوز آواز اسپیکر سے ابھری تو فیصل کے ماتھے پر بل پڑے۔عزہ نے سوں سوں کرتے اس ڈیول کو دیکھا۔مما پلیز آپ چپ ہو جائیں میں یہاں بلکل ٹھیک ہوں حازق میرا بہت خیال رکھتے ہیں میں آپ سب سے بہت جلد ملنے آؤں گی۔اسنے روانی میں کہا۔اسکے لہجے میں کتنا استحقاق چھپا تھا ناں اس ایک نام کو لیتے۔سب ہی بے تاثر ہوئے تھے۔بلیک روز یار واپس آجاؤ۔"آپی ہم آپ کو بہت مس کرتے ہیں۔"۔۔۔"میرا بیٹا۔۔۔اللہ تمہیں اپنی امان میں رکھیں۔"۔۔۔ہماری

آنکھیں ترس گئی ہیں اپنی پوتی کو دیکھنے کیلیئے۔۔۔"پوپس مس یو شہزادی۔""مائے بریو گرل ڈیڈ بہت جلدی آپ کو لینے آئیں گئیں۔"۔۔۔سب نے باری باری جو جملے کہے عزہ کے دل میں اطمینان بن کے اتر رہے تھے مگر آریان کے جملے پر اسنے بے ساختہ سکندر کو دیکھا۔"نہیں ڈیڈ آپ یہاں نہیں آئیں گئیں میں خود آؤں گی وہاں بہت جلد۔اسنے جیسے منع کرنا چاہا ہو۔"۔۔۔سکندر نے اس سے فون اچک لیا۔ہیلو آریان سر۔۔۔اسکی گھمبیر اواز پر اریان نے اسپیکر آف کر دیا۔"آپ کی بیٹی میرے پاس صحیح سلامت ہے اور آپ کی امانت بہت جلد میں خود واپس لوٹا جاؤں گا آپ کو۔"اسلئے آپ کوشش کریں یہاں نا آئیں کیونکہ مجھے وعدہ خلافی نہیں پسند..."ٹھیک ہے ہم میں سے کوئی بھی وہاں نہیں آئے گا۔اریان نے کچھ سوچتے کہا۔"جہاں سکندر کو اطمینان ہو اوہی ملک ولا والے حیرت کے پہاڑ تلے دب گئے۔عزہ نے موبائل اس سے کھینچا اور ایکدم سے چیخ پڑی۔ڈیڈ سنو وائیٹ سے بات کروائیں میری پلیز... آریان اسکی چہکار پر دلو جان سے مسکراتا موبائل امیمہ کی طرف بڑھا گیا۔دل سائیڈ پر جاؤ ایک بات بتانی ہے... عزہ کے کہنے پر وہ اٹھتی عفاف سمیت اوپن کچن میں چلی گئی جہاں وہ لوگ صرف انہیں دیکھ سکتے تھے۔جی آپی بولیں۔۔۔"دل مما کو بتانا کہ میرے شوہر مجھ سے بہت ڈرتے ہیں... اسلئے میری فکر بلکل نا کریں۔"اور اس جملے پر ان دونوں کا جاندار قہقہہ ملک ولا کے در و دیوار

میں گونج اٹھا۔سب انہیں یوں ہنستے دیکھ مسکرا دیئے۔وہاں سے کال کٹ ہو گئی۔وہ دونوں واپس آئی سب انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔اب بول بھی دو بلیک روز کیا کہہ رہی تھی.؟یحییٰ اتاولا تھا جاننے کو۔۔تو امیمہ نے مسکراتے عزہ کا کہا جملہ انہی الفاظوں میں دوہرا دیا۔جسے سنتے سب دبی دبی ہنسی ہنسے مگر فیصل کا غصہ ابھی بھی ویسا ہی تھا۔"خیر تو ہے آج آپ سب اتنے خوش کیوں نظر آرہے ہیں.؟"...طہ جو ابھی اٹھا تھا اتنے شور پر اسی حلیے میں نیچے آگیا۔عفاف اسکا چہرا دیکھتے لب دانتوں تلے دبا گئی۔جبکہ ملک ولا میں ہر طرف قہقہے گونج رہے تھے۔"طہ ایکدم سے بوکھلایا اور یحییٰ کے موبائل کو اٹھایا۔اپنی شکل دیکھ پہلے تو اسکا منہ کھلا رہ گیا پھر اپنی لٹل برائیڈ کو گھوری سے نوازا"۔۔۔بھائی قسم سے بہت فنی لگ رہے ہو..؟یحییٰ کی ہنسی نہیں رک رہی تھی ہنسی تو وہاں کسی کی بھی نہیں رک رہی تھی عفاف اسے سوتے پا کر اسکے چہرے پر لپ اسٹک سے جو ڈیزائین بنا کے آئی تھی وہ دیکھ کر تو کوئی روتا بھی ہنس پڑتا۔"عفافففف...طہ مدھم آواز میں غرایا"...چھوٹے پاپاااا...وہ حمزہ کی اوٹ میں جا چھپی۔"خبردار حمزہ اگر تم نے میری بیٹی کو کچھ کہا تو..حمزہ نے اسے مصنوعی غصے سے کہا وہ تو اس باپ بیٹی کی محبت پر عش عش کر اٹھا تھا"...ڈیڈ میرے منہ کی حالت دیکھیں اسنے کیا کی ہے آپ اسے کچھ نہیں کہہ رہے۔وہ خفا ہوا۔"میں نے تو بس مذاق کیا تھا۔۔وہ ممنائی"

تمہاری شکل ہی ایسی ہے طہ عفاف نے تو بس اپنی کاریگری دیکھائی ہے۔ نتاشا کے جملے پر سب ایکبار پھر ہنسے۔ "روم میں آؤ بتاتا ہوں تمہیں۔ اسے کھلی دھمکی دیئے وہ تن فن کرتا گیا۔"۔۔ خبردار میری بیٹی کو اگر کچھ کہا تو... زارا نے وہی سے ہانک لگائی۔ سب کے چہروں پر مسکراہٹ کتنی بھلی لگ رہی تھیں ناعون صاحب اور سمیرا بیگم سمیت آریان نے ان مسکراہٹوں کے یونہی قائم رہنے کی دعا مانگی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

صبح سے دوپہر ہو گئی تھی۔ یاحان اور ایناره بھی وہاں نہیں تھے جبکہ سکندر خود آفس میں بیٹھا مرات صاحب کے ساتھ ضروری میٹنگ میں مصروف تھا۔ عزہ دوبار مغل ایمپائر گھوم چکی تھی۔ "پتہ نہیں کون سی میٹنگ ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی پچھلے دو گھنٹے سے... عزہ کا موڈ بری حد تک بگڑا ہوا تھا۔ پھر اسکا خرافاتی دماغ چلا اور وہ آفت اڑتی اڑتی سکندر کے آفس تک پہنچی تھی"۔۔۔ وہ بنا نوک کیے آفس میں داخل ہوئی چہرے پر بارہ بجے تھے آنکھیں بتا رہی تھیں رونے کی تیاری ہے۔ پنک کلر کی فراک پہنے وہ ڈوپٹہ سر پر اوڑھے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے اسکے سامنے کھڑی تھی مرات صاحب اسے وہاں دیکھ فائل اٹھائے سر جھکا گئے جبکہ سکندر جھٹکے سے اٹھتا اسکے پاس آیا۔ "کیا

ہوا عزہ تم پریشان کیوں ہو..؟"اسکے لہجے میں حد سے زیادہ پریشانی تھی۔"حاذق میری رنگ کھو گئی۔۔۔وہ رونے لگی۔"سکندر نے اسکی انگلی دیکھی۔پھر اسکی نم آنکھیں، کھینچ کر اسے پاس کیا اور آنسو صاف کیے۔میں ویسی ہزار انگوٹھیاں لادوں گا خبردار جو تم روئی۔اسکے آنسو پونچھے۔

نہیں وہ انگوٹھی اسپیشل تھی ممانے دی تھی۔وہ پھر سوں سوں کرنے لگی۔سکندر نے پیچھے بیٹھے مرات صاحب کو دیکھا۔"ٹیک یور ٹائم سکندر تم بھابھی کو انگوٹھی ڈھونڈ دو میں تمہارا انتظار کر لیتا ہوں۔اسکی مسکراہٹ معنی خیز تھی۔سکندر لب بھینچ گیا۔"۔۔۔"جہاں آپ نے مجھے قید کیا تھا...وہ جیل...وہی ہو گئی.."عزہ نے اسے بتانے کے ساتھ جتایا بھی۔سکندر گردن میں ہاتھ پھیرتا اسکا ہاتھ تھامے اسی فلور پر آیا۔خضر کی اچانک موت نے وہاں تہلکہ مچا دیا تھا اس پر سے اسکی بیوی کی ڈرامے بازیاں اسے پاگل کرنے کیلئے کافی تھیں۔سکندر جیل کے اندر گیا جس میں اسنے عزہ کو قید کیا تھا۔وہ اندھیرے میں ارگرد وہ انگوٹھی ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا اور عزہ نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا جیل کا دروازہ بند کر دیا۔ٹھک کی آواز پر سکندر حیرت سے مڑا سامنے عزہ کو دیکھا جو انگلی میں پہنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔"واٹ دا ہیل از دِس عزہ اَن لاک می"۔۔ماتھے پر بل ڈالے وہ غرایا۔جسکا اثر لیے بنا عزہ نے لب دانتوں تلے دبائے۔

وہ کیا ہے ناں کنگ آف ٹریجڈی مجھے اپنے شوہر کو سلاخوں کے پیچھے دیکھنے کا بہت شوق تھا۔اور آپ کو معلوم ہے عزہ حازق مغل اپنا ہر شوق پورا کرنا خود پر فرض سمجھتی ہے۔وہ لب دبا کر ہنستی دور کھڑے اسکا ضبط آزمارہی تھی وہ تو پہلے ہی پریشان تھا اس پر اسکی بیوی کی ایک نئی ڈرامے بازی۔

"ٹھیک ہے اگر یہ تمہاری خواہش ہے تو میرا احترام کرنا لازم ہے"

وہ چپ چاپ پیچھے رکھے بنچ پر بیٹھ گیا۔عزہ نے اسے گھور کر دیکھا اتنا سیدھا تھا تو نہیں وہ، جتنا ابھی بن رہا تھا۔

مجھے معلوم نہیں تھا حازق آپ اتنی جلدی ہار مان لیں گئیں۔سامنے بیٹھے شخص کے ہونٹوں پر گہرا تبسم پھیل گیا۔"اسکی نادان بیوی کو کوئی بتاتا اسنے صرف اپنی بیوی سے ہارنا سیکھا تھا، باقی دنیا کو وہ جوتے کی نوک پر رکھتا تھا"...اگر آپ چاہتے ہیں میں آپ کو آزاد کر دوں تو میری کچھ شرطیں ہیں..؟۔۔عزہ پھر سے بور ہوئی تو اسنے خود ہی پیشکش دے دی۔"فرمائیں..اسکا لہجہ نرم تھا"۔۔۔آپ کو مجھے گن چلانا سیکھانی ہو گئی..؟"ایک شرط پر..؟"...وہ کیا..؟۔۔۔"تم پہلا تجربہ مجھ پر نہیں کرو گئی۔"۔۔۔"اللہ اللہ..عزہ نے سر تھام لیا"بھلا میں خود کو خود ہی کیوں بیوہ کروں گئی۔"اوکے پھر مجھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جانے دو ابھی..؟ سکندر آگے آیا"۔۔ نہیں ابھی آپ آدھا گھنٹہ یہاں رہیں گئیں..اسنے جیسے بتانا ضروری سمجھا۔ سکندر نے گردن میں ہاتھ پھیرا۔ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا اور گہرا سانس بھرا۔عزہ اسکی ہر کاروائی بغور دیکھ رہی تھی وہ خوبصورت تھا اسکو اسلئے اسے محبت نہیں ہوئی تھی وہ بنا ہی محبت کرنے کیلئے تھا کوئی پتھر ہی ہوتا جو اس شہزادے کے قرب میں رہ کے بھی نا بہکتا..کجا وہ تو خود واجب المحبت تھی جسے عشق ہوا بھی تو ایک ایسے انسان سے جو سراپا عشق تھا۔اگر اس پری سے محبت ہو جانا لازم تھی تو اس شہزادے کے عشق میں ڈوبے انسان پر بھی کسی طرح کی سزا عائد نہیں ہوتی تھی کیونکہ وہ اسی قابل تھا...چاہے جانے کے قابل...اسکی محبت ہی قربت کا دوسرا نام تھی اسکی قربت ایک سحر...جو عزہ کے سر پر چڑھ کے بول رہی تھی۔۔جو کے لاعلاج تھی۔سکندر نے کلائی پر بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھا۔اسے جانا تھا اسکا ایک ایک سیکنڈ قیمتی تھا مگر اسکی بیوی کے عجیب شوق...وہ سر پکڑ گیا۔پھر ایک خیال کے تحت اٹھتا آگے آیا اور اپنی آفت کو دیکھا جو اسکے دیئے آئی پیڈ پر گیم کھیل رہی تھی۔"عزہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو.؟"...اس سوال پر عزہ نے چونک کر گردن اٹھائی۔وہ بہت سیریس موڈ میں کھڑا تھا۔

"جی کرتی ہوں.." "کتنی..؟"۔۔۔"اس اگلے سوال پر اسکی دھڑکنیں تھمی وہ اسے پر شوق نگاہوں سے دیکھتا الجھا رہا تھا"

"میری محبت کی کوئی حد ہے ناپیمانہ.."۔۔۔مجھے آواز نہیں آئی قریب آکر بولو گئی... سکندر نے ماتھے پر ایک دو بل ڈالے کہا۔ عزہ کچھ قدم آگے آئی تو وہ پیچھے ہو گیا۔ عزہ اسکی حرکت پر حیران ہوتی کچھ قدم مزید آگے آئی۔ "آج تک آپکی محبت یہ کام کرتی آئی ہے آج آپ نے بھی وہی... اسکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے"

وہ جو کہتی آگے بڑھ رہی تھی سکندر نے بڑی چالاکی سے تیر کی تیزی سے آگے آتے سلاخوں سے ہاتھ باہر نکالے اسے اپنے حصار میں قید کر لیا تھا۔ عزہ لمحہ بھر ساکت ہوئی۔ سکندر نے فاتحانہ انداز میں اسے دیکھا۔ "کیا کیا ہے میں نے... بتانا پسند کرو گئی... اسکی کمر کو مضبوطی سے جکڑے سکندر نے سنجیدگی سے دریافت کیا" عزہ کو اسکی انگلیاں اپنی کمر میں دھنستی محسوس ہو رہی تھیں۔ "وہی جو ہمیشہ سے آپ میری محبت کے ساتھ کرتے آئے ہیں۔۔وہ خفا سی تھی"... میں جب جب آپ کی طرف محبت سے دیکھتی ہوں آپ رخ پھیر لیتے ہیں آپ میرے سامنے رہتے ہیں مگر آج آپ نے میری طرف سے قدم بھی پھیر لیے۔ سکندر کو معلوم نہیں ہوا وہ لڑکی کب اور کیسے اسکی محبت میں اتنی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شدت پسند ہوئی تھی، کب اتنی پوزیسسو بنی تھی مگر جو بھی تھا وہ اسے لمحہ لمحہ اپنی ہر ادا سے اسے حیران کر دیتی تھی۔

تمہیں معلوم ہے میں محبت سے کیوں بھاگتا ہوں..؟ وہ دونوں اسی پوزیشن میں کھڑے تھے اسنے سکندر کی طرف نگاہ اٹھائی۔

"محبت انسان کو کمزور بنا دیتی ہے اسے اپنے طرف راغب کرنے کی کوشش کرتی ہے مگر تمہاری محبت مجھے تمہاری طرف راغب نہیں کرتی، تمہاری کشش مجھے تمہاری طرف کھینچتی ہے جیسے ایک پیاسا کنواں کے پاس کھینچا چلا جاتا ہے بلکل ویسے ہی.." مگر میں ہمیشہ اپنے قدم روک لیتا ہوں بلکل اس شخص کیطرح جسے پیاس تو غضب کی لگی ہوتی ہے مگر وہ جانتا ہے وہ حسین منظر ایک سراب ہے۔" نظروں کا دھوکہ... جو پلک جھپکنے پر غائب ہو جائے گا"... آپ پلک جھپک کر دیکھ لیں میں کبھی غائب نہیں ہوں گئی... اگر وہ معصومیت اور محبت کی انتہا تھی تو سکندر پر واجب تھا وہ اظہار کر لیتا۔ وہ مسکرایا۔ وہ مسکراہٹ حسین تھی کیونکہ وہ مکمل تھی... وہ بناوٹی نہیں تھی۔"میں ایسا چاہ کر بھی نہیں کر سکتا عزہ کیونکہ میں ایک گینگسٹر ہوں اور تم امانت.." سلاخ پر رکھے عزہ کے ماتھے سے سر ٹیکے وہ گہرا سانس کھینچ کر بولا۔ عزہ کا دل رک کر دھڑکا۔"تو میں بھی گینگسٹر بن جاؤں گئی اور امانت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں اب نہیں رہی کیونکہ اب میں آپکی بیوی بن چکی ہوں۔"اسنے دھیرے لہجے میں کہا مگر لہجے کی التجا واضح تھی۔وہ ہنس دیا۔اسکی باتیں بچکانہ لگ رہی تھیں سکندر کو۔"دنیا تمہارے بھی خلاف ہو جائے گئی..اسنے ڈرانا چاہا"۔۔۔"دنیا کی کسے پرواہ ہے جب آپ میری سائیڈ کھڑے ہوں گئیں۔اسنے یقین سے کہا۔"۔۔۔"تم مجھ پر جادو کرتی ہو...وہ اچانک بولا عزہ چونک کر سنبھلی۔"میں غلط تھا صرف تم مجھ پر جادو نہیں کرتی..تمہاری باتیں بھی طلسم برپا کرتی ہیں"وہ مسرور سا ہوا۔"اب مجھے جانے دو ورنہ پھر میں لوٹ نہیں پاؤں گا..اور نا تمہیں کہیں جانے دوں گا"..."میں جانا بھی نہیں چاہتی..مجھے اپنے پاس ہی رکھ لیں۔"...بیوی ہو تم میری..سکندر نے جیسے اسے یاد دلانا چاہا۔"بیوی ہوں..مگر دل میں نہیں ہوں"...تو بے فکر رہو تم نہیں تو کوئی بھی نہیں ہو گئی..."سکندر نے اسے مزید بھینچے ہاتھ سے چابی لی اور جیل کا دروازہ کھول دیا۔عزہ بس اسے تک رہی تھی۔۔۔"کافی بنا دو مجھے آفس جانا ہے..اسے وہاں سے بھیجنے کا سکندر کو اور بہتر طریقہ کوئی نہیں ملا تھا"۔۔۔وہ بس سر ہلاتی کچن کی طرف چلی گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ میٹنگ سے فارغ ہو کر واپس آیا تھا اب اسے اطمینان تھا کمشنر کے خلاف ثبوتوں پر اس پر کیس عائد ہو چکا تھا مگر ایک اداسی بھی تھی اداسی ہوتی بھی کیوں ناجب ملک سے وفا کرنے والے ہی دغا کرنے لگے گئیں تو ملک تو تباہی کی طرف جائے گا ہی ساتھ ان لوگوں کا بھی بھروسہ ٹوٹے گا جو ان پر یقین رکھتے ہیں انہیں اپنا محافظ سمجھتے ہیں وہ انہی سوچوں میں کمرے میں آیا اور پھر اس سے ملحقہ کمرے میں گیا جہاں اسکی لٹل برائیڈ صوفے پر بیٹھی سنڈریلا مووی دیکھنے میں مگن تھی ہوش تب آیا جب طہ نے اسکے پاس بیٹھتے اسکی گود میں سر رکھا تھا۔۔وہ بھی اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی مووی دیکھتی رہی۔ان ان گنت پریشانیوں میں اسکے لئے بیوی کی پاکیزہ موجودگی باعثِ راحت تھی۔۔۔بھائی مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ نے اس شخص سے وعدہ کیوں کیا کہ ہم وہاں نہیں آئے گئیں۔حالانکہ وہاں ہماری بیٹی ہے۔فیصل کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا وہ چکر کاٹتا تیزی سے بولا۔کیونکہ وہ صحیح تھا اسلئے فیصل۔۔اریان نے عام سے انداز میں کہا۔بھائی وہ انسان ہماری بیٹی سے زبردستی نکاح کر کے اسے ساتھ لے گیا ہے آپ کیسے اس شخص سے مزید اچھے کی امید کر سکتے ہیں جسے ہم جانتے تک نہیں ہیں۔ اب کے حمزہ بھی بولا تھا سب کے سامنے وہ خاموش ہو گئے تھے مگر اب انہیں جواب چاہئے تھا۔آریان مجھے جاننا ہے وہ شخص کہاں رہتا ہے وعدہ تم نے کیا ہے تم نبھاؤ میں جا کر عزہ کو لے آؤں گئی۔ملائکہ بھی

بولی تھی چونکہ اریان کو معلوم ہو گیا تھا وہ کہاں ہیں مگر اسے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا اسکی ساری ٹیم وہاں موجود تھی اور بہت غصے میں تھی۔ وقاص تم کیوں خاموش ہو... تم بھی بول لو کچھ..!۔۔۔ آریان مجھے سمجھ نہیں آرہا تم کسی اجنبی پر کیسے یقین کر رہے ہو..؟۔۔۔ وہ اجنبی نہیں ہے وقاص۔ اس بار بھی اطمینان قابلِ دید تھا۔ تو کون ہے وہ آپ کتنے عرصے سے جانتے ہیں اسے صرف چند ایک دو سال اور بسسس آپ کیسے ایک اجنبی کی سائیڈ لے رہے ہیں وہ بھی اپنی بیٹی کے معاملے میں...! فیصل ایکبار پھر بولا۔ میں تمہاری کال لسٹ نکلوا رہی ہوں آریان۔

اور میں اس بندے کا نمبر ٹریس کروانے لگا ہوں۔ میں ان سب کے ساتھ ہوں۔ وہ چاروں باری باری بولے جا رہے تھے آریان بس تھوڑی تلے ہاتھ جمائے سکون سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ مجھے اس شخص پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے کیونکہ وہ غیر نہیں ہے، نا اجنبی ہے۔۔۔ وہ مرسلین کا بڑا بھائی ہے۔ اور یہاں ان سب کی آنکھیں ممکنہ حد تک پھیل گئی۔ ایسا لگا جیسے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی ہو۔

"بھائی..."۔۔۔ مرسلین کا"... یہ.. یہ... کیسے ہو سکتا۔" سب کے الفاظ ٹوٹ پھوٹ گئے کوئی چپ تھا تو فیصل۔۔۔ انہیں ہوسٹل والا دن یاد آیا تھا چونکہ اس حقیقت کے بارے میں آریان ملائکہ اور وقاص

کو پہلے ہی بتا چکا تھا انہیں زیادہ حیرت نہیں ہوئی تھی مگر وہ مرسلین کا بڑا بھائی ہے کسی دھماکے سے کم نہیں تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آریان کی ٹیم کے ہمراہ مرسلین اور طہ کی میٹنگ کچھ دیر پہلے برخاست ہوئی تھی وہ سب کھانا کھا کے کمروں میں جا چکے تھے جبکہ آریان کی ٹیم لاونج میں بیٹھی تھی سوائے ملائکہ کے۔۔وہ سب عورتیں سمیرا بیگم کے کمرے میں تھیں۔ادھر ہی جیسے وہ خبر عام ہوئی امیمہ غصے سے تن فن کرتی کمرے سے نکلی تھی اسی لمحے عفاف طہ کے کمرے سے نکلی پیچھے طہ بھی پریشان سا ڈورا ڈورا آرہا تھا۔جبکہ یحییٰ ٹیرس سے حواس باختہ سا نیچے آرہا تھا۔ادھر نتاشا بپھری شیرنی کی طرح لان سے اندر داخل ہوئی پیچھے مرسلین مارا مارا آرہا تھا۔سب کا رخ لاؤنج کی طرف تھا۔۔۔"

۔سب کا رخ لاؤنج کی طرف تھا۔۔۔"بڑے پاپا آپ بلکل غلط کر رہے ہیں مجھے لگا تھا آپ نے اس شخص کو ٹالنے کیلئے اسکی بات مانی ہے مگر آپ کا فیصلہ سن کے میں مایوس ہوئی ہوں"..."میں نتاشا آپی سے ایگری ہوں۔اپ لوگ اپنا وعدہ نبھائیں مگر مجھے بتا دیں وہ کہاں ہیں مجھے انہیں واپس لانا ہے"..."میں حیران ہوں آپ کے فیصلے سے مجھے میری عزہ آپی واپس چاہئے میں اور انتظار نہیں کر

سکتی۔"۔۔وہ تینوں ایک کے بعد ایک بولیں۔وقاص،حمزہ،فیصل اور آریان انہیں صرف دیکھ رہے تھے جبکہ پیچھے کھڑے انکے شوہر سر پکڑ کے کھڑے تھے۔"تم بھی کچھ بول لو یحییٰ.."...بڑے پاپا آپ کی نظر میں وہ شخص اچھا ہو گا مگر میری بہن سے دھوکے سے نکاح کرنے والا میری نظروں میں ایک بزدل انسان ہے مجھے آپ صرف اتنا بتا دیں وہ کہاں ہے میں خود جا کے اسے لے آؤں گا۔

میں یحییٰ کے ساتھ جاؤں گئی۔نتاشا فوراً بولی۔اور میں آپی کے ساتھ۔عفاف طہ کی نظروں کو اگنور کیے بولی۔مجھے بھی میری بہن واپس چاہیئے اسلئے میں بھی چلوں گئی۔ہمیں آپ صرف وہ جگہ بتائیں جہاں اسوقت عزہ ہے۔آخری سوال نتاشا کا تھا وہ چاروں ایک لائن میں کھڑے تھے جبکہ طہ اور مرسلین اپنی اپنی بیویوں کے جذباتی پن سے سر پکڑے کھڑے تھے۔

کوئی کہیں نہیں جا رہا عزہ خود واپس آ جائے گئی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔اریان نے دوٹوک کہا۔"یہ غلط ہے بڑے پاپا کہنے والی دل تھی"...بحث نہیں کرو بچے بڑے پاپا صحیح کہہ رہے ہیں۔مرسلین کی آواز پر امیمہ نے تو کچھ نہیں کہا مگر نتاشا نے ضرور گردن موڑی جس پر وہ فون کان سے لگائے باہر نکل گیا صاف تھا وہ اپنی بیوی کے ہاتھوں قتل نہیں ہونا چاہتا تھا۔

بڑے پاپا آپ کیوں یہ سب کر رہے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آرہا مگر عزہ خطرے میں ہے۔ یحییٰ نرمی اور فکر مندی سے کہتا اسکے پاس آ بیٹھا۔ "کچھ باتیں صرف صحیح وقت آنے پر سمجھ آتی ہیں بیٹا اسلئے بحث نہیں کرو۔" وہ سب بھی بے بس تھے کیونکہ انہیں حقیقت نہیں بتا سکتے تھے۔ امیمہ اور نتاشا کا غصہ آسمان کو چھونے لگا تھا۔ عفاف منہ پھلائے واپس جا چکی تھی یحییٰ بھی شکست خورسا اٹھا۔ مجھے جس دن معلوم ہو گیا وہ کہاں ہے میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اسے لینے چلا جاؤں گا۔ اسکے لہجے میں عزم کے ساتھ چیلنج تھا۔ اور ان کے چہرے بتا رہے تھے وہ ایسا کر گزرے گئیں۔ لاونج میں شور ختم ہوا۔ ان چاروں نے باری باری ایک دوسرے کو دیکھا۔ "ان سب پر نظر رکھنی پڑے گئی۔ حمزہ بولا۔ "..." ان دونوں کو انکے شوہر سنبھال لیں گئیں۔ مگر امیمہ اور یحییٰ... وقاص کہتے رکا"..." وہ دونوں ایک جیسے سر پھرے اور باغی ہیں... فیصل بولا۔"... اللہ خیر کرے گا تم لوگ پریشان نہیں ہو۔ اریان کی بات پر وہ سب سر ہلا گئے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہم تینوں محبت کے معاملے میں کتنے بدنصیب ہیں ناں..؟..." تینوں کون.. اسنے چاند سے نظریں ہٹائے تعجب سے پوچھا"..." میں، تم.. اور مما... ایناره مسکرائی۔ یاحان نے گردن موڑ دی۔ وہ ہنوز

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

چاند کو تک رہی تھی۔"انہوں نے جس سے محبت کی اسے حاصل تو کر لیا مگر صرف انکا وجود اور انکی موجودگی...وہ انکا پیار، توجہ اور عزت نہیں حاصل کر سکیں۔ جسکی وہ حقدار تھیں"اسکا گلا رندھ گیا۔ تم نے بھی محبت کی مگر ایسی لڑکی سے جو پہلے سے ہی کسی اور کی محبت میں گرفتار تھی۔اسنے گیلی سانس اندر کھینچی۔

اور مجھے...بھی محبت ہو گئی...اپنی باری اسکا طنزیہ قہقہہ ابھرا۔یاحان نے کپ سے نظر ہٹا کر اپنی اکلوتی بہن کو دیکھا۔

مجھے ایک ایسے شخص سے محبت ہوئی ہے جسکے لئے اسکا قانون اور مشن اتنے امپورٹنٹ ہیں کہ اسنے مجھ جیسی لڑکی سے نکاح بھی کر لیا جسے وہ دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔۔۔صرف اپنے مفاد کیلئے۔۔۔یہ دنیا بہت مفاد پرست ہے اور وہ شخص بھی۔۔کیا اسے میری یاد نہیں آتی ہو گئی...کیا وہ بھی میری طرح راتوں کو جاگتا ہو گا.؟اسکے سوال وجواب جاری تھے ساتھ آنسو بھی رواں ہوئے یاحان نے اسے سینے سے لگا لیا۔مجھے کبھی کبھی اسکی اتنی یاد آتی ہے حان کے مجھے بے بسی ہونے لگتی ہے دم گھٹتا ہے میرا،میرے خود کے وجود میں...دل کرتا سب چھوڑ کے اسکے پاس چلی جاؤں۔۔۔یا کوئی ایک ذریعہ مل جائے اس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تک رسائی حاصل کرلوں مگر ایسا کچھ نہیں ملتا... میں تو ڈھونڈ ڈھونڈ کے تھک گئی ہوں۔ وہ روئے جا رہی تھی دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔

"ہر آزمائش ایک جیسی نہیں ہوتی... ہر آزمائش کے ساتھ وسیلے نہیں ملا کرتے... کچھ کے ساتھ صرف صبر ملتا ہے"... اینارہ نے سرخ آنکھیں بھیگی پلکیں اٹھائیں۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں میں... ہم انسانوں پر جب بھی کوئی آزمائش آتی ہے تو اللہ ساتھ میں ایک وسیلہ بھی بھیجتے ہیں جسکے ذریعے ہم اس آزمائش سے نکل جاتے ہیں مگر کچھ آزمائشیں مختلف ہوتی ہیں انکے ساتھ وسیلے نہیں ملتے، کیونکہ وہ آزمائش.. ، آزمائش نہیں امتحان ہوتا ہے۔ جو اللہ اپنے بندے پر ڈالتا ہے اسے اپنی طرف بلانے کا امتحان... وہ چاہتا ہے میں اپنے اس بندے کو آزمائش میں ڈالوں اور اسے کوئی وسیلہ بھی نادوں تاکہ یہ میرے پاس آئے... اسکی تڑپ دیکھوں، اسکا مانگنا سنوں، اور پھر اسے اپنا بنالوں اور وہ مجھے اپنا بنا لے۔ اور جب ہم اسے اپنا بنا لیتے ہیں تو وہ ہمیں وہ عطا کر دیتا ہے جو ہمیں چاہیئے ہوتا ہے۔ یا ہم سے بہتر لے کر بہترین دے دیتا ہے۔ اسکے لہجے کی نرمی اور پر شفقت پناہ نے اینارہ کو سکون میسر کیا تھا۔ تم نے ٹھیک کہا مجھے ایک ایسی لڑکی سے محبت ہوئی جو کسی اور سے محبت کرتی ہے مگر محبت پر کس کا زور ہے یہ تو قسمت کی طرح ہوتی ہے وہاں جا کے مارتی ہے جہاں انسان کا گمان بھی میں ہوتا۔ وہ ٹھہرا نظر

اسکے چہرے پر رکی جو آنکھیں موندے پر سکون سی کھڑی تھی۔مجھے دنیا بے رحم شوٹر کہتی ہے اور میرا دل ایک ایسی لڑکی کیلئے موم ہے جو میری قسمت میں ہی نہیں ہے۔اور مجھے اس بات کی تکلیف بلکل بھی نہیں ہے کیونکہ مجھے یقین ہے جس محبت کو اسنے دل میں ڈالا ہے اسکی جزا اور خیر بھی وہی جانتا ہو گا۔اسنے بے ساختہ گردن اٹھائی اسکا متوازن لہجہ ،کامل یقین نے اسے حیران کیا تھا۔وہ اسکا بھائی نہیں ہیلر تھا۔جسکی بدولت وہ اللہ کے قریب ہوئی تھی اس شخص کی محبت میں تو وہ اپنا آپ ہار ہی گئی تھی مگر نمازوں میں آپ اپنا دوبارہ حاصل کرنے کا ہنر اسکے بھائی نے اسے سیکھایا تھا۔۔۔حاذق بتائیں نا پلیز...!۔۔۔افف ہو عزہ بس بھی کرو یار کیا ہر وقت محبت محبت کی رٹ لگائے رکھتی ہو۔۔اور کوئی کام نہیں ہے تمہیں..؟وہ رخ اسکی طرف موڑتا اکتا کر بولا۔نہیں تو میرے پاس کونسے سات آٹھ بچے ہیں جن کو میں لے کے بیٹھی رہوں۔لے دے کے ایک شوہر ہے وہ بھی جو مجھ سے بھاگتا رہتا ہے ڈرپوک کہیں کا۔وہ منہ کے زاویے بگاڑتی جو گوہر افشانیاں کر رہی تھی سکندر توسن کے حیران تھا۔ڈرپوک لفظ پر اسنے گھورا۔وہ کونی کے بل اوپر اٹھتا اسکے قریب ہوا۔"کون ڈرپوک ہے بتانا ذرا..؟"...اسکی اتنی نزدیکی پر عزہ کی چلتی زبان کے ساتھ سانسیں بھی رک سی گئی۔آپ میرے پاس نہیں آتے اسلئے آپ ڈرپوک ہیں...وہ نظریں جھکائے وارفتگی سے بول گئی۔جس دن میں تمہارے

پاس آیا اس دن تمہارے صرف وجود تک نہیں..، تمہاری روح تک سرائیت کروں گا۔ یہ جو تمہاری سانسیں ہیں انہیں اپنے تابع کر دوں گا۔ تمہاری سوچیں بھی میری ہوں گئیں۔ تمہارا یہ سینے میں دھڑکتا دل میرے ساتھ دھڑکے گا۔ تمہیں اپنی دیوانگی بننے سے روک رہا ہوں کیونکے اگر تم میری دیوانگی بنی تو میں تمہیں تم سے چھین لوں گا۔ میں بہت خود غرض انسان ہوں جو چیز مجھے پسند آجاتی ہے اسے میں حاصل نہیں کرتا چھین لیتا ہوں۔ مگر تم انسان ہو وہ بھی معصوم سی اسلئے تمہیں بخشتا آرہا ہوں۔۔ اسکے لہجے میں موجود عجیب سا سرد پن عزہ کا دل ہولا رہا تھا اسکی آنکھوں میں نرمی کی جگہ وحشت تھی وہ کئی لمحے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے عزہ کی گھنی پلکوں میں لرزش ہو رہی تھی وہ کچھ کہنے لائق نہیں بچی تھی۔ حاذق پیچھے کو ہوا۔

"تمہیں یہ مغل ایمپائر کیسا لگا..؟"...کچھ دیر بعد سکندر کی آواز نے خاموشی توڑی۔ "خوبصورت ہے۔۔ وہ ایک توقف کے بعد بولی۔ "میں سوچ رہا ہوں اسے تمہیں دے دوں۔"... مگر کیوں... عزہ نے چونک کر پوچھا۔۔ "کیونکہ یہ مجھے بہت پسند ہے"۔۔۔ "مگر آپ تو بول رہے تھے آپ خود غرض ہیں اور جو خود غرض ہوتے ہیں وہ اپنی چیزیں کسی کو نہیں دیتے۔"... چیزوں اور انسانوں میں فرق ہوتا ہے.. اسنے آج بھی سیدھا جواب نہیں دیا۔ عزہ پر سوچ ہوئی پھر بولی۔ "یہ بہت خوبصورت ہے مگر اس

میں ایک چیز کی کمی ہے اسکے بغیر یہ ایمپائر ادھورا ہے"...وہ کیا..؟۔۔۔"پرئیر روم..."۔۔۔سکندر نے آنکھیں گھمائیں۔وہ لڑکی اسکی شاندار ریاست کو اسلئے ٹھکرا رہی تھی کیونکہ اس میں پرئیر روم نہیں تھا۔"نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ نہیں تھی...بسسس"وہ حیران ہوا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تو اب کیا سوچا ہے تم نے..؟۔۔۔مشن کمپلیٹ کر کے یورپ واپس چلا جاؤں گا۔احمر نے دھیمی آواز میں کہا۔نتاشا نے کچھ پل اسے دیکھا وہ کافی دنوں سے اسے الجھا الجھا نظر آرہا تھا جیسے کسی پریشانی میں ہو مگر اسکا حل اسے نا مل رہا ہو۔کیا یورپ بھاگ کر زندگی رک جائے گئی.؟اس سوال پر احمر ٹھٹھکا۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو بچپن سے تمہارے ساتھ ہوں احمی مجھے معلوم ہے تم پریشان ہو وہ بھی صرف اس لڑکی کی وجہ سے۔احمر نے اسکے ذکر پر منہ کے زاویے بگاڑے۔جبکہ نتاشا کا تیر نشانے پر لگا تھا۔

"محبت کرنے لگے ہو اس سے.؟"اسنے نیا سوال داغا۔احمر نے اس بار گردن نہیں اٹھائی وہ بس چاند کو دیکھتا رہا۔"محبت نہیں نفرت کرتا ہوں اس سے"...یہ بہت گھسا پھٹا ڈائیلاگ ہے احمی کچھ نیا بولو۔تجھے میری لائف فلم لگ رہی ہے...وہ اسی کی طرح ہاتھ جھلاتا چیخا۔اوئے کمینے میری بیوی سے آرام

سے بات کر۔۔مرسلین لان میں آتے غصے سے چیخا۔"ایک تو تیرا دبنگ شوہر ہمیشہ ولن جیسی انٹری مارتا ہے۔"احمر نے بھنوئیں سکیڑی۔

شوہر کس کا ہے پھر... نتاشا چہکی۔اتنی رات کو تجھے میری ہی بیوی ملی تھی اپنے دکھڑے سنانے کیلئے۔ مرسلین نے اسے گڑکھا۔درخت سے ٹیک لگائے کھڑے احمر کے ماتھے پر لکیریں ابھری۔وہ میری بچپن کی دوست ہے مجھے کسی کی پرمیشن نہیں چاہیئے اس سے بات کرنے کیلئے۔احمر نے ذرا خفگی سے کہا۔نتاشا کے اشارے پر بولتے مرسلین کو چپ لگ گئی۔نتاشا نے آگے بڑھ کے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔جسے مرسلین نے آگے بڑھ کے ہٹاتے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔منہ سے بولو ہاتھوں سے نہیں..! وہ دونوں سر پکڑ گئے۔نفرت کیوں کرتے ہو اس سے..؟جب وہ کچھ نا بولا تو مرسلین نے ہی پوچھ لیا۔ "وہ میری زندگی میں اپنی مرضی سے آئی نکاح بھی اسکی مرضی سے ہوا مگر میرے خوابوں تک رسائی حاصل کر کے اسنے بہت غلط کیا ہے محبت کا تو معلوم نہیں نفرت مجھے اس سے شدید محسوس ہو رہی ہے"۔۔جب تمہیں اسکے ہونے سے فرق نہیں پڑتا تو وہ خوابوں میں آئے یا حقیقت میں تمہیں کیوں غصہ آرہا ہے بھول جاؤ جیسے رات گئی بات گئی۔اسکی منطق پر احمر لب بھینچ گیا۔مجھے نہیں معلوم مجھے بس وہ میرے سامنے چاہیئے میں اس سے پوچھنا چاہتا ہوں مجھے دھوکہ کیوں دیا اسنے۔۔۔دھوکہ تو تم

بھی اسے دے رہے تھے صرف انفارمیشن کیلئے تم نے اس سے نکاح کیا۔۔۔میرا دماغ نہیں چل پڑا بھائی کے صرف انفارمیشن کیلئے میں اسے نکاح کروں گا۔میں سیریس تھا"کچھ کچھ "۔۔اسکے کچھ کچھ پر وہ دونوں لب دبا گئے۔میں نے سوچا تھا اسے صحیح راستے پر لا کر میں اسے بیوی تسلیم کرلوں گا مگر اسنے دھوکہ دیا وہ مجھے بنا بتائے یہاں سے چلی گئی۔"مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی تمہیں آخر غصہ کس بات کا ہے وہ خوابوں میں آتی ہے اسکا یا وہ بنا بتائے یہاں سے چلی گئی۔نتاشا نے دوبدو پوچھا"۔۔۔اسے صرف ایک مسئلہ ہے نتاشا۔۔۔جواب مرسلین نے دیا۔"تمہارے پیارے دوست کو محبت جیسی بیماری لاحق ہوگئی ہے"۔۔۔میری زندگی میں میری محبوب اشیاء چند ہیں اگر وہ ان میں شمار ہوتی تو ابھی میری قید میں ہوتی۔دوٹوک کہتا وہ چل دیا۔پیچھے وہ دونوں ایک دوسرے کو ہی دیکھتے رہ گئے۔"مان نہیں رہا.."ایسا ہی ہے کوئی بھی بات آسانی سے اسکے بھیجے میں نہیں گھستی..تاسف سے کہا گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میرے ساتھ چلو گئی...وہ بنا نوک کیے کمرے میں آیا۔امیمہ نے کھلی کتاب بند کی۔بیڈ سے نیچے اتری۔"آج کے بعد میرے کمرے میں آنے سے پہلے نوک کرنا۔انداز سرد تھا"..."سوچوں گا ابھی بتاؤ چلنا

ہے کے نہیں۔"۔۔۔کہاں جانا ہے..؟...نکاح میں..."کس کا نکاح ہے.؟اسنے تشویش سے پوچھا"..."ارسل اور روشانے کا۔یحییٰ نے اسکی کتاب کھولی۔"..."رات کے دس بجے کونسا نکاح ہوتا ہے۔اسنے کتاب چھینتے پوچھا۔"..."انکا نکاح انکی ٹائمنگ،انکی مرضی...تم نے چلنا ہے..وہ اکتا گیا۔"میں ڈیڈ سے پوچھ کر آتی ہوں۔اسنے حامی بھری۔مگر جاؤں گئی اپنی گاڑی میں۔جتلایا گیا"...پوپس سے میں نے پوچھ لیا۔وہ جھوٹ بولنے میں ماہر تھا۔"ٹھیک ہے تم چلو میں آتی ہوں۔وہ کبھی بھی اسکا جھوٹ نہیں پکڑ پاتی تھی"

یحییٰ سر ہلائے یونہی سنجیدگی سے گاڑی تک آیا امیمہ کی گاڑی دیکھی دماغ کی بتی جلی۔کچھ دیر بعد وہ نیچے آئی گاڑی میں بیٹھنے لگی تو ٹائر کی طرف دیکھا جو پنچر تھا۔اسنے کلس کر یحییٰ کو دیکھا جو ڈرائیونگ سیٹ پر شان سے براجمان تھا۔

"مے آئی ہیلپ یو میم...انداز والہانہ تھا"..."اللہ کرے تم گنجے ہو جاؤ..امیمہ غصہ دبائے جو منہ میں آیا کہہ گئی"..."اتنی پیاری بد دعا نا دیں میم پہلے ہی مرنے کی بد دعائیں سمیٹے بیٹھا ہوں۔

"لہجہ عجیب سا ہوا امیمہ نے اسکی آنکھوں میں سرخی دیکھی وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ہال کے سامنے پہنچے سڑک سنسان پڑی تھی وہاں سڑک کے دوسرے کنارے پر کچھ تین سے چار لوگ ماسک لگائے کھڑے تھے ہال میں بھی کم گہما گہمی تھی امیمہ کو اس ماحول سے عجیب سی وحشت محسوس ہوئی ہوائیاں تب اڑی جب اسنے یحییٰ کو گن لوڈ کرتے ویسٹ میں چھپاتے دیکھا۔ "تم نے کہا تھا ہم نکاح میں جا رہے ہیں وہ اس ماحول کے اثر خوف میں مبتلا ہوئی تھی"..."تم نے یہ کیوں نہیں پوچھا سنو وائیٹ کہ ارسل اور روشانے کے گھر والے نکاح کیلئے مان کیسے گئے..؟"۔۔۔اسکا سوال بجا تھا امیمہ حیرت کے پہاڑ تلے دب گئی۔ "تم آج بھی بدھو ہی ہو۔ وہ ہنس کر گاڑی سے نیچے اترا۔ امیمہ کا دماغ شل ہو رہا تھا"۔۔۔

تم نے مجھ سے جھوٹ بولا یحییٰ مجھے بتاؤ اب کیا الٹی سوچ چل رہی ہے تمہارے دماغ میں..؟ امیمہ نے اسکی بازو دبوچے اپنے روبرو کیا یحییٰ نے اسے سرخ آنکھوں سے گھورا۔ ایسے پبلک پلیس پر کسی شریف لڑکے کو ہاتھ نہیں لگاتے سنو وائیٹ ورنہ لوگ غلط مطلب نکالنے لگتے ہیں۔ اسنے جتنی شرافت سے کہا تھا لہجہ اور آنکھیں اتنی ہی وحشت میں ڈوبی تھیں۔ "ہم یہاں روشانے کو شادی سے کڈنیپ کرنے آئے ہیں" یحییٰ کے جملے پر امیمہ کی آنکھیں متحیر ہوئیں۔ تم ایسا نہیں کرو گے..وہ ہذیانی ہوئی۔۔میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اپنے دوست کو تکلیف میں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"تم کسی کے باپ کی عزت کو صرف اپنی دوستی کی خاطر داؤ پر نہیں لگا سکتے یحییٰ۔۔وہ چیخی۔"دوستی کچھ بھی کروا سکتی ہے سنو وائیٹ۔۔وہ ہنوز لاپرواہی سے بولا"...اسکا باپ بغیرت ہے اور تمہیں کسی بغیرت کی عزت کے چلے جانے کی پرواہ نہیں کرنی چاہئیے۔وہ جتنی سفاکیت سے بولا امیمہ کی آنکھوں میں اتنی ہی تیزی سے سرخی پھیلی۔"یحییٰ تم لگتا سارے لحاظ بھول گئے ہو۔وہ اسکے لہجے پر ششدر ہوئی چیخی"..."ہاں جب بات عورت کی عزت اور انصاف پر آتی ہے تو یحییٰ میر سارے لحاظ بھول جاتا ہے"ٹھنڈہ یخ لہجہ۔گڑیا تم یہاں..؟وہ آواز پر پلٹی۔پیچھے یوسف کھڑا تھا۔بھائی یہ سب...وہ پریشانی سے اسکی طرف بڑھی۔یوسف نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔امیمہ اس سے مدد مانگتی پیچھے کھڑے بلال اور شیزی کو دیکھ اسنے یحییٰ کو دیکھا۔تو مطلب وہ سب اس پلان کا حصہ تھے اسکی نظر ان سب کی گنز سے ہوتے ہاتھ میں پکڑے بلیک ماسک پر ٹھہر گئی۔"آپ سب کو کیا ہو گیا ہے ایک بیٹی کی عزت باپ کی پوری زندگی کی کمائی ہوتی ہے آپ لوگ کیوں صرف دوستی کی خاطر اس باپ سے اسکا وقار اور عزت چھین رہے ہیں۔وہ ملتجائی ہوئی"...یوسف بھائی آپ یحییٰ سے کہیں وہ واپس چلے وہ غلط کر رہا ہے۔"بکواس بند کرو سنو وائیٹ اسکی بازو دبوچے یحییٰ نے اسے اپنی طرف کھینچا اور چیخ پڑا۔ناجانے کس بات کا غصہ اسکی آنکھوں سے

چھلک رہا تھا"... یحییٰ... یوسف نے اسے تنبیہہ کی۔ جبکہ امیمہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ ہم بھی تمہاری طرح ہی اسکے باپ کی عزت کی خاطر چپ تھے مگر حقیقت کے معلوم ہونے سے پہلے تک... وہ اسکے چہرے پر غرایا۔ بلال اسے غصے میں دیکھ آگے آیا۔ یار آرام سے بات کر یحییٰ پلیز... وہ قریب آ کے بولا۔ یحییٰ نے سرخ انگارہ ہوتی نظریں اس پر گاڑھے بازو چھوڑ دی۔۔ روشانے کا باپ معلوم بھی ہے کس سے اسکی شادی کروا رہا ہے اسکا لہجہ تمسخرانہ تھا۔ امیمہ نے بھیگی آنکھوں سے صرف دیکھنے پر اکتفا کیا۔ اپنی بہن کے بیٹے سے جو پہلے سے شادی شدہ ہے جسے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوئی تو وہ اب اپنی بیٹی اپنے بہن کی محبت میں قربان کر رہا ہے اسکی رضامندی کے بغیر۔ اور جانتی ہو اسکی ماں کیوں خاموش ہے لہجے میں آگ سی تپش تھی کیونکہ اسکے بغیرت باپ نے اسکی بیٹی اور ماں کو دھمکی دی ہے اگر اسکی بیٹی نے نکاح نہیں کیا تو وہ اسکی ماں کو طلاق دے دے گا۔ اور اسے ایسا کرتے فرق بھی نہیں پڑے گا کیونکہ اسکے پاس دوسری بیوی موجود ہے۔ اسکا غصہ لاوا بن رہا تھا جو اندر ہی اندر پک رہا تھا آج اگر اسکا کوئی بھائی ہوتا تو اسے کسی مرد کیلئے بچہ پیدا کرنے والی مشین بننے سے بچا لیتا... یوسف کی بھاری آواز اسکے سن کانوں میں پڑی۔ "اسلئے یہ زمہ ہم نے لیا ہے۔۔ بلال نے سرگوشی سی کی"... مگر انکی والدہ وہ تو پھر بھی انہیں طلاق دے دیں گئیں۔ وہ بولی تو اسکی آواز نم تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"وہ طلاق ہی چاہتی ہیں مگر اسکا باپ طلاق دینے سے انکاری ہے کیونکہ روشانے کے نکاح میں اسکی ماں ایک اہم مہرہ ہے"... اپنے رشتوں کی خوشیوں کی خاطر کوئی باپ اس قدر گر سکتا ہے ایسا کبھی اخذ بھی نہیں کیا تھا۔"وہ اسکے سٹیپ فادر ہیں مطلب روشانے کی امی نے دوسری شادی کی تھی ان سے... شیزی نے انہیں انفارمیشن دی"... سوری میں نے تمہیں غلط سمجھا۔ امیمہ اپنی غلطی کا اقرار کر چکی تھی۔ گاڑی پر ہاتھ جما کے کھڑے یحییٰ کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی۔"پہلی بار نہیں ہوا ایسا"... وہ آگے کچھ نہیں بول سکی۔ سب پلان کے مطابق اپنی اپنی پوزیشن سنبھال چکے تھے۔ امیمہ اور بلال ہال میں گئے تھے وہ تینوں گاڑیوں میں موجود تھے۔ وہ روشانے کی طرف بڑھی جبکہ بلال نے اپنا کام ختم کیا اندر سے جواب آیا تو وہ سب ماسک لگائے گنز تھامے اندر بڑھ گئے۔ رک جاؤ مولوی صاحب اتنی کیا جلدی ہے... وہ تینوں ہاتھوں میں گنز لیے ہال کے وسط میں تھے وہاں سکوت طاری ہو گیا۔ سٹیج پر بیٹھی روشانے نے نم آنکھوں ان تینوں کو دیکھا۔ تم لوگوں کو جتنا پیسہ چاہئیے لے لو بس ہم میں سے کسی کو کچھ مت کہنا۔ قیصر صاحب کی گھٹی سی آواز نکلی۔ ٹھیک ہے اپنی بیٹی ہمارے حوالے کر دو۔ یوسف کے جملے پر روشانے کے کزنز کی دھاڑ وہاں گونجی۔"اوئے کاغذ کے شیروں کی اولاد خبردار ایک چوں بھی منہ سے نکالی اتنی بڑی ناانصافی ہوتے دیکھ جب ایک لفظ منہ سے نہیں نکلا تو اب بھی

خاموش رہو ورنہ یہی تم سب کمینوں کو بنا گھی اور آگ کے بھون ڈالوں گا" یحییٰ میر ٹھہرے ہوئے مزاج کا بندہ تھا مگر اسکا غصہ سمندری طوفان جیسا قیامت برپا کر دینے والا۔ وہ سب حیران ہوئے گھر کی بات انہیں کیسے معلوم ہوئی قیصر صاحب جلدی ماجرا سمجھ گئے۔ مگر تب تک بلال کو اشارہ مل چکا تھا۔ روشانے اور اسکی ماں کو امیمہ ساتھ لیے باہر نکلی تھی اسکے چہرے پر بھی ماسک تھا وہاں سب حیران تھے لڑکے تو سہی لڑکیاں بھی گنڈہ گردی پر اتری ہوئی تھیں۔ مگر انہیں کون بتاتا وہ ملک خاندان کا خون ہیں جنہوں نے ناانصافی اور بے جا ظلم برداشت کرنا نہیں سیکھا تھا خود پر نا کسی مظلوم پر...! وہ سب گاڑیوں تک پہنچے۔ امیمہ بلال یحییٰ اور روشانے ایک گاڑی میں تھے یوسف مسز قیصر اور شیزی ایک گاڑی میں۔ یحییٰ کی گاڑی آگے تھی۔ ارسل کہاں ہے... میں نے اسے کال کر دی تھی آتا ہو گا۔ "تم نے کیا بولا تھا اسے۔"... یہی کے یحییٰ کی حالت سیریس ہے ورنہ وہ کمینا آتا نہیں۔ اسنے ڈھٹائی سے وجہ بھی بتائی۔ امیمہ اور روشانے نے سر تھام لیا۔ فضا میں گولیاں چلنے کی آواز گونجنے لگی۔ اونو ڈیڈ اور انکے گنڈے۔ روشانے نے پیچھے دیکھتے خوف سے کہا۔ کچھ نہیں ہو گا انکے ساتھ گنڈے ہیں تو ہمارے ساتھ اللہ ہے۔ اسنے کہتے یوسف کو گاڑی آگے لے جانے کا کہا اور خود بھی سپیڈ بڑھا دی۔ امیمہ آج اسکا صحیح والا جنونی روپ دیکھ رہی تھی چاہے محبت ہوتی یا دوستی وہ شخص جان چھڑکنے والا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھا۔ایسے نہیں دیکھو میں ڈرائیو نہیں کر پا رہا۔اسکے جملے پر امیمہ گڑبڑائی۔پیچھے بیٹھے وہ دونوں اتنی سیریس سچوئیشن میں بھی مسکرا دیئے۔یحییٰ گاڑی بھگاو ورنہ گاڑی کے ساتھ ہمارے بھی چھیتڑے اڑ جائیں گئیں آج۔۔بلال انہیں قریب آتے دیکھ چیخا۔امیمہ نے یحییٰ کے سرخ چہرے کو دیکھا پھر ڈیش بورڈ پر رکھی اسکی گن اٹھائی اور گاڑی سے ہاتھ باہر نکالتے پیچھے آتی جیپ کے ٹائر پر فائر کیا اور وہ پہلے ہی وار میں کامیاب ہوئی۔ایک جیپ تو انکے راستے سے ہٹی تھی۔"سنو وائٹ ایک انتہائی قسم کی ڈرپوک لڑکی ہے بلال اسکی بہادری دیکھتا گنگ تھا یحییٰ کے جملے اسکے ذہن میں گردش کرنے لگا"اگر وہ والی سنو وائیٹ ڈرپوک تھی تو یہ کون تھی جو موت سے باتیں کر رہی تھی وہ دونوں ہی حیرت انگیز ہوئے جبکہ یحییٰ کی آنکھوں میں مان اترا تھا۔وہ ابھی تیسری جیپ کا نشانہ باندھتی فضا میں گولی اڑتی ہوئی آئی اور انکی گاڑی کے ٹائر کو پنچر کر گئی۔شٹٹٹ۔۔۔گاڑی ادھر ادھر جھولتی سامنے موجود درخت میں ٹکرائی۔یحییٰ تیر کی تیزی سے امیمہ کے آگے دیوار بنا۔کانچ ٹوٹ کر اسکی پشت پر بکھر گیا۔یوسف نے گاڑی روکی وہ سب انکی طرف بھاگے۔وہ سب بھی گاڑی سے باہر نکلے۔تم ٹھیک ہو... یحییٰ کا لہجہ فکر مندی سے پر تھا۔اسنے ہاں میں سر ہلایا جیپ آ کے رکی وہ لوگ اسلحے سے لیس انکی طرف بڑھے۔

وہ سب دوسری گاڑی کی طرف بھاگے امیمہ کا دوپٹہ دروازے میں اٹکا یحییٰ جو اسکی کلائی پکڑے آگے تھا۔اسکے رکنے پر رکا۔وہ رکا تو سب رک گئے۔

کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا تو اس لڑکی کی موت طے ہے۔سب ایک ساتھ پلٹے۔امیمہ انکے شکنجے میں تھی یحییٰ کی آنکھوں میں خون اترا وہ آگے بڑھتا یوسف نے اسے جکڑ لیا۔اسے چھوڑ دو وہ میری زندگی ہے۔ اسکے منہ سے وہ الفاظ بے ساختہ نکلے تھے۔اسے موت کے دہانے پر دیکھ یحییٰ کی جان بھی حلق میں اٹکی تھی۔امیمہ کی آنکھیں بلا اختیار نم ہوئیں۔"تم لوگوں کے دوست کو میں نے شرافت سے منع کیا تھا لڑکے مگر شاید تم سب کو قیصر ولی کی بات سمجھ میں نہیں آئی"...ڈیڈ اسے چھوڑ دیں میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔روشانے ماں کا ہاتھ چھڑواتی آگے آئی۔میری عزت مٹی میں ملا دی تم نے۔۔اسکا خامیازہ بھگتنا پڑے گا تم سب کو۔وہ غصے سے پھنکارے ہاتھ آگے بڑھایا گن لیتے اسنے امیمہ کے سر پر رکھ دی۔یحییٰ نے کرب سے آنکھیں میچ کر کھولیں وہ سامنے کھڑی روتی آنکھوں سے مسکرا رہی تھی یحییٰ کا اندر تک جل رہا تھا ایک طوفان اٹھ رہا تھا جو سب تباہ کر دینے کے درپے تھا۔ اسنے روشانے کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنی گرفت میں لیا۔اگر میری سنو وائیٹ پر ایک بھی خراش آئی تو تمہاری اس بیٹی کی جان نکالنے میں ایک سیکنڈ ضائع نہیں کروں گا۔لہجہ سفاکیت سے پر تھا وہاں سب کو

جھٹکا لگا۔ روشانے نے آنکھیں میچ لیں وہ جانتی تھی یحییٰ میر اپنی سنو وائٹ کو کبھی مرنے نہیں دے گا پھر چاہے اسے دنیا ہی کیوں نا تباہ کرنی پڑے۔ وہ تو پھر روشانے تھی اسکے دوست کی محبت۔ اسے موت قبول تھی۔

اگر تم نے اس پر گولی چلائی تو یہاں سے بھی گولی چلے گئی۔ مہروز ولی روشانے کے ہونے والے شوہر نے یحییٰ پر گن تانی۔ وہ ہنسا مرے ہوئے کو موت نہیں دی جا سکتی۔ امیمہ کی آنکھوں سے جھڑنا بہہ رہا تھا میں تین تک گنوں گا یحییٰ نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کیا۔ ٹریگر پر انگلی رکھی۔ ایک جنونی بنا کھڑا تھا تو دوسرا حیوان۔ تین لوگوں کی زندگی اسوقت خطرے میں تھی امیمہ، یحییٰ اور روشانے۔ ایک... یحییٰ گنتا غیر ارادی طریقے سے آگے آیا۔ دو... روشانے اور امیمہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ تین... یحییٰ نے ٹریگر دبایا۔ مقابل نے بھی ٹریگر دبایا۔ فضا میں گولیوں کی آواز کے ساتھ بھیانک دل دوز چیخیں بھی آسمان کو پہنچی۔

یحییٰ نے گولی قیصر صاحب پر چلائی تھی جو سیدھا انکے دماغ میں لگی وہ زمین بوس ہو گئے۔ مہروز ولی کی گولی یحییٰ پر چلی تھی روشانے زمین پر گری۔ کون مرا تھا اور کون زندہ تھا۔ سب کی آنکھیں متحیر ہوئی تھیں ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں یحییٰ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری امیمہ اسکی طرف لپکی۔

سائرن کی آواز گونجی۔مہروزولی بندوں کے لیے بھاگا۔روشانے ساکت سے اپنے باپ کی لاش کو دیکھ رہی تھی یحییٰ بھی زمین پر گرا اسکی گرے شرٹ خون سے سرخ ہو چکی تھی گولی اسکے سینے میں لگی تھی۔امیمہ کے قدم اس تک پہنچتے لڑکھڑائے۔وہ تکلیف کی شدت میں بھی مسکرا رہا تھا گولی اسکے سینے کے قریب لگی تھی دل امیمہ کا پھٹ رہا تھا سب یحییٰ کی طرف لپکے۔جو بمشکل آنکھوں کو کھولے اسکے بھیگے چہرے کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا زندگی اسکے ہاتھ سے نکل رہی تھی امیمہ شاہ کی سانسیں بھی اکھڑنے لگی۔وہ مردہ قدموں سے یحییٰ کے پاس

آئی۔تت...تم..نے...مم...مجھے...بد...دعا...دی..تھی...دد

...دیکھو...لل..لگ...گئی۔(سنو وائیٹ یار تمہاری دعاؤں میں بہت اثر ہے میرے لئے دعا کرو کوئی حسین لڑکی میری دیوانی ہو جائے میری بد دعاؤں میں بھی پھر اتنا ہی اثر ہو گا یحییٰ وہ غصے سے کہنے لگی۔تمہاری خاطر ہر بربادی اور موت بھی خوشی خوشی قبول کر لوں گا۔تم بد دعا ہی دے دو چلو)...ماضی کا ایک پنہ کھلا وہ واقع اپنے وعدے کا پکا تھا اسکی بد دعا پوری ہوئی۔۔امیمہ شاہ کی بد دعا لگ گئی تھی یحییٰ میر کو وہ مر رہا تھا اور اسکے چہرے پر تکلیف کے بجائے خوشی تھی۔وہ مسکرا رہا تھا۔اسے نظروں میں لیے اسنے آخری گہری سانس بھری اور آنکھیں موند لیں اور وہی امیمہ شاہ کا سکتہ ٹوٹا وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھی زمین بوس ہو گئی۔ دونوں کے بے سدھ وجود سڑک پر پڑے تھے۔ کوئی دیکھتا تو کہتا محبت ایسی بھی ہوتی ہے۔ کہیں دل جلانے والی تو کہیں دل مردہ کر دینے والی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہاں جو گاڑیاں پہنچی تھیں وہ ملک خاندان کی تھیں۔ احمر جو رات کے پہر بنا مقصد گاڑی سڑک پر ڈورا رہا تھا اسکی نظر میں یحییٰ کی گاڑی آئی تھی مگر پھر وہ اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں مگر جب تک وہ اسکی طرف پہنچا بہت دیر ہو چکی تھی۔

ہوسپٹل کے وارڈ میں ہو کا عالم تھا وہ جیسے موت کا سناٹا نہیں ہوتا بلکل ویسا۔ مرنے والے کو کیا خبر رونے والے کتنا روئیں گئیں۔ اسے کیا خبر وہ اسکی کس کس یاد کو سینے سے لگا کے اسے پکاریں گئیں۔ اتنا تڑپیں گئیں کے انکی سانسیں سینے میں ہی اٹک جائیں گئیں، کہ وہ صدموں میں اتر جائیں گئیں وہ خاموش ہو جائیں گئیں کہ موت سے پہلے بے موت ہی مارے جائیں گئیں۔

رات سے صبح کا سویرا پھیلنے لگا تھا سورج کی ہلکی سی کرن پھوٹی تھی پورا ملک ولا اس وقت ہوسپٹل میں موجود تھا کسی کو کچھ خبر نہیں تھی کیا چل رہا ہے کیا ہو رہا ہے یاد تھے تو ڈاکٹر کے آخری الفاظ پیشنٹ کی حالت بہت نازک ہے صرف ایک پرسنٹ چاں س ہے بچنے کے۔ وہ الفاظ نہیں ہتھوڑے تھے جو انکے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ذہن پر برستے انہیں خاموش کر گئے تھے ایک طرف یحییٰ کے تمام دوست ساکت سے بیٹھے تھے تو ایک کونے میں امیمہ شاہ وہ قسمت کی ہاری دیوی کالی چادر اوڑھے جوگن بنی پتھر ہوئی بیٹھی تھی۔ وقت بہت جلدی گزر رہا تھا اور بہت بھیانک تھی۔ محبت نہیں ملی تھی مگر نفرت میں بھی وہ شخص آج اس سے دور ہو رہا تھا۔ "محبت نا سہی، وہ نفرت ہی نبھا لیتا ساقی۔" کسی حال میں ہی سہی وہ میری نظروں کے سامنے تو رہتا"... دماغ مفلوج تھا وجود بھی ساکن تھا صرف چل رہی تھیں تو سانسیں وہ بھی اٹکی جب ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا۔ آریان اور فیصل آگے بڑھے۔ سوری سر ہم آپ کے پیشنٹ کو نہیں بچا سکے۔ انہوں نے پروفیشنل انداز میں کہا۔ "He is no more..."

اور وہ الفاظ ان سب پر قیامت جیسے ٹوٹے تھے۔ امیمہ کی چلتی سانسیں اکھڑنے لگی۔ آنکھیں ہنوز بنجر تھی مگر دل پھٹنے کو آ گیا۔ "تباہ کر جائے گا تمہیں، حادثہ میری موت کا"

وہ اب تباہ ہونے والی تھی۔

حمزہ زمین پر ڈھے گیا اسے اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس ہوئی سب زار و قطار رو رہے تھے۔ یا یوں کہا جاتا وہاں وین کیے جا رہے تھے ملک ولا کا چھوٹا سب سے لاڈلا بیٹا موت کو گلے لگا چکا تھا طہ

مرسلین ملک ولا کی عورتیں سب پتھر کے بت بنے ہوئے تھے ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ بحث کر رہا تھا اپنی بہن کو واپس لانے کی پلاننگ کر رہا تھا یوں اچانک زندگی ہاتھوں سے نکل گئی۔ زندگی ایسی ہی تو ہوتی ہے.. اچانک اور بھیانک... اچانک کوئی حادثہ ہوتا ہے اور زندگی بھیانک ہو جاتی ہے۔ آریان کے قدم لڑکھڑائے اسنے مڑ کر ان قسمت کے ماروں باپ کو دیکھا حمزہ زمین بوس تھا زارا سمیرا بیگم کے گلے لگی ہذیانی رو رہی تھی ہوسپٹل میں انکی چیخیں گونج رہی تھیں۔ نظر امیمہ شاہ پر رکی۔ آریان نے اذیت سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ اسے محسوس ہوا کوئی اسے دیکھ رہا ہے اسنے نظر گھمائی ڈاکٹر سائیڈ پر گم سم کھڑا تھا چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔ ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں۔ اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ ڈاکٹر کی طرف بڑھا۔ کیا چھپا رہے ہو تم... وہ ہلکی آواز میں غرایا۔ ڈاکٹر تشویشناک سا کیبن میں چلا گیا آریان حیران سا ہوا وہ بھی پیچھے گیا فیصل اور وقاص جو ڈاکٹر کو دیکھ رہے تھے وہ بھی پیچھے ہو لیے تھے۔۔ سر وہ پیشنٹ کیا لگتا ہے آپ کا..؟۔۔۔ بیٹا ہے وہ میرا.. اسنے بارعب آواز میں کہا۔ آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں وہ غضب ناک تیور لیے کھڑا تھا ڈاکٹر نے بمشکل تھوک نگلا۔ "سر انہیں کچھ نہیں ہوا وہ زندہ ہیں... وہ الفاظ تھے مگر انہیں لگا انکے بے جان وجود میں کسی نے زندگی پھونک دی ہو انہیں نئی زندگی کی نوید سنا دی گئی ہو۔"... سر ان جیسا ڈھیٹ قسم کا پیشنٹ میں نے اپنی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پوری زندگی میں نہیں ہینڈل کیا۔انہوں نے آپریشن بغیر بے ہوش ہوئے کروایا ہے سر مجھے معاف کر دیں انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے یہ جھوٹ باہر جا کر نہیں بولا تو وہ مجھ سمیت میرے ہوسپٹل کو آگ لگا دیں گئیں میں ڈر گیا تھا سر...!وہ ڈاکٹر ہی بولے جا رہا تھا کیونکہ انکے پاس تو بولنے لائق کچھ رہا نہیں تھا۔اتنا بڑا جھوٹ...فیصل کے لب ہلے۔وقاص اپنی جگہ ششدر کھڑا تھا۔وہ تینوں کیبن سے باہر آئے حمزہ نے خالی نظروں سے انہیں دیکھا۔آریان سر گرائے یونہی یحییٰ کے وارڈ میں جا گھسا۔آج میں ماننے کو تیار ہوں تم ہمیشہ صحیح کہتے تھے حمزہ تمہارا بیٹا یحییٰ میر واقع طوفان کی اولاد ہے وہ مجھ سے بھی دس قدم آگے ہے اسنے پورے ملک ولا کو لمحوں میں تگنی کا ناچ نچا کے رکھ دیا۔وہ کہتا رکا نہیں۔ملک ولا والے حیران پریشان سے اسکی پشت دیکھ رہے تھے پھر وہ بھی یحییٰ کے کمرے کی طرف لپکے۔اریان کے پیچھے سب اسکے وارڈ میں داخل ہوئے۔طہ اور مرسلین سمیت نتاشا کی بھیگی آنکھیں متحیر ہو گئیں باقیوں کا بھی وہی حال تھا۔وہ تکیے پر سر رکھے ایک بازو سر کے نیچے جبکہ دوسرا ہاتھ پیٹ پر دھرا تھا چہرے پر شیطانیت تھی ساتھ کچھ تکلیف کے عنصر بھی نمایاں تھے۔یحییٰییییی....حمزہ کا پارہ ہائی ہوا وہ چیختا اس تک پہنچتا آریان نے اسے جکڑ لیا۔زارا اپنے لخت جگر کو ممتا بھری نظروں سے دیکھتی آنکھوں کی پیاس بجھا رہی تھی کبھی اسکا چہرا چومتی تو کبھی زخموں کی طرف ہاتھ لے جاتے روک

لیتی۔"اس بیہودہ مذاق کی وجہ جان سکتا ہوں میں... آواز کم تھی مگر لہجے میں بھڑکتے شعلے غصے کی شدت کا پتہ دے رہے تھے"... میں اندازہ لگانے... کی کوشش... کر رہا تھا کہ آپ لوگوں... کو میری کتنی... قدر ہے..!اندازِ قابلِ دید تھا۔تکلیف کے باعث وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا۔۔اپنی موت کی جھوٹی خبر پھیلا کر... حمزہ دھاڑا۔چِل کریں ڈیڈ... دل تو میرا کر رہا ہے تمہیں یہی زندہ زمین میں گاڑھ دوں یحییٰ۔۔۔حمزہ شدت سے بولا۔"یہ شوق بھی پورا کر لیجئیے گا ابھی ایک... دیدار سنو وائٹ کا بھی... کروادیں... آخر میرے اس جھوٹ... کی بڑی وجہ وہی... تو تھی اسنے مجھے بد دعا دی تھی کہتی تھی۔اسنے گہرا سانس لیا بولنے سے سینے میں درد اٹھ رہا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنا زبان چلا رہا تھا۔۔اللہ کرے تم مر جاؤ یحییٰ میر... مجھے اسکی شکل دیکھنی ہے ڈیڈ... میں دیکھنا چاہتا ہوں... وہ کتنی خوش ہے میری موت پر... سارا شوخ پن اڑن چھو ہو گیا لہجے کے ساتھ چہرے پر بھی سنجیدگی طاری ہو گئی آنکھیں ایسی تھیں جیسے وہ ابھی رو پڑے گا۔سب نے تاسف سے ان دونوں کی دشمنی کے متعلق سوچا۔مگر ایک اطمینان بھی تھا یحییٰ میر کی سلامتی کا اطمینان۔مرسلین بھاری ہوتے قدم لیے باہر نکلا وہ جانتا تھا اسکی بہن کی حالت کیا ہو گئی یحییٰ میر کو کاٹنا بھی چبھتا تو وہ گھنٹوں تک روتی تھی اس جھوٹ پر تو اسکو اپنی دنیا فنا ہوتی محسوس ہوئی ہو گئی اسکے پیچھے نتاشا اور عفاف بھی باہر آئیں کاریڈور میں سناٹا چھایا تھا۔امیمہ شاہ

پتھر کا بت بنی ہوئی تھی مرسلین اسکے سامنے جا کے بیٹھا۔ اسکی آنکھیں بنجر تھیں خالی سرد اذیت میں ڈوبی آنکھیں بکھرا حلیہ وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچی ہوئی تھی۔ مرسلین نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔۔ وہ ٹھیک ہے دل اسے کچھ نہیں ہوا۔ وہ الفاظ نہیں تھے وہ کوئی طلسماتی کیفیت تھی امیمہ کا خالی پن ختم ہوا آنکھوں کی ساکت پتلیوں میں جنبش ہوئی اسنے مرسلین کی طرف دیکھا۔ جسنے نم آنکھوں سے سر اثبات میں ہلا کے اسے مزید تسلی دی وہ ہنوز ٹرانس کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ اسکا بہتا خون دیکھ کے آئی تھی اسے تکلیف اور کرب سے موت کے نزدیک جاتے محسوس کر کے آئی تھی اسے کیسے یقین آتا وہ لڑکھڑاتی اٹھی اور وارڈ کے سامنے آ رکی دروازہ کھولا اندر داخل ہوئی ملک خاندان ایک سائیڈ ہو گیا سامنے بیڈ پر اسنے پٹیوں میں جکڑے اس وجود کو دیکھا آنکھیں اب بھی خشک تھیں یحییٰ نے لمحہ بھر اسکی سرخ متورم آنکھیں دیکھیں اور آنکھوں سے اسکے دل تک کا حال معلوم کر گیا۔ "تم زندہ ہو.. وہ سوال تھا یا بے یقینی کی حد وہ کرب زدہ لہجے میں بولی۔ "نہیں مر چکا ہوں... ابھی جنت میں ہوں اور تم میری ستر حوروں میں سے ایک حور ہو..." ... اسکے انداز پر حمزہ کا دل چاہا اپنے بیٹے کی ٹانگ میں سے پکڑے اور اسے گھسیٹتے ہوئے پورے ہاسپٹل کا دورا کروائے۔ مگر وہ مٹھیاں بھینچ گیا۔ طہ احمر نتاشا اور عفاف نے

کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا تھا۔ جبکہ امیمہ ساکت سی کھڑی تھی۔ کیا ہوا امیمہ... شاہ ایسے کیوں... دیکھ رہی ہو مجھے... یقین نہیں آرہا کہ میں بچ کیسے... گیا تمہاری بد دعا... کے بعد بھی۔ وہ استہزائیہ بولا۔ امیمہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ اسنے شدید کرب سے آنکھیں میچی ننھا سا آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسل آیا۔

نانارو کیوں رہی ہو... سنو وائیٹ مرا تھوڑی... ہوں یار... اسکی تکلیف کا اندازہ ہوتے ہوئے بھی وہ شدت ضبط سے طنزیہ وار پر وار کیے جارہا تھا. کہ شاید وہ پھٹ پڑے شاید کچھ کہہ دے۔ ملک ولا والے بھی چپ سادھے صرف سن رہے تھے۔ تمہارے چہرے پر جو تکلیف... ہے نا یہی دیکھنے.. کیلئے میں نے یہ جھوٹ... بلوایا تھا تو کیسا لگا پھر... موت کو اتنے نزدیک... سے دیکھ کر... امیمہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تو وہ صرف ڈرامہ کر رہا تھا اسکی بے بسی کا تماشا دیکھنے کیلئے وہ تو کہتا تھا محبت ہے تو کیا محبت تکلیف دے کر جتائی جاتی ہے اسکے ارد گرد سوچوں کا جال تھا۔ اذیت ناک سوچوں کا۔ آنکھوں میں آنسو امڈنے لگے۔ اسنے برستی آنکھوں سے یحییٰ میر کو دیکھا خود کو کچھ بھی کہنے سے بعض رکھا ڈر تھا ایک لفظ بھی منہ سے نکلا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے گئی مگر وہ اب مزید اسکے سامنے تماشائی نہیں بننا چاہتی تھی وہ کرب زدہ آنکھوں سے اسے دیکھتی الٹے قدم لینے لگی اور ایسے ہی باہر نکل گئی۔ یحییٰ نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سر جھٹکا انداز ایسا تھا جیسے رتی برابر فرق نہیں پڑتا۔ مگر اسکو رلانے کے بعد اندر وہ حشر برپا تھا کہ خود کو سو کوڑے بھی مارے تو کم لگتے۔ مرسلین نے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں سے یحییٰ کو دیکھا اور باہر نکل گیا۔ پیچھے طوبیٰ فیصل اور نتاشا بھی گئی تھی۔

مم...مجھے... گھ..ر...جا...نا...ب..بھائی... اسکے الفاظ اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے ذہن مفلوج ہوتا محسوس ہو رہا تھا اسے خود سے اس پل نفرت محسوس ہوئی کیا ہوتا اگر اسکی بد دعا قبول ہو جاتی تو۔۔۔وہ شخص کو کھو دیتی جس سے محبت ہونے کے باوجود بھی نفرت کے دعویدار تھی۔

"دل۔۔۔نتاشا نے آگے آتے اسکی کمر سہلائی۔ طوبیٰ اپنی بیٹی کی ایسی حالت پر زار و قطار رو رہی تھی "فیصل اور مرسلین لب بھینچے کھڑے تھے آخر کب تک وہ جنگ یونہی قائم رہنے والی تھی وہ نفرت کی جنگ آخر کب اپنے اختتام تک پہنچنی تھی۔ وہ محبت ہونے کے باوجود نفرت کا اعلان کرتی تھی اور وہ محبت ہونے کے باوجود اسے اپنی محبت کا یقین نہیں دلا پا رہا تھا۔ آریان باہر آیا۔ وہ سسک رہی تھی اسکی بھیانک سسکیاں کوریڈور میں گونج رہی تھیں آریان نے فیصل کو دیکھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے فیصل۔۔۔ مگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ بھی تو نہیں رہنا چاہتے نا بھائی۔۔وہ اذیت سے گہری سانس بھر کے بولا۔ تو ٹھیک ہے پھر اپنا خرافاتی دماغ لڑاؤ فیصل

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شاہ شاید یہ دونوں بھی حمزہ اور زارا کی طرح نکاح میں آنا چاہتے ہیں۔ملک ولا کی ینگ پارٹی حمزہ اور زارا، فیصل اور طوبیٰ کی نکاح ٹریجڈی کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی وہ قصے انہیں خود فیصل شاہ نے سنائے تھے اور آج فیصل شاہ نے ٹھان لی تھی۔"ایسے نہیں تو ایسے سہی۔"۔۔۔اسنے مرسلین کو اسے گھر بھیجنے کو کہا اور خود آریان کی ٹیم کے ساتھ الگ کمرے میں میٹنگ کو پہنچا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

صبح سے شام ہونے کو آئی تھی آج کا سارا دن اسنے سکندر کی نظروں سے اوجھل ہو کے گزارا تھا ایک بے چینی سے رگ وپے میں سرائیت کر رہی تھی مگر اب وہ اپنے فیصلے پر اٹل رہنے والی تھی۔وہ محبت کرتا تھا اس سے،جتا بھی چکا تھا مگر گریز برتنے کی وجہ کیا تھا وہ اب تک اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔محبت صرف ایک قدم کی دوری پر کھڑی اسکی منتظر تھی یاں تو وہ ہاتھ بڑھا کے سکندر کا گریبان پکڑے اسے خود سے زبردستی محبت کرنے پر مجبور کر دیتی اور پھر ساری زندگی اسی کشمکش میں بھی گزارتی کہ شاید اسے محبت آج بھی نہیں ہے۔اسکے علاوہ ایک دوسرا حل اسکے پاس یہ تھا کہ وہ اپنی جگہ ہاتھ بڑھائے اسکا انتظار کرتی اپنی جگہ منجمند رہتی اپنے کہے پر اٹل۔اس سے محبت کی دعویدار تھی تو اس پر خود کو قائم رکھتی اور پھر سکندر کو احساس دلاتی اپنے ہونے اور نا ہونے کا پھر یہ اسکی مرضی وہ خود آگے بڑھ

کر اسکا ہاتھ تھام لیتا یاں پھر عزہ اسکے انتظار میں وہی کھڑی رہ جاتی ہمیشہ کیلئے۔ اب یہ اسکی یک طرفہ شدت پسند محبت اور قسمت دونوں پر انحصار کرتا تھا۔ سکندر صبح ہی ضروری میٹنگ کا کہہ کر مغل ایمپائر سے جا چکا تھا عزہ نے صرف دیکھنے پر اکتفا کیا۔ شام گئے وہ واپس آیا۔ مگر آج وہ اسے خود کا منتظر نہیں پایا تھا۔ وہ سامنے ہی ہال نما اوپن کچن کے ساتھ لیونگ ایریا میں بیٹھی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔ "اسلام علیکم..." عزہ اپنے عقب سے بھاری آواز پر چونک کر سنبھلی مگر پلٹی نہیں صرف اثبات میں سر ہلایا۔ جسکا مطلب تھا وعلیکم اسلام... سکندر کچھ لمحے بول نا سکا وہ صرف اسکا چہرا دیکھتا رہ گیا۔ ایک دن میں وہ کتنی بدل گئی تھی اسکے چہرے پر اس شخص کو دیکھ کر محبت کے رنگ کھلتے اور آنکھوں کی چمک دوگنی ہوتی تھی مگر آج اسکا چہرا بے تاثر تھا سکندر سر جھٹکتا نکل گیا۔ رات ہو چکی تھی وہ کھانے کی ٹیبل پر نہیں آئی تھی سکندر کی کال آئی جسے سنتے وہ لان کی طرف بڑھ گیا۔ عزہ اسی دوران کمرے سے نکلتی ڈائیننگ ہال میں آئی تھی سکندر کال پر محو اندر آیا۔ ایک نظر اسکے سراپے پر ڈالی اداس چہرے کو دیکھ وہ کچن کی طرف گیا۔ عزہ اسے کچن کی طرف جاتے دیکھ حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ "نہیں مجھے وہ شخص کل تک ہر حال میں چاہیئے حان ورنہ تم یہاں قدم مت رکھنا۔ اسکی بارعب آواز گونجی ساتھ ہی اسکے ہر بڑھتے قدم پر شیف سمیت تمام ملازم دیوار کے ساتھ جا لگے "ٹھیک ہے وہی سے پکڑ لو مگر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

زندہ۔۔۔اسنے کہتے ٹرے لی اور اس میں کھانے کی پلیٹ دیگر اشیاء کے ساتھ رکھی۔ملازم سمیت عزہ بھی حیرت انگیز سی بیٹھی تھی آخر ان سب نے کب سوچا تھا سکندر جیسا سنکی گینگسٹر اپنی بیوی کیلئے ایسے کام کرے گا۔اسنے ٹرے لا کر عزہ کے سامنے رکھی اور اسے کھانے کا اشارہ دیا۔"اینی کو اپنے ساتھ مت لے کے جانا میں نہیں چاہتا وہ اپنی غیر دماغی حالت کی وجہ سے کوئی مصیبت کھڑی کر لے"...اسنے آخری بات کہتے کال کٹ کی عزہ اسے ہی دیکھ رہی تھی نظریں فوراً جھکا گئی۔"میں نے آپ سے آج نہیں کہا تھا کھانے کیلئے۔۔وہ سنجیدہ لہجے میں بولی۔"

مرد صرف اپنی پسندیدہ عورت کے سامنے جھکتا ہے"اور اسی کے بات بنا کہے سمجھ بھی جاتا ہے۔"پسندیدہ نہیں بننا مجھے، عورت کو محبت چاہیئے ہوتی ہے، پسندیدہ ہونے کا ٹیگ تو بازاری عورت کو بھی مل جاتا ہے"اسنے جتنی شدت سے وہ لفظ کہے تھے سکندر کی آنکھوں میں اترتی غصے کی جھلک نے یونہی اسے سر جھکانے پر مائل کیا تھا وہ مٹھیاں بھینچے لب سختی سے پیوست کیے ضبط کر گیا۔وہ لڑکی اسکی سمجھ سے باہر ہو رہی تھی وہاں ملازم موجود تھے ورنہ وہ اسے جواب دینے میں ایک سیکنڈ بھی ضائع نا کرتا۔عزہ سر جھٹک کے کھانا کھانے لگی اسکا موبائل پھر بجا تو وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا سیڑھیاں چڑھتا آفس میں

جابند ہوا۔ وہ گیا تو اسنے سکندر کی پشت کو نم آنکھوں سے دیکھا اور کھانے سے ہاتھ روک لیا۔ دکھتے سر کو دو انگلیوں سے دبایا۔ تبھی گارڈ وہاں نمودار ہوا۔ میڈم صاحبہ باہر صوفیہ میڈم آئی ہیں...

اسنے سرخ نظریں اٹھائے اسے دیکھا۔ کون صوفیہ... اسنے سوالیہ انداز اپنایا۔۔ سکندر کی گرل فرینڈ... اس دلربا آواز پر عزہ نے گارڈ کے سائیڈ سے دیکھا۔ جہاں کوئی لڑکی سرخ رنگ کے تنگ سلیو لیس ٹاپ میں میک اپ سے تر چہرا لیے کھڑی اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔ آپ کو شاید کوئی غلط فہمی ہے سکندر کا معیار ابھی اتنا نہیں گرا۔ اسنے ہاتھ جھاڑتے اسکے روبرو آ کر پہلے وار میں ہی صوفیہ کو ششدر کیا تھا۔ گارڈ جا چکا تھا وہ چلتی صوفے پر بیٹھ گئی تو صوفیہ بھی خود ہی بے شرموں کی طرح آ کے بیٹھ گئی۔۔ میں آج ہی یورپ سے ترکی آئی ہوں پہلی فرصت میں سکندر کی بیوی سے ملنا چاہتی تھی سننے میں آیا ہے ترکیہ کے سنکی گینگسٹر کو اسنے اپنی مٹھی میں قید کر رکھا ہے۔ عزہ لاتعلق بنی بیٹھی رہی جیسے اسکی موجودگی معنی ہی نہیں رکھتی۔ صوفیہ کے اندر غصے کے ابال اٹھنے لگے۔ "سکندر کی زندگی سے جانے کے کتنے پیسے لو گئی لڑکی۔۔۔ دس کروڑ، تیس کروڑ یا پچاس کروڑ "....

۔۔ اتنے میں تمہیں میں حاذق کی ایک جھلک بھی نا دیکھنے دوں تم پورا کا پورا مانگ رہی ہو۔ وہ طنزیہ ہنسی۔ کیونکہ وہ میری من پسند شے جیسے ہے اور صوفیہ فجار اپنی من پسند شے کسی کو نہیں دیتی تو تمہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسے ہر حال میں چھوڑنا ہو گا۔ اسکے استحقاق بھرے پر سکون لہجے پر وہ مغرور انداز میں مستقر ہوئی۔ عزہ نے حقارت بھری نظر سے اسے سر تا پیر دیکھا۔

"میں سوچ ہی رہی تھی کوئی اتنا بغیرت کیسے ہو سکتا ہے پھر معلوم ہوا تم تو اولاد ہی الٹرا پرو میکس بیغیرت انسان کی ہو" عزہ کے انداز و بیان پر وہ جل کے خاکستر ہوئی تھی۔ "تمہاری اتنی جرات لڑکی..."۔۔۔ آہاں... وہ اسے ہاتھ لگاتی عزہ نے اسکا ہاتھ جھٹکے سے جھٹک دیا۔ عام لڑکی مت سمجھنا تمہارے سنکی گینگسٹر کی بیوی بعد میں پہلے اریان ملک کی فخریہ بہادر بیٹی ہوں ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو ہاتھ توڑ کے دوسرے ہاتھ میں پکڑا دوں گئی۔ وہ شعلے چباتے گویا ہوئی۔ صوفیہ جتنا اسکے بارے میں سوچ کے اور سن کے آئی تھی وہ لڑکی اس سے کئی گنا زیادہ کونفیڈنٹ اور سمارٹ نکلی تھی۔ مگر وہ بھی صوفیہ فجار تھی دشمن کی کمزوریوں کو ڈھونڈ کر پھر انکے سامنے آتی تھی وہ چلتی عزہ کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی۔

دیکھنے میں واقعی بہت خوبصورت ہو تم۔۔ لہجے میں طنز کی آمیزش تھی۔ "بس کبھی غرور نہیں کیا۔۔ کیا شاہانہ انداز تھا"

مگر کیا فایدہ اتنی خوبصورتی کا جب تم اپنے شوہر کو ہی اپنی طرف راغب نہیں کر سکی.. صوفیہ تند ہی سے بولی۔

عزہ کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔ "ڈارلنگ مجھے امید ہے تمہارا شوہر تمہیں بتا چکا ہو گا کہ وہ تمہیں یہاں صرف جیت حاصل کرنے کیلئے لایا ہے۔ تمہیں میرے ڈیڈ کو سونپ کر..." وہ الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ۔۔۔ عزہ کا دل کٹ کے دو حصوں میں بٹ گیا تھا۔

اسکا ہاتھ اٹھا اور صوفیہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔ اسکا دماغ ایکدم سے گھوم گیا۔ تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔ وہ اسے بدلے میں تھپڑ مارتی کسی نے اسکا ہاتھ ہوا میں ہی ملحق کر دیا۔

touch her and I'll break your neck. لہجے میں شدت واضح تھی

سکندر نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔ "اپنے باپ سے جا کے کہنا میرے سامنے آنے کی جرات بھی مت کرے ورنہ آنکھیں اور دل دونوں نوچ ڈالوں گئ" وہ غصے سے چنگھاڑتی بغیر سکندر کو دیکھے سیڑھیاں چڑ گئ تھی۔ سکندر جو سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ رہا تھا صوفیہ کی موجودگی پر بھاگتا ہوا وہاں آیا مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔ صوفیہ اسے دھمکیوں سے نوازے تن فن کرتی گئ تھی وہ عزہ کے پیچھے کمرے میں

آیا۔کمرے میں نیم واا ندھیرا تھا سکندر کے جوتوں پر ہلکی سی روشنی پڑ رہی تھی اسنے دیوار پر لگے سوئچ بورڈ کو ٹٹولا وہ سامنے ہی بیڈ پر بیٹھی تھی۔

کیا وہ لڑکی سچ کہہ رہی تھی..؟ سکندر کے بڑھتے قدم رک گئے۔اسنے پہلی بار عزہ کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھی تھی اور اس پل دل کی دھک دھک جیسے رک گئی تھی۔۔مجھے نہیں معلوم تم کس متعلق بات کر رہی ہو..؟۔۔۔وہ بڑھتا آئینے کے سامنے رکا واچ اتارنے لگا۔"اس لڑکی نے کہا آپ مجھے یہاں اس لئے لائیں ہیں تا کہ اسکے باپ سے جیت حاصل کر سکیں۔مجھے اسکے باپ کو سونپ کر..."لہجے میں نمی تھی سکندر خاموش رہا۔کچھ لمحے گزرے اسکی طنزیہ ہنسی کمرے میں ابھری۔ویسے شرم تو نہیں آئی ہو گئی آپ کو اپنے نکاح میں لی بیوی کو کسی اور نامحرم کو سونپنے کا وعدہ کرتے ہوئے۔وہ الفاظ سکندر کے دل پر چابک جیسے لگے تھے آنکھوں میں یکدم سرخی اتری کمرے کی سسکیوں بھری آواز میں ٹوٹے کانچ کی بھیانک اواز بھی شامل ہوئی عزہ کا دل لرزا۔اسنے سکندر کو دیکھا جس نے آئینے کو چکنا چور کر دیا تھا۔"تم اگر مجھے مارنا چاہتی ہو ایک ہی بار میرے سینے میں گن کی ساری گولیاں اتار دو مگر مجھے ایسی اذیت سے مت مارو، جو مجھے انسان سے ایک بار پھر وحشی بنا دے...میں تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔"وہ شدت بھرے لہجے میں بولا تھا عزہ ٹرانس کی کیفیت میں چلتی اسکے سامنے آئی۔

"مجھے صرف ایک ہاں ناں میں جواب چاہئیے کیا وہ لڑکی سچ کہہ رہی تھی۔ اسنے گریبان جکڑے سوال کیا۔ "سکندر نے اسکے ہاتھ اپنے گریبان پر دیکھے آنکھوں میں خون اترنے لگا دماغ کی شریانیں پھٹنے کی درپے تھی۔ مگر وہ پھر بھی اسکا ضبط آزمارہی تھی۔ "میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔ دور ہو جاؤ میری نظروں سے "اسکے ہاتھوں کو دھیرے سے اپنے گریبان سے ہٹائے وہ وحشت زدہ سا سنجیدگی سے اسکے چہرے پر غرایا۔ عزہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسکا چہرا دیکھا۔

"عورت ہاتھوں کی مار بھول جاتی ہے لفظوں کی کبھی نہیں بھولتی۔ "آنسو گال سے گردن تک سفر کر رہے تھے آنکھوں میں رچی اذیت لیے وہ اسکے دل کو بے چینی کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینکتے کمرے سے نکل گئی۔ اسنے کہا تھا چلی جاؤ اور وہ چلی گئی تھی سکندر کو گمان تھا وہ رکے گئی۔ وہ اذیت سے ہنسا اور ہنستا چلا گیا۔ شاید اپنے دل کی بربادی پر قہقہے لگا رہا تھا آنکھوں میں نمی کی پریت چڑھنے لگی اسنے زور سے آنکھیں میچی شدید غصے کے باعث دل و دماغ کام کرنے چھوڑ رہے تھے اسنے ٹوٹے کانچ پر پے در پے مکے برسائے اپنی اندر پنپتی وحشت کا علاج کرنا چاہا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آریان اور ملک خاندان کے ہمراہ ارسل اور روشانے کا نکاح ہو چکا تھا آخر اتنی خواری کے بعد انہیں بھی اپنی محبت مل ہی گئی تھی ڈاکٹر نے ابھی یحییٰ کو ڈسچارج نہیں دیا تھا البتہ اسنے ڈاکٹرز سمیت نرسز کی ناک میں دم ضرور کر رکھا تھا تمام ہوسپٹل سٹاف اس سے تنگ تھا۔ امیمہ اسکے بعد وہاں نہیں آئی تھی آہستہ آہستہ سب لوٹ گئے تھے آج دوسرا دن تھا اور اسکے پاس نتاشا اور مرسلین موجود تھے طہ نے روشانے کے والد کے کیس کو اچھی طرح ہینڈل کر لیا تھا بات زیادہ بگڑی نہیں تھی وہ آنکھیں موندے بستر پر لیٹا تھا آج اسکا پورا گینگ وہاں اس سے ملنے آیا تھا جس میں یوسف اور افراح بھی شامل تھے۔ تبھی وارڈ میں شیزی اور اسکی بیوی فرینہ آئی جو اسپیشل یحییٰ کی عیادت کو آئی تھی۔ یحییٰ نے خاصے ادب سے بات کی کچھ دیر بعد شیزی فرینہ کو ڈرائیور کے ساتھ واپس بھیجتے خود واپس آیا۔ خیر ہے کس بات پر اتنا ہنسا جا رہا ہے۔ اسنے اندر آتے سوال کیا۔ کچھ نہیں بھئی میں کہہ رہا تھا خیر سے میرا ابھی نکاح ہو گیا ہے تو بھی بلی کا بکرا بن چکا ہے یہ یوسف تو چار مہینے سے جوڑو کا غلام مشہور ہو چکا۔ ارسل شریر لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔ اب رہ گیا ہمارا جگر اور یہ کباڑیہ اسنے یحییٰ اور بلال کی طرف اشارہ کیا۔ سب کے قہقہے گونجے۔۔ تو بتا بھئی بلال تجھے کیسی لڑکی چاہیئے..؟ اسنے سیریس انداز میں پوچھا۔ پہلے میرے خیال سے یحییٰ کی شادی کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔ یوسف کے لقمے پر ان سب کی توپوں کا

رخ وہ ہوا۔۔تو بتا یحییٰ تجھے کیسی لڑکی چاہیئے۔؟"سنو وائیٹ جیسی۔۔!"مختصراً کہا گیا۔۔۔مطلب بہادر۔۔؟بلال کے لہجے میں طنز تھا سب کو چپ لگ گئی۔یوسف مجھے آج تک سمجھ نہیں آیا بھئی کو محبت کس سے تھی اس نینا سے یا گڑیا سے کیونکہ چاہیئے تو اسے بہادر تھی مگر وہ ٹھہری کمزور لڑکی آج جب بہادر بنی تو بھائی کی منظورِ نظر بھی بن گئی۔وہ کہیں اور کی بھڑاس وہاں نکال رہا تھا کیونکہ کل جو یحییٰ نے سب کے سامنے امیمہ کے ساتھ کیا تھا وہ سب بھی سن چکے تھے۔کیا ہو گیا بلال آرام سے بات کر جانی۔شیزی نے اسکا کندھا تھپکا۔یحییٰ ہنوز آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔کیوں آرام سے بات کروں میں، تم لوگ خود بتاؤ جب گڑیا کمزور تھی تو اسنے اسکے اور ہمارے سامنے اس نینا کو پروپوز کیا۔یہ بھی نہیں سوچا کہ وہ محبت کرتی ہیں اس کمینے انسان سے، انکے دل پر کیا گزرے گئی۔قبل از جہاں قہقہے گونج رہے تھے اب وہاں موت سا سناٹا چھا گیا۔بھئی تو پہلے کنفرم کر لے تجھے محبت آخر کس سے ہے کیونکہ دو دو بار تو تجھے محبت ہو چکی ہے۔وہ گہرے سانس لیتا غصے سے چنگھاڑا۔"تجھے کس نے کہا مجھے دو بار محبت ہوئی ہے... یحییٰ نے اب کے آنکھیں کھولیں۔"۔۔۔سب کو اس جملے پر تشویش سی ہوئی۔"سنو وائیٹ میری تیسری اور آخری محبت ہے"اسنے جتنے اطمینان سے کہا وہاں سب کے چہرے بے تاثر ہوئے تھے سوائے ارسل کے۔تیسری...؟۔۔۔ہاں شیزی تیسری...اسنے گہرا سانس لے کر کہا۔"دوسری

نینا تھی تیسری سنو وائیٹ تو پہلی محبت کون تھی تیری یحییٰ۔۔۔سوال یوسف نے کیا"۔۔۔یحییٰ تکیے کے سہارے اٹھ کے بیٹھا۔"میری پہلی محبت وہ تھی جسکی وجہ سے میں سنو وائیٹ سے دور بھاگتا رہا" نور...نوریہ رضویہ میری اور سنو کی بچپن کی دوست جسے زیادتی کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔اور اس حقیقت پر اندر موجود تمام لوگ دم بخود رہ گئے۔"تم سب کہتے ہو میں نے سنو کو ٹھکرایا مجھے اسکی محبت کی قدر نہیں ہے بھلا مجھ سے زیادہ کون اِس محبت کی قدر کر سکتا ہے جسنے خود اپنی محبت کو منوں مٹی تلے اتارا ہو"...نوریہ بہادر لڑکی تھی مگر اتنی نہیں کے خود کو حراساں کرنے والے کا منہ توڑ سکتی جب اسکی ڈیتھ ہوئی تو اسکے والد نے مجھے ایک خط دیا تھا جو اسنے میرے لیے لکھا تھا شاید اسے معلوم ہو گیا تھا وہ مرنے والی ہے اس میں اسنے لکھا تھا وہ مضبوط لڑکی ہے مگر اتنی نہیں تھی کہ اپنی عزت پامال ہونے سے بچا سکتی۔وہ ایک بھیانک حقیقت تھی جو ارسل سمیت ان سب کے سروں پر پہاڑ جیسے ٹوٹی تھی۔"مطلب اس رات سے پہلے ہی..ارسل کے منہ سے بے ربط جملہ ادا ہوا"یحییٰ نے اذیت سے آنکھیں میچی گہرا سانس خارج کرتے سر اثبات میں ہلایا۔اور پھر اس دن مجھے کمزور لڑکیوں سے نفرت ہونے لگی۔لڑکی کو اتنا کمزور نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی عزت کی حفاظت بھی نا کر سکے اپنے حق میں کچھ بول ہی نا سکے۔مجھے نینا سے محبت ہوئی تھی کیونکہ وہ بہادر تھی مگر شاید وہ ایک پردے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جیسی محبت تھی میں ہمیشہ سے سنو وائیٹ کے قریب رہا اسے مضبوط بنا دیکھنا چاہتا تھا میں نہیں چاہتا تھا جو نوریہ کے ساتھ ہو اوہ سنو وائٹ یا کسی بھی اور لڑکی کے ساتھ ہو۔ میں جانتا تھا وہ مجھ سے محبت کرتی ہے مگر میں یہ بھی جانتا تھا وہ کبھی بہادر نہیں بن سکتی اسے میں نے اپنے دل میں اس جگہ رکھا تھا جہاں اسکے علاوہ کوئی نہیں تھا مگر اسکا ڈر، کمزوری مجھے ہمیشہ اس سے دور لے جاتی تھی مجھے اسکا خوف دیکھ نور یاد آتی تھی مجھے تکلیف ہوتی تھی۔ اسکا گلا رندھ گیا۔ وہ سب دم سادھے اسے سن رہے تھے یحییٰ نے گیلی سانس اندر کھینچی اسے اپنے دل میں درد اٹھتا محسوس ہو رہا تھا" مجھے اس سے محبت کب ہوئی مجھے نہیں معلوم۔۔ شاید تب سے جب نینا میری زندگی میں بھی نہیں آئی تھی مگر اسکا ڈر ایک پردے جیسے تھا جو میری محبت کو ہمیشہ ڈھانپ دیتا تھا میرے دل میں اسکے لئے جو جذبات تھے شاید اسی وجہ سے کبھی عیاں نہیں ہو سکے مجھ پر نا اس پر۔۔" جب مجھے نینا ملی مجھے اس سے محبت نہیں ہوئی وہ ایک وقتی ایکٹریکشن تھا کیونکہ اگر وہ محبت ہوتی تو میں کبھی اتنی جلدی موو اون نا کر پاتا۔ مگر مجھ سے ایک غلطی ہو گئی میں نے اس دن امیمہ شاہ کی سیلف ریسپیکٹ کو ہرٹ کر دیا جو بہت غلط ہوا وہ مجھ سے اس قدر بد گمان ہو جائے گئی میں نے کبھی نہیں سوچا تھا تکلیف کی شدت بڑھ رہی تھی یحییٰ کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی۔" مگر وہ صرف ظاہری بہادر ہے اندر سے وہ پہلی جیسی ڈرپوک امیمہ شاہ ہی ہے۔

آنکھوں کے پردے پر اسکی ٹوٹی بکھری، اجڑی ہوئی حالت کا عکس لہرایا تھا"۔ میں جانتا ہوں وہ مجھ سے محبت آج بھی کرتی ہے مگر وہ اب کبھی اقرار نہیں کرے گئی مگر میں اس اقرار کو سننے کیلئے اپنی آخری سانس تک کوشش کروں گا۔ بلال نے آگے بڑھ کے اسے سینے سے لگالیا۔ وہی لفظوں کی ڈور ٹوٹ گئی یحییٰ کے رکے آنسو بہہ نکلے۔ وہاں سب کی آنکھوں میں نمی موجود تھی اب تو امیمہ شاہ کو منانا اور بھی ضروری ہو گیا تھا اور اس کام میں اب وہ سب اسکے ساتھ تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رات کا آخری پہر تھا وہ کمرے میں آیا جہاں وہ لڑکی اپنی تمام تر ناراضگی اور حسن سنبھالے بڑے استحقاق سے اسکی جگہ پر سو رہی تھی سکندر اسکے قریب بیٹھا کئی پل اسکے چہرے پر چھائی ازیت کو ملاحظ کرتا رہا سوتے ہوئے بھی اسکے ماتھے پر کرب کی لکیریں موجود تھی۔ میری جیت تو تم ہو لٹل اینجل۔۔۔ تمہیں کسی کو نہیں دے سکتا تم دور ہوئی تو مجھے جیت نہیں صرف شکست ملے گئی۔ ان کہا سا احساس تھا اسکے چہرے کو انگلی کے پوروں سے چھوئے سکندر نے بھاری ہوتے لہجے میں سرگوشی کی۔ کئی لمحے اسے دیکھتے گزر گئے اور وہ اٹھ آیا اسکے جاتے ہی عزہ نے پٹ سے انکھیں کھولیں رکے آنسو بہے نکلے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رات ساری سوچوں کے جال بننے میں گزری شب گزری نیا سویرا آیا۔وہ فریش ہوتے سمپل سے سرخ رنگ کے ٹراوزر شرٹ میں ملبوس بالوں کی بریڈ بنائے کمرے سے باہر آرہی تھی بیچ میں آتے سکندر نے اسکا راستہ روکا تھا۔"کب تک یونہی ناراض رہو گئی.؟"...میں ناراض نہیں ہوں۔اسنے منظر سے ہٹنا چاہا۔سکندر نے نرمی سے آگے بڑھتے اسے اپنے قریب کیا ہاتھوں کو گرفت میں لیتے چہرا روبرو کر لیا۔وہ لڑکی جھوٹ بول رہی تھی ایسا کچھ نہیں تھا مجھ پر یقین نہیں ہے کیا۔"عزہ کے یقین کا محور ہمیشہ سے آپ ہی رہیں ہیں۔"لہجے میں چٹان جیسی سختی تھی۔"تو پھر تمہاری آنکھوں میں میرے لئے وہ مان نظر کیوں نہیں آتا اب مجھے۔"...تم نے دو دن سے مجھ پر توجہ نہیں دی مجھے ایسا لگ رہا ہے عنقریب میں پاگل ہو جاؤں گا۔عزہ نے اسکے چہرے پر ہی نہیں لہجے میں بھی واضح جھنجھلاہٹ محسوس کی تھی۔ سکندر اسے محویت سے دیکھ رہا تھا وہ سر جھٹک کے آگے بڑھ گئی۔وہ پھر اگنور کر گئی تھی۔سکندر کے دل میں سوئیاں چبھنے جیسا تھا وہ منظر وہ ضبط سے اسکی پیٹھ دیکھتا رہا۔عزہ لان میں جا چکی تھی وہ لاونج میں کھڑا فائل کا معائنہ کر رہا تھا حرب فجار غصے میں دندناتا اندر داخل ہوا۔"تمہاری بیوی کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیٹی پر ہاتھ اٹھانے کی سکندر..؟وہ دھاڑا۔"...حرب دادا کیلئے ٹھنڈا پانی لاؤ لگتا ہے بہت گرمی ہو رہی ہے انہیں۔اسکی بات یکسر نظر انداز کیے وہ صوفے پر جا بیٹھا۔حرب دادا نے ضبط کے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کڑوے گھونٹ بھرے۔ تم نے اپنی بیوی کو بہت چھوٹ دے رکھی ہے یا پھر اسے گینگسٹر کی بیوی ہونے کا کچھ زیادہ ہی غرور آگیا ہے مگر ایک بات یاد رکھنا سکندر جس دن میرا ضبط ٹوٹا میں بھول جاؤں گا وہ تمہاری بیوی ہے۔۔" آپ کے بھولنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرے لئے وہ میری اکلوتی بیوی ہے مجھے کبھی نہیں بھولے گا اور مجھے میری شریکِ حیات کی حفاظت کرنا باخوبی آتا ہے" لہجے میں وارننگ تھی عزہ جو آوزیں سن کے وہاں آئی تھی حرب کی اڑی رنگت اور اتری شکل دیکھ چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ ابھری تھی۔ حرب نے صلح جوئی سے کام لیا کیونکہ ابھی جس متعلق وہ بات کرنے آیا تھا وہ اس بحث سے کئی زیادہ ضروری تھی۔۔ تم پہلے عقل سے پیدل انسان ہو گئے جو محض ایک لڑکی کیلئے اپنا تخت و تاج گنوانے کو تیار بیٹھا ہے خیر مجھے ابھی کچھ ضروری بات کرنی ہے وہ مدعے پر آیا۔ تم جانتے ہو گئے اس لڑکی کے باپ کی وجہ سے میرا خاص آدمی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ میں چاہتا ہوں تم اسکا بدلہ لو۔۔۔ وہ جیسے جیسے بول رہا تھا سکندر کے سخت تاثرات میں مزید سختی آتی جا رہی تھی۔

میں اس لڑکی کیلئے مر بھی سکتا ہوں یہ تخت و تاج میرے لئے معمولی ہیں۔ اور میں آپ کے کسی بھی طرح کے حکم کی بجا آوری نہیں کر سکتا اب مزید۔ اسنے مزید پر زور دیا۔ حرب صوفے سے اٹھ کھڑا

ہوا۔ تم پاگل ہو گئے ہو سکندر۔ نکل آؤ اس محبت کے جال سے وہ لڑکی تمہیں پاگل بنا دے گئی سب چھین لے گئی تم سے۔ وہ غصے سے چیخے جا رہا تھا۔ "اگر مجھے پاگل کرنے والی میری بیوی ہے تو سکندر ہر بار پاگل بننے کو تیار ہے۔ اسکا اطمینان ہنوز قائم تھا"۔۔۔ تو تم بھی دشمنوں کی صف میں جا کھڑے ہوئے ہو سکندر مگر یاد رکھنا میں اپنے بندے کا خون معاف نہیں کروں گا آریان ملک کو اپنی جان دینی ہو گئی۔ اسکی گرجدار آواز وہاں گونجی۔ جسکے فوراً بعد ہی فضا میں گولی کی تیز آواز بلند ہوئی۔ سکندر شوکڈ سا پلٹا۔ حرب تو جیسے اپنی جگہ منجمند ہو چکا تھا گولی اسکے کان کے ساتھ سے ہوتی پلٹر میں جا کے اٹکی تھی۔

اسکے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہوئے عزہ چلتی اسکے سامنے آئی گن اسکے ہاتھ میں ہی تھی۔ "اگر مجھے میرے ماں باپ نے گھر آئے مہمانوں کا لحاظ کرنا نا سکھایا ہوتا تو باخدا یہ گولی اس دیوار پر نہیں آپ کے سینے میں پیوست ہوئی ہوتی۔ "

آپ کے اس سنکی گینگسٹر کی بیوی کا عہدہ مجھے بعد میں ملا ہے میری رگوں میں خون آج بھی میرے باپ کا ہی ہے سینے سے دل کھینچ لوں گئی اگر میرے ڈیڈ کو نقصان پہنچانے کا سوچا بھی تو۔ حرب نے غصے سے مٹھیاں بھینچے اپنے سامنے کھڑی اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو گھورا سکندر کی طرف نظر اٹھی جو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اطمینان سے سینے پر بازو لپیٹے اپنے بیوی کو مان بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا"تمہاری بیوی میری بے عزتی کر رہی ہے سکندر اسنے جیسے اسے بتانا چاہا"۔۔۔"وہ صحیح کر رہی ہے کیونکہ آریان ملک کی بیٹی کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتی"۔۔۔وہ ایک آگ کا شعلہ تھا جو حرب کے دل میں بھڑکا گیا تھا۔

تم عشق میں نکمے ہوئے ہو گئے سارا جہان نہیں ہوا سکندر بدلہ تو میں ضرور لوں گا۔ان دونوں کو تیزاب جیسے تیز نظروں سے دیکھتے وہ پلٹا ہی تھا سکندر بول اٹھا۔"تمہارے سارے جہاں کے بہادروں کیلئے ایک اکیلا ڈارک آؤل کافی رہے گا۔"تمسخر اڑاتی آواز تھی۔وہ بے یقینی سے پلٹا وہ ششدر رہ گیا جبکہ سکندر کا جاندار شیطانی قہقہہ گونجا حرب فجار کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔

ڈارک آؤل سے ملنا چاہو گئے حرب فجار..؟ لہجے میں طنز تھا۔

یہ دیکھو تمہارے سامنے کھڑا ہے وہ شخص جس نے ڈارک آؤل بن کر تمہارے ان تمام آدمیوں کو مار ڈالا جن کو تم نے پاکستان میری بیوی کیلئے بھیجا تھا۔"مگر وہ تب تمہاری بیوی نہیں تھی۔وہ ساکت سا بولا گویا اسے یقین نہیں آرہا تھا اسکا سکندر اسے دھوکہ دے گا۔"بیوی نہیں وہ میری دیوانگی تھی یہ تو تم جانتے تھے، پھر بھی کمینگی کی حد پار کی تم نے۔سکندر کی کان کی لوئیں سرخ ہوئیں آنکھیں خون

چھلکانے لگی"۔۔۔وہ بے یقین سا کھڑا رہ گیا۔وہ پلٹ گیا مگر خاموش، سکندر جانتا تھا وہ خاموشی طوفان کا سگنل ہے مگر سر جھٹکے عزہ کو دیکھا جو خفگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔"عام انسان سے گینگسٹر کے راستے پر چلنے کی وجہ میں تھی، سفاک ڈارک آؤل بننے کی وجہ بھی مجھ سے جڑی ہے اور آپ کتنا مجھے گنہگار کریں گئیں۔اسکی آنکھ سے آنسو پھسلا"۔۔۔سکندر کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ ابھری۔ "میں اپنی آخری سانس تک تمہاری حفاظت کروں گا خواہ پھر وہ قانونی طریقے سے ہو یا غیر قانونی مجھے فرق نہیں پڑتا"اسے واقع فرق نہیں پڑنا تھا، وہ سکندر حاذق مغل تھا۔

عزہ پھر سے خاموش پلٹ گئی۔ سکندر پھر سے بے بس ہوا۔وہ اسے کچھ کہتی کیوں نہیں تھی اسنے اسے اپنی دیوانگی کہا تھا مگر وہ لڑکی پھر بھی نہیں سمجھ رہی تھی وہ اسے تڑپا رہی تھی کیونکہ وہ ایسا ہی چاہتی تھی۔شام ہو چکی تھی یاحان اور ایناره بھی واپس آ چکے تھے وہ دونوں اندر لیونگ ایریا میں تھیں سکندر جو اندر کی طرف آ رہا تھا۔اسکے قدم یکدم سے رکے کانوں میں پڑتی سحر انگیز سی جادوئی آواز اسنے اپنے سحر میں جکڑا تھا۔وہ اداس تھی اداسی کا حل اسنے اینی کو بتایا تھا وہ گٹار لیے لیونگ ایریا میں بیٹھی گنگنا رہی تھی۔

~ایک گھر تھا میرا وہ ٹوٹ گیا، دنیا تو گئی رب بھی روٹھ گیا~

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکے لہجے کی کھنک میں تکلیف بھی کھنکھنا رہی تھی۔

~ناوہ میرا بنانا میں اسکا ہوا، ایک سپنا دیکھا وہ بھی ٹوٹ گیا~

دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا سکندر نے ان جملوں پر غور کیا۔ وہ صرف اسکا ہی تھا پھر اسے تکلیف کس بات کی تھی وہ تن فن کرتا اندر گیا۔ اینارہ اسے غصے میں دیکھ رفو چکر ہو گئی عزہ گیٹار رکھے سیدھی ہو بیٹھی۔ وہ اسکے سر پر پہنچا بازو سے پکڑے اپنے روبرو کیا۔ عزہ اسکے سینے پر ہاتھ دھرے سہمی آنکھوں سے دیکھتی پل کو سانس روک گئی۔ وہ بھلا کب اس شہزادے کا غصہ سہتی تھی اسے تو عادت تھی اسکی محبت کی، بھلا وہ خاموش محبت ہی کیوں نا ہوتی۔۔ میں پچھلے انیس سالوں سے صرف تمہارا ہی ہوں۔ کیا تمہیں میری آنکھوں میں اپنے لئے محبت نظر نہیں آتی میرے لہجے سے اپنے لئے اپنائیت محسوس نہیں ہوتی کیا..! وہ سوال پوچھ رہا تھا۔۔ ہاں وہ سوال ہی تو پوچھ رہا تھا وہ سوال کیوں پوچھا جا رہا تھا عزہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھا کیا وہ اسکی اداسی کی وجہ جاننے کیلئے وہ سوال پوچھ رہا تھا۔ نہیں وہ پوچھ نہیں رہا تھا۔ وہ اسے بتا رہا تھا اسکے الفاظ سوالیہ ضرور تھے مگر ٹھوس لہجہ نہیں۔ مگر وہ آج بھی اسے صرف بتا ہی رہا تھا وہ اپنی محبت جتا بھی تو سکتا تھا وہ ایسا کیوں تھا۔ عزہ کی آنکھوں میں خفگی

جھلکی۔ادھر دیکھو میری طرف کیا ایسا نہیں ہے.؟ سکندر نے اسکی مڑتی نظروں کو واپس اپنے چہرے کی سمت موڑ دیا۔

میں آپکی آنکھوں اور لہجے کا اچار ڈالوں۔وہ دھیرے سے مگر سنجیدگی سے ممنائی۔"میں لفظوں میں سننا چاہتی ہوں۔کہ آپ کو مجھ سے کتنی محبت ہے"۔۔۔تو تم مجھ سے ضد لگا رہی ہو۔لہجہ بتا رہا تھا وہ ایسا نہیں کرنے والا۔مگر کیوں وہ پھر الجھی۔

ہاں۔۔آواز لرزی۔سکندر نے تیکھی نظروں سے اسکی سحر انگیز نظروں میں جھانکا۔"مجھے سے ضد کبھی مت لگانا عزہ کیونکہ مجھے اپنی ضد کے رَد ہونے سے نفرت ہے میں اپنی ضد کبھی نہیں چھوڑتا۔" لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔تم محبت والی ضد ہو میری وہی تک رہنا...،میرے لئے پتھر پر لکیر والی ضد مت بننا کیونکہ تب میں تمہیں بچا نہیں پاؤں گا۔"آپ مجھے چھوڑ دیں گئیں؟"...ہاں مرنے کے بعد...وہ واقعی میں سفاک تھا۔عزہ کی آنکھیں جھلملائیں۔مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے کل تک واپس آجاؤ گا۔اپنا خیال رکھنا۔گال کو ہلکے سے چھوئے وہ اسے یونہی ساکت چھوڑے جا چکا تھا۔۔رات گزر رہی تھی ایناره نے اسے موبائل لا کر دیا تھا جو سکندر نے اسکے لئے بھجوایا تھا کچھ دیر پہلے اسکی کال آئی تھی جسے عزہ نے اٹینڈ کرنے کی زحمت نہیں کی تھی تبھی کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی عزہ

نے ڈوپٹہ سنبھالے دروازہ کھولا سامنے چہرے پر جھنجھلاہٹ لیے حان کھڑا تھا۔اسنے بیچارگی سے دیکھا عزہ سمجھ گئی وہ کیوں آیا ہے گہرا سانس بھرے اسنے سر اثبات میں ہلایا اور اندر آگئی۔بیڈ پر پڑا موبائل اٹھا کے کال بیک کی۔جو پہلی رنگ پر ہی اٹھالی گئی۔"مجھے تڑپانا بند کر دو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا"...اسکی سخت آواز گونجی۔عزہ کا دل دھک سے رہ گیا۔دس منٹ خاموشی کے نذر ہوئے۔"مجھے خاموشی کی زبان سمجھ میں نہیں آتی عزہ۔وہ طنز تھا"اسنے آنکھیں گھمائیں۔"آپ کو تو پیار کی زبان بھی سمجھ میں نہیں آتی حاذق۔کس قدر استحقاق سے وہ اسکا نام پکارتی تھی"وہ جب جب اسکا نام لیتی ہر اس لمحے سکندر کا دل بیٹ مس کرتا تھا وہ نہیں جانتا تھا ایسا کیوں ہوتا ہے مگر وہ سیکنڈ خوشگوار ضرور ہوتا تھا۔۔مجھے بتادیں آخر کیا وجہ ہے محبت کے ہوتے ہوئے بھی کیوں آپ مجھ سے دور بھاگ رہے ہیں.؟ وہ ملتجائی ہوئی۔"تم آریان سر کی امانت ہو اسلیئے،نکاح کر لیا اس سے زیادہ انکی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا۔اسکا لہجہ ٹھنڈا تھا"۔۔۔عزہ نے گہرا سانس کھینچا۔۔خیانت سٹیپ بائے سٹیپ نہیں ہوتی،اگر ایک ذرا سا بھی آپکا کوئی عمل کسی کی رکھوائی امانت میں خیانت کرنے کا باعث بنتا ہے تو اسے پوری طرح سے خیانت اخذ کیا جاتا ہے اور آپ نکاح کر کے خیانت کر چکے ہیں۔اسنے جتلانے والے انداز میں کہا۔اور اگر آپکا یہی فیصلہ ہے تو ٹھیک ہے مجھے کل ہی کل ڈیڈ کے پاس واپس جانا ہے۔وہ ٹھوس

لہجے میں بولی۔"میں واپس آ کے تمہاری عقل ٹھکانے لگاؤں گا لٹل اینجل تم بہت زیادہ بولنے لگی ہو۔ وہ مسرور سا کہتا کال بند کر گیا"عزہ بے بس سی ہوئی۔وہ اسے سیریس ہی نہیں لیتا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تم میرے کمرے سے جا رہے ہو یاں میں ڈیڈ کو بلاؤں..؟۔۔میں تو یہاں تمہیں صرف اپنا دیدار کروانے آیا تھا تاکہ تمہیں نیند اچھی آئے سنو وائیٹ۔وہ دیوار سے لگ کر کھڑا مسکرایا۔۔ایسی کوئی بیماری مجھے لاحق نہیں ہوئی جسکی دوا تمہارا دیدار ہو۔"اچھا پھر ایک آفر لایا ہوں اسے قبول کر لو بدلے میں عزہ کا ایڈریس لا کر دوں گا۔اطمینان سے کہا گیا"امیمہ اسکی بات پر جھٹ سے بیڈ سے اترے اسکے سامنے آئی۔کیا تم واقعی جانتے ہو وہ کہاں ہیں؟۔۔نہیں ابھی تک نہیں جانتا مگر تمہارے لیے یہ بھی معلوم کروالوں گا۔امیمہ نے منہ بسورا۔شرط کیا ہے؟۔۔۔مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔"اور ایسی خوش فہمی تمہیں کب لاحق ہوئی کہ میں تم سے نکاح کروں گئی"۔۔۔جب تم میری جھوٹی موت کے ڈرامے پر آنسو بہا رہی تھی۔وہ محظوظ ہوتے دلفریب سا مسکرا کر بولا۔امیمہ نے پہلو بدلا۔"سوائے جھوٹ بولنے کے اور تم نے سیکھا ہی کیا ہے"اسنے کمپوز ہوتے کہا۔۔اگر تو تم مجھے شرمندہ کرنے کیلئے بول رہی ہو تو مت بولو کیونکہ میں شرمندہ نہیں ہو رہا۔"تم جیسے مطمئن ڈھیٹ انسان سے مجھے کوئی اور امید

بھی نہیں ہے" امیمہ نے تڑخ کر کہا دل چاہ رہا تھا سامنے کھڑے شخص کی اس خوبصورت ہنسی کو نوچ لے۔ "پہلے عزہ آپی کا ایڈریس لا کر دو پھر اس بارے میں سوچوں گئی میں۔۔ اسنے جان چھڑوانے کو کہا" باہر کھڑی ہستی کے ماتھے پر بل ابھرے تھے مگر دماغ نے ایک پلان بھی تیار کیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ دونوں اسوقت گاڑی میں موجود تھے میٹنگ کچھ دیر پہلے ختم ہوئی تھی سکندر اور اسکی ٹیم حرب فجار کے خلاف سولڈ پلاننگ کر چکی تھی جسے بس حتمی شکل دینی تھی۔ کچھ دن اور پھر اس گندگی کے ڈھیر کو جلا کے راکھ کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکے گا۔ پلان کب سے شروع کرنا ہے بھائی..؟

کل سے۔۔ یہ تو بہت جلدی ہے بھائی مطلب... حان بولتے رکا۔

جلدی نہیں ہے یا حان ہمارا پہلا شکار مہتاب ہو گا خضر اور شہنشاہ پہلے ہی جہنم رسید ہو چکے ہیں۔ پھر بادشاہ اور حرب فجار۔۔۔ اسنے وقت دیکھا جہاں دن کے بارہ بج رہے تھے۔ وہ صبح چھ بجے ہی واپس آ گیا تھا۔ بھائی آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسنے نظریں نہیں اٹھائیں تھیں البتہ سکندر سمجھ چکا تھا وہ کیا بات کرنا چاہتا ہے۔"اگر موضوع عزہ ہے تو رہنے دو حان۔اسنے وار فتگی سے کہا"۔۔۔مگر بھائی آخر مسئلہ کیا ہے۔۔آپ اگر حرب دادا کے ڈر کی وجہ سے۔۔۔حان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی حلق میں دب گئی تھی جسکی وجہ سکندر کی وحشت میں ڈوبی نظریں تھیں۔"مجھے دشمنوں کا ڈر ہوتا تو کبھی اس سے نکاح نہیں کرتا حان۔۔۔اسنے انگیشن میں چابی گھماتے کہا۔مجھے دشمنوں کا کوئی خوف نہیں ہے بس میں اپنی بیوی کو کھونے سے ڈرتا ہوں"۔۔۔میں اس مشن میں کامیابی حاصل کرلوں تب ہی اسکے متعلق کچھ سوچ سکتا ہوں۔اسکی محبت مجھے کمزور بنادے گئی بس یہی خدشہ ہے جسکی وجہ سے میں دور ہوں۔

تو مطلب آپ انہیں پاکستان واپس نہیں بھیجیں گئیں۔؟

میں نے ایسا کب کہا۔سکندر نے آئی برو اچکائی۔میں اسے خود لے کے جاؤں گا پھر آریان سر سے معافی مانگوں گا۔پھر تم میرے رشتے کی بات کروگئے ان سے۔۔۔اخر میں اسنے لب دبائے۔مگر حان کی آنکھیں ممکنہ حد تک پھیل گئی اسنے ایسے دیکھا جیسے سکندر اسے ننگے پاؤں جلتے انگاروں پر چلنے کا کہہ رہا ہو۔

آپ کے سسر جی تباہی کے نام سے مشہور ہیں بھائی اگر بھول گئے ہیں تو بتا دیتا ہوں۔ اسنے اچھنبے سے کہا۔ "میں کچھ نہیں بھولتا"

پھر مجھے کس خوشی میں بلی کا بکرا بنا رہے ہیں آپ. ؟ وہ منہ کے زاویے بگاڑتا بولا سکندر نے ہنسی دبائی تھی. سسر اگر تباہی کے نام سے مشہور تھا تو داماد بھی خیر سے سنکی گینگسٹر نصیب ہوا تھا۔ اسکا موبائل بجا تو سوال کا جواب اسنے بعد پر رکھ دیا مگر سامنے سے جو خبر اسے ملی تھی اسکے سر پر آسمان گرانے جیسی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تم یہاں اتنی صبح صبح کیا کر رہے ہو.. ؟ طہ نے اپنے تھانے میں آتے یحییٰ کو مخاطب کیا۔ جو بغیر جواب دیئے چیئر پر بیٹھ گیا۔

کچھ سیکنڈ بعد ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اٹھا کے منہ سے لگایا۔ طہ تھوڑی تلے ہاتھ ٹکائے خاموشی سے اسکی اضطرابی کیفیت انجوائے کر رہا تھا۔ اب بتاؤ گئے کچھ کیسے آنا ہوا تمہارا یہاں ؟

میں تمہارے تھانے کی جیلز کا دورا کرنے آیا ہوں۔طہ کو اس سنجیدگی بھرے جواب کی امید نہیں تھی وہ سیدھا ہوا۔اسنے اسکی شکل دیکھی جو ہلکی ہلکی گلابی سرخ ہو رہی تھی۔

پھر کسی سے لڑائی کر کے آئے ہو.؟یحییٰ نے نفی میں گردن ہلائی۔

تو جیل وزٹ کس کیلئے کرنے آئے ہو.؟"اپنے لئے...اطمینان سے بھرپور جواب تھا"۔۔۔طہ نے اسے گھورا۔کس کا سر پھاڑنے جا رہے ہو تم..اب کے اسنے کرخت لہجے میں پوچھا۔یحییٰ نے پھر نفی میں سر ہلایا۔"میں اسے پھول کی مار دینے کا بھی روادار نہیں ہوں تم سیدھا سر پھاڑنے پر آ گئے۔"انداز بیچارگی سا تھا۔

مجھے زچ مت کرو یحییٰ یہ میرے کام کا وقت ہے مجھے بتاؤ غصہ کس بات کا آیا ہوا ہے تمہیں..؟اسنے بات ختم کرنی چاہی۔

ایک ہی لڑکی سے بارہویں دفعہ ریجیکٹ ہو کے آ رہا ہوں غصہ نہیں آئے گا کیا.؟وہ آنکھوں میں غصہ سموئے ایکدم سے پھٹ پڑا۔

میرے لئے ایک عدد آرام دہ، ائیر کنڈیشنڈ جیل کا اہتمام کرلو کیونکہ اب اگر اسنے مجھے تیرہویں دفعہ ریجیکٹ کیا تو میں اسے مار کر جیل جانا زیادہ پسند کروں گا۔ طہ منہ کھولے حیرت سے اسکی گوہر افشانیاں سن رہا تھا جو بول کر اب گلاس میں باقی بچا پانی سکون سے حلق میں انڈیل رہا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں آرام دہ، ائیر کنڈیشنڈ جیل کا انتظام کرلوں گا۔۔ بس تم اپنے کفن دفن کا انتظام کر لینا کیونکہ میرا نہیں خیال اس لڑکی کا بھائی تمہیں جیل جانے کی بھی مہلت دے گا۔ طہ نے رسانیت سے کہا یحییٰ بل کھا کے رہ گیا۔ کیسا بھائی تھا وہ کوئی سولوشن دینے کے بجائے اسے جیل اور کفن دفن تیار رکھنے کے مشورے دے رہا تھا۔ مجھے لگا تھا تم مجھے کوئی حل بتاؤ گئے..؟ وہ طیش میں اٹھا۔۔ کس بارے میں۔۔۔ بنا بے عزتی کرائے ریجیکٹ ہونے کا حل.؟ اسکی حالت سے خط اٹھائے وہ محظوظ سا بولا۔ تم میرے سگے بھائی ہو ہی نہیں سکتے میں ہی کم عقل تھا جو تمہارے پاس آگیا۔ وہ غصّے سے جانے کیلئے مڑا۔ اچھا صرف یہ بتاتے جاؤ بار ہویں دفعہ ریجیکٹ ہوئے ہو عزتِ نفس سلامت ہے یا اب تک کسی ٹرین کے نیچے آکر اسنے خودکشی کرلی ہے۔ اسکا اندازہ ایسا تھا یحییٰ کی کان کی لوئیں تک سرخ ہوئیں تھیں وہ اسے گالیوں سے نوازتا وہاں سے نکلا پیچھے طہ کا جاندار قہقہ گونجا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

تو تم کہاں مر گئی تھی اس وقت... میں تمہیں بتا رہا ہوں ایناره اگر تمہاری اس ناکام محبت کے سوگ کی وجہ سے میری بیوی پر ذرا سی بھی آنچ آئی تو میں تم سمیت تمہاری محبت کو آگ لگا دوں گا۔ وہ اپنی پوری قوت سے دھاڑا ایناره تو جیسے اپنی جگہ جم گئی تھی عزہ کے موبائل پر کال آئی تھی جس پر اسے خبر دی گئی تھی سکندر کی حالت سیریس ہے وہ تو اسکے عشق میں ہاری ہوئی تھی عشق اسکی سوچ پر حاوی آ گیا تھا ورنہ وہ جانتی تھی سکندر حاذق مغل کا کوئی بال بھی باکا نہیں کر سکتا گارڈز سے گن پوائنٹ پر گیٹ کھلوائے وہ مغل ایمپائر سے باہر نکلی تھی۔ دشمن تو بس اسی تاک میں بیٹھا تھا جیسے وہ تھوڑا آگے آئی وہ اسے کڈنیپ کیے ساتھ لے جا چکے تھے پیچھے ایناره اپنی سستی اور غیر حاضر دماغی پر خود کو کوستی رہ گئی تھی۔

حان ایک لوکیشن ٹریس نہیں ہوئی کیا تم سے ابھی تک۔۔ ایناره کی طرف سے رخ موڑے وہ گاڑی کے پاس کھڑے لیپ ٹاپ پر مصروف سے یاحان پر دھاڑا جسنے خوف کے زیرِ اثر تیز تیز انگلیاں چلانی شروع کی تھیں۔

ذہن بیدار ہو رہا تھا اسنے سر میں اٹھتے درد کو اگنور کیے بمشکل آنکھیں کھولنے کی کوشش کی حلق میں جیسے کانٹے پیوست ہوئے تھے کمرا اسے اپنی نظروں کے سامنے گھومتا محسوس ہو رہا تھا اسنے آدھ سے

زیادہ آنکھیں کھولیں کمرے کی سفید چھت کبھی سفید تو کبھی سیاہ ہو رہی تھی کوئی لائیٹ آن آف کر رہا تھا اسنے غور کیا اسکے علاوہ بھی کمرے میں کوئی موجود ہے ذہن میں جھماکہ ہوا اسے سب یاد آ گیا مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی ابھی اسے اپنی بوڈی اور مائینڈ کو خطرے سے نمٹنے کیلئے تیار کرنا تھا پھر ہی کوئی حرکت کرنی تھی وہ چالاکی سے چال چل رہی تھی کیونکہ وہ آریان ملک کی بیٹی تھی اسے سکھایا گیا تھا اپنی حفاظت کیسے کرنی ہے۔ اسنے نامحسوس طریقے سے گردن اور کندھے کے درمیانے جوڑ کو ہلایا پھر ہاتھوں کی مدد سے کلائی کو حرکت دی۔ پھر ایکدم سے وہ اٹھ بیٹھی پہلی نظر اپنے پینڈنٹ پر ڈالی۔ اسکی پہلی حرکت کے ساتھ ہی لیمپ کے بٹن پر رکھی انگلی میں حرکت رکی تھی۔

اب کڈنیپ کر ہی لیا ہے تو دیدار بھی کروا دو اپنا۔ اسنے کمرے میں پھیلے اندھیرے پر چوٹ کرتے کہا۔ آواز میں جتنا کانفیڈنٹ تھا مقابل پل کو حیران ہوا۔ پھر کمرا روشنی میں نہا گیا ساتھ مقابل کا مکروہ قہقہہ بھی گونجا۔ "نائیس ٹو میٹ یو ونس اگین سنکی گینگسٹر وائف۔" جہاں مہتاب نے دلربائی سے کہا وہی عزہ گہرا سانس بھرتی واپس سے آرام دہ طریقے میں بیڈ پر ٹک گئی۔ اس ردعمل پر مقابل پہلے سے زیادہ حیرت زدہ ہوا۔ "ایک تو تمہارا سنکی گینگسٹر دشمن بھی اپنے معیار کے نہیں رکھتا مجھے لگا تھا کوئی بہت بڑا ولن ہو گا جسنے اس سنکی بندے کی بیوی کو کڈنیپ کرنے کی کوشش کی ہو گئی مگر یہاں تو سارے

تصورات پر تم نے بالٹی بھر کے ٹھنڈے پانی کی بہادی ہے" عزہ ہوا میں ہاتھ جھلاتی انتہائی اطمینان سے اسکا چہرا سرخ کر چکی تھی۔

مہتاب غصے سے جبڑے بھینچے صوفے سے اٹھا۔ اسکا پلان تو تب ہی فیل ہو گیا تھا جب عزہ نے اس سے ڈرنے کی بجائے آرام دے طریقے سے بیڈ پر بیٹھتے اسکی بے عزتی کرنا شروع کی تھی۔

ویسے کہنا پڑے گا دونوں میاں بیوی لگتا انگارے چبا کے پیدا ہوئے تھے۔ عزہ ہنسی پھر ایکدم سے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔ مہتاب بغور اس آفت کو دیکھ رہا تھا۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہو میں یہاں تمہاری ان فضول بکواسیات پر ہنسنے نہیں آئی تمہارے جھوٹ کی وجہ سے میرے سر میں درد شروع ہو گیا۔ جب تک وہ تمہارا سنکی گینگسٹر تمہیں پھندے پر لٹکانے کیلئے نہیں آتا مجھے کچھ کھانے کو لا دو۔ میرے دعائیں لے لو مرنے کے سیدھا بعد جہنم کے سب سے نچلے حصے میں جاؤ گئے انشاء اللہ۔ اسنے انتہائی فراغت سے اسے وہ مشورہ دیا تھا جس پر مہتاب ہنستا بیڈ کے ساتھ رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔ "جہنم کی سیر تو ابھی تمہارا وہ سنکی گینگسٹر کر رہا ہو گا جسکی جان میں اپنے قبضے میں لیے بیٹھا ہوں۔ وہ شیطانی ہنسا۔"۔۔۔ تم نے مجھے اپنے قبضے میں نہیں لیا میں اپنی مرضی سے یہاں بیٹھی ہوں ورنہ ابھی تک تمہیں جہنم پہنچا کر واپس اپنے شوہر کے پاس جا چکی ہوتی۔ وہ طنزیہ ہنس کر بولی ساتھ ایک حقارت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھری نظر اسکے ہوس بھرے چہرے پر ڈالی۔ "ایسے ہی نہیں دیوانہ تمہارا شوہر تم واقعی چیز غضب کی ہو ملکہ۔۔۔ عزہ نے اس بار خاموش رہنے پر اکتفا کیا۔ سنا تھا تمہیں اپنے شوہر سے بہت محبت ہے سوچتا تھا تم سے تمہارے شوہر کی محبت میں سے کچھ حصہ اپنے لئے بھی مانگ لوں۔ "اسکے چہرے پر نظریں پیوست کیے وہ للچائی انداز میں گویا ہوا۔ عزہ کے دل میں جیسے آگ سی لگ گئی۔ اس خبیث انسان کو سر تا پیر دیکھتے اسنے اسی لمحے اسکے چہرے پر تھوکا تھا۔ "یہ لو تمہارا حصہ.." وہ کاٹ دار لہجے میں غرائی۔ مہتاب نے اٹھتے چہرے پر ہاتھ پھیرا اسکے بالوں کو جکڑنے کی کوشش کی عزہ اس وار کو ناکام بناتی دوسری سائیڈ اتری۔ لگتا ہے اتنے سے تمہارا دل نہیں بھرا۔ مہتاب جو اسکی طرف آرہا تھا عزہ نے واس اٹھا کے اسکی ٹانگ کا نشانہ بنایا۔

وہ تینوں دس منٹ پہلے مہتاب کے فارم ہاؤس پہنچے تھے ایناره انہیں چکما دیتی عزہ کی تلاش میں نکلی تھی اور وہ دونوں باہر موجود گارڈز کو ٹھکانے لگاتے آرہے تھے وہ کسی بھی طرح کا رسک نہیں لے سکتے تھے سکندر مارا مارا آگے بڑھ رہا تھا اسکا دل رک رک کر دھڑک رہا تھا فارم ہاؤس کے پہلے فلور کے تیسرے روم سے آتی آوازوں پر سکندر سب چھوڑے اوپر کی طرف بھاگا تھا ایناره گن تھامے آگے بڑھی جان بھی بچے کچھے بندوں کو ایک ہی وار میں ڈھیر کرتا اسکے پیچھے بھاگا تھا۔ وہ جیسے ہی اپنی ٹانگ پکڑ کے زمین

پر گرا عزہ پھرتی سے اسکی طرف آئی گن کھینچ کر دور اچھالی اور ایک کے بعد ایک تھپڑ اسکے چہرے پر رسید کیے تھے تب بھی دل نہیں بھرا تو بالوں میں سے پکڑ اسکا سر دائیں بائیں ہلا کے رکھ دیا۔ "تمہیں میری محبت سے نہیں میرے غصے سے ڈرنا چاہیئے تھا جو کہ تمہارے اس سنکی گینگسٹر کی بدولت آج کل میرے سر پر سوار رہتا ہے" ایک وہ کم تھا میرا دماغ خراب کرنے کیلیئے تم بھی متھا مارنے آ گئے۔ وہ اسکے بالوں کو پکڑے زور سے ہلاتی غصے کی شدت سے چیخ رہی تھی دو ہفتوں کا دل میں رکھا غبار جو وہ سکندر پر نہیں نکال سکتی تھی آج مہتاب کی دھلائی کر کے نکال دیا تھا۔ وہ تینوں گن تھامے کمرے میں داخل ہوئے سامنے عزہ کو مہتاب کی دھلائی کرتے اور اسکے منہ سے نکلے جملے کو سنے وہ تینوں اپنی اپنی جگہ پہلو بدل کے رہ گئے۔ دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ عزہ نے سر اٹھا کر دیکھا سامنے کھڑے اس مضبوط اعصاب والے شہزادے کی بکھری حالت دیکھ اسے پل کو جھٹکا لگا۔ پھولی ہوئی سانس میں گردن کی رگیں بھی ابھری ہوئی واضح ہو رہی تھی ماتھے پر ڈھیروں شکنوں کے جال نمایاں تھے ہاتھ میں گن شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اسکی حالت بلکل ایسی تھی جیسے اسنے اپنی موت دیکھ لی ہو۔ اسے موت سے کبھی ڈر نہیں لگا تھا مگر جب سے اسے بیوی ملی تھی وہ اپنی موت سے بھی ڈرنے لگا تھا۔ وہ مہتاب کو اگنور کیے آگے بڑھا عزہ کو سینے سے لگا لیا۔ دل و جان میں

راحت اترتی محسوس ہوئی چہرے پر بکھرے اضطراب میں بھی کمی واقع ہوئی عزہ کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا تھا اینارہ اور احمر چہرا موڑ گئے عزہ اسے یونہی کھڑے دیکھ نرمی سے دور ہوتی کمرے سے باہر نکل گئی سکندر کو اسکے رویے نے غصہ دلایا تھا مگر وہ پلٹتا انہیں اشارے کیے خود مہتاب کے پاس آیا جو اپنی اجڑی حالت لیے زمین پر بیٹھا تھا۔ اسکے سر کے کچھ بال زمین پر پڑے تھے۔ "دن میں تارے دیکھ کر کیسا محسوس کر رہے ہو مہتاب احمد"... میری بیوی تمہیں سزا دے چکی ہے اسلئے میں اب تمہیں سزا نہیں دوں گا۔ اسکے چہرے اور سر سے نکلتے خون کو دیکھتے وہ وحشت زدہ سا کہتا اسکے قریب سے اٹھا۔ موبائل بجا اسے کان سے لگایا۔ اوکے۔ اس ایک لفظ کو بول کر وہ ہنسا اور مہتاب پر وحشی نظر ڈالے باہر نکل گیا۔ سامنے ہی فارم ہاؤس سے کچھ دوری پر انکی تین گاڑیاں رکی ہوئی تھیں وہ تینوں ایک گاڑی کے آگے کھڑے سکندر کو اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے جس نے کچھ قدم کی دوری پر رک کر پاکٹ سے سگریٹ اور ماچس نکالی۔ سگریٹ سلگا کر دو سے تین کش لگائے چلتا مزید آگے آیا اور پھر اس جلتی سگریٹ کو گھاس پر پھینک دیا۔۔ یہ ناممکن تھا سکندر معاف کرنے والوں میں سے نہیں تھا وہ سزا دیتا تھا اور وہاں بات اسکی بیوی تھی مگر وہ بخش گیا تھا اسے۔ مہتاب احمد اپنی جگہ حیران سا اٹھ کر کھڑکی کی طرف آیا سکندر پر نظر گئی جسنے سگریٹ کو گھاس پر اچھالا ایک آگ کا شعلہ

سیکنڈ میں بھڑکا اور پھر آگ بھڑکی ایک بھیانک آگ جو اتنی تیزی سے پھیلی کہ پورے فارم ہاؤس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ "اسنے سزا تو نہیں دی تھی مگر موت ضرور بخش کر آیا تھا"...وہ انکی طرف آیا پیچھے مہتاب کی چیخوں سمیت پورے فارم ہاؤس کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ عزہ کو بے ساختگی سے اپنی حویلی یاد آئی اسکا ہاتھ دل کے مقام پر پہنچا۔

کس سے پوچھ کر تم مغل ایمپائر سے باہر گئی تھی۔ وہ جو منہ بنائے اسے فل اگنور کیے کمرے میں آئی تھی سکندر نے اس کے پیچھے آتے سختی سے بازو تھامے درشتگی سے سوال کیا تھا۔

جواب دو کیا بکواس کر رہا ہوں میں...وہ پھر چیخا۔ عزہ کی نیلی آنکھوں میں سرخی سمیت آنسو بھی اترنے لگے۔ "تمہیں مجھے ذلیل وخوار کر کے خوشی ہی ملتی ہے تو ایک ہی بار مار کیوں نہیں دیتی۔ یہ ہر بار کی اذیت سے کیوں گزارتی ہو مجھے" اسکے دونوں کندھوں کو تھامے وہ وحشت زدہ سا اسکے چہرے پر غرا رہا تھا عزہ آنکھیں میچے اسکے حصار میں کھڑی آنسوؤں کو بہنے دے رہی تھی وہ اسے سفاک کہتی تھی مگر اسکے جملے اس سے دوگنا زیادہ سفاکیت سے لبریز ہوتے تھے۔ "مم۔۔مجھے کال۔۔آ۔۔آئی تھی۔۔۔کہ...وہ روتے بمشکل بول رہی تھی ایک وہی شخص تھا جسکے سامنے عزہ ملک خود کو بے بس محسوس کرتی تھی۔

"ایک بار مجھے کال کر لیتی یوں منہ اٹھا کے باہر نکلنے کا انجام دیکھ چکی ہو" اسے زارو قطار روتے دیکھ سکندر نے سنجیدگی سے مگر کم آواز میں کہا عزہ نے سرخ بھیگی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ "مم۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا"۔۔تو کیا تم اس انتظار میں تھی کہ تمہیں کچھ ہو اور میں تمہارے ساتھ اپنی بھی جان لے لوں۔وہ اسے چھوڑتا انٹر کام کے پاس پہنچا۔کچھ لمحوں بعد ملازمہ فرسٹ ایڈ باکس اور کھانے کی ٹرے لیے کمرے کے باہر نمودار ہوئی وہ دونوں چیزیں بذاتِ خود اندر لے آیا۔

عزہ صوفے پر بیٹھی بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھنے میں مشغول تھی وہ قریب بیٹھا کپاس کے ٹکڑے پر دوا لگائی اور اسکے ہاتھ کے زخم کو صاف کرنے لگا پھر وہاں دوا لگا کر بینڈیج کیے اسکے ہاتھ پر گرفت سخت کی بے اختیار جھک کر اسکی پٹی شدہ ہتھیلی پر اپنے لب رکھے۔عزہ نے پل کو آنکھیں موند لیں۔

"تمہارا شوہر کافی ہے لوگوں کی دھلائی کرنے کیلئے تم اپنے نازک ہاتھوں کو تکلیف مت دیا کرو" اسنے اسی نرمی سے اسکا ہاتھ گود میں رکھ دیا۔اور کھانے کی ٹرے آگے کی۔آج پہلی بار اسنے خود کو اسکے شوہر کی حیثیت سے پکارا تھا مگر وہ یونہی بت بنی بیٹھی تھی جانے اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔سکندر نے اسکا چہرا دیکھا اور کھانے سے پہلے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھاتے نرمی سے اسکے ہونٹوں سے لگا دیا۔اسنے دو گھونٹ بھر کر رخ موڑ دیا۔اسکی خاموش سکندر کو کھل رہی تھی مگر وہ خاموش رہا۔اسنے پہلا

نوالا آگے بڑھایا اسنے گردن جھکائے رکھی۔"عزہ کھانا کھالو۔اتنے پیار سے اسنے پہلی بار کسی کو مخاطب کیا تھا" پر شاید اس پیار کی ٹرین لیٹ ہو گئی تھی۔"مجھے ڈیڈ کے پاس جانا ہے۔سرگوشی سے بھی کم آواز تھی"۔۔سکندر نے نوالا مزید اسکے منہ کے قریب کیا۔"مجھے نہیں کھانا مجھے ڈیڈ کے پاس جانا ہے۔ آواز میں لرزش تھی مگر لہجہ سخت تھا""ضد نہیں کرو تم تو میری اچھی بیوی ہو"وہ اسے بچوں کی طرح بہلا رہا تھا۔عزہ نے نظریں اٹھائیں. اسے دیکھا جو چہرے پر سخت اور ضد سے بھرپور تاثرات سجائے انگلیوں میں نوالا دبائے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ جانتی تھی جب تک کھانا نہیں کھالے گئی وہ کوئی اور بات نہیں سنے گا۔ناچار اسنے بھی دل مار کر کھانے کے چند لقمے کھا لیے۔وہ ٹرے سائیڈ پر رکھ کے اٹھتا عزہ نے اسکا ہاتھ تھاما۔"اور کب تک آپ یہ کچھ منٹوں والی محبت کا کھیل کھیلیں گئیں جو اِس لمحے ہوتی ہے اور اگلے لمحے کہیں غائب ہو جاتی ہے"۔۔۔وہ ٹھہر کے اسے دیکھنے لگا۔وہ اسکی محبت کی توہین کر رہی تھی۔مجھے نہیں رہنا آپ جیسے شخص کے ساتھ مجھے ڈیڈ کے پاس جانا ہے ورنہ میں یہاں سے بھاگ جاؤں گئی آج کی طرح...وہ مزید کچھ کہتی سکندر نے اسکی کلائی دبوچے جھٹکے سے اپنے سامنے کھڑا کیا۔

مجھے صرف ایک بات بتاؤ عزہ سکندر جو تم بار بار اپنے ڈیڈ کے پاس جانے کی بات کر رہی ہو اگر بھیج دوں تمہیں واپس۔۔۔تو رہ لو گئی میرے بغیر..؟کتنا یقین تھا اسکے لہجے میں جیسے وہ رہ ہی نہیں پائے گئی اور

حقیقت تھی وہ نہیں رہ سکتی تھی اسکے بغیر۔ سکندر کی نیلی کسی انجانی اذیت میں ڈوبی آنکھوں میں دیکھتے اسکا دل رک کر دھڑکا تھا۔ "ہاں رہ لوگئی کیونکہ مجھے آپ کی محبت بھیک میں نہیں چاہئیے"۔۔۔ مجھ پر اور میری محبت پر فیصلے مت کرو جب تک تم نے وہ تجربہ نا کیا ہو جو مجھ پر گزر چکا ہے۔ اسکے لہجے کی شکستگی نے عزہ کو سر اٹھانے پر مجبور کیا۔ سکندر نے اسکے بھیگے چہرے کو دیکھتے گہری سانس بھری۔

"بہت روتی ہو تم.. اسکے گال سے آنسو صاف کرتے وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔ خوش ہو جاؤ مان لی میں نے تمہاری ضد چھوڑ آؤں گا تمہیں تمہارے ڈیڈ کے پاس"۔۔ وہ ذرا سا مسکرایا اسکی مسکراہٹ میں ایک چھبن سی تھی جو عزہ کے دل میں جا کے پوری قوت سے چبھی وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اسے انکار بھی نا کر سکی کیونکہ وہ جا چکا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ رات کے دو بجے واپس مغل ایمپائر میں آیا تھا وہ سیدھا کمرے میں گیا جہاں اسکی ناراض بیوی صوفے پر ہی سو چکی تھی۔ چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان تھے۔ پتہ نہیں اتنے آنسو کہاں سے آتے ہیں تمہاری آنکھوں میں ڈرامہ کوئین... وہ اداس سا ہنسا۔ خیر آج کے بعد نہیں آئیں گئیں۔ اسنے کہتے عزہ کا کندھا ہلایا۔ اور وہ اسی لمحے ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔ "چلو تمہارے جانے کا وقت ہو گیا ہے" وہ جملہ

اچانک سے اسکے ذہن پر قوت سے لگا۔اسنے سوئی سوئی آنکھوں سے مدھم روشنی میں سکندر کا اداس مرجھایا ہوا چہرا دیکھا۔کک۔۔کہاں جانا ہے..؟ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آواز لڑکھڑا گئی۔"پاکستان" اور ایک لفظ اسکے دل کو مار گیا۔اسنے بے یقینی سے سکندر کو دیکھا جو اسکا ہاتھ تھامے باہر کی طرف بڑھ رہا تھا اسکے کندھوں پر گرم شال تھی وہ گاڑی میں بیٹھے۔عزہ ابھی تک شوکڈ تھی۔"میں ہر کسی کی ضد پوری نہیں کرتا عزہ تم میری بیوی ہو اسلئے تمہاری بات مان لی"۔۔۔محبت قبول کرنے سے زیادہ اسے ضد پوری کرنا بہتر لگا تھا عزہ کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔

"مم۔۔مگر۔۔اتنی۔۔ر۔۔رات کو۔۔ہم۔۔ک۔۔کل بھی۔۔۔جا۔۔سکتے تھے"اسنے ڈھیروں آنسوؤں کو حلق میں اتارتے کہا۔"کل تک اگر میری نیت بدل جاتی تو مسئلہ ہو جاتا اسلئے ابھی بھیج رہا ہوں"وہ سکون سے کہتا اسکا سکون غارت کر گیا وہ واقع میں اس سے زیادہ ضدی تھا عزہ اس سے ضد لگانے کا بھیانک انجام دیکھ رہی تھی۔گلے میں معدوم سے گلٹی ابھری۔وہ رخ موڑ گئی۔گاڑی سنسان سڑکوں پر ڈور رہی تھی اور وہ گم سم بیٹھی اپنی ناکام،لاحاصل محبت کا سوگ بھی منانا شروع کر چکی تھی گاڑی ایکدم سے رکی۔وہ آبادی سے دور کوئی سنسان جگہ معلوم ہو رہی تھی جہاں صرف اندھیرا اور ویرانی پھیلی ہوئی تھی وہ ائیر پورٹ نہیں تھا وہ اسے کہاں لایا تھا۔سکندر گاڑی سے اترتا اسکی طرف

آیا۔"اترو تمہیں کسی سے ملوانا ہے پھر واپس چلتے ہیں۔اسنے سنجیدگی سے کہا"عزہ پٹی شدہ کپکپاتا ہاتھ اسکی گرفت میں دیتے گاڑی سے نیچے اتری۔ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں کوئی بھوت نہیں ہیں۔ سکندر نے اسے گھیرے میں لیتے کہا۔"آپ تو ہیں ناں۔وہ اس میں سمٹتی سوگوار لہجے میں بولی"سکندر نے نفی میں سر ہلاتے گردن میں ہاتھ پھیرا۔وہ دونوں چلتے جارہے تھے عزہ کو اپنے پاؤں تلے ٹھنڈی ریت محسوس ہورہی تھی پانی کی لہروں کی آوازیں اسکے کانوں سے ٹکراتی واپس لوٹ جاتی کچھ پرندوں کی آوازیں بھی تھیں۔کچھ فضا میں تحلیل خوشبو اور ٹھنڈے ہوا کے جھونکے اسے اس بات کا علم دے رہے تھے وہاں ہر جگہ گھنے درخت اور پودے بھی موجود ہیں۔"یہ کونسا اشرف المخلوقات آپ کا جاننے والا ہے جو اس ڈروانی جگہ پر اپنا بسیرا رکھتا ہے"وہ ٹھنڈ سے کپکپاتی آواز میں بولی۔ساتھ چلتے سکندر نے آئی برو آچکایا۔مجھ جیسے سنکی لوگ اس اشرف المخلوقات کو مونسٹر کہتے ہیں یہ جگہ اسکی فیورٹ ہے۔اور اسی قدم پر وہ رک گیا عزہ بھی رکی اسنے سکندر کو دیکھا جسکے اشارے پر وہ جگہ روشنیوں میں نہاگئی۔اسنے گردن موڑی اور وہ پلک جھپکنا بھول گئی۔وہ دونوں اس وقت گہرے سمندر کے وسط میں واقع ایک ذرا سی سطح پر موجود تھے دونوں اطراف میں سمندر کا نیلا پانی چاند کی روشنی سے چمک رہا تھا سطح کے کناروں کے کچھ دوری پر لگے ان سٹینڈ پر لگائی گئی جگمگاتی روشنیاں اس جگہ کو فیری

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ٹیل جیسا ماحول دے رہی تھیں سمندر کے کناروں سے بڑے بڑے گھنے درختوں کی قطاریں نظر آتیں تھیں وہ سب خوبصورت تھا یاں خوبصورت لفظ بھی کم تھا اسنے سکندر کو دیکھا جو سطح کے دوسرے آخری کنارے پر پشت پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا عزہ کھکھلاتی اس تک پہنچی وہاں سفید پردوں کے جھالروں میں صرف ایک ٹیبل موجود تھی جس پر چند چیزیں رکھی تھیں اسنے مسکرا کر سکندر کو دیکھا جیسے کہنے کو لفظ نہیں تھے خوشی اسکی آنکھوں کے ذریعے ان کہے لفظوں میں بیان ہو رہی تھی۔ جسے وہ سمجھتا سر خم تسلیم کیے آگے بڑھا ٹیبل پر پڑا موتیوں کے پھولوں سے سجا کراؤن اٹھایا اور ایک ادا سے بازوؤں کو کھولے کمر کو جھکایا سر کو خم دیا چہرے پر رچی جانلیوا مسکراہٹ کے ساتھ اسے نظروں سے ہی حفظ کرتے وہ کراؤن اپنی بیوی کے سر پر رکھ دیا۔ عزہ کے وجود میں خوشی کی لہر سرائیت کر گئی۔ اگر یہ محبت جتانے کا انداز تھا تو بہت انوکھا تھا اسے بہت پسند آیا تھا وہ اسکا ہاتھ پکڑے وہاں سے مڑ آیا ایک بڑی سی کشتی کے سامنے رکا جس کے ارگرد لائیٹس لگی جگمگا رہی تھیں جگہ جگہ گلاب کی پتیاں بکھری ہوئیں تھیں وہ اسے لئے کشتی پر آیا وہ کنارے پر سے تھوڑی دوری پر رکی ہوئی تھی جگہ جگہ کینڈلز پڑی تھی اس پر گلاب کی خوشبو اس ماحول کو مزید خوبصورت اور دلکش بنا رہی تھی وہاں کارٹن پر رکھا سرخ گلابوں کا گلدستہ اٹھایا اور ایک رنگ کیس ہاتھ میں لیے وہ گھٹنوں کے بل جھکا

عزہ کی ہارٹ بیٹ ریٹ تیز تر ہو رہی تھی۔ وہ آج فائنلی وہ اسکے سامنے جھکا اپنی محبت کا اقرار کرنے والا تھا۔

اسنے گلدستہ اسے تھمایا رنگ آگے کی۔ عزہ اسے بغور دیکھ رہی تھی جیسے کوئی اپنے قیمتی سرمائے کو دیکھتا ہے۔ وہ آنکھوں سے دل میں اتر جانے والی نظریں رکھتی تھی۔ "اتنا سب کچھ ارینج کیا اب کیا محبت کا اقرار کرنا ضروری ہے۔" وہ اس سے کسی خوبصورت جملے کی امید میں تھی حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

حاذق... وہ دھیمی آواز میں غرائی۔ "یس مائے گینگسٹر وائف" وہ دھیرے سے ہنسا۔ پرو پوز کریں مجھے فوراً۔ "ویسے لڑکی کے منہ سے ایسے جملے اچھے نہیں لگتے۔ وہ اسے تنگ کرنے پر آمادہ تھا"

اوکے میں جا رہی ہوں آپ کو ریجیکٹ کر کے۔۔۔ وہ غصے سے پلٹی۔

مجھے پرو پوز تو کرنے دیتی پہلے ہی ریجیکٹ مار دیا۔ وہ بدمزہ ہوا۔ آئی ایم سیریس۔ وہ وارننگ تھی۔

اوکے اوکے۔

"Will you be my Syapaa Queen" اسنے انگوٹھی آگے بڑھائی۔

No...! اترا کر کہا گیا۔

"I wanna be your Drama Queen" یہاں حاذق کے چہرے پر ۔

جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"Then I gonna be your King of Trajedy" کہتے وہ محظوظ ہوا۔

Why not ... عزہ نے ہنستے انگوٹھی اسکے ہاتھ سے پہن لی۔

اور وہ ایک بیسٹ پروپوزل واقع ہوا تھا جس میں بادشاہ نے اپنی ریاست کے بجائے ملکہ کو کشتی میں پروپوز کیا تھا وہ دونوں مسکرا دیئے۔ دونوں کے دل نے بیٹ مس کی۔ کشتی کی ریلنگ سے پشت ٹکائے سکندر اپنی آغوش میں بیٹھی اس اینجل کو انتہائی محبت سے دیکھ رہا تھا۔ "تم ایک مونسٹر کی زندگی میں آنے والی پہلی اینجل ہو" عزہ نے اسکا چہرا دیکھا۔ "میرے شوہر کو مونسٹر نہیں کہا کریں۔ وہ خفا سی ہوئی"۔۔۔ "تو کیا کہوں"۔۔۔ حاذق۔۔۔ وہی استحقاق بھرا لہجہ۔ وہ جی جان سے مسکرا اٹھا۔ آج میری برسوں سے مانگی گئی دعائیں قبول ہوئی ہیں دیر سے سہی مگر مجھے صبر کا صلہ بہت خوبصورت ملا ہے۔ اسکے چہرے کو چھوتے وہ محبت سے لبریز لہجے میں بول رہی تھی "ایک دعا اور بھی مانگنا۔ اسکے ہاتھوں کو گرفت میں لیتے اسنے جیسے التجا کی"

وہ کیا..؟۔۔۔"دعا کرنا میری زندگی کا ایک دن تمہاری زندگی سے کم ہو میں تمہارے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتا" اسکی محبت کا اندازِ بیان کبھی کبھی اسے انتہائی بھیانک لگتا تھا عزہ نے اسے دیکھا۔ جیسے میں تو آپ کے بغیر رہ سکتی ہوں ناں۔ وہ خفا ہو گئی۔ ہاں۔۔ کیونکہ تم مجھے چھوڑ کر پاکستان واپس جا رہی تھی۔ اسنے جتایا۔ "وہ تو میں آپ کو پریشرائز کر رہی تھی تاکہ آپ اپنی محبت کا اقرار کر لیں۔"۔۔۔میں نے انکار کب کیا تھا بس کچھ وقت چاہتا تھا مگر پہلے تمہاری یادیں سر پر سوار تھیں پھر تم پوری کی پوری دل پر قبضہ جما کے بیٹھ گئی میں بیچارا کہاں جاتا۔ پیچھے کنواں آگے کھائی والا نظام ہو گیا تھا۔ وہ ہارے ہوئے لہجے میں اسے بتا رہا تھا عزہ کی مدھم کھکھلاہٹ نے وہاں رقص جمایا

سکندر اسے یوں ہنستا دیکھ مسکرایا اسے خود میں بھینچے اسنے ان لمحوں کو جینا چاہا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آج تین دن مزید گزر گئے تھے ملک ولا میں سکون ہی سکون تھا سوائے حیام کے جو کبھی کبھی اپنی بیٹی کی یاد میں گھنٹوں بیٹھ کر روتی تھی مگر اریان کی محبت اسے ہمیشہ سنبھال لیتی تھی ناشتے کا وقت تھا سب اپنے اپنے کمروں سے ڈائینگ ہال کی طرف آ رہے تھے یحییٰ اور احمر لاونج میں بیٹھے رازدانہ گفتگو فرما

رہے تھے۔ تم دونوں صبح صبح کونسی کھچڑی پکانے بیٹھ گئے ہو۔ آریان کی آواز پر وہ دونوں پلٹے۔ تبھی طوبیٰ کی آواز آئی۔

مرسلین میری بہو کہاں ہے.؟ چاہت سے سوال کیا گیا۔ "آپ کی اکلوتی بہو صاحبہ روٹھ کر اپنے میکے میں تشریف لے جاچکی ہیں۔ وہ تپ کر بولا"۔۔۔ مگر انکا میکہ تو یہی ہے بھئی۔ امیمہ نے معصومیت سے کہا۔ مگر ہوا کیا ہے وہ ناراض کیوں ہے..؟ سوال فیصل نے کیا۔ "کیا بتاؤں ڈیڈ میری تو قسمت خراب ہے اسے لگتا ہے بڑے پاپا نے مجھے بتایا ہے عزہ کا ایڈریس اور میں اسے نہیں بتا رہا۔ مگر یہ تو سچ نہیں ہے میں تو خود نہیں جانتا وہ کہاں ہے"

وہ جتنی بیچارگی سے اپنا دکھڑا سنا رہا تھا سب کے چہروں پر رونق اتری تھی۔ کوئی بات نہیں بھئی میں اور احمر ابھی وہی ڈسکس کر رہے تھے ہمیں جیسے ہی عزہ کا ایڈریس ملے گا ہم آپ کو بھی بتا دیں گئیں آپ اپنی بیوی کو بتا دینا۔ انتہائی فیاضی سے نڈر ہو کے کہا گیا۔ جبکہ آریان سمیت وہ سب یحییٰ کی دیدہ دلیری اور اتنے کونفیڈنس پر ذرا محتاط ہوئے تھے۔ "مگر میں بھول گیا میں سب سے پہلے سنو کو بتاؤں گا کیونکہ یہ کام میں اسکے لئے ہی کر رہا ہوں۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی الیگل کام کیا جا رہا ہو۔ "سنو میرے ساتھ آؤ

کچھ بات کرنی ہے یحییٰ نے اسے پکارا۔ اور حیرت کا شدید والا جھٹکا ان سب کو اب لگا تھا جب امیمہ اسکی ایک پکار پر سر تسلیم خم کرتی اٹھتی اسکے اور احمر کے پیچھے باہر نکل گئی سب کے حلق میں نوالہ اٹکا رہ گیا۔

کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا..؟ حمزہ بے یقینی سے بولا۔ فیصل نے اسے چٹکی کاٹی حمزہ چیخا۔ بھئی سچ ہے مجھے تمہاری چیخ سن کر یقین ہو گیا۔ فیصل نے خوشی سے کہا۔ تب ہی وہ بلبلایا۔ ہاتھ پر چائے گری تھی جو خود نہیں گری ملائکہ نے گرائی تھی۔ ہاں یہ تو سچ ہے وہ دونوں آپس میں بات کر رہے ہیں مجھے تمہاری چیخ سن کر ہوش آیا فیصل۔ ملائکہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔ ان تینوں نے ایک دوسرے کو گھورا۔

عون صاحب سمیرا بیگم حیام اریان طوبیٰ زارا اور وقاص نے سر تھام لیا۔ جبکہ مرسلین اپنی جگہ اداس صورت لیے بیٹھا تھا۔ طہ اور عفاف آؤٹ آف سٹی گئے ہوئے تھے جو آج تین دن بعد واپس آنے والے تھے۔ ان پر نظر رکھنی پڑے گئی بھائی۔ ابھی بتا رہے ہو تم مجھے۔ آریان نے فیصل کو گڑکھا۔ تو وہ بھی اپنا دماغ چلانے لگا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سکندر نے محبت کا اقرار کر کے گویا خود کو پاگل خانے بھیجنے کا پرمٹ سائن کر لیا تھا آئے دن اسکی بڑھتی شرارتوں نے سکندر کی ناک میں دم کر رکھا تھا وہ ایک طرف حرب فجار پر دھیان دیتا ہی تھا کہ دوسری طرف اسکی بیوی ذرا سی اسکی لاپرواہی پر مغل ایمپائر کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیتی اینی اور حان سمیت ملازم بھی سکندر کی حالت دیکھ ہنس ہنس کر پاگل ہو جاتے تھے۔

اسکی بیوی نے اسے جو کر بنا کے رکھ دیا تھا وہ ابھی ابھی اپنے آفس سے ضروری میٹنگ چھوڑ کر تن فن کرتا نیچے آیا تھا۔

عزہ... اور سب سمجھ گئے تھے اسنے پھر سے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔"اب کیا کر دیا بھابھی نے بھائی۔۔؟ حان اسکے راستے میں آیا" یہ پیو سمجھ جاؤ گئے۔اسے کافی کا کپ تھمائے وہ خود کمرے کی طرف گیا۔ آج بھی وہ عظیم کارستانی کے بعد چھپ گئی تھی جو کے ہمیشہ کا معمول تھا سکندر نے جاتے ساتھ ہی واڈراب کھولا جس میں اسکی بیوی کپڑوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھی تھی ہمیشہ کی طرح۔اسے کھینچ کر بازوؤں میں اٹھائے وہ باہر لایا اور بیڈ پر بٹھایا۔"آخر تم کیا چاہتی ہو مجھے ایک ہی بار بتا دو۔ گویا شکست تسلیم کی گئی "عزہ ہنسی اور سکندر کے تنے نقوش ڈھیلے پڑے ہمیشہ کی طرح۔اسکا غصہ عزہ کی ایک مسکراہٹ کی مار ہوتا تھا۔"میں تو بس آپکی بہت ساری توجہ چاہتی ہوں۔وہ کھکھلائی"۔۔۔مجھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کالی مرچ والی کافی پلا کر.؟ سکندر نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا۔ میں نے تو شکر ڈالی تھی آپ کو دیکھ کر کالی مرچ میں بدل گئ تو میرا کیا قصور... اسکے سینے سے لگی وہ معصومیت سے گویا ہوئی۔ "ان ڈائریکٹ تم مجھے کڑوا بول رہی ہو۔" میں ڈائریکٹلی بھی بول سکتی ہوں۔ اسنے دلیری سے کہا سکندر ہنسا۔ "تم محبت محبت میں مجھ پر بہت ظلم کرتی ہو عزہ مجھے اتنا تنگ نہیں کیا کرو مجھے کافی کام ہوتے ہیں۔ اسنے نرمی سے سمجھانا چاہا"۔۔۔ میں نے کوئی ظلم نہیں کیے آپ پر وہ صاف مکر گئی۔ "پرسوں تم نے میری ساری شرٹس کو جلا دیا، کل میرے کھانے میں نمک کی جگہ شکر ملا دیا، میرا لیپ ٹاپ باتھ ٹب میں رکھ آئی، مجھے آدھی رات کو جگا کر کھانا گرم کروایا اور ابھی..." وہ جو بولتا جا رہا تھا عزہ کی خفگی بھری نظروں کو دیکھتے اسے چپ لگ گئ۔ "کوئی بات نہیں بیوی ہو تم میری... اتنا تنگ تم مجھے کر سکتی ہو۔ گردن میں ہاتھ پھیرا" گویا اسکے غصے سے بچنے کی کوشش تھی۔ عزہ مسکرائی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہاں کیوں بلایا ہے مجھے۔۔۔ عزہ آپی کا ایڈریس معلوم ہو گیا.؟

نہیں... یحییٰ نے احمر کو بھیجتے ایک لفظ کہا۔ "تو مجھے یہاں کیوں بلایا۔ امیمہ دھوپ میں بمشکل اسے دیکھ پا رہی تھی"۔۔ وہ تو میں فیملی کو یہ دیکھا رہا تھا کہ ہماری دوستی ہو گئی ہے۔ امیمہ نے اسکی لو جک پر کلس

کے ڈھیروں غصہ اندر اتارا۔ "میں تم سے دشمنی رکھنے کی بھی روادار نہیں ہوں دوستی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" وہ تن فن کرتی واپس اندر چلی گئی۔ یحییٰ بس سر نفی میں ہلا کے رہ گیا۔

ڈور بیل بار بار بج رہی تھی آج جمعے کا دن تھا وہ دیر سے سو کے اٹھی تھی دروازے پر ہونے والی دستک پر وہ اکتا کر اٹھی اور دروازہ کھولا سامنے موجود شخص کو دیکھ اپنی سوچ کے درست ثابت ہونے پر اسنے ٹیڑھے میڑھے منہ بنائے۔ مرسلین نے اسکے رف حلیے کو بھی بغور دیکھا تھا۔ ابھی وہ اسے دیکھ رہا تھا نتاشا کی تیز آواز پر ہوش کی دنیا میں آ پہنچا۔ "میں نے تمہیں منع کیا تھا یہاں آنے سے.؟"... تم ابھی تک ناراض ہو... بیچارگی سے پوچھا گیا۔

"ہاں..."... میں واقعی میں نہیں جانتا عزہ کہاں ہے نتاشا میرا یقین کرو۔ وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا۔ "تم جھوٹے ہو۔..."

اپنی بیوی سے جھوٹ نہیں بولتا میں۔" پھر بیوی کو خوش کرنے کیلئے اسکی ایک خواہش پوری نہیں کر سکتے۔ نتاشا نے نرمی سے استفار کیا۔"... بیوی کو خوش کرنے کیلئے سب کچھ کر سکتا ہوں مگر کسی کا بھروسہ نہیں توڑ سکتا۔ اسنے یوں کہا جیسے کوئی گناہ کا اعتراف کیا ہو۔ نتاشا کو پھر غصہ آنے لگا۔

تم نے آج تک میرے لئے کیا ہی کیا ہے صرف محبت کی بڑی بڑی باتیں کروالو بس... وہ یقیناً زیادہ بول گئی تھی۔ "میں نے تمہارے لئے اپنے اصول توڑے ہیں جو آج تک میں نے کسی کیلئے نہیں کیا"... مرسلین نے اسکی آنکھوں میں جھلکتی بے رخی کو دیکھتے سوگواریت سے کہا تھا نتاشا پل بھر کچھ بول نہیں سکی۔

مجھے نہیں چاہیئے تمہاری ایسی قربانیاں مجھے بس اس گلٹ سے نکال دو کہ عزہ میری وجہ سے آج وہاں ہے۔ "تم بس زیادہ سوچ رہی ہو۔ مرسلین نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھامے اسکے پریشان چہرے کو چھوتے کہا"۔۔۔ تم پریشان نہیں ہوا کرو تم پریشان ہوتی ہو تو مجھے لگتا ہے میرے سر پر کالے بادل منڈلانے لگے ہیں۔ وہ ذرا اداس سا ہنسا۔ نتاشا اسے دیکھتی رہ گئی۔ "تم بات کرو گئے ان سے۔ وہ ابھی بھی اپنی ضد پر اٹکی تھی"... نہیں... ... اسنے سر جھکائے کہا۔ "پھر تم بھی جاؤ یہاں سے مجھے نہیں آنا تمہارے ساتھ، نا ہی میں اب سے تمہارے لئے کافی بناؤں گئی، نا رات جاگ جاگ کر تمہاری بے تکی باتیں سنوں گئی، نا تمہارے ساتھ اپنا کھانا شیئر کروں گئی۔"... وہ بولتی جا رہی تھی جب نظر مرسلین کے پیچھے کھڑے اپنے ساس سسر پر ٹھہری تو زبان دانتوں تلے دب گئی۔ مرسلین نے انکی موجودگی پر گہرا سانس بھرا۔ وہ دونوں مسکرا رہے تھے مرسلین کا چہرا سرخ ہوا۔ اسنے نتاشا کو گھورا۔ "تم پہلی بیوی

ہو جو اپنے شوہر کو میکے والوں کے سامنے نہیں، خود کے سسرال والوں کے سامنے ہمیشہ شرمندہ کرواتی ہو۔ وہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔ "جا رہا ہوں میں یہاں سے، آنا ہو واپس تو آجانا اپنے ساس سسر کے ساتھ... میں نہیں آؤں گا اب۔ وہ کہہ کر تن فن کرتا وہاں سے نکل گیا۔ نتاشا نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی اور اپنے پیارے پیارے سوئیٹ ساس سسر کو سر پکڑے دیکھ انہیں پر سکون رہنے کا کہتی انہیں ریسیو کرتی اندر آگئی۔ جو اسے وہاں منا کر واپس ولا لانے کیلئے آئے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اسے ایک میٹنگ کیلئے کپادوکیہ جانا تھا مگر اب سمجھ نہیں آرہا تھا عزہ کو کیسے بتائے جو اسے جانے کی اجازت نہیں دیتی اور وہ اسے ساتھ لے کر بھی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ اسکے مطابق وہ مغل ایمپائر میں ہی سیف تھی۔ وہ ابھی آفس میں بیٹھا اسی متعلق سوچ رہا تھا اسکا ملازم نوک کیے کلاتھ ریک دھکیلتے ہوئے اندر آیا چاکلیٹ کلر کا تھری پیس سلیکٹ کرنے کے بعد اسنے اسے واپس بھیج دیا۔ دن کے ایک بج رہے تھے وہ تب نماز پڑھ رہی تھی جب وہ اسکے پاس سے اٹھ کر آیا تھا ابھی تین بجنے والے تھے۔ اسنے پیڈنگ فائلز دیکھی حان سے ڈسکشن کرنے کے بعد اسے واپس بھیج دیا۔ پانچ بجنے والے تھے اور

وہ ابھی تک آفس میں ہی موجود تھا حیرت کا مقام تھا اسکی بیوی نے کوئی ہنگامہ برپا نہیں کیا تھا ابھی وہ سوچ رہا تھا وہی دوپہر والا ملازم اسکے تھری پیس کو ہینگ کیے آفس میں داخل ہوا۔

"میں نے تمہیں نہیں بلایا۔ سکندر نے آئی بروا چکاتے کہا"۔۔۔ سر ایکچولی میڈم نے کہا ہے آپ کو یہ دکھا آؤں۔ اسنے رونی صورت بنائے کوٹ کی دائیں سائیڈ اٹھائے سامنے کی جس میں کپڑا نہیں تھا اتنی بری طریقے سے وہ جلائی گئی تھی۔ سکندر نے گہرا سانس بھرا۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔ اسے واپس بھیجتے سکندر نے انٹر کام اٹھایا اور حکم صادر کیا۔ کچھ دیر بعد ہی عزہ بغیر نوک کیے اندر آئی۔ پیچ کلر کے سادہ سے فراک میں دوپٹے کو کندھوں پر پھیلائے بالوں کی ڈھیلی بریڈ بنائی ہوئی تھی وہ آنکھوں میں انوکھی چمک لیے کرسی کے پاس آکھڑی ہوئی۔۔۔ "جلدی بتائیں مجھے کیوں بلایا پھر مجھے دو نفل بھی پڑھنے جانا ہے"... وہ کیوں..؟ اسے گہری نظروں سے دیکھتے سکندر نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔ "آج میرے شوہر نے مجھے خود یاد فرمایا ہے تو اللہ جی کا شکریہ ادا کرنا تو بنتا ہے ناں" وہ ادائے قاتلانہ سے کہتی اسکی آغوش میں آسمائی۔ سکندر نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔ "اگر تو میری بیوی نے اپنی قسمت پر رشک فرمالیا ہو تو ابھی مجھے میری بیوی صرف اس بات کا جواب دے کہ میرے کپڑے کیوں جلائے"... کیونکہ میرا دماغ خراب تھا اسلئے۔ نارمل سا کہتی اسنے سکندر کے ہاتھ سے پین اچکا۔

جواباً سکندر نے اسکے گرد مضبوط گرفت کا اسے احساس دلاتے پتھریلے تاثرات میں کہا۔ "مجھے خراب دماغ بہت اچھے طریقے سے ٹھیک کرنے آتے ہیں ڈرامہ کوئین"... آپ کی بیوی خراب دلوں کی ڈاکٹر ہے آپ خراب دماغ کے بن جائے۔۔۔ناٹ بیڈ... ہے ناں۔ افف وہ اسکی کسی بات کو سیریس کیوں نہیں لیتی تھی۔ سکندر نے گردن میں ہاتھ پھیرا۔ "اچھا۔۔۔ مگر اس ڈاکٹر کا صرف ایک ہی مریض رہنا چاہئیے۔" اسنے گردن موڑتے اٹل انداز میں کہا۔ عزہ نے بچوں جیسے سر ہلاتے پھر سے اسکے چہرے پر پین سے لکھنے کی کوشش کی جو اس بار بھی سکندر نے چہرا موڑتے ترک کر دی۔

میرا چہرا خراب نہیں کرو مجھے میٹنگ کیلئے جانا ہے۔ "میں آپ کے فیس پر سٹار بنانا چاہتی ہوں جیسے بچپن میں میری ٹیچر میرے فیس پر بناتیں تھیں۔" اسکی انوکھی خواہش پر سکندر نے التجائی نظروں سے اسے دیکھتے سنجیدہ لہجے میں اسے ٹالنا چاہا۔ میں میٹنگ سے واپس آجاؤں پھر بنالینا ابھی نہیں۔ اسکے ہاتھ سے ہین لینے کی کوشش کرتے کہا گیا۔ "حاذق.... عزہ نے خفگی سے اسے پکارا۔ "۔۔۔ کیا ہے یار عزہ... "آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے.. معصوم سا وار کیا گیا"... پیار کرتا ہوں مگر اپنے چہرے پر سٹار نہیں بنوا سکتا... اسنے دوٹوک کہا۔ عزہ نے منہ بسورے سر اسکے کندھے پر رکھ لیا۔ سکندر کا ہاتھ اسکے بالوں میں رینگ رہا تھا وہ پر سکون محسوس کر رہی تھی۔ وہ فون پر حان سے بات کرنے میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

مصروف تھا۔ عزہ کی انگلیاں اسکے سینے پر دھیمی دھیمی چل رہی تھیں۔ وہ ڈسٹرب ہو رہا تھا اسنے سینے سے لگی عزہ کو دیکھا۔ اب تم ایسے میرے پاس بیٹھی رہو گئی تو میں کام کیسے کروں گا۔ اسکا دھیان بھٹک رہا تھا مگر زندگی مکمل سی لگ رہی تھی۔ عزہ نے وقت دیکھا مغرب کا وقت ہو چکا تھا وہ نماز کا سوچتی اسکے پاس سے اٹھی۔ سکندر فون کان سے لگائے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے بیٹھا بات کر رہا تھا عزہ نے سلیپر پہنے دو قدم آگے لیے پھر ایک جھٹکے سے مڑی اور سکندر کی طرف واپس آئی ہاتھ میں پکڑے پین کی نِب اسکے دائیں گال پر رکھی ایک ہاتھ میں اسکا جبڑا تھاما۔ ایک ہی جست میں کچھ لکیریں کھینچتے وہ پین پھینک کر قہقہہ لگاتی وہاں سے بھاگ گئی تھی۔ سکندر ہاتھ میں فون پکڑے ہونق بنا اپنے ساتھ ہوئی واردات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر گہرا سانس بھرا۔۔ لگتا ہے بھابھی نے پھر کوئی شرارت کی ہے۔ حان نے ہنستے کہا۔۔ اب بیوی کا درجہ دیا ہے تو یہ شرارتیں بھی جھیلنی پڑے گئیں۔ اسنے بیچارگی سے کہا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

یار عفاف اب یہ زیادہ ہو رہا ہے مجھے غصہ نہیں دلاؤ ورنہ اب مار بھی پڑے گئی۔ طہٰ نے اسکے پیچھے آتے جھنجھلاتے ساتھ سختی سے کہا۔ مگر وہ ضدی بنی غبارے جیسی شکل لیے ڈائینگ ہال میں آ رہی تھی ایکدم

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے رک کر پلٹی۔ "نہیں ابھی بھی آپ کو غصہ آئے گا۔ اس لڑکی کو آئی لو یو آپ بول کر آئیں ہیں اور میں غصہ بھی نا کروں۔ وہ ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی"

لو یہ دونوں باقی تھے اب ان کے درمیان بھی جنگ چھڑ گئی ہے۔

خاموش رہو فیصل... کیا بات ہے پرنسیس کیوں لڑائی کر رہی ہو آپ طہ سے... ملائکہ کے سوال پر سب نے سوالیہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔ مما... وہ رونے والی ہوئی۔ دو گھنٹے پہلے ہی وہ دونوں واپس آئے تھے۔ "رو نہیں عفاف مجھے بتاؤ کیوں اداس ہو۔ نتاشا جو دن ٹائم واپس آگئی تھی اسے ساتھ لگاتے پیار سے پوچھا"... آپی جب ہم وہاں سے واپس آرہے تھے تو وہاں ائیر پورٹ پر ایک لڑکی آئی ان کے پاس اور انہیں آئی لو یو بولا اسنے۔ وہ سوں سوں کرتے بولی۔ طہ سر تھامے کھڑا تھا۔ اور آپی انہوں نے اس لڑکی کو بولا آئی لو یو ٹو... وہ اونچا اونچا رونے لگی۔ ایکدم سے وہاں سب عفاف کیلئے پریشان ہو گئے۔ سب ایکدم سے اسکے قریب اکٹھے ہوئے وقاص نے روتی بیٹی کو سینے سے لگایا حمزہ فیصل اور آریان کی تیکھی نظریں اب طہ پر جمی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ارے ڈیڈ اسنے پوری بات نہیں بتائی یار... حمزہ اسکی پھینٹی لگاتا وہ زارا کے پیچھے ہوتا اونچا بولا۔ "تم بتاؤ پھر۔ اریان بولا"

ارے بڑے پاپا میں نے اس لڑکی کو آئی لو یو ٹو باجی بولا تھا یار قسمے... مجھے کیا پتہ تھا یہ ساتھ باجی بولنے کے باوجود بھی واویلا مچادے گئی۔ وہ اب سمیرا بیگم کی اوٹ میں کھڑا تھا۔

جو بھی تھا آپ نے اسے آئی لو یو تو بولانا ساتھ بیشک پھر باجی یا دادی لگائیں کیا فرق پڑتا۔ وہ روتے روتے چیخی۔ وہ ذرا سی ڈرپوک ضرور تھی مگر اپنی محبت کیلئے پوزیسیو نیچر اسکی بلکل ملائکہ جیسی تھی۔ "فوراً معافی مانگو میری بہو سے۔ زارا نے اسکا کان کھینچا"۔۔۔ یار صبح سے سو دفع مانگ چکا ہوں اب کیا ذبح ہو جاؤں۔ وہ کان چھڑاتے غصے سے بولا۔

کیا بنے گا پتہ نہیں اس ملک ولا کا اور یہاں کے لوگوں کا۔ سمیرا بیگم سر پکڑے چیئر پر بیٹھی۔ "مجھے نہیں رہنا انکے ساتھ بس بات ختم میں ایسے شخص کے ساتھ نہیں رہوں گئی جو میرے علاوہ ہر کسی کو لو یو بولتے ہوں۔ عفاف نے نیا حکم سنایا۔

اچھارو نہیں تم میرے روم میں رہ لینا۔"میری بیوی کو الٹی پٹیاں نہیں پڑھاؤ نتاشاورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

وہ واضح دھمکی دیتا سیڑھیوں پر پہنچا۔جہاں سے امیمہ اتنے شور پر نیچے آرہی تھی۔"اب یہاں کون سی جنگ چھڑی ہوئی ہے.؟"جو سوال اسنے کرنا تھا وہ دوسری طرف سے آتے یحییٰ نے پوچھا جو ابھی باہر سے واپس آیا تھا۔"کچھ خاص نہیں میرے بیٹے بس تمہارا کچھ اثر تمہارے جڑوا بھائی پر بھی پڑ گیا ہے... گدھے دونوں کے دونوں... حمزہ نے اسے بھی گھسیٹ لیا۔یحییٰ پورا منہ کھولے انہیں دیکھنے لگا۔ بلکل صحیح جارہے ہیں آپ ڈیڈ۔کل کو کسی کا کتا مر جائے گا تب بھی آپ بولیں گئیں یحییٰ میرا وہ کتا تمہاری وجہ سے مر گیا۔وہ صدمے کی حالت میں بولا۔

مجھے جیسے شریف بندے کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔وہ انہی قدموں پر لوٹ گیا۔مگر ماحول کچھ ہلکا پھلکا سا ہو گیا تھا سب کے چہرے پر کچھ رونق بھی تھی سب جانتے تھے وہ ایکٹنگ کی دوکان اب کھڑکی کے ذریعے اپنے کمرے میں جائے گا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا وہاں موجود ملازم اسکے چہرے پر بنی ڈرائنگ دیکھتے دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے مگر وہ دل بڑا کیے اپنی بیوی کی محبت سنبھالے شہزادوں سی چال چلتا لان میں چلا گیا جہاں اس وقت اسکی بیوی نماز پڑھنے کے بعد ٹہل رہی تھی۔ وہ ایک جگہ کھڑی چاند کو دیکھنے میں محو تھی۔ سکندر اسکے کندھوں پر پڑی شال کو اچھے سے اسکے گرد لپیٹتے اسکے گرد محفوظ حصار کھینچتے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا۔ "حاذق مجھے چاند پر جانا ہے" اس نئی فرمائش پر وہ ہنسا۔ "وہ کیوں..؟"...بس یونہی میرا دل کر رہا ہے وہاں جانے کو...اسنے ایسے کہا جیسے وہ دوسرے شہر جانے کا کہہ رہی ہو۔ "کسی دن ضرور جائیں گئیں۔"...اس جملے پر عزہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ آپ مجھے ٹال رہے ہیں حاذق.! ۔۔۔"نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں میں تمہاری خواہش پوری کروں گا۔۔ مگر صحیح وقت آنے پر" عزہ نے اسے دیکھا اسکے چہرے پر مذاق کا شائبہ تک نہیں تھا۔

بال کیوں کھلے چھوڑے ہوئے ہیں تم نے...اسکے ہوا سے اڑتے بالوں کو نرمی سے سمیٹتے سکندر نے اسکی نظروں میں جھلملاتی محبت کو دیکھتے پوچھا۔ "تم ہی تو کہتی ہو آریان کی معصوم بیوی کہتی ہے شام کے وقت لڑکیاں بال کھلے نہیں چھوڑتیں اچھی بات نہیں ہوتی۔"۔۔۔میں باندھنے والی تھی۔ وہ اسکے کہے ہر جملے کو ازبر یاد رکھتا تھا۔ "میں باندھ دوں تمہارے بال..؟" اسنے ہاتھ آگے کیا۔ عزہ نے ہاتھ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں پکڑا کیچر اسے دے دیا۔ سکندر نے اسکے بالوں کو سنوارتے گردن کی پشت پر لے جاتے انہیں کیچر میں مقید کر دیا۔ "اب ٹھیک ہے وہ مسکرایا"... عزہ نے ہمیشہ کی طرح اسے دیکھتے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

حاذق میں آپ کیلئے کیا ہوں..؟ اسنے چاند کو دیکھتے سوال کیا۔ اس خوبصورت ماحول میں وہ اس سے کچھ خوبصورت سا سننا چاہتی تھی۔ تم بیوی نہیں جادو گرنی ہو جو محبت محبت بول کر ہر روز مجھ پر ظلم کرتی ہو اور میں تمہارا معصوم شوہر تمہارے جادو کے زیرِ اثر بس سر جھکائے سب کچھ سہہ جاتا ہوں" کیونکہ میں فرمابردار شوہر ہوں۔ سکندر نے اسکے گال کھینچتے ایک اور تبصرہ کیا۔ عزہ نے ناک بھنوئیں چڑھائی۔ "اگر آپ نے اپنی تعریفیں کر لی ہیں تو کھانا کھانے چلیں۔ اسکا موڈ حد درجے بگڑا تھا"۔۔۔ ایک تو معلوم نہیں تم بیویوں سے اپنے شوہر کی تعریف ہضم کیوں نہیں ہوتی۔ وہ ہنستے ہوئے اسکے پیچھے چل رہا تھا۔ "اور یہی شوہر اپنی بیوی کی تعریف کرنے میں انتہا کے کنجوس ہوتے ہیں ہونہہ بڑے آئے فرمابردار شوہر۔" وہ سلگتی اندر چلی گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ کھڑکی سے کمرے میں کودا۔رات کے نو بج رہے تھے دھڑام کی آواز پر امیمہ چوکنا ہوتی ایکدم سے سٹڈی روم سے باہر آئی سامنے فرش پر گرے یحییٰ کو سر ملتے دیکھ اسکا ہاتھ سر کو پہنچا تھا۔

تم فرش پر کیا کر رہے ہو۔۔وہ بھی اسوقت..؟وہ کتاب پھینکتی اسکے پاس آئی۔میرا پانچ کا سکہ گر گیا تھا وہی ڈھونڈ رہا ہوں...سر سے ہاتھ ہٹائے وہ بھڑک اٹھا۔حد ہے مطلب تم سے ملنے آیا ہوں رسک لے کر اس پر سے سر میں چوٹ بھی لگ گئی۔وہ غصے سے کہتا اٹھا۔امیمہ نفی میں سر ہلاتی فرسٹ ایڈ باکس لائی۔تو دروازے سے اندر آنا تھا کس نے کہا تھا سپائیڈر مین بننے کو۔وہ زخم پر بینڈ تج لگاتی بولی۔ہاں تاکہ تمہارا وہ جگیر ابٹلر بھائی اپنا ڈھائی سو کلو کا ہاتھ میرے چہرے پر چھاپ دیتا۔

جانتی ہو نا اسنے تمہارے آس پاس نظر آنے سے بھی منع کیا ہے۔

اب تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں اس میں میرا یا میرے بھائی کے ڈھائی سو کلو کے ہاتھ کا کیا قصور...امیمہ نے جلتی پر تیل چھڑکا۔"اپنے بھائی کی تعریفیں کم کرو ورنہ اکیلا ہی چلا جاؤں گا عزہ کے پاس۔واضح دھمکی دی گئی"۔۔۔تمہیں معلوم ہو گیا عزہ آپی کہاں ہیں..؟۔۔۔یحییٰ نے سر اثبات میں ہلایا۔"سچی...اور اس ایک لفظ پر امیمہ کا دل چاہا یحییٰ کو خوشی کے مارے کھڑکی سے نیچے ہی پھینک

دے۔ کہاں ہیں وہ..؟ یحییٰ اسکا خوشی سے پھولا چہرا دیکھتے مسکرایا۔ "ترکیہ میں... اسکے قریب جھکتے سرگوشی میں کہا۔ مگر آواز زیادہ کم بھی نا تھی"۔۔۔ مگر تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو مطلب تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ امیمہ نے خوشی سائیڈ پر رکھتے سیریس انداز میں پوچھا۔ یحییٰ چلتا صوفے پر بیٹھ گیا۔ امیمہ چیئر کھینچتی اسکے سامنے بیٹھی۔ مجھے احمر نے بتایا تھا کہ عزہ کسی کو پسند کرتی ہے۔۔ہاں یہ تو میں بھی جانتی ہوں۔ جب اسنے مجھے یہ بات بتائی تو میں نے عزہ سے طہ بھائی کی مہندی والی رات پوچھا تھا تو اسنے اقرار کر لیا میں نے پھر سوال کیا وہ کہاں رہتا ہے تو اسنے کہا وہ پلینٹ آف لَو میں رہتا ہے۔ امیمہ نا سمجھی سے اسے سن رہی تھی۔ پھر میں نے کافی دماغ لڑایا مجھے اپنا وعدہ پورا کرنا تھا بہت ڈھونڈنے پر بھی جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو میں نے آخری حل عزہ کے کمرے کی تلاشی نکالا۔ اور اسکے کمرے میں جاتے ہی میری پہلی نظر اسکی ٹیبل پر رکھی ڈائری پر گئی۔ "وہ انکی پرسنل ڈائیری ہے یحییٰ اور کسی کی پرسنل چیز کو بنا مالک کی اجازت کے ہاتھ لگانا بری بات ہوتی ہے۔"۔۔۔ جانتا ہوں سنو وائیٹ مگر مجھے میری سنو وائٹ کو خوش کرنا تھا تو مجھے صحیح غلط سے فرق نہیں پڑا۔ اسے کچھ سمجھانا فضول تھا وہ یحییٰ تھا۔ امیمہ نے سر جھٹکا۔ میں نے اس ڈائری کو پورا نہیں پڑھا۔ کیونکہ مجھے اسکی ضرورت ہی نہیں پڑی میں نے اسکے مارک کیے صفحے کو کھولا۔ وہاں بھی پلینٹ آف لَو لکھا تھا سامنے اس بندے کا نام۔ سکندر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

حاذق مغل۔اسکالہجہ پر اسرا ہوا۔تم جانتی ہو سنو عزہ پلینٹ آف لَوکس پلینٹ کو کہتی ہے..؟اس سوال پر امیمہ کی آنکھیں متحیر ہوئی۔جواب انکے اتنے قریب تھا اور وہ سب نگر نگر کی خاک چھانٹ رہے تھے ملک ولا کافرد فرد جانتا تھا عزہ پلینٹ آف لَوترکی کو کہتی ہے۔امیمہ حیرت کے مارے سر پکڑ کے رہ گئی۔"اسے کہتے ہیں بغل میں چھرا شہر میں ڈھنڈورا"امیمہ نے پرانا سا ایک محاورہ اپنی بیوقوفی پر گڑھا۔"مگر تم میری عقلمندی کے قصیدے پڑھو جسنے یہ سب ممکن کر دکھایا۔امیمہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکی بات جھٹلا نہیں سکی۔"ایک وہی مشن تھا جس میں یحییٰ نے اپنا دماغ استعمال کیا تھا ورنہ فلرٹنگ کیلئے دل اور مشن کیلئے وہ صرف ہاتھوں کا ڈائریکٹ استعمال کرتا تھا۔مگر آپی ترکیہ میں کہاں ہیں یحییٰ۔ وہ سوال یحییٰ کے چہرے کی رونق ماند کر گیا۔امیمہ مایوس ہو گئی مگر پھر یحییٰ ہنسا۔میں کوئی بھی کام آدھا نہیں کرتا سنو وائیٹ۔وہ استنبول میں ہے۔اسنے کالر جھاڑتے بتایا۔امیمہ امپریسڈ ہوئی۔اب یہ کیسے معلوم کیا یہ بھی بتادو.؟یہ آسان ٹاسک تھا کیونکہ بڑے پاپا کے اکلوتے داماد صاحب استنبول کے مشہور و معروف گینگسٹر ہیں۔

واااٹ...عزہ کا نکاح ایک گینگسٹر سے ہوا ہے۔نتاشا دھڑام سے درواہ کھولے اندر آئی۔"یہ اوور۔ایکٹنگ بند کرو وہ بندہ گینگسٹر ہے یہ بات سب سے پہلے تم ہی جانتی تھی مجھے احمر بتا چکا ہے۔"یحییٰ

جانتا تھا وہ دروازے کے پار کھڑی انکی باتیں سن رہی ہے وہ یہ بھی جانتا تھا نتاشا تین دن سے اسکی جاسوسی کر رہی ہے صرف عزہ کے ایڈریس کیلئے۔ یحییٰ کے لتاڑنے پر نتاشا نے لاپروائی سے شانے اچکائے۔ "جو بھی تھا مجھے بتاؤ ہم عزہ کی طرف کب جا رہے ہیں جب اتنا سب کر کے آئے ہو تو مجھے یقین ہے یہ بھی پلان کر کے ائے ہو گئے تم"... صرف سنو وائیٹ کی وجہ سے میں اپنا دماغ چلا رہا ہوں ورنہ میں اسے کبھی خرچ نہیں کرتا۔ اسنے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔ اور آگے کا پلان انہیں کے گوش گزار کیا۔ "میں بھی جاؤں گئی عزہ آپی کی طرف۔ وہ جو کب سے واشروم میں بیٹھی انکی باتیں سن رہی تھی ایکدم سے باہر آئی۔ "وہ تینوں عفاف کو دیکھ حیرت کا شکار ہوئے۔

تم یہاں کب آئی..؟ امیمہ شوکڈ تھی۔ آپی میں آپکے روم میں سونے کیلئے آئی تھی فریش ہونے گئی تھی تب یحییٰ بھائی آپ کے روم میں آئے اور تب سے میں آپ سب کی باتیں سن رہی ہوں۔ عفاف نے بنا شرمندہ ہوئے انہیں بتایا۔ اور پھر وہ سب اسے بھی ساتھ لے جانے پر راضی ہو گئے۔ اور کوئی چارا بھی نہیں تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ کھانے کی ٹیبل پر موجود تھی سکندر کچن سے باہر نکلا کھانے کی ٹرے لیے اسکے سامنے رکھی اسے کھانا سرو کیا۔ عزہ نے اسے گھورا یہ سب اسکے لئے نیا نہیں تھا مگر ملازم حیرت زدہ ضرور ہوتے تھے۔ ملازم کھانا لے آتے حاذق آپ کو یہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ "کوئی بات نہیں اگر میں نے اپنی بیوی کو خود کھانا سرو کر دیا تو"... ہاں مگر آپ ملازم نہیں ہیں میرے شوہر ہیں۔ اسے واقع اچھا نہیں لگا تھا۔ "مرد صرف اپنی پسندیدہ عورت کیلئے ملازم بننا پسند کرتا ہے"... زیادہ نہیں سوچو کھانا کھاؤ۔ اس سے بحث کرنا ناکام تھا عزہ نے کھانا ختم کیا۔ سکندر اسے کمرے میں جانے کا کہتا خود ضروری کال سننے باہر چلا گیا۔ وہ واپس کمرے میں آیا جہاں عزہ بیڈ پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔

اجکل آپکو بہت زیادہ کالز آنے لگی ہیں... "تم اپنے شوہر پر شک کر رہی ہو۔ انداز شرارت بھرا تھا"۔۔۔ ہاں اگر وہ سنگی گینگسٹر نا ہوتا تو ضرور شک کرتی۔ اس جملے پر سکندر کے چہرے کے زاویے بدلے جنہیں اسنے فوراً درست کر لیا۔ "میں کچھ بہت بڑا کر رہا ہوں تم میرے لیے دعا کرنا میں اپنے اس آخری مشن میں کامیاب ہو جاؤں اسکا لہجہ عجیب سا ہوا"۔۔۔ عزہ نے کتاب سے نظریں اٹھائیں۔

آپ کا کل جانا بہت ضروری ہے کیا..؟۔۔۔"بہت ضروری.. سکندر نے دوسری طرف بیٹھتے کہا"۔۔۔فکر نہیں کرو کل حان اور اینی تمہارے پاس ہونگے۔"مجھے صرف آپکی موجودگی اپنے قریب اچھی لگتی ہے۔عزہ نے سر اسکے کندھے پر رکھا"وہ مسکرا دیا۔

اچھا اداس نہیں ہو مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔

کیا بات کرنی ہے..؟عزہ نے اداسی سے چور لہجے میں پوچھا۔

صاف لفظوں میں بات کروں عزہ تو ہمارا کپل ان عام کپلز جیسا نہیں ہے جنہیں لوگ ہیپی میرڈ لائف کا ٹیگ دیتے ہیں نا ہی ہماری زندگی میں ان عام کپلز جیسی کوئی روٹینز رہی ہیں۔سچ کہوں تو عزہ مجھے لگتا ہے مجھ جیسا شخص کسی لڑکی کا آئیڈیل نہیں ہو سکتا کیونکہ جہاں تک میرا خیال ہے اجکل ہر لڑکی کو ایک پرفیکٹ انسان چاہیئے ہوتا ہے جو ہر چیز میں پرفیکٹ ہو اور لڑکی کی فیملی بھی یہی دیکھتی ہے۔مگر میں ویسا نہیں ہوں۔مجھے دنیا گینگسٹر کہتی ہے اس کالی جرائم کی دنیا کا بادشاہ یہ لقب بھی مجھے کچھ میرے جیسے ہی لوگوں نے دیا ہے۔میرا تم سے انیس سال دور رہنا اور پھر نکاح میں ہوتے ہوئے بھی تمہیں بیوی قبول نا کرنا اس سب کے پیچھے بھی یہی ایک وجہ تھی۔مگر اسے تم قسمت کا کھیل کہہ سکتی ہو جو

ٹریجڈی میرے اور تمہارے ساتھ ہوئی ہے وہ بہت انوکھی ہے۔اور میں اپنے ساتھ ہوئی اس ٹریجڈی کو قسمت کا کوئی اشارہ سمجھ کر سیدھے راستے پر آنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مگر اس سب میں مجھے سب سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے تمہارے ساتھ، محبت اور تمہارے یقین کی۔وہ یقین جسکی بنیاد چٹانوں جیسی مضبوط ہو۔میں چاہتا ہوں تم ہر حال اور ہر مصیبت میں مجھ پر یقین رکھو۔میرے ساتھ کھڑی رہو مجھ سے کبھی دور نہیں جانا عزہ میں خود کو تمہارے قابل بنا رہا ہوں تم جیسی پاکیزہ روح کو میں اس جرائم کی دنیا کا حصہ نہیں بنا کے رکھ سکتا۔ سکندر نے اسکی طرف دیکھا جو یک ٹک اداسی سے اسے دیکھ رہی تھی۔"آپ کی ہر بات بجا ہے حاذق پر ایک بات سے میں راضی نہیں ہوں وہ یہ کہ اگر آپ میرے قابل نا ہوتے تو میرا اللہ کبھی آپ کو میرا محرم نا بناتے وہ بہتر جانتے ہیں وہ ذات انسان کو اسکے تصور سے بہتر نوازتی ہے اور میں آپ کی شریکِ حیات ہوں کیونکہ آپ میرے اور میں آپ کے قابل تھی"۔۔۔"تم میرے ساتھ ہو تو میں دنیا کے کسی بھی مشن میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔اسکی گود میں سر رکھتے وہ محبت سے لبریز لہجے میں گویا ہوا"۔۔۔عزہ نے مسکراتے اسکا چہرا دیکھا۔آپ سے ایک سوال پوچھوں..؟"سکندر نے سر اثبات میں ہلایا۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

یاحان بھائی نے بتایا تھا آپ کو پاکستان سے نفرت ہے کیا میں آپ سے پوچھ سکتی ہوں آپ وہاں کیوں جانا نہیں پسند کرتے.؟

کیونکہ پاکستان کے ہر شعبے میں، ہر دوسرا انسان منافق ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہاں ایسے لوگ نہیں ہوں گئیں۔ مگر وہ کہتے ہیں نا کہ انسان ہر اس شے سے دور بھاگتا ہے جس سے اسے نفرت ہوتی ہے مجھے بھی پاکستان سے نفرت ہے۔ آپ کو پاکستان کی کس چیز سے نفرت ہے.؟ عزہ نے لہجہ متوازن رکھا۔ امیر لوگ اور انکی امیر حکومت جو ہر فیصلہ انکے حق میں دیتی ہے اور جب بھی کوئی غریب حق مانگنے نکلتا ہے تو وہ ادارے جنہیں انصاف دلانا چاہیئے وہ پیسہ کھا کر اپنا ضمیر تو بیچتے ہی ہیں ساتھ غریب لوگوں کی خوشیاں اور انکا معصوم بچپن بھی بیچ دیتے ہیں۔ سکندر کا لہجہ برف کی مانند ہوا تھا۔ جانتی ہو مجھے اللہ سے بہت شکایتیں ہیں مگر پھر جب ایک بات دماغ میں آتی ہے تو دل کو سکون سا ملتا ہے۔ اسنے سرخ آنکھیں اٹھا کر عزہ کو دیکھا۔ "میں شکر ادا کرتا ہوں کہ جنت میں رتبے نہیں ہوتے ورنہ یہ امیر وہاں بھی نمایاں ہونے کیلئے اپنی امیری کے جھنڈے گاڑھنے بیٹھ جاتے" عزہ نے آج سے پہلے کبھی اسکے لہجے میں اتنی تلخی اور نفرت محسوس نہیں کی تھی۔ "آپ کو امیر لوگوں سے نفرت کیوں ہے حاذق..؟" اسنے ٹرانس کی کیفیت میں سوال کیا۔ سکندر نے گہرا سانس بھرا اسے اپنے سینے میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کرچیاں چبتی محسوس ہوئی تھیں "میں سات سال کا تھا سات سال کا بچہ مزدوری کیا کرتا تھا میرے گھر میں میرا باپ جو رکشہ چلاتا تھا اور ماں جو لوگوں کے گھروں میں کام کرتی تھی ایک دادی بھی تھی" ایک صبح میرے ابو رکشہ لے کر گھر سے نکلے ہماری آمدنی کا واحد بڑا ذریعہ تھا مگر آمدنی بعد میں ہمارے گھر کے سربراہ میرے ابو جن سے میں بہت محبت کرتا تھا۔ ایک امیر باپ کی اولاد نے نشے میں دھت انکے رکشے کو ٹکر مار دی۔ انکا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا جس میں وہ انتقال کر گئے۔ عزہ نے اسکا چہرا دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا مگر آنکھیں یونہی خشک تھیں۔۔ میں اور میری ماں پولیس اسٹیشن گئے ہمیں انصاف چاہئیے تھا مگر ہم غریب تھے وہ استہزائیہ ہنسا۔ ابو کی دیٹھ کے کچھ عرصے بعد واقع ہوا۔ میری امی جسکے گھر کام کرتیں تھی انکے گھر چوری ہوئی الزام میری ماں پر آیا کیونکہ وہ غریب تھیں اسلئے۔ شام سے رات ہو گئی جب امی گھر واپس نہیں آئیں تو میں اور دادو انہیں ڈھونڈنے انکے گھر گئے وہاں جا کر معلوم ہوا انہوں نے میری ماں کو پیٹ کر شام کو ہی گھر سے باہر نکال دیا تھا۔ میرا دل ایسے تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا۔ میں باپ کے بعد ماں کو بھی کھونا نہیں چاہتا تھا ہم انہیں ڈھونڈنے کیلئے آگے بڑھے جب ہماری نظر درخت کے نیچے ٹوٹی بکھری حالت میں پڑی اپنی ماں پر ٹھہر گئی۔ وہ منظر ایسا تھا جیسے کسی نے میرے سینے سے دل نکال کر پاؤں تلے بے دردی سے کچل ڈالا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہو۔عزہ نے اسکی آنکھوں میں نمی اترتی دیکھی تھی۔ہم انہیں ہوسپٹل لے کر پہنچے رات کے ڈھائی بجے رہے تھے انکی حالت بہت بری تھی وہ ماں بننے والی تھیں۔عزہ نے شاکی نظر سکندر کے چہرے پر ڈالی۔اسکا بھی لحاظ نہیں کیا ان لوگوں نے اور میری ماں پر الزام لگا کر انہیں بے دردی سے ٹھوکریں مارے وہاں سے نکال دیا۔وہ خاموش ہو گیا۔عزہ نے بے ساختہ سکندر کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جو نم تھا اسکا دل سکندر کی حالت پر تڑپنے لگا۔میرا بھائی پیدا ہوا تھا مگر ماں مر چکی تھی۔پاکستان نے مجھ سے میری فیملی چھین لی تھی۔وہ سسکنے لگا اسنے عزہ کی آغوش میں سر رکھے چہرے پر بازو رکھا تھا اسکے آنسو بہتے عزہ کے دامن میں جذب ہو رہے تھے اسنے پہلی بار سکندر کو ٹوٹا بکھرا سا دیکھا تھا. آ۔۔اپ کا بھائی کہاں ہے حاذق..؟عزہ نے بمشکل سسکیوں کو روکے وہ سوال پوچھا تھا۔"و..وہ...اسے لگا اسکے حلق میں ٹوٹے کانچ پیوست ہو گئے ہیں"وہ بول نہیں پائے گا اگر بولے گا تو لفظوں سمیت اسکا حلق اور زبان لہولہان ہو جائیں گئیں۔عزہ نے اسکا کندھا ہلایا۔"مم۔۔میں نے اسے دے دیا۔"لہجہ ہر احساس سے خالی تھا آنکھوں میں نمی کی پریت چڑھنے لگی۔عزہ شوکڈ سی حالت میں بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔ "کس کو دے دیا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں حاذق۔"آپ نے اپنا بھائی دے دیا آپ نے ایسا کیوں کیا۔ اسے دلی دکھ ہو رہا تھا وہ زارو قطار رو رہی تھی۔

میں نے اپنا بھائی ایک امیر فیملی کے سپرد کر دیا تھا کیونکہ میں اسکی کفالت نہیں کر سکتا تھا میں سات سال کا لڑکا اسے بناماں باپ کے کیسے سنبھالتا۔ وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا عزہ ساختہ اس کے سینے سے لگی تھی۔ "مجھے آپ کیلئے بہت برا لگ رہا ہے حاذق"

وہ روئے جا رہی تھی سکندر نے اسکی پشت سہلائی۔ "وہ برا وقت تھا عزہ جو گزر گیا، اب اچھا وقت ہے کیونکہ تم میرے ساتھ ہو"

اور آپ کا بھائی... وہ اسے دیکھتے اداسی سے مستقر ہوئی۔ "وہ بلکل ٹھیک ہے اور اپنی فیملی میں خوش ہے۔ سکندر نے اسے تسلی کروائی۔ "۔۔۔ حاذق کیا ہم پاکستان کبھی نہیں جائیں گئیں۔؟

میں نے ایسا کب کہا عزہ۔ سکندر نے اسے دیکھا۔ "کیونکہ آپ نے کہا آپ پاکستان سے نفرت کرتے ہیں" وہ الجھی۔۔۔ "تمہاری بے شمار محبت کے سامنے میری تمام نفرتیں ہار چکی ہیں"۔۔ میں تمہاری خوشی کیلئے پاکستان ضرور جاؤں گا۔ وہ دھیما سا مسکرایا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

جیسے ہی گھڑی نے دو کا ہندسہ بجایا وہ چاروں الرٹ ہوئے تھے۔ انکی ترکیہ کی فلائیٹ صبح تین بجے کی تھی۔ احمر انہیں دو بجے لینے آنے والا تھا وہ سب ملک ولا کے پچھلے لان میں اکٹھے ہونے والے تھے نتاشا اور امیمہ نے طہ اور مرسلین کو ایک آخری بار چیک کیا اور اپنے تیار شدہ بیگ لئے وہ تینوں لان کی طرف آئی یحییٰ کا انتظار کر رہی تھیں۔ بیس منٹ گزر گئے تھے جب یحییٰ بھاگتا وہاں آیا۔ "تم بیس منٹ لیٹ ہو یحییٰ۔ وہ غصے سے بولی"

ہاں میں خط لکھ رہا تھا۔ "خط... وہ تینوں بیک وقت بولیں۔"

ہاں خط اب ہمارے بعد انہیں معلوم کیسے ہو گا کہ ہم سب عزہ کی طرف جا چکے ہیں اسلئے یہ خط گارڈ کو دے کے جاؤں گا جو صبح کی پہلی کرن کے ساتھ بڑے پاپا کو دے آئے گا۔ اسنے اطمینان سے کہا۔

صبح کا اجالا ہر طرف پھیل چکا تھا آج انہیں جلدی ہی آفس پہنچنا تھا کیونکہ آج انکی زندگی کا دوسرا بڑا مشن اپنے اختتام اور انکی کامیابیوں کی حدود تک پہنچنے والا تھا آریان ملک آج انتہائی خوش تھا اسنے اپنی زندگی کئی خطرناک مشن اپنے اختتام تک پہنچائے تھے مگر اجمل پاشا اور حرب فجار گندگی مچانے والے وہ کیڑے تھے جنہوں نے پاکستان کی ساخت میں گھس کر انہیں تو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہی تھی

ساتھ پاکستان کی ینگ جنریشن کو تباہی کے دہانے تک بھیجنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی خوشی کا ایک راز یہ بھی تھا اسکی برسوں کی محنت اور سکھلائی ملیامیٹ نہیں ہوئی تھی۔ وہ جو گنگ سوٹ میں ابھی باہر سے اندر آیا تھا خواتین ناشتے کی تیاری کر رہی تھیں۔ حمزہ وقاص اور فیصل آریان کی طرف آئے تھے جو موبائل چیک کر رہا تھا۔ "بھائی آفس کب تک جانا ہے.؟"

آٹھ بجے تک فیصل..." آج میں بہت خوش ہوں بھائی آخر ہماری برسوں کی محنت ضائع نہیں ہوئی ہمیں ہمارے صبر اور محنت کا پھل ملنے والا ہے۔ ہماری ایک اور کامیابی"۔۔۔ بلکل ٹھیک کہا حمزہ میں بھی خوش ہوں اور اسکا سب سے بڑا کریڈٹ حاذق کو جاتا ہے۔ ملائکہ نے وہاں آتے خوشی کے عالم میں کہا تھا۔ اگر آریان اسے سیدھے راستے کی طرف نالاتا تو یہ کبھی ممکن نہیں تھا ملائکہ۔

وقاص کی بات بھی ٹھیک ہے مگر مجھے جہاں تک لگتا ہے حاذق کا حرب فجار کے خلاف گواہی دینا، خود کو قانون کے حوالے کرنا یہ سب وہ عزہ کی محبت میں کر رہا ہے۔ ملائکہ کی بات پر وہ سب پل کو خاموش ہو گئے۔ "ایسے منہ نہیں بناؤ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ عزہ کیلئے یہاں ضرور آئے گا"۔۔۔ مگر ہم اپنی بیٹی کسی گینگسٹر کو نہیں دے سکتے ملائکہ۔ فیصل نے دوٹوک کہا۔ آریان اور حمزہ چپ چاپ کھڑے تھے۔

بھائی ان ثبوتوں کا کچھ پتہ چلا جو سکندر بھیجنے والا تھا۔ وہاں کوئی جنگ چھڑتی حمزہ بول پڑا۔ ابھی آریان کوئی جواب دیتا گارڈ وہاں ٹپک پڑا۔

بڑے صاحب جی یہ لفافہ یحییٰ صاحب رات کو آپ کیلئے دے کے گئے تھے۔ اسنے وہ لفافہ آگے بڑھایا۔ اور سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ آریان نے فوراً سے لفافہ کھولا اور وہ خط نکالا جیسے جیسے اسنے وہ خط پڑھا انکے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

اسنے کہا تھا وہ سنو وائیٹ کیلئے عزہ کا ایڈریس ڈھونڈ کے لائے گا۔ ملائکہ ساکت سی اسکے لفظ دوہرا رہی تھی۔۔ ہمیں نے بہت بڑی غلطی کر دی بھائی ہمیں یحییٰ کو ہلکے میں نہیں لینا چاہئیے تھا۔ فیصل شوکڈ کی حالت میں بولا۔۔ اگر اسنے وہاں جا کر کوئی ہنگامہ برپا کر دیا تو ہمارا سارا پلان الٹ جائے گا۔ وہ مشکل میں پڑ سکتے ہیں۔ وقاص کی پریشانی میں ڈوبی آواز ابھری۔ آریان کے ماتھے کی رگیں تن گئی تھی۔ مگر ابھی انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یحییٰ کے ساتھ کون کون گیا ہے۔۔ اب کی بار اس گدھے کو میں معاف نہیں کروں گا بھائی اور خبر دار اگر کسی نے اسکو بچانے کی کوشش بھی کی تو... حمزہ غصے سے لال بھبھوکا بنے غرایا۔ ابھی آریان کی سوچیں اسکی طرف گردش کر رہی تھیں۔ جب سیڑھیوں سے کسی کے تیز تیز قدم لینے کی آواز آئی وہ سب ایک ساتھ پیچھے مڑے جہاں سے طہ اور مرسلین حواس باختہ سے نیچے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آرہے تھے۔۔میری بیوی ولا سے غائب ہے۔۔؟طہ نے وہی سے ہانک لگائی۔۔میری بیوی بھی مجھے نہیں مل رہی۔۔؟مرسلین اسکے بعد بولا۔خواتین انکی طرف بڑھی۔اریان اور ان سب کا ہاتھ سر کو پہنچا۔

وہ نماز ادا کر کے سورت یسین کی تلاوت کر رہی تھی حاذق جو جوگنگ پر گیا تھا کمرے میں داخل ہوا سامنے ہی وہ قرآن پاک بند کرتی بیڈ سے اتری اسے مسکرا کر دیکھتی المیرا کی طرف بڑھی اور سائیڈ پر بنی قرآن پاک رکھنے کی مخصوص جگہ پر قرآن پاک واپس رکھتی اسکی طرف آئی۔حاذق نے اسے ساتھ لگایا اور ماتھے پر لب رکھے۔"صبح بخیر..."اسنے نرمی سے کہا عزہ بس مسکرائی

آپ نے نماز پڑھی۔۔؟عزہ کے سوال پر حاذق کا چہرا بے تاثر ہوا۔

نہیں...وہ ذرا سا بھی شرمندہ نہیں تھا۔"وجہ...عزہ سیریس ہوئی"

بعض دفع آپ کی یہ عادت مجھے خوف میں ڈال دیتی ہے۔کوئی جواب نا پا کر اس نے دوری بناتے کہا۔

"کونسی عادت...سکندر کے ماتھے پر بل پڑے"۔۔۔نماز نا پڑھنے کی عادت...اسنے آزردگی سے کہا۔

کس نوعیت کی خوف زدگی ہے تمہیں..؟۔۔۔"آپ نماز نہیں پڑھتے اور جو شخص اپنے اللہ کا نہیں ہوا وہ میرا کیسے ہو گا یہ خوف مجھے دن بادن کھا رہا ہے"لہجہ کاٹ دار تھا اسنے اپنی زندگی کی ابتدا سے یہی سب تو دیکھا اور سنا تھا جب بھی کوئی مدد چاہیئے تو اللہ سے رجوع کرنی ہے۔جب کوئی ساتھ نہیں ہوتا تو اللہ ساتھ ہوتا ہے۔جب یہ دنیا دھتکار دیتی ہے تو وہ تھام لیتا ہے ہر اچھے برے وقت میں اسے یاد رکھنا چاہیئے صرف اپنے مقصد تک نہیں۔یہ اسکی تربیت تھی جو اسے بچپن سے ملی تھی اسے بتایا گیا تھا اللہ کی محبت ہر محبت سے زیادہ پاک اور عظیم ہے اسکی محبت پر کبھی کمپرومائز نہیں کرنا۔اسکے بندے کو راضی کرنے کیلیئے کبھی اسے ناراض مت کرنا۔اور آج اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا جس انسان سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتی ہے وہ اللہ کی محبت سے اتنا دور ہے اسے واقع یہ بات اندر ہی اندر کاٹتی تھی۔سکندر نے گہری سانس بھری نظریں چراتا وہ واڈراب کی طرف بڑھ گیا۔"میں تمہارا محرم ہوں...اسنے ایک جملے میں اسے بہت کچھ باور کروایا تھا"۔۔۔آپ میرے محرم بعد میں ہیں پہلے ایک انسان کی مسند پر قائم ہیں۔عزہ نے جتایا۔چند سانحے کیلیئے سکندر لاجواب ہو گیا۔یہ آج کا مسئلہ نہیں تھا وہ کافی دنوں سے اسے نماز کی طرف راغب کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر سکندر ہمیشہ اسکی کوششیں مٹی کرتا نکل جاتا تھا۔۔۔تم میری بے شمار محبت کو نماز سے کمپیئر کر رہی ہو عزہ۔۔وہ بغیر

پلٹے بولا۔ عزہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔ کیا سامنے کھڑا وہ شخص تھا جسکو حاصل کرنے کیلئے اسنے اٹھارہ سال سے دعائیں مانگی تھیں اگر ہاں تو اسے آج اپنے انتخاب پر دلی افسوس محسوس ہوا تھا۔

کونسی محبت کی بات کر رہے ہیں آپ..؟ اس لب و لہجے پر وہ ششدر سا پلٹا۔ سکندر کی آنکھوں میں بے یقینی تھی وہ من بھر قدم لیتی اسکے روبرو آن کھڑی ہوئی۔۔۔ تم میری محبت پر سوال اٹھا رہی ہو..؟ وہ سنجیدگی سے مستفر ہوا۔ عزہ نے گہری سانس بھری اپنی ہتھیلیاں اسکے چہرے کے گرد نرمی سے رکھے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھا تھا۔ "اگر آپ کے اور میرے درمیان نکاح جیسا پاک رشتہ نا ہوتا تو میں ایسا کرنے کا حق رکھتی تھی" مگر جس انسان کو میرے اللہ نے میرا ہمسفر بنایا اسکے لئے میرے دل میں پہلے سے زیادہ محبت اور عزت ڈالی اس پر میں سوال نہیں اٹھا سکتی حازق یہ میرے اللہ کی نافرمانی ہو گئی۔

وہ سانس روکے من و عن اسے سن رہا تھا۔ "میں صرف آپ کو یہ سمجھا رہی ہوں آپکی محبت سے پہلے میرے لیے اللہ کی محبت ہے اور میری محبت سے پہلے آپ کیلئے اللہ تعالیٰ کی محبت ہونی چاہیئے...نا صرف دل میں آپ کے پورے وجود میں۔" نماز اللہ تعالیٰ سے محبت جتانے کا انتہائی خوبصورت ذریعہ ہے میں اسے آپکی محبت سے کمپیئر نہیں کر رہی۔ اور میں ایسا کر بھی نہیں سکتی کیونکہ اللہ کی محبت کا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کوئی میل نہیں ہے۔اسنے نرمی سے متوازن لہجے میں ہر ایک لفظ یاسیت سے اسکے کانوں میں اتارا تھا جسکا اثر اسکے دل پر بھی ہوا تھا مگر وہ پہلو بدلنے میں مہارت رکھتا تھا۔۔میری فلائیٹ کا ٹائم ہونے والا ہے عزہ...وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔۔اسنے اداسی سے اس شہزادے کی اداس شکل ملاخط کی۔۔ایک آخری بات کہہ سکتی ہوں..؟سکندر نے سر اثبات میں ہلایا۔۔آپ کو آج تک میری کہی ہر خوائش بچکانہ لگی ہے جنہیں پھر بھی آپ نے پورا کرنا اپنا فرض سمجھا ہے میں آپ کو اپنی ایک آخری خواہش بتاؤں۔وہ اسکے قریب کھڑی شرٹ کے بٹن پر شہادت کی انگلی پھیرتی دھیمے لہجے میں بول رہی تھی۔

میں چاہتی تھی میرا جو ہمسفر ہو وہ مجھے مجھ سے مانگنے سے پہلے...مجھے میرے اللہ سے مانگے...وہ میرے لئے میرے اللہ سے رجوع کرے اس سے ہمکلام ہو...اسکی آواز رندھ گئی وہ لمحہ بھر خاموش ہو کر پھر بولی۔"میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھیئے گا اگر وہ ذات دل میں کچھ ڈال سکتی ہے تو اسے نکال بھی سکتی ہے...وہ اگر معجزے کر سکتی ہے تو ایسی ایسی آزمائشوں بھی ڈال سکتی ہے کہ انسان کا سر خود بخود سجدے میں جھک جائے مگر میں چاہتی ہوں آپ پر آزمائش نا آئے کیونکہ آزمائش ہمیشہ انسان کی من پسند شے سے شروع ہوتی ہے۔"وہ تڑپ اٹھا۔دل کی دھڑکن پل بھر کو ساکت ہوئی تھی عزہ کا

آخری جملہ اسکے کانوں میں پگھلے سیسے جیسے اترا تھا کیونکہ اسکی من پسند شے سامنے کھڑی اسکی بیوی تھی۔ جس سے دوری کا تصور موت تھا۔

تم مجھے ڈرا رہی ہو عزہ... اسکی آواز کم تھی لرز رہی تھی مگر خوف صرف ایک انسان کو کھونے تھا عزہ نے گردن اٹھائی۔

آپ سے آپکی فیملی انسانوں نے چھینی ہے اور ناراضگی آپ نے اللہ سے لگائی ہوئی یہ غلط ہے حاذق۔ اسنے سیدھی سیدھی بات کہہ ڈالی۔ "اگر اللہ چاہتے تو میری ماں کبھی نا مرتی، میرے ابو کا ایکسیڈنٹ کبھی نا ہوتا، میرا بھائی آج میرے ساتھ ہوتا۔ اگر وہ چاہتے تو کچھ بھی ہو سکتا تھا اسکے لہجے میں بچوں جیسی خفگی تھی "عزہ کو ایک بار پھر اس شخص سے ہمدردی محسوس ہوئی تھی۔ "اور اگر اللہ پاک نا چاہتے تو میں آپکی زندگی میں کبھی نا آتی... وہ اسے لفظوں سے گھائل کر رہی تھی "مگر وہ اسے صرف مثال دے رہی تھی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

جیسے ہر کیوں کا جواب نہیں ہوتا ویسے ہی ہمارے ساتھ ہوئی ہر ٹریجڈی کا مقصد نہیں ہوتا کچھ آزمائشیں صرف اللہ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ہم پر آتی ہیں۔ مرنا تو سب نے ہے وہ ایسے نا جاتے تو

کسی اور طریقے سے چلے جاتے مگر جانا ضروری تھا۔ کیونکہ دنیا فانی ہے۔ میں آپ سے زیادہ کچھ نہیں چاہتی مگر میں چاہتی ہوں آپ پر جب کبھی کوئی آزمائش آئے اور آپ کو لگے کہ میں آپ سے دور ہو رہی ہوں تو مجھے حاصل کرنے کیلئے میرے پاس مت آیئے گا اللہ کے پاس جایئے گا۔ کیونکہ عنقریب مجھے یقین ہے آپکی آزمائش شروع ہو گئی۔ وہ ذات اگر بہت کچھ سے نوازتی ہے تو سب کچھ لے کر آزماتی بھی ہے۔ وہ اسے پتھر کا مجسمہ بنا کر ہوا کے جھونکے کی طرح اسکے ساتھ سے گزر گئی تھی۔ اور وہ ہل تک نا سکا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اگر میری بیوی پر ایک خراش بھی آئی تو میں اسے گدھے کو گدھا بنا کے چھوڑوں گا میں بتا رہا ہوں آپ کو ڈیڈ... طہ سے اپنا غصہ کنٹرول نہیں ہو رہا تھا وہ بالوں کو نوچتا اضطرابی کیفیت میں ٹہل رہا تھا مرسلین کی شکل الگ اتری ہوئی تھی۔

میں ابھی اسی وقت جا رہا ہوں بڑے پاپا۔ "کہاں جا رہے ہو تم.؟"

اپنی بیوی اور بہن کو لینے جا رہا ہوں ڈیڈ... آواز میں اکتاہٹ تھی۔

تم ایسے نہیں جاسکتے مرسلین یہ اصولوں کے... سوری ٹو سے وقاص انکل مگر اصول گئے بھاڑ میں... مجھے میری بیوی صحیح سلامت چاہیئے اسکی جان پر کوئی کمپرومائز نہیں کروں گا میں۔

وہ اتنا تلخ پہلے کبھی نہیں بولا تھا مگر نتاشا کی خودسری نے اسے ایسا بنا دیا تھا وہ اپنا پاس پورٹ لینے کمرے کی طرف گیا طہ نے بھی اسکی پیروی کی۔ "اب کیا کرنا ہے بھائی یہ دونوں تو نہیں رکے گئیں۔ فیصل نے ارزدگی سے پوچھا۔"۔۔۔چلنے کی تیاری کرو فیصل... وقاص تم یہی رہو۔ ملائکہ حمزہ فیصل تم تینوں تیاری کرو۔ آریان گہری سوچ میں ڈوبا سپاٹ انداز میں حکم صادر کرتے باہر نکل گیا۔ انہیں جانے والوں کی فکر نہیں تھی فکر کھائے جا رہی تھی تو یحییٰ میر کے خرافاتی دماغ کی۔۔۔ اج جب انکا اتنا بڑا مشن اختتام کو جانے والا تھا اسکی ایک غلطی انکی سالوں کی محبت برباد کر سکتی تھی۔۔ وہ پانچوں اس وقت استنبول کی سرزمین پر کھڑے تھے اپنے اپنے بیگز شولڈر پر لٹکائے ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد وہ اس وقت ٹھنڈی ہلکی ہوا میں ادھر ادھر کے ماحول کو دیکھتے کچھ دیر پر سکون سے کھڑے رہے البتہ دماغ سب کے تیزی سے کام کر رہے تھے۔ کچھ انسٹرکشن ہیں سب سن لو۔ یحییٰ نے انہیں دیکھتے بات کا آغاز کیا۔ "کوئی بھی مجھ سے پوچھے بغیر کہیں نہیں جائے گا۔ جہاں میں کہوں گا وہی جائیں گئیں"۔۔ چاہے پھر تم ہمیں جہنم میں ہی کیوں نا لے جاؤ۔ نتاشا نے منہ بناتے کہا۔۔۔ ہاں سنو وائیٹ کو

چھوڑ کے تم سب کو وہی بھیجوں گا۔ اسنے تکا سا جواب دیا۔ امیمہ نے اسکی اتنی منہ پھاڑی پر اسے گھورا۔۔۔ لڑائی کو چھوڑیں مجھے بتائیں اب ہم کہاں جائیں گئیں..؟۔۔ اب ہم عزہ کی بارات لے کر جائیں گئیں۔ نتاشا کا موڈ بری طرح خراب تھا۔ "مگر وہ تو لڑکے والے لے کے جاتے ہیں ہم تو لڑکی والے ہیں۔"۔۔۔ سیر سلی عفاف تمہیں بارات کی پڑی ہے ہم دشمن کے علاقے میں ہیں ایڈیٹ تو دشمن کے گھر جائیں گئیں ناں۔

دشمن کے گھر خالی ہاتھ منہ اٹھا کے جانے والا یہ پہلا گدھا ہو گا۔ احمر نے اسے گھڑکا۔ خالی ہاتھ نہیں جاؤں گا جیجا جی کیلئے تحفہ لایا ہوں۔ یحییٰ نے گن نکالی۔ "اگر تم نے یہاں کوئی میس کیا تو میں تمہاری کھوپڑی اڑادوں گئی یحییٰ۔۔ امیمہ نے اپنی گن نکالی "لو دشمن کے علاقے میں کھڑے۔۔۔ دشمن کے بجائے یہ اپنے محبوب پر گن تان رہی ہے۔ "ایک بکواس اور تم ختم... امیمہ گن کی نال پر زور دیتے چیخی "... چپ ہو جاؤ تم دونوں... نتاشا غرائی۔

آپ سب لڑلیں مجھے بس عزہ آپی کا ایڈریس دے دیں۔ عفاف تلملائی۔ "ٹھیک ہے انسپیکٹر کی بیوی ہو مطلب یہ نہیں کہ رعب جھاڑو گئی۔"۔۔۔ میں آپکی بھابھی بھی ہوں۔ عفاف نے تیزی سے کہا۔ تم سب لڑو میں جا رہا ہوں۔ "ٹھیک ہے وہاں تمہاری بیوی بھی ہے مگر مطلب یہ تو نہیں ناں کہ تم ہمارے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ساتھ دغا کرو اور اکیلے چل پڑو۔ یحییٰ نے اسے بھی لتاڑا"۔۔۔احمر نے غصے سے جبڑے بھینچے۔اگر مجھے معلوم ہوتا میں اپنے شوہر کی ناراضگی مول لے کر تمہاری بک بک سننے کو یہاں آؤں گئ تو میں کبھی نا آتی۔نتاشا بیک پر پکڑ مضبوط کرتے آگے کو چل پڑی۔اسلئے میں شادی شدہ حضرات کو یہاں نہیں لانا چاہتا تھا اسنے احمر عفاف کے بعد ایک نظر نتاشا پر ڈال کر کہا تو وہ سب اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگے عنقریب سالم نگل جاتے۔

یحییٰ وِل یو پلیز شٹ اَپ... امیمہ چیخ ہی پڑی۔وہ سب خاموش ہو گئے یحییٰ نے اسے دیکھتے معصوم بنتے انگلی ہونٹوں پر رکھ لی۔میری ہونے والی بیوی نے کہا ہے اسلئے چپ ہوں۔اسنے ان سب کو دیکھتے جل کر کہا۔امیمہ کے تن بدن میں جیسے آگ سی لگی تھی۔ابھی وہاں کوئی ردِ عمل دیتا اس بڑی سی سڑک کی خاموش فضا میں پانچ گاڑیوں کی دھواں دھار آمد نے انکا دھیان اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

میرے سسرالیوں کا ویلکم اچھا سا ہونا چاہئیے یاحان..!اسکی بھاری رعب دار آواز اسپیکر سے ابھری۔

یاحان نے گہرا سانس بھرا۔

کیا میں کچھ دن کیلئے گرین ہاؤس چلا جاؤں.؟اسنے الٹا سوال کیا

تم اس لڑکی سے بھاگ رہے ہو؟ سکندر نے سنجیدگی سے استفار کیا۔

میں اس شرمندگی سے بھاگ رہا ہوں جو مجھے اس وقت ہو گئی جب اسے میری حقیقت معلوم ہو گئی۔۔۔ پلیز بھائی مجھے یہاں سے بھیج دیں میں اسکا سامنا نہیں کر سکتا میں اسکی انکھوں میں اپنے لئے نفرت برداشت نہیں کر سکوں گا بھائی پلیز۔

تو تم واقعی اپنا دل پاکستان چھوڑ آئے تھے.. اسکی منت سماجت پر سکندر نے کرخت لہجے میں اپنی بات کی خود تصحیح کی۔

بھائی پلیز... یاحان اس سے زیادہ کچھ نہیں بول سکا۔۔ میں چلی جاؤں گئی بھائی... اسنے بھی خاموشی توڑی۔ اسکی اتنی دیدہ دلیری پر وہ دونوں پل کو کچھ کہہ نہیں سکے۔۔ تم اس شخص کا سامنا کر لو گئی اینی..؟ اسکے لہجے میں بہت کچھ تھا۔ "وہ شخص ہے عام سا شخص... کوئی جن بھوت نہیں ہے بھائی۔ اسکے لہجے میں بھی بے خوفی تھی" سکندر متاثر ہوا۔۔ میری دعا ہے تم اپنے آخری قدم تک ایسے ہی بے خوف اور ڈٹ کے رہو۔ سکندر نے کہا۔ ٹھیک ھے تم جاؤ مگر حان تم ایمپائر میں ہی رہو گئے۔ انکی ناسہی میری بیوی کی زمہ داری تم پر ہے۔ اور ہاں اپنے اندر ہمت پیدا کرو آج ناسہی کل کو تمہیں

اس لڑکی کا سامنا ضرور کرنا پڑے گا۔ آخر کو میرا رشتہ بھی تو تم نے ہی لے کے جانا ہے۔ اپنی بات کہے اسنے کال کٹ کر دی۔ وہ اس وقت کپادوکیہ میں تھا دل ایک پل کو وہاں نہیں لگ رہا تھا عزہ تو جاتے وقت اس سے ملی تک نہیں تھی ناکال اٹینڈ کر رہی تھی وہ چاہ کے بھی اسکی باتوں کو بھلا نہیں پا رہا تھا۔ اسے کچھ دیر پہلے ہی آریان کی کال آئی تھی مگر آریان ملک یہ نہیں جانتا تھا اسکا داماد اس سے بھی دو قدم آگے کی سوچ رکھتا ہے ترکیہ میں بیٹھ کر اسے پاکستان کی ایک ایک خبر رہتی تھی اسلئے اسے پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا۔ اسکے کچھ سسرالی وہاں آرہے ہیں جن کی حفاظت کی تسلی وہ اسے کرا چکا تھا کیونکہ تیز بارش کی وجہ سے انہیں فلائیٹ نہیں ملی تھی اسلئے انکا پلان ڈیلے ہو گیا تھا۔

وہ گاڑیاں دھول اڑاتی انکے قریب آکر رکی۔ ایک گاڑی کے پیچھے تمام گاڑیاں ایک اشارے پر رک گئیں۔ وہ سب کچھ حیرت اور غصے سے ان کالی گاڑیوں کو دیکھ رہے تھے احمر اور یحییٰ نے فوراً اپنی گن نکالی تھی نکال تو وہ تینوں بھی چکی تھیں۔ تبھی فرنٹ والی گاڑی سے ڈرائیور کی سیٹ سے اینارہ عاظمی وائیٹ جینز شرٹ پر بلیو لانگ کورٹ ملبوس کیے اپنے ہلکے گھنگھرالے براؤن بالوں کو جھٹکا دیتی گوگلز اتار کر گاڑی سے نیچے اتری تھی۔ اور وہی لمحہ تھا احمر شیخ کے دل کی دھڑکن آج دوسری بار اس لڑکی کو دیکھ کے اسکے احترام میں ٹھہری تھی۔ "یہ آپ لوگوں کا پاکستان نہیں ہے ترکیہ ہے یہاں آپ کو

گن تھامنے پر شاباشی نہیں جیل کی سیر کرائی جائے گئی تو برائے مہربانی اپنی اپنی گنز واپس رکھ لیں۔ اسکے لہجے سے جھلکتا کونفیڈینس اور چہرے پر رچی بے اعتنائی نے ان پانچوں کو اچھا خاصا تپایا تھا۔۔۔پاکستان جیسا بھی ہو وہاں کے لوگ دو دو چہرے نہیں رکھتے۔وہ طنز احمر کی طرف سے آیا تھا۔ "مجھے ایچ ایم نے بھیجا ہے آپ سب کو ریسیو کرنے کیلئے...احمر کی بات کا جواب دینا تو دور اسنے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا"...احمر سلگ اٹھا۔۔پاکستان میں کم از کم لوگ دھوکہ دینے کے بعد شرمندگی کی ایکٹنگ تو کر لیتے ہیں۔ترکی میں تو لوگوں سے وہ بھی نہیں ہوتی۔یحییٰ کا لہجہ کاٹ دار تھا...کیونکہ ترکی کے لوگوں کو ایکٹنگ نہیں آتی وہ مارنے پر آئیں تو سیدھا گولی مارتے ہیں معافی مانگنی ہو تو سر جھکا دیتے ہیں۔وہ بھنوئیں سکیڑ ہنسی۔۔اور بزدل ایسے کے بھاگنے کی باری آئے تو ایسا بھاگتے ہیں جیسے بندہ میرا تھون میں بھاگتا ہے۔گن ویسٹ میں رکھتے احمر نے پھر فقرہ اچھالا...اور کسی کو بھڑاس نکالنی ہے تو وہ بھی بول لے۔۔اسنے امیمہ، نتاشا اور عفاف کی طرف دیکھا...ہمیں صرف ہماری بہن چاہیئے۔۔۔ہم یہاں لڑائی کرنے نہیں آئے۔عفاف کا لہجہ کچھ حد تک نرم تھا...ہاں کیونکہ ہم یہاں جنگ کرنے آئے ہیں۔...تمہیں کسی نے کہانی کے ولن کا رول نہیں دیا اسلئے کچھ دیر خاموش ہو جاؤ۔ یحییٰ کے کہنے کی دیر تھی امیمہ اس پر گرجی۔۔میں تو تمہاری کہانی کا ہیرو ہوں بس۔۔۔اسنے آنکھ ونک

کی۔امیمہ کا دل چاہا اسکا سر پھاڑ دے۔۔۔۔ہم ایمپائر نہیں جائیں گئیں عزہ کو یہی لے آؤ۔واضح تھا احمر اس جگہ قدم بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا جہاں اس لڑکی کی ذرا سی بھی موجودگی ہوتی۔۔۔جس کو گینگسٹر کی بیوی چاہیئے وہ جا کے اس سے نپٹ لے جسے عزہ سے ملنا ہے وہ میرا ساتھ چل سکتا ہے۔اسنے سرد و سپاٹ لہجے میں انہیں عزہ کے نئے مقام سمیت سکندر کی حیثیت سے بھی واقف کروایا تھا۔"میں اس لڑکی کے ساتھ جاؤں گئی کیونکہ مجھے عزہ بھی چاہیئے اور سنکی گینگسٹر سے بدلہ بھی"کب سے خاموش کھڑی نتاشا موبائل اور گن واپس رکھتی ایمارہ کے پیچھے چل دی۔"مجھے لگتا شوہر کی چند گھٹنے کی دوری نے اس کے دماغ پر گہرا اثر چھوڑا ہے"وہ یحییٰ میر ہی نہیں جو کسی کی ٹانگ کھینچنے سے باز آجاتا۔مگر وہ سب اسے لعن طعن کرتے ناچار ایمارہ کے ساتھ ایمپائر کیلئے نکلے تھے۔عزہ کو صبح ہی سکندر نے انکی آمد کے متعلق بتا دیا تھا ڈر تھا کہیں اسکی بیوی پھر سے نئے حوالے سے لڑائی شروع نا کر دے ابھی تو پہلے والی ناراضگی وہ ختم نہیں کر پایا تھا دن کے تین بج رہے تھے وہ لوگ ایمپائر میں آچکے تھے حان انکے سامنے نہیں آیا تھا البتہ ایمارہ بھی تب سے روپوش ہو چکی تھی وہ تمام اس وقت عزہ کے ساتھ اسکے کمرے میں بند تھے۔

تم سب لوگ یہاں آئے کیوں وہ بھی ڈیڈ کو بتائے بغیر جانتے بھی طوفان کی اولاد تمہارا کیا حال کریں گئیں وہ..؟ عزہ انکی کارستانی سنے سر پکڑے بولی تھی۔ "ہمیں آپ سے ملنا تھا آپی۔ عفاف نے رونی صورت بنائی"۔۔۔ بس دعا کرو میری جان تم اب اپنے شوہر کے غصے سے بچ جاؤ۔ عزہ نے اسے ڈرانا چاہا۔

اسکی اتنی مجال اگر اسکے میری بہن کو اف بھی کیا تو میں طہ کا منہ توڑ دوں گئی۔ "آپی آپ عفاف کی نہیں اپنی فکر کریں کیونکہ مرسلین بھائی کی نیچر سے آپ بھی اچھی طرح واقف ہیں۔"۔۔۔ ہم یہاں تم سے ملنے آئے ہیں بلیک روز اور تم الٹا ہم پر برس رہی ہو۔ "وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں یحییٰ مسئلہ تو بنے گا کیونکہ ہم بغیر بتائے آئے ہیں"۔۔۔ مگر ہم آپی کو لینے آئے ہیں انہیں لے کر ابھی واپس چلے جائیں گئیں۔ جہاں امیمہ نے یہ بات کی وہی عزہ پہلو بدل کے رہ گئی۔ سب نے عزہ کے چہرے پر آنے والے تاثرات کو بغور دیکھا تھا۔ "ڈونٹ ٹیل می بلیک روز تمہیں اس گینگسٹر سے محبت ہو گئی ہے۔" یحییٰ نے اچانک گلا پھاڑا۔

مجھے ان سے محبت نہیں ہے۔ تیس کلو میٹر کی دوری پر بیٹھے شخص کا کیمرے سے وہ منظر دیکھتے اور سننے کے بعد دل چاہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے۔ "مجھے ان سے عشق ہے کیونکہ میں انکی بیوی ہوں"

اسنے زور سے بھینچی مٹھیاں ایکدم سے کھول دیں تھے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔وہ سب بس چپ سادھے عزہ کو دیکھ رہے تھے جسکے چہرے پر اترتے رنگ انہیں باخوبی اس شخص کی محبت کے متعلق بتا رہے تھے۔

وہ مجھے خود پاکستان لے کر آنے والے تھے تم لوگوں کو یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔اسے یکدم ہی حرب فجار کا خیال آیا۔"ایسے کہو کہ تم اس گینگسٹر کی محبت میں اتنی پاگل ہو گئی ہو کہ تم واپس آنا ہی نہیں چاہتی۔یحییٰ کو اچانک غصہ آیا"عزہ بس اسے دیکھ کے رہ گئی۔تم ایک گینگسٹر کے ساتھ رہ لو گئی ساری زندگی۔

انہوں نے کہا ہے وہ میرے لئے یہ سب چھوڑ دیں گئیں.وہ ممنائی۔

جس شخص نے نکاح تم سے دھوکے سے زبردستی کیا تم اس پر اندھا یقین کر رہی ہو..!"میں تمہیں حاذق کیلیئے مزید ایک لفظ کہنے کی اجازت نہیں دیتی یحییٰ سو پلیز شٹ یور ماؤتھ۔وہ بھڑک اٹھی"کمرے کے پر سکون ماحول میں اب گرما گرمی پھیل چکی تھی احمر نے زبردستی یحییٰ کا کندھا تھام کے اسے پاس

بٹھایا۔ وہ دروازہ نوک کر کے اندر آئی۔ سکندر بھائی آپ سب سے بات کرنا چاہتے ہیں باہر آجائیں۔ وہ کہہ کر جا چکی تھی۔

آپی آپ کے اور ایمارہ کے علاوہ یہاں کوئی نہیں رہتا۔ "ایمارہ کا بھائی بھی یہی رہتا ہے عفاف تم کیوں پوچھ رہی ہو" ویسے ہی آپی مجھے لگا اتنے بڑے محل میں صرف تین لوگ رہتے ہیں۔

تین سے چار لوگوں کے علاوہ بہت سی خوش فہمیاں بھی اس بڑے سے محل میں رہتی ہیں۔ وہ بھرپور طنز کرتا اٹھا۔

باہر کوئی ڈرامہ مت لگانا اور حاذق سے تمیز سے پیش آنا یحییٰ۔ عزہ وہی سے بولی۔ مگر وہ ان سنی کرتا نکل گیا۔ آپ سب جائیں احمر آپ یہی رکیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ وہ رک گیا سب باہر جا چکے تھے۔۔۔ عزہ اور احمر کہاں ہیں۔؟۔۔۔ وہ آپی سے بات کر کے آجائیں گئیں۔۔ امیمہ نے کہا تو ایمارہ کا بجھا چہرا مزید بجھ گیا وہ انہیں لے کر لیونگ ایریا کی طرف آئی جہاں بڑی سی ایل ای ڈی کی سکرین پر ایک خالی کمرے کا منظر جگمگا رہا تھا سامنے ایک ٹیبل رکھی تھی اسکے پیچھے ایک خالی رولنگ چیئر وہاں ملجگا سا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ وہ سب صوفوں پر براجمان ہو گئے۔ امیمہ عفاف نتاشا کے ساتھ یحییٰ بیٹھا تھا

ایناره اس صوفے کے گرد ریموٹ پکڑے کھڑی تھی۔"میرے سننے میں آیا ہے میرے کچھ سسرالی میری بیوی کو لینے آئے ہیں۔" سفید رنگ کے چھوٹے سے ٹاول سے وہ ہاتھ رگڑتا نظریں اپنی چیئر پر رکھے اپنی بھاری پُر اثر آواز میں انہیں مخاطب کرتا بغیر دیکھے چیئر پر براجمان ہوا تھا۔۔۔ بلکل صحیح سننے میں آیا ہے آپ کے اور ہم جس کام کو کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اسے مکمل کر کے ہی پیچھے ہٹتے ہیں۔ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھے یحییٰ نے بھی اتنی ہی سنجیدگی سے جواب دیا تھا... میں اپنی بیوی کو موضوع بحث بنانے کی اجازت تمہیں ہرگز نہیں دیتا۔ اسلئے خاموشی سے قدم پیچھے لے لو کیونکہ اس بار بات میری بیوی کی ہے۔"وہ تمہاری بیوی نہیں ہے دھوکے سے نکاح کیا ہے تم نے اس سے... نتاشا غصے سے پھنکاری"۔۔۔ میرے تمام سسرالیوں کو اس بات سے کچھ زیادہ ہی مسئلہ ہے مگر بے فکر رہیں آپ سب کی یہ شکایت میں بہت جلد دور کر دوں گا۔۔۔ ملک ولا میں تمہارے داخلے پر سخت پابندی ہے مسٹر۔ اسکی بات کا مفہوم سمجھتے وہ غرایا۔۔۔ اپنی بہن کے باراتیوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے تم ہرگز اچھے نہیں لگو گئے یحییٰ میر۔ وہ ترکی بہ ترکی بولا۔"تیری تو خبر دار اگر میری بہن کا نام بھی لیا تیرے سمیت میں تیری بارات کو آگ لگا دوں گا اگر تو نے ملک ولا میں گھسنے کی کوشش بھی کی..."یحییٰ غصے سے اٹھتا غرایا ابھی وہ سامنے پڑی ٹیبل اٹھا کر ایل سی ڈی میں دے مارتا احمر بھاگتا ہوا

اس تک آیا اسکے پیٹ کے گرد ہاتھ باندھ کر اسے اٹھاتے ایکدم سے پیچھے صوفے پر پھینکا تھا وہ تینوں ششدر سی یحییٰ کے رد عمل پر شوکڈ کھڑی تھی ایناره نے ایل ای ڈی فوراً آف کر دی۔

کیا پاگل ہو گئے ہو یہ کیا کر رہے تھے۔۔احمر نے اسکا کندھا جھنجھوڑا۔وہ میری بہن کی بات کر رہا تھا اور میں چپ چاپ سنتا رہتا۔"وہ اب اسکی بیوی بھی ہیں گدھے انسان وہ حق رکھتا ہے اس کے متعلق بات کرنے کا ہم چاہ کر بھی اس سے یہ حق نہیں چھین سکتے"احمر اس سے بھی تیز آواز میں کہتے اس جھنجھوڑ گیا۔اس نے پیچھے کھڑی عزہ کو دیکھا۔جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔وہ غصے سے لال بھبھوکا بنے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔پیچھے وہ تینوں بھی اسکے بعد عزہ کے بتائے کمروں میں جا چکی تھیں۔عزہ نے ان تینوں کے رویے میں بہت کچھ بدلا سا محسوس کیا تھا وہ سر پکڑے وہی رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔کھانے کا وقت ہونے والا تھا وہ ملازمہ سے کھانے کی تیاری کا پوچھ کر واپس کمرے میں ائی جہاں کی تمام لائیٹس آف تھیں اسنے ہاتھ بڑھا کر سوئچ بورڈ آن کیا۔سامنے ہی وہ سگریٹ ہونٹوں میں دبائے سر صوفے کی پشت پر رکھا تھا آنکھیں بند تھیں پیروں میں مقید بلیک شوز سامنے ٹیبل پر رکھے تھے۔ماتھے پر چند بال بکھرے ہوئے تھے آنکھوں کے گرد نا محسوس سے حلقے قائم تھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

چہرے کی چمک پہلے جیسی نہیں رہی تھی اسنے ایک گہرا جائزہ لینے کے بعد اسی کو نفیڈ ینس سے سر جھٹکے نظروں کا رخ موڑ لیا۔ "یہ میرا کمرہ ہے تمہارے سگریٹ پینے کی جگہ نہیں۔"

وہ تند ہی سے کہتے اسکے پاس سے گزر گئی۔ وہ تو پہلی آہٹ پر ہی جان گیا تھا وہ کمرے میں آئی ہے۔ سگریٹ نیچے پھینک کر اسنے جوتوں سے مسلا اور ٹیک ہٹا کر اسکی پشت کو دیکھا جس پر بال آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے اینارہ تپش محسوس کرتی پلٹی۔

مجھے لگا تھا تم مجھے دھوکہ دے کر شرمندہ ہو گئی۔ بٹ آئی ایم سرپرائز تمہارے چہرے پر شرمندگی تو دور اب پہلے والی محبت کے نقش تک نہیں نظر آتے مجھے۔ وہ چلتا اسکے روبرو آکر انتہائی بے رخی سے مستقر ہوا۔ ویسے تم جیسی لڑکی سے یہی امید تھی مجھے۔۔۔ "حیرت کی بات ہے نا احمر شیخ جیسا انسان مجھ جیسی دھوکے باز لڑکی سے امیدیں وابستہ کر کے بیٹھا تھا" اسکی ٹون ناقابلِ برداشت تھی۔ احمر نے ایک ہی جست میں اسکی بازو دبوچے پیچھے واڈراب کے ساتھ ٹکایا۔۔۔ ایک تو دھوکہ دے کر بھاگی ہو اس پر تمہارا ایٹیوڈ بھی ساتویں آسمان کو چھو رہا ہے۔ سمجھتی کیا ہو خود کو... وہ چہرے پر چٹانوں جیسی سختی سجائے تلخ لہجے میں گویا ہوا۔ کونسا دھوکہ... ہاں جب سے آئے ہو تمہاری بکواس سن رہی ہو کونسے دھوکے کی بات کر رہے ہو۔ اسکا ہاتھ جھٹکتی وہ رندھے ہوئے لہجے میں چیخی۔ "دھوکہ تو تم دے رہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھے مجھے... ہمارا نکاح ایک کنٹریکٹ تھا تم بھی جانتے تھے میں بھی جانتی تھی"۔ مگر تم نے کہا تھا تم مجھ سے محبت کرتی ہو... وہ واڈارب پر مکا مارتے وحشت زدہ سا چیخا۔ "میں نے جو کہا تم نے سن لیا۔ میں نے محبت بھی ڈنکے کی چوٹ پر کی تھی احمر اور اسکا اعتراف بھی کیا تھا مگر تم نے کیا کیا تم نے مجھے دھوکہ دیا محبت تو تمہیں کبھی تھی ہی نہیں مجھ سے۔ ایک تیسرے انسان کو ہرانے کیلئے تم نے مجھے اور میری محبت کو استعمال کیا تم نے پلان بنایا تم نے ایچ ایم تک پہنچنے کیلئے میرا سہارا لیا مجھ سے نکاح کیا مجھے دھوکے میں رکھا مجھے لگا تھا تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی میں تمہارا دل بدل دوں گی مگر ہائے رے قسمت میں تمہارا دل بدلنے کی جستجو میں تھی اور تم نے ہر لمحہ اپنا دماغ استعمال کیا تم نے اپنے پیشے سے وفا کرنے کیلئے میری محبت کا استعمال کیا تم نے مجھے دھوکہ دیا میں نے جو بھی کیا سب تمہارے سامنے تھا گیمز تو تم نے کھیلی ہیں دماغ کا تم نے استعمال کیا جبکہ میں تو ہر لمحہ اپنے دل کی سن رہی تھی۔ تو پھر دھوکہ کس نے دیا تم نے یا میں نے... اسنے گیلی سانس اندر کھینچی۔ احمر یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا بولنے کیلئے الفاظ نہیں تھے کیونکہ وہ واقع میں دماغ کا استعمال کر رہا تھا جس میں وہ یہ بھول گیا تھا سامنے کھڑی لڑکی دشمن کی صف میں ضرور تھی مگر دل بھی رکھتی تھی۔ وہ غلطی کر کے ماننے والوں میں سے تھا اسنے معافی مانگنے کیلئے لب وا کیے مگر اینارہ کے اگلے جملے نے اسکے چودہ طبق روشن کیے تھے۔۔ جس

کیلئے تم یہاں آئے تھے احمر اس سے تمہاری تفصیلی ملاقات ہو چکی ہے۔ احمر اسکے جملے پر بھونچکارہ گیا۔۔ تمہیں میرے چہرے پر محبت کے نقش نہیں دکھے ہوں گئیں مگر میں تمہاری آنکھوں میں اس کیلئے تڑپ ضرور بھانپ چکی ہوں۔۔ وہ اسے سائیڈ کرتی خود آگے بڑھ گئی۔ احمر نے اسکی کلائی دبوچی۔ ایناره کا اگلا جملہ ادا نہیں ہو سکا۔ وہ جیسے اپنی جگہ ساکت کھڑا تھا وہ اسے منہ کے بل گرا چکی تھی اپنی ہی نظروں میں۔ وہ ہل تک نہیں سکا۔ "آج تمہارے زبان دراز ہونے پر مجھے بہت افسوس ہوا ہے کاش تم آنکھیں پڑھنے کا ہنر رکھتی" وہ اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں سکا اب وہ اسکی حالت میں تھی کیونکہ احمر کا لہجہ اسے چھب سا گیا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

کھانا بہت ہی خاموش ماحول میں کھایا گیا تھا عزہ نے ان سب سے اور ان سب نے عزہ سے کوئی بھی غیر متوقع بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی یحییٰ کھانا کھا کر روم میں جا چکا تھا۔ امیمہ کھانے کے بعد ٹہلنے کیلئے لان کی طرف آئی تھی ساتھ عزہ بھی تھی جو ایناره کے بلانے پر اندر گئی تھی وہ ایک وسیع لان تھا جس کے چاروں اطراف میں ہر طرح کے پھول لگے تھے وہ کھلی ہوا میں تر و تازہ محسوس کر رہی تھی ابھی وہ کچھ قدم آگے آئی تھی اسکی نظر لان کے مخالف کورنر میں کھڑے شخص کی پشت پر ٹھہر گئی۔

کپڑوں سے وہ ملازم نہیں لگ رہا تھا امیمہ نے گہری نظروں سے اسے دیکھا وہ کسی سے فون پر محو تھا اسے عزہ کی بات یاد آئی وہ ضرور ایناره کا بھائی تھا۔ وہ ابھی بھی اسی سمیت دیکھ رہی تھی کندھے پر ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتے اسنے گردن موڑی جہاں یحییٰ اسکے قریب کھڑا اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھ رہا تھا۔ "مجھے بہت برا لگے گا اگر تم میرے علاوہ کسی کو یوں نظریں بھر کر دیکھو گئ" اسنے سنجیدگی سے کہا۔ امیمہ نے ہمیشہ والا تاثر دیا۔ دونوں کی نظروں کا ملاپ ہوا اور پھر دوبارہ سے وہ شخص انکی نظروں کا محور بن گیا۔

اب وہ شخص سائیڈ پوز میں کھڑا تھا اور وہ دونوں ہی اس شخص کو ایک لمحے میں پہچان گئے تھے یحییٰ نے بے یقینی کے عالم میں گردن موڑی امیمہ تو وہ بھی نہیں کر سکی۔

"یاحان سر... اسکے لب اتنی دیر میں پہلی بار پھڑ پھڑائے۔"... یحییٰ نے قدم اسکی جانب بڑھا دیئے۔ جبکہ امیمہ کو اپنا دل یحییٰ کے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

سکندر بھائی کہہ رہے ہیں انکی کال اٹینڈ کریں۔ وہ عزہ کو پیغام دیتی اسکے کمرے سے باہر آئی۔ سکندر ابھی کال پر تھا۔ میں نے انہیں بول دیا ہے۔ وہ کہہ کر کال کٹ کرتی۔ سکندر کی سرسراتی آواز اسکے

کانوں سے ٹکرائی۔ "میری بیوی پر نا سہی.. تمہیں اس شخص پر تھوڑا سا یقین ہونا چاہیئے تھا جس سے تم محبت کے دعوے کرتی آئی ہو" وہ جملہ ایناره کی سماعتوں پر ہتھوڑے جیسے برسا۔ کال منقطع ہو چکی تھی۔

ایناره کے اٹھتے قدم رک گئے تھے اسنے پہلی بار سکندر کا وہ لہجہ محسوس کیا تھا جس میں کوئی تاثر نہیں تھا۔ اجنبی سا لہجہ، چبھتا ہوا.... آگ سا دہکتا مگر برف جیسا یخ جو جسم کے اعضاء سن کر دے۔۔۔ اوہ مسٹر موٹیویشنل اسپیکر عرف یاحان عاظمی... ایناره عاظمی کے بھائی پلس سنکی گینگسٹر کے چھوٹے بھائی... یحییٰ قدم باقدم بلند آواز میں کہتا چلا گیا۔ یاحان جو صبح سے انیکسی میں تھا رات کے پہر یونہی باہر آیا تھا۔ کبھی کبھار زندگی میں کچھ لمحات ایسے آتے ہیں جو ہوتے کچھ لمحوں پر مقید ہیں مگر گزرتے ماہ و سال کی طرح ہیں۔ آج اسے بھی ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے زندگی نے اسے ان لمحوں میں جکڑ لیا ہے ان بھوری آنکھوں کی ساکت پتلیوں میں اسنے خود کو قید پایا تھا یاحان کو آج صحیح معنوں میں اپنی سانسیں خود پر بوجھ جیسی لگی تھیں۔ اسکی نظر یحییٰ کے چہرے سے ہوتے پیچھے کھڑی امیمہ پر ٹھہر سی گئی۔ لگتا ہے دونوں بہن بھائیوں نے دھوکہ دینے میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے بہن دھوکے سے ملک ولا میں گھسی اور بھائی موٹیویشنل اسپیکر بن کے سنو وائیٹ کی زندگی میں۔ یحییٰ نے اسکا گریبان دل و چا

جسکی نظروں کا گھیرا امیمہ کے گرد ہی جم گیا تھا۔ "میں تمہیں اپنے کسی بھی فعل کیلئے جوابدہ نہیں ہوں اور رہی بات اس کی وہ مجھ سے ایک ہزار سوال پوچھے گئی میں ایک ہزار جواب دوں گا مگر صرف امیمہ شاہ کو" نظریں ہنوز اس پر تھیں۔۔۔ نظریں ہٹا اس سے۔۔ یحییٰ اسکا گریبان دبوچے غرایا۔

یاحان اسے دیکھتا رہا۔ میں نے کہا نظریں ہٹا سنو وائیٹ سے۔ اسنے ایک مکا اسکے چہرے پر مارا۔ یاحان نے اپنی سرخ ہوتی نظروں سے یحییٰ کو دیکھا پھر اپنا گریبان چھڑوایا اور قدم امیمہ کی طرف اٹھائے۔ امیمہ اپنی جگہ شوکڈ کھڑی تھی یاحان اور اسکے بیچ کچھ قدموں کا فاصلہ باقی تھا وہ ابھی اس تک پہنچتا اسکی بازو کو کسی نے زور سے دبوچ کر پیچھے کی جانب کھینچا اور یاحان کو لگا کسی نے اسکو زندگی سے دور کھینچ لیا ہے اسکی زندگی کے آخری رنگ کو کسی نے بے اختیار نوچ دیا ہو اور اسکی زندگی مکمل طور پر بے رنگ ہو گئی ہے وہ دور نہیں جا رہی تھی۔ وہ خود دور جا رہا تھا اسکے قدم پیچھے ہو رہے تھے۔ اسنے پیچھے دیکھا ہی تھا یحییٰ نے کھینچ کر گھونسا اسکے پیٹ میں مارا۔ اسکی طرف ایک قدم اور بڑھایا تو میں تیری ٹانگیں توڑ دوں گا۔ اسنے ایک اور تھپڑ اسکے چہرے پر مارا۔ یاحان نے امیمہ کو دیکھا جو شوکنگ سٹیٹ میں جا چکی تھی۔ جاتی بھی کیوں نہیں ایک بار پھر اس کا بھروسہ ٹوٹا تھا اور اس بار بھی مقابل مرد ذات تھی۔ میں عورتوں کے سامنے مار پیٹ کرنے والے مردوں میں سے نہیں ہوں میری مردانگی عورت کی عزت

کرنے میں ہے۔ جس دن وہ میرے ارگرد نہیں ہو گئی اس دن تمہیں تمہارے ہر عمل کا حساب چکانا ہو گا۔ یاحان نے ہونٹ کے پٹھے کنارے کو چھوتے وحشت زدہ سے لہجے میں اسے باور کروایا۔ "مگر میں اپنی عورت پر کسی کی نظر برداشت کر کے صبر کرنے والوں میں سے ہر گز نہیں ہوں" تم نے آج اس پر نظر اٹھائی تمہیں اسی لمحے اسکی قیمت چکانی ہو گئی۔ یحییٰ نے کہتے پے در پے اسکے چہرے پر گھونسے مارے۔ لڑائی جھگڑے کی آواز سے احمر اور ایناره باہر آئے تھے۔۔۔ چھوڑو میرے بھائی کو یحییٰ... ایناره غصے کی شدت سے چیختی یحییٰ پر جھپٹی تھی۔ جسے پیچھے سے آتی نتاشا نے فوراً سے اپنے شکنجے میں لیا تھا اور اسی پل احمر نے آگے بڑھتے حان پر جھکے یحییٰ کو دبوچتے اس سے دور کیا۔۔۔ یہ کونسا جنگلی پن تم پر سوار ہو گیا ہے یحییٰ۔۔۔ پہلے سکرین کے پار بندے کو مارنے پر تلے ہوئے تھے اب اس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ احمر اس پر چیخا۔ "تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بھائی کو ہاتھ بھی لگانے کی میں تمہارا قتل کر دوں گئی" ایناره شدت سے کہتی گن نکال کر اسکے سر پر رکھ گئی یحییٰ پر سکون سا کھڑا تھا۔ "رہنے دو اپنی ایسے لوگوں کے خون سے ہاتھ رنگنے سے بہتر ہے انہیں زندگی ہی بخشی جائے کیونکہ ایسے لوگوں کیلئے زندگی ہی ایک سزا ہے" اسنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے مدھم کراہتی آواز میں ایناره کا ہاتھ تھامے کہا۔ یحییٰ کو اسکے الفاظ بہت بھاری لگے تھے ایسے الفاظ جنہوں نے سیدھا اسکے دل پر وار کیا تھا وہ

زخمی سا ہنسا۔ "یہاں کیا ہو رہا ہے۔ عزہ پریشان سی وہاں آئی۔"۔۔اپنے بھائی کو سنبھال کر رکھیں ورنہ اگلی بار رحم نہیں کھاؤ گئی۔ وہ غصے سے پھنکارتی یاحان کی طرف آئی۔ جو ابھی بھی امیمہ کو دیکھ رہا تھا نتاشا نے امیمہ کو تھاما اب وہ اس سے دور جا رہی تھی یاحان اپنی جگہ کھڑا تھا مگر اسکی پتھریلی نظریں اسے ابھی بھی اپنے ارد گرد محسوس ہو رہی تھیں۔ عزہ نے یحییٰ کو دیکھا۔ کچھ شرم باقی ہے تو کر لو یحییٰ تم بہن کے سسرال میں ہو۔ "زبردستی کے سسرال میں.." وہ تلخ لہجے میں کہتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ عزہ نے سر تھام لیا۔ اسے رہ رہ کے یاحان کی فکر ستا رہی تھی جو بھی تھا وہ اس پر جان چھڑکتا تھا وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی مگر ایناره غصے میں تھی جسکی وجہ اسنے اسے کچھ وقت دینے کا سوچتے امیمہ سے ملنے کا سوچا۔

وہ برف لینے کچن میں آئی جہاں سے احمر پانی لیے واپس جا رہا تھا۔ بے ساختہ اسے سکندر کے الفاظ یاد آئے۔ اور بے اختیار وہ اسے پکار بیٹھی۔ اور وہ رک گیا۔ وہ شخص ہمیشہ اسکی ایک پکار پر رک جایا کرتا تھا۔ "مجھے لگتا ہے میں نے کچھ زیادہ بول دیا تھا میں معافی چاہتی ہوں۔" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے اپنی غلطی مان رہی تھی۔ "مجھے میری ہی نظروں میں گرا کر مجھ سے معافی مانگتی ہوئی تم مجھے زہر لگ رہی ہو ایناره عاظمی" وہ بولا نہیں چیخا تھا۔ ایناره نے بے ساختہ قدم پیچھے لیے۔

اور اسی لمحے وہ آگے بڑھتا اسکے قدموں میں گر گیا۔ ایناره پتھر ہو گئی۔ "میں معافی مانگتا ہوں اسلئے نہیں کہ میں نے تمہیں دھوکہ دیا تمہارا استعمال کیا تمہاری محبت کا سہارا لیا کسی تیسرے کو ہرانے کیلئے... اسلئے کہ میں نے یہ نکاح کانٹریکٹ سمجھ کے نہیں کیا تھا میں نے تمہیں صرف بیوی بنایا نہیں سمجھا بھی تھا" غلطی صرف یہ تھی یہ سب غلط وقت اور حالات میں ہوا اسلئے تمہیں برہم ہوا کہ میں ایم ایچ تک پہنچنے کیلئے تمہیں استعمال کر رہا ہوں۔ اور کچھ میرے ایٹیٹیوڈ نے رہی سہی کسر پوری کر دی تھی۔ "لعنت ہو مجھ پر اگر میں اپنے پیشے سے وفا نبھانے کیلئے ایک عورت اور اسکے جذبات کے ساتھ کھیلوں" یہ میری غیرت کے خلاف ہے۔ میں پھر بھی معافی مانگ رہا ہوں کیونکہ تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو دراصل میں غلط ہوں نہیں۔ "مگر جو تم نے آخر میں کہا اسکے لئے معاف نہیں کروں گا وہ اٹھ کھڑا ہوا"۔۔۔ ایناره جہاں کی تہاں کھڑی تھی۔ عزہ میڈم پر نا سہی اپنے شوہر پر تھوڑا سا یقین رکھ لیتی بُرا ہوں مگر بے وفا نہیں تھا۔ میری آنکھوں میں تڑپ تمہارے لئے تھے مگر تم اپنی انا اور غصے میں پہچان نہیں سکی۔ اسے لگا کسی نے اسکا دل جھنجھوڑ دیا ہو۔ اور جس تفصیلی ملاقات کی بات تم کر رہی ہو انہوں نے مجھ سے معلوم ہے کیا کہا۔ ایناره نے بوجھ سے اٹی ہوئی پلکوں کے جھالر کو اٹھایا اور آنکھوں کی ساکت پتلیوں کو بمشکل اسکی طرف پھیرا۔ "انہوں نے مجھے بلایا تھا یہ بتانے کیلئے کہ ایناره عاظمی تم سے

بے انتہا محبت کرتی ہے اسکی محبت کو رائیگاں مت جانے دینا اسے معاف کر دینا۔" وہ الفاظ نہیں کندھوں پر بڑھتے بوجھ تھے وہ پگھلے ہوئے سیسے تھے جو اسکے کانوں میں وہ شخص انڈیل رہا تھا۔ وہ اس حد تک نیگیٹو ہو گئی تھی اسے معلوم ہی نہیں ہوا تھا۔ وہ اسے یونہی ساکت بنائے ویسے ہی گزر گیا جیسے وہ قبل از گزری تھی مگر اب کی تکلیف دونوں سمت ایک جیسی تھی۔ وہ واپس شکستہ وجود لیے انیکسی میں آئی۔

دل ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا آنکھیں بہنا چاہتی تھی مگر وہ ضدی بنی دکھوں کو اندر دبائے جا رہی تھی وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔ مگر اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لئے وہ چھبتا سرد تاثر بھی نہیں دیکھ سکتی تھی دل شدت سے چاہ رہا تھا کوئی جادو کی چھڑی ہو اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے مگر انسان بہت کم عقل ہے جس جادو کی چھڑی کو وہ اکثر ڈھونڈ رہا ہوتا ہے وہ اس کے اپنے پاس ہوتی ہے کبھی کچھ نرم میٹھے لفظوں کی صورت میں تو کبھی سکون دہ لہجوں کی تاثیر میں...!۔۔۔ وہ بہادر بن نہیں رہی تھی وہ بہادر تھی کیونکہ اسکی پرورش اسکے بہادر اور غیرت مند بھائی نے کی تھی جس نے اسے لاحاصل پر صبر کرنا سکھایا تھا چھیننا نہیں۔۔ صحیح ہوتے ہوئے بھی کیوں مار کھاتے رہے اس سے... وہ زخموں پر مرہم رکھتی دھیمے لہجے میں شکوہ کر رہی تھی۔۔ میں مار پیٹ کر کے اسکی نظروں میں مزید برا بننا افورڈ نہیں کر

سکتا تھا۔ہاتھوں پر نظریں گاڑھے وہ اتنی ہی دھیمی آواز میں بولا۔اگر میں وہاں نا آتی تو وہ تمہیں مار ڈالتا حان۔ناچاہتے ہوئے اسکا لہجہ بھیگ گیا۔"تو کیا ہو جاتا۔لہجہ پر اسرار و عجیب تھا"۔"میں ایک لڑکی کی وجہ سے اپنے بھائی کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی...اسکو کئی چاہنے والے مل جائیں گئیں مگر میرا کوئی نہیں ہے تمہارے علاوہ..وہ رو دی"...اسے بھول کیوں نہیں جاتے حان...وہ تمہاری زندگی کی منزل نہیں ہے میرے بھائی۔وہ روتے ہوئی اسکے گلے لگ کر منائی تھی۔"میں جانتا ہوں میری محبت ایک طرفہ ہے اسکی کوئی منزل نہیں ہے۔اسنے گہرا سانس کھینچا۔میں ادھورا ضرور ہوں مگر میرا عشق کامل ہے میں در در بدلنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ایناره نے گیلی نظریں اس پر جمائی۔۔میں کبھی اس سے نہیں کہوں گا میری زندگی کا حصہ بن جائے۔میں اسکی ناراضگی دور کر لوں پھر ہمیشہ کیلئے اس سے دور ہو جاؤں گا۔اسکی ساکت نظریں فرش پر بچھے چاکلیٹ براؤن کارپٹ پر ٹھہری ہوئی تھیں۔"تم تو عشق کر کے بیٹھے ہو مجھے لگتا تھا محبت ہے...مگر تمہارا مرض تو لا علاج ہے"وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر رو رہی تھی۔پھر ایکدم سے آنسو صاف کیے۔

جانے کب یہ روگ لگا بیٹھا...شاید مجھے ڈیڈ کی بد دعا لگ گئی ہے۔اور یہاں ایناره کا ضبط جواب دے گیا وہ اسکے گلے لگتی سسک اٹھی۔یاد ہے ناں انہوں نے کیا کہا تھا جب ہم انکے خلاف جا کر گھر چھوڑ رہے

تھے۔" تمہیں یہ دنیا ہمیشہ اپنے دھوکے میں رکھے گئی، تمہیں کبھی کوئی مکمل رشتہ نصیب نہیں ہو گا" وہ ہنسا اور اس کھنک میں کانچ کی ٹوٹی کرچیاں تھیں۔ جو اسکی زندگی کی تلخیوں کی معراج تھی۔ باہر کھڑی عزہ نے بمشکل اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا وہ جو اسے ملنے آئی تھی انہی قدموں پر لوٹ گئی تھی۔ کب تک نامکمل سی زندگی گزارو گئے حان وہ آج نہیں تو کل کسی اور کی ہو جائے گئی۔ ایناره نے اس مضبوط انسان کے سب سے ویک پوائنٹ کو چھیڑا تھا۔۔" میں نے اپنا آپ اسکے لئے وقف کر دیا ہے میں اسکے علاوہ کسی اور کی چوکھٹ پر نہیں بھٹک سکتا۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے میں اس سے دور ہو سکتا ہوں مگر بھول نہیں سکتا۔ وہ زخموں سے چور وجود لیے یونہی بیڈ پر لیٹتا چلا گیا۔ ایناره کچھ پل اسے دیکھتی رہی پھر بت بنی وہاں سے اٹھ آئی۔۔۔ یہ زندگی بہت مختصر سی ہے انسان کا کوئی بھروسہ نہیں آج اس پل زمین کے اوپر اور اگلے لمحے زمین کے نیچے... آنے والے کل میں پچھتانے والے بہت ہوتے ہیں مگر گزرتے آج میں اپنی انا اور غصے کو سائیڈ پر رکھ کے معاف کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں اپنی۔ میں چاہتا ہوں میری بہن بھی انہی میں سے ایک ہو... اسنے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی ایناره اپنی جگہ سن تھی وہ کچھ بول نہیں سکی صرف سر ہلا کر کمرے سے نکل گئی تھی۔۔ دماغ نے دل پر غلبہ پالیا تھا سوچوں کے بھنور میں ڈوب کر جس نتیجے پر وہ پہنچی تھی وہ دل کی جیت تھی اور اس جیت کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اصل خوشی اس شخص کو پا لینے میں تھی۔ جسکے وہ نکاح میں تھی اور شاید دل میں بھی اترنے لگی تھی اسکی دعائیں رنگ لے آئی تھیں اپنا بکھرا حلیہ تھوڑا سا سنوارے وہ مطلوبہ کمرے کی طرف آئی جس کا دروازا بند تھا اسنے سانس روکے نوب گھمایا اور دروازا کھلتا چلا گیا وہ کمرے میں داخل ہوئی پہلی نظر ہی خالی بیڈ پر گئی نظریں اس لیمپ کی روشنی میں ارگرد گھمائی وہ شخص جاگ رہا تھا کمرے میں سگریٹ کی بو پھیلی تھی وہ سموکنگ کر رہا تھا اسنے بے اختیار ناک پر ہاتھ رکھا اور آگے بڑھ کے لائیٹ اون کی۔ کمرا روشنیوں میں نہا گیا۔ مگر وہ اپنی جگہ ساکت بیٹھا رہا۔ اینارہ نے اسے دیکھا شاید وہ جانتا تھا وہ اس کے پاس آئے گی اسلئے وہ سویا نہیں تھا مگر وہ کیوں مجھ جیسی انا پرست لڑکی کیلئے اپنی نیند خراب کرے گا۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں ڈوبی دس منٹ وہی کھڑے گزار چکی تھی۔ کس سے ملنے آئی ہو...؟۔۔۔"تم سے...بے اختیار زبان پھسلی۔"

اسکے لئے تمہیں پاکستان جانا ہو گا۔ اور یہاں اینارہ کی زبان تالو سے چپک گئی اور وہ مدھم قہقہ لگاتا ہنس دیا۔ جیسے اسکی بے بسی کا تماشا بنایا ہو مگر وہ ہمیشہ کی طرح ضبط کر گئی۔

وہ گھوم کر صوفے کے سامنے آرکی۔ سگریٹ جو احمر کے لبوں میں تھا اسے کھینچ کر دور پھینکا اسنے سرخ آنکھیں لئے اسکی جرآت کو سراہا تھا جو ابھی بھی حق جتا رہی تھی۔ نظریں اسکے کھلے بالوں سے ہوتی

سرخ آنکھوں سے ٹکرائیں اور شرٹ کے بٹن کے ساتھ الجھتی انگلیوں کو بغور دیکھتے نظریں واپس چہرے کی طواف پر نکلی ماتھے پر کچھ بل سمیت پسینے کے قطروں پر ٹھہری۔وہ پہلی بار سامنے کھڑی لڑکی کی ذہنی کیفیت جاننے میں ناکام رہا تھا وہ ڈری سہمی سی لگ رہی تھی وہ کنفیوز بھی تھی۔

اسکی کلائی کو نرمی سے پکڑے احمر نے اس بت بنی لڑکی کو اپنی گود میں بٹھایا تھا۔ایناره ششدر رہ گئی بوکھلاتی پھر ایکدم سے ساکت ہو گئی۔وہ اس پر حق رکھتا تھا اسنے صرف دیکھنے پر اکتفا کیا۔کنفیوز کیوں ہو..؟۔۔۔"میں نہیں ہوں..وہ نفی کرتی بولی"

تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔لہجہ استحقاق شدہ تھا۔۔۔"ڈر لگ رہا ہے"۔۔۔کیسا ڈر... گال پر جھولتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے پوچھا۔"وہ جھجکی...ڈر..کہ تم مجھے چھوڑ دو گئے۔"۔۔۔اور میں ایسا کیوں کروں گا۔وہ اسکی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔جسکے چہرے پر محبت کے نقش کے ساتھ ڈر کی پریت میل کھا رہی تھی۔"کیونکہ میں نے تم پر الزام لگایا۔کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے.؟"احمر نے اس جملے پر گہرا سانس بھرا۔بے تاثر نگاہوں سے ایناره کو دیکھتے سر پیچھے گرا دیا۔"میں تمہیں معاف کر دیتا اگر تم میری زندگی سے جاتے ہوئے صرف سکون لے کر جاتی"وہ ٹھوس لہجے میں گویا ہوا۔وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"میں تمہیں ضرور معاف کر دیتا اگر تم راتوں کو میرے خوابوں میں آکر مجھے بے چین نا کرتی... لہجہ کسی بھی طرح کے تاثر سے پاک تھا" سکون تو چھینا تم نے ساتھ نیند بھی حرام کی ہے تم نے میری... وہ اسے دیکھنے لگا جسکی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس پر ترس کھائے یا اس محبت کے انوکھے اظہار پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ مگر وہ نظریں جھکائے آنسو بہانے لگی احمر نے بے ساختہ ہی اسکی گردن پر ہاتھ رکھے اسکا سر سینے سے لگایا۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

میں نے تمہیں بہت مس کیا۔ وہ روئے جا رہی تھی احمر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "اگر تم یہی بات بغیر روئے کہو تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا۔" وہ اسکے بال سہلا رہا تھا ایناره نے گردن اٹھائے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر بے اختیار اسکے ماتھے پر بکھرے چند بالوں پر لب رکھے۔ اب وہ مسکرا نہیں سکا مگر دل کی دھڑکن ضرور تیز ہوئی تھی۔ وہ پلکیں جھپکتی پیچھے ہوئی۔ احمر نے مسکرانے کی سعی کی اور اسکے آنسو صاف کیے۔ "تم بہت ظالم ہو... تمہاری ہر ادا ظالم ہے۔" وہ کہے بنا نہیں رہ سکا۔

تم نے مجھے معاف کر دیا ناں..؟۔۔۔ ایک شرط پر.. ایناره نے اسکی طرف دیکھا۔ اگر تم میرے ساتھ پاکستان چلو... ہمیشہ کیلئے۔ وہ کہہ کر رکا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جو گہری کشمکش میں تھی۔ مگر اگلے ہی لمحے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

احمر کو اپنی دھڑکنیں معمول پر آتی محسوس ہوئی جب وہ جواب کے بدلے دوبارہ اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اسکا معمول تھا اسے فجر پڑھ کر نیند نہیں آتی تھی ایسے میں وہ عزہ کے کمرے کی طرف گئی۔ وہ سو رہی تھی امیمہ ویسے ہی شال لپیٹے اسکے کمرے سے ہوتی لان میں آگئی رات کا ایک ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔ وہ خالی آنکھیں اور بے تاثر چہرا لیے یونہی وہاں ٹہلنے لگی۔ اسنے رات سے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی ایک لفظ تک اسکے منہ سے نہیں نکلا تھا۔ اسنے ان رنگ برنگے گلاب کے اور چمبیلی کے پھولوں کو دیکھا جن کی خوشبو فضا میں ہر سو پھیلی نتھنوں سے ٹکرا رہی تھی۔ وہ شال کندھے پر ڈالے گلاب کی پتیوں کی نرماہٹ کو انگلیوں کے پوروں پر محسوس کر رہی تھی جب اپنے پیچھے انجانی سی آہٹ پر اسنے گردن موڑ کر دیکھا۔ سامنے ہی وہ جوگنگ سوٹ میں گردن گرائے آنکھیں جھکا کر بازو پشت پر باندھے مجرموں کی طرح اسکے سامنے کھڑا تھا مختصراً وہ اپنی سزا لینے آیا تھا۔ دونوں کے ساکت وجود میں کوئی جنبش نہیں تھی وہ اسکا شرمندگی سے اٹا چہرا دیکھ رہی تھی اور وہ نظریں جھکائے

اسکے سفید پیروں میں مقید سیاہ پلین جوتوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی اور اس میں بولنے کی ہمت نہیں تھی۔

اسنے سالوں دل میں دفن ہوئی مردہ خواہشوں کے بوجھ سے لدی سرخ کربناک آنکھوں کے جھالر اٹھا کر امیمہ شاہ کو دیکھا اسکی بھوری آنکھوں میں بھرا گرم سیال اسے بے چین کر گیا۔ یاحان نے ایک قدم آگے بڑھایا اور پھر بولنے کو لب کھولے۔ اسکی زبان سے کوئی ایک لفظ ادا ہوتا اس سے پہلے امیمہ کا ہاتھ اٹھا اور اسکے سیدھے گال کو سرخ کر گیا۔ اسکے ہلتے وجود میں جنبش ختم ہوئی۔ اب اسنے نظریں نہیں جھکائی تھیں وہ اسی پوزیشن میں سٹل ہوا تھا۔ "میں آپ کو..."۔۔۔ جملہ مکمل ہونے سے پہلے ایکبار پھر دم توڑ گیا۔ امیمہ شاہ کا دوسرا تھپڑ ایکبار پھر یاحان کے گال پر پڑا۔ وہ غصہ تھا یا نفرت، جو بھی تھا اس مرد ذات سے وابستہ تھا۔ وہ سزا تھی یا تکلیف کی شدت، جو بھی تھا یاحان عاظمی کو بہت بھلا لگا تھا۔ "آپ مجھے ایک تھپڑ اور ماریں میں اس سے پہلے اتنا کہوں گا مجھے آپ کے ہاتھ سے ہزار تھپڑ بھی منظور ہیں "میں نے غلطی کی ہے مجھے سزا دینے کا آپ حق رکھتی ہیں۔ اور مجھے خوشی ہوئی آپ نے مجھے سزا دی کیونکہ سزا صرف اپنوں کو دی جاتی ہے غیروں کو تو بخش کر انکا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وہ سادہ سے لہجے میں بولا۔ وہ اسے تیسرا تھپڑ مارتی لیونگ ایریا کے گلاس ڈور کے پار کھڑی عزہ اسے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

روکنے کی جستجو میں اسکی طرف بڑھنے لگی مگر اس سے پہلے کسی نے اسکی کلائی کھینچ کر پیچھے کو واپس کھینچا تھا۔

سزا صرف اپنوں کو نہیں دی جاتی، سزا کا مستحق ہر گنہگار شخص ہوتا ہے۔ لہجہ مترنم تھا یا حان نے نظریں جھکا دیں گویا وہ اسکی زبان سے نکلے تکلیف کی آمیزش سے بھرپور تمام جملے سننے کو ہمہ تن گوش تھا۔ ان دونوں کے درمیان خاموشی کی دیوار حائل ہو چکی تھی۔ "میں نے آپ پر یقین کیا تھا... یحییٰ میر سے زیادہ یقین.." وہ جملہ دوہراتے امیمہ شاہ کو شدت سے اپنی توہین محسوس ہوئی تھی۔ یا حان عاظمی نے جتنی شدت سے نظریں اٹھائیں اتنی ہی شدت سے پلکوں کے جھالر دوبارہ گرا دیئے تھے کیونکہ اسکی آنکھوں میں مر چکے اعتبار کی تعزیت کیلئے اسکے پاس الفاظ نہیں تھے۔ وہ کچھ نہیں کہہ سکا، مداوا کر سکا نا کوئی تسلی دے سکا۔ وہ اپنا غصہ، بھڑاس نکال کر پلٹ گئی تھی اسنے کوئی خاصی سزا بھی تجویز نہیں کی تھی کیونکہ انکے درمیان ایک اعتبار کا تعلق تھا جو قبل از یا حان عاظمی کی مجبوری کے ہاتھوں قتل ہو گیا تھا۔ صحیح معنوں میں ختم ہو چکا تھا۔ آپ اسے روکنے جا رہی ہیں..؟ عزہ نے پلٹ کر ایناره کو دیکھا۔ وہ غلط سہی ایناره مگر وہ مجبور تھا اسنے حازق کی وجہ سے اپنی پہچان چھپائی تھی۔ عزہ کے لہجے میں تڑپ واضح تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اگر میرے بھائی کو کوئی ناحق سزا دیتا تو میں آپ سے پہلے اسے کی ڈھال بنتی مگر یہاں امیمہ شاہ حق پر تھی عزہ اسنے بلکل صحیح کیا۔ وہ دو تھپڑ جو اسنے یاحان کو مارے وہ اسکی بے انتہا تکلیف کے سامنے کچھ بھی نہیں تھے۔ اینارہ نے گہری سانس بھری۔ "یقین ٹوٹنے کی تکلیف جانلیوا ہوتی ہے عزہ... امیمہ شاہ نے دوبار یہ ستم سہا ہے" اور تم میرے بھائی کی فکر مت کرو اسے عادت ہے اتنے غم تو وہ روز اپنے سینے کے کسی ویران کونے میں دفن کرتا ہو گا۔ وہ سادگی سے کہتی جارہی تھی۔ "محبت لاحاصل رہے تو زخم بھر جاتے ہیں، مگر جب محبت بے وفائی کر جائے تو زخم ناسور بن جاتے ہیں"۔۔۔ عزہ نے سبزہ زار پر ٹھنڈہ یخ بستہ سا مجسمہ بنے کھڑے شخص کو دیکھتے وہ لفظ کہے تھے۔

وہ بے وفا نہیں تھی... اسنے دھیرے سے سرگوشی کی۔ "محبت میں شرک گناہ ہے وہ بے وفا ہی تھی" عزہ کا لہجہ تیز ہوا۔ "وہ دھوکہ تھا وہ سیاہ رات کا بھیانک منظر ایک فریب تھا... وہ فریبِ نظر تھا"... اینارہ کو اپنا آپ لرزتا محسوس ہوا ایک بار پھر وہ رات اور اسکے کالے نقش اسکے ذہن میں بیدار ہونے لگے تھے۔ "حاذق نے مجھے خود بتایا تھا جس لڑکی سے یاحان محبت کرتا تھا شادی کرنے کی خواہش رکھتا تھا اسکا کسی اور لڑکے کے ساتھ افیئر تھا وہ اسے دھوکے دے رہی تھی۔ شی چیٹ اون ہم۔"۔۔۔ "نو... شی اِز ناٹ... شی اِز ناٹ چیٹنگ اون یاحان" اسکے الفاظ حلق میں پھنستے جارہے

تھے۔"وہ منظر جھوٹا تھا پلوشہ نے بے وفائی نہیں کی۔ موت اسے لینے آئی تھی وہ اکیلی جانا چاہتی تھی اسلئے خود پر بے وفائی کا ٹھپا لگوا کر وہ یاحان کو زندگی بخش کر چلی گئی"وہ کمرے کا منظر نظروں کا دھوکہ تھا جسے میں نے اور حازق بھائی نے بچھایا تھا۔ اور یہاں عزہ کو لگا مغل ایمپائر کا ملبہ اسکے سر پر آن گرا ہے وہ سناٹوں کی زد میں تھی۔ اینارہ کے آنسو متواتر بہہ رہے تھے وہ خود کو بولنے لائق بنا رہی تھی عزہ ششدر کھڑی تھی۔"تم سب نے یاحان کو دھوکہ دیا ہے اسکے لب پھڑپھڑائے۔"۔۔۔ نہیں ہم نے اسے مرنے سے بچایا ہے۔ وہ روتے ہوئے نفی کرتے بولی۔ پلوشہ کو لاسٹ سٹیج برین ٹیومر تھا وہ لاعلاج تھی وہ مرنے والی تھی تم جانتی ہو عزہ یاحان اسے دیوانوں کی طرح چاہتا تھا اس لڑکی کے عشق نے ایک پلے بوائے کو عیاشیوں سے نکال کر نماز اور تہجد تک کا سفر کروایا تھا۔ اسے اللہ کے قریب کیا تھا۔ میرا بھائی مر جاتا اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ اسکی پلوشہ مرنے والی ہے وہ آج اگر جی رہا ہے تو اس ضد میں کہ وہ اسے دیکھانا چاہتا ہے یاحان عاظمی پلوشہ کی بے وفائی کی بعد بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ جس پلوشہ خانم سے نفرت کی ضد میں وہ جی رہا ہے وہ تو صدیوں پہلے منوں مٹی تلے سو چکی ہے۔ پلوشہ جانتی تھی یاحان اسکی موت کا صدمہ برداشت نہیں کر سکے گا۔ وہ اسکے ساتھ ہی مر جائے گا مگر وہ اسے زندہ رکھنا چاہتی تھی وہ خود غرض نہیں تھی اسکی محبت پاک تھی جب اسے کوئی راستہ

نہیں ملا تو اسنے نفرت کا راستہ چن لیا۔ اسکے کہنے پر ہم نے یاحان کو اس فلیٹ میں بھیجا تھا جہاں وہ کسی لڑکے کے ساتھ تھی پلوشہ شادی کا کہہ کر دوبئ چلی گئی۔ اور پھر وہ کبھی واپس نہیں آئی۔ مگر وہ جھوٹ تھا یاحان اس رات ٹوٹ گیا تھا وہ زندہ لاش بن گیا تھا۔ لوگ موو اون کر جاتے ہیں مگر وہ نہیں کر سکا۔ وہ صدمے میں تھا مگر سوالوں کے جواب کیلئے وہ واپس آیا تھا مگر پلوشہ کی نفرت اور فریب کے دکھاوے نے اسے ایسی گہری کھائی میں دھکیلا وہ واپس کبھی لوٹ ہی نہیں سکا۔ میرا بھائی زندہ تو ہے مگر صرف سانسوں کی آواز آتی ہے وہ زندگی کے دن پورے کر رہا ہے وہ اسے جی نہیں رہا کیونکہ جسکے ساتھ وہ جینا چاہتا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ وہ فرش پر بیٹھی زارو قطار رو رہی تھی۔

دکھ لفظ صرف لکھنے اور سننے میں مختصر لگتا ہے مگر اسکے پیچھے پوشیدہ داستانیں سننے اور لکھنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایسی داستانیں دل دہلا دیتی ہیں۔ عزہ کی پلکوں میں جنبش ہوئی اسنے یاحان کو دیکھنا چاہا جو وہاں نہیں تھا۔

"صدیاں گزر گئیں ہیں... پلوشہ کے بعد میں نے یاحان کی آنکھوں میں وہ دیوانگی امیمہ شاہ کیلئے محسوس کی ہے۔" مگر میں یہ بھی جانتی ہوں وہ اپنی محبت کا اعتراف کبھی نہیں کرے گا۔

زندگی کے پہلے عذاب کم تھے کیا، جو محبت بھی ہوئی تو یک طرفہ۔ وہ دونوں خاموشی سے آنے والے وقت کو سوچ رہی تھیں۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سب ناشتہ کر کے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے جہاں کافی دیر سے ان سب کی ایک میٹنگ چل رہی تھی جو ابھی ابھی برخاست ہوئی تھی۔ "سب سے بڑا مسئلہ اسے اس مغل ایمپائر سے باہر لانے کا ہے وہ کیسے ہو گا۔"۔۔۔ نتاشا اور سنو وائیٹ شاپنگ کا پلان بنائے گئی۔ یحییٰ نے انہیں دیکھتے تفصیلاً بتایا۔ "مجھے ایک بات بتاؤ یحییٰ اتنے شاندار آئیڈیاز تمہارے دماغ میں آتے کیسے ہیں" نتاشا جل کر بولی۔ ایسے پلانز کیلئے بندے کو یحییٰ میر ہونا چاہیئے اور کوئی کوالٹی نہیں۔ کیا شاہانہ انداز تھا۔ وہ سب بس اسکی شکل دیکھ کے رہ گئے کیونکہ اسکے اتنے کونفیڈنٹ جواب کے انکے پاس کوئی جواب نہیں رہا تھا۔ عزہ نے انکے پلان کو سنتے جیسے تیسے سکندر کو منایا تھا اور وہ سب تیاری پکڑتے باہر پورچ کی طرف آئے تھے۔ آپ جانتی ہیں ناں اگر یہ جھوٹ ہوا تو بھائی مجھے زندہ زمین میں اتار دیں گئیں۔ "اللہ کرے وہ اپنی زندگی میں ایسا ایک نیک کام کر لیں۔" ساتھ سے گزرتے یحییٰ نے فٹ سے یاحان کی بات پر امین کا ٹھپا لگایا تھا۔ "اسکی عادت ہے بکواس کرنے کی تم برا نہیں ماننا۔ عزہ نے یحییٰ کی پشت کو گھورتے اسے

کہا"۔۔۔"اٹس اوکے مجھے بھی عادت ہے ایسے بکواس اکثر سنتا رہتا ہوں" اسنے بھی فوراً حساب برابر کیا۔ بھابھی سکندر بھائی نے منع کیا... ابھی اسکے آگے لفظ حان کے منہ سے نکلتے اسکی نظر اینٹرنس پر گئی وہ فوراً سے باہر کی طرف بھاگا تھا اسے دیکھ عزہ بھی اسکے پیچھے گئی تھی۔

وہ بات عزہ سے کر رہا تھا مگر نظریں بار بار باہر اضطرابی کیفیت میں کھڑی امیمہ کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ جو آسمانی رنگ کے گھٹنوں تک آتے فراک میں ملبوس کندھوں کے گرد شیفون کا جالی دار ڈوپٹہ لپیٹے کچھ پریشان سے کھڑی تھی اسکی پریشانی کا راز جب معلوم ہوا تو یاحان فوراً سے اسکے پاس آیا۔ آپ یہ رکھ لیں..؟ اسنے اپنی شال آگے بڑھائی۔ وہ بھاری آواز پر چونک کر سنبھلی۔ پیچھے دیکھا وہ نظریں جھکائے سائیڈ پوز میں کھڑا اپنی شال اسے پیش کر رہا تھا۔ "مجھے نہیں چاہیئے۔" لہجہ تلخ تھا۔ وہ پورچ کی طرف جا رہی تھی جب دیوار کے ساتھ سے گزرتے ٹوٹی کیل کی نکیلی نوک اسکے پشت کی طرف سے بازو کے کپڑے سے الجھی۔ پشت سمیت بازو کا کپڑا بھی بری طرح چاک ہوا امیمہ سٹپٹائی اندر ملازم ہی ملازم تھے وہ اس جالی دار ڈوپٹے سے خود کو کور کرنے میں ناکام ہو رہی تھی اسلئے عزہ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی موبائل بھی نتاشا کے پاس تھا وہ بے بس سی ہوئی دیوار سے لگی کھڑی تھی یاحان کو وہاں دیکھ اسکے اندر غصے کے ابال اٹھنے لگے۔۔۔ میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی مدد نہیں چاہیئے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"دھوکے باز انسان سمجھ کر نہیں ایک مسیحا سمجھ کر میری مدد قبول کر لیں، اپنا آپ اس سے ڈھانپ لیں۔" وہ انتہائی پر سوز دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا۔ امیمہ جھٹکے سے شال پکڑتی اسے اوڑھ کر بغیر کچھ کہے وہاں سے ہٹ گئی یا حان کچھ لمحے وہی اسکے احساسِ حصار میں بندھا کھڑا رہا۔ پھر باہر کی طرف آیا۔

وہ عزہ کے ساتھ واپس آئی اب اسنے شہد رنگ کا فراک ملبوس کر رکھا تھا جو اسکی گوری رنگت پر خوب جچ رہا تھا۔ وہاں چھ گاڑیاں کھڑی تھیں وہ سب سے پہلی گاڑی کے نزدیک گارڈ کے ساتھ کھڑا تھا امیمہ اسکی طرف آئی۔ "آئندہ میری مدد کرنے مت آیئے گا"۔۔۔ میں نے آپ کی مدد نہیں کی۔ میں عورتوں کی عزت کی حفاظت کرتا ہوں۔ وہ ہمیشہ اسے لاجواب کرتا تھا۔ امیمہ اسے ایک پل کو دیکھ کر پلٹ آئی وہ نہیں چاہتی تھی یحییٰ اور وہ پھر سے اسکی وجہ سے الجھیں۔ مغل ایمپائر سے گاڑیاں باہر نکلی۔ پہلی میں ڈرائیور یا حان تھا جسکے ساتھ عزہ اور بیک سیٹ پر امیمہ اور عفاف تھیں۔ دوسری گاڑی میں ڈرائیور اینارہ تھی جس کے ساتھ نتاشا فرنٹ سیٹ پر احمر اور یحییٰ بیک سیٹ پر تھے۔ باقی کی چار گاڑیوں میں دو گاڑیاں انکے آگے اور دو انکی گاڑیوں کے پیچھے تھیں جس میں گارڈز اسلحے سے لیس انکی حفاظت کیلئے دستور تھے۔ وہ ابھی ابھی اپنا کام تمام کر کے آیا تھا کچھ ڈیٹیلز تھیں جنہیں آگے بھیجنا تھا انگلیاں لیپ ٹاپ پر تیزی سے چل رہی تھیں۔ کچھ یاد آنے پر اسنے موبائل اٹھا کے دیکھا گرفت سخت ہوئی

ماتھے کی نسیں ابھر آئی تھی۔"معلوم نہیں یہ لڑکی مجھے سیریس کیوں نہیں لیتی"اسنے غصے میں ٹیبل پر پڑا پیپر ویٹ اٹھا کے فرش پر پٹخا۔نمبر ڈائل کیا جو کہ اگلی ہی بیل پر ریسیو کر لیا گیا۔"کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے حان جانتے بھی ہو دشمن ہماری تاک میں بیٹھے ہیں اور تم میری بیوی کو مال گھمارہے ہو۔"وہ ایک ہی سانس میں دہشت زدہ سا غرایا۔یاحان نے کان سے لگایا موبائل دیکھ کر ساتھ بیٹھی عزہ کو دیکھا جس نے مسکراتے کان پکڑا تھا۔مطلب وہ جھوٹ بول کر آئی تھی۔"ایم سوری بھائی مگر وہ بھابھی کے سسرال والوں نے ضد کی۔"۔۔۔میں تمہاری بھابھی کے سسرال والوں کو جہنم رسید کر دوں گا یاحان عاظمی اگر میری بیوی پر ایک خراش بھی آئی۔اب کے اسنے تھوک نگلتے فرنٹ مرر میں پیچھے بیٹھی امیمہ کو دیکھا پھر عزہ کو۔"بھائی میں بھابھی پر ایک خراش بھی نہیں آنے دوں گا آپ میرا یقین کریں۔"عزہ سر اثبات میں ہلاتے بچوں جیسے اسکی تائید کر رہی تھی مگر مجال تھی جو زبان سے ایک لفظ ادا ہوا ہوتا۔سکندر کو جیسے تیسے مطمئن کر کے وہ کال رکھ چکا تھا گاڑیاں استنبول کے سب سے مشہور"مال آف استنبول"کے سامنے رکیں تھیں۔وہ استنبول کا معروف ترین اور انتہائی خوبصورتی اور نفاست سے مزین کیا گیا سب سے بڑا مال تھا جو استنبول کو مشہور کرنے کا باعث بنتا تھا۔گاڑیاں رکیں تو سب ایک ہی جست میں گاڑی سے اترے۔چار گارڈز ینگ پارٹی کے ارد گرد محتاط کھڑے

تھے جبکہ باقی کے گارڈز ان سے دوری پر مشتمل تھے۔وہ سب ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔تم جانتی ہو نا تم نے کیا کرنا ہے.؟۔۔۔"امیمہ نے یحییٰ کو دیکھتے سر اثبات میں ہلایا۔"۔۔۔مجھے یہ سب اتنا آسان نہیں لگ رہا یحییٰ انہیں دیکھو وہ کیسے چیل جیسی نگاہیں لیے عزہ کو دیکھ رہے ہیں جیسے وہ انکا کھانا ہو اور انہیں اپنے کھانے کی حفاظت کرنی ہے۔"تاشی میڈم اگر آپ نیگیٹو نہیں سوچیں گئی تو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔"احمر نے اسے گڑ کھا۔"مجھے تو اس وقت کا سوچ کے ڈر لگ رہا ہے جب آپی کو معلوم ہو گا کہ ہم انہیں جھوٹ بول کر یہاں لائیں ہیں"عفاف کے جملے پر ان سب کو چپ لگ گئی۔ہم بلیک روز کو یہاں نہیں چھوڑ سکتے عفاف تم نہیں جانتی اس گینگسٹر نے بڑے پاپا کو کیا دھمکی دی تھی کہ اگر انہوں نے عزہ تک آنے کی کوشش کی تو وہ انہیں نقصان پہنچائیں گئیں۔یحییٰ رازدانہ انداز میں کہتا ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا جبکہ باقی سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔حاذق نے ڈیڈ سے ایسا کیوں کہا یحییٰ..؟اپنے عقب سے عزہ کی آواز پر ان سب کو یحییٰ کی کارستانی سمجھ میں آئی تھی۔۔کیونکہ وہ تمہیں یہاں رکھنا چاہتا ہے ہمیشہ کیلئے..!جواب احمر نے فوراً دیا۔"تو تم سب مجھے دھوکے سے یہاں لائے تاکہ مجھے پاکستان لے جاؤ۔"عزہ نے ان پر نگاہ ڈالی۔وہ تینوں سر جھکا گئیں کیونکہ وہ یحییٰ کے اس پلان میں حصہ دار نہیں بننا چاہتی تھیں وہ عزہ کو سکندر سے بدگمان کر کے نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

لے جانا چاہتی تھی۔۔یہ سب جھوٹ ہے عزہ یحییٰ جھوٹ بول رہا ہے سکندر نے بڑے پاپا سے ایسا کچھ نہیں کہا۔عزہ کی آنکھوں میں ہلکورے لیتا نادیدہ غم اور چہرے پر ابھرتے کربناک تاثرات وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی نتاشا جانتی تھی جب تکلیف اپنے پیاروں کے ہاتھوں ملتی ہے تو انسان کو صرف تکلیف نہیں ہوتی وہ ٹوٹ بھی جاتا ہے وہ اپنے مقصد میں کامیابی کیلئے عزہ کو ٹوٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے نتاشا کیوں تم ہر بار میرے خلاف جا رہی ہو۔یحییٰ غرایا۔"میں عزہ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی یحییٰ۔رخ موڑے بے بسی سے کہا"میری نظروں سے غائب ہو جاؤ نتاشا ورنہ میں کچھ الٹا کر دوں گا وہ شدتِ ضبط سے چیخ پڑا۔یحییٰ کے اس قدر غصے پر وہ سب ششدر تھیں۔اور تم اسنے عزہ کو پکارا جو گم سم سی کھڑی تھی۔"کچھ گھنٹوں تک بڑے پاپا اور باقی سب یہاں پہنچ جائیں گئیں اگر چلنا ہو تو ہمارے ساتھ آجانا ورنہ زندگی میں مجھ سے کبھی ہمکلام مت ہونا"وہ کہہ کر مال میں گھس گیا۔اسے میں دیکھتا ہوں آپ سب پریشان نہیں ہوں۔احمر بھی اسکے پیچھے گیا۔شکریہ نتاشا آپی اگر آپ سچ نا کہتی تو میں حازق سے ناراض ہو جاتی۔"آپی ناراضگی کو چھوڑیں مجھے کہیں چھپائیں طہ بھی یہاں آرہے ہیں وہ مجھے مار ڈالیں گئیں"عفاف کی خوف میں ڈوبی آواز ابھری تو وہ سب اپنا سر پکڑ گئیں۔ارے کچھ نہیں کہتے طہ بھائی وہ بہت سویٹ ہیں۔"مگر میرے لئے جلاد ہیں وہ آپ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سمجھ نہیں رہیں۔وہ رو دینے کو تھی"۔۔۔اب اتنی بہادری دیکھا کے آگئی ہو تو اتنی بہادری سے اسکا سامنا بھی کر لو گئی تم مجھے یقین ہے۔امیمہ اسے ساتھ لگائے لے گئی عزہ خوش تھی وہ ایک مہینے بعد اپنے ڈیڈ سے ملنے والی تھی۔یاحان اور ایناره بھی انکے ساتھ اندر گئے تھے۔اسنے چیئر کی پشت پر رکھا کوٹ اٹھا کے پہناوہ نکلنے کی تیاری کر رہا تھا تبھی مرات صاحب اندر آئے۔اسے غصے میں دیکھ کر وہ کچھ لمحے سوچ میں پڑ گیا آگے آئے یا واپس چلا جائے۔اب آگئے ہو تو اندر بھی آجاؤ۔اسنے سرسری سی آواز میں کہا۔میں یہاں مبارکباد دینے آیا تھا آخر کو تمہارا صدیوں کا خواب آج پورا ہو گیا تم نے حرب فجار کے آخری کالے دھندے کے ذریعے کو بھی ٹھپ کر دیا۔"جب دشمنی شروع کی تھی تو اسے ایک دن مکمل بھی کرنا تھا مرات صاحب۔وہ مسرور سا بولا"دشمنی نہیں اس لڑکی کی محبت تم سے یہ سب کروا رہی ہے۔وہ ہنس کر بولا۔ویسے ایک سوال پوچھ سکتا ہوں اگر تم غصے میں نہیں ہو تو..کچھ انچ کی دوری بناتے ملاخط کیا گیا۔جی۔۔۔حاذق نے ہنکار بھرا۔وہی کیوں...عزہ آریان ملک ہی کیوں.؟

موبائل میں مصروف سکندر کے ہونٹوں کے کنارے گہرے ہوئے تھے۔

میں راستہ ہوں اور وہ اس راستے کی منزل۔۔۔میں سات سمندر

دور بھی چلا جاؤں پھر بھی گھوم پھر کے اسکے پاس ہی آؤں گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیونکہ وہی میری طے شدہ منزل ہے۔وہ ایک جذب سے بولا۔

اتنا عشق کیسے ہو گیا..؟وہ گردن میں ہاتھ پھیر کر مسکرایا۔آنکھوں کے سامنے عزہ کا خوبصورت عکس لہرایا۔جب کوئی آپ کے عشق میں خدا سے باتیں کرنے لگے تو اسکے عشق میں فنا ہونا پڑتا ہے۔کیونکہ یہ لازم ہو جاتا ہے۔آہ آپ کا عشق اور یہ معنی خیز باتیں ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔۔عشق کرنا آسان بھی تو نہیں ہے ناں مرات صاحب۔وہ کوٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔"کسی کی محبت میں گرفتار ہو جانا صرف آسان ہوتا مگر جب وہ عشق کے مقام پر پہنچتا تو کئی عذاب اپنی جان پر جھیلنے پڑتے ہیں"کئی باتیں جو آپ کو اندر ہی اندر سے ختم کر دیتی ہیں دماغ پر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔اسے عزہ کی نماز والی باتیں یاد آرہی تھیں۔کئی ایسے نقش جو کبھی مٹ نہیں پاتے۔اسے عزہ کا پر نور چہرا یاد آیا۔"جدائی کا خوف... سرد و سپاٹ آواز ابھری اسے لفظ آزمائش یاد آیا"۔۔۔"جس کے عشق میں تم پاگل ہو وہ تمہارے عشق میں پاگل ہیں تو جدائی کا خوف بے معنی ہے۔"وہ گہرا مسکرایا۔سکندر نے پانی کا گھونٹ بھرا۔۔"جس کے عشق میں... میں دیوانہ ہوں وہ کسی اور کے عشق میں مبتلا ہے اور جس کے عشق میں وہ فنا ہے وہ اللہ کی ذات ہے۔تو اس سے بھلی بات اور کیا ہو سکتی ہے تمہارے لئے۔سکندر نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔وہ جس کے عشق میں فنا ہیں وہ عشقِ حقیقی ہے۔تم خوش نصیب ہو جسکو ایسی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بیوی ملی ہے۔ "میں خوش نصیب کیسے ہوں.؟" چہرے پر الجھن واضح تھی۔ مرات صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ دھرا۔ "سکندر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کیلئے راحت کا باعث ہوتے ہیں۔ مرد نے عورت کو بنایا...ناں ہی عورت نے مرد کو بنایا یہ صرف وہ ذات ہے جسنے انسان کی راحت کیلئے اس جوڑے کی تخلیق کی "تمہاری خوش نصیبی یہ ہے کہ جس نے اسے تمہارا سکون بنایا وہ اس ذات کی گرویدہ ہے۔ وہ تمہاری محرم ہے تمہارے لئے اعزازِ فخر ہے۔ مگر کیا وہ بھی اس کیلئے اعزازِ فخر ہے..؟ دل نے اگلے ہی لمحے سوال کر ڈالا۔ سکندر نے کھینچ کر ٹائی کی ناٹ کھولی۔ عجیب سی بے چینی طاری ہو رہی تھی۔ "میں چلتا ہوں ابراہیم کی آج سالگرہ ہے اسنے جلدی آنے کو کہا تھا۔ وہ مسکرا رہا تھا" کتنے سال کا ہو گیا ابراہیم..؟" تین سال کا.." سکندر غائب دماغی سے اسے مصافحہ کرتا خود بھی باہر نکل آیا۔ ابھی وہ کچھ ہی دوری پر تھا موبائل بجا۔

وہ سب اسوقت مال میں شاپنگ کر رہے تھے یحییٰ نے ٹھان لی تھی وہ عزہ کو کسی بھی صورت ساتھ لے کے جائے گا۔ وہ سب سے الگ تھلگ شاپنگ کر رہا تھا جبکہ وہ سب اینارہ کے ساتھ تھیں یا حان انکے پیچھے چلتا پیروی کر رہا تھا۔ انہیں وہاں تقریباً گھنٹہ ہونے والا تھا امیمہ کو اپنے پیروں میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا وہ سب اسوقت مال کے تھرڈ فلور پر تھے جو فور فلور پر مشتمل تھا امیمہ فوڈ کورٹ دیکھتی

وہی رکھی چیئر پر بیٹھ گئی۔ باقی سب فرسٹ فلور پر تھے۔ وہ وہاں یاحان کے گارڈ کے ساتھ تھی۔ موبائل میں مصروف اسنے گردن موڑی جہاں سے لڑکی کی آواز آرہی تھی اسنے گردن واپس موڑلی۔ لڑکی کی آواز اب بھی اسکے کانوں میں پڑرہی تھی جو ساتھ بیٹھے لڑکے کو کسی بات کی مسلسل نفی کررہی تھی مگر وہ شاید اپنی بات باضد تھا وہ دونوں ترکش تھے امیمہ کو انکی باتیں سمجھ میں نہیں آرہی تھی مگر ٹون وہ باخوبی سمجھ چکی تھی اس لڑکی کی نم آواز اسکے کانوں میں پڑی تو اسنے دوبارہ پیچھے دیکھا وہ لڑکا اسکا کا بازو پکڑے اس سے غصے بھرے تاثرات میں بات کررہا تھا وہ سہمی سی بیٹھی تھی امیمہ کو لمحہ بھر اپنا خیال آیا بے ساختہ اسنے ہاتھ میں پکڑا ٹشو اسکے لڑکے کے منہ پر دے مارا۔ زیادہ فاصلے نہیں تھا وہ لڑکے کے منہ پر لگا اسنے امیمہ کی طرف دیکھا۔ امیمہ نے اشارے سے اسے ہاتھ چھوڑنے کا کہا۔ جواباً وہ غصے سے اسکی طرف آیا۔ امیمہ بھی کھڑی اسکا انتظار کرنے لگی ابھی وہ اس تک پہنچ کر اسے چھوتا اور امیمہ کوئی رد عمل دیتی ہوا کی تیزی سے ایک مضبوط دیوار اسکے اور لڑکے کے درمیان حائل ہوئی تھی۔ یاحان کی چٹانی پشت سے اسکا سر ٹکرایا۔ اسنے آگے ہو کر اسے دیکھا جو اس لڑکے کا گریبان پکڑے ترکی میں اس سے بات کررہا تھا امیمہ کو پہلی بار کوئی شخص ترکش بولتا ہوا اتنا پرکشش لگا تھا۔ ایک بات سے وہ انکاری نہیں تھی وہ اسکی تب بھی ڈھال بنا تھا جب یحییٰ نے اسکا دل توڑا تھا اور اب بھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جب اسنے خود اسکا یقین توڑا تھا وہ شخص منہ موڑ کے چلا کیوں نہیں جاتا تھا یہ بات سمجھ سے باہر تھی۔وہ تقریباً دس منٹ بعد مسئلہ ختم کرتے مڑا وہ اسکے دائیں سائیڈ پر کھڑی تھی۔"آپ ٹھیک ہیں..؟ لہجے میں فکر تھی"۔آپ میری مدد کرنے نہیں آیا کریں..!۔۔"میں اپنی مدد کرنے آتا ہوں۔وہ ہولے سے بولا"مگر امیمہ آگے جا چکی تھی۔وہ اب انکے ساتھ ہی فرسٹ فلور پر شاپنگ کر رہی تھی۔اسنے سرخ رنگ کا کیپوئل ساڈریس ساتھ لگایا ہوا تھا۔"یہ رنگ آپ پر اچھا لگے گا۔"امیمہ نے اس بار مڑنے کی زحمت نہیں کی۔"مجھے اس رنگ سے نفرت ہے۔اسنے وہ واپس رکھ دیا"۔۔۔میری موجودگی سے نفرت ہے میری تعریف کی گئی چیز سے بھی نفرت ہے اب اس سرخ رنگ سے بھی نفرت۔وہ دوبدو بولا۔"مجھے آپ سے بھی نفرت ہے۔"۔۔میں اسی قابل ہوں۔ترکی بہ ترکی جواب دیا گیا۔وہ بغیر کچھ کہے آگے چلی گئی۔یاحان اسکے پیچھے آیا۔"آپ کیوں میرے پیچھے آرہے ہیں.؟"امیمہ نے پلٹ کر غصے سے استفار کیا۔یاحان نے ٹھہرتے سر کھجایا نظریں اٹھائی پھر گرا دیں۔"وہ...وہ بولتے رک گیا"۔۔"مجھے میرا موبائل واپس چاہیئے جو کچھ دیر پہلے آپ نے غلطی سے لے لیا۔یہ تو امیمہ شاہ بھی جانتی تھی وہ موبائل اسنے چورایا تھا غلطی سے نہیں لیا تھا مگر یاحان عاظمی اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ دونوں کچھ فاصلے پر کھڑے تھے۔امیمہ کا چہرا اپنی کارستانی پر سرخ پر گیا۔

"آپ کا موبائل میں نے چوری کیا تھا اسنے موبائل دیتے دھیرے سے سچائی بیان کی"۔۔۔"آپ کر سکتی ہیں۔اسنے بھی دھیمے لہجے میں کہا"امیمہ کا دل کیا وہاں سے بھاگ جائے اسکی خوبصورتی جانلیوا تھی اس پر اسکی سرگوشیاں اسے مزید کنفیوز کیا کرتی تھیں وہ اس شخص کے آس پاس کم ہی ٹِک پاتی تھی۔ ایک پلان اور فیل ہو گیا موبائل چھپا کر اسنے آف کر دیا تھا تا کہ جب عزہ یہاں سے جائے تو وہ سکندر کو کانٹیکٹ نا کر سکے۔مگر افسوس اب کی بار بھی وہ ہار گئے۔

وہ تقریباً پینتالیس منٹ سے ہاسپٹل کے سرد خانے میں موجود تھا اس سرد خانے نے جیسے اسے خود میں جکڑ لیا تھا صرف قدم ہی نہیں آسکی سانسیں بھی ایسا لگ رہا تھا سرد ہو رہی ہیں اتنی بھاری کے دل پر بوجھ بن رہی ہوں۔دماغ پھٹ رہا تھا اسکی سرد نظریں سامنے سٹریچر پر مردہ پڑے مرات صاحب کے وجود پر ساکت ہو چکی تھیں۔"مجھے آج جلدی جانا ہے ابرہیم کی برتھڈے ہے اسنے کہا تھا ڈیڈ جلدی آجایئے گا"۔۔۔سکندر کا دل چاہ رہا تھا دنیا کو تہس نہس کر دے۔ایک اور بیٹے کے نصیب میں باپ کی جدائی قدم رکھ چکی تھی ابراہیم مرات اب دوسرا سکندر بننے والا تھا۔اسے اس چھوٹے سے بچے میں اپنا بچپن نظر آرہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ بس رویا نہیں تھا ورنہ دل غم کی شدت سے پھٹ چکا تھا وہ آدھی موت مر گیا تھا۔ موبائل نے سرد خانے میں پھیلے سکوت کو توڑا وہ بنا چاپ کیے باہر آیا بغیر نمبر دیکھے موبائل کان سے لگایا۔

حرب فجار کی طرف سے اپنی بربادی کا پہلا تحفہ کیسا لگا ڈارک آؤل..؟ سکندر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔ بلکل مرات کی طرح تمہارے ان نقلی بہن بھائی کا بھی خاتمہ کروں گا۔ تم نے میرے خلاف جا کر بہت غلط کیا ہے سکندر تم اس لڑکی کے عشق میں دیوانے ہو کر مجھے ہی کاٹنے کو پر تولو گئے اگر مجھے معلوم ہوتا تو سب سے پہلے اس لڑکی کا تڑپا تڑپا کر مارتا۔ اسکی آنکھیں حد درجے سرخ ہو رہی تھیں۔ یہ پہلا تحفہ اسکے بعد دوسرے تحفے کیلئے تیار رہنا پھر آخری تحفہ تمہاری بیوی مگر اسے اتنی جلدی موت نہیں دوں گا اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گا وہ بھی تمہارے سامنے۔ وہ شیطانی ہنسی ہنسے جا رہا تھا۔

"Challenge Accepted" سکندر کے دو لفظوں نے حرب فجار کی زبان پر بریک رکھا تھا آواز جتنی دھیمی لہجہ اتنا ہی آتش برپا تھا

اسنے مزید کچھ نہیں کہا تھا۔ وہ ایک بار پھر اندر گیا اور مرات صاحب کو دیکھ کر باہر چلا آیا۔ "میں تمہاری موت کا بدلہ ضرور لوں گا مرات۔ انکھوں میں نمی کی پریت چڑھنے لگی"

یاحان باہر سے واپس آرہا تھا امیمہ اور نتاشا کو ادھر ادھر پریشان سی صورت لیے بھاگتے دیکھ وہ تیزی سے انکی طرف آیا۔

یاحان عزہ آپی نہیں مل رہیں۔وہ اسے دیکھتے باقاعدہ رونے لگی۔

آپ۔۔آپ پلیز روئیں نہیں مجھے بتائیں بھابھی کس کے ساتھ تھیں۔

وہ میرے ساتھ تھی ڈریس ٹرائے کرنے کیلئے چینجنگ روم کی طرف گئی میں مرسلین کی کال سننے کیلئے باہر آئی تھی واپس گئی تو وہ وہاں نہیں تھی۔نتاشا کا پور پور خوف میں ڈوبا ہوا تھا۔اگر عزہ کو کچھ ہو گیا یہ سوچ ہی سوہانِ روح تھی وہ سب پورا مال چھاننے کے بعد ایک جگہ جمع تھے۔ایناره اسکے لاکٹ کے ذریعے لوکیشن ٹریس کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو فلحال ایرر دیکھ رہی تھی۔"ڈیم اسے بھی ابھی موت پڑنی تھی ایناره نے غصے کی زیادتی سے چیئر کو زوردار کک ماری"۔۔دیکھ لیا آپ سب نے اپنی ہٹ دھرمی کا نتیجہ۔وہ ان سب کو دیکھتے غصے سے پھنکاری۔کم آن اینی یہ سب ان باتوں کا وقت نہیں ہے حان نے اسے قابو کرنا چاہا۔"ہاں تم یہی کہو گئے حان مگر میری کوئی مجبوری نہیں ہے میں آپ سب کو کلئیر بتا رہی ہوں اگر عزہ پر ایک خراش بھی آئی اور اسکی وجہ سے میرے بھائی کو ذرا سی بھی

تکلیف پہنچی تو میں آپ سب کو پہلی فرصت میں اس دنیا سے روانہ کروں گئی۔" وہ یحییٰ کو تند ہی سے دیکھتی ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔ امیمہ اور عفاف روتے بے حال ہو رہی تھیں۔ احمر گارڈز کے ساتھ سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کر رہا تھا۔ آپ پلیز انہیں ایمپائر واپس لے جائیں۔ ہم یہاں سب سنبھال لیں گئیں۔ حان نے نتاشا کو دیکھتے ادب سے کہا۔ وہ سر ہلاتی انہیں لیے وہاں سے نکل آئی۔ پیچھے یحییٰ احمر اور وہ دونوں عجیب قسم کے وسوسوں اور فکروں میں ڈوبے کھڑے تھے۔ یحییٰ کو رہ رہ کے خود پر غصہ آرہا تھا۔ یاحان یہ دیکھو عزہ کے ساتھ یہ کون لوگ ہیں.؟ یاحان احمر کی آواز پر وہاں آیا۔ "شٹ جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا عزہ بھابھی کو حرب فجار کے بندے لے کے گئے ہیں" وہ زیرِ لب بولا۔ اینارہ کارواں رواں خوف میں ڈوبا تھا سکندر اپنا آپ بھی قانون کے حوالے کر چکا تھا صرف حرب فجار کو سزا دلانے کیلئے پولیس فورس اسکی تاک میں تھی ایسے میں عزہ کا اسکے پاس ہونا انکی سب سے بڑی شکست تھی۔

اب ہم کیا کریں گئیں حان..؟۔۔۔ ہم عزہ بھابھی کو لینے جائیں گئیں

اسنے موبائل آف کرتے پاکٹ میں رکھا۔ "مگر بھائی..." ... عزہ بھابھی کو صحیح سلامت لے آئیں پھر انہیں بتادیں گئیں۔ وہ جس کام کو اتنا آسان سمجھ رہا تھا وہ ان سب کی زندگی میں ایک نیا طوفان برپا کرنے والا تھا۔ "میں بھی ساتھ چلوں گا۔۔۔ اور میں بھی" احمر کے بعد یحییٰ کی بھی آواز ابھری۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"ایسے نہیں دیکھو یہ سب میری وجہ سے ہوا میں عزہ کو واپس لاؤں گا پھر اپنے ساتھ پاکستان لے کے جاؤں گا"۔۔۔اسکے آخری جملے پر ان تینوں نے سر پیٹ لیا۔وہ ابھی بھی اپنی ضد پر اڑا تھا۔

وہ اس کمرے کی واحد دیوار تھی جو شیشہ گیر تھی جسکے آر پار بآسانی دیکھا جا سکتا تھا مگر وہ کمرا اتنی اونچائی پر تھا کہ نیچے دیکھنے کیلئے بھی پانچ منٹ غور کرنا پڑتا پھر بھی زمین کا منظر صاف دیکھائی دینا ناممکن تھا البتہ وہ سامنے موجود بڑی بڑی بلڈنگ کو ضرور دیکھ رہی تھی اسنے گلاس وال کو توڑنے کی کوشش میں کمرے کا حشر نشر کر دیا تھا اس کمرے کی کوئی بھی چیز اپنی جگہ پر سلامت نہیں تھی ابھی وہ رخ پھیرے باہر کے منظر کو دیکھ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی شہزادی کو دیو نے ایک اونچے قلعے میں قید کر لیا ہو اور وہ بے بسی کی مورت بنی کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔کمرے کا دروازہ کلک کی آواز سے باہر کی طرف کھلا۔عزہ نے بے ساختہ قدم پیچھے لئے مگر کمرے میں آنے والی ہستی کو دیکھ اسکے جسم میں شرارے پھوٹنے لگے بے اختیار ہی اسنے سائیڈ ٹیبل سے لیمپ اٹھا کے حرب فجار کی طرف پھینکا جو نیچے جھک گیا مگر اسکے بعد کھڑے بادشاہ کے منہ پر وہ اتنی زور سے بجا کہ اسکی ساری بادشاہت پل میں زمین بوس ہو گئی۔"ناٹ بیڈ سکندر کی بیوی ہو اتنے کی امید میں تم سے کر سکتا ہوں"۔۔۔میرے قریب آئے تو میں یہ بتانے میں دیر نہیں کروں گئی کہ میں بیٹی کس کی ہوں حرب فجار۔وہ غصے سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تلملائی خوف تو جیسے اسے چھو کے بھی نہیں گزرا تھا یہی بات تو حرب فجار کو طیش دلا رہی تھی وہ اسے روتا سسکتا دیکھنا چاہتا تھا تاکہ جب سکندر اسے ٹوٹا بکھرا دیکھے تو اسے بھی تکلیف ہو۔ پھر شیطانی دماغ کی بتی جلی وہ آج ایک تیر سے دو شکار کرنے والا تھا۔ "کیوں لائے ہو مجھے یہاں... آخر کیوں تم ہماری زندگی کے ولن بنے ہوئے ہو"... ولن کا کردار تو تمہارے شوہر نے ادا کیا ہے لڑکی مجھے دھوکہ دے کر وہ میرے ہی خلاف پولیس کو ثبوت دے کر آیا ہے۔ اسکی بات اچکے وہ پھنکارا۔

عزہ کے ہونٹوں پر دل جلا دینے والی مسکراہٹ ابھری۔ "مجھے میرے شوہر سے ایسی ہی بہادری کی امید تھی" مگر اب نہیں رہے گئی وہ بھی مغروریت سے بولا۔ عزہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

کمرے میں ملجگہ سا اندھیرا پھیل گیا سامنے بڑی سی دیوار گیر ایل ای ڈی اون ہوئی۔ سکرین پر ایک ہیولا سا نمودار ہوا وہ کسی کانفرنس روم کا منظر تھا جہاں کچھ لوگ بھی موجود تھے مگر ویڈیو پاز تھی وہ زیادہ سمجھ نہیں پائی۔

اگر تمہیں لگتا ہے تم کچھ بھی ایسا ویسا دیکھا کر مجھے حاذق کے خلاف کر دو گئے تو یہ تمہاری خوش فہمی... اسکے باقی کے الفاظ حلق میں ہی دب گئے۔ جلد ہی ویڈیو پلے ہوئی۔ سامنے سربراہی کرسی پر حرب فجار

جبکہ اسکی بائیں سائیڈ بادشاہ اور شہنشاہ بیٹھے اور دائیں سائیڈ بھی کوئی بیٹھا تھا مگر اسکا چہرا دھندلا تھا۔ پھر ایک مانوس سی آواز ابھری اور اس وقت عزہ کا دل چاہا وہ وہاں سے بھاگ جائے ابھی اس میں اتنی سکت باقی تھی۔ پھر ویڈیو آگے بڑھی۔ وہ اپنی جگہ کرسٹل کی مانند کھڑی تھی جبکہ حرب فجار سائیڈ پر رکھے صوفے پر براجمان اسکے ایکسپریشن بغور دیکھ رہا تھا۔ "میں اس لڑکی کیلئے پاکستان جاؤں گا مگر میری ایک شرط ہے۔" اس آواز کو وہ لاکھوں کی آواز میں بھی پہچان سکتی تھی۔ سکرین پر ابھرتے ہیولے کے وجود میں جنبش ہوئی اور اسنے چہرا موڑا ٹھیک سکرین پر نمودار ہوا۔ نا جانے کیوں عزہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ "اگر آپ مجھے اپنی یہ سولہ منزلہ عمارت دیتے ہیں تو میں آریان ملک کی بیٹی آپ کو ضرور لا کے دوں گا"۔۔۔ اور وہ ساکت کھڑا کرسٹل کا وجود پاش پاش ہو گیا آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی رقم تھی اس پل عزہ کا دل وہاں سے بھاگنے کو نہیں چاہا تھا دل نے شدت سے دہائی دی تھی وہ بہری ہوتی اسکے پاس سننے کی صلاحیت نا ہوتی تو آج اسکا دل تکلیف سے تڑپ نہیں رہا ہوتا۔ آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ نکلے۔ اس میں پلکیں جھپکانے کی بھی سکت نہیں رہی تھی۔ "اب بھی ایسے شخص پر بھروسہ کرو گئی جس نے ایک عمارت کے عوض تمہاری ڈیل کی تھی" وہ الفاظ چابک کی طرح اسکے وجود پر برسے تھے۔ وہ ضبط کے آخری مقام پر کھڑی تھی۔

میرا نہیں خیال کوئی بھی لڑکی اپنی عزتِ نفس سے زیادہ ترجیح ایسی دوغلی محبت کو دے گئی۔ تمہارا شوہر تم سے محبت نہیں کرتا اگر آج بھی میں اسے اس شاندار عمارت کی پیشکش کروں تو وہ تمہیں میرے قدموں میں چھوڑ جائے۔ اور اس جملے کے بعد حرب فجار کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے سامنے موجود ایل ای ڈی چھناک کی آواز سے چور چور ہو گئی وہ آواز کانوں میں چبھنے جیسی تھی مگر اسے کیا فرق پڑتا جسکا اپنا وجود کانچ کی مانند تار تار ہو چکا تھا اسنے ٹیبل پر رکھی گن کب اٹھائی اسنے فائر کرنے کیلئے ہاتھ کب اٹھایا سب ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسنے کیا تھا مگر مقابل اسکی اتنی دلیری پر شوکڈ رہ گیا۔

گن مجھے دے دو لڑکی ابھی تو تمہارے ذریعے تمہارے شوہر سے بدلہ لینا ہے مجھے۔ "عزہ نے یونہی گن اسکے قدموں میں پھینک دی وہ حیران ہوا" یہ لو گن چاہو تو ابھی مار دو مجھے۔ اسکا تلخ لہجہ یخ تھا۔ "مگر مجھے اتنی مہلت ضرور دینا میں حاذق سے روبرو ہو کر ایک بار اپنی اتنی کم قیمت کی وجہ جان سکوں" لہجے میں آتش زدگی تھی وہ چھبتا سا لہجہ آگ سا دہکنے لگا۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے لڑکی ابھی تو موت کا کھیل شروع ہوا ہے۔

رک جاؤ سکندر تم اندر نہیں جاؤ۔ آریان ملک کی ٹیم کچھ دیر پہلے ہی وہاں پہنچی تھی مغل ایمپائر جانے کے بعد ان پر جو صورتحال واضح ہوئی آریان کا کلیجہ منہ کو آیا تھا وہ اپنی بیٹی کی کھونے کا تصور بھی نہیں

کر سکتا تھا صرف وہی جانتا تھا وہ وہاں کس حال میں پہنچا تھا۔"میری بیوی اسکی قید میں ہے میں یہاں کھڑا رہ کے تماشا نہیں دیکھ سکتا۔وہ چیخ ہی پڑا"۔۔۔اسلئے کہہ رہا ہوں ڈیم اٹ میری بیٹی کی جان خطرے میں ہے تمہارا ایک غلط قدم اسے مزید مصیبت میں ڈال سکتا ہے۔ آریان اس سے زیادہ اونچی آواز میں غرایا۔وہ چاروں بھی باسفورس برتیج پر موجود تھے عزہ کی لوکیشن اور حرب کی اگلی کال کے باعث سکندر کو نئی قیامت کی خبر ہوئی تھی جس پر اسنے یاحان کو وہی ٹھہرنے کا کہا تھا حمزہ فیصل مرسلین اور طہ سمیت ملائکہ بھی سکندر کو بغور دیکھ رہی تھی۔یہ اگر گینگسٹر نا ہوتا تو فلم سٹار ضرور ہوتا۔فیصل نے ملائکہ کو کوئی مارتے اپنی رائے دی۔اتنی کریٹیکل سچوئیشن میں بھی اسکی زبان الٹا ہی بول رہی تھی۔"اسکی بیوی خطرے میں ہے فیصل اسے حوصلہ دینے کے بجائے تم اسے فلم سٹار بنانے کے خواب وخیال بیان کرتے بہت منحوس لگ رہے ہو"تم دونوں منہ بند رکھو بھائی پہلے ہی غصے میں ہیں۔حمزہ نے انہیں گھورتے کہا۔جبکہ مرسلین اور طہ تو یحییٰ کو ہی کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے جسکا آریان کے عذاب سے بچنے کیلئے دل چاہ رہا تھا باسفورس کے پل سے نیچے گہرے سمندر میں چھلانگ لگا دے۔"سوری ٹو سے میں آپ کی طرح نہیں ہوں میں یہاں بیٹھ کے پلان تیار نہیں کر سکتا"۔۔۔"اگر تم میری طرح ہوتے تو آج میری بیٹی اس حال تک نا پہنچتی۔اریان طیش کے عالم میں

دھاڑا۔ بولتے سکندر کو چپ لگ گئی۔ اسنے شکایتی نظر آریان پر ڈالی اور الٹے قدم لیتا اس سولہ منزلہ عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

رک جاؤ وہی یا حان آج یاں تو حرب فجار نہیں یا پھر سکندر حاذق مغل نہیں۔ آریان ملک اگر ضدی تھا تو اسکا داماد ماشاءاللہ الٹی کھوپڑی کا مالک تھا۔ وہ اب ہر حال میں اندر جانے والا تھا کیونکہ عزہ کی جان بچانا اب اسکے لئے چیلنج تھا۔

حرب نے اپنا لیپ ٹاپ آن کر کے گھمایا۔ وہ اسی بلڈنگ کے باہر کا منظر تھا جہاں کچھ دوری پر پھیلی پولیس فورس اور پھر باسفورس بریج پر رکی لاتعداد گاڑیوں کے ارگرد کھڑی آریان ملک کی ٹیم سمیت سکندر کی ٹیم بھی موجود تھی۔

مجھے میری موت کا تو معلوم نہیں مگر تم نے مجھے یہاں لا کر قبر میں جانے کی تیاری ضرور کر لی ہے۔ اسکا قابلِ دید اطمینان دیکھ حرب ابھی کچھ کہتا لیپ ٹاپ کی سکرین سیاہ ہو گئی وہ دونوں حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے حرب غصے سے اٹھ کھڑا ہوا اسنے ایک کے ایک بعد سارے کیمرے چیک کیے کوئی بھی کام نہیں کر رہا تھا۔ "یہ۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے کہاں مر گئے ہو تم سب۔۔ بادشاہ کہاں ہو تم۔ کوئی سن

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

رہا ہے مجھے۔"۔۔۔وہ غصے سے پاگل ہوتا چیخ رہا تھا۔"ہاں۔۔تیری موت سن رہی ہے تجھے۔اس سرسراتی آواز کے ساتھ ہی سارے کیمرے ایکدم سے چل پڑے "لیپ ٹاپ کی سیاہ سکرین پر تمام منظر واضح ہو گئے سکندر حاذق مغل وہاں آچکا تھا سامنے قید میں کھڑی لڑکی کو پہلی بار اسکی آمد پر خوشی محسوس نہیں ہوئی تھی چہرے پر رونق نہیں آئی تھی۔دل نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا تھا۔نپٹ لو اپنے سنکی گینگسٹر سے...!عزہ کندھے آچکا کے کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔جیسے اسے وہاں چلتی جنگ سے کوئی غرض ہی نہیں تھا جیسے اس ہوا میں سانس لے کر وہ اس ہوا پر احسان جتا رہی تھی جیسے اسکی چلتی سانسیں بھی اسکے بڑے پن کی حوصلہ افزائی تھی۔

اگر تم نے اپنے بڑھتے قدم واپس نہیں لیے تو اس بلڈنگ سے باہر اس لڑکی کی لاش آئے گی۔اسنے ہال میں موجود دیوار پر ایل سی ڈی سے کونیکٹ ہوئی اپنے کمرے والی بڑی سی سکرین کے سامنے آتے جتنی دلیری سے کہا کہ اسکے چہرے پر خوفزدگی صاف نمایاں تھی۔وہاں ساؤنڈ سسٹم بھی موجود تھا جسکی وجہ سے ہال میں کھڑے شخص اور کمرے میں موجود شخص ایک دوسرے کو دیکھ اور باقاعدہ سن بھی سکتے تھے۔وہ آخری فلور تھا جہاں وہ دونوں کھڑے تھے۔"واپس چلو سکندر"۔۔۔"میں نہیں جاؤں گا"۔۔۔وہ میری بیٹی کو مار ڈالے گا۔۔۔"وہ صرف آپ کی بیٹی نہیں ہے"۔۔۔"تم نے شوہر

والی ذمہ داری کب نبھائی۔۔اگر صحیح سے نبھائی ہوتی تو میری بیٹی وہاں نہیں ہوتی"۔۔۔"آپ بات تو ایسے کر رہے ہیں جیسے آپکی معصوم بیوی پر کبھی آپ کی وجہ ایک آنچ بھی نہیں آئی۔سکندر نے آئی بروا چکائی"۔۔۔اریان نے اسے گھوری سے نوازا۔

تم میری بیوی کو بیچ میں کیوں لا رہے ہو.؟۔۔۔تو آپ میری بیوی کا ذکر کیوں کر رہے ہیں..؟اسنے اسی ٹون میں پوچھا۔کوئی دیکھتا تو کہتا بھلا وہ دونوں سسر داماد تھے۔عزہ اشتیاق سے وہ لڑائی دیکھ رہی تھی۔مگر تب ہی حرب نے اسے پکڑتے گن اسکے سر پر رکھی۔مجھے یہاں سے جانے دو ورنہ یہ لڑکی ماری جائے گئی۔وہ چیخا جس پر آریان نے سکندر کی بازو تھامی اور اسنے اسے دیکھا۔"تمہاری اتنی جرآت حرب میری بیوی پر خراش بھی آئی تو بوٹیاں بوٹیاں کروں گا تمہاری۔"وہی اسنے گولی چلا دی جو عزہ کی بازو کو چیر کر گزر گئی۔کچھ پل سناٹا چھا گیا۔میری جرات کی بات مت کرو سکندر۔اسکا قہقہ گونجا۔جبکہ عزہ ساکت کھڑی سکندر کو دیکھ رہی تھی آنکھ سے ننھا سا موتی ٹوٹ کے گرا تھا۔اور یہاں اسکی ساری بہادری ہوا ہو گئی اریان اسے واپس برتیج پر لایا۔وہ سب اب برتیج پر اکٹھے تھے۔حرب عزہ کو گھسیٹتا بادشاہ کے اشارے کے سمت بڑھ رہا تھا ان سب کے ہاتھوں میں گنز تھیں مگر وہ بے بس

کھڑے تھے وہ بریج کی دوسری طرف جارہا تھا اور سکندر کو لگ رہا تھا کوئی اسکی روح کو کھینچ کر لے جارہا ہو۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی عزہ اسے کچھ کہہ کیوں نہیں رہی جتنی اس بڈھے کی صحت ہے اسنے اسے دو چپکانی ہیں اور اسنے سیدھا اس سمندر میں غرق ہو.... یحییٰ کی چلتی زبان حمزہ اور آریان کی تیز نگاہ پر رک گئی۔ تھاناں پھر فیصل شاہ کی کاپی کیسے نازبان چلتی اسکی۔"تمہاری شکست دیکھ کر مجھے جو خوشی مل رہی ہے اسے بیان کرنے کیلئے میں ایک ملاقات ضرور رکھوں گا سکندر"۔۔۔عزہ کو بوٹ میں بٹھاتے اسنے وہی سے ہانک لگا کے مکروہ قہقہ لگایا۔وہی اسی پل سکندر کے اشارے پر یاحان نے الٹے قدم لئے۔آریان کی نظروں سے بچتے دور جاتی عزہ کی بوٹ کو دیکھتے سکندر نے بناچاپ قدم پیچھے لئے۔اور پھر ایک جھٹکے سے چھلانگ لگائی اور بوٹ میں بیٹھتا نکل گیا۔"سکندر بھاگ گیا بڑے پاپا"مرسلین کے بے ربط ہوتے جملے پر سب نے اس طرف دیکھا۔وہاں کچھ آگے پولیس فورس اسکے انتظار میں پورا انتظام کر کے بیٹھی تھی مگر سکندر کی جلد بازی اور ڈر نے اسے انتظار کے بجائے وہاں جانے کو ترجیح دی تھی۔ یاحان اور وہ ایک بوٹ میں تھے۔عزہ بازو میں لگی گولی کی وجہ سے غیر ہوتی حالت سے نڈھال ہورہی تھی سکندر نے اسکے مرجھائے چہرے کو دیکھا اور پھر آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو دل نے شدت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے کہاوہ کچھ منٹوں کی دوری مٹ جائے اور وہ اسے چھپالے اس دنیا سے ان لوگوں سے۔"میں تمہیں بچالوں گا۔اسنے جیسے خود سے وعدہ کیا"مگر اسکا ہر بڑھتا قدم اسے عزہ سے دور لے جارہا تھا۔

اللہ کرے آپ میرے سائے سے بھی محروم ہو جائیں۔عزہ نے اسے دیکھتے دل میں سوچا اور وہی لمحہ تھا حرب نے سکندر کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے اسنے عزہ کو بازو سے تھام کر اس گہرے سمندر کے مرہونِ منت کر دیا۔کچھ لمحے دعا کی قبولیت کے ہوتے ہیں اسلئے سوچ سمجھ کر زبان سے لفظ آزاد کرنے چاہئیں۔اریان ملک کی معصوم بیوی کا کہا جملہ اسکے ذہن میں بازگشت کرنے لگا۔

وہ منظر روح فرسا تھا عزہ کو سمندر کی لہروں نے اپنی آغوش میں لے لیا کیونکہ وہ خود گہرائی میں جانا چاہتی تھی اسنے خود کو بچانے کی کوشش میں ہاتھ پیر نہیں مارے تھے نا چیخی چلائی تھی دل پر لگی چوٹ نے اسکی بولنے کی استطاعت چھین لی تھی اسی لمحے بغیر کچھ سوچے سن ہوتے دماغ کے ساتھ سکندر نے بھی پانی میں چھلانگ لگادی۔پیچھے سے تیز رفتار میں آتی بوٹ میں سوار ملائکہ بھی پانی میں کودی تھی کیونکہ وہ ایک ماہر تیراک تھی۔زندگی اگر مرنے کی دعا کرنے سے ختم ہونے لگتی تو خودکشی کبھی وجود میں ہی نا آتی۔کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جو قیامت جیسا روپ دھار کے آتے ہیں جن کے بعد انسان سوچتا ہے اب اسکی زندگی کا سفر یہاں مکمل ہو گیا۔مرنے والے کے ساتھ وہ بھی مر چکا ہے۔دل کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

موت اور روح کی موت میں کافی فرق ہے۔دل رک جائے تو انسان مر جاتا ہے...پر اگر روح مر جائے تو انسان مرتا نہیں ہے کیونکہ تب بھی ایک کھوکھلے مٹی کے ڈھیر سے سانس لینے کی آواز آتی ہے اور صرف سانس لینے کو زندگی نہیں کہا جاتا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ایک گھنٹہ گزر چکا تھا آریان اور ڈاکٹر کے کافی دیر سے جانے کے بعد اب وہ کمرے میں آیا تھا۔وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے بیٹھی تھی چہرا زردی مائل ہو رہا تھا بازو پر پٹی بندھی تھی سکندر نے جیسے وہاں قدم رکھا عزہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ دونوں ایک دوسرے کو والہانہ انداز میں دیکھ رہے تھے اسے عزہ کی نظروں میں عجیب سی وحشت محسوس ہوئی تھی سکندر نے آگے بڑھتے اسے ساتھ لگا لیا۔ عزہ نے جھرجھری سی لیتے خود کو اس سے دور کر لیا۔سکندر اسکے سپاٹ انداز پر تشویش میں تھا۔کیونکہ اسے اس ویڈیو کے متعلق بھنک تک نہیں تھی جو اسکے خلاف اتنی بری طرح استعمال کی گئی تھی۔"آپ سے کچھ پوچھنا ہے مجھے۔وہ بیڈ سے اتر گئی"۔۔۔تمہیں چوٹ لگی ہے۔اس نے احتیاطاً کہا۔ "پوچھ سکتی ہوں۔وہ ان سنی کرتی واڈارب تک پہنچی"۔۔۔وہ بیڈ کے قریب ہی رکا رہا۔ پوچھو..."زندگی میں سب سے زیادہ ضروری کیا ہے آپ کیلئے.؟وہ اب ہینگ کیے ڈریسز نکال رہی

تھی"۔۔۔"عزہ مغل..جواب ایک سانس میں آیا"۔۔۔"اگر زندگی آپ کو دو چیزیں دے تو کیا چوز کریں گئیں۔عزہ یا موت..؟"...اب وہ دراز میں سے کچھ نکال رہی تھی۔اس سوال پر سکندر دنگ کھڑا رہا کچھ سانحے وہ بول نا سکا۔"عزہ مغل۔وہی پہلا سا انداز"۔۔۔بیگ سے مطلوبہ شے برآمد کرتی وہ طنزیہ مسکرائی۔"لیٹس سپوز زندگی آپ سے عزہ مغل چھین لے تب کیا چوز کریں گئیں.؟"

لہجے میں تلخی در آئی۔"موت...مقابل کا لہجہ سرد تھا"۔۔۔"یہ لیں گن اور خود کو موت کے حوالے کر دیں کیونکہ آج اور ابھی اسی لمحے سے عزہ آریان ملک آپکی زندگی سے جانے کا فیصلہ کرتی ہے"۔۔۔اسنے گن بیڈ پر اچھالی سکندر کے سر پر جیسے کمرے کی چھت آن گری ہو وہ ششدر کھڑا اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

کل تک جو لڑکی مجھے زندگی کی طرف لا رہی تھی آج وہ مجھے مرنے کیلئے گن تھما رہی ہے وجہ بتانا پسند کرو گئی۔وہ اسکے انتہائی نزدیک آ رکا۔عزہ نے نظر اٹھا کر اسکی سرخ ہوتی نظروں میں جھانکا۔"اگر اسی لڑکی کا سودا اس عمارت کے عوض میرے سامنے کیا ہوتا تو اس وقت میں یہ گن نہیں تھماتی بلکہ خود ہی یہ نیک کام کر دیتی۔مگر اب آپ کی موجودگی سے ہی اتنی گھن آ رہی ہے مجھے..."...کیا بکواس کیے جا رہی ہو عزہ کونسا سودا کونسی عمارت۔۔۔اسکے الفاظ بیچ میں اچکتے سکندر نے اسکے دونوں کندھوں سے

تھامے جھنجھوڑ ڈالا۔"وہی سودا جو آپ حرب فجار سے کر کے آئے تھے عزہ آریان ملک کے عوض۔۔اسے پاکستان سے یہاں لانے کیلئے اس عمارت کی شرط رکھی تھی ناں آپ نے"آنسوؤں لڑیوں کی صورت میں اسکی آنکھوں سے بہے جا رہے تھے سکندر کا ذہن مفلوج ہونے لگا۔عزہ تمہیں کہانی کا ایک رخ دکھایا گیا میری..."آپ نے شرط رکھی تھی یا نہیں..وہ چیخ اٹھی"

ہاں میں نے شرط رکھی تھی۔اسنے کھینچ کر ایک تھپڑ اپنے دائیں گال پر مارا تھا وہ غصے کی شدت سے پاگل ہو رہی تھی۔"یہ تھپڑ میری اس بے قدری کیلئے جو آپ کو میسر رہی"اگر آپ میرے شوہر کے درجے پر فائز نا ہوتے تو اسکی طرح کے کئی تھپڑوں سے میں آپ کا چہرا بگاڑ دیتی مجھے میرا دین یہ اجازت نہیں دیتا۔مگر اپنی اتنی توہین کیلئے میں خود کو سزا ضرور دوں گئی اسکی آنکھیں ہر گزرتے لمحے میں سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔وہ آج آریان ملک کی بیٹی کا نیا روپ دیکھ رہا تھا۔"تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گئی۔"وہ دروازے تک پہنچ چکی تھی۔"کیوں حرب فجار تو مر گیا اب کس سے سودا کرنا ہے میرا"۔۔۔بکواس بند کرواپنی وہ اتنی اونچی آواز میں غرایا عزہ کو لگا اسکے کان کے پردے پھٹ جائیں گئیں۔"میں محبت کرتا ہوں تم سے سمجھی شوہر ہوں میں تمہارا"۔۔۔ڈائیورس پیپر آپ کو مل جائیں

گئیں۔ لہجہ سفاکیت سے پُر تھا۔ اور اس جملے کے بعد سکندر کو لگا اسکے باقی کے لفظوں نے خودکشی کر لی ہے۔ وہ بس اسے جاتا دیکھتا رہا۔

اس وقت مغل ایمپائر میں آریان حمزہ احمر یاحان اور ایناره موجود تھے باقی سب کو آریان نے ایئر پورٹ کیلئے بھیج دیا تھا۔ اور خود وہ حمزہ اور احمر کے ساتھ جیٹ میں جانے والا تھا۔ یاحان اور ایناره کو آریان کی وہاں موجودگی کھل رہی تھی احمر کی نظریں بار بار خود پر اٹھتے محسوس کر کے ایناره نے یاحان کو دیکھا وہ اسے بتانا چاہتی تھی وہ پاکستان جانے والی ہے اسنے ابھی بتانے کیلئے لب وا ہی کئے تھے عزہ کی آواز سناٹے میں گونجی۔ ڈیڈ چلیں۔ عزہ بیگ تھامے زینے پھیلانگتی آرہی تھی سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ یاحان اور ایناره نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ عزہ واپس پاکستان جارہی تھی سکندر کو چھوڑ کر۔ وہ انکے سروں پر دھماکے جیسے تھا۔

عزہ تم نہیں جاسکتی۔ سکندر بھائی تم سے محبت کرتے ہیں۔

اینی ٹھیک کہہ رہی ہے وہ آپ کے بغیر نہیں رہ سکتے بھابھی۔۔ آپ کیوں جارہی ہیں... آپ نہیں جا سکتیں۔ یاحان اسکا بیگ تھامے بے ربط بولے جارہا تھا وہ تینوں ایک سائیڈ میں چپ کھڑے تھے۔

ڈیڈ مجھے آپ کے ساتھ پاکستان جانا ہے...وہ انہیں مکمل اگنور کیے زینے پھیلانگنے لگی۔"تم پاکستان نہیں جاؤ گئی۔وہ پہلی سیڑھی پر کھڑا چیخ کر بولا"۔۔۔تم اگر یہاں سے گئی تو میری زندگی سے بھی جاؤ گئی۔وہ اب کچھ زینے آگے بڑھ چکا تھا۔

ڈیڈ میں ہر حال میں آپ کے ساتھ جاؤں گئی۔وہ کٹھور بنی بس چلتی جارہی تھی۔"تم جانتی ہو مجھے پاکستان سے کتنی نفرت ہے وہاں جاکر مجھے اپنے آپ سے نفرت کروانے پر مجبور مت کرو عزہ..وہ بے حسی سے کہہ رہا تھا"...مجھ جیسی لڑکی آپ کی دوغلی محبت نہیں سنبھال سکتی آپ نفرت ہی کرلیں۔وہ سرد و سپاٹ بولی۔"عزہ مت جاؤ۔تم میری ضد کے آڑے آرہی ہو اگر تم گئی تو مجھے مجبوراً اپنی ضد چننی پڑے گئی۔"وہ زینے پھیلانگ چکی تھی وہ وہی کھڑا بول رہا تھا۔"ضد چن لیں سوچیئے گا ایک لڑکی تھی آپکی دوغلی محبت کے حادثے میں ماری گئی۔وہ آریان کے قریب آرکی"۔۔۔وہ بپھرا شیر بنے اس تک پہنچا بازو کھینچ کر اپنے سامنے کیا گن نکال کر اسکے سر پر رکھی۔"میری محبت دوغلی نہیں تھی یو ایڈیٹ میری محبت سچی ہے میں نے تمہارے لئے سب چھوڑ دیا...سب کچھ..."۔۔۔مگر آپ نے میرے لئے اللہ کے قریب ہونے کی کوشش نہیں کی اور جو اپنے اللہ کا نہیں ہوا تھا اسکی محبت پر یقین کرکے میں نے اپنی زندگی کی سنگین غلطی کی ہے۔جسکا صلہ میں اپنا دل مار کر ساری زندگی بھگتو گئی۔

اسنے بازو کھینچا۔"نہیں... نہیں... نہیں...وہ پاگل ہو رہا تھا پاگل پن وحشت خوف سب یک وقت اسکی نیلی آنکھوں کی زینت بنی ہوئی تھی. عزہ سمیت وہاں سب اسکی وحشت زدہ سی غراہٹ پر اپنی جگہ ساکت سے ہو گئے۔"میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے جانے دیں۔اسنے بازو کھینچنے کی ناکام کوشش کی"۔۔۔میں نے تمہیں چھوڑنے کیلئے نہیں تھاما تھا تم ایسے مجھے چھوڑ کے نہیں جا سکتی۔لہجے میں ضد تھی۔"میں ہر حال میں یہاں سے جاؤں گئی اسکے لئے اگر آخری گزر گاہ آپکی موت ہی کیوں نا ہو۔عزہ نے بھی ویسٹ سے گن نکال کر اسکے ماتھے سے ٹکا دی"حمزہ عزہ کو تھامتا آریان نے اسے روک لیا۔ایک دوسرے کے سر پر گن رکھے آنکھوں میں وحشت اور جنونیت سموئے وہ ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔وہ جانے کی ضد میں جنونی ہو رہی تھی جبکہ مقابل اسکے بدلے تیوروں اور اپنے دل کی تکلیف کے باعث وحشتوں میں گھرا کھڑا تھا۔وہ اسکی چٹانی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جس میں چھائی سختی کو اسکے ہاتھوں میں واقع ہوتی لرزش اور نرمی بھی نہیں کم کر سکی تھی۔اسنے پسٹل گرا دی اور خود جھٹکے سے ہارے ہوئے جواری کی طرح اسکے قدموں میں گر پڑا۔عزہ سمیت وہ سب ایکبار پھر ساکت ہوئے۔وہ شخص جسے موت بھی جھکا نہیں سکی تھی اسے اسکی بیوی کی محبت نے اسکے قدموں میں لا پٹخا تھا ایسا نہیں تھا وہ مغرور تھا اسے غرور پسند نہیں تھا مگر جب سے اسے عزہ ملک ملی تھی وہ مغرور ہو گیا تھا یہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکی چاہت کا کمال تھا یا دنیاوی قانون کی نئی سازش... وہ انسانوں کا شکار کرنے والا خود ایک شکار بن چکا تھا زندگی میں گھلتی نئی تلخیوں، تکلیفوں اور ان آنے والی آزمائشوں کا جن کے حل کی تلاش شاید ناممکن تھی۔ "میں اپنی ہر ضد چھوڑ تا ہوں میں جھوٹ بول رہا تھا مجھے تم سے نفرت نہیں ہو سکتی۔۔ سکندر نے اسکے دنوں ہاتھ جکڑے... مجھے خود سے دور مت کرو عزہ میں خود کو بدل دوں گا، میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگ لوں گا۔ وہ رو رہا تھا عزہ اسے ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔ میں نماز بھی پڑھوں گا میں اللہ کا کہا مانوں گا مگر تم اس طرح نہیں کرو میرے ساتھ تم نے مجھے زندگی کا دوسرے پہلو دیکھایا ہے مجھے بتایا ہے سیاہ کے علاوہ ایک سفید روشنی بھی ہوتی ہے اندھیروں کے بعد سویرا بھی آتا ہے اب تم ایسا کرو گئی تو میں بکھر جاؤں گا میں پھر سے گم نہیں ہونا چاہتا۔ اگر اس بار میں گیا تو کبھی لوٹ نہیں پاؤں گا۔ وہ روئے جا رہا تھا اسکی سسکیاں اس ویرانے میں بری طرح گونج رہی تھی"

اسکی پکڑ ہاتھوں پر سخت تھی جیسے وہ اسکے ہاتھ تھام کر اسے روک لے گا۔ ناممکن تھا کیونکہ جانے والے جب جاتے ہیں تو ارادے مضبوط کر کے جاتے ہیں پھر انکے ہاتھ تھامے جائیں یا پاؤں پکڑے جائیں وہ رکتے ہیں ناں پلٹتے ہیں۔ عزہ جھکتی اسکے روبرو بیٹھ گئی۔ اس وقت اسکے چہرے کو پڑھ پانا آریان ملک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیلیئے بھی ایک ناممکن ٹاسک کی طرح تھا۔وہ بے تاثر چہرے اور خشک ساکت آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ہاتھ چھڑا کر اسکے کندھے پر رکھا۔"میری خواہش اب بھی ادھوری ہے حاذق۔اسکے چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔اللہ کے سامنے میری محبت میں نہیں پہلے اسکی محبت میں جھکیں جب اسے راضی کر لیں گئیں تو بن مانگے آپ کو وہ سب ملے گا جسکی آپ کو چاہ ہے کیونکہ میرے اللہ کو بے غرض محبت پسند ہے وہ دلوں کے حال پڑھنا جانتا ہے۔وہ دوسرا ہاتھ چھڑا رہی تھی چہرے پر پرسوز مسکراہٹ ہنوز قائم تھی وہ ہاتھ کو سختی سے پکڑے سر بچوں کی طرح نفی میں ہلا رہا تھا وہ جانا چاہتی تھی وہ جانے نہیں دینا چاہتا تھا وہ رو رہا تھا خاموشی سے صرف اسے دیکھتے ہوئے کیا معلوم لفظ اسکے دل کو موم نہیں کر سکے شاید اسکے آنسو کر دیتے۔"۔۔۔اسنے ہاتھ کھینچ کر چھڑا لیا وہ تب بھی سسکیاں بھرتا اسے نفی کر رہا تھا عنقریب ممکن تھا وہ اسکے پاؤں پکڑ لیتا مگر عزہ اٹھنے کے بجائے اسکے کان کے قریب جھکی اور ایک سرگوشی سی اسکے کان میں پھونک کر اسے پتھر بنائے وہاں سے اٹھ آئی۔ وہ پتھر کا مجسمہ بنا وہی بیٹھا رہ گیا آنسو رفتہ رفتہ تھمنے لگے۔زندگی کو نیا موڑ دینے کیلیئے چٹان جیسے سہارے نہیں کبھی ایک دو لفظوں پر مشتمل جملے ہی کافی ہوتے ہیں۔جن میں تسلی ہوتی ہے امید کی کرن اور آگے بڑھ جانے کی ننھی سی کوشش۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

چلو ایناره۔ باہر نکلتے احمر نے ہاتھ آگے بڑھایا ایناره نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں سکندر سے ہٹا کر احمر کو دیکھا اور آج اسنے ایک بار پھر اپنی محبت پر اپنے بھائی کی محبت کو فوقیت دے دی

) ایک ہفتے بعد (

زندگی معلوم ہے کیسی ہے..؟ زندگی ایک چھوٹے سے لکڑی کے صندوقچے کی طرح ہے جس میں ہم بڑے اشتیاق سے اپنی محبوب چیزوں اور انسانوں کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ اور اس صندوقچے کی خاص بات یہ ہوتی ہے کہ ہم اسے ہر کسی پر نہیں کھولتے جیسے ہر تالے کی ایک چابی نہیں ہوتی ویسے ہی زندگی کی عکاسی بھی ہر ایک پر عیاں نہیں ہوتی۔ پھر ہم ساری زندگی اس صندوقچے کو بھرنے میں گزار دیتے ہیں کچھ لاتعداد خواہشوں کی تمنا اس میں اکٹھی کر کے، کچھ لاحاصل محبّتوں کو اس میں قید کر کے۔ یہ سب ہم بہت خوشی سے کر رہے ہوتے ہیں اور ایسا کرنے کو ہم جیسے انسان اچھی یادوں کا ٹائٹل دیتے ہیں۔ اچھے انسانوں کے ملاپ سے صرف اچھی یادیں نہیں ملتیں۔ جہاں اس صندوقچے میں اتنی محبتیں رکھی ہوتی ہیں وہی اسکے ایک ویران کونے کی ایک گہری تہہ میں دھول سے اٹی ہوئی زنگ شدہ تلخ یادیں بھی دبائی جاتی ہیں جنہیں وہاں دفن کر کے انسان اوپر اوپر اچھی یادوں کو سنبھال کے رکھ دیتا ہے اسے ہم دکھاوا نہیں کہہ سکتے یہ اس انسان کی بہادری ہوتی ہے کہ وہ اپنا ویک پوائنٹ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دیکھا کر ہمدردیاں نہیں سمیٹنا چاہتا وہ بس اپنے پاس موجود اُن گنی چُنی محبتوں کے حصول سے خوش ہوتا ہے وہ مسکرا رہا ہوتا ہے جبکہ وہ جانتا ہوتا ہے کہ زندگی کے اس صندوقچے کے ایک گہرے کونے میں وہ بھی دفن ہے جسے وہ کبھی دماغ اور دل سے رہائی نہیں دے پائے گا۔ اور یہی ہے زندگی، ایسی ہی گزاری جاتی ہے یہ زندگی، جو کبھی شہد کی طرح لگتی ہے تو کبھی ایک جانلیوا زہر کی مانند جسے انسان پی جاتا ہے مگر مرتا نہیں ہے اسے پھر بھی وہ زندگی جینی پڑتی ہے۔ اسکی زندگی کے صندوقچے میں جہاں اکثر اچھے لوگوں، حصول شدہ محبتوں اور رنگ برنگی یادوں کی دنیا آباد رہتی تھی آج وہاں ایک کونہ آباد ہو چکا تھا جہاں اسنے اس محبت کو دفنایا تھا جسکے حصول کیلئے اسنے کبھی کسی اور مرد کو نظر بھر کر دیکھا تک نہیں تھا۔

تم جانتی ہو دل کل تمہارا جنم دن ہے۔ سب تمہارے لئے سرپرائز پلان کر رہے ہیں..؟ صبح کی پھوٹتی سورج کی چمکیلی روشنی اسکے چہرے پر حرارت برپا کر رہی تھی پیروں تلے آتی وہ پانی کی ننھی بوندوں سے ڈھکا ہوا نرم ملائم سا سبزہ اسے پیروں میں چبھتا عجیب سا سکون بخش رہا تھا یہ اسکے ہر صبح کا معمول تھا جس میں اسکا ساتھ امیمہ دیتی تھی۔ "جانتی ہوں آپی بس دعا کریئے گا یہ سرپرائز میری زندگی کا ورسٹ اویور سرپرائز نا بنے۔ وہ اسکے قدم سے قدم رکھتی دھیمے سے بولی تھی"۔۔۔ عزہ جانتی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سب جانتے تھے وہ سرپرائز کیوں اور کس متعلق دیا جارہا ہے۔بس وہی ایک تھی جو ابھی بھی ہر ایک سوچ کی نفی کرتے زندگی جی رہی تھی۔"زندگی معاف کر دینے کا نام ہے دل۔"جب ہم کوئی غلطی کرتے ہیں اور اللہ کے پاس واپس جا کر کہتے ہیں یا اللہ ہم سے غلطی ہو گئی ہمیں معاف کر دیں تو وہ ہمیں تھام لیتا ہے جب وہ ذات ایسا کر سکتی ہے تو ہم تو پھر ادنیٰ سے انسان ہیں ہم کیوں نہیں معاف کرتے ہم کیوں نہیں تھام لیتے.؟اسکی سانس پھول رہی تھی چہرا ابھی سرخ پڑ رہا تھا۔

اگر کوئی لوٹ آئے تو اسے تھام لینا چاہیئے اللہ بھی تو یہی کرتا ہے۔اسکا اشارہ یحییٰ کی طرف تھا امیمہ نے سورج کی تیز کرنوں کو شیشے کے پار دیکھتے سوچا۔۔تو آپ نے انہیں کیوں نہیں تھاما۔؟عزہ ٹھہری نہیں تھی وہ اس ہفتے میں پہلی بار تھا جب اس سے کسی نے سکندر کا ذکر ڈھکے چھپے لفظوں میں کیا تو تھا "وہ لوٹ کر آیا ہی نہیں۔۔تھاما انہیں جاتا ہے جو آپکے ساتھ رہنے کے خواہشمند ہوتے ہیں"وہ آزردگی سے ہنسی۔"لوٹ کر وہ آتے ہیں آپی جن کیلئے ہم دروازہ کھلا رکھتے ہیں۔جن کیلئے آپ دروازے سمیت کھڑکیاں بھی بند کر دے گئی وہ کیسے لوٹ کے آئیں گئیں"

میں اسکے لئے ایک امید کی کرن چھوڑ کر آئی تھی امیمہ۔لہجے میں صدیوں کی تھکن رقم تھی۔وہ بنچ پر بیٹھ گئی سانس ابھی بھی پھولا ہوا تھا۔"میں نے حاذق کو پہلی بار اپنے سامنے ٹوٹتا دیکھا تھا۔وہ کچھ وقفے

کے بعد پھر بولی"۔۔۔میں انہیں چھوڑ کر نہیں آئی میں انہیں اللہ کے حوالے کر کے آئی ہوں اور اللہ کے قریب جانے کیلئے انسان کو پہلے ٹوٹنا پڑتا ہے جب وہ مکمل ٹوٹ جاتا ہے تو اللہ اسے اپنی محبت سے سمیٹ کر جوڑ دیتا ہے۔وہ ذرا سا مسکرائی اندر کی طرف بڑھنے لگی دھوپ بھی بڑھ رہی تھی۔وہ جاتے واپس پلٹ آئی۔امیمہ تم نے کہا کہ لوٹ کر وہ آتے ہیں جن کیلئے دروازے کھلے رکھے جائیں تو کیا تم نے بھی یحییٰ کیلئے... عزہ نے شرارت سے پوچھتے بات اُدھوری چھوڑی۔"امیمہ نے منہ کے زاویے بگاڑے۔آپی کچھ لوگ یحییٰ میر جیسے ہوتے ہیں جن کیلئے اگر آپ دروازے اور کھڑکیاں دونوں بند کر دیں گئیں تو وہ انہیں توڑ کر اندر آجائے گا"اس جملے پر عزہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا امیمہ جھنبپ سی گئی وہ دونوں باری باری اندر چلی گئی۔شیشے کے پار کھڑی حیام ملک اور ہی سوچوں میں مگن تھی۔"اداسی کی مورت کیوں بنی کھڑی ہیں آپ بیگم صاحبہ۔آریان کے لہجے میں پہلے دن جیسی محبت تھی"آریان میری بیٹی... وہ بس اتنا ہی بول سکی۔وہ تمہارے پاس ہے حیام..."غلط...وہ ٹرانس کی کیفیت میں مڑی"وہ میرے پاس نہیں ہے آریان وہ یہاں نہیں ہے آپ کسی اور عزہ کو پاکستان لے آئیں ہیں ہماری عزہ جو یہاں سے گئی تھی وہ تو ترکیہ میں ہی رہ گئی ہے آریان یہ سب دکھاوا ہے نظروں کا دھوکا وہ ہمیں اپنے ماں باپ کو دھوکہ دے رہی ہے وہ ہماری عزہ جیسی نہیں رہی۔"ہاں کیونکہ وہ اب حازق کی

بیوی بن چکی ہے اسلئے۔وہ اسے چھوڑ کر آئی ہے، بھول کر نہیں.."تو آپ اسے واپس بھیج دیں وہاں... جہاں اسکا شوہر ہے جہاں اسکی محبت ہے میں اپنی بیٹی کو یوں چھپ چھپ کر روتا سسکتا نہیں دیکھ سکتی وہ ساری دنیا کو دھوکہ دے سکتی ہے آریان مجھے نہیں۔وہ اسکے بازو جھنجھوڑتے بے بسی سے فریاد کر رہی تھی مگر وہ کیا کرتا جو جانا ہی نہیں چاہتی تھی۔"اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا تم اسکا خیال رکھا کرو۔ آریان اس سے زیادہ اسے تسلی نہیں دے سکا تھا"

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ واڈارب سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، بکھرے بال، اجڑا حلیہ وہ وحشتوں کی دنیا میں دھنسا جس نے باہر نکلنے کی کوشش کی تھی جسکی کوشش ایسی تھی جیسے کسی بے یارو مددگار دلدل میں پھنسے انسان کو ایک سوکھا تنا پکڑا دیا جائے اور کہا جائے اسے تھام کر اوپر آجاؤ۔مانا تم انسان سب کر سکتے ہو تم چاہے دلدل میں پھنسے ہو یا موت تمہارے سر پر کھڑی ہو تم سب کر سکتے ہو تم انسان سمجھتے ہو پیسہ شہرت سے سب حاصل کیا جا سکتا ہے مگر کچھ معجزے یقین کے ساتھ مکمل ہوتے ہیں وہ دلدل میں پھنستا انسان ایک سوکھے تنے سے باہر آسکتا تھا اگر اسکی کوشش میں اللہ پر یقین بھی شامل ہوتا مگر انسان ہے ناں... فطرت سے مجبور سمجھتا ہے سب اسکا کیا دھرا ہے۔یہ بھول جاتا خوشیاں اور انسان

عارضی ہوتے ہیں۔ یہ اللہ اور اسکی مہربانیوں کو بھول جاتے ہیں۔ کلک کی آواز پر بھی وہ ساکت سا بیٹھا رہا۔ یاحان نے اسکی حالت دیکھی اور چلتا اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔ بس کر دیں بھائی دو دن سے آپ نے خود کو کمرے میں بند کر رکھا ہے۔" اور کہاں جاؤں مجھے خود سے اور اپنی سوچوں سے خوف آتا ہے حان میں باہر نہیں جانا چاہتا، باہر کی دنیا میرے لئے وحشت میں ڈوبی ہے جو مجھے خود کیطرف کھینچتی ہے مگر یہ کمرا باعثِ سکون ہے جانتے ہو کیوں...!" حان نے نفی میں سر ہلایا۔ "وہ پچیس دن میرے ساتھ اس کمرے میں رہی ہے اسکی یادیں، ہنسی کی کھنک، شور برپا کرتا غصہ، میرے لئے اسکی پاک محبت سب اس کمرے میں ہے وہ یہاں ناں ہو کر بھی یہاں ہے۔ مجھ میں جینے کی آس ختم ہو رہی ہے حان۔ لہجے میں لاچارگی تھی اس کمرے سے باہر کی چیزیں مجھے یہ احساس دلاتی ہیں کہ میرے ذریعے خودکشی ایک آسان طریقہ ہو گا۔ وہ لب بھینچ کر کہتا گیا۔ آنسو ٹوٹ کر اسکے بندھے ہاتھوں پر گرا تھا وہ اتنا بے بس ہو گیا تھا یاحان کا دل شدتِ درد سے پھٹنے کو ہوا تھا۔ میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے حان مجھے اگر موت نا آئی تو میں پاگل ہو جاؤں گا مگر میں نارمل نہیں رہ سکوں گا مجھے اور کوئی راستہ نظر نہیں آرہا۔ وہ روتے ہوئے کہتے جا رہا تھا اور وہ صرف سن رہا تھا۔ "آپ کے پاس ایک رستہ ہے بھائی... سکندر نے اسے آس بھری نظروں سے دیکھا۔ وہ رستہ اللہ پر یقین کا ہے آپ جانتے ہیں بھائی

یقین والے کیسے ہوتے ہیں۔؟اسنے گہری سی سسکی بھری۔جب انکی اپنی دعائیں انکے مخالف ہو جائیں تب بھی وہ مانگنا نہیں چھوڑتے،جب انکی ساری دنیا نظروں کے سامنے اجڑتی نظر آرہی ہوتی ہے تب بھی وہ اللہ سے کہہ رہے ہوتے ہیں ہمیں آپ پر یقین ہے کہ آپ ہمیں تھام لیں گئیں۔سکندر کی آنکھوں سے آنسو قطرہ قطرہ مزید گرنے لگے۔"۔۔۔"جب ہم اللہ کو دل میں پکارتے ہیں تو وہ ہمارا ایمان کی سیڑھی پر پہلا قدم ہوتا ہے کیونکہ انسان اللہ کو تب پکارتا ہے جب اسے یقین ہوتا ہے وہ اسے سنے گا۔اور جب ہم اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں تو وہ ہمارے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے کیونکہ نماز اور اللہ کا قرب ہر انسان کو نہیں ملتا۔"۔۔۔"آپ ایک بار اللہ کے حصول کیلئے اس دنیا کو سائیڈ میں رکھ کر اسکی محبت کے حصول میں سجدہ تو کریں بھائی۔آپ کو رستے خود چلا کر آپ کی منزل تک پہنچائیں گئیں۔اپ اتنا حوصلہ کریں اپنے منصوبوں کو اللہ کے منصوبوں کیلئے ترک کر دیں۔اس پر اتنا یقین کریں کہ اگر وہ کہے دائیں جانب چل تو آپ چل پڑیں جبکہ آپ جانتے ہوں آپکی چاہ بائیں جانب ہے پھر دیکھیں وہ کیسے دائیں کو بائیں جانب موڑتے ہیں"۔۔۔صرف ایمان لانا کافی نہیں ہوتا بھائی اسلام میں داخل ہو کر ایمان لانے کے بعد جو امتحان کی سخت ترین گھڑی ہوتی ہے وہ آزمائش کی ہوتی ہے دل مارنا پڑتا،خود کو خالی کرنا پڑتا ہے جان کی بازی لگانی پڑتی ہے پھر جا کے اللہ ملتا ہے جب وہ

مل جاتا ہے تو سب مل جاتا ہے۔ ہوسپٹل کے پرئیر روم میں سجدے میں جھکے اس شخص کو وہ باتیں محبوب چہرے کی طرح یاد تھیں وہ جھکا رو رہا تھا وہ جانتا تھا اللہ اپنی آغوش میں بہائے آنسوؤں کو چھپا لیتا ہے رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ پانچ دن پرانی حان کی باتیں آج بھی اسے حرف با حرف حفظ تھیں جب اسکا اللہ پر یقین مضبوط ہوا تو آزمائش نے وہاں دستک دی تھی مگر وہ آزمائش اسے اپنی بیوی کی جدائی سے بھی زیادہ سخت محسوس ہوئی پر اسے یقین یہ بھی تھا اللہ اسکی سنے گا وہ لاکھ گنہگار سہی، اللہ تو سنتا ہے۔ آپریشن تھیٹر میں موجود ننھی جان کی محبت نے اسے اللہ کے مزید قریب کیا تھا اسے کھونے کی تکلیف سے کب آنسو آغوش میں سوئے اس بچے کے چہرے پر گرنے لگے اسے محسوس ہی نہیں ہوا دو دن پرانا وہ منظر آج بھی اسے پہلی جیسی تکلیف دے رہا تھا۔ "ڈیڈی... وہ آواز سماعت میں سکون بخشنے میں دوسرے نمبر پر آتی تھی سکندر نے جھٹ سے آنسو صاف کیے۔"

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

پچھلے ایک ہفتے کی طرح آج بھی وہ جان بوجھ کر رات گئے واپس آیا تھا اور اسکی بیوی ہمیشہ کی طرح اسکے انتظار میں کھانا ٹیبل پر رکھے خود صوفے پر شال اوڑھے سو چکی تھی۔ طہ نے ایک نظر اسکے سوئے وجود پر ڈالی اور فریش ہو کر سونے لیٹ گیا۔ ہر صبح کی طرح اسکی آنکھ جلدی کھل گئی تھی مگر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آج بھی اتنی جلدی نہیں کھلی تھی کہ وہ اپنے شوہر کا دیدار ہی کر لیتی۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ طہ سے اپنے کیے کی معافی مانگ رہی تھی مگر وہ ٹس سے مس تک نہیں ہو رہا تھا وہ اسے سزا دینا چاہتا تھا اپنی دو دن کی جدائی کی اذیت وہ نو دنوں سے وصول رہا تھا عفاف نے کھانے کے برتن دیکھے آج بھی کھانا ویسا ہی رکھا تھا غیر مرئی نقطے پر جمی نظریں اسنے اپنے ہاتھ پر بنے چوٹ کے نشان پر ڈالی۔ جو اسے چار دن پہلے ٹوٹا کانچ اٹھاتے لگی تھی اسکی ذرا ذرا سی تبدیلی کو مدِ نظر رکھنے والے نے اسکی چوٹ کو دیکھ کر ان دیکھا کر دیا تھا اسے اسکے بھوکے رہنے تک کی پرواہ نہیں رہتی تھی آج دل دکھ نہیں رہا تھا کڑھ رہا تھا دل شدت سے چاہ رہا تھا طہ میر سامنے ہو اور وہ اس پر اپنی بے قدری کا غصہ نکال سکے۔ دماغ میں آتی ترکیب پر اسنے منہ دھو کر اسی حلیے میں شال اوڑھی اور باہر نکل گئی۔

مجھے اگین کال مت کرنا یحییٰ میں ناول پڑھ رہی ہوں اور مجھے ناول پڑھتے وقت ڈسٹربنس نہیں پسند۔ وہ کال اٹھاتے ہی پھٹ پڑی۔ "یار سنو وائیٹ اپنے ناول کو گولی مارو اور میری بات سنو"۔۔۔ تمہیں نا گولی ماردوں میں۔ وہ اور غصہ ہوئی۔ "یار مار لینا مجھے گولی مار دینا تم اگر میں صحیح سلامت ولا آگیا تو۔۔۔ اسکے لہجے میں ڈھیروں پریشانی تھی"۔۔۔ پریشاں کیوں ہو اب کیا الٹا کر دیا تم نے..؟۔۔۔ یار آج امپورٹنٹ میٹنگ ہے آفس میں پندرہ منٹ میں شروع ہونی ہے اسکی فائل کمرے میں ہی بھول آیا

ہوں پلیز یار وہی ڈرائیور کے ہاتھ بھیج دو۔ دعائیں دوں گا تمہیں قسم سے۔ یحییٰ کی سٹی گم تھی کیونکہ اسے اریان کے غصے سے خوف آرہا تھا۔ "اوکے مجھے بتاؤ کہاں رکھی ہے میں بھیجتی ہوں وہ بھی دریا دلی دیکھاتی مان گئی"۔۔۔ مزید کچھ دیر بات کر کے وہ اسکے کمرے میں پہنچی تھی۔

وہ ڈرائیور کو جانے کا کہہ کر خود اندر چلی گئی جو بھی اسے دیکھ رہا تھا سر جھکائے سلام کر رہا تھا وہ سر جھکائے شال کو مضبوطی سے تھامے اسکے کیبن تک پہنچی پھر خود کو تھوڑی سی ہمت اور دیتے وہ بنا نوک کیے اندر چلی گئی۔ مگر سامنے کا منظر دیکھ کر عفاف کا دل چاہا طہ کی گن سے اسے ہی شوٹ کر دے۔ ان دونوں نے بنا نوک کیے اندر آتی عفاف کو دیکھا۔ آپ کون ہیں اور آپ کو کسی نے تمیز نہیں سیکھائی کہ آنے سے پہلے دروازہ نوک کرتے ہیں۔ انسپیکٹر زرمینہ نے تپ کر سامنے کھڑی لڑکی کو کہا۔ "تمیز سیکھنے کی ضرورت انہیں نہیں آپ کو ہے انسپکٹر زرمینہ۔۔۔ شی اِز مائے وائف۔ طہ نے اسے فوراً جھڑکا۔"۔۔۔ پہلے تو وہ حیران ہوئی پھر عفاف کو دیکھتے اسے جلے بھنے انداز میں سوری کہہ کر وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔

وہ جو لڑائی کرنے کا سوچ کے آئی تھی طہ کا اسکے لئے سٹینڈ لینا اور اسے بیوی کہنا اسکے دل سے آدھی ناراضگی کو ختم کر گیا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جسکے باعث اسے مزید حوصلہ اور کونفیڈینس ملا تھا۔"وہ لڑکی کون تھی..؟"وہ انتہائی بے تکا سوال تھا۔ طہ نے آئی برو اچکائی۔

یہاں پر چائے بناتی ہے۔انسپیکٹر کا یونیفارم پہن رکھا تھا تو انسپیکٹر ہی ہو گئی ناں۔کھردرے لہجے میں کہا گیا۔عفاف کی آنکھیں اتنی سی بات پر برسنا شروع ہو گئی۔طہ نے جھنجھلاتے اسے دیکھا جو مجرموں کی طرح چہرا جھکائے رونے میں مصروف تھی۔"یہاں آؤ میرے پاس...سپاٹ لہجے پر وہ یونہی چلتی اسکے روبرو آئی۔طہ نے اسکی ویسٹ سے پکڑتے اسے سامنے رکھی ٹیبل پر بٹھایا۔"پپ...پلیز معاف کر دیں۔عفاف نے پھر سے رونا شروع کر دیا"۔۔۔وہ بغور اسے روتا دیکھ رہا تھا۔مجھ سے آپکی خفگی اور غصہ برداشت نہیں ہوتا طہ۔معاف کر دیں آخری بار میں آپ سے پوچھے بغیر کہیں نہیں جاؤں گئی آپی کے کمرے تک بھی نہیں جاؤں گئی۔اسکا ہاتھ پکڑ کے بیٹھی وہ سر جھکائے روتے اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔"میں تمہاری مشکل آسان کر دیتا ہوں مائے لٹل برائیڈ طہ نے دوسرے ہاتھ سے اسکا چہرا اوپر کیا"تم سے میرا غصہ اور ناراضگی برداشت نہیں ہوتی تو میں تم سے دور چلا جاتا ہوں۔عفاف کی گرفت بے اختیار سخت ہوئی۔کیونکہ میں جب جب تمہیں دیکھتا ہوں مجھے تمہاری خودسری یاد آتی ہے اور مجھے تم پر مزید غصہ آتا ہے۔اسکے گال کو ہلکے سے سہلاتے وہ سنجیدگی سے کہتا اسے سہنے پر مجبور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کر رہا تھا۔"نہی... نہیں... آپ ایسا نہیں کریں گئیں۔وہ نفی میں سر ہلاتی التجائیں کرنے لگی"۔۔۔ "میں کر سکتا ہوں۔اسکی گیلی پلکوں کو چھوتے ہٹ دھرمی سے کہا گیا"۔۔۔عفاف اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔"تم ہمیشہ ہی میری بات نہیں مانتی مائے لٹل برائیڈ تمہیں میں نے یہاں آنے سے منع کیا تھا۔شاید تم چاہتی ہو میری ناراضگی ڈبل ہو جائے۔اسکے ہاتھ کے زخم پر انگوٹھا رب کرتے وہ دھیمے لہجے میں وارن کر رہا تھا۔"عفاف نے زارو قطار رونا شروع کر دیا۔وہ بری طرح رو رہی تھی طہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے پھر ساتھ لگا لیا۔وہ مزید رونے لگی۔"اور کتنا ناراض ہو گئے آپ... پلیز اب مان جائیں... میں نہیں جاؤں گئ"اسکے گریباں کو پکڑے وہ سینے سے لگی بے ربط بول رہی تھی طہ چپ چاپ کھڑا اسے سنتا رہا وہ روتے خاموش ہوئی مگر دور نہیں ہٹی تھی طہ نے جھکتے اسکی گردن پر لب رکھے اس اچانک افتاد پر عفاف کی دھڑکن منتشر ہوئی۔"اگلی بار جب مجھے منانے آنا تو سرخ پہن کر آنا... شاید میں مان جاؤں۔گال پر لب رکھے وہ سرگوشی کر کے پیچھے ہٹا"عفاف کا چہرا سرخ ٹماٹر ہوا تھا۔ڈرائیور کو میسج کر دیا ہے ولا واپس جاؤ۔اسنے موبائل رکھتے کہا عفاف جز بز سی اسے دیکھتی پانچ منٹ بعد باہر چلی گئ تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ فائل کا انتظار کر رہا تھا دروازہ نوک ہوا تو اسنے یس کہا مگر ڈرائیور کی بجائے حمزہ اور پھر اسکے بعد وقاص پھر فیصل، مرسلین اور آریان کو بھی آتے دیکھ اسنے بمشکل تھوک نگلی تھی

ایک فائل نالانے کیلئے آپ سب مجھے سزا دینے آئے ہیں اٹس ناٹ فیئر ڈیڈ۔ یحییٰ نے بری سی شکل بناتے چیئر کے پیچھے پناہ لی۔

بکواس نہیں کرو یحییٰ ہم یہاں تم سے ضروری بات ڈسکس کرنے آئے ہیں۔" اتنی کیا ضروری بات تھی ڈیڈ کہ آپ پوری بارات ساتھ لے آئے۔ اسنے مرسلین پر خفا نظر ڈالی جسنے اسکی اچھی کلاس لی تھی"۔۔۔"وہاں چپ چاپ بیٹھ جاؤ یحییٰ اور اب ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے نا نکلے۔ آریان کی بارعب آواز پر اسنے ہونٹوں پر انگلی جمالی۔ پھر آدھا گھنٹہ ڈسکشن چلی اور ختم ہونے کے بعد تک یحییٰ خاموش بیٹھا رہا۔ جب وہ بول کے چپ ہوئے تو اسنے ہاتھ اٹھایا۔ بولنے کی اجازت مانگی جا رہی تھی۔ بولو۔"بڑے پاپا یہ جو ڈسکشن ہوئی ہے یہ بہت اہم تھی میرے لئے۔ جتانے والا انداز تھا مگر مجھے سمجھ یہ نہیں آئی آپ میرے رائیولز کو ساتھ کیوں لائے ہیں۔ اسنے مرسلین پر کڑی نگاہ ڈالی"اور وہ بپھرا شیر بنے اس پر جھپٹا جسے بروقت فیصل اور وقاص نے جکڑ لیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سن لیں اس کمینے انسان کی باتیں بڑے پاپا اسلئے میں اسے اپنی بہن نہیں دینا چاہتا۔ وہ بھڑک اٹھا تھا۔ حمزہ الگ کھڑا سر پیٹ رہا تھا یحییٰ میر نے چٹکیوں میں اس خاموشی کو طوفان میں بدل دیا تھا یہ ہنر بھی صرف اسکے پاس تھا۔ "مجھے چھوڑیں ڈیڈ آج اسے بیغیرت کا میں جبڑا توڑوں گا"۔۔۔ "ہاں یہ تو چاہتے ہی یہی ہیں میرا جبڑا توڑ دیں اور پھر انکی بہن مجھے دولہا بنانے سے انکار کر دے۔ اسے بھلا چپ آسکتی تھی "یحییٰ۔ حمزہ نے دانت پیسے مگر اس سے پہلے آریان کا میٹر آؤٹ ہوا اور اسنے یحییٰ پر لپکتے ایک ہاتھ سے اسکی بازو مڑوڑی اور دوسرے سے اسکی گردن دبوچی۔ "باز آجاؤ یحییٰ ورنہ مرسلین کا کہا میں پورا کروں گا"۔۔۔ بڑے پاپا خدا کا واسطہ میری گردن چھوڑیں میری دولہن ٹوٹی گردن والے کو دولہا نہیں بنائے گئی۔ اسکے شکنجے میں بھی اسکی گھٹی گھٹی سی آواز برآمد ہوئی تو ان سب نے تاسف سے اسے لعن طعن کیا۔ جو اتنی خاطر توازہ کے بعد بھی نہیں بدل سکتا تھا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رات ڈھل رہی تھی۔ وہ دیر سے واپس آیا تھا رات کے اس پہر بھی وہ لان میں چہل قدمی کر رہی تھی۔ "تمہاری بھٹکتی روح کو سکون نہیں ہے بلیک روز.؟ وہ شوخ ہوا "عزہ نے مڑ کر دیکھا جو بازو پر کوٹ ڈالے ہاتھ میں بیگ پکڑے اسکی طرف آرہا تھا۔

"جب سکون کا واسطہ انسان سے جڑے تو روح کا سکون ختم ہو جاتا ہے یحییٰ۔وہ مسکرائی بھی نہیں سکی"۔۔میں اس انسان کا ذکر نہیں سننا چاہتا روز... یحییٰ نے اسے گھیرے میں لیا۔وہ خاموش رہی۔ "آئیس کریم کھانی ہے..؟اسنے آفر دی"۔۔"کل جب تم جیت جاؤ گئے تو کھانے چلوں گئی۔اسکا انداز رازدانہ سا تھا"وہ سمجھتے ہنس دیا۔انشاءاللہ وہ اندر کی طرف چلا گیا۔عزہ نے اس چاند کو دیکھا۔اسے اپنی فرمائش یاد آئی۔پھر اپنے کھلے بال،حاذق کا انہیں باندھنا،اپنے حصار میں لینا۔اتنی یادیں کیوں وابستہ ہو جاتیں ہیں ان انسانوں سے جن سے بچھڑنا ضروری ہوتا ہے۔وہ سوچ کر رہ گئی۔

وہ کھانے پر بھی نہیں آئی اسنے کہا اسکے سر میں درد ہے۔آخری بار تمہارے روم میں جاتے دیکھا تھا پھر شام سے نہیں دیکھا اسے۔زارا اسے امیمہ کے متعلق بتا رہی تھی۔وہ اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا اسلئے کل ملنے کا سوچتے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

مجھے لگتا امیمہ سو چکی ہے اسلئے دروازہ نہیں کھول رہی دروازے کے پار کھڑی طوبیٰ نے فیصل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔یا شاید وہ جان گئی ہے ہم اس سے کس متعلق بات کرنے آئے ہیں۔اسنے دور اندیشی سے کہا۔وہ دونوں خاموشی سے پلٹ آئے دروازے کے ساتھ فرش پر بیٹھی امیمہ نے رکی سسکیوں کو بحال کیا تھا۔اگر وہ جان جاتے،جو کچھ وہ جان گئی تھی تو شاید کل برپا ہونے والے نئے

طوفان کو نیا وبال مچانے سے روک لیتے۔ مگر ہوتا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے تقدیر انکی کہانی کو اب نیا موڑ دینے والی تھی جو شاید ان دونوں کا اس کہانی کا آخری پڑاؤ بننے والا تھا۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

نیا دن تھا نئی صبح تھی جہاں کئی زندگیاں بدلنے والی تھیں وہی کچھ رشتے بھی بکھرنے والے تھے مگر اس دن کا پہلا سرپرائز جو ان سب کو ملا تھا وہ تھی انکی ملک حویلی جہاں وہ فنکشن آریان نے آرگنائز کروایا تھا۔ جس بات کا ذکر صبح ناشتے کی ٹیبل پر ہوا۔ جسکو سننے کے بعد ینگ پارٹی کے بے اختیار پسینے چھوٹے تھے چھوٹتے بھی کیوں نہیں وہ بھیانک ماضی ان کے چھوٹی عمر کے ذہن میں کنڈلی مار کے بیٹھ چکا تھا وہ آگ سے لپٹی حویلی انہیں خوفزدہ کرتی تھی وہ منظر انکے دلوں کو دہلا دیتے تھے مگر آریان اور انکے بڑوں کا فیصلہ ان سب نے سر آنکھوں پر رکھا تھا

سب ایک ساتھ فل تیاری کے ساتھ ملک حویلی کیلئے نکل گئے تھے دن بھی گزرنے والا تھا شام ڈھلنے والی تھی انہوں نے صرف قریبی مہمان بلائے تھے سب پہنچ چکے تھے سوائے امیمہ شاہ کے جسنے یونی کے ضروری کام کا کہہ کر بعد میں آنے کو کہا تھا حویلی ایک بار پھر ری نیو ہوئی تھی اسکے دائیں سائیڈ پر موجود بڑے سے ہال کے وسط میں گولڈن کلر کا شیشوں سے مزین جھومر لٹکتا اپنے میں خوبصورتی کی

ایک مثال تھا ہال کے ایک سائیڈ میں صوفے اور چیئرز رکھی گئی تھیں دوسری سائیڈ لمبی سی ٹیبل رکھی تھی جس پر لاتعداد رنگوں میں فریش گلدستے رکھے تھے ہال کا ایک حصہ سیڑھیوں سے جڑا تھا جو کہ حویلی کے اندرونی پورشن میں جاتیں تھی جبکہ دوسرا حصہ باہر لان کی طرف نکلتا تھا شام آٹھ کا وقت تھا ساڑھے آٹھ بج چکے تھے۔وہ کمرے میں شیشے کے سامنے کھڑی سلور اور سفید رنگ کی ساڑھی میں اپنا خوبصوت سراپا دیکھ رہی تھی اسکا چہرا پُرکشش تھا مگر آنکھیں مرجھائی ہوئی تھیں محبت کے روگ نے اسکی نیلی آنکھوں کی کشش چھین لی تھیں وہ خالی آنکھیں تھیں جن میں کوئی خواب نہیں ہوتے جو ہر منظر پر ٹھہر نہیں جاتیں جن میں پسندیدگی کے تاثر نہیں ابھرتے۔ہاں وہ بہت عجیب آنکھیں تھیں۔ایک دم سادہ اور ویران سی جن میں محبت دفن تھی۔

ہوسکے تو چہرے پر چھائی اداسی کو چھپالینا۔"میک اپ سے چھپ جائے گئی.؟"نتاشا نے اسکے سرد لہجے پر گردن موڑی۔"میرے اختیار میں نہیں ہے ورنہ میں اس چہرے کو بدل دیتی،وہ آئینے میں دیکھ رہی تھی۔"یہ اداسی میرے وجود کا حصہ ہے۔اور وجود میں موجود حصوں کو چھپانا ناممکن ہوتا ہے۔"تم اسکی محبت کیلئے خود کو اذیت مت دو۔وہ یہی کہہ سکتی تھی"۔۔۔اذیت ہمیشہ اپنی کی ہوئی محبت سے ملتی ہے دوسرے کی محبت تو ہم غصے اور وقت کے تقاضوں میں بھول جاتے ہیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"وہ مجھ سے محبت کرتا تھا،" "یہ میں بھول سکتی ہوں۔۔۔" "مجھے کسی سے محبت تھی،" "یہ میں کبھی نہیں بھول پاؤں گئی کیونکہ اس فعل میں میرا دل اور آنکھیں دونوں ملوث تھیں۔ دماغ بھول جاتا ہے آنکھیں کبھی نہیں بھولتیں، نامنظر، نالوگ۔ وہ کنگھی شدہ بالوں میں بے مقصد برش پھیرتی کہہ رہی تھی اسے جو لگا تھا وہ روگِ محبت تھا وہ واجب المحبت تھی مگر مسلسل نہیں تھی۔ نتاشا اسے دیکھ کے رہ گئی۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

کیا میں اندر آ سکتا ہوں..؟۔۔۔ تم کمرے میں ہی کھڑے ہو یحییٰ۔ عزہ نے برش رکھتے کہا۔ اسنے ڈھیٹائی سے ہنستے سر کھجایا۔

نتاشا تمہیں مرسلین بھائی بلا رہے ہیں۔ نتاشا باہر چلی گئی۔

جھوٹ کیوں بولا آپی سے..؟۔۔۔ عزہ نے آنکھیں گھمائیں۔ "ڈونٹ ٹیل تم نے بھی بڑے پاپا کی طرح آنکھیں پڑھنا سیکھ لیں ہیں"۔۔ سیکھا نہیں ہے مجھے یہ ہنر وراثت میں ملا ہے۔ اسنے اترا کر بتایا۔ وہ ہنس رہی تھی یحییٰ چاکلیٹ کلر کے ڈنر سوٹ میں ملبوس صرف اسے مسکراتا دیکھ رہا تھا۔ "تم پر یہ مسکراہٹ بہت خوبصورت لگتی ہے۔ اسکے لہجے میں بھائی والی محبت تھی"۔۔۔ جھوٹ ہمیشہ خوبصورت

ہی لگتا ہے۔ عزہ سوچ سکی۔ ہمیشہ خوش رہو اسنے عزہ کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔ "محبت کی قسمیں نہیں ہوتیں عزہ۔ اج اسنے پہلی بار اسکا نام پکارا تھا اسکے حصار میں کھڑی عزہ اس سرگوشی پر آنسوؤں پر بند نہیں باندھ سکی تھی"

محبت میں تکلیفں اور آزمائشیں متمنی ہوتی ہیں اگر سچی محبت میں یہ دو چیزیں نا ہوں تو محبت ادھوری سی بدمزہ لگتی تھی اصل محبت وہ ہوتی ہے جس میں پہلے آپ تکلیف سے گزریں آزمائشوں پر پورا اتریں۔ پھر اسے حاصل کرنے کا جو مزہ ہوتا ہے وہ خوبصورت ہوتا ہے۔ "محبت آزاد پنچھی کی طرح ہونی چاہیئے"

اگر وہ آپ کی ہے تو اسے آسمان کی جستجو نہیں ہو گئی۔ وہ سرگوشیاں کرتا بڑے بھائی کی طرح اسے سمجھا رہا تھا اسے معلوم تھا جو وہ کہہ نہیں رہی اسے وہ سہہ رہی ہے۔ وہ اسے حوصلہ دے رہا تھا ساتھ تسلی بھی۔ وہ روئے جا رہی تھی۔

" میں اسے ٹوٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی مگر میں اسے توڑ کے آئی ہوں۔ اس اچانک اعتراف پر دروازے میں کھڑی حیام وہی رک گئی"۔۔۔ میں نے نفرت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ٹوٹے ہوئے لوگوں کو

اللہ تھام لیتا ہے میں اسی غرض سے اسکی التجاوں کو رد کر کے آئی تھی۔ مگر آج مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں اپنا سب کچھ چھوڑ آئی ہوں مجھے وہ یاد آتا ہے بہت یاد آتا ہے۔ وہ بے بسی سے روئی۔ یحییٰ نے گہری سانس اندر کھینچی۔ تمہیں پتہ ہے یحییٰ اسنے کہا تھا اگر میں اسے چھوڑ کے گئی تو وہ گم جائے گا وہ میری طرف لوٹ نہیں پائے گا۔ وہ بنا آواز روئے جا رہی تھی۔ یحییٰ نے اسکا بھگتا چہرا دیکھا۔ "پھر تم نے کیا جواب دیا.؟" اسنے نرمی سے آنسو پونچھتے پوچھا۔ "میں نے اسے کہا تھا۔ اگر اللہ کے مل جانے کے بعد بھی میں لاحاصل رہی تو سمجھ لیں میں کبھی انہیں حاصل ہی نہیں ہوئی تھی" آنسو تھم گئے۔ وہ اس لمحے میں قید ہو گئی تھی جب اسنے پہلی بار حازق کی آنکھوں میں موت کا خود ابھرتا دیکھا تھا وہ موت جو کسی اپنے کی جدائی میں روز آتی ہے۔ "وہ لوٹ کر آئے گا عزہ۔" اسکے لہجے میں یقین تھا اسنے چونک کر گردن اٹھائی۔ "مرد جس عورت سے سچی محبت کرتا ہے وہ لاکھ تذلیل کے بعد بھی اسی عورت کے پاس لوٹ کر آتا ہے" جھوٹ کہتے ہیں لوگ کہ، مرد انا پرست ہوتا ہے۔ مرد انا پرست نہیں ہوتا پرنسیس، وہ اپنی تمام انا پرستی اس ایک عورت کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا ہے جس پر وہ دل و جان سے نثار ہوتا ہے۔ "اسلئے تم امیمہ کو ہر بار اپنی تذلیل کیلئے معاف کر دیتے ہو.؟ وہ مسکرا کر بولی" یحییٰ وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھی نا کر سکا۔"میں اسے معاف کرنے والا کون ہوتا ہوں میں تو خود اسکی معافی کی طلب میں ہوں۔"وہ ٹرانس میں تھا۔عزہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔حیام انہی قدموں پلٹ گئی تھی

مرسلین تم میرے لئے گجرے نہیں لائے..؟وہ اپنی ڈریس کے ارگرد نظریں گھماتے پوچھ رہی تھی۔ مرسلین نے برش ڈریسنگ پر رکھتے گھڑی باندھتے اس پر نگاہِ خفگی ڈالی۔"ڈریسنگ پر رکھے ہیں۔وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا"۔۔۔وہ ناراضگی میں بھی اسکی ہر بات مانتا تھا سوائے ہمکلام ہونے کے۔نتاشا نے گہرا سانس بھرا۔

کب تک ناراض رہو گئے آئیس بیئر.؟نتاشا نے اسکے سینے پر سر رکھا۔"جب تک ناراضگی ختم نہیں ہو جاتی۔"اور کب ختم ہو گئی یہ ناراضگی.؟۔۔۔جب میرا غصہ کم ہو جائے گا۔"اور کب ختم ہو گا تمہارا یہ غصہ..؟وہ اسکی شرٹ کے بٹن پر انگلی پھیرتی برہمی سے پوچھ رہی تھی"۔۔۔جب تمہیں عقل آ جائے گئی۔وہ سنجیدہ تھا۔"میں بے عقل نہیں ہوں مرسلین۔وہ خفا ہوئی"۔۔۔وہ کچھ پل اسکا سرخ چہرا دیکھتا رہا۔"میں نے کبھی تمہیں خود سے کم نہیں سمجھا مگر تم نے ہمیشہ مجھ سے پہلے اس دنیا کو ترجیح دی ہے"عورت کو اللہ نے مرد سے ایک درجہ کم دیا ہے اسلئے نہیں کہ مرد اسے خود سے کمتر سمجھنے لگ

جائے بلکہ اسلئے کہ وہ اپنی عورت کی حفاظت کرے۔ مگر تم نے کبھی مجھے اپنے لائق نہیں سمجھا تم ہمیشہ ہر سچوئیشن میں مجھے سائیڈ پر کر دیتی ہو۔

وہ صحیح کہہ رہا تھا اس بار اسے پہلے سے زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔ "تم کہنا چاہتے ہو میری نظروں میں تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے۔؟ وہ سپاٹ انداز میں پوچھنے لگی"۔۔۔"ہاں۔۔۔"۔۔۔تم شوہر ہو میرے، نکاح کے بعد دو مہینے سے ہر رات شکرانے کے نفل پڑھ کے سوتی ہوں اور تم کہہ رہے ہو میری زندگی میں تمہاری حیثیت نہیں ہے۔ یہ سوچنے پر تم مجھے مجبور کرتی ہو۔ وہ کہہ کر رکا نہیں کیونکہ وہ نتاشا سے بحث میں جیت نہیں سکتا تھا نا وہ کبھی اس سے جیتنا چاہتا تھا "

سنبھال کے گر جاؤ گئی..! آخری سیڑھی پر اسکا پاؤں ٹیڑھا سا ہوا ابھی وہ گرتی ان دو ہاتھوں نے اسے سنبھال لیا۔ "جب تک آپ ہیں میں نہیں گر سکتی۔ "طہ مسکرایا۔ "میں تب تک ہوں جب تک تم ہو"۔۔یہ بات مجھے تب اچھی لگتی جب میں آپکی نظروں کا محور ہوتی۔ وہ سیڑھیاں اتر کے اسکے سامنے کھڑی ہو گئی۔ آپ ناراضگی میں مجھے اور مجھ سے متعلق سب بھول گئے ہیں۔ وہ آگے چل دی۔ "اگر بھول جاتا تو ابھی یہ نہیں کہتا تم سرخ لباس میں بلکل طہ کی خوبصورت سی عفاف لگتی ہو۔ "وہ دھیرے سے مسکرا دی۔ طہ نے اسکے چہرے کو لباس کے رنگ کے ساتھ میل کھاتے دلچسپی سے دیکھا تھا۔ "تم

میری نظروں کا نہیں میری زندگی کا محور ہو اگر تمہیں لگتا تم میری نظروں سے اوجھل ہو تو یہ تمہاری خام خیالی ہے" اسنے دھیرے سے سرگوشی کی۔ عفاف نے اسے نظر بھر کے دیکھا جو یوں سرگوشیاں کرتا اسکے دل میں اتر رہا تھا۔ اور آپ میرے کھڑوس شوہر ہیں۔ وہ کھکھلاتی ناک چڑا کے بھاگی۔ وہاں رکنا محال تھا اسلئے وہ پنگا لے کر بھاگ چکی تھی۔" ابھی بتاتا ہوں کون کھڑوس ہے وہ بھی اسکے پیچھے بھاگا"

عفاف سرخ پیروں تک آتے فراک میں ملبوس بمشکل اسکو سنبھالے چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے گھسیٹتی پلڑ کے پیچھے چھپی تھی۔ یحییٰ لان سے ہوتا اندر آرہا تھا طہ اسے ڈھونڈتے ہال کے آخری حصے میں آیا تھا۔ یحییٰ تم نے عفاف کو دیکھا ہے.؟ اسکی سانس پھولی ہوئی تھی۔" یحییٰ تو پہلے ہی اسے پلڑ کے پیچھے دیکھ چکا تھا" اسنے ٹیڑھی نظر سے وہاں دیکھتے طہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ میرے جڑوا بھائی میں نے عفاف کو نہیں دیکھا ہاں مگر میں نے میری بھابھی کو وہاں اس پلڑ کے پیچھے اپنا سر دیوار میں مارتے ضرور دیکھا ہے۔ اسنے بتیسی نکالے کہا۔ طہ اسے دو لگاتا وہ فرار ہو چکا تھا عفاف یحییٰ کو کوستی جو دیوار میں سر ٹیک کے کھڑی تھی ایکدم تلملاتی اسے مارنے کو پہنچی۔" آپ بہت بد تمیز ہیں یحییٰ بھائی۔ وہ غصے سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

چیخی "۔۔۔"بڑا شوق تھا میری بھابھی بننے کا اب جب میں دیور بنا ہوں تو پرنسیس کو غصہ کیوں آرہا ہے؟"...اسنے وہی سے شوخ سی ہانک لگائی۔

آپ کا بھائی بہت بد تمیز ہے...اسنے پاؤں پٹختے کہا۔"ہاں کیونکہ وہ یحییٰ میر ہے دکھنے میں میری کاپی مگر مزاج میں میر االٹ ہے وہ بندہ۔ایسے تو نہیں ڈیڈ اسے طوفان کی اولاد کہتے ہیں۔"طہ نے اسے گجرے پہناتے اپنے بھائی کی شان میں کھلے دل سے قصیدے پڑھے تھے۔آپ یہ کب لائے۔؟وہ سب کچھ بھول کر اپنی کلائیوں میں سجے ان سرخ رنگ کے گجروں کو دیکھ رہی تھی۔

طہ اسکی کلائی پر لب رکھتے مسکرایا۔"جس لڑکی نے میری پسند کیلئے سرخ جوڑا پہنا ہو اسے تحفے میں سرخ گلاب کے گجرے پہنانا میرا حق بنتا ہے"وہ اسے اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا ایسی نظریں جن میں دنیا بھر کی محبت بسی تھی جن میں صرف اسکی بیوی کی چاہت کا رنگ تھا جو صرف اسکا تھا اور وہ صرف اسکی تھی وہ ان مسحور کن لمحوں میں قید تھے آج عفاف میں محبت کا نیا احساس اجاگر ہو رہا تھا جو اسے عفاف رضا سے عفاف میر بننے پر مجبور کر رہا تھا جو اسے اس شخص کی محبت میں قید ہونے پر مجبور کر چکا تھا وہ اظہارِ محبت کہنا چاہتی تھی وہ کچھ ایسا کہنا چاہتی تھی جس سے اسکے اندر پنپتے نئے ابھرتے احساسات و جذبات کو کچھ لفظوں میں بیان کر دے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

عفاف... اپنے نام کی پکار پر وہ دونوں ہی ہوش کی دنیا میں پہنچے تھے۔ان دونوں نے سامنے کھڑی امیمہ کو دیکھا جو لان والے حصے سے اندر آرہی تھی جیسے چھپ کر آرہی ہو۔"پرنسیس آپ ابھی تک اس حلیے میں کیوں ہو.؟"اسکے لہجے میں یکدم خوف ابھرا اندر ہی اندر بھائی سے کڑی تکلیف نے سر اٹھایا تھا جو پل بھر میں غائب ہو گئی۔وہ ہلکا سا مسکرائی۔بھائی میں ریڈی ہونے جارہی ہوں۔اسنے وہی سائیڈ پر بنے ایکسٹرا روم کی طرف قدم بڑھا دیئے۔عفاف بھی اسکے پیچھے چل دی۔

حمزہ مجھے بہت فکر ہو رہی ہے ہمیں ایکبار دل سے بات کر لینی چاہئیے تھی۔"فیصل اس سے بات کر چکا ہے زارا اور دل بھی جانتی ہے اتنی تیاریاں صرف ایک برتھڈے کیلئے نہیں ہوتیں۔یہ سرپرائز منگنی انشاءاللہ بیسٹ سرپرائز بنے گئی ان دونوں کیلئے۔جسے وہ زندگی میں کبھی نہیں بھول پائیں گئے۔"۔۔۔انشاءاللہ..زارا کے لب ذرا سے ہلے۔ناجانے کیوں اسکا دل بے چین ہو رہا تھا۔

ڈیڈ احمر نے کہا ہے وہ نہیں آسکے گا۔حمزہ کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ ابھی بولنا شروع ہوا اسنے یحییٰ کا کندھا دبوچے رخ سامنے کی طرف موڑا۔سب ہال میں موجود تھے سپاٹ لائیٹ آخری کمرے سے باہر آتی امیمہ پر جا کے رک گئی۔جو پتھر چہرے سمیت کھڑی تھی جسنے چوکلیٹ کلر کی نفیس سی میکسی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

زیب تن کر رکھی تھی بالوں کی بریڈ بنائے وہ مدھم سا میک اپ کیے خوبصورت لگ رہی تھی عزہ اور عفاف اسکے پیچھے تھیں۔

ملک ولا کے تمام کیلز ارگرد بکھرے چہروں پر خوشیاں سجائے انہیں دیکھ رہے تھے جیسے انکی دلی مراد پوری ہونے کو آئی ہو۔

ڈی جے سسٹم پر موجود شخص نے انکی منگنی کی سرپرائز سیریمنی اناؤس کی۔ مہمانوں نے حیرت کا اظہار کیا۔

ایک سپاٹ لائیٹ یحییٰ پر تھی دوسری امیمہ پر۔ وہ اسکی طرف آرہی تھی وہ اپنی جگہ کھڑا تھا جسکے چہرے پر خوشی کا ایک رنگ آرہا تھا دوسرا جارہا تھا دل چاہ رہا تھا اسی پل سجدے میں جھک جائے۔ وہ اس سے صرف سات قدموں کی دوری پر تھا اور اسے لگ رہا تھا یحییٰ میر اس سے سات ہزار کلو میٹر کی دوری پر کھڑا ہے جس تک پہنچنے کی کوشش میں جتنے ہاتھ پیر مارے گئی اتنا ہی وہ وسط میں موجود دلدل میں دھنستی جائے گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسنے چلتے آنکھیں میچی۔ ذہن میں اس سرخ کمر اکا نقشہ ابھرا۔ اسنے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔ وہ منظر جگمگایا جب اسنے نوب پر ہاتھ رکھا تھا۔ اسنے پھر سے آنکھیں بند کی۔ نوب پر رکھا ہاتھ اور سینے میں چلتی سانسیں اسے برف کی ہوتی محسوس ہوئی۔

اسنے ساکت نظر مسکراتے چہرے پر ڈال کر آنکھوں کے کونے زور سے میچے۔ سرخ روشنی آنکھوں میں چبھنے لگی سر گھوم رہا تھا وجود برف ہو رہا تھا قدموں سے جان جا رہی تھی سر میں درد کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئیں۔ اسنے انکھیں کھول دیں وہ بلکل اسکے روبرو کھڑی تھی۔ اسنے ایکبار دعویٰ کیا تھا "اب دنیا کی کوئی طاقت مجھے نا تمہارے سامنے سے ہٹا سکتی ہے، نا تمہارا بنا سکتی ہے۔"... امیمہ نے اسکے خوشحال چہرے کو چبھتی نظروں سے محسوس کیا۔ ذہن میں ایک منظر چل رہا تھا تو دوسرا غائب ہو رہا تھا۔ اسنے خالی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ پھر وہ منظر ابھرا۔ سفید کپڑے کا کونا اسنے زور سے کھینچا اور اس بورڈ پر کھینچی گئی لکیروں میں اسکا پورا کا پورا وجود الجھ گیا۔ اسنے خود کو سر تا پیر سن پڑتے محسوس کیا۔ اسنے ایک ایک کر کے تمام پینٹنگز سے وہ سفید کپڑے کھینچ ڈالے۔ کانچ کا آخری بچا ٹکڑا ابھی چھناک سے ٹوٹ گیا۔ جسکی کرچیاں اسے اپنے وجود میں پیوست ہوتی محسوس ہوئیں۔ وہ شوکنگ سٹیٹ میں تھی وہ رو نہیں رہی تھی وہ ماتم کر رہی تھی اسکا دل ماتم کر رہا تھا وہ حقیقت پہاڑ کی طرح تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جسکے نیچے اسکا نازک وجود دب گیا تھا۔ اسنے یحییٰ کے ہلتے لب دیکھے پھر بمشکل خود کو حال میں کھینچ کر لائی۔ "وِل یو میری می..؟ وہ رنگ پکڑے اسکے سامنے کھڑا تھا" لہجے میں خوشی سمیت طمانیت تھی جو اسے زہر سے بدتر لگ رہی تھی۔ "امیمہ نے یحییٰ کو دیکھا پھر نظروں نے وہ پینٹنگز دکھائی" وہ اس چہرے کو کیسے بھول سکتی تھی وہ اسکے عزیز لوگوں میں سے ایک کا چہرا تھا وہ اسکی بچپن کی دوست نوریہ کا چہرا تھا سادہ مگر پرکشش چہرا۔ وہ دھوکہ کھا گئی تھی وہ اتنا سادہ نہیں تھا وہ اسکی بچپن کی دوست تھی وہ اسکی پسندیدگی سے واقف لڑکی اسکی محبت سے محبت کرتی رہی تھی اور سامنے کھڑا شخص بھی اسکی محبت میں مبتلا تھا۔

زیادہ تکلیف کس بات کی تھی اسکی بچپن کی دوست اسے دھوکہ دے رہی تھی یا یحییٰ میر کا اس لڑکی سے اتنی محبت کرنا کے پھر اسکے بعد کسی سے محبت نا کر پانا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی مگر اپنا وجود وہ جھلستا محسوس کر رہی تھی دھوکے کی آگ اور اپنی محبت سے دستبردار ہو جانے کا غم دل پر حاوی ہو رہا تھا۔

"نہیں.. کبھی بھی نہیں.. میں مرنا پسند کروں گئی... مگر تمہارے ساتھ شادی نہیں کروں گئی۔" وہ ٹرانس کی کیفیت میں کہتی الٹے قدم لیتی وہاں سب کو ششدر کر رہی تھی۔

عزہ نے اسے کندھوں سے تھاما۔"دل یہ کہا کہہ رہی ہو تم..دماغ ٹھکانے پر ہے تمہارا"...وہ دبی دبی آواز میں غرائی۔مگر وہ سننے کی سٹیٹ میں نہیں لگ رہی تھی وہ خود کو پاگلوں کی طرح اسکی قید سے چھڑوا رہی تھی۔وہ یحییٰ کو نہیں دیکھ رہی تھی وہ پتھر کا بت بنا کھڑا تھا۔وہ ان سب کو ایک بار پر رسوا کر کے وہاں سے جا چکی تھی زارا یحییٰ کی حالت دیکھتے نڈھال سی ہوئی جبکہ مرسلین اپنی بہن کے پیچھے بھاگا تھا۔

♥□□□□□□□□□□□□□

وہ مرسلین کے ساتھ ہی آدھے گھنٹے پہلے ملک ولا واپس آ چکی تھی وہ غلط تھی مگر پھر بھی وہ اپنی چھوٹی بہن کا سایہ بن رہا تھا باقی افراد بھی بجھے چہروں کے ساتھ وہاں داخل ہوئے تو اسے سامنے صوفے پر بیٹھا پایا۔"امیمہ...اندر آتے فیصل نے انتہائی اونچی آواز میں پہلی بار اپنی جان سے پیاری بیٹی کو اتنی سختی سے پکارا تھا"...جبکہ زارا کی آنکھوں سے بہتے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اسے امیمہ پسند تھی مگر جسکو وہ دوسری بار بھرے مجمعے میں ٹھکرا کے آئی تھی وہ اسکا لختِ جگر اسکا بیٹا تھا جسکی تکلیف میں وہ آدھی ہو رہی تھی وہ آنسو روکنے کی ناکام کوشش کرتی فیصل کے ساتھ سے ہوتی کمرے میں چلی گئی۔حمزہ بھی اسکے پیچھے لپکا تھا۔

ڈیڈ پلیز دل سے آرام سے بات کریئے گا ضرور کوئی بڑا مسئلہ ہو گا اسلئے..."خاموش ہو جاؤ مر سلین۔ اور بس اسے خاموش ہونا پڑا تھا" آریان کا موڈ بری حد تک بگڑا ہوا تھا حیام نے بے ساختہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"آپ نے بلایا۔ زینے پھیلا نگتی لڑکی کی آواز میں حد درجے پر اعتمادی تھی"...میں اس بدلحاظی کی وجہ جان سکتا ہوں.؟ وہ دھاڑا تھا امیمہ کی آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئیں۔"مم...مجھے اس شخص سے شادی نہیں کرنی ڈیڈ۔ لہجہ تلخی سے بھر گیا"...تو یہ بات آپ پہلے بھی بتا سکتی تھیں اسکی فیلنگز کو ہرٹ کرنے کا حق آپ کو کس نے دیا تھا.؟ آریان کی دہشت زدہ آواز پر امیمہ سمیت وہاں سب ہی خود میں سمٹ گئے۔

امیمہ کی سسکیاں ابھرنے لگی۔ عزہ اسکے قریب آئی۔"وجہ کیا تھی.؟"..."میں سچ سننا چاہتی ہوں۔ امیمہ کے لاچاری سے دیکھنے پر عزہ کی آواز میں بھی غصہ امڈ آیا"...جسٹ ٹیل می دل ایسی کیا وجہ تھی جو تم یحییٰ جیسے انسان کو ٹھکرا کر آئی ہو.؟...وہ جملہ امیمہ کے دل و دماغ پر ہتھوڑے جیسے بجا۔"آپ کے لہجے میں اس شخص کیلئے اتنی اپنائیت اور محبت محسوس کر کے مجھے آپ سے بھی بیزاریت محسوس ہونے لگی ہے عزہ آپی۔ "

اسکا ہاتھ جھٹکتے وہ رو پڑی۔ وہ لمحہ ان سب کو پتھر بنا گیا۔

عزہ کی پتھریلی آنکھیں اپنی بہن کے چہرے پر رک گئی۔ وہ الفاظ اسکے دل کو چاک کر گئے تھے۔ "مجھے اس شخص سے شادی نہیں کرنی کیوں آپ سب میرے پیچھے پڑ گئے ہیں کیا وہ شخص اس دنیا کا آخری انسان ہے اگر ایسا ہوتا بھی تو میں کبھی اس شخص سے شادی نہیں کروں گئی مجھے نفرت ہے اس شخص سے، میں نفرت کرتی ہوں یحییٰ میر سے سنا آپ سب نے... خدا کا واسطہ جان چھوڑ دیں آپ سب میری مجھے اسکے ساتھ سوچنا باندھنا سب ترک کر دیں۔ وہ ہاتھ جوڑتی سسک رہی تھی"۔۔۔"میں... میں نہیں بن سکتی اسکی تیسری محبت... چند سانحے بعد اسنے وہ جملہ دوہرایا۔ لب زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑا رہے تھے آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔"... عزہ اسکے روبرو منجمند کھڑی تھی۔

مجھے اس شخص کے ساتھ مت باندھیں جو اپنی پہلی محبت کو ہی نہیں بھول سکا۔ جو آج بھی اپنی دوسری محبت میں کھائے دھوکے کی آگ میں سلگتا رہتا ہے۔ میں اس شخص کی تیسری محبت نہیں بن سکتی۔ مجھے نفرت ہے اسکے احساس سے بھی۔ وہ مجھے حاصل کرنا چاہتا ہے کیونکہ میں اسکی ضد ہوں ڈیسٹ انف۔ اسنے بھیگی آنکھیں رگڑتے کہا۔ اور تب ہی عزہ کا دایاں ہاتھ اسکے دائیں گال پر پوری وقت سے چھپا تھا۔ تھپڑ کی گونج پر وہاں سب سناٹے میں غرق ہو گئے۔ "تم اسکی ضد نہیں ہو امیمہ شاہ اگر تم ہوتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تو آج وہ تمہیں چھوڑ کر کبھی نہیں جاتا۔" مجھے افسوس ہو رہا ہے تمہاری سوچ پر اور تم پر جسے انسان پرکھنے کا ہنر آج بھی نہیں آیا۔ وی سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اتنا ہی کہہ سکی تھی وہ اسے کانٹا چبھنے دینے کی بھی روادار نہیں تھی آج اسے تھپڑ مار چکی تھی عزہ نے خود کو کمرے میں بند کر لیا۔ کسی نے بھی اس سے ہمدردی میں کچھ نہیں کہا تھا سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے مرسلین نے ایک نظر اپنی بہن پر ڈالی اس بار اسنے اپنے بھائی کو بھی اپنی ڈھال بننے لائق نہیں چھوڑا تھا۔ انسان کی زندگی ایک کتاب کی مانند ہوتی ہے موجودہ حال کے صفحے کی ورق گردانی میں ہم لکھے گئے چکے صفحوں کی حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتے۔ ماضی ہر ایک انسان کا ہوتا ہے اسے ہم جھٹلا سکتے ہیں ناں بدل سکتے ہیں۔ مگر کسی انسان کا ماضی اسکے خلاف استعمال کرنے والوں کے نام ورسٹ بوک کے نام سے منسوب کتاب میں درج کیے جانے چاہیے۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

اسے آج بھی نیند نہیں آرہی تھی اسنے گھڑی پر ٹائم دیکھا تہجد کا وقت ہو چکا تھا اسنے صد شکر ادا کیا خود پر شال اوڑھے وہ مطلوبہ کمرے کی طرف گئی۔ آج بھی وہ اسی وقت تہجد کی نماز ادا کر رہی تھیں۔

"آج بھی نیند نہیں آرہی میری پوتی کو..؟ سمیرا بیگم کے لہجے میں محبت تھی"۔۔۔ عزہ جو دبے پاؤں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

آئی تھی ایکبار پھر مسکرادی۔ جائے نماز پر انکے گود میں سر رکھتی وہ پرئیر روم میں بچھی کارپٹ پر دراز ہو گئی۔ "آج بھی نیند نہیں آئی مجھے دادو... لہجے میں تھکن تھی "سمیرا بیگم اسے دیکھ کے رہ گئی۔ "تمہاری ایسی حالت دیکھتی ہوں تو تمہارے ڈیڈ کے پرانے دن یاد آجاتے ہیں۔ اسکے بال سہلاتی وہ اسکی حالت پر آبدیدہ ہوئی"۔۔ "محبت نام ہی بے سکونی کا ہے دادو. عزہ کا لہجہ بھرا گیا"

سمیرا بیگم مسکرائیں۔ "محبت بے سکون نہیں ہوتی دادو کی جان،

محبت میں لیے گئے فیصلے اسے بے سکون بنا دیتے ہیں۔ اگر محبت میں بے سکونی ہوتی تو اللہ کبھی نماز اور ماں کے حصار میں سکون نا رکھتا۔ وہ رسانیت سے کہہ رہی تھیں۔ اسنے گہری سانس بھری کیونکہ وہ صحیح کہہ رہی تھیں وہ جب بھی بے سکون ہوئی تھی نماز کے بعد انکے پاس اور آریان کے معصوم بیوی کے پاس ہی جائے پناہ تلاش کیا کرتی تھی۔ دل خود بخود اسے انکی طرف مائل کرتا تھا۔ "مگر دادو میں نے جو بھی فیصلہ لیا انکی بہتری کیلئے لیا تھا۔ پرئیر وم میں چھایا سکوت ٹوٹا۔ "پر مجھے اب سکون نہیں مل رہا مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں ان سے دور ہو رہی ہوں میرا دل مجھے جھنجوڑ رہا ہے دادو، میں ماری ماری پاگلوں کی طرح سارا دن اس ولا میں گھومتی رہتی ہوں مجھے رونا آتا ہے دادو۔ آپ تو سچ جانتی ہیں ناں آپ کو سب بتایا تھا میں نے، میں کیا کروں مجھے کوئی حل بتائیں مجھے لگ رہا ہے ہر گزرتے دن کے ساتھ میرا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

دل گھٹتا جارہا ہے مجھے لگنے لگا ہے جیسے میں ہر گزرتے لمحے سمیت گزرتی جارہی ہوں میں خود کو فراموش ہوتا دیکھ رہی ہوں مجھے اپنے وجود پر اس شخص کی نظروں کو کمی محسوس ہو رہی ہے دادو۔ مجھے اس شخص کی سماعتوں میں اپنے نام کی پکار اتارنی ہے میں اسکی آواز میں اپنا آپ سننا چاہتی ہوں میرے اندر اس کو دیکھنے کی چاہ بڑھتی جارہی ہے اگر یہ عشق ہے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر یہ مجھے موت کے قریب کر رہا ہے۔ وہ زارو قطار رو رہی تھی۔

مجھے لگتا ہے میں اسکے انتظار میں مر جاؤں گی میں مرنا نہیں چاہتی دادو میں اسے پانا چاہتی ہوں اسی دنیا میں، انہی لمحوں میں میں اسے صرف میرا ہوتا دیکھنا چاہتی ہوں۔ میں کیا کروں گئی دادو اگر وہ نہیں آیا تو میں کہاں جاؤں گئی میں تو مر جاؤں گئی میں کیسے جیوں گئی اس زندگی کو، میں کیسے سہوں گئی اس اذیت کو۔۔ اللہ... میں کہیں کی نہیں رہوں گئی۔ وہ کب انکی گود سے سجدے میں جھک گئی تھی اسے خود معلوم نہیں ہوا۔

وہ دھاڑتے مارتی رو رہی تھی اور وہ اسے صرف سن رہی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"محبت صرف پا لینے کا نام نہیں ہے عزہ، وہ پکارا سے منجمند کر گئی"۔۔اسنے سجدے سے سر اٹھایا پیچھے آریان پشت پر ہاتھ باندھے سنجیدگی اوڑھے کھڑا تھا وہ چلتا اسکے قریب جھکا اسکی سرخ ہوتی آنکھوں اور ناک کو دکھتے دل سے دیکھا نرمی سے آنسو چنے۔اور اسی پل وہ اپنے باپ کے گلے لگتی اپنی محبت کی رنجیدگی آنسوؤں کے ذریعے آزاد کرنے لگی۔وہ روئے جا رہی تھی آریان کی آنکھوں میں پانی کی پریت چڑھنے لگی جسے سمیرا بیگم نے بھانپتے اسکے کندھے پر ہاتھ دھرا۔بیٹی اپنے شوہر کی محبت میں رو رہی تھی اور باپ بیٹی کو اپنے حصار میں لئے اسکی تکلیف پر رو رہا تھا۔"جب آپ سے اپنے شوہر کی تکلیف اور آپ سے اپنے بیٹی کی تکلیف نا قابلِ برداشت تھی تو کیوں آپ دونوں نے یہ ڈرامہ رچایا۔ مجھے تو آپ دونوں سمیت اس بچے کی بھی فکر ستانے لگی ہے. سمیرا بیگم خفگی سے کہنے لگی۔

"انکے پاس تو ماں بھی نہیں ہے۔اسکا لہجہ پھر مترنم ہوا "

ڈیڈ تو میرے کہنے پر مجھے یہاں لائے تھے دادو، انکی تو کوئی غلطی بھی نہیں ہے۔وہ سسک رہی تھی آریان اسکی پیٹھ سہلا رہا تھا۔"رونے سے وہ آپ کے پاس آ تو نہیں جائے گا ناں پرنسیس"۔۔وہ مجھے رونے نہیں دیتا تھا ڈیڈ کیا پتہ وہ میرے رونے پر آ جائے۔

اس لمحے آریان کو چپ لگ گئی۔ "آپ نے اسے اللہ کے امان میں دیا تھا بیٹا، اللہ اسے آپ کے پاس واپس ضرور لائیں گئیں۔"... وہ کچھ دیر ٹھہر کر پھر بولا وہ اسے کسی بھی طرح اس تکلیف سے باہر لانا چاہتا تھا وہ اسکی بیٹی تھی وہ اسے کیسے روتا دیکھ سکتا تھا۔ "کیا وہ مجھے یاد کرتا ہو گا... کیا وہ بھی ایسے ہی میرے لئے روتا ہو گا..؟"... آنسوؤں کو روکنے کی چاہ میں چہرا سرخ ہو رہا تھا وہ جائے نماز پر انگلیاں پھیرتی آج سمیرا بیگم کو دوسری حیام لگ رہی تھی۔ اگر وہ آپ کو بھول گیا ہو گا تو اسے آپ کو یاد کرنے کی ضرورت پڑے گئی۔ "جن سے محبت ہوتی ہے وہ آپ کو اپنی آخری سانس کے وقت بھی یاد رہتے ہیں انکے نقش ذہن کی دیوار پر تب بھی کندہ رہتے ہیں" دعا محبت کو پا لینے کی نہیں اس شخص کی اچھی یاداشت اور لمبی زندگی کی کرنی چاہیئے تا کہ جب تک وہ جیئے، اسکی یاداشت میں آپ بسے رہیں"

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ عزہ نے اسے جاتے دیکھا۔ وہ بھی وضو کرنے کی نیت سے چہرا خشک کرتی واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

جس میٹنگ کیلئے مرسلین نے جانا تھا اسکے لئے آپ نے یحییٰ کو جانے کی اجازت دی تھی.؟ آریان کے آفس میں آتے فیصل نے بنا تہمید کے سوال کیا۔ وہ خاموش رہا کیونکہ وہ مطمئن تھا۔

آپ نے اسے کیوں جانے دیا بھائی وہ ہرٹ ہے وہ اپنے ساتھ کچھ غلط کر لے گا۔ فیصل کو نیا خدشہ لاحق ہوا تھا۔

وہ میری مرضی کے خلاف گیا ہے فیصل۔" مگر آپ جانتے تھے آپ نے روکا کیوں نہیں اسے بھائی.؟ خاموش بیٹھا حمزہ بھی بول پڑا"

وہ یحییٰ میر ہے تم لوگ شاید بھول رہے ہو۔ وہ ہرٹ ہے مگر وہ خود کو تکلیف کبھی نہیں پہنچائے گا۔ کیونکہ یہ اسکی ایگو کے خلاف ہے۔ وہ سیاہ پہن کر بھی مسکراتا ہے وہ کسی پر اپنا دکھ عیاں نہیں کرتا۔ اسکی فکر مت کرو اپنے اپنے کام پر دھیان دو اور مجھے اس جیل کی فوٹیج اور جیلر کی تمام انفارمیشن لا کر دو۔

اسنے حمزہ کو مخاطب کیا۔ وہ جا چکا تھا فیصل مڑنے لگا۔ آریان کی آواز پر رک گیا۔" آج دو دن گزر گئے ہیں دل سے ناراضگی ختم کر دو فیصل وہ تکلیف میں ہے"۔۔۔ یحییٰ بھی تکلیف میں ہے بھائی۔

وہ دوبدو بولا۔" وہ سیاہ پہن کر مسکراتا ضرور ہے مگر رات کی سیاہی میں وہ کتنا روتا ہو گا یہ مجھ سے بہتر کون جانتا ہو گا۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اس بار دل نے اسکے ساتھ زیادتی کی ہے بھائی۔"وہ تمہاری بیٹی ہے فیصل منتوں مرادوں سے مانگی ہوئی اسے تکلیف مت دو"

اسنے دل توڑا ہے یحییٰ کا مجھے اپنی بیٹی کی تکلیف سے زیادہ اسکی تکلیف میں تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ میں بھی دل ٹوٹنے کی تکلیف سے گزر چکا ہوں۔میں نے گزارے ہیں وہ کرب دہ لمحے جب مجھے میری بیوی نے دھتکارا تھا جب وہ مجھے خود سے دور کرنے کے چکر میں مجھ سے میری پہلی اولاد چھین چکی تھی۔

آریان نے اسے خشمگین نظروں سے دیکھا۔"بے فکر رہیں میں اس سب کا قصوروار طوبیٰ کو نہیں ٹھہرا رہا یہ ہماری قسمت تھی مگر قسمت نے جو مجھ سے چھینا تھا وہ میری پہلی اولاد تھی"

اسنے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا وہ خود کو رونے سے بچا رہا تھا آریان نے اٹھتے سینے سے لگایا۔اسکی تکلیف کم کی۔مگر باہر کھڑے وجود کے پیروں تلے سے زمین نکل چکی تھی۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

کچھ منظر آنکھوں کی بینائی میں جذب ہوتے ہیں جب ہم ان سے ملتا جلتا کوئی منظر آج میں دیکھتے ہیں تو ہماری آنکھیں صرف اس منظر پر ہوتی ہیں باقی ہمارے احساسات اور سوچیں اسی پرانے ماضی والے منظر پر واپس چلی جاتی ہیں۔

وہ ایک دن کے بعد واپس آیا تھا ظہر کی نماز ادا کرتے دعا کے وقت ہمیشہ کی طرح اسکی نظروں کے سامنے وہ منظر چلنے لگا جب وہ اسے روکنے کی بھیک مانگ رہا تھا اور وہ اسے چھوڑ کے چلی گئی تھی۔ آنکھ سے بے اختیار آنسو پھسلا۔ اور وہ سجدے میں گر گیا۔

مجھے ٹوٹے ہوئے رشتوں سے ڈر لگتا ہے مجھے تو پہلے ہی اپنوں کی جدائی نے ڈسا ہوا، میں نے اسے محبت سے زیادہ عزت دی ہے تو بھلا میں کیسے اسے دھوکہ دے سکتا تھا۔ اسکی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔ "میں تو خود ٹوٹا ہوا ہوں اسے کیسے توڑ سکتا تھا اتنی سی بات اسے سمجھ کیوں نہیں آئی۔" وہ سجدے میں بیٹھا رو رہا تھا۔ "میں اسلئے اس سے دور بھاگتا تھا اللہ، مجھے معلوم تھا وہ بھی مجھے چھوڑ جائے گئی"۔۔۔ کوئی ایک رشتہ تو میرے لئے بھی ہونا چاہیئے تھا۔ وہ آنسو پینے کی کوشش کرنے لگا۔

وہ میری زندگی میں آنے والی دوسری اور آخری عورت ہے جس پر میں نے یقین اور محبت دونوں کیے تھے۔"وہ کیسے...ابھی وہ مزید کوئی شکوہ کرتا دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور حازق نے بے ساختہ اپنی سسکی روکی اور سر سجدے میں رکھ دیا"

"آپ نماز پڑھ لیں میں بعد میں آتا ہوں ڈیڈی۔وہ یونہی دروازا بند کر کے چلا گیا"۔۔۔سکندر کے آنسو تھم گئے اسنے سر سجدے سے اٹھایا وہ جب سے اسکی زندگی میں آیا تھا اسے رونے کیلئے وقت نہیں ملتا تھا پہلے وہ کمرے میں اکیلا ہوتا تھا جب سے ابرہیم اسکی زندگی کا حصہ بنا۔سکندر جب بھی نماز میں دعا مانگتے رونے لگتا تب ہی وہ کہیں سے وہاں آجاتا اور سکندر کو فوراً آنسو صاف کرنے پڑتے۔ان ڈائریکٹلی بھی وہ اسے رونے نہیں دیتا تھا۔سکندر آج اس اتفاق پر مسکرا دیا۔

تمام پولیس فورس ایکٹو ہو چکی ہے پوری طرح سے چھان بین کی جا رہی ہے مگر قانون اس مسٹری کو سلجھانے میں مسلسل ناکام ہو رہا ہے۔حرب فجار کی موت ایک مسٹری بن چکی ہے۔پولیس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے۔رات کے اندھیرے میں نہیں دن کے اجالوں میں کالی دنیا کے گینگسٹر کو ایسی بھیانک موت کون دے سکتا ہے.؟جس سیل کے ارگرد پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا وہاں کسی عام شخص کی رسائی ناممکن سی بات لگتی ہے تو کیا اس موت کے کھیل میں پولیس بھی شامل تھی یا پھر واقع

میں ترکیہ میں کوئی مسٹر ایکس موجود ہے آیئے جاننے کیلئے بات کرتے ہیں مسٹر.... نیوز رپوڑٹر آگے کچھ بولتی حان نے موبائل آف کر دیا۔"انہوں نے Challenge Accepted کہا ہو گا اسلئے شاید... اینارہ بولتے رک گئی۔دونوں سر پکڑ کے بیٹھے تھے"

حرب فجار کو واقع میں سکندر نے قتل کیا تھا اسکی کنفرمیشن کیلئے وہ دونوں اسکے کمرے کی طرف آئے۔

ابرہیم آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں.؟"اندر ڈیڈی نماز پڑھ رہے ہیں اسلئے۔"... اینارہ مسکراتے اسکے ساتھ بیٹھ گئی پھر رازدانہ انداز میں اسکے کان میں سرگوشی کی۔"آپ نے اپنے ڈیڈی سے بات کی تھی..؟"۔۔یس آنی میں نے بات کی تھی۔"تو کیا کہا انہوں نے.؟ "

حان نے فوراً سے پوچھا۔"انہوں نے کہا کہ ہم نیو ممی جلدی لے کے آئیں گئیں۔"تین سالہ ابراہیم ماتھے سے براؤن بال ہٹاتے بتانے لگا۔

اینارہ اسکی اداؤں پر صدقے واری جارہی تھی جبکہ حان مسکراتا اسکے پاس بیٹھ گیا۔"نیو ممی نہیں لانی چیمپ... آپ کی الریڈی ممی ہے ڈیڈی سے کہیں انہیں واپس لے کے آنا ہے"اسنے آہستگی سے اسے

اپنی ساری بات سمجھائی اور پھر وہ تینوں کمرے میں داخل ہوئے۔ جہاں سکندر لیپ ٹاپ آن کیے صوفے پر بیٹھا تھا۔

ڈیڈی... اسکی محبت بھری پکار پر سکندر کے لب کھل اٹھے اسنے باہیں پھیلائی اور وہ دوڑتا اسکی گود میں بیٹھ گیا۔

کھانا کھایا میرے بیٹے نے..؟ سکندر نے اسکے سلکی براؤن بالوں کو ماتھے سے ہٹایا جو ہر سیکنڈ بعد پھر سے وہی ہوتے تھے۔

ڈیڈی مجھے ممی چاہئیے... وہ سوال کا جواب نہیں تھا سکندر نے گردن جھکائے گود میں بیٹھے ابراہیم کو دیکھا۔"اور... اور مجھے نیو ممی نہیں چاہئیے۔"۔۔۔نیو ممی کیوں نہیں چاہئیے.؟ سکندر بغور اسکی ہیزل گرین آنکھوں میں جھانکتا رہا۔

"جب میرے پاس ممی ہے تو میں نیو ممی کیوں لوں ڈیڈی۔ مجھے میری اولڈ والی ممی چاہئیے۔ جن کی... آئیز بلکل آپ جیسی ہیں"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے سکندر کے گال اور آنکھوں کو چھوتے اتنی معصومیت سے کہہ رہا تھا اگر بات اسکی اولڈ ممی کے علاوہ کسی اور چیز کی ہوتی تو سکندر حاذق لا کر اپنے بیٹے کے قدموں میں اسے ڈھیر کر دیتا۔"وہ...وہ جو پاکستان میں ہیں...وہ والی ممی چاہیئے مجھے" یہاں سکندر نے جھٹ سے گردن اٹھائی اور ان دونوں بہن بھائیوں کو دیکھا۔ان دونوں نے فوراً سے پہلے رخ موڑا۔

یہ کارستانی یقیناً انکی ہی تھی سکندر نے کھا جانے والی نظروں سے انہیں گھورا۔"بیٹا پاکستان میں آپ کی کوئی ممی نہیں ہے" اسنے سنجیدگی سے بات ختم کر ڈالی۔ان دونوں کو جھٹکا لگا۔

ایناره نے ابراہیم کو آنکھوں سے اشارہ کیا۔وہ سکندر کی گود سے اٹھتا سامنے کھڑا ہو گیا۔"مجھے وہی والی ممی چاہیئے ڈیڈی۔وہ ضدی لہجے میں بولا"..."وہ نہیں مل سکتیں ابراہیم ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ..اسنے دانت پیستے کہا..."

Why we can't get her daddy..? وہ منہ پھلائے پوچھ رہا تھا

Because she doesn't love us my son...اسنے موبائل پکڑ لیا

No..you are wrong daddy she doesn't love you but she loves me because I'm too much handsome...

کتنا یقین تھا اسکے لہجے میں اپنے حسن کو لے کر انہیں کم از کم ایک تین سال کے بچے سے اتنی پر اعتمادی کی توقع نہیں تھی۔وہ تینوں ہنس پڑے۔"آپ خوبصورت ہیں مگر آپکی اولڈ ممی کے ڈیڈ اچھے نہیں ہیں ابراہیم۔"۔۔۔ہم اپنی ممی کیلئے ان سے لڑائی کریں گئیں ڈیڈی۔سکندر نے سر پکڑ لیا۔وہ ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔

اسکے تیکھے نقوش اور سفید رنگت سرخیوں میں ڈھل رہی تھی

جیسے اسے اسکی ممی نا ملی تو وہ واقع لڑائی کرنے پہنچ جائے گا۔تم دونوں نے جس نئ مصیبت میں مجھے ڈالا ہے اسکی خلاصی میں تم سے دونوں سے بعد میں کروں گا۔اسنے بات ختم کرنے والے انداز میں کہہ کر ابراہیم کو گود میں اٹھایا۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

محبت میں صبر نہیں آنا چاہیئے، جب محبت میں صبر آجاتا ہے تو انسان اور محبت کی ویلیو صفر رہ جاتی ہے۔ انسان کا رتبہ گھٹ جاتا ہے، وہ درخت کے سائے میں کھڑی ڈھلتے سورج کو دیکھتی دھیمے لہجے میں سرگوشی کر رہی تھی۔ "محبت میں صبر کب آتا ہے.؟"...وہ آواز پر پلٹی۔ سامنے احمر تھا۔ "جب انسان کو بار بار آزمایا جاتا ہے"...تو کیا انسان کو بار بار آزمانے سے محبت ختم ہو جاتی ہے.؟ ایک نئی آواز کا اضافہ ہوا۔ "محبت کبھی ختم نہیں ہوتی، بس مر جاتی ہے...اور جو مر جاتے ہیں وہ کبھی ختم نہیں ہوتے۔"..."رشتوں کی ڈور ریشم کے دھاگے سے پروئی جاتی ہے جسے بُننا آسان ہوتا مگر سینچنا بہت مشکل، کسی محبوب انسان کے ساتھ ہمارا رشتہ ایک سال کے بچے کی طرح ہوتا ہے جسکے قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلنا پڑتا تاکہ وہ اکیلا گر نا جائے"۔۔۔"کیا فائدہ کچھ لوگ تو تب بھی قدر نہیں کرتے.؟"۔۔۔سکے کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ عزہ کا جملہ اسے طنز کی طرح لگا۔ احمر کچھ سوچتے پلٹ آیا۔ اس دنیا میں کوئی بھی چیز آسانی سے نہیں ملتی۔ "اور جو چیز مل جائے وہ کھری نہیں ہوتی" کب سے خاموش کھڑی امیمہ کے جملے پر نتاشا اور عزہ نے اسے چونک کر دیکھا۔ "جب ہم گلاب کے پھول کو ٹہنی سے توڑنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس دوران اسکی دو سے تین پتیاں زمین پر گر جاتی ہیں مگر اسکے باوجود اسکی کشش اور خوشبو میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حالات اور کبھی لوگ ہمیں بھی اس پھول کی

طرح ہی توڑنے کی کوشش کرتے ہیں پر اگر وہ انسان اپنے وجود کے کچھ حصوں کی ناقص حالت سمیت بھی اس دنیا میں جی رہا ہے تو یہ اسکی بہادری ہے، ٹوٹی ہوئی چیزیں بھی انمول ہوتی ہیں، بس رکھنے والے کے پاس ظرف ہونا چاہئیے۔"۔۔۔عزہ نے بات ختم کی۔ نتاشا نے امیمہ کی طرف دیکھا جو بت بنی کھڑی تھی۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

سامنے صوفے پر بیٹھا شخص آدھے گھنٹے سے میٹنگ روم میں موجود لڑکی کی واہیات حرکتوں سے عاجز آچکا تھا۔ وائیٹ تھری پیس میں ملبوس کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے اس شخص نے اٹھنا چاہا تب ہی وہ سامنے آرکی۔ "میٹنگ چھوڑ کر نہیں جاسکتے ہیں آپ۔ تحکمانہ لہجہ تھا"۔۔۔مجھے حکم سننے کی عادت نہیں ہے۔ وہ بٹن بند کرتا آگے بڑھنے لگا۔ آپ اتنے موڈی کیوں ہیں..؟ وہ غصے سے بولی۔ "کیونکہ مجھے لڑکیاں نہیں پسند۔"۔۔۔مگر مجھے یہ مغرور انسان پسند ہے۔ وہ اسکے قریب آرکی۔ ساتھ کھڑے دراز قامت شخص نے اسے ناگواری سے دیکھا۔

I LOVE YOU...وہ ہچکچا کر بولی۔

KEEP LOVING ME...وہ بولا تو لہجے میں طنز تھا

داریاBECAUSE I DESERVE IT...I LOVE ME TOO... THANKS:)

ملئین اس خوبصورت شخص کا چہرا دیکھتی رہ گئی اگر وہ اس چہرے پر پہلی ملاقات میں دل ناہار چکی ہوتی تو اب تک اسکا کچومڑ بنادیتی۔ کہاں وہ مغرور شخص جو کسی لڑکی پر نظر کرم نا کرتا اور کہاں وہ اٹلی کے مشہور بزنس مین کی کٹھور اور انا پرست کامیاب بزنس مین داریا ملئین تھی۔

میرے پیچھے تین سو لڑکوں کی لائینیں لگی ہوئی ہیں آپ میں آخر کس بات کا غرور ہے.؟"ان تین سو لڑکوں میں یحییٰ میر نہیں ہے۔ یحییٰ کا لہجہ استہزائیہ تھا"۔۔وہ گھوم کر سامنے آئی۔

اگر آپ میرا پروپوزل ایکسیپٹ کرلیں تو یہ پروجیکٹ میں آپ کیلئے یقینی بنادوں گئ۔وہ رشوت تھی یا اسکی ضد مگر اس پل یحییٰ کو انتہائی زہر لگ رہی تھی اسنے غصے پر کنٹرول رکھا۔

میں آپ کیلئے کچھ بھی کر سکتی ہوں.؟ داریا نے ہاتھ ادا کے ساتھ اسکی ٹائی کے ساتھ گھمایا اسکے مزید قریب ہوئی وہ ساکت کھڑا رہا۔"یحییٰ نے اسے دیکھ کر ہاتھ پیچھے کی طرف بڑھا کر ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسکے خوبصورت چہرے پر پھینکا"

یہ کیا بد تمیزی ہے...وہ جھٹکے سے پیچھے ہو کر چیخی۔"آپ میرے لئے کچھ بھی کر سکتی ہیں تو اب اپنے اس آدھ دھلے میک اپ والے چہرے کے ساتھ پیدل اپنے بنگلے تک جایئے گا"۔۔۔پھر مجھے کل بتایئے گا ان تین سو لڑکوں میں سے کتنے بھاگ چکے ہیں۔وہ مغرور انداز میں ہنستا اسکا غصے سے دھواں دھواں ہوتا چہرا دیکھتا پھر باہر نکل گیا۔

فار گوڈ سیک تم ہنستی جا رہی ہو مجھے اس پل اتنا غصہ آرہا تھا میں تمہیں بیان نہیں کر سکتا۔یحییٰ کاؤچ پر بیٹھی لڑکی کو دیکھ تاسف سے کہنے لگا۔"میرے اینگری بڈی تم نے بیچاری کا میک اپ برباد کر دیا کاش میں بھی وہاں ہوتی اسکا بھوتیا چہرا دیکھنے کیلئے۔وہ پھر ہنسنے لگی"۔۔۔یحییٰ نے مسکراتے سر جھٹکا

وہ دونوں آمنے سامنے کاؤچ پر بیٹھے تھے وہ تین دن سے اٹلی میں تھا وہاں آنے کے بعد اسنے پاکستان کسی سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔"ویسے اینگری بڈی تمہیں لڑکیاں کیوں نہیں پسند..؟"...دل توڑ دیتی ہیں۔اسکی زبان بے اختیار پھسلی۔

ایک بار ٹرائی کر لو شاید اب کی بار مان جائے۔وہ اپنے سرخ سویٹر کی بازو کو فولڈ کرتی اسے مشورہ دینے لگی۔

تیرہ دفعہ توریجیکٹ کر چکی ہے۔ یحییٰ نے سگریٹ سلگاتے تلخ یادوں کو دھواں میں اڑانے کی کوشش کی۔ وہ کچن میں کھڑی کافی بناتی سن رہی تھی۔ "بیلا تم نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی.؟""کوئی میرے ٹائپ کا ملا نہیں مجھے۔ افسوس سے بتایا گیا"

مطلب تمہیں کوئی ایلین نہیں ملا۔ سنجیدگی ہنوز قائم تھی۔

ہاں میں تمہارا ویٹ کر رہی تھی کب یحییٰ میر تیرہویں دفعہ ریجیکٹ ہو کر آئے اور مجھ سے شادی کر لے۔ وہ حاضر جواب تھی

میں اب چوتھی بار محبت نہیں کر سکتا۔ اس جملے پر بیلا کا قہقہہ گونجا۔ "ڈائریکٹ شادی کر لیں گئیں۔ وہ شوخ ہوئی"

اس سے اچھا میں خود کو پھانسی لگا لوں۔ وہ سیریس تھا۔

اب اتنی بھی بری نہیں ہوں۔ بیلا نے کافی پکڑاتے اسکے بجھے چہرے کو دیکھا۔ "تم بری نہیں ہو مگر دل اسکے سوا کسی اور کو قبول نہیں کرے گا" اٹھتی بھاپ پر ہاتھ رکھتے وہ توقف سے بولا۔

کیاوہ بہت خوبصورت ہے..؟ بیلا نے اسے دیکھا۔"اب وہ مجھے خوبصورت نہیں لگتی۔سوائے میرے دل کے۔"اسنے گہرا سانس لیا۔

تو تم ابھی بھی مرضِ عشق میں مبتلا ہو اینگری بڈی کیونکہ محبت میں دل سب سے پکا کھلاڑی ہوتا ہے جب تک یہ ہار نہیں مانتا انسان اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہو پاتا۔

"آہستہ آہستہ یہ دل بھی اس حقیقت کو تسلیم کرلے گا۔وہ پر عزم تھا"۔۔۔"اسنے ٹھکرایا کیوں تمہیں..؟"بیلا کے سوال پر یحییٰ کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں۔اسنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا جس کی دھڑکن یکدم بڑھی تھی تکلیف کے باعث اس لڑکی کی وجہ سے نہیں اور یہی اسکی زندگی کا سب سے بڑا بدلاؤ تھا۔

اسنے مجھے ٹھکرایا کیونکہ اسنے وہ پینٹنگز دیکھ لیں تھیں اس لڑکی کی، جس سے میں محبت کرتا تھا میں انکو جلانے والا تھا مگر میرے عمل سے پہلے وہ کچھ پینٹنگز مجھے میری زندگی کو خاک کر گئی۔اسکی آواز بھر آئی۔جب اسنے مجھے ٹھکرایا تھا تو میں نے گردن جھکالی تھی۔اس پل میرے دل میں مجھے اسکے لئے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔نا محبت، نا نفرت اور نا ہی غصہ۔بیلا کو اس سے ہمدردی محسوس ہوئی۔اس وقت

میرا دل چاہ رہا تھا میں روؤں... اور بہت روؤں۔ میں صرف رونا چاہتا تھا مگر میں اپنی جگہ سے انچ بھر نہیں ہل پا رہا تھا۔ میں نے آنکھوں کی پتلیوں کو حرکت نہیں کرنے دی میں نے پلکیں نہیں جھپکائی۔ میں نہیں چاہتا تھا میری آنکھوں میں قید آنسو پلکوں سے لڑکھتے چہرے پر بہہ نکلیں۔ میری آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے میرے دل میں تکلیف کے ہول اٹھ رہے تھے۔ اگر اس پل میں اسکے سامنے رو پڑتا تو میں کبھی خود کو اپنی بے قدری خود کرنے کیلئے معاف نہیں کر پاتا۔ اسنے گہرا سانس بھرا۔ طویل خاموشی۔

اور جب وہ مجھے ٹھکرا کر چلی گئی۔ میں نے دھیرے سے جھکی گردن گرائی۔ آنکھیں زور سے میچی۔ اور پھر میں تر ہوتے چہرے کو جھکائے اسکی زندگی سے نکل آیا تھا۔ اسکا چہرا مرجھا چکا تھا۔ "اسے تمہارے ماضی کو وجہ بنا کر ایسا نہیں کرنا چاہئیے تھا"

"مگر وہ اب ایسا کر چکی ہے اور اب مجھے اس سے کوئی کنسرن نہیں ہے اسنے مجھ پر ثابت کیا ہے کہ مرد ایک ایسی عورت کو قبول کر لیتا ہے جو پہلے کسی کی محبت میں گرفتار ہوئی ہو مگر عورت ایسا نہیں کرتی۔" ۔۔۔ ہر عورت ایسی نہیں ہوتی بڈی۔ ظرف اور محبت کی بات ہوتی ہے۔ بیلا کا لہجہ دھیما تھا یحییٰ نے سر

جھٹک دیا وہ بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بیلا اور وہ یونی کے دوست تھے وہ دو فلیٹ چھوڑ کر وہاں رہتی تھی جسکے متعلق ان دونوں کو ہی کل معلوم ہوا تھا۔ یحییٰ ایک بات کہوں.؟

بولو۔۔۔اس لڑکی کی وجہ سے اپنی ماں کو تکلیف نہیں دو وہ تمہیں یاد کرتی ہوں گئیں۔"اس سے کافی کا گھونٹ نہیں بھرا گیا"...جانتا ہوں کل ان سے بات کرلوں گا اب مجھے چلنا چاہیئے کافی کیلئے تھینکس۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ابراہیم سو گیا..؟"جی... مختصراً کہتے اسنے بھی ریلنگ پر ہاتھ جما لیے"وہ اسے اور حاذق خالی آسمان کو تک رہا تھا

بہت مشکل سے سویا ہے وہ۔لہجے میں تھکن تھی۔"تو آپ اسے ایک عدد اسکی اولڈ ممی واپس لا دیں ناں بھائی۔حان نے سنجیدگی سے کہا"میں پہلے ہی بہت مشکل سے اسے سولا کے آیا ہوں حان مزید میرا دماغ مت پھیرو۔تم دونوں بہن بھائی کی کارستانی کی وجہ سے پریشانی مجھے اٹھانی پڑ رہی ہے۔میں اسکی ضد پوری نہیں کر سکتا ناں اسے اداس دیکھ سکتا ہوں وہ میری جان ہے۔

وہ ایک ہی رو میں بولتا جا رہا تھا۔ "انہیں واپس نہیں لائیں گئیں تو کیا دوسری شادی کریں گئیں.؟"
اسکے لہجے کی سنجیدگی اتنی تھی کہ حاذق نے گردن موڑے اسے نیلی اداسی سے بھرپور نظروں میں بے
سی بھرے دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو کیوں قبر میں بھیجنا چاہتے ہو مجھے۔ "ایسے کیا دیکھ رہے ہیں صحیح تو کہہ
رہا ہوں اگر ابراہیم آپکی جان ہے تو یہ بھی یاد رکھیں اسے ماں باپ دونوں کا پیار چاہئیے"۔۔۔ "وہ اینارہ
کے ساتھ اٹیچ ہے۔ اسنے سرسری سا کہتے بات ٹالی۔".. وہ اسکی ماں نہیں ہے بھائی اور کل کو اینی اپنے
گھر چلی جائے گئی پھر...؟ اسکی سنجیدگی غصے میں بدل رہی تھی ہاتھ برف کی مانند ہو رہے تھے جبکہ
سامنے کھڑا شخص چہرے پر سخت تاثرات سجائے ڈھیٹائی کی حدوں کو چھوتا یونہی ریلنگ سے ٹیک
لگائے بت بنا کھڑا تھا۔ "میرے سوالوں کے جواب دیں بھائی یوں زمین کو گھورنے سے مسئلے ختم نہیں
ہو جائیں گئیں۔ "اسکی ٹوک پر حازق نے گہری سانس خارج کی۔ وہ مجھے قبول نہیں کرے گئی حان...
اسنے دل میں رکھے خدشے کو لفظوں میں تولا تھا۔ "وہ آپ کو قبول کر چکی ہیں۔ پختہ لہجے میں کہا
گیا"۔۔۔ "رشتوں کو ختم کرنے میں پل لگتا ہے۔ مجھے اسکے روبرو ہونے سے خوف محسوس ہوتا ہے"
حان حیرت سے اس پتھر نما شخص کو موم کی طرح پگھلتے دیکھ رہا تھا۔ "اگر اسنے مجھ سے علیحدگی کا
مطالبہ کر دیا تو میں کیا کروں گا۔؟ اس سوال کا جواب حان کے پاس نہیں تھا حازق کی آنکھ سے آنسو

پھسلتا اسنے رخ موڑ دیا"۔۔۔"وہ محبت کرتی ہیں بھائی وہ کبھی الگ نہیں ہوں گئی آپ سے"۔۔۔حازق کے چہرے پر تلخی کے سائے لہرائے جن میں کرب بھی واضح تھا۔"تمہیں معلوم ہے حان میں نے آخری بار اسے اتنی شدت سے دیکھا تھا مجھے یقین تھا وہ میری زبان کے نہیں نظروں کے واسطے ٹھہر جائے گئی"میں نے اس پل اسکا چہرا ان نظروں میں بھر لیا تھا اب میں کسی بھی شے کو غور سے نہیں دیکھا ڈر رہتا کہیں اسکے آخری نقش آنکھوں کی پتلیوں سے مٹ نا جائیں۔وہ بے بسی کے آخری دہانے پر کھڑا تھا جہاں وہ پھوٹ پھوٹ کر روتا مگر وہ رویا نہیں تھا۔"مگر میرا یقین ٹوٹ گیا جب وہ پاکستان چلی گئی مجھے جس نے بھی دھوکہ اور تکلیف دی سب کا واسطہ پاکستان سے تھا اسلئے میرا وہاں جانے کو دل نہیں کرتا""مگر میرا یقین کہتا ہے جب آپ اس بار وہاں جائیں گئیں تو دکھ اور تکلیفوں کے بجائے خوشیاں آپ کی منتظر ہوں گئیں۔"ایک بار جائیں تو سہی۔لہجے میں منت تھی۔حازق نے سر نفی میں ہلایا۔حان کو غصہ آنے لگا۔اسنے پینترا بدلا۔"آپ کے سسر کی کال آئی تھی مجھے۔اسنے سرسری سا بتایا"جانتا ہوں کیونکہ میں نے انکی کال اٹینڈ نہیں کی۔حاذق نے آنکھیں موندے ہی کہا۔"وہ بلا رہے ہیں آپ کو."..."بول دینا میں مصروف ہوں"۔۔۔"بھابھی کے بھائی کی شادی ہے وہ چاہتے ہیں آپ شرکت کریں۔"..."تو ان سے کہہ دینا اگر مجھے میری بیوی واپس کریں گئیں تو میں آؤں گا میری اس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

شرط کو یقینی بنائیں البتہ میں نہیں جاؤں گا۔لہجے میں ہٹ دھرمی تھی"۔۔۔"میرے خیال سے مجھے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے آریان انکل آپ نے سن لیا ہو گا۔"حان کا جملہ منہ سے نکلا وہی حاذق اچھل کر سیدھا ہو کھڑا ہوا۔اسنے موبائل سائیڈ پر رکھا۔"کمینے انسان یہ کیا حرکت تھی۔"۔۔ٹھہر جائیں بھائی ماریں نہیں جواب سن لیں انہوں نے کہا ہے فوراً پاکستان پہنچیں۔اپنی گردن چھڑواتے حان پھسی پھسی آواز میں بمشکل بولا۔تبھی اینا روتے روتے اوپر آئی اسکی ابھی اور پھینٹی لگتی وہ روتی حاذق کے گلے لگی تھی وہی انکی ساری مستی مذاق بھک سے اڑ گئی۔

♥□□□□□□□□□□□□□

میں آخری بار پوچھ رہا ہوں میرے ساتھ آؤ گئی یا نہیں۔؟جواباً اسنے دروازہ اسکے منہ پر دے مارا۔

مرسلین اپنی ناک پر ہاتھ رکھے غصے سے تن فن کرتا سیڑھیاں پھیلانگتا گاڑی تک آیا۔موبائل بجاطہ کی کال آتی دیکھ اسنے فوراً اٹینڈ کی۔"بھائی کہاں ہیں آپ۔؟"

"ٹینشن میں...وہ چڑھ ہی گیا"۔۔۔افففف۔اب کیا ہو گیا..؟"یار طہ میری بیوی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔طہ کو لگا وہ ابھی رو دے گا"۔۔۔اللہ کا نام لیں بھائی بیوی شادی سے کیسے منع کر سکتی ہے۔اسنے سر ہی پکڑ لیا۔"ہاں وہی رخصتی کیلئے نہیں مان رہی وہ...مرسلین کی آواز بھر آئی"۔۔۔اچھا آپ

ولا آئیں سب انتظار کر رہے ہیں۔طہ نے کال کٹ کی مرسلین بھی کھڑکی کے گرے پردوں کو دور سے ایک نظر دیکھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

میرے بچے اتنے خودسر کبھی نہیں تھے جتنی خودسر انکی اولادیں ہیں ایک ملک چھوڑ کے بیٹھا ہے دوسری گھر چھوڑ کے بیٹھی ہے کوئی مجھے سمجھائے گا اس گھر میں ہو کیا رہا ہے۔

آریان نے فیصل کو اسنے زارا کو دیکھا جس کے چہرے پر زردیاں گھلی ہوئی تھیں۔امیمہ نے فیصل کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جس پر ساتھ بیٹھی طوبیٰ نے اپنی بیٹی کی اداسی بھانپ لی۔حیام اور ملائکہ چائے بنا رہی تھیں۔

وقاص تمہاری بات نہیں ہوئی.؟۔۔۔آریان میں نے کال کی تھی اسنے اٹینڈ نہیں کی تو میں نے طہ کو کہہ دیا تھا۔سمیرا بیگم کی گھوریوں کی زد میں بیٹھے وہ سب اچھے خاصے گھبرائے ہوئے تھے صحیح بات تھی انکی خودسر اولادوں نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔عون صاحب اور عفاف اپنی باتوں میں مگن تھے۔

اگلے پانچ منٹ میں آپ ولا میں ہونی چاہئیے پر نسیس۔ وقاص نے حکم سناتے کال بند کر دی۔ تب ہی وہ دونوں بھی اندر آئے۔

لاونج میں بیٹھے سب نے انہیں گھورا۔ "گھر بھائی کی بیوی چھوڑ کے گئی ہیں آپ سب مجھے کیوں گھور رہے ہیں۔"۔۔ کیونکہ تم اس الو کے ساتھ کھڑے ہو۔ فیصل نے غصے سے بھرا لقمہ دیا۔

اچھا۔ اور طہ دانت نکالتے زارا کے ساتھ آ بیٹھا۔ مرسلین نے بنا کوئی تاثر دیئے خود کو صوفے پر گرا لیا۔ "ایسے نہیں دیکھیں آپ سب مجھے تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔" انکی نظروں سے خائف ہو کر مرسلین نے چڑتے کہا۔ "تالی ایک ہاتھ سے کیسے بجانی ہے مجھے اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہے مرسلین بیٹا۔" مجھے آپ کا خود سر سپوت اگلے دو دن میں ولا میں چاہئیے سمیرا بیگم نے تیز لہجے میں کہتے حمزہ کو دیکھا۔ اور آپ بھی سن لیں اپنے اس بدمزاج بیٹے کے مزاج درست کریں اب انکی بیوی گھر چھوڑ کے گئی تو یہ بھی انکے ساتھ جائیں گئیں۔ اس حکم پر مرسلین کا پارہ ہائی ہوا۔ اور وقاص میاں آپ اپنی بیٹی سے کہیں گھر کے مسئلے گھر تک رکھیں۔ اچھے گھر کی لڑکیاں یوں گھر چھوڑ کر نہیں جاتیں۔ انکا موڈ آج بری حد تک خراب تھا۔ "میں تو معصوم ہوں نانو اور میری بیوی بھی میرے پاس ہی ہے۔ انکی نظریں خود پر پڑتے دیکھ طہ فر فر بولا تو سب دبی دبی ہنسی ہنسے۔ "عفاف کے چہرے پر گلال بکھرا۔

جی ڈیڈ آپ کی کال آئی تھی..؟ نتاشا کی آواز پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ سمیرا بیگم جو اٹھ رہی تھیں واپس بیٹھ گئیں مرسلین غش کھا کے رہ گیا۔ اس آفت نے اسکی ایک نہیں سنی تھی اور اب اپنے ڈیڈ کی کال پر پانچ منٹ میں وہاں موجود تھی۔

آپ کے ساتھ کیا پریشانی ہے نتاشا بیٹا آپ کیوں ولا چھوڑ کے وہاں رہ رہی ہیں۔ انکے سوال پر نتاشا نے مرسلین پر تیز نگاہ ڈالی۔

سمیرا بیگم نے بھی اسے دیکھا۔ "بیٹا جو بھی مسئلہ ہے آپ دونوں کے درمیان اسے خود تک محدود رکھیں اور ختم کریں یوں گھر چھوڑ کے کون جاتا ہے"۔۔۔ "آپ کا نواسا مجھ سے بات کرنے کا ہی روادار نہیں ہے تو مسئلہ کیسے ختم ہو گا۔" آج وہ کافی الگ لگ رہی تھی لہجے میں بھی تیزی نہیں تھی چہرا بھی خاصا بجھا سا تھا۔ آریان نے بغور اس لڑکی کو دیکھا۔ "میں نے شرط رکھی تھی نانو۔ مرسلین نے جیسے اپنے حق میں گواہی خود دی"۔۔۔ "شرط کیا تھی۔ سوال ملائکہ نے کیا"۔۔۔ "آپ کی بیٹی رخصتی کیلئے راضی نہیں ہو رہی۔ شرط یہی تھی کہ وہ ہاں کر دے میں ناراضگی چھوڑ دوں گا۔ اسنے نیا اعلان فرمایا" سب لمحہ بھر خاموش ہوئے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے نانو آپ لوگ مجھے بتا دیجئیے گا لہنگا کب پہننا ہے میں دولہن بن کے آجاؤں گئی۔ نتاشا انہیں ہکا بکا چھوڑے کمرے میں چلی گئی"۔۔۔"میں نتاشا کے رویے کیلئے معذرت خواہ ہوں آنٹی۔ ملائکہ فوراً بولی"۔۔۔"نہیں آپ کو معذرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے آنی وہ میری بیوی ہے اسکے شراب موڈ کی وجہ بھی میں ہوں میں معافی چاہتا ہوں آپ سب سے۔ اور آسب پریشان نہیں ہوں میں اسے منالوں گا"مرسلین کی اسکی حمایت کرنا وہاں سب کو خوش کرنے کا باعث بنا تھا وہ ناراضگی میں بھی اسکی غلطی اپنے سر لینے کو تیار رہتا تھا۔

بڑے پاپا میں یحییٰ سے بات کر کے آرہا ہوں. باہر سے آتے طہ نے انہیں پکارا۔"تو کیا کہا اسنے وہ کب آرہا ہے واپس۔"۔۔۔زارا فوراً سے اسکی طرف لپکی۔"میں نے اسے بتایا کے مرسلین بھائی کی شادی ہے اسلئے واپس آئے". تو اسنے کہا ہے اگر ویسے آپ سب اسے بلاتے تو وہ واپس آجاتا مگر شادی جیسی بربادی میں وہ ہرگز شرکت نہیں کرے گا۔ اس انوکھے جواب پر حمزہ نے افسردگی کے عالم میں اپنی بیوی کو دیکھا جو انہی الٹے قدموں پر سیڑھیاں چڑھ گئی آنکھوں سے آنسو زاروقطار بہہ رہے تھے۔ سب کے چہرے ایکدم سے بے رونق ہو گئے۔ ملک ولا میں ایک مسئلہ حل نہیں ہوتا تھا دوسرا شروع ہو جاتا تھا... کبھی نا ختم ہونے کیلئے۔ حمزہ اسکے پیچھے گیا۔"رونا بند کرو زارا پلیز تم جانتی ہو مجھے تمہارا رونا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ٹارچر جیسے لگتا ہے "حمزہ بے بس سا اسکے پاس بیٹھا اسے دلاسے دے رہا تھا جو بیٹے کی جدائی میں گھلتی جا رہی تھی دروازہ نوک ہوا۔ امیمہ اندر آئی تو حمزہ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ اسکے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا جبکہ زارا ٹس سے مس تک نہیں ہوئی۔ "آپ بیٹھو میں بھائی کے پاس سے ہو کر آتا ہوں"... حمزہ باہر چلا گیا۔ زارا نے اسے مخاطب نہیں کیا تھا امیمہ کی نظر زارا کے ہاتھوں کے جانب اٹھی اسنے یحییٰ کے فوٹو فریم کو تھاما ہوا تھا وہ گہرا سانس بھرتی اسکے قدموں میں بیٹھ گئی۔

"آپ ناراض ہیں مجھ سے چھوٹی مما.؟" اسکے لہجے میں اتنی اپنائیت اور محبت تھی زارا بے ساختہ نظریں اٹھا بیٹھی۔ مگر پھر جھکا بھی لیں۔ اسکی آنکھوں میں نرمی تھی مگر دل بیٹے کی جدائی کی وجہ سے ہر ایک انسان سے بیزار ہو رہا تھا اور سامنے بیٹھی لڑکی تو پھر اسکے بیٹے کی دوری کی سب سے بڑی وجہ تھی زارا میر یہ بات کیسے بھولتی۔ "آپ ناراض ہیں تو مجھ مار لیں مگر روئیں نہیں۔ میں جانتی ہوں میں بہت بری ہوں میرا مقصد آپ دونوں کو ہرٹ کرنا نہیں تھا"... "مم.. گر.. آپ کی وجہ سے میرا بیٹا مجھ سے دور چلا گیا۔ آپ نے ہمیں بہت تکلیف پہنچائی ہے" وہ زارو قطار رونے لگی "امیمہ کی آنکھوں سے آنسو بنا بندھ کے بہنے لگے۔ "وہ مجھ سے بات نہیں کرتا دل آپ کی ناراضگی میں وہ مجھے بھی سزا دے رہا ہے۔ زارا نے ایک اور شکوہ کیا"۔۔۔ "میں قصوروار ہوں مگر میں کیا کرتی چھوٹی مما میں کیسے رہتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اسکے ساتھ..؟وہ مترنم لہجے میں گویاہوئی"زارانے سرخ متورم آنکھوں سے اسے دیکھا۔"مرد اپنی پہلی محبت نہیں بھولتامیں جانتی ہوں مگر جب ایک ہی زخم پر دوسری بار مرہم رکھاجائے تووہ ضرور مندمل ہوتاہر زخم کو بھرنے کیلئے مسلسل دواکی ضرورت ہوتی ہے اور اسکے ٹوٹے دل کو جوڑنے کیلئے آپ کی محبت کافی ہوتی۔آپ تیسری نہیں تھیں،اپ آخری تھیں"اسکالہجہ بکھرنے لگا۔امیمہ کے ذہن پر وہ جملے بازگشت کرنے لگے۔

آپ کی چھوٹی مماٹھیک کہہ رہی ہیں بیٹا۔حیام کی آواز پر سن بیٹھی امیمہ کے سر میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔"یہ آپ کی زندگی ہے دل آپ جو فیصلہ لیں گئیں ہم سب اسے خوشی خوشی قبول کریں گئیں مگر ایک بات ہمیشہ یادرکھئیے گا۔اگر نوریہ کی محبت میں آپ جتنی کشش اور شدت ہوتی تو یحییٰ آپ کی طرف کبھی رجوع نہیں کرتا۔اسنے آپ کی طرف قدم بڑھایا تھامقصد آپ کو وہ انہیں بھولنے کا ذریعہ نہیں بنارہاتھا،بلکہ خود کو دوبارہ جینے کی آس لگانے کی کوششوں میں تھا۔وہ اسکے لئے نہیں روتا تھاوہ آپ کے ساتھ زندگی گزارناچاہتاتھا"...حیام کی باتیں اسکے دل پر تیر جیسے لگ رہی تھیں مگر وہ لفظ "تھا"اسکے دل کو عجیب طرح سے جھنجھوڑ بھی رہاتھا۔وہ چپ چاپ کمرے سے نکل گئی۔حیام نے روتی زارا کو ساتھ لگالیا۔

سارا مسئلہ ہی محبت کا ہے... یہ اسی سے کیوں ہوتی ہے جو نصیب میں نہیں ہوتا۔" نہیں میری جان محبت قصوروار نہیں ہوتی، محبت کرنے والے بدنصیب ہوتے ہیں"۔۔۔وہ کیسے..؟ عفاف نے آئی برو اچکائی۔"محبت ہو جاتی ہے مگر محبت کر لینے کے بعد لوگ اسکی قدر کرنا بھول جاتے ہیں۔ جن کو ملتی نہیں ہے وہ اسے پانے کیلئے در در بھٹکتے ہیں اور جن کو مل جاتی ہے وہ اسے در در رول کے رکھ دیتے ہیں"۔۔۔ مگر یحییٰ بھائی اور دل آپی تو دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں پھر وہ کیوں سفر کر رہے ہیں۔؟ اسکے سوال پر طہ کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔"کیونکہ جب دل کو محبت تھی یحییٰ کو قدر نہیں تھی، جب اسے قدر ہوئی وہ محبت کرنا چھوڑ چکی تھی۔"..."آپی کہتی ہیں... انسان مر جاتے ہیں مگر محبت نہیں مرتی۔ عفاف نے نیا جملہ کہا"۔۔۔"عزہ صحیح کہتی ہے مگر جب چاہنے والے کے در سے دھتکار ملے تو شوخ چنچل محبت خاموش ہو جاتی ہے"..."مجھے انکے لئے بہت برا لگتا ہے طہ۔ وہ اداس تھی"۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے عفاف۔ وہ جانتا تھا تسلی جھوٹی ہے۔"طہ... عفاف اسکی طرف مڑتی روبرو ہوئی۔ میرے پاس ایک آئیڈیا ہے مجھے لگتا ہمیں ان دونوں کی شادی کروا دینی چاہیئے۔ اسکی آنکھوں میں چمک ابھری"۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے شادی نہیں کرنا چاہتے عفاف۔ طہ نے اسکی عقل پر ماتم کرتے کہا کیونکہ یہی وجہ تو فساد کی جڑ تھی۔

"تو میں نے کب کہا ہمیں انکی شادی کروانی چاہیئے، ہم انکی شادی کراتے ہیں مگر دل آپی کی کسی اور لڑکے سے اور یحییٰ بھائی کی کسی اور لڑکی سے... اسنے اتراتے اپنے پلان اسکے گوش گزار کیا۔"

طہ پر سوچ ہوا۔ مجھے بھی لگتا ہے اس مسئلے کا یہی ایک آخری حل ہے۔ وہ جواب پر بچوں جیسے خوش ہوئی۔ کاش ان دونوں کی منزل ایک ہوتی، کاش وہ ایک دوسرے کیلئے بنے ہوتے، اسکا دل اس کاش پر اٹکا ہوا تھا دونوں ہی جان سے پیارے رشتے تھے ایک پیاری سی بہن تو دوسرا اسکا جگر اسکا بھائی تھا۔ نظریں عفاف پر جمائے وہ کسی اور سوچوں میں گم تھا۔ تبھی طہ نے اسکے گرد حصار تنگ کیا۔ "میں اللہ کا شکر گزار ہوں تم میری زندگی کا حصہ ہو۔"... عفاف مسکرائی۔ "مگر تم نے محبت کا اظہار ابھی تک نہیں کیا۔ وہ شکوکناں ہوا"۔۔۔ "میں ہر نماز کے بعد دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں میرے لئے ہر روز محبت کا اضافہ کرتے جائیں۔ تو کیا یہ دعا اظہارِ محبت کیلئے کافی نہیں ہے.؟ اسکے سینے پر انگلیاں پھیرتی وہ ممنائی"۔۔۔ "یہ تو میری محبت کی بات ہوئی تمہاری محبت کا کیا..؟"... وہ تو جب جب میں آپ کو دیکھتی ہوں بڑھتی جاتی ہے۔ اسکی زبان بے اختیار پھسلی۔ طہ کے لب اس دلکش جملے پر خوبصورت سی مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"میں بہت خوش قسمت ہوں یہ راز آج سے پہلے مجھ پر کیوں نہیں عیاں ہوا.؟"... تا کہ آپ ہواؤں میں نا اڑنے لگ جائیں۔ "میں تو ابھی ساتویں آسمان پر ہوں۔ "عفاف کھکھلائی۔ طہ نے اسکی جبین پر لب رکھے اپنی بیوی کی اتنی محبت پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

کیا وہ شادی میں شرکت کرے گا..؟ اسنے کمبل کو طے لگاتے سوال کیا۔ مضبوط کلائی پر گھڑی باندھتے آریان کو کل رات کی کال یاد آئی۔ "آپ کے اکلوتے داماد نے یہاں آنے کی شرط رکھی ہے"۔۔۔ کیسی شرط... حیام کو تشویش ہوئی۔ "یہی کے اسے اسکی بیوی واپس کی جائے تبھی وہ یہاں آئے گا۔" اسے اپنا حصار میں لیتے آریان نے رازدانہ انداز میں سرگوشی کی۔ حیام کا چہرا حیرت سے تر تھا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں آریان کیا واقعی حاذق نے ایسا کہا ہے۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ خوش ہو یا اس خوشی پر روئے۔

بلکل آریان کی معصوم بیوی تم خوامخواہ کے خدشات میں الجھی ہوئی تھی مجھے یقین تھا وہ عزہ کیلئے خود کو بدل سکتا ہے۔

حیام خوشی کے مارے صرف سر اثبات میں ہلاتی مسکرائے جارہی تھی۔"ابھی پرنسیس کو اس بارے میں کچھ نہیں بتانا۔میں چلتا ہوں آفس میں ضروری میٹنگ ہے" آریان اسکے ماتھے پر لب رکھتے باہر چلا گیا۔حیام خوشی کے باعث ساتویں آسمان میں تھی۔

قسمت بھی عجیب کھیل کھیل رہی تھی انکے ساتھ،قسمت کی کرم نوازی تھی دونوں کے دلوں میں جدائی کا خوف اس قدر تھا کہ ان دونوں کو ہی اپنی اپنی انتہائی محبت اس رشتے کو بچانے کیلئے کم لگ رہی تھی مگر کہتے ہیں ناں دوریاں رشتوں میں غلط فہمیاں پیدا کر دیتی ہیں اگر آج وہ ایک دوسرے کے روبرو ہوتے تو شاید دونوں ہی ایک دوسرے کے زندگی میں اپنی قدر و قمیت سے واقف ہو چکے ہوتے اور انہیں بچھڑ جانے کا خوف بھی لاحق نا ہوتا مگر زندگی اب انکی کہانی نئے موڑ پر لا رہی تھی جہاں وہ روبرو ہونے والے تھے جہاں اب انکی انتہائی محبت کا فیصلہ انکے رشتے کو محفوظ کر کے ہونے والا تھا...یا بکھر کر!...

اسنے آفس روم کا دروازا کھولا سامنے ہی اسکی سوچ کے مطابق وہ اسکی نشست پر براجمان تھا چہرے پر سختی سجائے وہ پتھریلی نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔"اگر تم مجھ سے بات کیے بنا واپس گئی تو میں تمہیں

خود تک آنے کی اجازت اسکے بعد کبھی نہیں دوں گا۔لہجہ اٹل تھا"۔۔۔نتاشا کے مڑتے قدم رک گئے۔

وہ چلتی چیئر کے قریب آرکی۔ آج بھی چہرے پر مخصوص خاموشی کے پیرے اور آنکھوں میں خالی پن سوار تھامر سلین نے ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے اسکی کلائی تھامی اور اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

"یہ تو میں بھی جانتا ہوں بات صرف میری ناراضگی کی نہیں ہے اسلئے بنا کسی بہانے کے مجھے بتاؤ کیا بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے"نتاشا کو اپنے قریب کرنے کے بعد بھی اسکا کوئی ردِ عمل نا پا کر مرسلین نے نرمی سے دریافت کیا۔

"کوئی وجہ نہیں ہے آج اسکی نظریں بھی جھکی تھیں جیسے ڈر ہو زبان کا جھوٹ نا پکڑا جاسکا تو آنکھوں کی سچائی چھپ نہیں پائے گئی۔مرسلین چند ساتھے خاموشی سے اسے تکتا رہا۔

"میں نے تم سے شادی اسلئے نہیں کی تم اپنی تمام پریشانیوں کے بوجھ اکیلے اٹھاتی رہو۔میں تمہارا ہمسفر ہوں نتاشا تم مجھے بلا جھجھک بتا سکتی ہو۔اور بھولنا نہیں ہم آج بھی پہلے دوست ہیں جو اپنی تمام باتیں

ایک دوسرے سے شئیر کر سکتے ہیں" وہ اپنے انتخاب پر رشک محسوس کر رہی تھی اسکی مسکراتی آنکھوں نے سامنے موجود شخص کو نظروں کے حصار میں لے لیا۔

"میں جانتا ہوں میں بہت ہینڈسم ہوں، مگر ابھی توجہ مجھ پر نہیں اس راز پر رکھو جو تم دل میں چھپا کے بیٹھی ہو۔" وہ مسکرا دیا کیونکہ اسنے اپنی بیوی کو تین دن بعد مسکراتے دیکھا تھا۔ نتاشا کا رنگ فق سے اڑا۔ وہ ابھی کچھ کہتی طہ بنانوک کیے آفس میں داخل ہوا۔ "یا اللہ میں نے پھر سے کچھ نہیں دیکھا وہ ایک ہی جست میں انکی طرف پشت پھیرتا انکھوں پر ہاتھ رکھ چکا تھا"۔۔۔ نتاشا جز بز سی ہوتی فوراً سے اٹھی۔

"تیری پرانی عادت ہے کباب میں ہڈی بننے کی۔" مرسلین نے اسے گھورتے فقرہ اچھالا۔ "نتاشا تمہیں بڑے پاپا بلا رہے ہیں" اسکی جھجھک کم کرنے کو وہ فوراً بولا وہ باہر چلی گئی۔ طہ ہنستا اسکے پاس آ کھڑا ہوا۔ "گھر میں لڑنے سے فرصت نہیں ملتی آپ دونوں کو اور یہاں..." اسنے بات اُدھوری چھوڑی۔

تیری زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔وہ گرجا۔"میرے علم میں اصافہ کرنے کیلئے بہت شکریہ۔اسنے دانت نکالے اور پھر بات جاری رکھی"ابھی میں نتاشا کو یہی بتانے آیا تھا کہ وہ کمینا احمر دوسری شادی کر رہا ہے۔"واااااٹ...مرسلین کو جھٹکا لگا"

کل تک اسے پہلی بیوی کے خیال سونے نہیں دیتے تھے آج کونسا جن چڑھ گیا دوسری شادی کرنے چلا ہے۔وہ حیرت سے گویا ہوا۔

یہی پوچھنے نتاشا سے آیا تھا۔"بھابھی ہے وہ تیری تمیز سے پکارا کر اسے۔مرسلین نے اسکی گردن دبوچی"اچھا بھابھی جی کے پاس چلیں انہیں بھی یہ مبارک خبر سنانی ہے۔وہ دونوں باہر نکلے۔

میں اس راز کو مزید راز نہیں رکھ سکتی بڑے پاپا،میں اندر ہی اندر کڑھ رہی ہوں یہ آپ سب کا حوصلہ ہے مگر مجھ میں اتنی برداشت نہیں ہے کہ مرسلین سے اتنی بڑی حقیقت چھپاؤں۔

اندر آتے ان دونوں کے قدم وہی رک گئے۔آریان اور نتاشا کے علاوہ اسوقت آفس میں کوئی نہیں تھا۔"میں اسی دن مرسلین کو یہ سب بتانا چاہتی تھی مگر میری ہمت نہیں ہوئی اگر آج آپ اس موضوع پر بات نہیں کرتے تو میں خود آنے والی تھی آپ کے پاس۔وہ دھیمے لہجے میں کہتی شدید قسم

کے اضطراب میں ڈوبی ہوئی ہے رہی تھی" آریان نے افسوس اور دکھ سے اسکی حالت دیکھی۔"وہ تب بچہ تھا مگر اب وہ میچور ہے بڑے پاپا میرے خیال سے اسے بتا دینا چاہئیے۔"وہ پھر بولی۔ آریان نے نظر ٹیبل پر جھکالی۔وہ ایک دوہرائے پر کھڑا تھا۔وہ حقیقت مرسلین کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث بنے گئی نتاشا۔اسنے ایک کوشش سی کی۔

کونسی حقیقت ہے جو مجھے نہیں معلوم بڑے پاپا جسکی وجہ سے میری بیوی اس قدر ڈپریس ہے۔آفس کا دروازہ کھولتے وہ کڑک لہجے میں گویا ہوا۔ایکدم سے نتاشا کا سانس رک گیا۔

آریان کے چہرے پر سنجیدگی مزید بڑھ گئی۔"بتائیں بڑے پاپا کیا ہے وہ راز جو بچپن سے مجھ سے چھپایا جارہا ہے"۔۔۔نتاشا بت بنی بیٹھی تھی۔"مرسلین میری بات تحمل سے سننا بیٹا۔اریان نے موبائل رکھتے جگہ سے اٹھتے کہا"۔۔۔اسکے دل کی دھڑکن اس جملے پر تیز ترین ہو گئی وہ خود کو اس حقیقت کو جھیلنے کیلئے دماغی طور پر تیار کرنے لگا مگر جیسے ہی وہ جملے اسکے کانوں میں پڑے۔مرسلین رمیز شاہ کے دل کے پرخچے اڑ گئے دماغ سن پڑ گیا۔"مرسلین بیٹا تم ملک خاندان کا حصہ نہیں ہو،وہ پہلا جملہ تھا جو مرسلین کو لگا اسکے جسم سے کسی تیز دھار چاقو جیسے آر پار ہو گیا ہے"۔۔۔"فیصل کی پہلی اولاد بیٹی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جو فوت شدہ پیدا ہوئی" مرسلین کی آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئی ارگرد سناٹا چھانے لگا۔ اسے لگا وہ اندھیروں میں ڈوب رہا ہے۔ اسے روتی نتاشا کا چہرا ہلکا ہلکا نظر آرہا تھا طہ اپنی جگہ پتھر بنا ہوا تھا۔

میری بہن اس صدمے سے مر جاتی اسلئے فیصل نے تمہیں اسی دن گود لے لیا۔ اس سے اس بار نظریں نہیں اٹھائی گئیں۔ چہرا سرخ ہو رہا تھا آنسو قطرہ قطرہ فرش پر گر رہے تھے۔ یہ حقیقت پہاڑ جیسی تھی ایک انسان جو صدیوں سے ایک خاندان کا حصہ تھا جسکے ماں باپ بہن بھائی تھے اسے اچانک معلوم ہو وہ سب رشتے تمہیں وراثت میں نہیں ملے ہیں تم انکے سگے نہیں ہو وہ تمہارے سگے نہیں ہیں۔ تم ایک فیملی کا حصہ ہو مگر وہ تمہاری اصل فیملی نہیں ہے۔ اسکے دل پر وہی گزرتی ہے جو اس وقت مرسلین رمیز شاہ کے دل پر گزر رہی تھے اور اس وقت اس کے دل پر قیامت گزر رہی تھی۔

"مم... میں... کون ہوں..؟ وہ جملہ انتہائی مشکل سے ادا ہوا"۔۔۔"تم سکندر حاذق مغل کے چھوٹے بھائی ہو۔"

اور اس جملے پر وہ تینوں ہکا بکا رہ گئے نتاشا بھی اس حقیقت سے انجان تھی مرسلین کے چہرے پر بے یقینی رقم تھی۔

"تم اسکے بھائی ہو مگر تم بیٹے فیصل شاہ کے ہو اور مجھے میری جان سے عزیز ہو" ایکدم سے اندر آتے فیصل کے جملے نے جیسے اسکے ٹوٹے دل پر مرہم رکھنے والا کام کیا تھا۔"ڈ...ڈیڈ....مرسلین کا ضبط ٹوٹ گیا" وہ فیصل کے گلے لگتا بچوں جیسے رو دیا تھا

دل کا غبار اب ایسے ہی کم ہو سکتا تھا۔ آریان کے میسج کے بعد اسکی ٹیم وہاں آچکی تھی۔"مم...مجھ سے اتنی بڑی حقیقت

...کک..کیوں...چھپائی...ڈیڈ...کیوں...؟"۔۔۔فیصل کی آنکھیں نم ہو گئیں۔"حازق نے تمہیں بتانے سے منع کیا تھا بیٹا میں بھی تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا اسلئے نہیں بتایا۔"۔۔۔وہ نم آنکھوں سے فیصل کا چہرا دیکھنے لگا۔"ڈیڈ میرے موم ڈیڈ....اسکی آواز رندھ گئی"فیصل نے ندامت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا مرسلین اس نئے ستم پر ایک بار پھر رو دیا۔

نتاشا کی تکلیف اسے تکلیف میں دیکھ کے بڑھ رہی تھی ملائکہ اور وقاص اسے وہاں سے باہر لے گئے تھے۔طہ حمزہ کے سینے سے لگا آج ایک بار پھر اپنے بھائی کو ٹوٹتا دیکھ رو دیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"قسمت کے کھیل عجب ہوتے ہیں یہ انسان کو وہاں لے کے جاتی ہے جہاں کوئی نہیں جانا جاتا۔ مرسلین تمہارے پاس اپنے نا سہی مگر فیصل اور طوبیٰ آج بھی موجود ہیں۔ آج سے پچیس سال پہلے تمہارا بھائی مجبور تھا اور آج میں مجبور ہوں۔ آریان اسکے سامنے بے بس سا کھڑا تھا۔ میں نے یہ حقیقت اپنے گھر والوں سے چھپا کر رکھی ہے میری بہن یہ تکلیف برداشت نہیں کر سکے گئی اسے یہ حقیقت مت بتانا وہ نا تمہاری جدائی سہہ پائے گئی نا ہی یہ تلخ حقیقت... اسکے لہجے کی بے بسی چیخ چیخ کر بتا رہی تھی اسے اپنی بہن جان سے زیادہ پیاری ہے۔ وہ ہاتھ جوڑنے لگا مرسلین نے لپکتے اسکے ہاتھ تھام لیے۔ "وہ میری ماں ہے بڑے پاپا وہ اگر میرے بغیر نہیں رہ سکتیں تو میں بھی انکے بغیر کچھ نہیں ہوں"

وہ ہنوز رو رہا تھا آریان نے اسے سینے سے لگا لیا۔ اور پھر اس راز میں تین افراد مزید شامل ہو گئے تھے۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

صبح کا اجالا ہر طرف پھیل چکا تھا وہ فجر پڑھ کے سونے کے بعد اٹھا وقت پر نظر پڑی تو اٹھتا کھڑکی کے پاس آرکا۔ پردے ہٹائے سورج کی کرنوں نے اسکا ویلکم کیا۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسنے ٹیبل پر رکھا والٹ اٹھایا۔ "لوگ والٹ میں اپنے پیاروں کی تصویر رکھتے ہیں مگر میں تمہاری تصویر رکھتا ہوں تاکہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جب جب تمہیں دیکھوں میری نفرت تم سے مزید بڑھتی جائے۔"سوچوں میں تحلیل ہوتے اسکے چہرے کو سوچتے اسنے تلخی سے سوچا تھا

والٹ کھول کر جانے کتنے لمحے وہ ساکت کھڑا رہا۔اتنا ساکت کے دروازا کھلنے کی آواز سے لے کر کسی اور وجود کی موجودگی تک اسے محسوس نہیں ہوئی۔

اور تم کہتے ہو تم اسے نفرت ہے۔بیلا کا انداز مزاحیہ تھا۔یحییٰ میر ہوش میں آیا۔"تم شاید بھول گئی ہو میں یونی میں ایک ماہر لائیر کے نام سے مشہور تھا.. جھوٹ بولنا مجھے اچھی طرح آتا ہے"

اسنے جیسے خود کا مذاق بنایا۔بیلا چپ ہو گئی۔"کیا اسے ایک موقع اور نہیں دے سکتے..؟"وہ اسے خوش دیکھنا چاہتی تھی۔

"میں اللہ کی طرف سے آئی موت مرنا چاہتا ہوں مجھے مجبور مت کرو"اور بیلا اس جملے پر کرسٹل کی ہو گئی۔وہ ہنوز اس تصویر کو دیکھ رہا تھا۔"۔۔۔"تمہیں معلوم ہے بیلا مجھے لوگ کہتے ہیں کہ یحییٰ میر انتہائی قسم کا ڈھیٹ انسان ہے۔وہ ہنسا۔وہ سب ٹھیک کہتے ہیں مگر تمہیں معلوم ہے میرا دل مجھ سے دس گنا زیادہ ڈھیٹ ثابت ہوا ہے۔میں اس سے نفرت کرنے کا ارادہ باندھتا ہوں تو یہ رکنے کی دھمکیاں دیتا

ہے، میں نے اس سے کھلے عام محبت کی ہے سب جانتے تھے سنو وائیٹ یحییٰ میر کی محبت ہے.... سوائے اسکے... وہ افسردگی سے ہنسا۔ اسنے کہا تھا وہ یحییٰ میر کی ضد نہیں بن سکتی، خود بتاؤ اگر وہ ضد ہی ہوتی تو کیا آج میں اس سے اتنی دور یہاں موجود ہوتا۔" بیلا کو اس شخص کا لہجہ دکھ دے رہا تھا۔ "تو اس کہانی کا اختتام کیا ہو گا..؟" اسنے پوچھا۔

"محبت کرنا میں چھوڑ نہیں ہو سکتا، اور نفرت مجھ سے ہو گئی نہیں... وہ بے بسی سے ہنسا اسکے بھورے بال ماتھے پر آن گرے"

"پا کے کھو دینے کی تکلیف انسان کی چلتی سانسوں تک زندہ رہتی ہے، یہ وہ زخم ہے جو کسی دوا سے مندمل نہیں ہوتا۔"

میں اب قسمت کے ساتھ چلوں گا جہاں یحییٰ میر کو قسمت لے کے جائے گئی میں وہاں جاؤں گا۔ اسکا لہجہ پر عزم تھا۔

تم واپس جا رہے ہو...؟۔۔۔ اسنے اثبات میں سر ہلایا۔ گھنٹے بعد میری فلائیٹ ہے۔ دعا کرنا اب مزید کوئی آزمائش میری زندگی کا حصہ نا بنے۔ وہ مسکراتا منظر سے ہٹ گیا۔ بیلا نے آمین کہا۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

دو دن گزر گئے ہیں آج بھی آپ لوگوں کی شاپنگ رہتی ہے۔

میری کمپلیٹ ہے عفاف کو میچنگ جوتے نہیں مل رہے تھے۔ عزہ نے بتایا۔ "ویسے میں نے سنا ہے تم دوسری شادی کر رہے ہو۔ عزہ نے احمر کو دیکھا"۔۔۔ عفاف کے انتظار میں وہ دونوں گاڑی کے پاس کھڑے تھے۔ "ہاں پہلی والی منہ نہیں لگاتی سوچا دوسری کر لوں"

اور تمہیں کیوں لگتا ہے دوسری والی تمہیں منہ لگائے گئی۔ عزہ نے قدرے طنز سے کہا۔ احمر ہنس دیا۔ "اتنا پیارا تو ہوں۔ وہ اترایا"

اتنے ہی پیارے ہوتے تو اینی تمہیں منہ نا لگا لیتی۔ اسنے مذاق اڑاتے کہا۔ "آپ ہنستے ہوئے کیوٹ لگتی ہیں۔ احمر نے نظریں جھکائے کہا"

ویسے ایناره کو معلوم ہے.؟۔۔۔ اسنے موضوع بدلا "ہاں شادی کا کارڈ واٹس ایپ پر بھیجا تھا"۔۔۔ عزہ اسکی دیدہ دلیری پر دنگ رہ گئی۔

تم واقعی سیریس ہو..؟اسے لگا احمر مذاق کر رہا ہے مگر اسکے چہرے پر مزاق کا شائبہ تک نہیں تھا۔

"کون سا مرد دوسری شادی مذاق میں کرتا ہے عزہ میڈم۔اسنے سرسری سا کہا اور عفاف کو آتے دیکھ گاڑی میں بیٹھ گیا"عزہ کو اسکا لہجہ چھبا تھا وہ بھی عفاف کو لیتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

وہ دونوں اندر کی طرف بڑھی احمر بھی بیگ پکڑے ساتھ آرہا تھا وہ ابھی لاونج تک آئے تھے۔سامنے سے ویلوگ بناتی امیمہ نمودار ہوئی۔کل ملک ولا میں قوالی نائیٹ تھی اور پھر نتاشا کی رخصتی۔آپی آپ جانتی ہیں آج کونسا دن ہے.؟وہ کیمرا آن رکھے ہی وہ سوال پوچھ رہی تھی."ہاں آج walky talky day ہے"میں کیسے بھول سکتی ہوں..!عزہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

یہ کونسا عالمی دن ہے..؟احمر نے سر کھجایا۔"یہ عالمی دن نہیں ہے احمر بھائی۔امیمہ نے سر پکڑ لیا"۔۔۔"ہم ہر سال بائیس دسمبر کو یہ دن سیلیبریٹ کرتے ہیں"۔۔۔مگر اس میں ہوتا کیا ہے.؟ ۔۔۔افففف ہو احمر بھائی عفاف آگے آئی۔اس دن ہم سب ینگ پارٹی کے پاس ایک بندہ کیمرا آن کر کے جاتا ہے۔اور پوچھتا ہے کے گزر چکے سال سے ہم نے کیا سیکھا اور پچھلے سال کے نسبت ہم میں کیا تبدیلی آئی۔اس تفصیل پر احمر قدرے حیران ہوا۔"یہ بہت انٹرسٹنگ لگ رہا ہے۔وہ کہے بنا نہیں رہ سکا۔"۔۔۔تو ہم سٹارٹ کرتے ہیں۔عفاف سب سے پہلے تم بتاؤ تم نے اپنے اس سال سے کیا سیکھا اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیا بدلاؤ آیا۔"میں نے اس سال سیکھا کہ آپ جتنی بھی کوشش کر لیں جو آپ کی قسمت میں نہیں ہوتا وہ آپ کو کبھی نہیں مل سکتا اور جو آپ کی قسمت میں لکھا جا چکا ہے اسے آپ جس قدر جھٹلائیں وہ آپ کی زندگی کا حصہ بن کے رہے گا... اور یہی زندگی ہے" امیمہ اسکے میسج پر کہیں اور جا پہنچی تھی پھر اسے شاباش دیتے عزہ کی طرف آئی تو حیام کی بات سن رہی تھی۔

عزہ آپی آپ نے کیا سیکھا..؟۔۔۔عزہ نے خالی مگ ٹیبل پر رکھتے اسے دیکھا۔"میں نے اس سال بہت کچھ سیکھا ہے مگر جو سبق مجھے زندگی بھر یاد رہے گا۔وہ یہ ہے صبر بہت خوبصورت ہوتا ہے اگر وہ کسی جائز خواہش سے منسلک ہو... یہ آپ کو اللہ اور انسانوں کے درمیان قائم تعلق کی گہرائی اور محبت میں فرق بتاتا ہے... اور ایک بات یہ کے رشتوں کی قدر وقت پر کر لینی چاہئیے اس سے پہلے وہ ریت کی طرح ہاتھ سے پھسل جائیں" وہ مسکراتی کیمرے کے سامنے سے ہٹ گئی۔امیمہ ایک بار پھر بلینک ہوئی۔

پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تو وہ بھاگ کر باہر آئی سامنے ہی طہ کو آتے دیکھ وہ دل کھول کر مسکرائی۔طہ بھائی آج walky talky day ہے۔میسج دیں جلدی سے۔اسکے چہرے پر تھکن نمایاں تھی مگر وہ پھر بھی وہاں رک گیا۔"میں صرف اتنا کہوں گا جن سے محبت ہو انہیں وقت رہتے بتا

کر اپنا بنالینا چاہئیے یہ ساری زندگی کے پچھتاوے سے بہتر ہوتا ہے"۔۔۔اگر وہ آپ کو ریجیکٹ کر دیں تو..؟اس بار وہ بلینک نہیں ہوئی اسنے ویڈیو کے درمیان وہ سوال کیا تھا۔"تو پھر بھی آپ کو پچھتاوا نہیں رہے گا کیونکہ تب آپ اس اطمینان کے ساتھ زندگی گزار سکیں گئیں کے آپ نے ایک بار ٹرائی تو کیا تھا"وہ مسکرا کر کہتا اندر بڑھ گیا۔امیمہ بھی پلٹی۔"میں رہ گیا ہوں۔۔۔کیا مجھ سے سوال نہیں کیا جائے گا..؟"اس آواز پر وہ سرعت سے پلٹی سامنے ہی وہ بلیو کلر کی شرٹ اور بلیک جینز پر گرے کلر کا لانگ کوٹ پہنے گلے میں مفلر ڈالے اپنی پوری وجاہت کے ساتھ رعب سے کھڑا تھا براؤن بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے گرے آنکھوں میں سرد پن سا نمایاں تھا مگر چہرا کسی بھی طرح کے تاثر سے پاک تھا۔

امیمہ ساکت تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کو آج تین ہفتے بعد دیکھ رہے تھے جسکی خوشی زبان سے تو کیا آنکھوں سے بھی بیان نہیں ہوئی تھی اب کی بار انکے درمیان حالات مختلف تھے انکے چہرے پر جو خوشی ایک دوسرے کو دیکھ کر عیاں ہوتی تھی وہ اس بار دل تک محدود رہ گئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اس سال کیا سبق سیکھا تم نے...؟ وہ اپنے حواس بحال کرتی پورے کانفیڈینس سے پوچھ رہی تھی۔

"ویل مجھے زندگی نے اس سال بہت سے سبق سکھائے ہیں۔ یحییٰ نے ہاتھ پشت پر باندھ لیے"

"پہلا سبق انسان بہت بے رحم ہوتے ہیں یہ آپ کی کسی اچھائی کا صلہ نہیں دیتے۔"۔۔۔"دوسرا سبق اسنے گہرا سانس لیا وہ امیمہ کی آنکھوں میں دیکھتے بول رہا تھا۔۔۔ معاف صرف اللہ کی زات کرتی ہے انسان بس تماشا بنا سکتے ہیں" اسکے چہرے پر طنزیہ ہنسی تھی امیمہ خاموشی سے اسے ریکارڈ کر رہی تھی۔"تیسرا اور آخری سبق وہ اسکی طرف ذرا سا جھکا۔ اگر مجھ سے اِن فیوچر کسی نے محبت کے متعلق کوئی رائے مانگی تو میں اسے محبت کے بجائے موت پر یقین کروں گا" وہ سفاک ہوا امیمہ کے وجود پر کپکپی سی طاری ہوئی۔ اور کچھ لفظ جو کہنا چاہتا ہوں۔ وہ اسکی حالت سے خط اٹھاتا مزید بولا۔ عرض کیا ہے۔

ضبط کر کے ہنسی کو بھول گیا،

میں تو اس زخم کو ہی بھول گیا۔

ذات در ذات ہم سفر رہ کر،

اجنبی اجنبی کو بھول گیا۔

صبح تک وجہ جاں گئی تھی جو بات،

میں اسے شام ہی کو بھول گیا۔

عہد وابستگی گزار کے میں،

وجہ وابستگی کو بھول گیا۔

سب دلیلیں تو مجھ کو یاد رہیں،

بحث کیا تھی اسکو بھول گیا۔

کیوں نا ہو ناز اس ذہانت پر،

ایک میں سب کو بھول گیا۔

غزل کے اختتام پر اسکا دلکش پر اسرار قہقہہ ویڈیو میں ریکارڈ ہوا وہ اسے بلینک کر کے جا چکا تھا۔ امیمہ بس اس راہ کو تکتی رہ گئی۔ سب کچھ عجیب تھا بہت کچھ بدل بھی گیا تھا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ اندر آئی جہاں وہ ہنسی خوشی سب سے مل رہا تھا وہ دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں اداسی کی رمق کے ساتھ ایک انوکھی چمک بھی تھی جیسے اسنے کچھ جیت لیا ہو۔ ویسی چمک جو اکثر فاتح لوگوں کی آنکھوں میں ہوتی ہے۔ وہ اب اپنی ماں کا ماتھا چوم رہا تھا وہ اب اپنے ڈیڈ کے گلے لگا کسی بات پر کھلکھلا کے ہنسے جا رہا تھا اور وہ بت بنی لاونج کے وسط میں کھڑی بلینک مائینڈ کے ساتھ وہ مناظر دیکھ رہی تھی۔ اسنے دیکھا عزہ نے کوئی سوال کیا تھا جسکے جواب میں یحییٰ نے کن اکھیوں سے صوفے کی ٹیک کے ساتھ کھڑی گلابی جوڑے میں ملبوس لڑکی پر سرسری سی نظر ڈالی تھی وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہا تھا ایسے تو تب دیکھتے ہیں جب انسان کسی کو ناپسندیدگی سے دیکھتا ہے جب وہ سامنے والے کو نظر انداز کر رہا ہوتا ہے۔ اچھا یحییٰ میر بھی اسکے وہی کر رہا تھا اسنے آنکھیں میچ کے کھولیں۔ جو بھی تھا اسکا دل کیوں اداس ہو رہا تھا امیمہ تو یہی چاہتی تھی ناں۔

اندر ہوئی سرگوشی کہی اندر ہی دب گئی وہ اس لمحے وہاں کھڑی انکے ساتھ مسکرانا چاہتی تھی مگر ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔

فیصل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اسنے سر اٹھا کے دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔ وہ پھر بھی نہیں مسکرائی اب تو اسے مسکرانا چاہیئے تھا وہ تب بھی نہیں مسکرائی کیوں۔۔۔ وہ وہی کھڑے ہو کر مسکرانا چاہتی تھی

اسکے ارد گرد، اسے دیکھتے ہوئے، اسکی کسی بات پر.... مگر کیوں یہ تو اب ناممکن تھا وہ تو یحییٰ میر کو ٹھکرا چکی تھی اب وہ کیوں چاہتی تھی وہ عجیب کشمکش کا شکار ہو رہی تھی۔ وہ خوش تھی ناں اداس، وہ فیصل کے بعد اسے دیکھتے اوپر بھاگ گئی۔

رات ہو چکی تھی معمول کے مطابق آج کھانا لیٹ کھایا جا رہا تھا۔ سب ڈائینگ ہال میں موجود تھے۔

"ویسے نانو یہ غلط ہے آپ کو نتاشا بھابھی جی پر بھی کرفیو لگانا چاہیئے تھا جیسے عفاف پر لگایا تھا رخصتی کے وقت" نوالہ لیتے طہ نے سمیرا بیگم کو دیکھتے خفگی سے کہا تھا۔ "میرے خیال سے تمہیں چشمہ لگوا لینا چاہیئے بھائی بھابھی جی صبح سے نظر بند ہی ہیں" یحییٰ نے بھی اسکی ٹون میں جواب دیا۔ طہ نے فوراً گردن گھما کر مرسلین کو دیکھا جسکی شکل سڑے ہوئے ٹماٹر جیسی ہوئی تھی۔

چپ کر کے کھانا کھاؤ ورنہ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ وہ تو پہلے سے ہی تپا بیٹھا تھا طہ کے دیکھنے کی دیر تھی مرسلین بھڑک اٹھا۔

آریان اور باقی سب نے بمشکل ہنسی روکی تھی۔ "میں نے تو ابھی کچھ کہا ہی نہیں تھا۔ وہ بیچارا بڑبڑا کے رہ گیا"۔۔۔ عزہ اور عفاف نے ہنسی دبائی۔ "کوئی بات نہیں طہ برا نہیں مانو یہ ریت صدیوں سے چلی

آرہی ہے ایک وقت میں ہمارے ڈیڈ بیچارے پر بھی یہی وقت آیا تھا" یحییٰ نے قدرے افسوس سے کہا۔ حمزہ کو اچھو کہ لگا۔ اریان و قاص اور فیصل نے ہنسی روکنی چاہی۔ "مطلب یحییٰ میر نہیں سدھر سکتا تھا"۔۔۔ میں تمہارا باپ ہوں کمینے انسان۔ کچھ تو شرم کر لیا کرو۔ "وہ مجھ پر سوٹ نہیں کرتی ڈیڈ۔ اسنے دانت نکالتے کہا" حمزہ نے زارا کو تاسف سے دیکھا وہ ہمیشہ اسے ہی دیکھتا تھا۔ بے بسی سے اور کچھ افسوس سے کہ وہ اسکی اولاد ہے۔ "یحییٰ تمہارے ڈیڈ اپنے وقت میں بلکل بھی بیچارے نہیں تھے"۔۔۔ "تم چپ کر کے کھانا کھاؤ مسز و قاص رضا ورنہ میں بھی بہت کچھ جانتا ہوں" حمزہ تو ملائکہ کے طنز پر تلملا ہی گیا۔

اچھا بس بس آپ سب خاموشی سے کھانا کھائیں۔ سمیرا بیگم کی آواز پر سب کو چپ لگی۔ "مجھے سب کی لوسٹوری کا پتہ ہے سوائے بڑے پاپا کی لوسٹوری کے خیر ایک دن وہ بھی میں ضرور جان جاؤں گا اس کی بے چین روح کو کبھی سکون نہیں آسکتا تھا سب چپ تھے ایک وہی تھا جو کن اکھیوں سے اریان کو تو کبھی فیصل اور حمزہ کو دیکھ رہا تھا جبکہ حیام چہرہ جھکائے لاتعلق بنی بیٹھی تھی۔ "مجھے آپ سب سے ضروری بات کرنی ہے۔ "پانچ منٹ گزرے تھے یحییٰ پھر بول پڑا۔ مگر اب کی بار اسکے چہرے پہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی سب نے اس کی طرف دیکھا۔ جی بولیں ہم سن رہے ہیں سمیرا بیگم نے بہت

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

پیار سے جواب دیا اسنے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا پھر عزہ اور فیصل کو دیکھ کر نظریں اپنی ماں پر واپس جمالیں۔ "میں شادی کرنا چاہتا ہوں"... سب کے چہروں پر ایک دم سے تاریکی چھا گئی مگر وہ خود پر سکون بیٹھا تھا جیسے وہ یہ فیصلہ لے کر خوش تھا مطمئن بھی مگر دوسری طرف اس کے روبرو بیٹھی امیمہ شاہ کے انگلیوں میں موجود نوالہ اور اس کی نظریں پلیٹ پر ہی سخت ہو گئی وہ لمحہ بھر اپنی جگہ سے ہل نہیں پائی۔ "میں چاہتا ہوں نتاشہ بھابھی کی رخصتی والے دن میرا نکاح کر دیا جائے اسنے انتہائی سادگی سے اپنی بات مکمل کی"۔۔۔ امیمہ کو سانس لینے میں اچانک تکلیف سی محسوس ہوئی۔ وہ وہاں سے اٹھ جانا چاہتی تھی مگر یوں اٹھ کر جانا اسکا تماشا بنا سکتا تھا۔

یہ تو خوشی کی خبر ہے۔ سب سے پہلے فیصل نے کہا۔ وہ واقع میں خوش تھا باقی سب بھی خوش تھے۔

"مجھے یقین تھا میرا بیٹا میرا کہا کبھی نہیں ٹالے گا" زارا کے جملے پر امیمہ نے پتھریلی نظروں سے اسے دیکھا کل تک وہ اسے اپنے بیٹے کی محبت کا یقین دلا رہی تھی اور آج اسے کسی اور سے شادی کیلئے راضی بھی کر چکی تھیں اسے اچانک سے بیزاری فیل ہوئی۔ "لڑکی کون ہے..؟"

سمیرا بیگم نے سوال کیا۔ اسنے دفعتاً حیام کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی مگر امیمہ نے نظریں نہیں گھمائی وہ بلینک ہوئی اسے دیکھتی رہی حیام کی نظریں اسے اپنا آپ سکین کرتی محسوس ہوئیں۔ کھانے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

سے ہاتھ وہ روک چکی تھی اب تو اسے جسم پر کپکپی سی طاری ہوتی بھی محسوس ہو رہی تھی اسے تکلیف ہو رہی تھی مگر وہ اعتراف نہیں کر پا رہی تھی۔

"لڑکی...." موبائل کی آواز پر یحییٰ کی زبان رک گئی۔ امیمہ بھی ہوش میں آئی اسکا ٹیبل پر رکھا موبائل بج رہا تھا ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ملا۔ وہ اس گفتگو سے جان چھڑواتی بھاگنے کو ہوئی۔

"لڑکی حبیب انکل کی بیٹی جن کا پروپوزل بھی آیا تھا" مگر دوسری طرف یحییٰ میر تھا جو اسکی رگ رگ سے واقف تھا اسکے بھاگنے سے پہلے وہ بول گیا۔ وہ بھی لمحہ بھر رکی اور پھر لان کی طرف بھاگ گئی۔

سب نے اسے مبارکباد دی۔ سب ہی خوش تھے جب دو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتے تو انہیں زبردستی ایک رشتے میں باندھنا انکی زندگی برباد کرنے کے برابر ہے اور یہ بات ملک ولا کے بڑوں کو سمجھ آگئی تھی۔ کہ اب یحییٰ میر اور امیمہ شاہ کے درمیان کوہِ انا کی برف جم گئی ہے جنہیں وہ دونوں ہی نہیں توڑنا چاہتے۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

ملک ولا میں خوشیوں کا سا سماں تھا ئی صبح تھی سمیرا بیگم تمام بڑوں کے ساتھ حبیب صاحب کی طرف گئی ہوئی تھی ینگ پارٹی لاونج میں آری ترچھی پڑی تھی شام میں فنکشن تھا سب ہی بوریت کے زیرِ اثر

تھے۔"بلیک روز میں بور ہو رہا ہوں۔ یحییٰ نے معصومیت سے کہا"صوفے پر بیٹھی عزہ نے اسے گھورا۔ "کہتے ہو تو تمہاری بیوی کو بلا لاتی ہوں آ کے تمہارے ساتھ چھم چھم کھیل لے گئی"وہ تپ کر بولی۔ یحییٰ نے تیوری چڑھائی۔

عفاف بھابھی... اسکا اگلا نشانہ وہ تھی جسکا موڈ عزہ سے بھی زیادہ آف تھا کیونکہ طہ لڈو کھیلنے میں مصروف تھا۔

"کیا ہے دیور صاحب وہ بھی اسی ٹون میں بولی۔"۔۔۔"کیا کر رہی ہیں آپ بھابھی صاحبہ۔ شرارت سے پوچھا گیا"۔۔۔"سمندر سے ٹائیٹینک نکال رہی ہوں دیور صاحب۔ عفاف مانو چڑ ہی گئی"

اس جواب پر عزہ کا قہقہہ چھوٹا۔"تم سب تو کھانے کو آتی ہو۔وہ بڑبڑایا۔"۔۔تو تجھے چارہ بننے کو کس نے کہا ہے عفاف کے دیور جی۔

طہ نے موبائل رکھتے تمسخرانہ کہا تو یحییٰ نے منہ بسور لیا۔ نتاشا اپنے کمرے میں تھی امیمہ اسے کافی دے کر باقی سب کیلئے وہی لے آئی تھی۔ اسنے ٹرے ٹیبل پر رکھی۔ خود عزہ کے پاس بیٹھ گئی۔"احمر بھائی آپ کی دوسری بیوی کا نام کیا ہے..؟"۔۔۔اندر تو آنے دو مجھے لڑکی تم نے پہلے ہی میری دوسری بیوی

کو میرے سر پر مسلط کر دیا۔"ہم نے تو نہیں کہا دو دو شادیاں کریں۔عفاف چڑی"۔۔۔"اللہ کرے شادی والے دن اس کمینے کی پہلی بیوی آ کر پہلے اسکی دوسری بیوی کو ٹھوکے پھر اسکا سر پھاڑے۔"۔۔۔"میں نے تجھ سے دعا مانگی..؟"..."یہ بد دعا تھی کمینے انسان تو دعا ڈیزرو نہیں کرتا۔ یحییٰ نے مزید تیلی لگائی۔"احمر کو پتنگے لگے۔۔۔ویسے یحییٰ تمہاری ہونے والی بیوی کا کیا نام ہے.؟"یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں مما سے...اسنے ماتھا پیٹا۔"۔یہ دنیا کے پہلے دو مرد ہیں جنہیں شادی کا بھوت چڑھا ہوا مگر ہونے والی بیویوں کے نام کیا ہیں یہ ہی نہیں معلوم...طہ کے طنز پر عزہ اور عفاف ہنس دی۔

عزہ نے یحییٰ کو کونی ماری۔اسنے اسکے تعاقب میں دیکھا۔یحییٰ نے احمر کو دیکھا وہ جلدی سے صوفے کے پیچھے چھپ گیا۔عزہ نے طہ کی نظروں سے بچتے عفاف اور امیمہ کو اشارہ دیا۔پھر وہ خود اٹھتی آگے آئی۔مرسلین جو اندر آ رہا تھا اسکے قدم وہی رک گئے۔مرسلین بھائی یہ بوکس میں کیا ہے..؟وہ آنکھیں پٹپٹاتی پوچھنے لگی گویا اس سے زیادہ معصوم کوئی نہیں ہے۔عفاف اور امیمہ بھی پیچھے آ کھڑی ہوئی۔مرسلین کو اتنی معصومیت ہضم نہیں ہوئی ابھی وہ کچھ کہتا یا کرتا عزہ نے وہ بڑا سا بوکس اچکا اور اندر کو بھاگی۔مرسلین اسکے پیچھے بھاگا۔

عزہ یہ مجھے واپس کر دو...!وہ چیخا۔" کبھی نہیں... یحییٰ پکڑو اسے.."اسنے بوکس یحییٰ کی طرف اچھالا۔ مرسلین کو اپنا دل باہر آتا محسوس ہوا۔وہ اب اسکی طرف بھاگا۔"عفاف کیچ...!"یحییٰ نے بھاگتے بوکس اچھالا۔"میں تم سب سے بہت برا پیش...وہ گر جائے گا"عفاف سے کیچ نا ہوتا دیکھ مرسلین چیخ ہی پڑا۔ملک ولا میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔طہ گردن گھماتا بس دیکھ رہا تھا۔

گڑیا مجھے دو...احمر صوفے کے پیچھے سے باہر نکلا۔"احمر مجھے دے دو یہ...وہ جو عفاف کی طرف جا رہا تھا احمر کی طرف پلٹا اسکی سانس پھولی ہوئی تھی"۔۔۔احمر مت دینا۔"جو حکم عزہ میڈم۔وہ ہنسا"اسنے بوکس امیمہ کو دیا۔"تم کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو جلدی سے بوکس لو ورنہ نتاشا مجھے رخصتی سے پہلے قتل کر دے گئی وہ بت بنے طہ پر چیخا۔"۔۔۔طہ امیمہ کے پیچھے بھاگا۔احمر اور یحییٰ اس پر لپکے۔ امیمہ نے بوکس اچھال دیا۔جو عزہ نے کیچ کیا۔مرسلین ادھر بھاگا۔عزہ صوفے کے پیچھے ہوئی۔ "پرنسس بوکس دو"وہ آگے بڑھتا اس پر کشنز کا حملہ ہوا طہ پہلے ہی انکے شکنجے میں تھا مرسلین پر وہ دو کشن برسا رہی تھی۔عزہ موقع پا کر باہر کی طرف بھاگی۔اسکی کھکھلاہٹیں پورے ولا میں گونج رہی تھیں ننگے پاؤں وہ ننگے سر بوکس تھامے پیچھے دیکھتی باہر کو بھاگ رہی تھی مرسلین وہاں سے جان چھڑوانا اسکے پیچھے بھاگا۔عزہ سامنے دیکھ کر بھاگ رہی تھی اچانک ہی وہ چٹان سے ٹکرائی۔بوکس گر

پڑا۔اس افراتفری پر اسکی چیخ بلند ہو گئی وہ جھٹکا کھا کے اس چٹان نما چوڑے سینے میں چھپ گئی وہ گرتی اس سے پہلے مضبوط حصار میں قید ہوئی۔ گردن اکڑائی تو بال چہرے پر جا بجا بکھر گئے۔وہ سب بھی بھاگتے باہر آئے۔عزہ کو لگا وہ پاکستان سے بھاگتی ترکیہ پہنچ گئی ہے کیونکہ سامنے ہی وہ کھڑی ناک والا مغرور حسین شخص اور بقول اسکے اسکا فرمابردار شوہر اسے بڑے اشتیاق سے بنا پلکیں جھپکائے دیکھ رہا تھا۔"حان نے کہا تھا اس بار جب پاکستان جاؤں گا تو خوشیاں میری منتظر ہوں گی مجھے معلوم نہیں تھا وہ اتنی شدت سے میری منتظر ہوں گئیں کہ مجھے دیکھتے ہی مجھ میں آسمائیں گئیں۔"اسکا حد درجے پر حدت لہجہ اور چہرے سے بال ہٹاتی اسکی رینگتی انگلیاں عزہ کو جز بز کر گئیں۔دل کسی اور ہی دھڑلے سے دھڑک رہا تھا وہ شخص دیکھ بھی تو ایسے ہی رہا تھا کہ اسے اپنی جان تک لرزتی محسوس ہوئی۔

آنکھوں میں محبت تھی مگر خفگی کیوں تھی.؟

وہ ابھی بھی بس اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اچانک خیال آیا وہ پاکستان میں اپنے ولا کی اینٹرنس پر موجود کھڑی ہے پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز نے اسے مزید مشتعل کیا وہ اسے دھکا دیتی اندر کو بھاگ گئی۔

سکندر نے اسے بڑی دیر تک جاتے دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ایکدم بہت سے اکٹھی آوازوں پر وہ ہوش میں آیا سکندر نے پیچھے دیکھا جہاں ملک ولا کے تمام بڑے گاڑیوں سے اترتے چہروں پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے اسکی طرف آئے۔ان سب نے اسکا اس قدر پرتپاک استقبال کیا اسے لگ رہا تھا جیسے وہ ہر دوسرے دن بعد اپنے سسرال کے چکر لگاتا ہے جو وہ سب کچھ لمحوں میں اسے گھر کے بیٹے جیسی اہمیت اور محبت سے بھی نواز چکے تھے مگر یہ تو انکی محبت اور سمیرا بیگم کے بچوں کی تربیت تھی۔اس سمیت ایناره اور یاحان کا بھی محبت سے استقبال کیا گیا تھا۔

آؤ بیٹا اندر آؤ کچھ کھا پی لو اور آرام کرو۔سفر سے آئے ہو تھک گئے ہو۔سمیرا بیگم انہیں لیتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔سب آگے چل دیئے۔سکندر مسکراتا انکے ساتھ جانے کی بجائے موبائل نکالتا بہانہ بنائے پیچھے کھڑے آریان کے سر پر پہنچا۔"آپ کو میری شرط یاد ہے ناں...اسنے موبائل میں جھکے پوچھا"۔۔۔"ابھی عزہ یہی تو تھی۔اریان نے اسے گھورا"۔۔۔"ہاں مگر اسنے مجھ سے بات نہیں کی"۔"وہ تم سے ناراض ہے۔اریان نے اسے جیسے یاد دلانا چاہا"

"میں اسے منالوں گا اور آپ بول تو ایسے رہے ہیں جیسے آپ کی معصوم بیوی آپ سے کبھی ناراض ہوئی نہیں۔"سکندر چڑھ ہی گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"تم ہر بات میں میری بیوی کو کیوں لے آتے ہو۔" آریان تپ گیا۔

کیونکہ آپ میری بیوی کا ذکر کرتے ہیں۔ اسنے بھی دوبدو جواب دیا۔ "وہ میری بیٹی ہے۔ اسکے ماتھے پر سلوٹ نمودار ہوئی"

"اور سکندر حاذق مغل کی بیوی بھی۔ اسے لئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا میں۔"۔۔۔ "ٹھیک ہے پھر گھر داماد بن کے یہی رہ جاؤ میں تو ویسے ہی اپنی پرنسیس کو اتنی دور بھیجنے پر راضی نہیں ہوں "فیصل وہاں کب آیا انہیں نہیں معلوم مگر اسکی الٹی بات پر دونوں سسر داماد کی تیوری ضرور چڑھی تھی۔

انہیں وہاں آئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا کھانے سے انہوں نے منع کر دیا تھا اسلئے حیام اور وہ تینوں کچن میں گھسی ملازمہ کے ساتھ چائے بنا رہی تھیں۔ جبکہ سمیرا بیگم عون صاحب اور باقی آریان کی ٹیم سمیت ینگ پارٹی بھی وہی تھی۔ ایزارہ کی نظریں بار بار احمر کی طرف اٹھ رہی تھیں جو لاتعلق بنا بیٹھا تھا اسنے ایک بار بھی اسکی طرف نہیں دیکھا تھا جبکہ ایزارہ اسے آنکھوں میں بھرے بیٹھی تھی۔ اس بڑے سے لاونج میں آریان کے سامنے والے صوفے پر وہ تینوں بیٹھے تھے جبکہ سائیڈ صوفے پر احمر اور یحییٰ تھے۔ حان نے اینی کی اداس صورت دیکھی تو اسنے سکندر کو دیکھا جو پہلے ہی ایزارہ کو دیکھ رہا تھا۔ جبکہ

مرسلین کی نظریں اپنے بھائی سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔"دراصل ہمارے یہاں آنے کا مقصد کچھ اور بھی تھا"سکندر نے بات کا آغاز کیا۔پہلے تو میں ماضی میں ہوئی اپنی غلطی کیلئے آپ سب سے معافی چاہتا ہوں۔

اسنے عون صاحب کو دیکھتے کہا۔ماضی پر نہیں حال پر توجہ دو بچے۔وہ مسکرا کر بولے۔یہ آپ نے ٹھیک کہا ہے دادا جی مگر معافی مانگنا میرا حق تھا۔اسکا اتنا ٹھہرا ہوا لہجہ وہاں سب کو مشتعل کر رہا تھا اسکی دھیمی آواز پر سوز لہجہ اور جاذب شخصیت سب کو اسکی طرف متاثر کر رہی تھی۔مگر مجھے میری بہن کے مستقبل کے متعلق بھی بات کرنی ہے۔"ہم سن رہے ہیں۔اریان نے تسلی سے کہا"۔۔۔"میری بہن احمر کی دوسری شادی کے خلاف ہے۔اسنے کڑک لہجے میں کہا"وہ چاروں بھی کچن سے لاونج میں آگئی۔احمر نے ایناره کو دیکھا جسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔"اسلام نے مجھے چار شادیوں کی اجازت دی ہے"احمر آگے کو ہوتا سنجیدگی سے بولا۔"اسلام نے پہلی بیوی کے حقوق کو پورا کرنا بھی شوہر پر فرض کیا ہے"سکندر نے تیوری چڑھائے طنزاً کہا۔حمزہ نے صورتحال کے مدنظر آریان کو دیکھا۔"بیوی میرے پاس ہو گئی تو میں اسکے حقوق پورا کروں گا۔"اسکا برفیلہ سرد ترین لہجہ ایناره کو ساکت کر گیا۔وہاں سب خاموش تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میری بیوی کو ابھی تک اسکے اپنوں سے ہی فرصت نہیں ملی۔ اسنے اپنوں پر زور دیتے تمسخر اڑایا۔ سکندر نے مٹھیاں بھینچی وہ تو خود کو ہی اس سب کا قصوروار سمجھ رہا تھا۔ تم اپنی حد سے بڑھ رہے ہو احمر۔ یاحان اٹھ کھڑا ہوا۔ "ابھی تک میں حد میں ہی تھا سالے صاحب۔ وہ بھی روبرو ہوا" مرسلین نے فوراً احمر کو پیچھے کیا۔ آپ پلیز غصہ نہیں کریں ہم اسکا حل سوچتے ہیں۔

اسنے بیچ کی راہ نکالی۔ احمر نے سر جھٹکا۔ یاحان بھی سکندر کے کہنے پر پیچھے ہوا۔ "مجھے کوئی حل نہیں تلاشنا مرسلین بھائی خاموش بیٹھی اینارہ سکت نظروں سے احمر کو دیکھتی اسکے قریب آئی۔ میری بلا سے یہ تیسری شادی بھی کرے بس مجھے اس سے طلاق چاہیئے یہی میرا آخری فیصلہ ہے" اسنے چند سانسوں میں وہ جملہ کہہ ڈالا۔ وہاں سب ششدر رہ گئے۔ احمر کو اس سے اتنے سخت فیصلے کی امید نہیں تھی وہ تو اس سے محبت کا دعویٰ کرتی تھی۔ غصے کی شدت بڑھی اسکی گردن کی نسیں تن گئی۔ اسنے ایک ہی جھٹکے سے اینارہ کی کلائی تھامی اور اسے اپنے ساتھ لیے باہر نکل گیا۔ وہ خاموشی سے ساتھ جا رہی تھی یاحان نے انہیں روکنا چاہا۔ سکندر نے اسے تھام لیا۔ "ابھی وہ اسکا شوہر ہے اس پر حق رکھتا ہے تم اسے احمر کے ساتھ جانے سے روک نہیں سکتے حان۔" سکندر نے ارزدگی سے کہا۔ "آپ پریشان نہیں ہوں احمر شادی نہیں کر رہا وہ یہ سب اینارہ کو تنگ کرنے کیلئے کر رہا تھا" مرسلین نے حقیقت بیان کی تو آریان

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

نے اسے گھورا۔ جبکہ حان اور سکندر نے بہن کی خوشیوں کیلئے فوراً دعا مانگی تھی۔۔۔حیام چائے لے کر آئی۔"اور بتائیں حاذق بیٹا آپ کام کیا کرتے ہیں۔؟"حیام کے سوال پر یحییٰ، مرسلین اور آریان کو کھانسی لگ گئی۔"گولیاں چلاتے ہیں آپ کے حاذق بیٹا جی۔"یحییٰ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا وہی مرسلین نے اسکی گردن دبوچی اسے اپنا بھائی پیارا تھا آریان نے اسے بری طرح گھورا وہ اپنی بیوی سے ڈرتا تھا۔

"جی..میں بزنس مین ہوں۔"حاذق نے آئی برو اچکائی۔

"آپ کی فیملی میں اور کون کون ہے..؟"۔۔۔مما انکی فیملی میں صرف یہ اور انکے انمول دو بہن بھائی ہیں۔اب بھی یحییٰ کی زبان چلی۔زارا نے سکندر کے ماتھے پر سلوٹ دیکھی تو بیٹے کو گھورا۔"بکواس بند کر گدھے ورنہ بڑے پاپا نے یہی تجھے شوٹ کر دینا ہے۔طہ نے مکار سید کیا"یحییٰ اپنی جگہ سے اچھلا۔

"جب وہاں کوئی نہیں ہے تو آپ یہی رہ لیں پاکستان میں"۔۔۔میں نے بھی یہی کہا کہ گھر داماد بن جائے۔مٹھائی کھاتے فیصل نے اپنی بیوی کے سوال کا جھکاس جواب دیا۔آریان نے بازو اور حمزہ نے اسکا منہ دبوچا۔"یہ دونوں گدھے کبھی نہیں سدھر سکتے۔"حمزہ نے یحییٰ اور فیصل کو دیکھتے ماتھا پیٹا۔

"حازق بیٹا آپ انکی باتوں کا برا نہیں ماننا ان دونوں کے پاس دماغ نہیں ہے"ملائکہ نے بھی اپنی زبان کے جوہر دکھائے۔"تم چپ کرو ڈائن کہیں کی۔فیصل نے اسے کشن دے مارا"۔۔تم الٹی کھوپڑی

تمہاری اتنی ہمت۔ ملائکہ نے واپس کشن پھینکا جو وقاص کے منہ پر بجا۔ سکندر اور یاحان انہیں بچوں کی طرح لڑتے حیران کن نظروں سے کشنز کی گولہ باری بھی دیکھ رہے تھے۔ "سوری وقاص میں نے یہ اس عقل سے پیدل کو مارا تھا"۔۔ "تم ہو گئی عقل سے پیدل، پیدل چھوڑو تمہاری عقل کے پیروں میں تو جوتے بھی نہیں ہو گئے "فیصل نے تپ کر کہا۔ اس جنگِ عظیم کو کم از کم عزہ کے سسرال والوں کے سامنے شروع نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ "بھائی مجھے یہ آپکا سسرال کم اور جنگ عظیم سوم کا میدان زیادہ لگ رہا ہے "حان نے اسکے کان میں گھسے فرمایا۔ خبردار اگر اب تم دونوں میں سے کسی نے لفظ بھی کہا۔ ملائکہ کچھ کہتی آریان کی دھاڑ پر سب اپنی جگہ تھم گئے۔ مہمانوں کے سامنے تو دونوں لحاظ کرلو۔ سوری بھائی، سوری آریان۔ دونوں نے کہا۔ "آپ کے سسر جی بہت خطرناک ہیں "حان نے نیا تبصرہ کیا۔ تم کیا عورتوں کی طرح میرے کان میں گھسے ہو میرے سسر جی ہمیں ہی گھور رہے ہیں دور ہو کے بیٹھو مجھ سے۔ سکندر نے اسے ڈپٹا تو حان چائے کا کپ لیتے مسکراتا دور ہو گیا۔ "آپ کی عزہ سے ملاقات ہوئی بیٹا "سمیرا بیگم نے جنگ عظیم سوم کے اثرات کو زائل کرنے کیلئے سوال کیا۔

"میں اپنی بیوی کیلئے ہی یہاں آیا ہوں... اور بھائی کی شادی بھی اٹینڈ کرنی تھی "اسنے کچھ توقف کے بعد وہ جملہ کہا۔ بھائی لفظ پر مرسلین کے دل پر جیسے ٹھنڈی پھوار برسنا شروع ہوئی۔

جب میری بہن تمہیں خود چھوڑ کے یہاں آئی ہے تو میرا نہیں خیال کے تمہیں ایسی کوئی امید لے کے یہاں آنا چاہیئے تھا۔ یحییٰ کے ہتھک آمیز لہجے پر سکندر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ حان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا جو یقیناً اسے قتل کرنے کے درپے تھا۔

بیٹا آپ یہ میٹھائی لوناں۔ حیام نے پلیٹ آگے کی۔ یہ کس خوشی میں.. اسنے ذرا سی لیتے مسکرا کر پوچھا۔ "وہ یحییٰ کے نکاح کی ڈیٹ فائنل ہو گئی ہے۔"۔۔۔"اچھا۔ اسنے یحییٰ کو دیکھا پھر کہا۔ امیمہ مان گئی.؟ لہجہ سرسری سا تھا"۔۔۔ نہی.. نہیں میرا مطلب ہے حبیب بھائی کی بیٹی کے ساتھ نکاح ہے۔ ملائکہ نے بات سنبھالی۔

سکندر کی آنکھوں میں چمک ابھری۔ "کیا امیمہ نے پھر سے ریجیکٹ کر دیا..؟ سن کے افسوس ہوا "اب لہجہ سرسری نہیں تھا یہ بدلہ تھا۔ حازق مغل کے انتقام کا کلائیمکیس۔ اسکی آنکھیں چمک رہی تھیں یحییٰ کا چہرا سرخ ہوا۔ بڑے خاموش تھے۔ سکندر نے آگے ہوتے مٹھائی واپس رکھ دی۔ وہی میں سوچ رہا تھا یہ مٹھائی اتنی کڑوی کیوں لگ رہی ہے مجھے۔ شان سے بیٹھا وہ حسین مرد یحییٰ میر کو بری طرح مات دے چکا تھا بازوؤں کو فولڈ کرتا چائے کا سپ لیتا کبھی بالوں میں ہاتھ پھیرنا اسکا ایٹیٹیوڈ، اسکی حاضر جوابی اور نیلی آنکھوں میں ابھرتی چمک سے ملائکہ کو وہ دوسرا آریان ملک نظر آرہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھا۔حان نے بمشکل مسکراہٹ روک رکھی تھی۔ابھی وہاں کوئی کچھ کہتا دل کو سکون دیتی آواز کا وہاں اضافہ ہوا۔"آئی مس یو ڈیڈ..."ابراہیم سفر کے دوران ہی سو چکا تھا حیام اس سوتے ہوئے شہزادے کو امیمہ کے پاس سولا آئی تھی انہیں معلوم نہیں تھا وہ کون ہے مگر اس بچے کے منہ سے لفظ ڈیڈی پر وہاں سب چوکنا ہوئے۔حیام نے آریان کی طرف دیکھا۔اریان ابھی کچھ کہتا یحییٰ بول پڑا۔"ہاں تو دیکھ رہے ہیں آپ بڑے پاپا آپ کے داماد جی اپنا بیٹا لے کر بیوی کو لینے آئے ہیں وہ بیٹا جسکی ماں کون ہے ہمیں معلوم ہی نہیں۔ہاں تو سکندر صاحب آپ بتائیں گئیں یہ کس کی ناجائز اولاد...."یحییٰ جو بولے جا رہا تھا ایکدم سے سکندر نے ٹیبل کو لات مارتے گن نکال کر اسکے روبرو ہوتے ماتھے پر رکھ دی۔چائے کے تمام کپ وہی الٹ گئے حان نے ابراہیم کو اپنی آغوش میں لے لیا۔"آج کے بعد اگر ایک گھٹیا لفظ مزید میرے بیٹے یا اسکی ماں کے متعلق اپنی زبان سے نکالا تو آئندہ زندگی میں تمہیں بولنے لائق نہیں چھوڑوں گا۔"اسکے ماتھے پر گن کی نال رکھے وہ بپھرا شیر بنے دھاڑا تھا۔"کالم ڈاؤن حاذق۔۔گن نیچے کرو"آریان نے اسکا ہاتھ تھاما۔جبکہ حمزہ نے یحییٰ کو بازو سے تھام کر پیچھے گھسیٹ لیا۔"طہ یحییٰ کو باہر لے جاؤ"۔۔میں کیوں باہر جاؤں گا بھائی میری بہن کی زندگی کا سوال ہے اور مجھے جواب چاہیے یہ کس کا بیٹا ہے۔۔اسے ڈیڈ بول رہا ہے وہ... یحییٰ کی آواز اونچی ہو رہی تھی عفاف اور

امیمہ بھی فق چہروں کے ساتھ وہاں آئی۔ "بیٹا پلیز ابراہیم کو اپنے ساتھ لے جائیں" سکندر نے امیمہ کو مخاطب کیا تو یحییٰ اور یاحان نے ایک ساتھ اینٹرنس پر کھڑی امیمہ کو دیکھا اور اسی لمحے دونوں نے گردن موڑے ایک دوسرے کی نظروں کے زاویوں کو دیکھنے کیلئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دونوں ہی کی نظروں میں عجیب سی کیفیت تھی اور دونوں ہی اس لڑکی پر کوئی حق نہیں رکھتے تھے۔ امیمہ ابراہیم کو لے کر چلی گئی ساتھ عفاف بھی تھی۔ اریان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور سکندر نے پر سکون ہوتے تمام واقع انکے گوش گزار کر دیا سوائے پاشا کی موت کی حقیقت کے۔ "اور مجھے پاکستان سے نفرت ہے اگر میری بیوی یہاں نا ہوتی تو میں ہر گز اپنے بیٹے اور اسکی ماں کی اتنی توہین برداشت نہیں کرتا مگر یاد رکھیئے گا میری عادت نہیں ہے بار بار معاف کرنے کی۔ سکندر نے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا"

سب نے کن اکھیوں سے یحییٰ کو گھورا۔ "میں اپنے نواسے کی طرف سے معافی چاہتا ہوں"۔۔ "زبان درازی آپ کے نواسے نے کی ہے معافی مانگنا بھی اسی کا حق ہے"۔۔ "میں دو چہروں والے سے معافی نہیں مانگتا۔" یحییٰ نے تڑخ کر کہا۔ "مگر میرا ظرف دیکھو میں پھر بھی تم سے بات کر رہا ہوں" سکندر نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا۔ یحییٰ کو مانو پتنگے لگے۔ "چپ ہو جاؤ آپ دونوں جب سے آئے ہو بچوں

کی طرح لڑ رہے ہو "کب سے خاموش حیام پھٹ پڑی۔ "سوری بڑی مما، سوری آریان کی معصوم بیوی۔ "حاذق بے اختیار بول گیا۔ سب نے مسکراتے اسے دیکھا جو آریان کی تیوری دیکھ سر جھکائے ہنس دیا۔ وہ ہنستا ہوا اتنا دلکش لگ رہا تھا حیام اسکے صدقے واری ہوئی تھی۔ "ڈیڈ مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

ابراہیم اندر آیا اور سیدھا حاذق کی گود میں بیٹھ گیا۔ وہ مسکرایا۔

پہلے آپ ان سب سے ملیں چیمپ یہ آپ کی ممی کی فیملی ہے۔ سکندر نے انکی طرف اشارہ کیا۔ ابراہیم نے سب کی طرف دیکھا۔

اور سب اسے دیکھ رہے تھے جس نے حاذق کے ساتھ میچنگ ڈریسنگ کی تھی بلیک جینز پر سی گرین جرسی پہن رکھی تھی

تیکھے نقوش پر گرین آنکھیں اور ماتھے پر بکھرے بھورے بال وہ حاذق سے زیادہ حسین تھا وہ شرارتی نہیں تھا مگر بہت ایکٹو تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جو بات کو سنتا سمجھتا اور یاد رکھتا تھا پھر اپنے مطابق اسکا استعمال بھی کرتا تھا۔"ان سب میں سے وہ ہٹلر انکل کونسے والے ہیں ڈیڈ...جو ہماری ممی واپس نہیں کر رہے"اسکی بڑی بڑی گرین آنکھیں سب کے چہروں کا موازنہ کر رہی تھیں سب جانتے تھے وہ کس کے متعلق پوچھ رہا ہے حاذق نے آریان کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔"بتائیں ناڈیڈ میں خود ان سے بات کروں گا"اسنے حاذق کو اور اسنے آریان کو دیکھا ابراہیم اسکی گود سے اترتا آریان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔"آپ کے پاس آپ کی ممی ہیں..؟" اریان اس بچے کے کونفیڈینس لیول پر حیران تھا۔"جی...وہ اتنا ہی بول سکا"۔۔۔"میرے پاس میری ممی نہیں ہیں اسلئے آپ مجھے میری ممی واپس کر دیں"۔۔۔"ڈیڈی نے کہا آپ ہٹلر ہیں اور آپ مجھے میری ممی نہیں دیں گئیں"اسنے نیا انکشاف کیا۔حاذق نے اپنا سر پیٹ لیا وہ تو اپنی بیوی لینے پاکستان آیا تھا اسے تو صحیح سے دیدار بھی نصیب نہیں ہوا تھا اور اسکے بیٹے کی مرہونِ منت اسے اب کچھ بھی صحیح ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔

سب دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے آریان نے اسے اچک کر گود میں لیا۔"آپ کی ممی صرف آپ کی ہیں لٹل چیمپ۔"آریان نے اسکے بھورے بال ہٹا کر وہاں لب رکھے تو وہ کھلکھلا اٹھا۔"جو بات آج تک

میں نہیں کہہ سکا وہ اس بچے نے کہہ دی "فیصل کے لہجے میں افسوس تھا۔ سب نے اسے تاسف سے دیکھا۔

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا وہ اسے فلیٹ میں چھوڑے خود کہیں غائب ہو گیا تھا اینارہ بھی خاموشی سادھے یا حان کو اپنی خیریت کا بتانے کے بعد اندر آ گئی۔ اسنے فلیٹ کی حالت دیکھی تو سر پکڑ کے رہ گئی کوئی چیز اپنی جگہ پر نہیں تھی اسنے گہرا سانس بھرا اور کمرے سے صفائی سٹارٹ کی پھر کچن اور ڈرائینگ روم بھی صاف کر لیا۔ اب مزید ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔

وہ موبائل لینے کمرے میں آئی تا کہ احمر کو کال کر سکے اسنے نمبر ڈائل کیا تو بیل کی آواز کمرے میں گونجنے لگی۔ اسنے مڑ کر دیکھا تو وہ کمرے کے دروازے میں کھڑا تھا ہاتھ میں بیگز تھے۔ جنہیں وہ صوفے پر رکھ کر اسکے پاس آیا۔ اینارہ جیسے اپنی جگہ جم چکی تھی وہ صرف اسے دیکھ رہی تھی جسے دیکھنے کیلئے اسکی آنکھیں چھ ہفتوں سے ترس رہی تھیں۔ "گھر کیوں صاف کیا تمہارے جانے کے بعد پھر سے جب ویسا ہی ہونا ہے"۔۔۔ "میں یہاں سے کیوں جاؤں گئی؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ جو خالی سی تھیں جن میں محبت گمشدہ سی تھی۔

کیونکہ تمہیں تو طلاق چاہیئے ناں مجھ سے..احمر نے اسکی کلائی بے دردی سے جکڑی۔"طلاق ہی لینی ہوتی تو پاکستان خود نا آتی"

مطالبہ تو کر چکی ہو۔وہ چیخ پڑا۔ایناره کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔"تم نے کہا تھا تم دوسری شادی کر رہے ہو"۔۔کی تو نہیں ناں۔وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔"کرنا بھی نہیں۔وہ روتی سینے سے لگی۔ورنہ میں تمہارا قتل کر دوں گئی۔احمر کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ روتی بیوی کو چپ کروائے یا اس دھمکی پر مزید خفا ہو۔"تم نے اپنے شوہر پر بھائی کو فوقیت دی تھی"اسنے خفگی سے جتلایا۔انہیں میری ضرورت تھی۔"مجھے سب سے زیادہ تمہاری ضرورت تھی۔کیوں تمہارا بریک اپ ہو گیا تھا کیا.؟"وہ اس فضول بحث سے تنگ آتی خفگی سے پوچھ بیٹھی۔مجھے محبت ہو گئی ہے وہ بھی بہت بری والی۔احمر نے اسکے سر سے ماتھا جوڑا۔

ایناره نے گہرا سانس بھرا۔تم اتنے بے ترتیب انسان تو نہیں تھے۔اسے گھر کی بکھری حالت یاد آئی۔"تمہاری غیر موجودگی نے مجھے بے ترتیب بنا دیا،مجھے برباد کر دیا راتوں کی نیند حرام ہو گئی ہے میری۔"لہجہ دھیما اور آنکھیں بند تھیں۔ایناره نے اسکی آنکھوں پر باری باری لب رکھے۔وہ مخمور سا مسکرایا۔"میں آگئی ہوں واپس...تمہاری یہ بے ترتیبی بھی ختم کر دوں گئی اور دوسری شادی کے

خواب وخیال بھی" اسے دھکا دیتے وہ تڑخ کر بولی۔ "ٹپیکل بیویوں والے کام شروع نہیں کرنا اب۔"۔۔وہ کونسے ہوتے ہیں. ؟۔۔۔وہی جو وہ کرتی ہیں ناراض ہو کر میکے چلی جاتی ہیں۔"میرے بھائی نے کہا تھا اب اگر تم لڑائی کرو تو ایک ہی بار تمہارا قتل کر کے،لاش ٹھکانے لگا کر واپس آؤں... ایناره نے دلچسپی سے اسے بتایا" احمر کا منہ کھلا رہ گیا۔" یہ خطرناک پلان ضرور تمہارے بڑے بھائی کا تخلیق کردہ ہو گا" وہ اسکے پیچھے کچن میں آیا۔ہاں کیونکہ وہ اپنی بہن سے بہت پیار کرتے ہیں۔وہ ہنسی۔

احمر نے اس کھکھلاہٹ کو دیر تک اپنے ارگرد محسوس کیا وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ کئی پل اسے دیکھتا رہا۔" اپنے بھائی سے کہنا اب تم وہاں کبھی نہیں آؤ گئی کیونکہ میں اب تمہیں کبھی ناراض نہیں ہونے دوں گا" اسے حصار میں لیتے اسنے کان کے قریب دھیرے سے سرگوشی کی تھی۔"کب کسی قرب کی جنت کا تمنائی ہے"

"یہ تیرے ہجر کے دوزخ سے گزرا ہوا شخص"۔۔ایناره نے دھیرے سے آنکھیں موندے اپنی محبت کو اپنے قریب محسوس کیا اور پھر اللہ کا شکر ادا کیا جسنے اسے طویل صبر کا بہترین صلہ دیا تھا۔وہ شخص جو محبت کو محبت سمجھ کر اس سے عشق کرتا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

♥ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

اگر بڑے پاپا مجھے نا بتاتے تو میں ساری زندگی آپ کی محبت سے محروم رہ جاتا۔وہ اسکے سینے سے لگا مترنم لہجے میں کہہ رہا تھا

اللہ کے ہر کام میں کوئی نا کوئی مصلحت ہوتی ہے۔وہ دونوں اسوقت مرسلین کے کمرے میں تھے جہاں کافی دیر بیٹھے وہ دونوں باتیں کرتے رہے تھے۔"آپ کب سے عزہ جیسی باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔مرسلین چہرا صاف کرتے ہنسا"۔۔۔میں صرف اس جیسی باتیں نہیں کرتا۔حاذق نے فرش کو گھورتے دھیرے سے کہا۔اسنے مجھے پورا کا پورا اپنے طرز میں ڈھال دیا ہے میں اللہ کے قریب ہو گیا ہوں جسکے قریب وہ ہے اور یہ میری خوش قسمتی ہے۔وہ خوبصورت مسکراہٹ اس پر خوب جچتی تھی۔ مرسلین نے اپنے بھائی کی خوشیوں کی سلامتی کی دعا کی تھی۔

آپ دونوں کا بھائی چارہ اگر ختم ہو گیا ہے تو نیچے آجائیں بڑے پاپا اور خاص کر آپ کی دولہن آپ کا انتظار فرما رہی ہیں۔یحییٰ بنا نوک کیے ڈھرلے سے اندر آکر بولا۔"یہ پیدا ہی ایسا ہوا تھا یار یحیکشن کے برے اثرات اسکے دماغ پر چڑھ گئے ہیں"حاذق کے جملے پر یحییٰ پاؤں پٹختی وہاں سے نکل گیا جواب دیئے بنا تو وہ بھی نہیں جاتا مگر حمزہ اور آریان سے جو عزت افزائی وہ کروا کر آیا تھا اسکے بعد زبان کھولنا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اپنی گردن خود چھری تلے دینے جیسی بات ہوتی۔"عزہ کو لے کر پوزیسسو ہے آپ اسے تنگ نہیں کیا کریں"شال کندھوں پر پھیلاتے مرسلین نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہاتو وہ ہنس دیا۔اپنی بیوی کیلئے پوزیسسو ہونے کیلئے اسکا ایک اکیلا شوہر کافی ہے۔اسنے دوٹوک کہامرسلین نے تاسف سے سانس بھرا مطلب ان دونوں کے بیچ کی سرد دیوار کبھی نہیں ٹوٹ سکتی تھی۔"آپ ملنے کیوں نہیں آئیں حاذق بھائی سے۔"گلابی اور سفید شرارے پر وہ اسکا ہیوی ڈوپٹہ پن اپ کرتی پوچھ رہی تھی۔

"میں اپنے بیٹے سے مل چکی ہوں ان سے ملنا کا میرا دل نہیں چاہ رہا تھا"عزہ نے سوتے ابراہیم کو دیکھ محبت پاش لہجے میں کہا۔امیمہ کو اس بات کی تسلی ہی کافی تھی عزہ کو ابراہیم کی ماں بننے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ اسی میں خوش تھی باقی وہ جانتی تھی سکندر خود اسکے بگڑے جن راضی کرلے گا۔یحییٰ اندر آیا تو امیمہ سائیڈ ہو گئی۔

میں تمہارا باہر ویٹ کر رہی ہوں۔وہ کہہ کر باہر چلی گئی کچھ لمحے یحییٰ خالی دماغ کے ساتھ کھڑا رہا۔"اس سے شادی کرنی چاہی تو انسلٹ کر دی میری اب کسی اور سے شادی کر رہا ہوں تو بھی یہ مجھے اگنور کر رہی ہے"۔۔۔تو تم کیا چاہتے ہو تمہاری شادی کی خوشی میں وہ ڈانس کرے۔عزہ نے اسے گھورا۔یحییٰ نے سوتے ابراہیم کا گال چوما اور اسکے بکھرے بالوں کو سنوارنے لگا۔

ڈانس نا کرے مگر وہ ری ایکٹ ایسے کر رہی ہے جیسے میری شادی نہیں کسی سوگ میں شرکت کرنے آئی ہو۔ وہ اسکے ننھے ہاتھوں کو چھوتا افسوس سے بولا۔ "اوکم اون یحییٰ وہ محبت کرتی"...

سٹاپ دِس عزہ۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بولا۔ عزہ اچانک رد عمل پر ڈر گئی۔ "اسکی محبت کا ذکر کر کے میرے زخموں پر نمک مت چھڑکو چھوڑ دو اس محبت کے قصے کو۔ ہاں ایک یحییٰ میر تھا جو اس پر مرتا تھا اور اب وہ مر گیا ہے اب میں وہ نہیں ہوں بس مما کیلیئے یہ شادی کر رہا ہوں"۔۔۔ عزہ اس انکشاف پر گنگ رہ گئی۔

تم تین تین زندگیاں برباد کر رہے ہو یحییٰ۔ اسکی بازو دبوچتی وہ بے یقینی سے بولی۔ "تین نہیں دو... صرف میری اور اس لڑکی کی"

تمہاری دل خوش ہے۔ اسکا ٹوٹا بکھرا لہجہ اسے چھب سا گیا۔

وہ کچھ کہہ نہیں سکی۔ اسنے یحییٰ کی آنکھوں میں نمی کی پریت چڑھتے دیکھی وہ آئینے کے سامنے واپس چلی گئی۔

تم کیوں آئے تھے..؟میں بہت ضروری بات کرنے آیا تھا۔یاد آنے پر وہ سنجیدگی سے کہتا ابراہیم کے پاس سے اٹھ آیا۔

اپنے شوہر کو تھوڑی تمیز ہی سکھا دو۔اس جملے پر عزہ نے سر تا پیر اسے دیکھا۔"جب میں بیس سالوں میں اپنے بھائی کو تمیز نہیں سکھا سکی تو تین مہینوں میں اپنے شوہر کو کیسے سکھا سکتی ہوں"عزہ نے بھی اسکی اچھی خاصی کر ڈالی تھی۔" صحیح ہے بلیک روز ابھی سے اپنے میاں جی کی چمچا گیری۔۔وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہتا منہ بسورتا کمرے کے دروازے تک پہنچا"۔۔اچھا ایک کام اچھی ماں والا کر لینا اپنے اس ہینڈسم بیٹے پر اپنے کھڑوس شوہر کا سایہ مت پڑنے دینا۔وہ کہہ کر باہر کو بھاگا ورنہ ہوا میں اڑتا کشن اسکے منہ پر بجنا تھا۔عزہ اسے کوستی پھر مسکراتی اپنے سوئے شہزادے کو دیکھنے لگی۔اسے تو وہ تب سے پیارا لگتا تھا جب اسنے پہلی بار آکر اسے مما کہا تھا۔اسے والہانہ سی محبت محسوس ہوئی تھی۔

عفاف امیمہ اور عزہ نتاشا کو لیے لان میں آئی ملک ولا کے تمام افراد وہی موجود تھے مہمان بھی آچکے تھے۔نتاشا نے سیاہ اور گولڈن کلر کا ہیوی فراک زیب تن کیا تھا مرسلین نے بھی سیاہ رنگ کی قمیض شلوار پر کالی ہی شال اوڑ رکھی تھی۔وہ دونوں ایک صوفے پر بیٹھے تھے سامنے ہی سٹیج پر سنگر اور اسکے ساتھ اسکے خاص مکتب بھی موجود تھے۔صوفوں کے ارگرد چیئرز رکھی گئی تھیں ہر طرف روشنیاں

پھیلی ہوئی تھیں تمام مردوں نے آج کے دن خاص قمیض شلوار زیب تن کی تھی۔"میری زوجہ کے روپ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہو"مرسلین نے اسکے گجروں والے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے محویت سے تعریف کی۔مطلب آج سے پہلے کبھی خوبصورت نہیں لگی۔نتاشا تیکھے تیوروں کے ساتھ بولی۔وہ گڑبڑا گیا۔"لگتی ہو خوبصورت مگر آج زیادہ لگ رہی ہو۔"...اچھا کتنی خوبصورت؟...اتنی خوبصورت کے میں ابھی تمہیں بتا سکتا ہوں کہ تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو۔اسنے آنکھ ونک کی نتاشا نے زور سے اسکی بازو پر چٹکی کاٹی۔

"شرافت سے بیٹھنا ہے تو بیٹھو ورنہ بڑے پاپا سے کہہ کر وہ آخری چیئر پر بیٹھوا دوں گئ تمہیں"وہ تنک کر بولی تو مرسلین اسے گھورتا رہ گیا۔"میں دولہا ہوں وہاں بیٹھا اچھا تھوڑی لگوں گا"

دولہے ہو تو دولہے بن کے رہو چھچھورے مت بنو۔فاصلہ بناتی وہ نروٹھے پن سے بولی مرسلین بیچارا بیوی کے خوف کے زیرِ اثر خاموش ہو گیا۔موسیقار نے قوالی شروع کی تمام لوگ ایک جگہ بیٹھ گئے مگر حاذق کی آنکھیں ابھی بھی کسی کے انتظار میں بھٹک رہی تھیں۔

جانے اس دل کا حال کیا ہو گا، تیرا وعدہ اگر وفا ہو گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

جانے اس دل کا حال کیا ہو گا، تیرا وعدہ اگر وفا ہو گا۔

سب فنکشن انجوائے کر رہے تھے ایسے میں وہ دو لوگ ایک طرف کھڑے تھے یحییٰ دور کھڑی امیمہ اور یاحان کو دیکھ رہا تھا احمر اور ایناره بھی اچکی تھی ان دونوں کو ایک ساتھ خوش دیکھ ان سب نے بھی سکھ کا سانس لیا تھا۔ سکندر کی آنکھیں اینٹرنس پر جیسے جم گئی تھیں۔ ایک طرف سٹیج اور اسکے سامنے بیٹھنے کی جگہ دوسرے کونے میں وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف لان کے باہری اینٹرنس کے کونے پر یحییٰ کھڑا وہ منظر تپتی نظروں سے دیکھ رہا تھا سکیورٹی چیک کرتے وہ بھی واپس آیا۔

جانے اس دل کا حال کیا ہو گا، جانے اس دل کا حال کیا ہو گا۔

طہ نے وہ لفظ گنگناتے عفاف کو دیکھا جو بلش کرنے لگی۔

لان کی اینٹرنس سے حاذق کو گلابی آنچل لہراتا سا نظر آیا تب ہی اسکی بے قرار آنکھوں کو ٹھنڈک ملی۔ وہ اسے بت بنا دیکھتا رہ گیا پلکیں جھپکنا بھول گئی تھیں۔ سفید رنگ کی قمیض شلوار میں کالی شال اوڑھے اسکی کسرتی جسامت نمایاں ہو رہی تھی۔ براؤن بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے وہ بڑھی ہوئی ڈاڑھی میں بھی انتہائی حسین اور جاذب لگ رہا تھا اسکی نیلی آنکھوں نے اس چہرے کو حفظ کرنا چاہا اسے لگا تھا وہ

اسکے پاس آئے گئی مگر عزہ اس پر ایک نظر ڈال کر امیمہ کو اشارہ کرتی آریان کے پاس جا کر بیٹھ گئی مگر چہرے کا رخ اب بھی اسکی نظروں کے حصار میں تھا۔ امیمہ اس طرف آئی جہاں یحییٰ کھڑا تھا۔

ہر ایرے غیرے سے گفتگو فرمانے کا وقت ہے مگر دوست کو نکاح کی مبارکباد دینے کی زحمت نہیں ہوئی تم سے۔ شور کی وجہ سے وہ زرا اونچی آواز میں بولا جاتی امیمہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

میری طرف سے تم مرو یا نکاح کرو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اسنے بنا تمہید باندھے انتہائی سفاکی سے وہ الفاظ کہہ دیئے تھے۔

اس طرح وہ پارسا مجھ سے جدا ہوتا گیا، میرا سر جھکتا گیا اور، وہ خدا ہوتا گیا۔ پھیر کر نظریں ملا مجھ سے وہ غیروں کی طرح

دیکھتا میں رہ گیا اور وہ بے وفا ہوتا گیا۔

یحییٰ سن کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔

جانے اس دل کا حال کیا ہو گا، تیرا وعدہ اگر وفا ہو گا۔

دل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہا تھا جی چاہ رہا تھا سب تہس نہس کر دے۔ مگر ہمت تو کچھ کہنے کی بھی رہی تھی

ہم ناباز آئیں گئیں محبت سے، جان جائے گئی اور کیا، اور کیا ہو گا۔

ہم ناباز آئیں گئیں محبت سے، جان جائے گئی اور کیا، اور کیا ہو گا۔

قوالی کے بول اسے اپنی حالت سے میل کھاتے محسوس ہوئے اسکی زخمی نظریں اس ظالم لڑکی کو تکتی رہی تھیں۔

عزہ نے بالوں کو جھٹکتے نظروں کا زاویہ بدلا تھا سامنے وہ ساکت کھڑا اسے دیوانہ وار دیکھ رہا تھا اسنے جھرجھری سی لی اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس سے دور کیوں بھاگ رہی ہے عزہ نے رخ موڑ لیا۔ شاید وہ اس ناراضگی سے ڈر رہی تھی جو سکندر اس پر عیاں کرنے والا تھا مگر یہ بھی سکے کا ایک پہلو تھا۔

انکی طرف سے ترکِ ملاقات ہو گئی، ہم جس سے ڈر رہے تھے

وہ ہی بات ہو گئی، خدا کرے میری طرح تیرا کسی پے آئے دل،

تو بھی جگر کو تھام کے کہتا پھرے کے ہائے دل۔

اسکی نظریں سٹیج پر تھی کانوں میں قوالی کے بول پڑ رہے تھے مگر دل اور سوچیں اس شخص کے قبضے میں تھیں وہ بے بسی کی مورت بنی بیٹھی تھی۔ حاذق اسکی الجھن سے واقف تھا وہ بات کرنا چاہتا تھا مگر اسکے ایک قدم بڑھاتے ہی وہ دس قدم دور ہو جاتی تھی وہ بھی بے بسی سے کھڑا اسے تک رہا تھا

محفل میں بار بار انہی پر نظر گئی، ہم نے بچائی لاکھ مگر،

پھر ادھر گئی انکی نگاہِ ناز میں جادو ضرور تھا،

جس پر پڑی اسی کے جگر میں اتر گئی،

جانے اس دل کا حال کیا ہو گا، جان جائے گئی اور کیا ہو گا۔

جان اسکی بھی جا رہی تھی سخت الفاظ وہ کہہ تو آئی تھی مگر انکی تیز دھار اب اسکے دل کو بھی چھلنی کر رہی تھی وہ کمرے کے دروازے سے لگی زار و قطار روئے جا رہی تھی۔ "تمہیں کسی اور کا ہمسفر بنتے بھی مجھے اسی زندگی میں دیکھنا تھا یہ اذیت بھی مجھے آج ملنی تھی.. اللہ.. وہ اللہ کو پکارتی روئے جا رہی تھی چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا وہ جس تکلیف پر صبر کر رہی تھی اب وہی تکلیف اسے کھا رہی تھی وہ رو رہی تھی تکلیف سے گزر رہی تھی مگر وہ تکلیف بھی اسکی اپنی انتخاب کردہ تھی"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

خود کو نظروں کے حصار میں پا کر یحییٰ نے بے ساختہ نظریں اسکے کمرے کی طرف اٹھائی وہ کھڑکی میں کھڑی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی نظروں کا ملاپ ہوا تھا دونوں کی ہی نظریں ایک ہی کہانی کے انجام کو رو رہی تھیں۔

اے دل توڑ کے جانے والے ذرا دل کی بات بتا تا جا۔ہائے اب میں انکو کیا سمجھاؤں، میں دل کو کیا سمجھاؤں تو مجھ کو سمجھا تا جا۔

جانے اس دل کا حال کیا ہو گا، جان جائے گئی اور کیا ہو گا۔

وہ قوالی کے بول گنگنا رہا تھا اسکے لب ہل رہے تھے امیمہ کو شدید تکلیف محسوس ہوئی اسنے نظریں پھیر لیں تھیں اور امیمہ کا دل ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔

حشر میں میرا حشر کیا ہو گا، تیری جانب اگر خدا ہو گا۔

جانے اس دل کا حال کیا ہو گا، جانے اس دل کا حال کیا ہو گا۔

جان جائے گئی اور کیا ہو گا، جان جائے گئی اور کیا ہو گا۔

اسے خود سے بیزاریت محسوس ہوئی تب ہی اسکی آنکھوں نے وہ روح فرسا منظر دیکھا اپنی محبت کو کسی اور کا نصیب ہوتے دیکھا۔ حبیب صاحب اور مسز حبیب تشریف لائے تھے وہ دور سے ہی یحییٰ کیلئے انکی آنکھوں اور لہجوں میں بے شمار محبت محسوس کر رہی تھی۔ "تو کیا وہ غلط کر چکی تھی... اسنے واقع گنوا دیا تھا اسے... جس کی وہ تیسری محبت سہی مگر آخری تھی۔ امیمہ کو اس پل خود کو اپنا آپ زہر لگ رہا تھا"۔۔۔ اسے کچھ غلط محسوس ہوا تب ہی وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی اور کچھ دیر بعد لان کی طرف ہانپتی ہوئی آئی۔

اسکی سانس پھولی ہوئی تھی چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے سر پر سیٹ شدہ ڈوپٹہ سرکتا کندھے پر پہنچ گیا تھا وہ بھاگتی ہوئی لان کی اینٹرنس پر پہنچی۔ لان کے دائیں کونے میں کھڑے یحییٰ نے اسکی حالت دیکھی دل ایکدم سے بے چین سا ہوا وہ سب بھولے اسکی طرف بھاگا۔ مگر تب تک لان کی بائیں جانب کھڑا یاحان اسکے قریب پہنچ چکا تھا یحییٰ کے قدم بمشکل رکے تھے وہ اس سے کچھ دوری پر ہی ہو تھی وہ تو ہمیشہ اس سے کچھ دوری پر ہی ہوتی تھی مگر انکے درمیان میں کبھی کوئی اس طرح نہیں آیا تھا جیسے آج وہ تیسرا شخص کھڑا تھا یحییٰ امیمہ شاہ کو دیکھ رہا تھا سامنے کھڑی بے سدھ امیمہ نے یاحان کو تو دیکھا ہی نہیں تھا اسکی نظریں تو اس شخص کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں جسکی آنکھیں بتا رہی تھیں اسکا ضبط

ٹوٹنے کے درپے ہے وہ ابھی رو دے گا۔ سامنے کھڑا یاحان سوال پوچھ رہا تھا وہ گم سم کھڑی اسے دیکھ رہی تھی یحییٰ الٹے قدم لینے لگا اسکے تنے نقوش اور نم ہوتی آنکھیں اسکا دل تار تار کر گئی۔ "کیا ہوا ہے دل تم اتنی پریشان کیوں ہو۔" عزہ اسکی حالت کے زیرِ اثر اسے جھنجھوڑ گئی۔ وہ ہوش میں آئی۔ ملک ولا کے تمام افراد وہاں جمع ہو چکے تھے۔

آپی...وہ..وہ...ابراہیم...اور اسکے آگے نا وہ بول سکی نا عزہ سن سکی۔ عزہ اور اسکے ساتھ کھڑا حاذق کمرے کی طرف بھاگے تھے۔

وہ پاگلوں جیسے بھاگتی کمرے تک آئی سامنے ملازمہ روتے ہوئے ابراہیم کو چپ کرانے کی ناممکن سی کوشیش کر رہی تھیں۔

چہرا سرخ پڑ چکا تھا وہ کانوں پر ہاتھ دھرے زارو قطار رو رہا تھا عزہ دیوانہ وار آگے بڑھی اور اسے جھپٹتے سینے میں بھینچ گئی۔

مم..ممی..وہ بری طرح رو رہا تھا۔ اسے دیکھ عزہ بھی روہانسی ہوئی۔ "حاذ..ق...ابراہیم کیوں رو رہا ہے ایسے۔ وہ اندر آتے سکندر کی طرف مڑی" وہ پہلی بار تھا جب سکندر نے اسکی آنکھوں میں والہانہ سی

محبت محسوس کی تھی ویسی محبت جیسی ایک ماں کو اپنے بچے سے ہوتی ہے۔ اسنے عزہ کو اپنے ساتھ لگایا پھر ایک ہاتھ ابراہیم کی پشت پر رکھ کر اسکی پشت رگڑی عزہ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ کمرے میں باقی سب آئے تو وہ عزہ سے تھوڑا دور ہو گیا۔ اسنے انہیں بھی خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

لٹل چیمپ... اسنے پیار سے اسے پکارا۔ ابراہیم نے روتی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ ڈیڈی یہی ہیں چیمپ دیکھو ممی بھی پاس ہیں آپ کے۔ وہ صرف ان دونوں کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا۔ عزہ کی آنکھوں سے آنسو رفتار سے بہہ رہے تھے۔ سکندر نے گہری سانس بھر کر ابراہیم کو اپنی گود میں لے لیا۔ "لٹل چیمپ آپ نے اپنی ممی کو رولا دیا۔" ابراہیم نے معصومیت اور بیچارگی سے عزہ کو دیکھا۔ وہ سہما ہوا الگ رہا تھا۔ "اگر آپ کی ممی روئے گئی تو ہٹلر انہیں لے جانے نہیں دیں گئیں" سکندر نے اسکے کان میں رازدانہ انداز میں کہا۔ وہ ایکدم سے ایکٹو ہوا اسکی آنکھوں کے سوجھے پپوٹے ایکدم سے آنکھیں وا کرنے سے پھیل گئے۔ "پیاری ممی پلیز ڈونٹ کرائے" وہ ہلکا سا مسکراتا اسکے گال پر لب رکھتا بولا تو سب ہی حیران رہ گئے۔ ایسا کیا کہا تھا سکندر نے اسے جو وہ کچھ لمحوں میں پہلے جیسا ہو گیا تھا۔ "ابراہیم آنی کے پاس چلیں۔" سکندر کا اشارہ سمجھتے یاحان اسے لئے باہر کھڑی ایناره کے پاس چلا گیا۔ مگر ابراہیم ایناره کی بجائے امیمہ کے پاس جانے کو باضد تھا۔ ایم سوری میں ابراہیم کا خیال نہیں رکھ سکی۔

نہیں غلطی میری ہے مجھے تمہیں بتانا چاہیئے تھا وہ زیادہ شور میں ان کمفرٹیبل فیل کرتا۔ اسکے پاس کوئی نہیں تھا اسلیئے وہ ڈر گیا تم پلیز رونا بند کرو۔ سکندر نے محبت سے اسکے آنسو چنے۔

حیام نے اسے ساتھ لگایا۔ تمہارا شہزادہ ٹھیک ہے پر نسیس رونا بند کرو۔ آریان کے جملے پر عزہ ذرا سا مسکرائی۔ "آپی بھائی میں ابراہیم کو تھوڑی دیر باہر لے جاؤں" سکندر نے عزہ کی طرف دیکھا۔ میرے خیال سے یہی ٹھیک ہے اس شور شرابے سے وہ تھوڑی دیر دور رہے گا تو ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر مما رات بہت ہو گئی ہے۔ جواب حاذق نے دیا تھا۔ یاحان تم ساتھ چلے جاؤ دل کے۔

عزہ نے پیچھے کھڑے یاحان کو پکارا تو اسنے سر جھکا دیا۔

امیمہ نے فیصل اور طوبیٰ کی طرف دیکھا۔ جلدی واپس آجانا۔

فیصل مسکرایا۔ امیمہ ابراہیم کو عزہ سے ملواتی باہر نکل آئی۔

سب انہیں اللہ کے امان میں دیتے واپس سے لان کی طرف چلے گئے۔ غصے میں کیوں ہو..؟ آپ کیسے بھائی ہیں اپنی بہن کو کسی نامحرم کے ساتھ اتنی رات کو اکیلا بھیج دیا۔ یحییٰ بھڑک اٹھا۔

"وہ اکیلی نہیں گئی وہ اپنے ساتھ ہمارے گھر کی عزت لے کے گئی ہے اور میری بہن جانتی ہے اس عزت کی حفاظت کیسے کرنی ہے"

مرسلین کے ٹھنڈے لہجے پر یحییٰ کو چپ لگ گئی۔ زارا نے اسے حبیب صاحب کی بیٹی سے ملنے کیلئے آواز دی تو وہ مارا بندھا ادھر چلا گیا۔ گاڑی کے ساتھ کھڑی امیمہ مرسلین سے نظریں ہٹا کر یحییٰ کو اس لڑکی کی طرف بڑھتا دیکھنے لگی جو چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ سجائے حسرت آنکھوں میں سجائے اسے تک رہی تھی وہ بے ساختہ چہرا موڑ گئی یا حان وہاں آیا تو وہ گاڑی میں بیٹھتی نکل گئی۔ "میں تمہیں ہر خطا کیلئے معاف کر سکتا ہوں پر اگر اب ایک بار اور میرے پوتے نے مجھے ہٹلر کہا تو تم اپنی خیر منا لینا"۔۔۔ آپ پہلے سسر ہیں جو اپنے اکلوتے داماد کو اتنی خطرناک دھمکی دے رہے ہیں۔ "یقیناً میں ہی وہ پہلا سسر ہوں گا جو اپنے اکلوتے داماد کو دی تمام دھمکیوں پر عمل بھی کروں گا"

اگر داماد شیر تھا تو سسر سوا شیر تھا۔ حاذق نے سر جھکاتے گردن میں ہاتھ پھیرا اور مسکرایا۔ آریان اسے نرم مسکراہٹ کے ساتھ گھورتا باہر نکل گیا۔ حیام کے جانے کے بعد عزہ بھی باہر جاتی حاذق اسکے رستے میں حائل ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"میرے رستے میں کیوں آرہے ہیں آپ" وہ خشک گلا تر کرتے گویا ہوئی۔ "کیونکہ میں تمہاری زندگی میں آنا چاہتا ہوں کبھی نا جانے کیلئے۔" عزہ نے نظریں پھیر لیں وہ سائیڈ سے گزرتی حازق نے اسکا ہاتھ سے نرمی سے پکڑ کر روکا۔ "کیوں دور بھاگ رہی ہو مجھ سے؟"... اسنے آنکھیں اٹھائی دل کیا کہہ دے مجھے آپ کی آنکھوں میں اپنے لئے بے رخی اور لہجے میں خفگی برداشت نہیں۔ اسلئے بھاگ رہی ہوں مگر عزہ نہیں کہہ سکی۔ "آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ وہ یہی بول سکی"۔۔ میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں کہ دس گھنٹے ایک غلط فہمی کا شکار رہوں۔ اسنے خفگی ظاہر کی۔ "آپ پاکستان کیوں آئے ہیں آپ کو تو نفرت تھی اس جگہ سے.؟"۔۔ "جہاں میری بیوی کی موجودگی ہو مجھے وہاں سے نفرت نہیں ہو سکتی" اسکے لہجے میں اتنی محبت اور ٹھہراؤ عزہ کو بے یقین کر رہا تھا۔

تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو کیا میں کُرتا شلوار میں برا لگ رہا ہوں۔؟ کیا وہ حقیقت جانتا تھا اگر نہیں تو پھر وہ اتنا نارمل ری ایکٹ کیسے کر رہا تھا عزہ حیرت میں تھی۔ وہ چلتا اسکے قریب آرکا عزہ نے پلکیں جھپکائی۔ حازق نے ہاتھ بڑھا کر اسکا چہرا چھوا۔ یہی سوچ رہی ہو کہ میں ناراض کیوں نہیں ہوں تم سے... حالانکہ تم مجھے چھوڑ کے آئی تھی۔ اسنے آنکھیں پڑھنے کا ہنر کب سے سیکھ لیا تھا۔ "غلط... میں آپ کو توڑ کے آئی تھی تاکہ آپ اللہ کے قریب ہو جائیں" اسکی دھیمی آواز وہ بمشکل سن پایا۔

مگر اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے میں آپ سے ملی تکلیفوں کو بھول گئی ہوں۔وہ توقف کے بعد پھر بولی اب کے اسکی تکلیف کے حصار میں قید نظریں حاذق کی نیلی آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔

میری ماں کہتی تھی ٹوٹے ہوئے لوگوں سے غلطی ہو جائے تو انہیں معاف کر دینا چاہیئے۔وہ غلطی پر نا ہوتے ہوئے بھی معافی مانگ رہا تھا۔کیونکہ اسے اپنی بیوی عزیز تھی لڑائی نہیں۔"یہی تو مسئلہ ہے غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں مگر ہم ان سے جڑے دکھ نہیں بھول پاتے"وہ کہہ کر دور ہوتی خدشے کے تحت سکندر نے اسکا بازو پکڑے اپنے قریب کر لیا۔"معافی چاہیئے..!"عزہ کی نم سوالیہ نظروں کو پڑھتے وہ رسانیت سے بولا اسنے جواباً اپنا سر حاذق کے سینے پر دھر دیا۔وہ جی جان سے مسکرا اٹھا۔

کس کس بات کی معافی چاہیئے آپ کو...میں نے اتنے دن آپ کا انتظار کیا اس بات کی معافی دوں اور پھر میرے بیٹے کو اتنے دن مجھ سے دور رکھا اس بات کی معافی چاہیئے آپ کو.؟وہ ہچکیاں بھرتی رو رہی تھی۔سکندر نے اسے صوفے پر بیٹھایا ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے دیا اور خود اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔"تم اتنا روتی ہو مجھے ڈر لگتا ہے تن اپنی آنکھوں کی کشش یوں رو رو کر ہی ضائع کر دو گئی۔عزہ رونا بھولے اسے دیکھنے لگی پھر ہولے سے مسکرا دی۔آپ کو معلوم ہے ابراہیم جب مجھ سے ملا تو وہ آدھے گھنٹے تک روتا رہا تھا میں اسکی ماں نہیں ہوں مگر جب وہ مجھے مما کہہ کر میرے گلے لگے رو رہا تھا مجھے

آپ سے شدید خفگی محسوس ہوئی تھی۔وہ پھر سے رونے لگی حاذق خود کو وہاں بے بس محسوس کر رہا تھا اسنے گہرا سانس بھر کر عزہ کا بھیگا چہرا ہاتھوں میں بھرا آنسو صاف کیے۔"میں تمہارے لیے کتنا رویا ہوں میں یہ بتانے میں ذرا سی بھی دلچسپی نہیں رکھتا عزہ ہاں مجھے تم سے محبت کتنی ہے یہ میں ہر لمحہ جتاتا رہوں گا۔تم میری محرم ہو اور میں روز اپنی اس خوشی کا صدقہ اتارتا ہوں۔وہ پھر سے رونا بھولے اسے سننے لگی۔حازق نے اسے ساتھ لگایا۔اب نہیں رونا ورنہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہو جائیں گئیں۔میں وہ شوہر نہیں بننا چاہتا جو اپنی بیوی کی تکلیف کی وجہ بنے۔میں تمہارا سکون بننا چاہتا ہوں۔تمہارا فرمابردار شوہر جو صرف تمہارا ہے۔اسکی سرگوشیاں،وہ وعدے،وہ رازو نیاز سب میں محبت تھی .۔۔۔۔

وہ دونوں اس وقت مال روڈ پر تھے جو لاہور کا مصروف ترین روڈ بھی مشہور تھا مگر اس وقت وہاں اتنی گہما گہمی اور شور نہیں تھا ابراہیم یاحان کا ہاتھ پکڑے وہ سب اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتا خوش ہو رہا تھا۔"کیسی ہیں آپ.؟؟"جب اسے یقین ہو گیا ساتھ موجود ہستی کلام میں پہل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتی تو حان نے خود ہی پہل کر دی۔"ہماری کچھ دیر پہلے بات ہوئی تھی"۔۔وہ تو ابراہیم کے متعلق ہوئی تھی ابھی میں آپ کے متعلق پوچھ رہا ہوں۔اسنے رسانیت سے کہا۔"آپ کو کیسی نظر

آرہی ہوں" اسنے بنا دیکھے پوچھا۔ "مجھے اس وقت آپ کے چہرے پر پچھتاوا نظر آرہا ہے" وہ صاف لفظوں میں بول گیا امیمہ کے قدم سمیت منڈلاتی نظریں بھی ٹھہر گئی۔ اسنے یاحان کو دیکھا جو نرم مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں جھجھک تھی جو اسے ہمیشہ محسوس ہوتی تھی۔ "بد قسمتی سے مجھے چہرے پڑھنے کا فن آتا ہے" اسنے کندھے اچکائے۔ امیمہ سر جھٹکتے ابراہیم کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گئی۔ "آپ بات بات پر رونے کیوں لگتی ہیں۔؟" وہ اسے بولنے پر اکسا رہا تھا جو زبان پر قفل لگائے بیٹھی تھی۔ وہ ابراہیم سے باتیں کرتی اس سے آگے چل رہی تھی اور وہ پیچھے پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اسے حقیقت سے بھاگتے دیکھ رہا تھا۔ "آپ نے کبھی بڑھیا کے بال کھائے ہیں؟".. کیا اس بڑھیا کو پیسوں کی ضرورت تھی جو اسنے اپنے بال لوگوں کو کھانے کیلئے بیچ دیئے۔ اس عظیم الشان عجیب جواب پر امیمہ حیرت سے بے ساختہ ہنس پڑی۔ وہ تینوں سٹال کے پاس رکے تھے۔

آپ ہنس رہی ہیں مجھے حیرت ہے آپ بڑھیا کے بال کھانے کی بات کر رہی ہیں۔ حان کے منہ کے ڈیزائین اسے ہنسنے پر مجبور کر رہے تھے۔ ابراہیم آپ کے انکل ڈفر ہیں۔ ان دونوں کو کھکھلاتا دیکھ وہ بھی مسکرا دیا۔ وہ ہنسی تو تھی مگر اس ڈفر والے خطاب پر یاحان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔ وہ تینوں پھر سے چہل قدمی کرنے لگے۔ آپ نے بتایا نہیں آپ اتنا روتی کیوں ہیں۔ وہی سوال دوہرایا گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"جب انسان صبر زیادہ کر لیتا ہے تو وہ بات بات پر رونے لگتا ہے" یاحان چند سانحے بعد پھر بولا۔ تو انسان پتھر کا کب بنتا ہے..؟۔۔۔"جب اسے یقین آجاتا ہے اسکے رونے کے کسی کو فرق نہیں پڑتا۔" وہ جواب نہیں پتھر تھا جو پتھریلے لہجے میں اسکی زبان سے ادا ہوا تھا چہرے پر سوگوار ایت چھائی تھی۔

"آپ کو اگر اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو آپ نے یحییٰ سے شادی کیلئے انکار کیوں کیا تھا" کیا اسے لگی لپٹی رکھنی نہیں آتی تھی وہ دوٹوک سوال کرتا تھا۔ امیمہ نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ جب انسان حد سے زیادہ باتیں برداشت کر لیتا ہے تو وہ منظر سے بھاگنے لگتا ہے۔ "جیسے آپ بھاگ آئیں..؟"... ہاں... میں وہاں سے بھاگ آئی کیونکہ مجھے اسکا کسی اور سے منسلک ہونا اندر ہی اندر مار رہا ہے۔ "تو آپ اسے روک لیں وہ تو آج بھی آپ کا منتظر ہے۔"

ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں میں نے محبت دیکھی ہے اسکی آنکھوں میں آپ کیلئے۔ امیمہ لمحہ بھر خاموش رہی۔ "مرد اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھولتا مجھے ڈر لگتا ہے اگر یحییٰ میری امیدوں پر پورا نہیں اتر سکا تو میں بکھر جاؤں گئی اور میں تو سنورنا چاہتی ہوں۔"۔۔۔یاحان گہری سانس بھرے کچھ لمحے زمین کو

گھور تا رہا۔"محبت کیا ہوتی ہے..؟"...جی...امیمہ اچانک سوال پر مشتعل ہوئی۔"جب آپ کسی انسان کے بغیر ادھورے ہوں، آپ کی ذات نامکمل ہو۔"یہ تو آخری مرحلہ ہے محبت کا۔

یاحان سر اثبات میں ہلاتے مسکرایا۔امیمہ ناسمجھی سے اسے دیکھے گئی۔آپ کو معلوم ہے آجکل لوگ محبت کسے کہتے ہیں؟

ایک دو ملاقاتیں، تھوڑی سی گفتگو اور لہجوں میں شائستگی، یہ ہے محبت کا پہلا مرحلہ اسے آسان لفظوں میں ایکٹریکشن (Attraction) کہتے ہیں۔ہمیں کسی انسان سے تھوڑا سا لگاؤ محسوس ہوتا ہے اسکا نرم لہجہ، پیاری گفتگو اور اچھی صورت یہ سب ہمیں اسکی طرف متوجہ کرنے لگتا ہے ہم اسکی طرف ایکٹریکٹ ہونے لگتے ہیں پھر ہمیں اسکی عادت ہونے لگتی ہے۔

اور یہ ہوتا ہے محبت کا دوسرا مرحلہ، مگر محبت یہ بھی نہیں ہے۔

آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مجھے اس شخص سے اسلئے محبت ہے کیونکہ وہ پیارا ہے، اچھی گفتگو کرتا، عزت دار اور شہرت والا ہے۔

محبت کا اصل اور حقیقی مطلب آزمائش ہے۔۔۔ایک امتحان۔۔۔یہ کہنا آسان ہوتا ہے مجھے اس سے محبت ہے محبت ہر اچھی چیز سے گزار کر جب آپ کو آزمائش پر لائے گئی تب آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کو اس شخص سے کتنی محبت ہے۔ محبت صرف خوبیاں نہیں خامیاں بھی رکھتی ہے۔۔۔جہاں خوبیاں اچھی لگتی ہیں وہی خامیوں کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔۔۔یہی امتحان ہوتا ہے اس مرحلے میں آکر آزمائش سے گزر کر کچھ لوگوں کی محبت جہاں نکھرتی ہے وہی کچھ کی بکھر جاتی ہے، کیونکہ کچھ لوگوں کو سب کچھ پرفیکٹ چاہیئے ہوتا ہے اور انسان پرفیکٹ نہیں ہوتے۔

وہ سانس لینے کو رکا۔امیمہ من وعن اسے سن رہی تھی۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ایک محبت ہونے کے بعد مرد کو دوسری محبت نہیں ہو سکتی۔شرطیہ پہلی محبت سے وہ دستبردار ہونا چاہیئے۔اور یحییٰ کو اس لڑکی سے ایکٹریکشن تھی کیونکہ وہ لڑکی اسکی رول ماڈل تھی انسان وہی پسند کرتا ہے جس میں اسے اپنا آپ کمفرٹیبل اور اچھا لگ رہا ہو۔۔۔چاہے پھر وہ محبت ہی کیوں نا ہو۔"اور اگر میں بہادر ہونے کی بجائے وہی ڈرپوک امیمہ شاہ ہوتی تو اسے آج بھی مجھ سے محبت نا ہوتی۔"وہ طنزیہ ہنسی وہ کیسے اپنی توہین بھول سکتی تھی۔یہاں آپ غلط ہیں اور یہی سوچ اس کی کوششوں اور آپ کی محبت کے آڑے آرہی ہے"...مجھے عزہ بھابھی نے سب بتا رکھا ہے تو اس بناء پر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں اتنا ہی کہوں گا کہ وہ اس وجہ سے آپ سے محبت نہیں کرتا۔۔۔اگر آپ سے محبت کی وجہ یہی ہوتی تو مس امیمہ شاہ مرد ایک عورت کی سناٹے میں کی گئی توہین بھی جیسے تیسے برداشت کر لیتا ہے مگر ہجوم میں کی گئی نہیں۔امیمہ نے بے ساختہ گردن اٹھائی اسکی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا وہ ٹھٹھک گئی۔"مگر ایک صورت میں مرد برداشت کر لیتا اگر وہ اس عورت کو کسی اور مرد کے ساتھ دیکھنے کی ہمت نہیں رکھتا ہو"لہجہ تیر جیسا نہیں تھا مگر اسے لگ رہا تھا۔حان انکل۔۔۔ابراہیم کی آواز پر دونوں پر چھایا سکوت ٹوٹا۔وہ دونوں بازو اوپر کیے کھڑا تھا حان نے مسکراتے اسے گود میں لے لیا۔آپ دونوں کا بیٹا بہت خوبصورت ہے۔وہ کب سے اس عورت کو نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا۔

"نہی.. نہیں... یہ ہمارا بیٹا نہیں ہے میں اسکی خالہ ہوں۔۔۔اور میں چاچو۔"حان بھی دھیرے سے بولا۔وہ اسکے لئے کافی آکورڈ مومنٹ تھا وہ سر جھکائے تیز قدم اٹھانے لگی۔"یا حان کو لگتا تھا محبت یکدم نہیں ہوتی۔۔۔محبت تو ٹھہراؤ کا نام ہے۔۔۔یہ دھیرے دھیرے ہوتی ہے کسی کے چہرے سے عشق ہونے سے لے کر اسکی موجودگی اور ذات سے مضبوط تعلق قائم ہو جانے تک۔۔۔کسی کے بغیر مر جانے کا نام محبت نہیں ہے،اس شخص کی غیر موجودگی میں باوفا رہنے کا نام محبت ہے،اسکے عیب اور خامیوں کو خوبیوں پر حاوی نا ہونے دینا ہی باوقار محبت کی ضمانت ہے"۔۔۔آپ کو بھی تو محبت ہوئی

تھی.؟امیمہ نے رک کر سوال پوچھا۔"مجھے لاحاصل عشق کا روگ لگا ہے۔۔۔جو آج بھی پہلے دن کی طرح جانلیوا ہے"۔۔۔امیمہ سامنے دیکھنے کے بجائے اسے دیکھ رہی تھی۔مگر میں بھی عام انسان ہوں یا پھر میرے اپنوں کی دعاؤں میں کافی تاثیر تھی اتنے سالوں بعد مجھے آپ نے ایکٹریکٹ کیا۔وہ سچ بھی ڈٹ کر بولتا تھا وہ ہچکچاتا کیوں نہیں تھا۔وہ سوچ کے رہ گئی۔مگر اللہ کا شکر ہے مجھے وقت پر معلوم ہو گیا کہ آپ پہلے سے ہی کسی اور کی محبت میں مبتلا ہیں اور میری ایکٹریکشن کو میں نے محبت میں نہیں بدلنے دیا۔وہ اس قدر فیاضت سے وہ باتیں کر رہا تھا امیمہ اسکی ہمت اور اندازِ گفتگو سے بری طرح متاثر ہوئی تھی۔"آپ کو تکلیف نہیں ہوتی یا آپ دکھاوا کرتے ہیں.؟"وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی۔یاحان نے سوئے ابراہیم کو دوسرے کندھے پر شفٹ کیا اور موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے واپس رکھ کر اسے سرسری سا دیکھا۔رات گہری ہونے کے ساتھ ٹھنڈ بھی بڑھ رہی تھی وہ کپکپاتے ہونٹوں اور ملتے ہاتھوں کے دوران بار بار اسے دیکھ رہی تھی جو کافی دیر سے خاموش تھا۔انسان کا دنیا سے چلے جانے کے بعد یاد آنا اور اسکے ساتھ گزری تمام یادوں کا دل اور دماغ میں نقش ہو جانا عام سی بات ہوتی ہے مگر جب وہ یاد محفل میں اور کسی ضروری کام کے دوران خالی دماغ کی دیواروں کے ساتھ سر پٹختی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے آنے والی سانس سینے میں ہی الجھ گئی ہے اور پھر آپ کو خود کو کمپوز کرنے کیلئے گہرے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

گہرے سانس لینے پڑے کہ آنسو آنکھوں سے باہر آکر آپ کو بکھیر نا دیں تب وہ لمحہ اذیت ناک ہوتا ہے۔اتنی اذیت تو مرنے والے کو موت کے وقت بھی نہیں ہوتی ہو گئ جتنی اذیت کسی مرے ہوئے اپنے کو یاد کر کے ہوتی ہے۔وہ تو قبر میں جا چکا ہوتا ہے مگر پیچھے زندہ رہ جانے والے روز ایک نئ طرح کی اذیت اور بے بسی سے گزرتے ہیں۔اور میرا نہیں خیال جو روز اس اذیت سے گزرتا ہو گا اسے محبت میں ملی تکلیف سے تکلیف محسوس ہوتی ہو گئ یاں وہ دکھاوا کرتا ہو گا۔

امیمہ شل رہ گئ۔تو کیا اسے حقیقت معلوم تھی اسکی پلوشہ مر چکی ہے۔وہ دھندلاتی آنکھوں کو صاف کرتی اسے دیکھے گئ۔یا حان رک گیا اسے بنچ پر بیٹھنے کا اشارہ دیا اور خود بھی ابراہیم کو گود میں لیے تھوڑی دوری پر بیٹھ گیا۔امیمہ کا دل لرز رہا تھا وہ اس پر گزری تکلیف کو محسوس کر پا رہی تھی۔وہ بے بسی سے لب کچلنے لگی۔وہ جاننا چاہتی تھی اسے حقیقت معلوم ہے یا نہیں۔"مجھے معلوم ہے میری پلوشہ مر چکی ہے۔"امیمہ نے فٹاک سے گردن موڑی اسکا چہرا سرخ ہو رہا تھا وجہ سردی یا اندر اٹھتی تکلیفوں کا سمندر تھا اسکے گلے میں معدوم سی گلٹی ابھری اسنے آنسوؤں پر ضبط باندھا ہوا تھا کانچ کے اس پار رکھے ان خوبصورت پھولوں پر اسکی نظریں جم گئ تھیں۔

وہ مر گئی مگر مجھ سے مرا نہیں گیا۔۔۔وہ دوسرا جملہ تھا اور وقفہ صدیوں جیسا۔امیمہ ساکت تھی۔مجھے محبت سکھا کر اللہ کے قریب کرنے کے بعد وہ مزید بے بس کر گئی تھی وہ کہتی تھی یاحان اگر کبھی وقت سے پہلے مرنا پڑے تو صرف اللہ کی راہ میں مرنا کسی انسان کیلئے اپنی جان مت دینا۔اور میں یہاں بے بس ہو جاتا ہوں اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔مجھے دیر سے معلوم ہوا وہ مر چکی ہے مگر مجھے معلوم تھا،اسکی ڈاکٹر ہماری فیملی ڈاکٹر تھی۔اسکے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں ایک لفظ محبت سے اسے کتنی اذیت ملتی تھی۔وہاں موت سا سناٹا چھا گیا۔کافی دیر پھیلی خاموشی کو یاحان نے توڑا تھا۔

رات بہت ہو رہی ہے ہمیں واپس چلنا چاہیئے۔یاحان سنبھل کر اٹھ کھڑا ہوا وہ دونوں گاڑی تک چلتے جا رہے تھے۔"اب آپ نے کیا فیصلہ لیا ہے.؟"...کس متعلق..؟"یحییٰ سے نکاح کے متعلق۔"

وہ مدعے پر آیا۔"میں ایک اچھے دوست کی حیثیت سے کہہ رہا ہوں...کیونکہ میں جانتا ہوں لاحاصل محبت میں کتنی تکلیف ہے میں آپ کو اس سے بچانا چاہتا ہوں آپ مجھے اپنا فری ایڈوائسر بھی کہہ سکتی ہیں۔۔۔وہ مدھم سا ہنسا۔مگر میرے خیال سے آپ کو محبت کو ایک موقع دینا چاہیئے اسے سدھارنے کیلئے"وہ گاڑی ریورس پر ڈالتا دھیمے لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا۔"اگر ایسا ہو گیا تو میں دوبارہ کبھی آپ سے نہیں مل پاؤں گئی۔

"وہ افسوس تھا یا خدشہ جو بھی تھا یا حان اس جواب کے انتظار میں ہر گز نہیں تھا مگر وہ یحییٰ کی نیچر سے بھی واقف تھا۔ شاید پھر زندگی میں ہماری دوبارہ ملاقات کبھی نا ہو۔ وہ بولی تو آواز غم سے بھاری ہو رہی تھی ایک اچھے مخلص دوست کو کھونے کا غم۔ "پھر میں آپ سے جنت میں ملوں گا۔"

وہ سٹرینگ پر ہاتھ جمائے طمانیت سے گویا ہوا۔ وہاں تو کوئی مجھ سے ملنے کیلئے آپ کو منع نہیں کرے گا۔ وہ دوسرا جملہ بھی بول گیا اور وہ ابھی تک خفگی سے اسے گھور رہی تھی۔ اور وہ تمام سفر اسنے خاموشی سے کاٹ دیا۔ امیمہ نے اس بے تکی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ رات کے بارہ بج رہے تھے

گاڑی پورچ میں رکی امیمہ یا حان اور سوئے ابراہیم کا گال کھینچ کر انہیں گڈ نائٹ کہتی لان کی طرف آئی۔ بے اختیار نظر ٹیرس کی طرف اٹھی جہاں وہ ڈھیلی ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تنے نقوش لیے کھڑا تھا۔

وہ ابراہیم کی واپسی کا سن کر اسے دیکھنے گئی اسے سوتا پا کر عزہ کمرے میں واپس آئی۔ "آپ سے کچھ پوچھنا ہے مجھے.؟"

حاذق نے آنکھوں سے بازو ہٹایا وہ اسکے قریب گود میں تکیہ رکھے بیٹھی تھی۔وہ کروٹ لیے اسکی طرف جھکا پوری آنکھیں کھولے دیکھنے لگا۔ایسے بات کرو گئی تو میں ساری رات تمہارے سوالوں کے جواب دے سکتا ہوں۔"ابھی مجھے صرف اتنا بتائیں حرب فجار کی اس شاہی ریاست کو ملیا میٹ آپ نے کیا ہے ناں..؟"۔۔۔اچھے شوہر بیوی سے جھوٹ نہیں بولتے اسلئے میں سچ بتاؤں گا۔ہاں میں نے وہاں بم بلاسٹ کیا۔اسنے میری محبت پر اس عمارت کو فوقیت دے کر تمہیں مجھ سے بدزن کرنے کی کوشش کی تھی بس اس لئے میں اس شاندار عمارت کو خاک کر دیا۔وہ پر سکون تھا

عزہ نے سر جھٹکا۔تم میری زندگی میں آنے والی دوسری عورت ہو جس سے میری محبت بے شمار ہے۔"پہلی کون تھی"اسنے بات ہی مکمل نہیں ہونے دی۔۔۔میری ماں۔وہ کہہ کر مسکرایا۔اور میں آخری بھی ہوں۔عزہ بھی مسکرا دی۔حاذق کی مسکراہٹ سمٹی۔

"تم آخری نہیں ہو کیونکہ تم دوسری ہو اور آخری میری تیسری محبت ہو گئی۔وہ اطمینان سے کہتا گیا"

تیسری چڑیل کون ہے..؟وہ بل کھا کے حیرت سے مستقر ہوئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تم ہماری بیٹی کو چڑیل نہیں کہہ سکتی۔ وہ تو شہزادی ہو گئی میری۔ سکندر کا اطمینان قابلِ دید تھا عزہ مسکراہٹ روکنے کی تگ و دو کرتی کشن اسے مار چکی تھی۔ آپ سادے طریقے سے بات نہیں کر سکتے پہلیاں بجھانا ضروری ہوتا۔ "اگر میں نے تم سے پہلیاں بجھوائیں تو تمہارے دماغ سمیت تم بھی ان میں الجھ جاؤ گئی" وہ کہہ کر ہنسا۔ عزہ نے اسے خفگی سے گھورا۔ آپ مجھے بیوقوف کہہ رہے ہیں.؟" ویسے مجھے معلوم نہیں تھا میری بیوی اتنی سمجھدار ہے" اسکا مدھم قہقہہ عزہ کو تپا گیا۔

وہ کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔ "ناراضگی بجا ہے مگر مجھ سے رخ موڑ کر میری جان نہیں نکالو۔" اسے کھینچ کر اپنے سینے پر اسکا سر رکھا۔ "اصولاً آپ کو مجھے منانا چاہئیے" خفا سی آواز ابھری۔

"کیسے مناؤں..." وہ بند آنکھوں سے مسکرایا۔ چوکلیٹس چاہئیے..؟

وہ تو بچے کھاتے ہیں... مجھے گلاب چاہئیے۔ فرمائشیں کرتی وہ نیند میں اتر گئی۔

ملک ولا میں گہما گہمی مچی ہوئی تھی شور سے اسکی آنکھ کھلی اسنے آنکھیں ملیں وہ پر سکون نیند سو کر اٹھی تھی پہلی جیسی تھکاوٹ اور وحشت آج اسکی ذات کا حصہ نہیں تھی اسنے تکیے کے ساتھ رکھا کیچر اٹھا کر بال باندھے بیڈ سے اتر کر وہ آگے آئی اس دلفریب سے منظر نے اسے خوش آمدید کہا ناک کی نتھنوں

سے ٹکراتی خوشبو نے اسے کسی کے حصار میں جا کھڑا کیا سامنے ہی ڈریسنگ پر فریش گلاب کے پھولوں کا گلدستہ رکھا تھا وہ آگے بڑھی انہیں اٹھا کر خوشبو سونگھی نظر دائیں طرف گئی تو کھڑکی کے ساتھ رکھی چیئر پر ایک اور گلدستہ اور ساتھ کارڈ بھی موجود تھا اس پر موجود ان دو سطروں کو پڑھ کے وہ مسرور سی ہوئی۔ "پہلا گلدستہ تمہارے فرمابردار شوہر کی طرف سے ڈیئر پیاری وائف، دوسرا گلدستہ تمہارے شہزادے کی طرف سے ڈیئر پیاری ممی کیلئے" وہ مسکراتی باہر آئی۔

جوس پی لیں ناشتہ روز کے ساتھ کر لیجئیے گا۔ ڈارئینگ روم میں بیٹھے مرسلین نے طوبیٰ سے ٹرے لے کر سکندر کے سامنے ٹیبل پر رکھی۔ "تھینکس مما..." جاتی طوبیٰ رک گئی اور مسکرائی۔

مما بھی کہہ رہے ہو اور شکریہ بھی کر رہے۔ سکندر کے ماتھے سے بال ہٹاتی وہ نفی میں سر ہلا کے بولی۔ وہ مرسلین کے باضد ہونے پر طوبیٰ کو صرف "مما" کہتا تھا۔ باقی اپنی ساس کو تو وہ اپنے سسر کی طرح ہی پکارتا تھا..." آریان ملک کی معصوم بیوی"

انہیں حقیقت نہیں معلوم... طوبیٰ کے جانے کے بعد وہ مرسلین کی طرف پلٹا۔ "کچھ حقیقتیں گونگی ہوتی ہیں اسلئے وہ بیان نہیں ہو سکتی" اس جواب پر سکندر مسکرا دیا وہ صبح جوگنگ کے وقت سے

مرسلین کے ساتھ تھا۔"کہاں جارہے ہیں"اسے اٹھتے دیکھ پوچھا گیا۔"بیوی کا دیدار کرنے جارہا ہوں"وہ مسکرا کر باہر آیا۔پیچھے مرسلین طوبیٰ کو لے کر گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔

ہر راز کہانی نہیں ہوتی جسے در در سنایا جائے کچھ راز لاش کی طرح ہوتے ہیں جن کی صرف تدفین کی جاتی ہے انہیں سپردِ خاک کیا جاتا ہے پوسٹرز نہیں لگائے جاتے۔

وہ لاونج کی طرف گیا۔جہاں ملک ولا کے بڑے موجود تھے اور آج بھی بچوں کی طرح لڑ رہے تھے وہ آریان کو دیکھ مسکرایا۔

اوپن ڈائینگ ہال میں آیا۔جہاں دو لوگ لڑ رہے تھے۔اور تیسرا چپس کھا رہا تھا۔شادی والے دن دولہا چپس نہیں کھاتا۔

"یہ بکواس لوجک آپ کی ہی ایجاد کردہ ہوگئی"موبائل سے نظر ہٹا کر یحییٰ نے تڑخ کر کہا۔"میری ڈکشنری میں اچھی لوجکس بھی ہیں مگر میں بندہ دیکھ کر بولتا ہوں"سکندر ہنسی ضبط کر گیا۔یحییٰ تلملا ہی گیا جو چپس پٹختے باہر نکل گیا۔

سکندر چیئر پر بیٹھا ہنسنے لگا ہائے اسکی معصوم بیوی جو سوچتی تھی اسکا فرمابردار شوہر شریف بن گیا ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تو یہ آپ آپی سے جا کر پوچھیں ناں انکا آئیڈیا تھا مجھ سے کیوں خفا ہو رہے ہیں۔وہ آگے آگے چلتے طہ کے پیچھے چلتی بولتی جا رہی تھی چہرے سے صاف عیاں تھا اسے اپنے شوہر کی ناراضگی برداشت نہیں ہوتی سکندر ٹیڑھی آنکھ سے انہیں دیکھتا موبائل نکال کے بیٹھ گیا۔"تو ابھی بھی جا کر اپنی آپی کے پاس رہو میرے روم میں مت آنا اب"طہ چیئر گھسیٹ کے بیٹھ گیا۔

آپ کتنے بد تمیز ہیں۔عفاف اسکے روڈ لہجے پر روہانسی ہوئی۔

وہ مزید چڑ گیا۔میں چوبیس گھنٹے میں تمہاری کتنی بار تعریف کرتا ہوں..؟۔۔۔ایک بار بھی نہیں۔عفاف منہ بسورے بولی۔

تو تم کیوں چوبیس گھنٹے میرے قصیدے پڑھتی رہتی ہو۔وہ برہم ہوا۔عفاف سوں سوں کرتی وہاں سے گئی تھی۔کچھ ہی دیر گزری وہاں حمزہ نمودار ہوا ساتھ عفاف بھی تھی سکندر کو وہ سب انٹرسٹنگ لگ رہا تھا وہ چیئر گھما کر موبائل رکھے بیٹھ گیا۔

"تم نے میری بہو سے پھر لڑائی کی..؟"معافی مانگو فوراً!...

اور وہ کیوں ڈیڈ... طہ نے گردن اکڑائی۔ "کیونکہ وہ تم سے ناراض ہے"۔۔۔ناراض ہی اچھی لگ رہی ہے۔ وہ بول کر اٹھا۔ حمزہ نے اسکا کان کھینچ کر واپس گھسیٹا عفاف بچوں جیسے خوش ہو رہی تھی سکندر آنکھیں پھاڑے وہ منظر دلچسپی سے دیکھ رہا تھا عزہ وہاں آئی وہ سب بھی جا چکے تھے وہ اسکے ساتھ آ کے بیٹھی۔

گڈ مارننگ... اسنے وش کیا۔ "سکندر نے اسے سر تا پیر دیکھ کر جیکٹ کی پاکٹ سے گلاب کا پھول نکال کر اسے دیا۔ "گڈ مارننگ وائف... وہ اسکے ایکسپریشن دیکھ کر مسکرا رہا تھا اسنے ایک گلاب کہا تھا اور لگتا تھا اسکا شوہر پوری نرسری ملک ولا میں اٹھا لایا ہے۔ "بیٹا آپ کو بریک فاسٹ میں کیا دوں.؟"جو میری بیوی کھاتی ہے وہی دے دیں۔ "میں تو مما کا سر کھاتی ہوں "حیام کو اپنی بیٹی کے نصیب پر رشک آتا تھا۔ مگر بیٹی کے الٹے جوابوں پر وہ بھنا اٹھتی تھی ذرا جو وہ اپنی زبان کا صحیح استعمال کر لیتی۔ "ویسے مجھے آپ کو کچھ بتانا بھی تھا"چائے کپ میں انڈیلتی حیام نے حازق کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"آپ جتنی معصوم ہیں نا آپ کے شوہر مطلب میرے سسر اتنے ہی کھڑوس ہیں۔ "وہ ایک راز تھا مگر اسے کیا خبر وہ راز تو حیام پر بیس سال پہلے ہی واضح ہو چکا تھا۔ "اور آپ میرے ڈیڈ کو ہٹلر کہتے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہیں.؟" خفگی بھرا سوال تھا حاذق کی مسکراہٹ سمٹی اسنے دانت نکالتے سر کھجایا۔"وہ تو تمہارا بیٹا کہتا ہے" اسنے اطمینان سے سارا ملبہ اپنے بیٹے کے سر منڈ دیا عزہ نے نفی میں سر جھٹکا۔

عزہ بیٹا آپ نے عفاف اور طہ کو دیکھا..؟۔۔۔ نہیں چھوٹی مما۔

جی میں نے دیکھا ہے ابھی کچھ دیر پہلے آپ کے شوہر اسے کان سے پکڑ کر باہر کی طرف لے کے گئے ہیں اور یہ سب کروانے والی آپ کی بہو مطلب عفاف تھی جو انکے ساتھ ہی تھی۔وہ بتا کر سیدھا ہوا عزہ اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ آپ نے یہ کام کب سے شروع کر دیئے..؟۔۔۔ کونسے کام..؟ ۔۔۔جو ویلی بیٹھی لڑاکا عورتیں کرتی ہیں دیکھنا کچھ، سننا کچھ اور بات کو مرچ مصالحہ لگا کر آگے پہنچانا۔ "میرا کیا قصور اگر تمہارا گھر ہی چڑیا گھر جیسا ہے تو... وہ ڈھیٹائی سے کندھے آچکا کر بولا۔ "

حاذق اگر اب آپ نے میرے ڈیڈ اور ملک ولا کے بارے میں ایک لفظ اور کہا تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گئی۔واضح دھمکی دی گئی

اچھا نہیں کہہ رہا... ویسے پاکستان میں چڑیا گھر بہت سارے ہیں۔

کہہ کر اسنے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگالیا۔ عزہ اپنی چائے لیتی تن فن کرتی اٹھ گئی۔ پیچھے اسکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

وہ روٹھی ہوئی بیوی کی تلاش میں باہر آیا جہاں پہلی نظر لان میں کھیلتے حان اور ابراہیم کی طرف اٹھی۔ پھر نسوانی آواز پر وہ پلٹا۔ جہاں احمر اور ایناره تھوڑی دور کھڑے تھے۔

تاشی سے میں پوچھ لوں گا مگر تمہیں مجھ سے اجازت لینی چاہئیے تھی میں شوہر ہوں تمہارا۔ "خبردار تم ٹپیکل شوہر بنے"

ایناره نے اسکا کالر دبوچا۔ مجھے اکیلے نیند نہیں آتی۔ احمر منمنایا۔

کیوں تم بچے ہو جو تمہیں اکیلے نیند نہیں آتی۔ "میں تمہارا ذہنی عادی ہوں مجھے اب تمہارے بغیر رہنے کی عادت نہیں ہے" وہ دوٹوک بولا مگر بحث جاری رہی۔ سکندر سر جھٹکتا آگے بڑھا۔ اسکے خیال سے ملک ولا کو کوئی بد دعا لگی ہوئی تھی جہاں کے تمام افراد ہر وقت لڑتے ہی رہتے تھے مگر اسے معلوم نہیں تھا وہی ملک ولا محبت اور رشتے نبھانے میں سب سے آگے بھی ہے

وہ صبح کی اب منظرِ عام پر آئی تھی وہ سو کے ابھی اٹھی تھی یا ابھی بھی حقیقت سے بھاگ رہی تھی اسکے بکھرے حلیے اور بے تاثر چہرے سے اندازہ لگا پانا مشکل تھا رات ساری اسنے سوچوں کے بھور میں گزاری تھی مگر نتیجہ جو آیا تھا وہ اسے آسان نہیں لگ رہا تھا ایک آگ کا دریا نظر آرہا تھا جیسے اسنے ڈوب کر پار کرنا تھا مگر ساری زندگی کا پچھتانا بھی اسے منظور نہیں تھا۔ ایسا کافی عرصے بعد ہوا تھا امیمہ شاہ یحییٰ میر کی تلاش میں ماری ماری ملک ولا میں پھر رہی تھی بلکل ویسے ہی جیسے وہ دوستی کے دنوں میں اسے کونہ کونہ ڈھونڈا کرتی تھی آنکھوں میں اسکی جھلک اتارنے اور سماعت میں اسکی پر سوز آواز کیلئے۔ وہ ڈرائینگ روم سے ہو کر لاونج سے بھی ہو آئی ڈائینگ ہال میں دیکھ کر ابھی وہ پلٹتی لان کی اندرونی سمت سے وہ اسے اندر آتا دکھائی دیا موبائل میں مصروف، سنجیدگی میں ڈوبا۔ اسکی ڈھرکنیں تیز ترین ہو رہی تھیں۔ یحییٰ یونہی اسکے ساتھ سے گزر گیا وہ وہی سٹل رہ گئی پھر دھیمی سی آواز اسکے حلق سے برآمد ہوئی۔

ی... یحییٰ... ایک پکار ہی تھی اور یحییٰ میر کے قدم سمیت ڈھرکتا دل بھی پل کو رک گیا۔ "ہاں بولو" وہ خود کو نارمل کرتا خود اسکے سامنے آیا وہ دیکھانا چاہ رہا تھا وہ خوش ہے اسکے بغیر بھی اور کسی اور کے ساتھ بھی خوش رہ سکتا ہے۔

جلدی بولو...مجھے بہت کام ہیں۔اسکی بھاری آواز پر امیمہ پر چھایا سکتہ ٹوٹا۔"و..وہ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی"وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا وہ تو یہ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔"میں سن رہا ہوں"امیمہ نے حلق تر کیا نظریں اٹھائیں اسے التجا کرنی تھی مگر کیسے کرتی یا یہ کہنا چاہئیے کس منہ سے کرتی آج اسے احساس تو ہو رہا تھا مگر سب کچھ گنوانے کے بعد۔

وہ...ایک منٹ موبائل رنگ ہوا تو یحییٰ نے اسے اشارہ دیتے کال پس کی۔مما سے بات ہو گئی ہے جیسا تم نے کہا تھا ویسا ہی ہو گا۔چہرے پر بیزاریت نمایا تھی۔امیمہ اسے دیکھتی رہی وہ ادھر ادھر دیکھتا بات کرتا رہا۔لہجے میں تھوڑی سی اپنائیت بھی تھی

جو امیمہ نے محسوس کی تھی۔"علینہ کی کال تھی"یحییٰ نے موبائل رکھتے جواب دیا۔علینہ کون..؟۔۔"میری ہونے والی بیوی"!..

سادہ سا لہجہ تھا مگر امیمہ کے دل میں چاقو کھبونے جیسا تھا۔

تمہیں کچھ بات کرنی تھی۔امیمہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

یحییٰ نے کچھ پل کیلئے اسے دیکھا۔جب تم نے کہا تھاناں کہ تم میری تیسری محبت نہیں بن سکتی تب میں نے خود سے عہد کیا تھازندگی میں چوتھی محبت کبھی نہیں کروں گا مگر بیوی ضرور لاؤں گا۔وہ ٹھنڈے یخ بستہ لہجے میں کہہ کر سیڑھیاں پھلانگتا گیا۔"زندگی میں کچھ اپنے ریت کی طرح ہوتے ہیں جنہیں کتنی ہی مضبوطی سے مٹھی میں قید کرلو وہ وقت آنے پر پھسل کر زندگی سے نکل جاتے ہیں"امیمہ کے دماغ میں طوبیٰ کا کہا جملہ گردش کرنے لگا۔پھر اسے یاحان کی بات یاد آئی۔

زیادہ تکلیف دہ چیز وہ ہوتی ہے جب آپ کا پسندیدہ شخص آپ کی زندگی کا حصہ ہو، مگر وہ آپ کی قسمت میں کہیں نا ہو۔

تو آج اس زندگی کی جنگ میں قسمت جیت گئی تھی اور امیمہ شاہ شکست کھا کر منہ کے بل گری تھی وہ اتنی شدت سے گری تھی اسے محسوس ہوا اسکا وجود کرچی کرچی ہو رہا ہے اتنی کرچیاں کے اسکے ساتھ سے بھی کوئی گزرتا تو وہ لہولہان ہو جاتا۔

وہ سوگوار سی عزہ کا بلاوا یاد آنے پر سیڑھیاں چڑھ گئی۔

میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں بلیک روز مگر میری بات سمجھو۔

اندر یحییٰ پہلے سے ہی موجود تھا امیمہ کے مردہ قدم وہی رک گئے۔میں چاہتا ہوں تم اسے مناؤ کہ وہ شادی کر لے جس سے بھی کرے مگر کر لے وہ اپنی انا کی جنگ میں مجھے گنوا تو چکی ہے مگر تکلیف سے بھی دوچار ہے کل کو وہ مجھے اور میری بیوی کو اکٹھا نہیں دیکھ پائے گئی۔۔۔اسے تکلیف ہو گئی۔وہ شدتِ گوئی سے بولا لہجے میں تھکن رقم تھی۔"تو تمہیں لگتا ہے اس سب میس کا صرف یہی ایک آخری حل ہے"۔۔۔ہاں یہی ایک حل ہے کیونکہ میں اب اور نہیں جھک پاؤں گا۔وہ دکھ سے کہتا باہر نکلا سامنے ہی امیمہ کھڑی تھی وہ آنکھیں نہیں ملا پا رہی تھی اس میں ہمت نہیں تھی یحییٰ اسکے ساتھ سے گزر گیا۔

آپی آپ نے بلایا تھا۔بیٹھو دل مجھے ضروری بات کرنی ہے۔

آپی آپ بات کریں میں یہی ٹھیک ہوں۔عزہ کو وہ نڈھال سی لگی ابھی تو نکاح کی رسم باقی تھی اسے اس پر ترس آرہا تھا۔

دل سب بڑوں کی باہمی مشاورت سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے اسلئے کسی کو تم پوائنٹ آؤٹ نہیں کرنا مجھے ڈیڈ نے کہا کہ میں تم سے پوچھ کر انہیں جواب دوں۔وہ ماری بندھی کھڑی تھی

سب چاہتے ہیں کہ تم شادی کر لو۔"کس سے.؟"وہ اور کچھ نہیں پوچھنا چاہتی تھی۔"یاحان سے"عزہ نے یک زبان ہی کہا۔وہ ٹرانس سے باہر آئی۔

خدا کا واسطہ ہے آپی اسنے با قاعدہ ہاتھ جوڑ دیئے۔آپ سب کو اگر میری موجودگی سے مسئلہ ہے تو میں آج شام ہی یہاں سے چلی جاؤں گئی مگر مجھے شادی نہیں کرنی۔

یحییٰ موو اون کر چکا ہے دل تم بھی کر لو۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ تلخ ہوئی۔"میں نے ساری زندگی ایک شخص کو سوچا اور چاہا ہے کوئی دوسرا میرے لئے یحییٰ میر نہیں بن سکتا،نا ہی میں کسی کو موقع دوں گئی...یہی میرا آخری فیصلہ ہے"غصہ اسکے حواسوں پر سوار ہو رہا تھا وہ پاؤں پٹختی آنسوؤں کو ضبط کرتی خود کو کمرے میں بند کر چکی تھی عزہ بے بس سی کھڑی رہ گئی۔دروازا نوک ہوا اسے لگا حاذق آیا ہے۔مجھے آپ سے بات نہیں کرنی حاذق جائیں یہاں سے۔وہ خفگی سے کہہ گئی دھیمے اور ننھے سے قدموں کی چاپ پر عزہ پلٹی۔"کیا ہوا ڈیئر پیاری مما"بیٹا بھی باپ کی کاپی تھا بس آنکھوں کا فرق تھا ورنہ حرکتیں اور بول چال سب اسنے سکندر سے جیسے کاپی کر لیا تھا۔

"ڈیئر پیاری مما...وہ قریب آیا عزہ مسکرانے لگی۔یہ پھول ڈیڈی نے اپنی ڈیئر پیاری وائف کیلئے بھیجا ہے"ابراہیم نے اپنا ہاتھ آگے کیا عزہ گلاب کا پھول دیکھ کے ہنس دی۔"اور یہ میری طرف سے ڈیئر پیاری ممی۔اسنے دوسرا ہاتھ آگے کیا"عزہ اسے گود میں اٹھاتی اسکی دونوں آنکھوں اور گالوں پر باری باری لب رکھتے مسکرائے جارہی تھی وہ اسکی زندگی میں کیے گئے طویل صبر کے بعد ملنے والی نعمت کی طرح تھا ابراہیم کیلئے محبت اسکے دل میں دن بادن مضبوط اور مستحکم ہوتی جارہی تھی۔

♥♥♥♥♥♥♥

لان میں انہوں نے قبضہ جمایا ہوا تھا ایک طرف لڑکوں کی ٹیم تھی جس میں مرسلین،طہ،یحییٰ،احمر، حاذق،ارسل،بلال،شھزین،یوسف،حازق اور یاحان تھے سب بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے سوائے یاحان اور یحییٰ کے۔دوسری طرف لڑکیوں کی ٹیم تھی جس میں عفاف،ایناره،نتاشا،روشانے، شھزین اور یوسف کی بیویاں بھی شامل تھیں عزہ بھی ابراہیم کے ساتھ ہی آگئی تھی نتاشا کے چہرے پر ان سب نے بڑا سا پلو نکال رکھا تھا سب مستی مزاق میں لگے تھے امیمہ بھی وہاں آکے بیٹھی تھی جسے روشانے کھینچ کر باہر لائی تھی۔چلو اب میری باری۔شاعری کی مقابلہ بازی لگی تھی۔بلال نے سب کو چپ کرواتے شعر پڑھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہم کو ہمی سے چرالو، اِک سوکھی سی منگنی ہماری بھی کروادو۔

آمین.. سب نے ہنستے یک زبان کہاوہی بلال نے استغفرُللہ کاورد شروع کیا۔ اب دولہے کی باری۔

مرسلین نے گھونگھٹ میں بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھا۔ "مریضانِ محبت کوفقط دیدارِیار کافی ہے۔"

ہزاروں طب کے نسخوں سے، نگاہِ یار بہتر ہے۔ دونوں اطراف واہ واہ کاشور مچا۔ نتاشا بھی روشانے کے پیچھے ہوتی مسکرادی۔

دولہن کچھ کہنا پسند کریں گئیں۔ طہ نے پوچھا تھا۔

"تیرے دیدار کے لمحے بہت قیمتی تھے، ہم اگر آنکھ جھپکتے تو خسارہ کرتے...!"...بھابھی توشاعرہ نکلی۔ ان جملوں کے ساتھ ساتھ ہوٹنگ اور تالیاں بھی جاری تھیں۔ چلیں طہ بھائی اب آپ سنائیں۔

کس کیلئے..؟"اپنی بیوی کیلئے کمینے" مرسلین نے اسے مکا جڑا۔

حاذق سب کو بغور دیکھتا ہنس رہا تھا۔ کتنی ہی دیر وہ سب ہنسی مذاق میں مصروف رہے۔ تبھی حاذق نے مرسلین کو کونی ماری اسنے طہ کو اشارہ دیا پھر سب نے عزہ کو بیچ میں گھسیٹا۔

بھائی کی شان میں کوئی شعر... "میں ناراض ہوں ان سے"۔۔ چلیں ناراضگی میں ہی سنا دیں۔ طہ باضد تھا۔ "ٹوٹا ہوا اِک ساز ہوں میں"

"امی کے داماد سے ناراض ہوں میں" وہ ایک ہی سانس میں نروٹھے پن سے ایک ادا سے بولی تھی وہی سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے تو کچھ واہ واہ کرتے رہے گئے۔ حازق کو اپنی ڈیئر وائف پلس ڈرامہ کوئین سے ایسی ہی توقع تھی۔ وہ بھی اسے داد دینے والی نظروں سے تکتا رہا۔ بھائی آپ جواب میں کیا بولیں گئیں۔

کون کرتا ہے ترے بعد تیرے جیسا سخن، ہم تیرے بعد بھی کسی سے کہاں بولتے ہیں، کیا غلط کرتے ہیں ہم فرطِ عقیدت سے کبھی،

"تری آنکھوں کو اگر سارا جہاں بولتے ہیں"۔۔۔ اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے چاہت سے ادا کیے گئے ان لفظوں میں محبت اور احترام کمال تھے سب ہی واہ واہ کرتے رہ گئے۔ بلال کی نظر ایک طرف بیٹھے یاحان پر ٹھہری۔ بھائی صاحب آپ بھی ہماری ٹیم کا حصہ ہیں کچھ بولیں گئیں نہیں... کوئی شعر، کوئی غزل۔ اسنے ادائے شوخ سے کہا۔ یاحان فقط مسکرا کر سر ہلا گیا۔ اک غزل لکھی تھی وہی سنا

دیتاہوں۔اسنے امیمہ پر نظر ڈال کر ہٹاتے جو کہا یحییٰ بھی دیکھ چکا تھا اسنے امیمہ کو بجھی نظروں سے دیکھا۔

اِک لڑکی ہے امید کی کرن جیسی،

سرخ گلابوں سے معطر عطر جیسی۔

کچھ زندگی سے ہاری ہوئی، کچھ لوگوں سے ڈری ہوئی۔

میں گیا تھا اسکی زندگی میں، اپنی بے رنگ سی زندگی لے کر،

اسے جینے کا حوصلہ دینے، اسے صبر کا سلیقہ سیکھانے۔

مگر ہاے۔افسوس رہا مجھے اپنی اِک نادانی پر...

اسے خدا کے قریب کرتے کرتے، اپنا آپ اسے میں سونپ آیا۔

دل..دماغ..سوچوں پر اسکے نقش ساتھ کھینچ لایا۔

اسکو تو خبر بھی نا تھی اس دلِ زار کی تمنا کی۔

وہ جیتی تھی کسی اور کی محبت میں،

اور میں سانسیں لیتا تھا اپنے لاحاصل عشق میں۔

وہ موت سے پہلے موت جیسی تھی،

وہ میری بے رنگ زندگی میں رنگوں میں ڈھلی تتلی جیسی تھی۔

وہ کسی اور کے آنگن کی شیدائی، میں قید کرنے اسے نکلا تھا

پھر زندگی نے اِک ٹھوکر ماری، میں اپنے دل کو مارے اسکے شہر سے نکل آیا تھا،

پھر خود کو اس کا عادی بنا کے اسی کے حوالے کر آیا تھا،

ہاں میں اپنی محبت کو کسی اور کیلئے چھوڑ آیا تھا۔

لگتا ہے بھائی جان کا دل بری طرح ٹوٹا ہے سب اسکے بہترین لفظوں پر داد دینے میں مصروف تھے جبکہ یحییٰ امیمہ حاذق اور عزہ خاموشی سے اس دلِ بربادی کے تماشے میں شامل تھے۔

دولہے صاحب اب آپ بھی چپ کا روزہ توڑ دیں۔ ارسل نے اب کے بت بنے یحییٰ کو گھسیٹا، وہ تکیے پے سر رکھے بازو گردن کے نیچے دیئے لیٹنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔ میں نے کچھ بولا تو بھابھی کی ٹیم ہار جائے گئی۔ اسکی جتاتی نظریں امیمہ پر تھی۔

جو سب نے بغور پہچان لی۔ ہم ڈرتے ہیں کوئی تم سے، نتاشا بولی۔

بات ڈرنے کی نہیں، لفظوں کی ہے بھابھی جی ہم لفظوں میں مات دینے کا ہنر تو جانتے ہیں مگر آپ سے ہارنا ہمیں اچھا نہیں لگے گا۔

اسکا ایٹیوڈ اور سرد لہجہ وہاں سب کو مشتعل کر رہا تھا۔

تم شروع کرو جواب دینا ہمیں آتا ہے۔ روشانے نے بھی ہمت سے کہا۔

روح میں شامل ہے فقط نس نس میں نہیں،

وہ اک شخص جو میری دسترس میں نہیں،

حل یہی ہے کہ بھول جاؤں اسے،

اور اک یہی بات میرے بس میں نہیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ شاعری کی لفظوں کے جال میں اپنا حالِ دل بیان کر بیٹھا تھا دونوں طرف خاموشی تھی جب کہ لڑکیوں کی ٹیم یہ سوچ رہی تھیں کہ جواب کون دے۔ مگر دفعتاً جواب آیا۔

عکس عکس، گماں گماں، خیال سارے مسترد۔

تو نہیں، تو کچھ نہیں، سہارے سارے مسترد۔

جھکی نظریں، لرزتی پلکیں اور لہجہ ندامت سے بھرپور وہ بھی شاعری کا سہارا لیتی اپنا دل کھول رہی تھی۔ یحییٰ تنفر سے ہنسا۔

سیدھا ہو کے بیٹھا اسے دیکھا مقابلہ ٹف ہونے والا تھا سب ہی من و عن انکی طرف متوجہ تھے۔

آپ حریمِ ناز میں شوق سے آئیں بے حجاب،

اب وہ جنون جنون نہیں، اب وہ نظر نظر نہیں۔

آخری مصرعے پر اسکے لہجے میں تکلیف آسمائی وہ اسے بتلا رہا تھا مگر امیمہ تکلیف میں ڈوبتی دل کو نفی کیے جا رہی تھی

میری عمر بھر کی مسافتیں مجھے اک پل نا تھکا سکیں،

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تیری اک نظر کی بے رخی سے میں ذرہ ذرہ بکھر گئی۔

وہ اپنی تکلیف عیاں کرنے کی کوشش میں آنسو بھی پی رہی تھی یا حان کا وجود اسکی تکلیف میں خود کو بھی مبتلا ہوتا محسوس کر رہا تھا وہ وہاں سے اٹھ گیا.

اک نشانی بھی، فراموش نہیں کی اُس کی۔۔ایک بھی زخم کو آرام نہیں آنے دیا۔۔اُس نے اک دن مجھے ناکام کہا،

اور میں نے خود کو، اپنے بھی کسی کام نہیں آنے دیا۔

یحییٰ کے لہجے میں گہرے غم کی آمیزش ہوئی۔

ہم نے تاخیر سے سیکھے ہیں محبت کے اصول ہم پر لازم ہے،

تیرا عشق دوبارہ کر لیں، یہ بھی ممکن ہے تجھے دل سے بھلا دیں ہم یہ بھی ممکن ہے تجھے جان سے پیارا کر لیں۔

اسنے آخری مصرعہ یحییٰ کی آنکھوں میں اپنی شدت سے چیخ چیخ کر دہائی دیتی نظروں کو ڈال کا کہا تھا مگر اب پانی سر سے گزر چکا تھا اسنے یونہی نظر موڑی امیمہ کا دل بھر آیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"جو میرے ضبط کا شیرازہ منتشر کر دے، تیرے ستم کو ابھی وہ ادا آتی نہیں۔" صاف گوئی سے جیسے ہاتھ اٹھا دیئے گئے تھے وہ کر ہی کیا سکتا تھا کچھ دیر بعد اسکا نکاح تھا مگر امیمہ شاہ تو جیسے آج ہی اسے پا لینے کی ضد پر اڑ گئی تھی مگر اسکی پھیرتی نظریں بھی دل کو چھلنی کر گئی دوسری طرف موت سا سناٹا چھا گیا۔ لفظوں کی بجائے نظروں نے جو پیغام سنایا تھا اسکے بعد کہنے کو کچھ نہیں رہا تھا آنسو پلکوں پر آن پہنچے وہ اٹھتی اندھا دھند اندر کو بھاگ گئی۔ یحییٰ بھی سب کچھ پٹختا ولا سے باہر نکل گیا باقی سب جوں کے توں رہ گئے تھے۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

اب رونے سے کیا ہو گا دل اب ہم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے ہمارے بڑوں نے حبیب انکل کو زبان دے دی ہے۔ "کیوں نہیں کچھ ہو سکتا آپی... آخر کیوں... وہ آنسو پیتی شدت سے چیخی"

جب یحییٰ مجھے ٹھکرا سکتا ہے تو وہ اس لڑکی کو بھی ٹھکرا سکتا ہے آپی اسے بولیں ناں وہ یہ نکاح نہیں کرے۔ آپ کو اللہ کا واسطہ آپی میں کیسے رہوں گئی اسکے بغیر۔ نتاشا اور عزہ اسے ہذیانی ہوتا دیکھ رہی تھی۔ "میں نے بچپن سے اسکی دولہن بننے کا خواب دیکھا ہے اب میں کیسے اسکے پہلو میں کسی اور کو

برداشت کر پاؤں گئی مجھے تو اس سے بہت محبت ہے میں مر جاؤں گئی" وہ زار و قطار روتی چیخ رہی تھی بالوں کو نوچتے، ہچکیاں بھرتے وہ بے بسی کے در پر آن گری تھی۔

خود کو سنبھالو دل... پاگل مت بنو.. عزہ اسکے قریب آئی اسے سینے سے لگایا۔"اسے جا کر بتائیں آپی اسکی دولہن بننے کا خواب امیمہ شاہ نے بچپن سے دیکھا ہے میرا یہ خواب خاک نہیں کرے مجھ پر رحم کھائے" نتاشا آنسو صاف کرتی باہر نکل گئی اسے لگ رہا تھا اسکی تکلیف کی شدت سے اسکا دل پھٹ جائے گا۔

"تمہیں معلوم ہے عزہ میں امیمہ کو سنو وائیٹ کیوں کہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے بچپن میں سنو وائیٹ بہت پیاری لگتی تھی میں نے وہ مووی کئی بار دیکھی پھر جب سنو نے جنم لیا اور میں نے اسے پہلی بار دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ مووی والی سنو وائیٹ حقیقت میں میرے سامنے ہے اور میں نے اسکا نام سنو وائیٹ رکھ دیا۔ وہ روتے ہوئے ہنسا... پر اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اسکا نام سنو وائیٹ رکھنے سے ہماری زندگی کا انجام بھی اس کہانی کے اختتام جیسا ہو گا تو میں کبھی اسکا نام سنو وائیٹ نہیں رکھتا۔ وہ اسکے سامنے بیٹھا اپنا دل کا حال روتے ہوئے سنا رہا تھا"۔۔۔ عزہ ٹرانس کی کیفیت سے باہر آئی امیمہ سر گھٹنوں میں دیئے سسکیاں بھر رہی تھی۔"میں اتنی ذلت اور توہین ڈیزور نہیں کرتا تھا، میں نے تو بس محبت کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تھی... اسے یحییٰ کے آخری الفاظ یاد آئے "انا اور بدلے کی جنگ میں محبت اور رشتے دونوں ہار چکے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہمیں ہمیشہ وہی ملتا ہے جسے ہمارے نصیب میں اللہ نے لکھ دیا ہوتا ہے... اگر اللہ کا دیا ہمیں پسند نہیں آرہا تو ہمیں صرف دو کام کرنے چاہئیں۔ پہلا صبر اور دوسرا دعا... اللہ نے جو ہمارے نصیب میں لکھا ہے ہمیں اس میں راضی کر دے کیونکہ اللہ کبھی اپنے بندے کیلئے غلط نہیں چنتا... انسان ہی بہترین چھوڑے بہتر کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے۔ اسنے بھی یہی کیا تھا مگر اب وہ پچھتا رہی ہے اسنے صبر کرنے کے بجائے بدلہ لینے کو ترجیح دی۔ اسنے اللہ کے رکھے حال میں خود کو نہیں ڈھالا تھا۔ "جو بھی تھا حاذق وہ میری بہن ہے اور مجھے اسکے لئے تکلیف ہو رہی ہے"۔۔۔ "اللہ انسان کی برداشت سے زیادہ اسے تکلیف نہیں دیتا عزہ.. اللہ اسے صبر دیں گئیں "تم ریڈی ہو جاؤ ڈیڈ ویٹ کر رہے ہیں نکاح کا وقت ہونے والا ہے۔ کچھ یاد آنے پر وہ جلدی سے کمرے سے نکلا پیچھے عزہ بے دلی سے اپنے جوڑے کو دیکھنے لگی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

واہ بھائی محبت نہیں ہے مگر اسکے لئے مار کھاسکتے ہیں، بغاوت بھی کرسکتے ہیں اسے نِک نیم بھی دے سکتے ہیں۔ "بس نکاح نہیں کرسکتے اس سے... آپ بیوقوف کے سردار مقرر کیے جانے لائق ہیں بھائی وہ ایک کشادہ اور خوبصورت منزل جیسی آپ کے سامنے ہے جس کی منزل آپ بن سکتے ہیں تو کیوں یہ موقع چھوڑ رہے ہیں"۔۔۔وہ یحییٰ سے محبت کرتی ہے اپنی بات کو سمجھو۔ "مگر آپ تو اس سے محبت کرتے ہیں ناں بھائی۔"۔۔۔"میں صرف اسے اچھا دوست مانتا ہوں۔"..."کسے بیوقوف بنا رہے ہیں محبت آپکی آنکھوں میں نور کی طرح چمک رہی ہے"۔۔۔یہ محبت نہیں ہے اگر ہے تو اسکے لئے نہیں ہے۔وہ تلخی سے کہہ گیا۔تم جاؤ۔سکندر کی آواز پر اینارہ سر کو خم دیتی باہر چلی گئی۔

اگر یہ محبت نہیں ہے تو مقابلہ بازی کے دوران اسکی تکلیف میں مبتلا تم کیوں ہو رہے تھے...وہاں سے اٹھ کر کیوں آئے تھے یاحان۔

حاذق کے لہجے پر وہ چپ کھڑا رہا۔"تم اسے یحییٰ کیلئے چھوڑ کر آئے ہو مگر وہ کسی اور سے نکاح کر رہا ہے۔"۔۔۔"وہ نکاح کرلے گا مگر امیمہ شاہ اسے اپنی روح سونپ چکی ہے اور مجھے اسکے جسم کی چاہت نہیں ہے...میں اسے کسی اور جہاں میں پالوں گا،اس جہاں میں وہ یحییٰ میر کی سہی۔"اسکی فیاضی پر سکندر نے تاسف بھرا سانس کھینچا۔"کس جہاں کی بات کر رہے ہو یاحان....اسلام میں سات جنم

نہیں ہوتے..اسنے جتایا"۔۔۔"نہیں ہوتے جانتا ہوں...جنت تو ہوتی ہے ناں۔"وہ دھیرے سے مسکرایا۔سکندر کا دل اس بیوقوف انسان کو اوارڈ دینے کا چاہ رہا تھا آریان کی کال پر وہ لان کی طرف آگیا۔

اسکی پہلی نظر عزہ پر گئی۔جو ڈارک کلر کے شرارے میں انتہائی حسین لگ رہی تھی تمام کپلز نے میچنگ کلر کی ڈریسنگ کی تھی۔

نتاشا اور مرسلین سٹیج پر بیٹھے تھے دونوں ہی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے تمام ملک ولا وہاں موجود تھا حبیب صاحب کی فیملی بھی آچکی تھی یحییٰ دوستوں میں گھرا میرون کلر کا کرتا پہنے سٹیج پر بیٹھا تھا۔یاحان بھی انکے بلانے پر سٹیج پر چلا گیا۔عزہ نے امیمہ کو تلاش کیا وہ وہاں نہیں تھی۔"کسے ڈھونڈ رہی ہو ڈیئر وائف..؟"."کہہ دو مجھے ڈھونڈ رہی تھی میں خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت شوہر تصور کرنے کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"اسکی بات پر عزہ ناچار ہنس دی۔"میں آپ کو ڈھونڈ رہی تھی۔وہ ہنسی"..."یا اللہ اتنی خوشی ایک ساتھ دے دی میں کیسے سنبھالو گا۔وہ ہنستا گیا"۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ ہی مکمل لگتے تھے ان کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اللہ نے خاص انہیں ایک دوسرے کیلئے بنایا ہے۔انکے درمیان میں سات سمندروں جتنا فاصلہ تو محض آزمائش تھی

ایک خوبصورت آزمائش جسے جیت کر انہیں ایک دوسرے تک ہی آنا تھا۔ سکندر نے اسے گجرے پہنائے۔ مجھے خوش قسمت شوہر بنانے کیلئے شکریہ۔ اسنے گجروں کو آہستگی سے چھوا۔ عزہ چہرا جھکا گئی۔ دولہن کے آنے کا شور مچا۔ عزہ کا چہرا ایکدم سے تاریک پڑ گیا۔ حالت کسی کی منفرد نہیں تھی۔ مگر دستورِ دنیا تھا رسم تھی جسے نبھانا تھا۔ علینہ کو یحییٰ کے ساتھ بٹھا دیا گیا۔

مولوی صاحب پاس آئے۔ تشریف رکھا۔ اجازت طلب کی نکاح شروع کیا۔ چاروں اطراف چھائی خاموشی میں نسوانی آواز ابھری۔

ہجوم نے رخ پھیرا۔ پیچھے اجڑی بکھری حالت میں کوئی لڑکی کھڑی تھی وہ کوئی لڑکی امیمہ شاہ تھی۔ یحییٰ نے آنکھیں میچ لیں جیسے اسکی تکلیف اسے بھی دکھ سے دوچار کر رہی تھی۔

یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ "امیمہ تماشا نہیں بناؤ۔ طوبیٰ پاس آئی"

تماشا آپ سب بنا رہے ہیں میرا۔ وہ پاگل ہونے کے درپے تھی۔ "یہ نکاح نہیں ہو گا۔ مہمانوں کا ہجوم بے تاثر کھڑا تھا"۔۔۔ حبیب صاحب نے آریان کو دیکھا۔ یحییٰ جگہ سے اٹھا تب تک امیمہ سب کو جھٹکتی سٹیج پر پہنچ گئی۔ آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔ سوجھی آنکھیں، سلوٹیں زدہ لباس اور زخمی پرندے

جیسے پھڑ پھڑاتے ہونٹ۔"اب کیا چاہتی ہو... تم سے نہیں اس سے نکاح کر رہا ہوں پھر کیوں تماشا بنا رہی ہو"۔۔۔یہ تماشا اس لئے لگا ہے کیونکہ تم بے وفائی کر رہے ہو یحییٰ میر۔امیمہ نے اسکے سینے پر انگلی رکھی۔"رسوا تو تم نے کیا تھا... پہل تمہاری طرف سے ہوئی تھی"۔۔۔تو تم بھی کر لیتے مگر یوں کسی اور کو زندگی کا حصہ بنانے کی اجازت تمہیں کس نے دی... جواب دو... اسکا بازو دبوچے وہ روتی ہوئی چیخی۔یحییٰ خاموش رہا۔"تم یہ نکاح نہیں کرو گئے تمہاری دولہن بننے کا حق صرف مجھے ہے... امیمہ شاہ کو سمجھے تم"وہ روئے جا رہی تھی یحییٰ نے مرسلین کو دیکھا وہ بے تاثر کھڑا تھا۔

ٹھیک ہے اگر تم اس نکاح سے انکار نہیں کرو گئے تو.... اسکی چپ پر امیمہ پاگل ہوتی سٹیج سے اترنے لگی۔"کہاں جا رہی ہیں آپ بھابھی جی..؟"... گن لینے جا رہی ہوں میں اسے ختم... سناٹا ہنوز قائم تھا یحییٰ سمیت امیمہ بھی شاک کی کیفیت میں پلٹی۔گھونگھٹ کے نیچے سے حبیب صاحب کی بیٹی نہیں بلکہ بلال نمودار ہوا تھا یحییٰ اچھل کر دور ہوا۔امیمہ شاکی آگے بڑھی۔

وہ دانت نکال رہا تھا امیمہ نے رکھ کر تھپڑ اسکے گال پر جڑ دیا۔سب ہونق بنے کھڑے تھے۔یہ سب کیا ہو رہا ہے۔مرسلین حیرت سے آگے آیا۔"تم سب جس سکول سے پڑھ کر آئے ہو وہاں کے ہیڈ ماسٹر ہمارے آریان ملک ہیں"فیصل پرجوش سا سٹیج پر آیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تو کیا شادی حبیب انکل کی بیٹی سے نہیں ہو رہی تھی۔؟میری تو کوئی بیٹی ہی نہیں ہے نتاشا بچے۔وہ ہنس دیئے۔یحییٰ نے جو تا اتارا بلال بھاگا۔خدا کی قسم مجھے آدھے گھنٹے پہلے آریان انکل نے اس سب میں گھسیٹا ہے۔وہ بیچارا لہنگا سنبھالے کی تگ و دو میں سٹیج پر دندنا رہا تھا۔رک جاؤ رک جاؤ میں سمجھاتا ہوں۔

حمزہ نے اسے بمشکل روکا۔یہ پلان آریان بھائی کا تھا اور صرف ہم بڑوں کو معلوم تھا...امیمہ نے یحییٰ اور اسنے امیمہ کو دیکھا۔

تم دونوں آنا اور ضد کی برف میں جمے تھے مگر ہمارے حواس ابھی قائم تھے بیٹا۔فیصل کے جملے پر وہ شرمندہ ہوئے۔مگر اس دن تو آپ سب حبیب انکل کی طرف گئے تھے پھر وہ کیا تھا۔؟

عزہ سٹیج پر آئی۔"وہ تو ہم سب آئسکریم کھانے گئے تھے پر نسیس"آریان کے جملے پر وہ سب ہنس دیئے جبکہ ینگ پارٹی منہ کھولے حیرت کے پہاڑ تلے دبی کھڑی تھی۔کتنے چالاک تھے انکے بڑے انہیں بھنک تک نہیں پڑنے دی گئی۔"اب تم دونوں راضی ہو یا ابھی مزید جھگڑنا..؟"۔۔۔مولوی صاحب کو بلائیں اس سے پہلے یہ پھر ناراض ہو جائے۔یحییٰ کی جلد بازی پر سب ہنس دیئے۔"نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

...اس ایک لفظ پر سب کی ہنسی کو بریک لگا"۔۔۔"لگتا ہے اسکا دماغ پھر سے گھوم گیا ہے" یحییٰ نے اپنا سر پیٹا۔"میرا مطلب تھا مجھے دولہن تو بننے دیں۔"امیمہ نے وضاحت دیتے اسے گھورا۔سب نے سکھ کا سانس بھرا۔کچھ دیر بعد وہ سب سٹیج پر موجود تھے۔"قبول ہے" یحییٰ کے بعد امیمہ نے بھی کہا اور تمام ملک ولا اس وقت خوشی سے بھنگڑے ڈال رہا تھا اتنی خوشی انہیں حمزہ اور زارا کے نکاح کے وقت بھی نہیں ہوئی تھی جتنی آج ان دونوں کی ہو رہی تھی۔"میری تاحیات شریکِ حیات بننے کیلئے شکریہ"۔۔۔"مجھے اپنی دولہن بنانے کیلئے تمہارا بھی شکریہ"

امیمہ کے جملے پر وہ بے ساختہ ہنس دیا"جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے"عزہ نے اسکا گال چوما۔عفاف نتاشا یحییٰ کے دوست سب وہاں تھے امیمہ نے یاحان کیلئے نظریں گھمائیں۔جو ایک طرف کھڑا تھا۔ اینارہ انکے لئے خوش اور اپنے بھائی کیلئے اداس تھی۔

آپ دونوں کو نکاح مبارک ہو۔یاحان بھی انکے بیچ آیا۔یحییٰ نے اٹھ کر اسے گلے لگایا۔سب خوشی منا رہے تھے اچانک ہی میوزک آف ہو گیا۔سب پر خاموشی چھا گئی ایک نسوانی آواز ابھری تو سب کی نظر لان کی اینٹرنس پر ٹھہری۔یحییٰ سمیت امیمہ روشانے اور باقی سب کو حیرت کا جھٹکا لگا۔"تمہیں کیا لگا تھا یحییٰ میر میری خوشیاں برباد کر کے میں تمہیں چین سے جینے دوں گی"وہ چلتی قریب آ رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

حلیے سے وہ کوئی پاگل معلوم ہو رہی تھی۔ یہ کون ہے..؟"نینا اقبال"... عزہ کے سوال پر امیمہ کے ہونٹ ہلے۔ تم نے مجھ سے میری محبت چھینی تھی آج میں یہاں تمہیں برباد کرنے آئی ہوں۔ وہ سب جو بھی ہوا اس میں تم برابر کی شریک تھی نینا۔ تم وہ سب ڈیزور کرتی تھی۔ یحییٰ کے بعد بلال بھی بولا۔ وہ طنزیہ ہنسی اور گن نکال کر یحییٰ کا نشانہ باندھا۔ ارسل اور بلال کود کر اسکے سامنے اکھڑے ہوئے۔ طہ احمر اریان کے اشارے پر نینا کی طرف بڑھ رہے تھے۔ گن دیکھ کر وہاں سب سہم گئے۔ خبردار نینا ایسا کچھ مت کرنا تم نے جو بویا تھا وہی کاٹا تھا اب بدلہ کس بات کا۔ نہیں یحییٰ میں تمہیں کچھ نہیں کروں گئی میں تم سے تمہاری ہی طرح تمہاری محبت چھین لوں گئی جیسے تم نے مجھ سے چھینی تھی اسکی آنکھوں میں بدلے کی آگ دہک رہی تھی گن کا رخ امیمہ بنی ابھی کوئی رد عمل دکھاتا یحییٰ اسکی ڈھال بنتا سکندر سٹیج پر پہنچتا اسنے گولی چلادی۔ سب پتھر کا مجسمہ بنے رہ گئے۔ امیمہ کی چیخ ابھری۔ سب متوجہ ہوئے وہ سٹیج پر گری ہوئی تھی یا حان کا مردہ ہوتا وجود اسکی باہوں میں تھا اسکے ہاتھ موجود گن گواہ تھی وہ نینا کو شوٹ کرنے والا تھا وہ مسکرا رہا تھا گولی اسکے سینے میں لگی تھی خون پوری رفتار سے بہنے لگا۔ امیمہ نے پھر چیخ ماری وہ اسکا چہرا تھپتھپانے لگی۔"مم...میں..ت..تم...سے...جنت...جنت میں..ملوں...گا.."اور وہ آخری بار مسکرایا امیمہ ہذیانی انداز میں چیخی۔ سکندر نے یا حان کا رخ اپنی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

طرف کیا۔ بھائی.... یاحان... حان اٹھو... بھائی ہاسپٹل چلیں میر احان مر جائے گا۔ ایناره روتی سکندر کو کھینچنے لگی اسنے بے تاثر چہرے کے ساتھ ایناره کو دیکھ کر سر ہلا دیا۔ وہ کچھ بول نہیں سکا۔ انسو بہہ نکلا تھا سکندر نے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔ "نہی... نہیں.. میر ابھائی... نہیں حان اٹھو... تم نہیں جاسکتے اٹھو... بھائی اسے بولیں اٹھیں..." وہ پاگلوں جیسے روتی اسے پکار رہی تھی مگر یاحان عاظمی اپنے اگلے سفر پر نکل چکا تھا۔ دیکھتے دیکھتے خوشیاں آنسوؤں سے سوگ میں بدل گئی تھیں

دن کے اجالے میں کمرے میں ملجگہ سا اندھیرا پھیلا ہوا تھا تیسرا دن تھا اور ملک ولا پورپور سوگ میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایسے میں وہ ہمیشہ کی طرح پورے دس منٹ بعد پھر سے کمرے میں آیا اس ہستی کو دیکھا جو ویسے ہی سٹل بیٹھی تھی۔ "مجھے لگتا تھا جب میری دولہن میری زندگی میں آئے گئی تو وہ مجھ سے خوب ساری باتیں کیا کرے گئی" اسکے قریب دونواز ہوتے یحییٰ نے محبت سے بتلایا۔ "کیا تم نے مجھ جیسی بد نصیب دولہن دیکھی ہو گئی کہیں.؟" حلق میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا۔ "مجھے زندگی دینے کیلئے اسنے اپنی زندگی گنوادی"... مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے سب پالیا مگر اپنی زندگی کا قیمتی حصہ کھو دیا ہو۔ وہ آج بھی اسی لمحے میں اٹکی ہوئی تھی جب اسکی باہوں میں یاحان نے آخری سانس لیا تھا اور یحییٰ آج بھی خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔ تمہیں معلوم ہے یحییٰ... وہ ایک رو سے کہتی کھسکتی اسکے قریب ہوئی جیسے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کوئی بہت اہم بات بتانے لگی ہو اور یحییٰ بھی نرمی سے اسکا ہاتھ تھامتا اپنی پوری توجہ سے سننے لگا۔

"یاحان کہتا تھا وہ میرا سب سے اچھا دوست ہے... میرا فری ایڈوائزر... اسنے کہا تھا میں کہیں بھی جاؤں گئی، کسی بھی مصیبت میں ہوں گئی... وہ میرے سامنے ہو گا... وہ ساری زندگی میری مصیبتوں سے لڑنے کیلیئے انکا منتظر رہا کرے گا... پھر میں نے اسے بتایا کہ تم مجھے ملنے نہیں دو گئے... اسنے مجھ سے تین بار کہا تھا کہ وہ دنیا میں نا سہی جنت میں مجھ سے مل لے گا۔ وہ کہتا تھا جہاں میں ہوں گئی وہاں وہ مجھ سے پہلے موجود ہو گا۔ میں اسکی بات کا مفہوم نہیں سمجھ سکی یحییٰ وہ جنت میں جانے کی باتیں کرتا تھا مجھے لگا تھا وہ صرف کہتا ہے مگر وہ مجھ سے پہلے جنت میں بھی چلا گیا وہ صرف باتیں نہیں کرتا تھا" وہ سسکیاں بھرتی اسکی بازو سے سر ٹکائے بچوں جیسے رو رہی تھی یحییٰ نے چہرے پر کرب کے سائے لہرانے لگا۔ وہ اسے دلاسہ تک نہیں دے سکا۔

زندگی دشواری کا نام ہے بچپن سے اب تک ہمیں کئی طرح کی محرومیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کچھ محرومیاں ہم سے ہمارا بچپن چھین لیتی ہیں اور کچھ جوانی کے خوشنما دن، لاحاصل محبت، غریبی، خواہشات کا مر جانا، ماں باپ کا دنیا سے چلے جانا، کسی بہت اپنے سے جوانی میں بچھڑ جانا یہ سب

ایسے دکھ ہیں جن کی اذیتیں برداشت سے باہر ہوتی ہیں مگر ہم اپنی زندگی کے اختتام تک انہیں بڑے صبر اور حوصلے سے سہتے ہیں۔ اور یہی دستورِ زندگی اور اللہ کا نظام ہے۔

جو مجھ سے بچھڑ گیا ہے وہ میرا بھائی تھا اور اسکی بہن اسکے غم میں بستر مرگ پر لیٹی ہے۔ اسکے ہاتھ سوئے ابراہیم کی پیٹھ تھپک رہے تھے۔ میں نے کبھی اسکے بغیر زندگی تصور نہیں کی تھی عزہ ماں کے جانے کے بعد مجھے سنبھالنے والا یا حان تھا تم وعدہ کرو عزہ تم مجھے اور ابراہیم کو چھوڑ کے کبھی نہیں جاؤ گئی ہم دونوں تمہارے بغیر ادھورے ہیں۔ "میں اکیلا ہو گیا ہوں... بلکل اکیلا۔"۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ہوں حاذق آپ خود کو اکیلا نہیں سمجھیں۔ عزہ کی آغوش میں سر رکھے وہ سسکنے لگا۔

زندگی کبھی خوشگوار نہیں ہوتی جب کوئی اپنا منوں مٹی تلے دفن ہو جاتا ہے تو زندگی صرف ظالم لگتی ہے۔

وہ بھاگتا ہوا کمرے میں آیا۔ وہ ہانپ رہا تھا۔ بھائی بھائی کی پکار ملک ولا میں گونج رہی تھی۔ یا اللہ خیر... عزہ اور حاذق آنسو پونچھتے مرسلین کی آواز کے تعاقب میں گئے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

بھائی اینی ہو سپٹل سے کہیں چلی گئی ہے کسی کو کچھ نہیں معلوم احمر پاگل ہو گیا ہے اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر... حاذق زینوں سے لڑکھڑاتے بچا۔ وہی پیچھے پہلے زینے پر اجڑی حالت میں کھڑی امیمہ شاہ کے قدم لڑکھڑا گئے۔ یحییٰ نے اسے بروقت سنبھالا وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ یحییٰ کی پکار بلند ہوئی سب ہو اس باختہ سے اس طرف بھاگے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

« « « « « « « « « « چار سال بعد » » » » » » » » » »

محبت حاصل ہو جائے تو اسے آنکھ میں رہ جانے والے آنسو کی طرح بنالو۔" اور لاحاصل رہ جائے تو..؟"... تو اسے آنکھ سے بہنے والے آنسو کی طرح بہادو۔"محبت مل جائے تو اسکی قدر بلکل ویسے کرنا جیسے انسان قرآن پاک کی کرتا ہے"۔۔۔وہ کیسے دادو..؟

"دل میں بسا کر، آنکھوں سے چوم کر، لفظوں کے جیسے حفظ کر کے اور کبھی نا بھولنے والی..."۔۔۔اور اگر انسان ویسی قدر نا کر سکے تو..؟۔۔"تو محبت کو لاحاصل رہنے دینا... کیونکہ جلد یا بدیر ویسے بھی پھر وہ تم سے چھین جائے گی"۔۔۔محبت کی قدر محبت کے رہتے کرنی سیکھ لینی چاہیئے۔"محبت بہت پاک ہوتی ہے... بلکل انسان کے ایمان میں موجود پاکیزگی کی طرح اور ویسی شفاف جیسی اسکے دل میں اللہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

کیلئے محبت ہوتی ہے... اللہ کو حاصل کرنے کے بعد جب ہم بھولتے نہیں ہیں تو محبت کو حاصل کرنے کے بعد یاد نا رکھنا بھی گناہ ہے۔" محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ پہلی وہ جو سیدھا انسان کے نفس پر حاوی ہوتی ہے دوسری وہ جو روح پر اثر کرتی ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں دونوں کا الگ نظریہ ہے دیکھنے اور سمجھنے والے پر ڈیپنڈ ہے وہ کونسی محبت کو ترجیح دیتا ہے مگر تم خوش نصیب ہو تمہاری محبت نکاح میں بدل چکی ہے۔ تو اسکی حفاظت اور قدر کرنا اب تم پر فرض کر دیا گیا ہے۔" آپ کو معلوم ہے محبت کا مل جانا کیسا لگتا ہے..؟"... اس آواز پر وہ دونوں پلٹی۔ "کیسا..؟"۔۔۔ بلکل ایسا جیسے کسی تین دن سے بھوکے غریب بچے کو کچھ پیسے مل گئے ہوں۔۔ اس دن لان میں آنے سے پہلے میں نے اللہ سے آخری بار یحییٰ کو مانگا تھا اور جب ٹھیک پینتالیس منٹ بعد وہ میرے نکاح میں لکھ دیا گیا تو معلوم ہے مجھے کیسا محسوس ہوا تھا..؟۔۔ کیسا..؟۔۔۔ "شہ رگ جیسا..!"... مطلب..؟۔۔۔ میں نے اکثر کئی جگہ پڑھا تھا کہ اللہ اپنے بندے کی شے رگ سے بھی زیادہ اسکے قریب ہے اور جب میں اسکے نکاح میں آئی تو مجھ پر راز افشاں ہوا اللہ کیسے اپنے بندے کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یہ ایک معجزے جیسے ہوتا ہے آپ زبان سے ادا کرو اور وہ چیز یا انسان آپ کی قسمت لکھ دیا جائے۔۔ وہ دونوں دولہن بنی آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔ سمیرا بیگم بارات کی آمد کا سن کر باہر چلی گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

چھ مہینے بعد انکی رخصتی ہو رہی تھی برات دروازے پر کھڑی تھی زندگی کے نئے سفر پر گامزن ہونے کیلئے نئی منزلیں انکی منتظر تھیں۔ بڑے سے رقبے پر پھیلی وہ کھلی جگہ تھی جسکے وسط میں سٹیج بنایا گیا تھا۔ ملک ولا والے سٹیج کے ارگرد کھڑے تھے۔ مرسلین طہ سمیت چھ ہیوی بائیکس اینٹرنس پر آکر رکیں۔ سب سے آگے حازق کی بائیک تھی ابراہیم اسکے آگے بیٹھا تھا۔ بائیک کی تیز آواز، سموگ بومز کا رنگین دھواں اور پٹاخوں کی آواز میں باراتی بارات لے کر آئے تھے انہیں سٹیج پر بٹھا دیا گیا۔ ٹھیک دس منٹ بعد ایک ہیوی بائیک کی آواز گونجی۔ سب اس طرف متوجہ ہوئے۔ جہاں یحییٰ دولہن بنی عزہ کو بائیک پر بٹھائے اینٹری لے چکا تھا۔ حازق جھٹکے سے سٹیج سے اترا۔ لڑکیاں گلاب کی پتیاں نچھاور کر رہی تھیں۔ سٹیج کے قریب بائیک رکی۔ حازق نے یحییٰ کی گردن میں ایک کھینچ کر لگائی۔ "اتنے ہیوی ڈریس میں میری بیوی کو بائیک پر بٹھا کر لائے تم اگر کچھ ہو جاتا تو..." خدارا بھائی میری گردن ہی ملی ہوئی ہے کیا آپ سب کو کسی دن توڑ کے ہی دم لیں گئیں سب ہی... اور یہ آپ کی بیوی کی فرمائش تھی... پہلے دھیرے اور پھر غصے سے کہتے اسنے بات ختم کی۔ جیسے تیسے بحث ختم ہوئی۔ عزہ کو سٹیج پر بٹھا دیا گیا کچھ ہی دیر بعد مرسلین، طہ اور حازق کے سنگ سرخ ڈوپٹے کے سائے میں امیمہ شاہ کو بھی سٹیج پر لایا گیا۔ دونوں دولہن بنی قیامت ڈھا رہی تھیں۔ دودھ پلائی کی رسم

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

عفاف اور نتاشا نے کی جسکے بعد رخصتی کا شور اٹھا امیمہ شاہ کا بھی غم تھا مگر عزہ کی جدائی میں ملک ولا ابھی سے بے رونق اور بے رنگ سا لگنے لگا تھا۔ رخصتی کے چند گھنٹے بعد ہی انکی ترکیہ کیلئے فلائیٹ تھی۔ عزہ سرخ رنگ کے فارمل سے سوٹ میں ملبوس امیمہ کے کمرے میں آئی تھی۔

آپ جا رہی ہیں..؟۔۔۔جلدی ملنے آؤں گئی۔ اسکا ماتھا چومتی وہ مسکرائی۔ "نئ زندگی مبارک ہو دل... جو ہو گیا اسے بھول جانا اور اب اپنی نئ زندگی کی شروعات خوشیوں سے کرنا"۔۔ نئ زندگی میں بھی وہ نہیں ہو گا آپی۔ عزہ نے کرب سے آنکھیں میچی۔

آپ کہتی ہیں اسے بھول جاؤں... اسکی آخری بار مجھے تکتی آنکھیں نہیں بھولتی مجھے... اسے آخری بار کہے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ میں نے اسے دوست مان لیا تھا آپی مجھے اٹیچمنٹ ہو گئی تھی اس سے... اور یہ محبت سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ وہ ہاتھوں کو گھورتی رہی۔ "نئ پرانی زندگی سے کچھ نہیں ہوتا... چلے جانے والے کسی رُت واپس نہیں آتے"۔۔۔یہی زندگی ہے دل جہاں انسان کو شکست کھا کر بھی بلند حوصلوں سے جینا پڑتا ہے۔۔۔۔ "کچھ نقصان ایسے ہوتے ہیں آپی جن کی بھرپائی انسان کبھی نہیں کر پاتا... اسکا جانا نقصان تھا وہ میری وجہ".... ششش... وہ ٹراماٹائز ہوتی عزہ نے اسے سینے سے لگا لیا۔ "کچھ لوگ کبھی بھی، کہیں نہیں جاتے... بس انکی رہنے کی جگہ بدل جاتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ہے... انہیں یاد کرنے کیلئے دل اور دیکھنے کیلئے وہ آنکھیں ہونی چاہئیں جو انہیں کبھی نا بھولے باقی وہ وہیں ہوتے ہیں جہاں وہ پہلے ہوتے تھے بس فرق اتنا ہوتا کہ انہیں دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان عام انسانوں کے پاس نہیں ہوتے۔ اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے... جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے۔ سرگوشیاں کب آہٹوں میں بدلی اسے معلوم نہیں ہوا۔ بنا چاپ کیے دونوں اسکے پیچھے کھڑے تھے۔ عزہ پلٹی۔ بھاؤؤؤؤ... اسکی چیخ بلند ہوئی۔

پھر خفا نظر دونوں باپ بیٹے پر ڈالی۔ آپ دونوں ہمیشہ مجھے ڈرا دیتے ہیں۔" اور آپ ہمیشہ ڈر جاتی ہیں۔ دونوں ہنسے"۔۔ رونے کی آواز آئی۔ وہ تینوں ہی کمرے کی طرف لپکے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

مما میں آپکی ہیلپ کر دوں..؟ وہ ابراہیم کا بیگ پیک کر رہی تھی عزہ اسے کپڑے پکڑاتی مسکرا دی۔

"ممی ہم کتنے دنوں کیلئے پاکستان جا رہے ہیں۔؟" اپنی واچ کولیکشن کا بوکس اٹھاتے ابراہیم نے پوچھا۔

"میں نے آپ کے ڈیڈ سے نہیں پوچھا ابراہیم"۔۔۔ اپ ڈیڈ کی بیسٹ فرینڈ ہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ اسنے جیسے چیلنج کیا۔ عزہ ہنس دی۔ آپ کو کس نے بتایا میں انکی بیسٹ فرینڈ ہوں..؟۔۔۔ میرے بیسٹ فرینڈ نے... اسکے جواب سادہ مگر ٹیڑھے ہوتے تھے۔ ڈیڈ کہتے ہیں آپ واجب المحبت ہیں..!

کپڑے رکھتے مصروف سے انداز میں کہا گیا۔ عزہ کے حرکت کرتے ہاتھ رکے۔ "ہاں کیونکہ میں خوبصورت ہوں اسلئے۔" اس بار عزہ نے ہوشیاری سے کام لیا۔

نہیں... اس مختصر لفظ پر عزہ نے اب گردن اٹھائی وہ ہنوز ایک ایک کر اپنے کپڑے بیگ میں رکھ رہا تھا۔ "ڈیڈ کہتے ہیں آپ خوبصورت نا بھی ہوتیں تب بھی واجب المحبت رہتیں کیونکہ آپ اللہ سے بے پناہ محبت کرتی ہیں" عزہ نے ابراہیم سے نظر ہٹا کر دروازے میں کھڑے حاذق کو دیکھا جو نرم مسکراہٹ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا. چار سال گزر جانے کے بعد بھی اسے حاذق کی آنکھوں میں اپنے لئے ویسی ہی محبت نظر آتی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اسنے سلام پھیرا دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے دعا مانگ کر وہ نماز پر ہی بیٹھی رہی ساتھ بیٹھے حاذق کو دیکھا جو دعا مکمل کیے ابھی فارغ ہوا تھا۔ انسانوں کو ٹھوکریں اور حادثے اللہ کے قریب کرتے ہیں میں وہ واحد انسان ہوں گا جسے بیوی کی محبت نے اللہ کے قریب کیا ہے۔ ان چند جملوں پر عزہ کی نظریں اسکے چہرے کے طواف پر ساکت ہوئی۔ حاذق نے محبت سے کچھ پڑھ کر اسکے نورانی چہرے پر پھونک ماری عزہ نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔ "اللہ میری بیوی کو ہمیشہ اپنی امان میں رکھیں۔" ہمیشہ سے کہا جانے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

والا جملہ دوہرایا گیا۔"مجھے اور اس گھر کو قبول کرنے کیلئے شکریہ"وہ چند ساعتیں اسے دیکھتا رہا۔"آپ نے میری خواہش کا احترام کیا تھا تو مجھ پر بھی فرض تھا اس گھر کو جنت بناؤں"۔۔۔وہ مخمور سا مسکرائی۔اللہ کی خوشنودی کیلئے میں نے نماز پڑھنا شروع کی تھی اسکی محبت میں میرا سر اسکے آگے جھکتا ہے مگر جب جب تمہیں اپنے گھر میں دیکھتا ہوں تو میرا دل بھی عبادت کرتا ہے۔وہ چند لمحے کچھ کہہ نہیں سکی۔اور وہ صرف اسے دیکھتا رہا۔"کچھ کہنا چاہتی ہو.؟"سکندر کو لگا وہ اسے کچھ کہنا چاہتی ہے۔"آپ ہی سب کچھ کہہ دیتے ہیں میرے پاس کچھ کہنے کو بچتا ہی نہیں ہے"۔۔یوں کہیئے ڈیئر وائف کہ آپ اللہ کی شکر گزار ہیں آپ کے پاس ایسا فرمابردار محبت کرنے والا شوہر ہے۔وہ کھکھلا کر ہنس دی۔وہ یہی کرتی تھی مگر دل میں۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

آج کے کیا پلانز ہیں میری دولہن کے..؟وہ آئینے کے سامنے کھڑا کف لنک لگا رہا تھا امیمہ نے خفگی سے اسے دیکھا۔شادی کو چار سال گزر گئے ہیں یحییٰ میں اب دولہن نہیں رہی۔وہ نروٹھے پن سے بتانے لگی۔یحییٰ نے مسکرا کر اسے سامنے کیا۔چہرے پر آئے بالوں کو محبت سے کان کے پیچھے اڑسا گہری نظر اسکے خوبصورت چہرے پر ڈالی۔"جب میرے بیٹے کی دولہن اس گھر میں آجائے گی میں تب بھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تمہیں دولہن کہہ کر پکاروں گا۔ تم میرے لئے بہت خاص اور میرا مشکل ترین سفر ہو جسے میں کبھی نہیں بھلا سکتا۔ یحییٰ کی نظریں غیر مرئی نقطے پر جم گئی جیسے ان لمحوں میں جکڑی گئی ہوں امیمہ کی مسکراہٹ بھی تھمی۔

جانتی ہو جب تم نے مجھے تیرہ مرتبہ ریجیکٹ کیا اور پھر میں قسمت سے ہار کر حبیب انکل کی خیالی بیٹی سے نکاح کیلئے راضی ہوا... مگر جب میرا نکاح تم سے پڑھا دیا گیا تو مجھے محسوس ہوا جیسے میں نے ہوا کو قید کر لیا ہو۔

امیمہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ "ہوا کو کوئی قید نہیں کر سکتا مگر جب تمہیں حاصل کیا تو یوں محسوس ہوا جیسے یہ دنیا میری دسترس میں آگئی ہے" کہتا وہ ہنس پڑا۔ امیمہ کے آنسو بہنے لگے وہ یحییٰ کے سینے سے لگی ہنس دی۔ "اللہ نے ہم پر رحم کیا تھا"

وہ مدھم سا بولی۔ یحییٰ سر ہلا گیا ایک لاچار سی سانس بھری۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

اچھا بتایا نہیں میری دولہن نے آج کے کیا پلانز ہیں..؟۔۔۔ آج پاکستان خاص مہمان آرہے ہیں۔بس بچوں کیلئے کچھ شاپنگ کرنے جاؤں گئی۔واؤ میرے اسپیشل والے بہنوئی آرہے ہیں۔امیمہ نے اسے چیت رسید کی۔اوکے چلی جانا مگر میری راپنزل کہاں ہے.؟

آپ کی راپنزل ابھی تک نیند کے مزے لے رہی ہیں جب تک انکے بابا جانی انہیں جا کر محبت سے جگائیں گئے نہیں وہ بستر نہیں چھوڑے گئیں۔امیمہ نے اسکی روٹین بیان کی۔وہ ہنستا اسکے ماتھے پر لب رکھ کر اپنی دو سال اور آٹھ ماہ کی بیٹی کے کمرے کی طرف چلا گیا۔اللہ نے انہیں بیٹی جیسی رحمت سے نوازا تھا جسکا نام رعنائزہ میر تھا۔ملک ولا کی دوسری شہزادی اور اپنے ڈیڈ کی راپنزل... اسنے صرف خوبصورتی اپنی ماں سے لی تھی باقی وہ اپنے ڈیڈ کی فوٹو کاپی تھی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

میں جاؤں گئی... تم نہیں جاؤ گئی.... میں تمہیں جا کر دیکھاؤ گئی۔"اسنے بیچارگی سے سانس کھینچی۔اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ تمہیں کیا پسند ہے تو میں کہوں گا۔مجھے وکالت اور اپنی بیوی سے ہارنا پسند ہے."... تم جتنے بھی مسکے لگاؤ مرسلین شاہ میں جاؤں گئی پھر بھی۔۔۔ نتاشا ضد پر اڑی رہی۔

وہاں پر خطرہ ہے۔۔میں پہلی بار کسی مشن پر نہیں جارہی۔"تم جانتی ہو تمہیں پچھلی بار بھی گولی لگی تھی"وہ اب خفا سا تھا۔"مگر میں زندہ ہوں تمہارے ساتھ ایک ہیپی میرڈ لائف گزار رہی ہوں۔ہمارا ایک بیٹا ہے چار سال کا۔"لہجے میں تشکر تھا۔

مطلب تم جاؤ گئی...؟سب باتوں کو اگنور کیے وہ مدعے پر آیا۔

ہاں...نتاشا اسکی ٹائی سیٹ کرتی مسکرائی۔"میں وکالت چھوڑ رہا ہوں مجھے اپنا بوڈی گارڈ ہائیر کرلو تم"مرسلین نے جھٹکے سے ٹائی اتار پھینکی۔تم پاگل ہو گئے ہو مرسلین۔نتاشا کو اس پل وہ واقعی میں پاگل لگا تھا۔"مجھے میری بیوی بہت عزیز ہے...میں اسکی جان پر رسک نہیں لے سکتا"۔۔تو کیا تم میری حفاظت کیلئے اپنا کیئر ختم کروگئے.؟۔۔۔ہاں کردوں گا۔کیا فیاضی تھی نتاشا بھونچکی رہ گئی۔میں جارہی ہوں۔"کدھر۔وہ راستے میں آیا"

تمہارے چھوٹے شاہ کے پاس۔وہ اسے ہٹاتی باہر کو لپکی۔۔

اوکے دل تم چھوٹے شاہ کو بریک فاسٹ کروادینا۔میں اب نکلتی ہوں پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکی ہوں۔اوکے آپی آپ بے فکر ہو کے جائیں۔امیمہ مسکرائی۔نتاشا اور مرسلین بھی اپنی زندگی میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

خوش تھے جو تھا تو معجزے جیسا مگر خوبصورت سا۔ اللہ نے انہیں نعمت سے نوازا تھا۔ جس کا نام عاریز شاہ تھا مگر ملک ولا والے اسے چھوٹا شاہ کہتے تھے۔ وہ چار سال کا تھا جو انہیں دن میں تارے دیکھانے کا ہنر اپنے ساتھ تحفے میں لے کر پیدا ہوا تھا۔ اسنے باپ سے ورثے میں ذہانت اور حسن تو لیا تھا مگر ماں جیسا ضدی اور سر پھرا وہ کمال کا تھا۔

نتاشا گاڑی میں آ کر بیٹھی جہاں مرسلین ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ میں آج سے تمہارا ڈرائیور اور بوڈی گارڈ ہوں۔ میں تمہارا نہیں بلکہ تم میرا حکم مانو گئی۔ پہلا بوڈی گارڈ دیکھ رہی ہوں جو اپنے مالک پر حکم چلائے گا۔ نتاشا نے گردن اکڑاتے کہا۔

ہاں کیونکہ وہ بوڈی گارڈ دراصل مالک کا شوہر ہے۔ ویسی نوک جھوک اب انکی زندگی کا خوبصورت اور اہم جز بن چکی تھی جسکے بغیر مرسلین شاہ... مرسلین نہیں، نتاشا رضا.. نتاشا نہیں۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ اس وقت لاہور کے شاپنگ مال سے باہر نکل رہی تھی۔ شاپنگ بیگز وہ گاڑی میں رکھوا چکی تھی وہ آخری دو بیگ تھے جو اسکے ایک ہاتھ میں موجود تھے دوسرے ہاتھ میں رعنائزہ کی انگلی تھامے وہ مال سے باہر نکلی۔ عاریز اور رعنائزہ کے درمیان بہت اہم میٹنگ چل رہی تھی۔ سب سے پہلے گاڑی تک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

میں جاؤں گئی۔ تبھی وہ سڑک کے درمیان میں بھاگی۔۔۔راپنزل...رعنائزہ..سامنے سے آتے ٹرک کو دیکھتے وہ دونوں بیک وقت چیخے۔اسی وقت فضا میں ایک آواز اور گونجی۔۔۔یاحان...اور اس ایک لفظ پر امیمہ شاہ کی چلتی دنیا رک گئی۔سامنے بیٹی تھی جو خوف اور ماحول میں تناؤ کے زیرِ اثر سڑک پر بیہوش ہو گئی۔وہ بھی بیہوش ہو کے گرتی ایک مانوس سا چہرا نظروں کے سامنے لہرایا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

اس خالی کاریڈور میں بھاری بوٹوں کی چاپ ہوئی۔کوئی تیز تیز قدم اٹھاتا پھولی سانس کے ساتھ اس طرف آرہا تھا۔اسی وقت ڈاکٹر اسکے سامنے نمودار ہو گیا وہ گرتے گرتے بچا اس تک پہنچا۔

اسکی حالت اور ڈاکٹر کو دیکھ ملک ولا یحییٰ کے قریب پہنچا۔

ڈا...کٹر...مم..میری...بیٹی...می..میری...بیوی...مرسلین اور طہ نے اسے بروقت کندھے سے تھاما ورنہ یوں لگ رہا تھا گزرتے لمحے کے ساتھ یحییٰ میر کی جان قطرہ قطرہ نکلتی جارہی ہے۔

وہ دونوں ٹھیک ہیں سر آپ پریشان نہیں ہوں۔مگر میں نے آپ سے کہا تھا آپ کی وائف کی مینٹل ہیلتھ ابھی پوری طرح سٹیبل نہیں ہوئی آج وہ جس کنڈیشن میں لائی گئی ہیں اسکی وجہ سے انہیں برین

ہیمرتج بھی یو سکتا تھا۔ مزید ہدایات دیتے ڈاکٹر جا چکی تھی وہ ڈاکٹر قبل از پچھلے تین سال سے امیمہ کا علاج کر رہی تھی۔ ماجرا کیا تھا کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ طوبیٰ اور حیام سمیت باقی ملک ولا والوں کے ساتھ رعنائزہ کو واپس بھیجتے وہ خود امیمہ کے وارڈ میں آیا۔ اسکی پیلی پڑتی زرد رنگت دیکھی۔ یحییٰ کی انکھیں مترنم ہونے لگی وہ وہی پاس بیٹھ گیا۔

« « « « « « « « « « ماضی » » » » » » » » » » »

میرے بھائی کی قاتل ہو تم امیمہ شاہ... نا انہیں کبھی تم سے محبت ہوتی نا وہ تمہاری جان بچانے کیلئے تمہارے حصے کی گولی اپنے سینے پر کھاتے... میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گئی امیمہ کبھی نہیں تم نے مجھ سے میرا واحد اثاثہ چھین لیا۔ تم نے مجھے بھری دنیا میں ایک بار پھر تنہا کر دیا۔ میری ساری زندگی کی اذیت تمہیں بھی کبھی چین نہیں لینے دے گئی۔ میں پاکستان سے چلی گئی ہوں مگر تمہیں کبھی نہیں بھولوں گئی۔ تم قاتل ہو... سنا تم نے قاتل... میرے بھائی کی قاتل... اسنے فون کھٹاک سے رکھ دیا۔ امیمہ جو ضبط سے سن رہی تھی وہ دھاڑتے مارتی رو دی تھی ایناره کا اچانک غائب ہو جانا ان سب کو پریشان کر گیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

تین مہینوں بعد جب خبر ملی کہ وہ اٹلی میں ہے تو احمر پہلی فلائیٹ سے وہاں پہنچا تھا۔ وہ باضد تھی وہ پاکستان نہیں آنا چاہتی تھی سکندر اور عزہ بذاتِ خود وہاں گئے تھے مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہی۔ اسنے ایک آخری فون کال پاکستان میں کیا تھا جو امیمہ کیلئے تھا اور اسکے بعد وہ کبھی نارمل نہیں ہو سکی ایک امید جو روز اسے دلائی جاتی تھی کہ یاحان کی موت حادثاتی ہے اللہ کی طرف سے ہے۔ اسے ایناره کے لفظوں نے ختم کر دیا تھا وہ خود کو اسکی موت کی وجہ ماننے لگی تھی۔ وہ پاگل ہونے کے درپے پہنچ گئی تھی سب کی صلاح پر یحییٰ نے اسکے لئے ماہر سائیکیٹریسٹ کا اہتمام کیا جسکے بعد وہ زندگی کی طرف لوٹنے لگی۔ پھر رعنائزہ کی پیدائش ہوئی وہ خوش رہنے لگی۔ مگر آج اسکی حالت دیکھ یحییٰ کو وہ چار سال پرانی امیمہ لگنے لگی۔ دروازا ہلکا سا نوک ہوا یحییٰ نے اجازت دی۔ سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ اسکی آنکھیں برس پڑی۔ وہ جھٹکے سے اٹھتے اسکے سینے سے لگ گیا۔ وہ چار سال بعد اس سے مل رہا تھا۔

تم پاکستان کب آئے..؟۔۔۔ ہم کل ہی آگئے تھے۔... ہم... یحییٰ نے آنسو پونچھتے اسکی طرف دیکھا۔ احمر ہلکا سا ہنسا۔ ہاں ہم سب واپس آگئے ہیں اور ایناره نے ہی مجھے سنو کی طبعیت کے بارے میں بتایا تھا تو میں اسے دیکھنے یہاں آگیا۔ یحییٰ کو قصہ کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

وہ ولا واپس آچکی تھی۔ کینولے لگے ہاتھ سے سوئی رعنائزہ کو تھپکتی وہ اسکے ماتھے پر لگے چوٹ کے نشان پر انگلی پھیرتی روئے جارہی تھی۔ "مما کی وجہ سے میری گڑیا کو چوٹ لگ گئی۔ اسکا ماتھا چومتی وہ بھرائے لہجے میں کہنے لگی"۔۔۔ کمرے کا دروازا کھلا اسے لگا وہاں یحییٰ ہو گا۔ مگر آنے والی ہستی کو دیکھ امیمہ شاہ کے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے ایسے جیسے اسنے موت دیکھ لی ہو سانس بے ساختہ رک سی گئی۔ وہ حقیقت کا دوسرا روپ تھا جو ملک الموت جیسا تھا اسنے آنسو بہاتی آنکھوں کو میچ لیا۔ اسنے سانس روک لی ہونٹ کپکپانے لگا۔ کپکپی تو اسکے پورے وجود پر طاری تھی۔ اینارہ اسکی حالت دیکھ پشیمانی میں ڈوبی اس تک آئی اور بنا کچھ کہے اسے سینے سے لگا گئی۔ امیمہ کے وجود جھٹکا کھا کر رہ گیا۔ وہ بے حس و حرکت ہو گئی۔

مم... می... اسنے بولنا چاہا مگر سسکیوں کے درمیان وہ بمشکل بول پا رہی تھی۔ "مجھے معاف کر دو سنو... میں غلط تھی... مجھے معاف کر دو... وہ کچھ کہتی اینارہ نے روتی آواز میں کہا"۔۔۔ مجھے تمہاری تکلیف کا اندازہ نہیں تھا میں نے اپنی تکلیف پر صبر کرنے کی بجائے تمہیں اتنے سال اذیت میں مبتلا کر دیا۔ تمہیں اس گناہ کا قصوروار ٹھہرایا جو تم نے کیا ہی نہیں تھا تمہیں ذہنی مریض بنا دیا تمہاری

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

زندگی کے خوبصورت پل چھین لیے۔وہ تو اللہ کا حکم تھا اسکا جانا ایسا ہی لکھا تھا۔وہ بری طرح رو دی تھی۔

امیمہ کا آنسوؤں سے تر چہرا سامنے کیے ایناره نے اسکے آنسو پونچھے۔"مجھے معاف کر دو سنو..."وہ ہنوز آنکھیں بند کیے روتی گئی۔ایناره پھر کچھ کہتی اسکی نظر کمرے کے دروازے سے جھانکتی دو آنکھوں پر ٹھہری۔"یاحان..."امیمہ کی دنیا اس لفظ پر ایک بار پھر رک گئی۔اسنے دھیرے سے کانپتی آنکھیں کھولیں ایناره کے بعد اسنے جس کا چہرا دیکھا وہ اسے معجزہ لگا۔یاحان عاظمی اسکے سامنے کھڑا تھا۔وہ ہو بہو اسکی کاپی تھا۔انکھیں،رنگت،بال،نقوش،حتیٰ کے نظروں سے دیکھنے کا ہنر تک جیسے وہ اس سے کاپی کر کے لایا تھا۔میں نے سنا تھا جب آپ کا کوئی پیارا دنیا سے چلا جاتا ہے تو اللہ پھر اسکی عادتوں اور شکل وصورت کا ویسا انسان دوبارہ زندگی میں بھیجتے ہیں۔"جو وہ نہیں ہوتا،مگر اس جیسا ہوتا ہے"وہ بھی اس جیسا دکھتا تھا وہ یاحان تھا مگر وہ یاحان عاظمی نہیں تھا وہ یاحان شجیع تھا۔

اسلام علیکم....امیمہ شاکڈ سی ایناره کی طرف پلٹی۔وہ پھیکا سا ہنسی۔شکل وصورت تک ٹھیک تھا مگر آواز...وہ آواز بھی یاحان جیسا تاثر دیتی تھی۔امیمہ بے ساختہ دھواں دھار رو دی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

ملک ولا میں ایک بار پھر خوشیوں سا سماں تھا ایناره اور احمر واپس آ گئے تھے۔ احمر چار سالوں میں انکے ساتھ کانٹیکٹ میں رہا تھا۔ سب نارمل ہو رہا تھا۔ تعلقات بہتر ہونے لگے تو انسان بھی خوشحالی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ عاریز اور یاحان میں کچھ ماہ کا فرق تھا۔ جبکہ علیسہ اور رعنائزہ میں ایک ماہ کا فرق تھا۔

علیسہ تین سال کی ہونے والی تھی وہ دونوں ہی بہت ایکٹو اور خوبصورت تھیں۔ یار عفاف تم نے کہا تھا اگر میں تمہاری بات مان لوں گا تو تم مجھے معاف کر دو گئی۔ "ہاں میں نے کہا تھا مگر میرا غصہ کم نہیں ہو رہا اسلئے میں جا رہی ہوں" بناطہ کی سنے وہ اپنا پیک شدہ بیگ اٹھائے روتے دھوتے نیچے چلی آئی۔

مجھے نہیں رہنا انکے ساتھ مما... وہ ملائکہ کے گلے لگی رونے لگی۔ اسنے اپنا سر پکڑ لیا۔ زارا اور حمزہ پریشانی سے آگے آئے۔ تبھی طہ بھی نیچے آیا۔ حمزہ کو دیکھ کے وہ بھاگتا حمزہ نے اسکی گردن دبوچ لی۔ اب کیا کر دیا اس گدھے نے..؟۔۔۔ اسکی گردن پکڑے حمزہ نے عفاف سے نرمی سے پوچھا۔ "یہ کسی لڑکی سے بات کرتے ہیں" وہ سوں سوں کرتی بولی۔ مرسلین اور نتاشا بل کھاتے اس تک پہنچے۔ ابھی وہ گن بھی نکال لیتا۔ طہ چیخ پڑا۔ "میری ارضی بھی سن لیں خدارا... وہ میرے ساتھ کام کرتی ہے ڈیڈ اسنے کام سے کال کی تھی" وہ فر فر بولا۔ آدھی رات کو کونسا کام ہوتا ہے۔ سب نے پھر طہ کو دیکھا۔ "ڈیڈ قسم لے لیں مجھے نہیں معلوم اسنے کیوں کال کی تھی... حمزہ نے اسکا جیسے کالر دبوچا۔ وہی سکندر

اور عزہ یحییٰ اور فیصل کے ہمراہ ولا میں داخل ہوئے۔"ویلکم بیک ٹو چڑیا گھر"....جہاں سکندر نے سامنے کی عدالت دیکھ فقرہ اچھالا وہی عزہ اسے گھور کر رہ گئی۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رات گہری ہونے لگی تھی سب کھانا کھا کر چار سال جیسے لمبے عرصے کے بعد ایکبار پھر مل کر بیٹھے تھے۔ سمیرا بیگم سمیت حیام اور آریان انہیں ایک ساتھ دیکھ خوش ہو رہے تھے۔ایک طرف رکھے صوفے پر علیسہ رعنائزہ عاریز کے ساتھ بیٹھی تھی یاحان بھی انکے قریب کھڑا تھا جبکہ ابراہیم دور سے ہی رعنائزہ کو دیکھ رہا تھا۔کسی اور کی نا سہی یحییٰ کی نظریں ابراہیم کی گھورتی نظروں کے تعاقب میں اپنی بیٹی پر تھیں۔اسے لگا وہ کوئی شرارت کرنے کا سوچ رہا ہے۔جبکہ عزہ یاحان کو دیکھ رہی تھی وہ بہت کم گو تھا جبکہ اس عمر میں بچے اتنے خاموش طبیعت کے نہیں ہوتے۔وہ اسکی آنکھیں دیکھ رہی تھی جن میں کئی دکھ اور لمحے اسے ٹھہرے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔ تبھی یحییٰ کے اچانک اٹھنے پر سب خاموش ہوئے اور وہی عزہ کی نظریں بھی ابراہیم پر ٹھہری۔جسکے ہاتھ میں چھوٹا سا پھول تھا جو اسنے کھانے کے ٹیبل پر رکھے گلدان میں سے لیا تھا۔اسنے وہ پھول رعنائزہ کے سامنے کیا۔تم میری بیسٹ فرینڈ بنو گئی راپنزل..؟وہ ایک کیوٹ سا پروپوزل تھا۔ملک ولا والے شوک اور خوشی کے عالم میں وہ

سب دیکھنے لگے۔ تبھی یحییٰ نے جھک کر رعنائزہ کو گود میں اٹھالیا۔۔"بیٹا پہلے اس بیسٹ فرینڈ کے چکر میں ہم بہت کچھ جھیل چکے ہیں....اس جملے پر سب کے قہقہے بے ساختہ تھے"۔۔۔سکندر ابراہیم کی طرف آیا۔اسے گود میں اٹھایا۔میرے بیٹے کو تم نے ناراض کر دیا یحییٰ۔وہ خفگی سے بتانے لگا۔

"معذرت مگر میری بیٹی کسی کی بیسٹ فرینڈ نہیں بنے گئی"اسکے لہجے میں کہیں نا کہیں خوف کی رمق تھی۔عزہ بھی انکے پاس آئی۔"تو پھر ٹھیک ہے تم بیسٹ فرینڈ نہیں بناؤ....ڈائریکٹ رشتے داری بنالو ہم سے"

وہاں سب عزہ کی رائے سے متفق ہوئے تھے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ہمیشہ کی طرح رات کے اس پہر وہ دونوں کمرے کی کھڑکی میں کھڑے چاند کو دیکھ رہے تھے۔"یہ سب بہت خوبصورت ہے عزہ...مگر میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہانی کا اختتام اس سے زیادہ بھی خوبصورت ہو سکتا تھا اگر آج یا حان بھی ہوتا تو...!"...یہی تو غور کرنے والی بات ہے حاذق انسان صرف سوچتا ہے اور زندگی اس سوچ کے برعکس کر کے دیکھاتی ہے مگر اللہ ہے ناں اسکے ہر کام میں کوئی نا کوئی مصلحت ہوتی ہے۔سکندر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔"قرآن پاک کے بعد تم واحد ہو ڈیئر

وائف جس سے بات کر کے مجھے سکون بخش تسلی ملتی ہے... اور جب جب قرآن پاک پڑھتا ہوں دل کو سکون سا ملتا ہے جیسے اللہ فرما رہے ہوں۔ میں سب دیکھ اور سن رہا ہوں... میں سب جانتا ہوں" وہ مدھم لہجے میں کہتا گیا۔ ویسے تم ٹھیک کہتی تھی۔ عزہ مسکراہٹ روکے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف پلٹی۔ "تم واقعی واجب المحبت ہو اور اللہ کے بعد میری تمام محبت کا محور تم ہو۔"... میں خوش نصیب ہوں مجھے آپ جیسے فرمابردار شوہر ملے۔ اسکے سینے سے لگی وہ دھیرے سے ممنائی۔ "میں اتنی تعریف ایک ساتھ ہضم نہیں کر پاؤں گا ڈیئر وائف" وہ ہنسا عزہ خفگی سے اسے چٹ رسید کرتے ہنس دی۔۔ سکندر بھائی اور عزہ بھابھی کے بعد ہمارے لیے تم دونوں ہی سب کچھ ہو۔ مرسلین بھائی جتنی مجھ سے محبت کرتے ہیں مجھے ہمیشہ یاحان کی یاد آتی ہے۔ احمر اور تم بچپن کے دوست ہو۔ وہ دونوں اس وقت نتاشا کے کمرے میں اکیلی تھیں نتاشا کو سمجھ نہیں آرہا تھا ایزارہ کا یوں یہ سب باتیں کرنے کا مقصد کیا ہے۔۔ وہ سب ٹھیک ہے ایزارہ مگر تم کہنا کیا چاہ رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ تم پریشان نہیں ہو اور جو بھی بات ہے مجھے بتاؤ میں تمہاری بڑی بہن ہوں۔ اسکا کندھا تھامے نتاشا نے اسے جیسے حوصلہ دیا۔ ایزارہ نے پلکیں اٹھائیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

"میں تمہیں اپنی ایک امانت سونپنا چاہتی ہوں..." اسکی آنکھوں میں جیسے سیلاب امڈ آیا۔ نتاشا عجیب کشمکش کا شکار ہوئے اسے دیکھتی رہی۔ کیسی امانت..؟ اسنے خود ہی پوچھ لیا۔۔۔۔ "یاحان... میرا بیٹا" وہ ضبط کھو بیٹھی۔ نتاشا چند سانحے ساکت رہ گئی۔ وہ کچھ پوچھتی اینارہ کی گھٹی گھٹی آواز ابھری۔ "مجھے لاسٹ سٹیج برین ٹیومر ہے" نتاشا کو لگا کمرے کی چھت اسکے سر پر آن گری ہے۔ وہ پتھر کا مجسمہ بنی اسے دیکھتی رہی۔ "میرے پاس زیادہ وقت نہیں بچا... میں نے احمر کو بھی اپنی بیماری کے بارے میں نہیں بتایا" نتاشا کا چہرا سفید پڑنے لگا۔ "صرف تمہیں بتانے آئی ہوں۔ میرے بیٹے کو تمہیں سونپنے آئی ہوں اسے میرے جانے کے بعد سنبھال لینا وہ بہت حساس ہے۔" نتاشا نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ دور کھڑی زندگی قہقہے لگا رہی تھی اندر بیٹھی شخصیات بے بسی سے کی مورت بنی رہ گئی تھی۔ زندگی میں کبھی کچھ بھی مکمل نہیں ملتا۔ خوشیاں بھی ٹکرے ٹکرے کر کے ملتی ہیں۔ جن خوشیوں کی آس میں ہم کبھی تہجد گزار بنتے ہیں جب وہی خوشیاں اپنے صحیح وقت پر ہمارے دریچے پر قدم رنجا ہوتی ہیں تو ہمیں کوئی خاص خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہمارے کچھ بہت اپنے ان خوشیوں کے انتظار میں دنیا فانی سے کوچ کر جاتے ہیں اور جب وہ خوشیاں نصیب ہوتی ہیں تو انکے غم میں وہ خوشیاں بھی خوشیاں نہیں لگتی۔ گزرتے وقت کے ساتھ صرف عمر نہیں گھٹتی...

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Urdu Novels

لوگ اور خواب بھی مانند پڑتے ہیں۔انہیں عرصے بعد خوشیاں نصیب ہوئیں تھیں مگر ایک نئ آزمائش کے ساتھ...

اگر کوئی تم سے کہے کہ یہ کہانی کا اختتام ہے۔

تو یقین نہیں کرنا.....زندگی کا اختتام کبھی نہیں ہوتا۔

ہر اختتام سے ایک نئ کہانی جنم لیتی ہے۔

بس چہرے اور کردار مختلف ہوتے ہیں!

ختم شد۔

https://classicurdumaterial.com/